وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ

مترجم

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸

مؤلف

الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

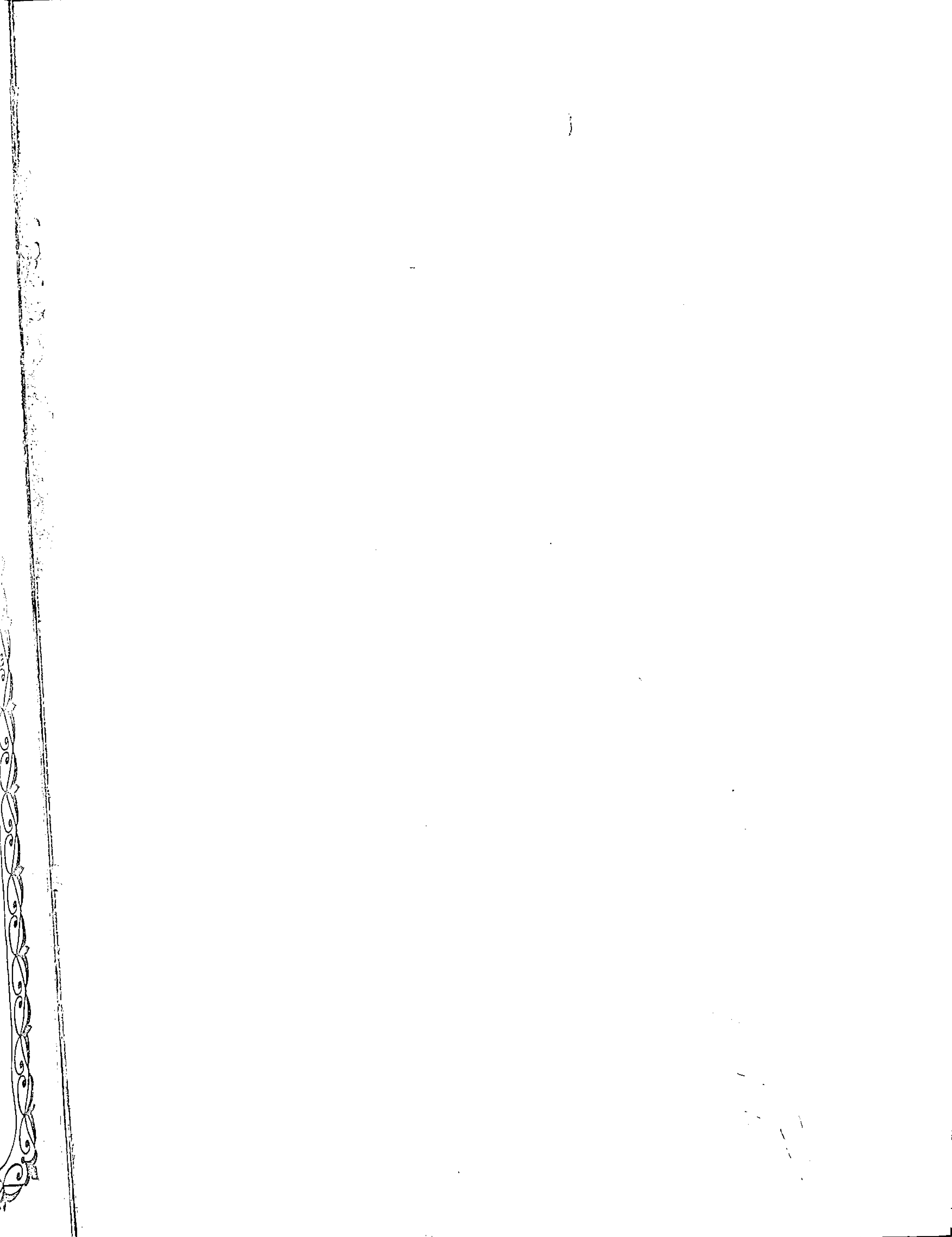
مولانا محمد اویس سرور مدظلہ



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37224228-37355743



وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸

مؤلّف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

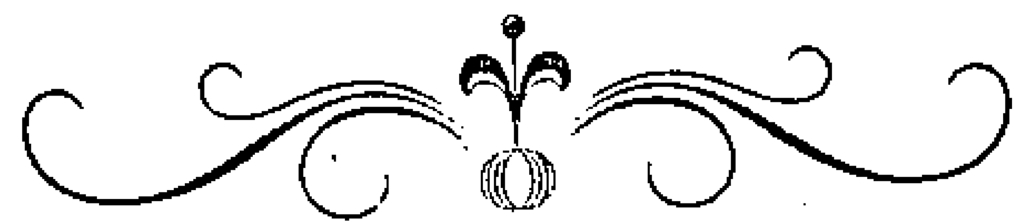
12758
جلد 11

نام کتاب: مُصنف ابن ابی شیبہ مترجم
(جلد نمبر 11)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور



اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِی الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّیَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِی نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْایمان وَالرُّؤیَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّیَرِ باب: مَا قَالُوا فِی الرَّجُلِ یَسْتَشْهِدُ یغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ یُغسّل الشَّهِید

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهْدِ باب: مَا قَالُوا فِی الْبُکَاءِ مِنْ خَشْیَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الْأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الأَوَائِلِ

اس ضمیمہ میں کتاب الاوائل پر حضرت مسلمہ بن قاسم کے کچھ اضافے منقول ہیں

کِتَابُ الرَّدِّ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ

كِتَابُ الْمَغَازِي

كِتَابُ الْمَغَازِي

كِتَابُ الْجَمَلِ

كِتَابُ الأَوَائِلِ

(۱) بَابُ أَوَّلِ مَا فُعِلَ وَمَنْ فَعَلَهُ

سب سے پہلے کون سا عمل کس نے کیا؟

قَرَأْت عَلَى مَسْلَمَةَ بْنِ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ ، الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْوَرَّاقِ الْمَالِكِيِّ بِبَغْدَادَ ، فِي رَبِيعٍ الأَوَّلِ ، مِنْ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ وَثَلاَثُ مِئَةٍ ، قَالَ : قُرِءَ عَلَى أَبِي أَحْمَد مُحَمَّد بْن عُبدوس بْن كَامِلِ السَّرَّاج ، وَأَنَا أَسْمَعُ مِنْهُ ، سَنَةَ تِسْعِينَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْكُوفِيُّ ، قَالَ :

(٣٦٨٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ قَضَى بِالْكُوفَةِ هَاهُنَا سلمان بْنُ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِي ، جَلَسَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لاَ يَأْتِيه خَصْمٌ.

(۳۶۸۸۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کوفہ میں سب سے پہلے قضاء کا عہدہ سنبھالنے والے سلمان بن ربیعہ باہلی ہیں۔ وہ چالیس دن تک یوں ہی بیٹھے رہے کہ ان کے پاس کوئی مقدمہ ہی نہ آیا۔

(٣٦٨٨٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَخْرَجَ الْمِنبَرَ فِي الْعِيدَيْنِ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي الْعِيدَيْنِ زِيَادٌ.

(۳۶۸۸۴) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عیدین کے لئے منبر بشر بن مروان نے نکالا اور سب سے پہلے عیدین کے لئے اذان زیاد نے دلوائی۔

(٣٦٨٨٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِينَ كَبِرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ

وَعَظُمَ بَطْنُهُ.

(۳۶۸۸۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ لیکن یہ اس وقت ہوا جب وہ بوڑھے ہوگئے تھے، جسم فربہ اور پیٹ بڑھ گیا تھا۔

(۳٦٨٨٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا سَلَّمَ عَلَى أَمِيرٍ بِالْكُوفَةِ بِالإِمْرَةِ ، قَالَ : خَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنَ الْقَصْرِ فَعَرَضَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالإِمْرَةِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَتُرِكَتْ زَمَانًا ، ثُمَّ أَقَرَّهَا بَعْدُ.

(۳۶۸۸۶) حضرت تمیم بن حذلم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے کوفہ کے امیر کو امارت کا سلام کیا گیا۔ ہوا یوں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ محل سے باہر آئے تو قبیلہ کندہ کے ایک آدمی نے انہیں امارت کا سلام کیا۔ انہوں نے اس پر ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں تو تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں۔ پھر اس طرح کا سلام چھوڑ دیا گیا لیکن بعد کے ادوار میں پھر جاری ہوگیا۔

(۳٦٨٨٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ عَلَى الْمَنَابِرِ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۶۸۸۷) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے منبر پر خطبہ دینے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں۔

(۳٦٨٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلُ النَّاسِ أَضَافَ الضَّيْفَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ اخْتَتَنَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ وَجَزَّ شَارِبَهُ وَاسْتَحَدَّ.

(۳۶۸۸۸) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مہمانوں کی ضیافت کی، سب سے پہلے ان کے ختنے ہوئے، سب سے پہلے انہوں نے ناخن کاٹے، سب سے پہلے انہوں نے مونچھیں تراشیں اور سب سے پہلے انہوں نے زیر ناف بال صاف کئے۔

(۳٦٨٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلُ مَنْ رَأَى الشَّيْبَ ، فَقَالَ : يَا رَبِّ ، مَا هَذَا ، قَالَ : الْوَقَارُ ، قَالَ : اللَّهُمَّ زِدْنِي وَقَارًا.

(۳۶۸۸۹) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ بالوں کی سفیدی سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھی۔ جب ان کے بال سفید ہوئے تو انہوں نے عرض کیا اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ وقار ہے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

(۳٦٨٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ غَيَّرَ عَهْدَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَسَيَّبَ السَّوَائِبَ. (ابو یعلی ۶۰۹۵۔ ابن حبان ۷۴۹۰)

(۳۶۸۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم میرے سامنے لائی گئی، میں نے اس میں عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف کو دیکھا۔ اسے جہنم میں گھسیٹا جارہا تھا۔ وہ پہلا آدمی تھا جس نے ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں تحریف کی اور بت رکھے۔

(۳۶۸۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ حُمَیْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ التَّسْلِیمَ بِمَکَّۃَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَی.

(۳۶۸۹۱) حضرت حسن بن مسلم فرماتے ہیں کہ مکہ میں سب سے پہلے سلام عبدالرحمن بن ابزی نے کیا۔

(۳۶۸۹۲) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ نَقَصَ التَّکْبِیرَ زِیَادٌ.

(۳۶۸۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تکبیر میں سب سے پہلے کمی کرنے والا زیاد ہے۔

(۳۶۸۹۳) حَدَّثَنَا قَبِیصَةُ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا رَأَیْت اخْتِلاَفَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ حِینَ أَهَلَّ عُثْمَان بِحَجَّةٍ ، وَأَهَلَّ عَلِیٌّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ.

(۳۶۸۹۳) حضرت خالد بن عرفطہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے پہلے اختلاف تب دیکھا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کے لئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ کے لئے احرام باندھا۔

(۳۶۸۹۴) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ ، قَالَ ، أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ العودین ، وَخَطَبَ جَالِسًا وَأُذِّنَ قُدَّامَهُ فِی الْعِیدِ زِیَادٌ.

(۳۶۸۹۴) حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے خطبہ کے لئے دو لاٹھیاں پکڑیں، سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ دیا اور سب سے پہلے جس کے سامنے عید میں اذان دی گئی وہ زیاد تھا۔

(۳۶۸۹۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنَ السُّوقِ أَجْرًا زِیَادٌ.

(۳۶۸۹۵) حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بازاروں سے ٹیکس زیاد نے لیا۔

(۳۶۸۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : کُنْتُ قَائِدَ أَبِی حِینَ ذَهَبَ بَصَرُهُ ، فَکُنْت إذَا خَرَجْت مَعَهُ إِلَی الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ التَّأْذِینَ اسْتَغْفَرَ لأَبِی أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ وَدَعَا لَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ :یَا أَبَتِ ، مَا شَأْنُك إذَا سَمِعْت التَّأْذِینَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اسْتَغْفَرْتَ لأَبِی أُمَامَةَ وَدَعَوْت لَهُ وَصَلَّیْت عَلَیْهِ ، قَالَ :أَیْ بُنَیَّ ، إنَّهُ کَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَّعَ بِنَا قَبْلَ قُدُومِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی نَقِیعِ الْخَضِمَاتِ فِی هَزْمِ بَنِی بَیَاضَةَ ، قَالَ :وَکَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :کُنَّا أَرْبَعِینَ رَجُلاً.

(ابوداؤد ۱۰۶۲۔ ابن ماجہ ۱۰۸۲)

(۳۶۸۹۶) حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کی بینائی زائل ہوگئی تو میں انہیں لے کر جمعہ کی

نماز کے لئے جایا کرتا تھا۔ جب وہ جمعہ کی اذان سنتے تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کے لئے استغفار کرتے اور دعا کرتے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابا جان! جمعہ کے دن آپ ابو امامہ کے لئے دعا اور استغفار کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا بیٹا! حضور ﷺ کے (مدینہ منورہ کی طرف) تشریف لانے سے پہلے سب سے پہلے انہوں نے ہی ہمیں جمعہ کی نماز بنو بیاضہ کے چشمے اور چراگاہ کے پاس پڑھائی تھی۔ میں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت ہم چالیس آدمی تھے۔

(۳۶۸۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا سَمِعْتُ فِی الْجِنَازَةِ اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ فِی جِنَازَةِ سَعِیدِ بْنِ أَوْسٍ.

(۳۶۸۹۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے سعید بن اوس کے جنازہ میں یہ آواز سنی گئی ''استغفروا لہ، غفر اللہ لکم'' تم ان کے لئے استغفار کرو اللہ تمہیں معاف فرمائے گا۔

(۳۶۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِی الْعُمَیْسِ ، عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ حَكِیمٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصَّدَاقَ أَرْبَعَ مِئَةِ دِینَارٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ.

(۳۶۸۹۸) حضرت مغیرہ بن حکم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عورتوں کا مہر چار سو دینار حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے طے فرمایا۔

(۳۶۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ أُمَّ أَیْمَنَ أَمَرَتْ بِالنَّعْشِ لِلنِّسَاءِ.

(۳۶۸۹۹) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ عورتوں کی میت کو چارپائی پر رکھنے کا حکم سب سے پہلے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دیا۔

(۳۶۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِی سُفْیَانُ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَدِمَتْ أُمُّ أَیْمَنَ مِنَ الْحَبَشَةِ وَهِیَ أَمَرَتْ بِالنَّعْشِ لِلنِّسَاءِ.

(۳۶۹۰۰) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حبشہ سے آئی تھیں، انہوں نے عورتوں کی میت کو چارپائی پر رکھنے کا حکم دیا۔

(۳۶۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ السُّدِّیِّ ، عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُولُ :رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِی بَكْرٍ ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ.

(۳۶۹۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمت فرمائیں، وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قرآن مجید کو دو تختیوں میں جمع کیا۔

(۳۶۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ السُّدِّیِّ ، عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُولُ :رَحْمَةُ اللهِ

عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ ما بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ.

(۳۶۹۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمت فرمائیں، وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قرآن مجید کو دو تختیوں میں جمع کیا۔

(٣٦٩٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ.

(۳۶۹۰۳) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ عید کے دن نماز سے پہلے سب سے پہلے خطبہ دینے والا مروان ہے۔

(٣٦٩٠٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ ، وأَوَّلُ مَنْ أَعْلَنَ التَّسْلِيمَ فِي الصَّلَاةِ ، عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۰۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نماز کے سلام کو سب سے پہلے اونچی آواز سے کہنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٦٩٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ فِي الْعِيدَيْنِ مُعَاوِيَةُ.

(۳۶۹۰۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عیدین میں سے پہلے دو اذانیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دلوائیں۔

(٣٦٩٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عن عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ فِي الْعِيدَيْنِ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(۳۶۹۰۶) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ عیدین میں سب سے پہلے دو اذانیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دلوائیں۔

(٣٦٩٠٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ صَلَّى الضُّحَى : ذُو الزَّوَائِدِ رَجُلٌ كَانَ يَجِيءُ إِلَى السُّوقِ فِي الْحَوَائِجِ فَيُصَلِّي.

(۳۶۹۰۷) حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے چاشت کی نماز پڑھنے والے شخص کا نام ذوالزوائد ہے۔ وہ ایک آدمی تھا جو ضروریات کے لئے بازار جایا کرتا تھا اور وہاں چاشت کی نماز پڑھتا تھا۔

(٣٦٩٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، أَشَارَ بِهِ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ.

(۳۶۹۰۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں گھڑ سوار کے لئے سب سے پہلے دو حصے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے۔ انہیں اس کا مشورہ بنو تمیم کے ایک آدمی نے دیا تھا۔

(٣٦٩٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ.

(۳۶۹۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نماز میں معوذتین کو اونچی آواز سے سب سے پہلے عبید اللہ بن زیاد نے پڑھا۔

(٣٦٩١٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ.

(۳۶۹۱۰) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اللہ اور اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر سب سے پہلے ایمان لائیں اور نماز کی فرضیت سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا۔

(٣٦٩١١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ مِنْ خُلُقِ الْأَوَّلِينَ النَّظَرُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۶۹۱۱) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی عادات میں سے قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا تھا۔

(٣٦٩١٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ مِنْ نِسَاءِ الْعَرَبِ جَرَّ الذُّيُولِ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : لَمَّا فَرَّتْ مِنْ سَارَةَ أَرْخَتْ ذَيْلَهَا لِتُعَفِّيَ أَثَرَهَا ، وَأَوَّلُ مَنْ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۶۹۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب کی عورتوں میں سب سے پہلے دامن کو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے گھسیٹ کر چلنے کا رواج ڈالا۔ جب وہ سارہ کے یہاں سے روانہ ہوئیں تو انہوں نے اپنے دامن کو اپنے پیچھے لٹکتا ہوا چھوڑ دیا تاکہ ان کے نشانات قدم مٹ جائیں۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سب سے پہلے طواف بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے کیا۔

(٣٦٩١٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلَامَ سَبْعَةٌ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ وَخَبَّابٌ وَصُهَيْبٌ وَعَمَّارٌ وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ.

(۳۶۹۱۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ان لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا: حضرت ابوبکر، حضرت بلال، حضرت خباب، حضرت صہیب، حضرت عمار، حضرت سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہم

(٣٦٩١٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ أَبُو أُسَامَةَ ، عن إسماعيل قَالَ : حَدَّثَنِي عَامِرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ عَلَى زَيْنَبَ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۹۱۴) حضرت عبد الرحمن بن ابزی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت زینب کی نماز جنازہ ادا کی، حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بعد انتقال کرنے والی پہلی عورت حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔

(٣٦٩١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَأَنْكَرَهُ ، وَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ.

(۳۶۹۱۵) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قبول کیا۔ ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کے اس قول کا تذکرہ حضرت ابراہیم سے کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

(٣٦٩١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جُعِلَ لِرَجُلٍ أَوَاقِي عَلَى أَنْ يَقْتُلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْلَعَهُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صُلِبَ فِي الإِسْلاَمِ. (ابو داؤد ۲۹۸)

(۳۶۹۱۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ایک مرتبہ اس بات پر بہت سا مال دیا گیا کہ وہ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر مطلع فرما دیا تو اس کو سولی پر چڑھانے کا حکم دیا۔ اسلام میں سب سے پہلے اسی شخص کو سولی چڑھایا گیا۔

(٣٦٩١٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ يَقُولُ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ يَبُلُ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِهِ.

(۳۶۹۱۷) حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''تم میں سے کوئی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے'' سب سے پہلے میں نے ہی اس بات کو لوگوں سے بیان کیا۔

(٣٦٩١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَلَّفَ من الْقَبَائِلِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُهَيْنَةُ.

(۳۶۹۱۸) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ قبائل میں سب سے پہلے جس قبیلے نے ہزار کی تعداد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کا اعلان کیا وہ قبیلہ جہینہ ہے۔

(٣٦٩١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مِنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ أَبُو سِنَانٍ الأَسَدِيُّ.

(۳۶۹۱۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت رضوان سب سے پہلے ابو سنان اسدی نے کی۔

(٣٦٩٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ شَهِيدٍ اسْتُشْهِدَ فِي الإِسْلاَمِ أُمُّ عَمَّارٍ ، طعنها أَبُو جَهْلٍ بِحَرْبَةٍ فِي قُبُلِهَا.

(۳۶۹۲۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اسلام کی پہلی شہید حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ابو جہل نے ان کی شرمگاہ پر نیزہ مار کر انہیں شہید کیا تھا۔

(٣٦٩٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : قَالَ أَوَّلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

يَوْمَ بَدْرٍ مِهْجَعٌ مَوْلَى عُمَرَ.

(۳۶۹۲۱) حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پہلے شہید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ حضرت مہجع رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۶۹۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ جَدَّةً مَعَ ابْنِهَا السُّدُسَ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ جَدَّةٍ وَرِثَتْ فِي الإِسْلَامِ.

(۳۶۹۲۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ سدس عطا فرمایا۔ یہ اسلام میں وارث بننے والی پہلی دادی تھی۔

(۳۶۹۲۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ : بِدْعَةٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ قَضَى بِهَا مُعَاوِيَةُ.

(۳۶۹۲۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ گواہ کے ساتھ قسم لینا ایک نئی چیز تھی جس کا سب سے پہلے حکم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیا۔

(۳۶۹۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ تَرَكَ إِحْدَى إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ ابْنُ الأَصَمِّ.

(۳۶۹۲۴) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ ابن الاصم نے سے پہلے اذان میں کانوں میں ایک انگلی کے رکھنے کو ترک کیا۔

(۳۶۹۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : رَفْعُ الأَيْدِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُحْدَثٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ رَفْعَ الأَيْدِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَرْوَانُ.

(۳۶۹۲۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن ہاتھ اٹھانا نئی چیز ہے۔ سب سے پہلے جمعہ کے دن ہاتھ اٹھانے والا مروان ہے۔

(۳۰۹۲٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الْجُمُعَةِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مَعْمَرٍ.

(۳۶۹۲۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز میں سب سے پہلے ہاتھ اٹھانے والے عبیداللہ بن معمر ہیں۔

(۳۶۹۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَصْلُوبٍ صُلِبَ فِي الإِسْلَامِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ جَعَلَتْ لَهُ قُرَيْشٌ أَوَاقِيَ عَلَى أَنْ يَقْتُلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَهُ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ.

(۳۶۹۲۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے بنولیث کے ایک آدمی کو سولی پر چڑھایا گیا۔ قریش نے اسے بہت سا مال اس لئے دیا تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کردے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دے دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو سولی دینے کا حکم دیا۔

(۳۶۹۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَتْ فِي الإِسْلَامِ السُّدُسَ جَدَّةٌ

أُطْعِمَتْهُ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۶۹۲۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے جس دادی کو سدس دیا گیا وہ ایک عورت تھیں جنہیں ان کے بیٹے کی زندگی میں سدس حصہ ملا۔

(۳۶۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ غُلَامٍ لِسَلْمَانَ وَيُقَالُ لَهُ سُوَيْد وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، قَالَ : لَمَّا افْتَتَحَ النَّاسُ الْمَدَائِنَ وَخَرَجُوا فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ أَصَبْتُ سَلَّةً ، فَقَالَ : سَلْمَانُ : هَلْ عِنْدَكَ طَعَامٌ ، فَقُلْتُ : سَلَّةٌ أَصَبْتُهَا ، فَقَالَ : هَاتِهَا ، فَإِنْ كَانَ مَالاً رَفَعْنَاهُ إِلَى هَؤُلَاءِ ، وَإِنْ كَانَ طَعَامًا أَكَلْنَاهُ ، قَالَ : فَفَتَحْنَاهَا فَإِذَا أَرْغِفَةٌ حُوَّارَى وَجُبْنَةٌ وَسِكِّينٌ ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا رَأَتِ الْعَرَبُ الْحُوَّارَى.

(۳۶۹۲۹) حضرت ابو عالیہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے نقل کیا ہے کہ جب مسلمانوں نے مدائن کو فتح کرلیا اور دشمن کی تلاش میں نکلے تو مجھے ایک ٹوکری ملی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کھانا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے ایک ٹوکری ملی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ میرے پاس لاؤ اگر تو اس میں مال ہے تو ہم مالِ غنیمت میں جمع کرادیں گے اور اگر اس میں کھانا ہے تو ہم کھالیں گے۔ ہم نے اس ٹوکری کو کھولا تو اس میں سفید آٹے کی روٹیاں، مکھن اور چھری تھی۔ عربوں نے پہلی مرتبہ وہاں سفید روٹیاں دیکھی تھیں۔

(۳۶۹۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَتَرَاهَنُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : وَأَوَّلُ مَنْ أَعْطَى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۳۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دوسرے کے پاس رہن رکھوایا کرتے تھے۔ حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اس میں سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ادائیگی فرمائی۔

(۳۶۹۳۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : مَنْ أَوَّلُ مَنْ وَرَّثَ الْعَرَبُ مِنَ الْمَوَالِي ، قَالَ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۳۱) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے سوال کیا کہ عربوں میں سب سے پہلے کس نے موالی کو وارث قرار دیا۔ حضرت زہری نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے۔

(۳۶۹۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ طَافَ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فِي خِرْقَةٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلَامِ.

(۳۶۹۳۲) حضرت ابو اسحاق ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے بعد ان کو ایک کپڑے میں لے کر طواف کرایا۔ وہ (ہجرت کے بعد) اسلام میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے۔

(۳۶۹۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُتْبَةَ ، يَعْنِي الْمَسْعُودِيَّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ،

قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ أَفْشَى الْقُرْآنَ بمكة مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا صُلِّيَ فِيهِ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ بِلاَلٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِهْجَعٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ عَدَا بِهِ فَرَسُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمِقْدَادُ ، وَأَوَّلُ حَيٍّ أَدَّوْا الصَّدَقَةَ مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِهِمْ بَنُو عُذْرَةَ ، وَأَوَّلُ حَيٍّ أَلْفُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُهَيْنَةُ.

(۳۶۹۳۳) حضرت قاسم بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سب سے پہلے قرآن کی تعلیم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حاصل کی۔ سب سے پہلے مسجد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بنائی۔ سب سے پہلے اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دی۔ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والے حضرت سعد بن مالک۔ (مردوں میں) سب سے پہلے شہید حضرت مہجع ہیں۔ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے گھوڑا دوڑانے والے حضرت مقداد ہیں۔ سب سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے والا قبیلہ بنو عذرہ ہے۔ سب سے پہلے ایک مضبوط جمعیت کے ساتھ حضور ﷺ کے ساتھ آ ملنے والا قبیلہ جہینہ ہے۔

(٣٦٩٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرِ أَبُو سِنَانٍ بْنُ وَهْبٍ الأَسَدِيُّ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلامَ تُبَايِعُ ، قَالَ عَلَى مَا فِي نَفْسِكَ ، فَبَايَعَهُ ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ فَبَايَعُوهُ.

(۳۶۹۳۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بیعت رضوان کے موقع پر سب سے پہلے درخت کے نیچے حضور ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے حضرت ابو سنان وہب الاسدی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تم کس چیز پر بیعت کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس چیز پر جو آپ کے دل میں ہے۔ لہٰذا انہوں نے بیعت کی اور پھر بعد میں دوسرے لوگ بھی حضور ﷺ کے دست اقدس پر بیعت ہو گئے۔

(٣٦٩٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَشَارَ بِصَنْعَةِ النَّعْشِ أَنْ يُرْفَعَ أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ حِينَ جَائَتْ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ ، رَأَتْهُمْ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ بِأَرْضِهِمْ.

(۳۶۹۳۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ عورتوں کی نعش کو چارپائی پر رکھا جائے۔ یہ حکم انہوں نے اس وقت دیا جب وہ ارض حبشہ سے واپس تشریف لائیں وہاں لوگ یونہی کیا کرتے تھے۔

(٣٦٩٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ ، فَقَالَ : سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقَ ، أَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ.

(۳۶۹۳۶) حضرت ابو جویریہ جرمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذق (انگور کا ایسا شیرہ جسے ہلکا سا پکایا جائے اور وہ سخت ہو جائے) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ محمد باذق کے بارے میں آگے نکل گئے۔ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے حضرت ابن عباس سے اس کے بارے میں سوال کیا۔

۱۲۷۷۰۸

(٣٦٩٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، قَالَ : أَوَّلُ جَدٍّ وَرِثَ فِي الإِسْلاَمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَحْتَازَ الْمَالَ كُلَّهُ ، فَقُلْتُ : يا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُمْ شَجَرَةٌ دُونَكَ ، يَعْنِي بَنِي بَنِيهِ.

(۳۶۹۳۷) حضرت عبدالرحمٰن بن غنم فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے دادا کی حیثیت سے وارث بننے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ سارا مال حاصل کرنا چاہتے تھے میں نے ان سے عرض کیا کہ وہ یعنی ان کے پوتے آپ ہی کی اولاد جیسے ہیں۔

(٣٦٩٣٨) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْخِلاَفَةَ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَدَوَّنَ الدَّوَاوِينَ وَعَرَّفَ الْعُرَفَاءَ.

(۳۶۹۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے میراث میں لوگوں کو حصے دلوانے کا اہتمام کرایا۔ دواوین مقرر کئے اور لوگوں کے نام لکھوائے۔

(٣٦٩٣٩) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : أَتَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ يُقَالُ لَهُ نَافِعُ بْنُ الْحَارِثِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ افْتَلَى الْفِلاَءَ بِالْبَصْرَةِ.

(۳۶۹۳۹) حضرت محمد بن عبید اللہ ثقفی فرماتے ہیں کہ ثقیف کے ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جن کا نام نافع بن حارث تھا۔ وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بصرہ میں بے آباد زمین کو آباد کیا۔

(٣٦٩٤٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْت الْبَرَاءَ يَقُولُ : أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلاَ يُقْرِآنِ النَّاسَ الْقُرْآنَ ، قَالَ : ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلاَلٌ وَسَعْدٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ رَاكِبًا ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْت أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ. (بخاری ۳۹۲۴۔ احمد ۲۸۴)

(۳۶۹۴۰) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے جو سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینہ منورہ) آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم ہیں۔ ان دونوں نے لوگوں کو قرآن پڑھانا شروع کیا۔ پھر حضرت عمار، حضرت بلال، حضرت سعد آئے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس سواروں کے ساتھ آئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ میں نے مدینہ والوں کو کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دیکھا۔

(٣٦٩٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يُقْطِعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ ، وَلاَ عَلِي ، وَأَوَّلُ مَنْ أَقْطَعَ الْقَطَائِعَ عُثْمَانُ ، وَبِيعَتِ الأَرَضُونَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ.

(۳۶۹۴۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو زمین کے ٹکڑے دیئے، نہ حضرت ابوبکر نے نہ حضرت عمر نے اور نہ حضرت علی رضی اللہ عنہم نے۔ سب سے پہلے زمین کے ٹکڑے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیئے۔

(٣٦٩٤٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْجُمُعَةِ مُعَاوِيَةُ.

(۳۶۹۴۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جمعہ کے خطبہ میں سب سے پہلے منبر پر بیٹھنے والے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٦٩٤٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۹۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کی۔

(٣٦٩٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ، قَالَ :لاَ.

(۳۶۹۴۴) حضرت سالم بن ابی جعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ سے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے قوم میں اسلام قبول کیا؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(٣٦٩٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلاَمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمَّارٌ وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ وَصُهَيْبٌ وَبِلاَلٌ وَالْمِقْدَادُ.

(۳۶۹۴۵) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے یہ حضرات ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمار، ان کی والدہ حضرت سمیہ، حضرت صہیب، حضرت بلال اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم

(٣٦٩٤٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :اسْتَقْضَى شُرَيْحًا عُمَرُ عَلَى الْكُوفَةِ فِي قَضِيَّةٍ وَاسْتَقْضَى كَعْبَ بْنَ سُورٍ عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَضِيَّةٍ.

(۳۶۹۴۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شریح کو کوفہ کا اور کعب بن سور کو بصرہ کا قاضی بنایا۔

(٣٦٩٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ حَيٍّ أَلَّفُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُهَيْنَةُ.

(۳۶۹۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بڑی تعداد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے ملنے والا قبیلہ جہینہ ہے۔

(٣٦٩٤٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا قَرِيبًا مِنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَخَطَبَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ فَجَلَسَ ، فَقَالَ :أَلاَ تَنْظُرُونَ وَاللهِ مَا رَأَيْتُ إِمَامَ قَوْمٍ مُسْلِمِينَ يَخْطُبُ جَالِسًا.

(۳۶۹۴۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھا تھا۔ ضحاک بن قیس نے بیٹھ کر خطبہ دیا تو حضرت کعب بن عجرہ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے؟ خدا کی قسم! میں نے کبھی مسلمانوں کے امام کو بیٹھ کر خطبہ دیتے نہیں دیکھا۔

(٣٦٩٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَرْعَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ :أَخْبِرْنِي ، عَنِ الْبَيْتِ أَهُوَ أَوَّلُ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ ، قَالَ :لاَ ، لَكِنَّهُ أَوَّلُ بَيْتٍ وُضِعَتْ فِيهِ الْبَرَكَةُ مَقَامُ إبْرَاهِيمَ مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا.

(۳۶۹۴۹) حضرت خالد روایت کرتے ہیں عرعرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے اس گھر کے بارے میں بتایئے جو لوگوں کے لئے سب سے پہلے بنایا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس گھر کے بارے میں بتاتا ہوں جس میں سب سے پہلے برکت رکھی گئی۔ وہ مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل ہو گیا امن پا گیا۔

(٣٦٩٥٠) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الْعُشُورَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۵۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ عشر سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے۔

(٣٦٩٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ رَأَيْته يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِي وَالْحَجَرِ الأَسْوَدِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ.

(۳۶۹۵۱) حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان عروہ بن زبیر کو چلتے ہوئے دیکھا۔

(٣٦٩٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ :قِيلَ لِلْحَسَنِ :مَنْ أَوَّلُ مَنْ أَعْتَقَ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ ، قَالَ عُمَرُ ، قُلْتُ: فَهَلْ يُرِقُّهُنَّ إنْ زَنَيْنَ ، قَالَ :لاَهَا اللَّهَ إذًا.

(۳۶۹۵۲) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ سب سے پہلے ان باندیوں کو کس نے آزاد کرنے کا حکم دیا جن سے اولاد ہوئی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔ میں نے سوال کیا کہ اگر وہ زنا کریں تو کیا وہ باندیاں رہیں گی؟ انہوں نے فرمایا کہ اس سے اللہ کی پناہ۔

(٣٦٩٥٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ قَوْمًا فِيهِمْ حَادٍ يَحْدُو ، فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ حَادِيهِمْ ، فَقَالَ :مَنِ الْقَوْمُ ، قَالُوا :مِنْ مُضَرَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَأَنَا مِنْ مُضَرَ ، فَقَالَ :مَا شَأْنُ حَادِيكُمْ لاَ يَحْدُو فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّا أَوَّلُ الْعَرَبِ حُدَاءً ، قَالَ :وَمَا ذَاكَ ، قَالُوا :إنَّ رَجُلاً مِنَّا وَسَمَّوْهُ غَزَبَ فِي إبِلٍ لَهُ فِي أَيَّامِ الرَّبِيعِ ، فَبَعَثَ غُلاَمًا لَهُ مَعَ الإِبِلِ ، فَأَبْطَأَ الْغُلاَمُ ، ثُمَّ جَاءَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ بِعَصًا عَلَى يَدِهِ ، فَانْطَلَقَ الْغُلاَمُ وَهُوَ يَقُولُ :وَايَدَاهُ وَايَدَاهُ ، قَالَ :فَتَحَرَّكَتِ الإِبِلُ وَنَشِطَتْ ، فَقَالَ لَهُ :أَمْسِكْ أَمْسِكْ ، قَالَ :فَافْتَتَحَ النَّاسُ الْحُدَاءَ.

(۳۶۹۵۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ملاقات ایک ایسی قوم سے ہوئی جن میں ایک حدی خواں حدی پڑھ رہا تھا لیکن جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو وہ خاموش ہوگیا۔ حضور ﷺ نے سوال کیا کہ یہ کون سی قوم ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ قبیلہ مضر سے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی مضر سے ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارا حدی خواں خاموش کیوں ہوگیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم عربوں میں سب سے پہلے حدی پڑھنے والے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہماری قوم کا ایک آدمی بہار کے موسم میں اپنے اونٹوں سے دور تھا۔ اس نے اپنے غلام کو اونٹ لینے بھیجا تو غلام نے دیر کردی۔ پھر وہ آدمی خود آیا اور غلام کو عصا سے اس کے ہاتھ پر مارنا شروع کردیا۔ تو غلام ''وایداہ! وایداہ!'' (ہائے میرا ہاتھ، ہائے میرا ہاتھ) کہتے ہوئے چلنے لگا۔ اس کا یہ جملہ سن کر اونٹ تیز تیز حرکت کرنے لگے اور نشاط میں آگئے۔ اس آدمی نے کہا کہ یہ کہتے رہو، یہ کہتے رہو۔ اس کے بعد سے لوگوں میں حدی کا رواج پڑ گیا۔

(۳۶۹۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : إنَّ أَوَّلَ مَنْ فَرَضَ الْعَطَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَفَرَضَ فِيهِ الدِّيَةَ كَامِلَةً.

(۳۶۹۵۴) حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سالانہ وظیفہ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمایا اور اس میں پوری دیت بھی لازم کی۔

(۳۶۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : بَعَثَ الْعَلاَءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِ مِئَةِ أَلْفٍ مِنْ خَرَاجِ الْبَحْرَيْنِ ، وَكَانَ أَوَّلُ خَرَاجٍ قَدِمَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُثِرَ عَلَى حَصِيرٍ فِي الْمَسْجِد ، وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إلَى الصَّلاَةِ فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ إلَى الْمَالِ فَمَثُلَ عَلَيْهِ قَائِمًا فَلَمْ يُعْطِ سَاكِتًا وَلَمْ يَمْنَعْ سَائِلا ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَقُولُ : أَعْطِنِي ، فَيَقُولُ : خُذْ قَبْضَةً ، ثُمَّ يَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : أَعْطِنِي ، فَيَقُولُ : خُذْ قَبْضَتَيْنِ ، وَيَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : أَعْطِنِي ، فَيَقُولُ : خُذْ ثَلاَثَ قَبَضَاتٍ ، فَجَاءَ الْعَبَّاسُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطِنِي مِنْ هَذَا الْمَالِ ، فَإِنِّي قد أَعْطَيْت فِدَايَ وَفِدَاءَ عَقِيلٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَلَمْ يَكُنْ لِعَقِيلٍ مَالٌ ، قَالَ : فَأَخَذَ يَبْسُطُ خَمِيصَةً كَانَتْ عَلَيْهِ ، وَجَعَلَ يَحْثِي مِنَ الْمَالِ ، فَحَثَا فِيهَا ، ثُمَّ قَامَ بِهِ فَلَمْ يُطِقْ حَمْلَهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، احْمِلْ عَلَيَّ ، فَنَظَرَ إلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حَتَّى بَدَا ضَاحِكُهُ ، وَقَالَ : أَنْقِصْ مِنَ الْمَالِ وَقُمْ بِقَدْرِ مَا تُطِيقُ ، فَلَمَّا وَلَّى الْعَبَّاسُ ، قَالَ : أَمَّا إحْدَى اللَّتَيْنِ وَعَدَنَا اللَّهُ فَقَدْ أَنْجَزَ لَنَا إحْدَاهُمَا ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ الأُخْرَى ، قوله تعالى : ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الأَسْرَى إنْ يَعْلَمَ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا﴾ إلَى آخِرِ الآيَةِ ، فَقَدْ أَنْجَزَهَا اللَّهُ لَنَا وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ الأُخْرَى.

(۳۶۹۵۵) حضرت حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ حضرت علاء بن حضرمی نے حضور ﷺ کی طرف بحرین کے خراج میں سے آٹھ

لاکھ درہم بھیجے۔ یہ پہلا خراج تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے حکم دیا اور اس مال کو مسجد میں ایک چٹائی بچھا کر اس پر ڈال دیا گیا۔ مؤذن نے اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پھر آپ اس مال کے پاس آئے اور اس کے پاس کھڑے ہوگئے، آپ نے کسی خاموش کو مال نہ دیا اور کسی مانگنے والے کو محروم نہ فرمایا۔ ایک آدمی آتا اور کہتا کہ مجھے عطا کیجئے آپ اس سے فرماتے کہ ایک مٹھی لے لو۔ پھر ایک آدمی آتا اور وہ کہتا کہ مجھے عطا کیجئے آپ اس سے فرماتے کہ دو مٹھیاں لے لو۔ پھر ایک آدمی آتا اور کہتا کہ مجھے عطا کیجئے آپ اس سے فرماتے کہ تم تین مٹھیاں لے لو۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے بھی اس مال میں سے عطا کیجئے۔ میں نے غزوہ بدر میں اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا۔ جبکہ عقیل کے پاس مال نہیں تھا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے موجود چادر میں وہ مال بھرنے لگے۔ چادر بھرنے کے بعد جب وہ اٹھانے لگے تو ان سے اٹھایا نہ گیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھ پر اسے لدوا دیجئے۔ آپ ان کی طرف دیکھ کر اتنا ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مال کم کرلو اور اتنا اٹھاؤ جتنا اٹھا سکتے ہو۔ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے جن دو چیزوں کا وعدہ فرمایا تھا ان میں سے ایک کو پورا کردیا۔ اور ہم دوسری کا انتظار کر رہے ہیں۔ پھر قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِمَنْ فِی أَیْدِیکُمْ مِنَ الأَسْرَی إِنْ یَعْلَمِ اللَّهُ فِی قُلُوبِکُمْ خَیْرًا﴾ اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کردیا اور ہم دوسری بات کے پورا ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔

(٣٦٩٥٦) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ الطَّائِفِیُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی هِنْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِیسُ ، وَإِنَّمَا عُبِدَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِالْمَقَایِیسِ.

(٣٦٩٥٦) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس تھا اور سورج اور چاند کی عبادت بھی قیاس کی وجہ سے کی گئی۔

(٣٦٩٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا تَکَلَّمَ النَّاسُ فِی الْقَدَرِ جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : کَانَ فِی قَدَرِ اللهِ ، أَنَّ شَرَارَةً طَارَتْ فَأَحْرَقَتِ الْبَیْتَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : هَذَا مِنْ قَدَرِ اللهِ ، وَقَالَ آخَرُ : لَیْسَ مِنْ قَدَرِ اللهِ.

(٣٦٩٥٧) حضرت حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے تقدیر کے بارے میں بات کرنے والا وہ شخص تھا جس نے کہا کہ ایک چنگاری اڑی اور اس نے گھر کو جلا دیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ یہ اللہ کی تقدیر تھی۔ دوسرے نے کہا کہ یہ اللہ کی تقدیر نہیں تھی۔

(٣٦٩٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَبُو سِنَانِ بْنِ وَهْبٍ الأَسَدِیُّ أَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أُبَایِعُك ، قَالَ : عَلاَمَ تُبَایِعُنِی ، قَالَ : أُبَایِعُك عَلَی مَا فِی نَفْسِكَ ، فَبَایَعَهُ النَّاسُ بَعْدُ.

(٣٦٩٥٨) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر سب سے پہلے حضرت ابو سنان بن وہب اسدی نے

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ وہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم کس چیز پر بیعت ہونا چاہتے ہو۔ عرض کیا جو چیز آپ کے دل میں ہے میں اس پر بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے انہیں بیعت فرمایا اور پھر دوسرے لوگ بعد میں بیعت ہوئے۔

(۳۶۹۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ : أَنَا وَاللهِ أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۶۹۵۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تیر چلانے والا میں ہوں۔

(۳۶۹۶۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ ، قَالَ : قَالَ أَنَسٌ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۶۹۶۰) حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں گا۔

(۳۶۹۶۱) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بن سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ رَجُلاَنِ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۶۹۶۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے پہلے قریش کے دو آدمیوں نے ہجرت کی۔

(۳۶۹۶۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا إبْرَاهِيمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ مُجَمِّعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ رَأَيْته يُصَلِّي عَلَى نَعْلَيْهِ عُتْبَةُ بْنُ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ.

(۳۶۹۶۲) حضرت یعقوب بن مجمع کے والد روایت کرتے ہیں کہ میں نے جوتیوں پر سب سے پہلے عتبہ بن عویم بن ساعدہ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۳۶۹۶۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾.

(۳۶۹۶۳) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر سب سے پہلے ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ نازل ہوئی۔

(۳۶۹۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : أَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ثُمَّ نُونٌ.

(۳۶۹۶۴) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر سب سے پہلے ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ نازل ہوئی۔ اور پھر سورۃ نون نازل ہوئی۔

(٣٦٩٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :أَخَذْت مِنْ أَبِي مُوسَى :﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ وَهِيَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۹۶۵) حضرت ابورجاء فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے سب سے پہلے ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ سیکھی، یہی پہلی آیت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

(٣٦٩٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :هِيَ أَوَّلُ سُورَةٍ نَزَلَتْ :﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ثُمَّ (ن) .

(۳۶۹۶۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ) نازل ہوئی۔ اور پھر سورۃ نون نازل ہوئی۔

(٣٦٩٦٧) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ ثَرَدَ الثَّرِيدَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۶۹۶۷) حضرت سدی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ثرید حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنائی۔

(٣٦٩٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ.

(۳۶۹۶۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا۔

(٣٦٩٦٩) حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ مَطَر ، عَنْ هِشَام ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَخْضُوبٍ خُضِبَ فِي الإِسْلاَمِ أَبُو قُحَافَةَ ، أُرِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ مِثْلُ الثَّغَامَةِ ، فَقَالَ :غَيِّرُوهُ بِشَيْءٍ وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ.

(۳۶۹۶۹) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے خضاب حضرت ابوقحافہ نے لگایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر کو ثغامہ کی طرح دیکھا تو فرمایا کہ اس کو کسی چیز سے بدل لو اور کالے رنگ سے بچو۔

(٣٦٩٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُجَاهِدًا ، عَنْ إِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِينَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً ، قَالَ :ذَاكَ شَيْءٌ اسْتَخَفَّتْهُ الأُمَرَاءُ.

(۳۶۹۷۰) حضرت فطر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے سوال کیا کہ موذنین کا ایک ایک کر کے اقامت کہنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس چیز کو امراء نے شروع کرایا ہے۔

(٣٦٩٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ :مَنْ أَوَّلُ مَنْ سَمَّاهَا الْعَتَمَةَ ، قَالَ :الشَّيْطَانُ.

(۳۶۹۷۱) حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے عتمہ کا نام کس نے دیا آپ نے فرمایا کہ شیطان نے۔

(٣٦٩٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَمْعَانَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُجَمِّعِ بْنِ زَيْدٍ،

قَالَ :أَوَّلُ مَنْ رَأَيْته يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ عُتْبَةُ بْنُ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ.

(۳۶۹۷۲) حضرت مجمع بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے جوتیوں پر عتبہ بن عویم بن ساعدہ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٣٦٩٧٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ مَنْ أَبْدَأَ الْهِبَةَ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ أَنَّ غَرِيمَهُ مَاتَ وَدَيْنُهُ عَلَيْهِ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ.

(۳۶۹۷۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ہبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے شروع کیا۔ سب سے پہلے مقروض کے مرنے کے بعد قرض کے طالب کے لئے گواہی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے طلب کی۔

(٣٦٩٧٤) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى الصَّلاَةِ فِي رَمَضَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللَّهُ عَنْهُ جَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

(۳۶۹۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے رمضان میں نمازوں کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمع کیا۔ آپ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع فرمایا۔

(٣٦٩٧٥) حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ الْعَرَبِ كَتَبَ ، يَعْنِي بِالْعَرَبِيَّةِ حَرْبُ بْنُ أُمَيَّةَ بِنِ عَبْدِ شَمْسٍ ، قِيلَ مِمَّنْ تَعَلَّمَ ذَلِكَ ، قَالَ :مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، قَالَ :مِمَّنْ تَعَلَّمَ أَهْلُ الْحِيرَةِ ، قَالَ :مِنْ أَهْلِ الأَنْبَارِ.

(۳۶۹۷۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عربوں میں سے سب سے پہلے حرب بن امیہ بن عبد شمس نے لکھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ انہوں نے لکھنا کہاں سے سیکھا؟ آپ نے فرمایا کہ اہل حیرہ سے۔ سوال ہوا کہ اہل حیرہ نے لکھنا کہاں سے سیکھا؟ فرمایا اہل انبار سے۔

(٣٦٩٧٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :طَافَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ مَعَ عبد الملك بْنِ مَرْوَانَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي الطَّوَافِ السَّابِعِ دنا إِلَى الْبَيْتِ يَلْتَزِمُهُ فَأَخَذَ الْحَارِثُ بِيَدِهِ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :مَالَكَ يَا حَارِثُ ، قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَدْرِي مَنْ أَوَّلُ مَنْ فَعَلَ هَذَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزِ قَوْمِكَ ، قَالَ :فَكَفَّ وَلَمْ يلتزمه.

(۳۶۹۷۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے عبد الملک بن مروان کے ساتھ طواف کیا جب وہ ساتویں چکر میں تھے تو بیت اللہ کے قریب ہو کر اس سے چمٹ گئے۔ حارث نے انہیں اپنے ہاتھ سے پکڑا تو عبد الملک بن مروان نے کہا کہ اے حارث کیا بات ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ جانتے ہیں کہ ایسا سب سے پہلے کس نے کیا تھا؟ آپ کی قوم کی بوڑھی نے۔ پھر عبد الملک بن مروان پیچھے ہٹ گئے اور کعبہ سے نہ چمٹے۔

(٣٦٩٧٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :أَوَّلُ كَلِمَةٍ ،

قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ حِينَ طُرِحَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(۳۶۹۷۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا گیا تو سب سے پہلے انہوں نے یہ جملہ کہا کہ اللہ میرے لئے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

(۳۶۹۷۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: أَوَّلُ جَبَلٍ جُعِلَ عَلَى الأَرْضِ أَبُو قُبَيْسٍ.

(۳۶۹۷۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ زمین پر سب سے پہلا پہاڑ جبل ابی قبیس بنایا گیا۔

(۳۶۹۷۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : إِنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ عَرَفْتُ فِيهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَمْشِي مَعَ أَبِي جَهْلٍ بِمَكَّةَ ، فَلَقِينَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا الْحَكَمِ ، هَلُمَّ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى كِتَابِهِ أَدْعُوكَ إِلَى اللهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، مَا أَنْتَ بِمُنْتَهٍ عَنْ سَبِّ آلِهَتِنَا ، هَلْ تُرِيدُ إِلاَّ أَنْ نَشْهَدَ أَنْ قَدْ بَلَّغْتَ ، فَنَحْنُ نَشْهَدُ أَنْ قَدْ بَلَّغْتَ ، قَالَ : فَانْصَرَفَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ ، فَقَالَ : وَاللهِ إِنِّي لأَعْلَمُ ، أَنَّ مَا يَقُولُ حَقٌّ وَلَكِنْ بَنِي قُصَيٍّ ، قَالُوا : فِينَا الْحِجَابَةُ ، فَقُلْنَا : نَعَمْ ، ثُمَّ قَالُوا : فِينَا الْقِرَى ، فَقُلْنَا : نَعَمْ ، ثُمَّ قَالُوا فِينَا النَّدْوَةُ ، فَقُلْنَا : نَعَمْ ، ثُمَّ قَالُوا فِينَا السِّقَايَةُ ، فَقُلْنَا نَعَمْ ، ثُمَّ أَطْعَمُوا وَأَطْعَمْنَا حَتَّى إِذَا تَحَاكَّتِ الرُّكَبُ ، قَالُوا : مِنَّا نَبِيٌّ وَاللهِ لاَ أَفْعَلُ.

(۳۶۹۷۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اس وقت پہچانا جب میں مکہ میں ابوجہل کے ساتھ چل رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ملے اور آپ نے ابوجہل سے کہا کہ اے ابوالحکم! اللہ کی طرف آؤ، اللہ کے رسول کی طرف آؤ اور اللہ کی کتاب کی طرف آؤ، میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ اس نے جواب دیا اے محمد! تم ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہنے سے باز نہیں آتے ہو۔ اگر تم اس بات کی گواہی چاہتے ہو کہ تم نے پیغام پہنچا دیا تو ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تم نے پیغام پہنچا دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو ابوجہل میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں وہ حق سچ ہے لیکن بنو قصی والوں نے کہا کہ ہم میں کعبہ کی دربانی ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم میں حاجیوں کی مہمانی ہے۔ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم میں سرداروں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم میں حاجیوں کو پانی پلانے کا اعزاز ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے بھی کھلایا اور ہم نے بھی کھلایا اور اب جب لوگوں کی آمد ورفت بڑھ گئی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم میں نبی ہے۔ خدا کی قسم ہم ہرگز اس کو نہیں مانیں گے۔

(۳۶۹۸۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ عَرَفْت أَوَّلَ النَّاسِ بَحَرَ الْبَحَائِرَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ كَانَتْ لَهُ نَاقَتَانِ فَجَدَعَ آذَانَهُمَا وَحَرَّمَ أَلْبَانَهَا وَظُهُورَهُمَا ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِيَّاهُمَا فِي النَّارِ تَخْبِطَانِهِ بِأَخْفَافِهِمَا وَتَقْضِمَانِهِ بِأَفْوَاهِهِمَا ، وَلَقَدْ عَرَفْت أَوَّلَ

النَّاسِ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَنَصَبَ النُّصُبَ وَغَيَّرَ عَهْدَ إِبْرَاهِيمَ عَمْرُو بْنُ لُحَيٍّ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُه يَجُرُّ قَصَبَهُ فِي النَّارِ يُؤْذِي أَهْلَ النَّارِ جَرُّ قَصَبِهِ. (عبدالرزاق ۱۹۷)

(۳۶۹۸۰) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جس نے سب سے پہلے بحیرہ جانور (بتوں کے نام پر چڑھاوے کے لئے مخصوص کیا جانے والا جانور) بنایا وہ بنو مدلج کا ایک آدمی تھا جس کی دو اونٹنیاں تھیں، اس نے ان دونوں کے کان کاٹے اور ان کے دودھ کو اور ان پر سواری کو حرام قرار دیا۔ میں اس شخص کو اور اس کی اونٹنیوں کو جہنم میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اسے اپنے پاؤں سے کچل رہی ہیں اور اپنے منہ سے اسے کاٹ رہی ہیں۔ میں اس شخص کو بھی جانتا ہوں جس نے سائبہ جانور بنائے اور بتوں کے حصے مقرر کیے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کو بدل دیا۔ وہ عمرو بن لحی تھا۔ میں اس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم میں اپنے بانس کو کھینچ رہا ہے اور اس کی وجہ سے اہل جہنم کو تکلیف ہو رہی ہے۔

(۳۶۹۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : أَوَّلُ الأَرْضِ خَرَابًا يُسْرَاهَا ، ثُمَّ تَتْبَعُهَا يُمْنَاهَا ، وَالْمَحْشَرُ هَاهُنَا وَأَنَا بِالأَثَرِ.

(۳۶۹۸۱) حضرت جریر فرماتے ہیں کہ پہلے زمین کا دایاں حصہ ویران ہوگا پھر زمین کا بایاں حصہ ویران ہوگا۔ اور میدان محشر یہاں ہوگا اور ہم اثر پر ہیں۔

(۳۶۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا ، أَنَّ أَوَّلَ مَنْ قُطِعَ فِي الإِسْلاَمِ ، أَوْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ.

(احمد ۳۹۱۔ ابو یعلی ۵۱۳۳)

(۳۶۹۸۲) حضرت ابو ماجد حنفی کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ اسلام یا مسلمانوں میں سب سے پہلے انصار کے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا گیا۔

(۳۶۹۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ سَمَّاهَا الْعَتَمَةَ : الشَّيْطَانُ.

(۳۶۹۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عتمہ نام شیطان نے رکھا۔

(۳۶۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الأَمَانَةَ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْهُ الصَّلاَةَ.

(۳۶۹۸۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دین میں سب سے پہلے امانت کا خاتمہ ہوگا اور سب سے آخر میں نماز کا۔

(۳۶۹۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَوَّلُ كَلاَمٍ تَكَلَّمَ بِهِ عُمَرُ أَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي ، وَإِنِّي شَدِيدٌ فَلَيِّنِّي ، وَإِنِّي بَخِيلٌ فَسَخِّنِي.

(۳۶۹۸۵) حضرت شداد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یہ بات فرمائی کہ اے اللہ! میں کمزور ہوں مجھے قوت عطا

فرمائیں سخت ہوں مجھے نرم کردے میں بخیل ہوں مجھے سخی کردے۔

(۳٦۹۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ عَشَّرَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳٦۹۸٦) حضرت زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے عشر دینے والا میں ہوں۔

(۳٦۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ قَطَعَ الرِّجْلَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳٦۹۸۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے چور کے ہاتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کٹوائے۔

(۳٦۹۸۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُثْمَانَ الأَعْشَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، أَوْ عَنْ حُصَيْنٍ أَخِيهِ أَحَدُهُمَا عَنِ الآخِرِ ، قَالَ :ذَكَرَ سَلْمَانُ خُرُوجَ بَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ :إِنَّهُ لَفِي كِتَابِ اللهِ الأَوَّلِ ، أَوْ فِي الزَّبُورِ الأَوَّلِ.

(۳٦۹۸۸) حضرت سلمان نے بعض امہات المومنین کے خروج کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کی کتاب زبور میں تھا۔

(۳٦۹۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ أَرَادَ عِلْمًا فَلْيَنشر الْقُرْآنَ فَإِنَّ فِيهِ خَبَرَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ.

(۳٦۹۸۹) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن سیکھنا چاہتا ہو وہ قرآن سیکھے، کیونکہ اس میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں۔

(۳٦۹۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ عُمَرَ رحمه الله أَوَّلُ مَنْ فَرَضَ الأُعْطِيَةَ.

(۳٦۹۹۰) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ سالانہ وظیفے سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے۔

(۳٦۹۹۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، أَنَّ دَانِيَالَ أَوَّلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الشُّهُودِ.

(۳٦۹۹۱) حضرت ابوادریس کہتے ہیں کہ سب سے پہلے گواہوں میں تفریق کرنے والے حضرت دانیال ہیں۔

(۳٦۹۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِالْبَصْرَةِ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۳٦۹۹۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بصرہ کا تعارف کرانے والے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

(۳٦۹۹۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، وَابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا مَلِكِ مَرْوَانُ.

(۳٦۹۹۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے لفظ ''ملک'' پڑھنے والا مروان ہے۔

(۳٦۹۹٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ فِي الْعِيدَيْنِ وَأَذَّنَ فِيهِمَا زِيَادٌ الَّذِي يُقَالُ لَهُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ.

(۳۶۹۹۴) حضرت یحییٰ بن وثاب کہتے ہیں کہ عیدین میں سب سے پہلے منبر پر بیٹھنے والا اور ان پر اذان دینے والا زیاد ہے جسے ابن ابی سفیان کہا جاتا ہے۔

(۳۶۹۹۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ رَجُلاً حَدَّثَهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَوَّلَ لِوَاءٍ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ لِوَائِي ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ فِي الشَّفَاعَةِ أَنَا ، وَلاَ فَخْرَ.

(۳۶۹۹۵) حضرت ابو اسحاق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میرا پرچم جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ سب سے پہلے قیامت کے دن مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور اس بات پر کوئی فخر نہیں۔

(۳۶۹۹۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ : قَالَ أَنَسٌ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۶۹۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت کا پہلا سفارشی ہوں۔

(۳۶۹۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ وَقِيلَ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا ، فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لأَنْظُرَ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ ، فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَتَكَلَّمُ بِهِ أَنْ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَفْشُوا السَّلاَمَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصِلُوا الأَرْحَامَ ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ.

(۳۶۹۹۷) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف دوڑ پڑے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ حضور ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ کے چہرے پر غور کیا تو یہ چہرہ دیکھ کر جان لیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ ہو ہی نہیں سکتا۔ میں نے حضور ﷺ کو سب سے پہلے یہ کہتے ہوئے سنا ''اے لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

(۳۶۹۹۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.

(۳۶۹۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

(۳۶۹۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ.

(۳۶۹۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں، سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی، میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی۔

(۳۷۰۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ، عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ ابْنَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ غُلاَمًا لَهَا وَجَارِيَةً غَمَّاهَا وَقَتَلاَهَا فِي إِمَارَةِ عُمَرَ ، وَأَنَّهُمَا هَرَبَا ، فَأُتِيَ بِهِمَا عُمَرُ فَصَلَبَهُمَا ، فَكَانَا أَوَّلَ مَصْلُوبَيْنِ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۷۰۰۰) حضرت ولید بن جمیع کہتے ہیں کہ میری دادی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ورقہ بنت عبداللہ بن حارث کے ایک غلام اور ان کی ایک باندی نے مل کر انہیں قتل کیا اور بھاگ گئے۔ پھر انہیں پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے ان دونوں کو سولی پر چڑھا دیا۔ مدینہ میں ان دونوں کو سب سے پہلے سولی پر چڑھایا گیا۔

(۳۷۰۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : آخِرُ مَنْ يُحْشَرُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ رَجُلاَنِ مِنْ قُرَيْشٍ. (مسلم ۱۰۱۰۔ حاکم ۵۶۲)

(۳۷۰۰۱) حضرت حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے آخر میں قریش کے دو آدمیوں کا حساب ہوگا۔

(۳۷۰۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : أُخْبِرْت ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ آخِرَ مَنْ يُحْشَرُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ رَجُلاَنِ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۷۰۰۲) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس امت میں سب سے آخر میں قریش کے دو آدمیوں کا حساب ہوگا۔

(۳۷۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَان ، وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ.

(۳۷۰۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے حج تمتع فرمایا اور اس سے سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا۔

(۳۷۰۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ لَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۰۰۴) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جنت کے دروازے کے حلقے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکڑیں گے اور آپ کے لئے اسے کھول دیا جائے گا۔

(۳۷۰۰۵) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُبَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَا نَزَلَ الْقُرْآنُ مِنَ التَّوْرَاةِ عَشْرَ آيَاتٍ وَهِيَ الْعَشْرُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي آخِرِ الأَنْعَامِ.

(۳۷۰۰۵) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ تورات کی سب سے پہلے دس آیات نازل ہوئیں اور یہ وہی دس آیات ہیں جو سورۃ الانعام کے آخر میں ہیں۔

(۳۷۰۰۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : يَكُونُ أَوَّلُ الآيَةِ عَامًّا وَآخِرُهَا خَاصًّا ، قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ ، وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾.

(۳۷۰۰۶) حضرت عبداللہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ آیت کی ابتداء عام ہے اور اس کی انتہاء خاص ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ ، وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾۔

(۳۷۰۰۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطه وَالأَنْبِيَاءِ : هُنَّ مِنَ الْعُتُقِ الأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلاَدِي.

(۳۷۰۰۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ کہف، سورۃ مریم، سورۃ طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء مکہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتیں ہیں اور میں نے سب سے پہلے انہی سورتوں کو سیکھا تھا۔

(۳۷۰۰۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابِ الأَوَّلِ : مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ مَثَلُ الْقَطْرِ حَيْثُمَا وَقَعَ نَفَعَ.

(۳۷۰۰۸) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے ان کی مثال بارش کی طرح ہے جہاں بھی برسے فائدہ دیتی ہے۔

(۳۷۰۰۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ.

(۳۷۰۰۹) حضرت حسن فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری قبر کو کھولا جائے گا اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں۔

(۳۷۰۱۰) حَدَّثَنَا أَحْوَصُ بْنُ جواب ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بَعْجَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ ذُلٍّ دَخَلَ عَلَى الْعَرَبِ قَتْلُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَادِّعَاءُ زِيَادٍ.

(۳۷۰۱۰) حضرت عمرو بن بعجہ کہتے ہیں کہ عرب میں سب سے پہلی ذلت جو داخل ہوئی وہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور زیاد کا دعویٰ تھا۔

(۳۷۰۱۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِي ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : أَوَّلُ النَّاسِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى سَعْدٌ.

(۳۷۰۱۱) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۰۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، قَالَ : اسْتَشَارَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ عُمَرَ أَنْ يَحْصِبَ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُ أَوْطَأُ وَأَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ وَالْمُخَاطِ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَحْصِبُوهُ مِنَ الْوَادِي الْمُبَارَكِ مِنَ الْعَقِيقِ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ حَصَّبَ الْمَسْجِدَ عُمَرُ رضی اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۷۰۱۲) قبیلہ ثقیف کے آدمی فرماتے ہیں کہ بنو ثقیف کے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا کہ مسجد میں گھاس بچھا دی جائے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین یہ زیادہ آرام دہ چیز ہے، تھوک اور گندگی وغیرہ کو چھپانے والی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسجد میں مبارک وادی یعنی وادی عقیق کی گھاس بچھاؤ۔ پس مسجد میں سب سے پہلے گھاس بچھانے والے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۰۱۳) حَدَّثَنَا الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الإِمَامِ الْمُخْتَارُ ، وَكَانُوا لاَ يَقْرَؤُونَ.

(۳۷۰۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سب سے پہلے قراءت مختار نے شروع کرائی۔ اسلاف امام کے پیچھے قراءت نہیں کیا کرتے تھے۔

(۳۷۰۱۴) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ كان عُمَرُ أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الدِّيَةَ عَشْرَةً عَشْرَةً فِي أَعْطِيَاتِ الْمُقَاتِلَةِ دُونَ النَّاسِ.

(۳۷۰۱۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جنگ کے سالانہ وظیفوں میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت کے دس دس اونٹ دیئے۔

(۳۷۰۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ ابن إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالاَ : أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصَّلاَةَ عِنْدَ الْقَتْلِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ.

(۳۷۰۱۵) حضرت ابو نجیح اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ قتل کے وقت سب سے پہلے حضرت خبیب بن عدی نے نماز پڑھی۔

(۳۷۰۱۶) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ صَعْصَعَةَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَوَرَّثَ الْكَلاَلَةَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۷۰۱۶) حضرت صعصعہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قرآن جمع کرنے والے اور کلالہ کو وارث بنانے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ.

(۳۷۰۱۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا۔

(۳۷۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ. (نسائی ۳۴۵۸)

(۳۷۰۱۸) حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا۔

(۳۷۰۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْمُشْرِكِينَ ، فَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ يَوْمٍ مَكَرَ فِيهِ.

(۳۷۰۱۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن مشرکین سے خفیہ تدبیر فرمائی اور یہ آپ کی پہلی خفیہ تدبیر تھی۔

(۳۷۰۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ ، عَنْ أَبِي جمرة الضُّبَعِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوَّلُ الْعَرَبِ هَلاَكًا قُرَيْشٌ وَرَبِيعَةُ ، قَالُوا :وَكَيْفَ ، قَالَ :أَمَّا قُرَيْشٌ فَيُهْلِكُهَا الْمُلْكُ ، وَأَمَّا رَبِيعَةُ فَتُهْلِكُهَا الْحَمِيَّةُ.

(۳۷۰۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب میں سب سے پہلے ہلاک ہونے والے قریش اور ربیعہ ہیں۔ قریش کو بادشاہت نے ہلاک کیا اور ربیعہ کو حمیت نے ہلاک کیا۔

(۳۷۰۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :أَوَّلُ الأَرْضِ خَرَابًا أَرْمِينِيَةُ ، ثُمَّ مِصْرُ.

(۳۷۰۲۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ارمینیہ کا علاقہ ویران ہوگا پھر مصر کا۔

(۳۷۰۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى﴾ قَالَ :أَوَّلُ يَوْمٍ مِنَ الآخِرَةِ ، وَآخِرُ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا فَهُوَ حَيْثُ يَنْتَهِي.

(۳۷۰۲۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آخرت کا پہلا اور دنیا کا آخری دن ہے۔

(۳۷۰۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ ، ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ. (ابن جرير ۲۹)

(۳۷۰۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پھر دوات کو پیدا کیا۔

(۳۷۰۲٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ ، وَخُلِقَتْ لَهُ النُّونُ وَهِيَ الدَّوَاةُ.

(۳۷۰۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پھر اس کے لئے دوات کو پیدا کیا۔

(۳۷۰۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : دَخَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَطَلْحَةُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ : فَدَخَلْت ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيت بِلاَلاً ، فَقُلْتُ : أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : بَيْنَ هَاتَيْنِ السَّارِيَتَيْنِ.

(۳۷۰۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت فضل، حضرت اسامہ بن زید، حضرت طلحہ بن عثمان داخل ہوئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس میں داخل ہوا اور میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ان دوستونوں کے درمیان۔

(۳۷۰۲٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَابِرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لابْنِ الْكَوَّاءِ : تَدْرِي مَا قَالَ الأَوَّلُ أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَك يَوْمًا مَا وَأَبْغِضْ بَغِيضَك هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَك يَوْمًا مَا.

(۳۷۰۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن کواء سے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ پہلے لوگوں نے حکمت کی پہلی بات کیا کہی؟ وہ بات یہ تھی کہ اپنے دوست سے اعتدال کے ساتھ دوستی رکھو ہوسکتا ہے کہ ایک دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اور اپنے دشمن سے اعتدال کے ساتھ دشمنی رکھو ہوسکتا ہے کہ ایک دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

(۳۷۰۲۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَوَّلُ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ.

(۳۷۰۲۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری سنت کو بنوامیہ کا ایک آدمی بدلے گا۔

(۳۷۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ أَوَّلَ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الأَمَانَةَ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ الصَّلاَةَ.

(۳۷۰۲۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دین میں سب سے پہلے امانت کا اور سب سے آخر میں نماز کا خاتمہ ہوگا۔

(۳۷۰۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ إِسْلاَمِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : ضَرَبَ أُخْتِي الْمَخَاضُ ، قَالَ : فَأُخْرِجْتُ مِنَ الْبَيْتِ ، فَدَخَلْتُ فِي أَسْتَارِ

الْكَعْبَةِ فِي لَيْلَةٍ قَارَّةٍ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْحِجْرَ وَعَلَيْهِ نَعْلَاهُ ، قَالَ : فَصَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَسَمِعْتُ شَيْئًا لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهُ ، فَخَرَجْتُ فَاتَّبَعْتُهُ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ، فَقُلْتُ : عُمَرُ ، قَالَ : يَا عُمَرُ ، مَا تَدَعُنِي لَيْلًا ، وَلَا نَهَارًا ، قَالَ : فَخَشِيتُ أَنْ يَدْعُوَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، اسْتُرْهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لأُعْلِنَنَّهُ كَمَا أَعْلَنْتُ الشِّرْكَ .

(مسند ۴۳۲۹۔ ابو نعیم ۳۹)

(۳۷۰۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی ابتدا کا واقعہ یہ ہوا کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میری بہن کو درد زہ ہوا تو مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ میں ایک تاریک رات میں خانہ کعبہ کے پردوں میں داخل ہوگیا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ جوتوں کے ساتھ اندر داخل ہوئے اور جتنا اللہ نے چاہا اتنی نماز پڑھی۔ پھر میں نے ایک ایسی آواز سنی جو پہلے نہ سنی تھی۔ میں اس آواز کے پیچھے چل پڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا کہ عمر ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمر! کیا بات ہے کہ تم ہمیں نہ دن میں چھوڑتے ہو نہ رات میں۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے خلاف بددعا نہ کردیں۔ لہٰذا میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عمر اس بات کو خفیہ رکھو۔ میں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس طرح میں نے شرک کا اعلان کیا تھا ایمان کا بھی اعلان کروں گا۔

(۳۷۰۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحْرِزِ بْنِ صَالِحٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الشُّهُودِ .

(۳۷۰۳۰) حضرت محرز بن صالح فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے گواہوں کے درمیان تفریق کرائی۔

(۳۷۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَا نَهَانِي رَبِّي ، عَنْ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ ، وَعَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ ، وَعَنْ مُلَاحَاةِ الرِّجَالِ .

(۳۷۰۳۱) حضرت عروہ بن رویم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھے سب سے پہلے ان چیزوں سے منع کیا: بتوں کی عبادت کرنے سے، شراب پینے سے اور مردوں سے باہم گالی گفتار کرنے سے۔

(۳۷۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَعْرَابِيٍّ يَبِيعُ شَيْئًا ، فَقَالَ : عَلَيْكَ بِأَوَّلِ سَوْمَةٍ ، أَوْ بِأَوَّلِ السَّوْمِ فَإِنَّ الرِّبْحَ مَعَ السَّمَاحِ .

(۳۷۰۳۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس سے گزرے اور اس سے فرمایا کہ تم پر پہلے معاہدے کی پاسداری لازم ہے۔ کیونکہ منافع سخاوت کے ساتھ ہے۔

(۳۷۰۳۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ : تَعْلَمُ أَيَّ آخِرِ سُورَةٍ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ : ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ قَالَ : صَدَقْتَ .

(۳۷۰۳۳) حضرت عبید اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ سب سے آخر میں کون سی سورت پوری نازل ہوئی؟ میں نے کہا جی ہاں، سورۃ النصر سب سے آخر میں نازل ہوئی۔ فرمایا کہ تم نے ٹھیک کہا۔

(۳۷۰۳٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ كَانَ ابْنَ عَمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ بِظَعِينَتِهِ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ ، ثُمَّ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۷۰۳۴) حضرت قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے تھے۔ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنی سرزمین کو چھوڑ کر پہلے حبشہ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

(۳۷۰۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ فِي الْقُرْآنِ : ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ﴾.

(۳۷۰۳۵) حضرت براء کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ﴾

(۳۷۰۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ : آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ : ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾ الآيَةُ.

(۳۷۰۳۶) حضرت سدی فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾.

(۳۷۰۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ، قَالَ : آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ : ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾ الآيَةُ.

(۳۷۰۳۷) حضرت عطیہ عوفی فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾.

(۳۷۰۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي جَمِيلَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ تَكَلَّمَتْ فِيهِ الْخَوَارِجُ يَوْمَ الْجَمَلِ.

(۳۷۰۳۸) حضرت میسرہ ابو جمیلہ فرماتے ہیں کہ خوارج نے سب سے پہلے جنگ جمل کے دن بات کی تھی۔

(۳۷۰۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ طَبَخَ الطِّلاَءَ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۷۰۳۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے طلاء کو جنہوں نے اتنا پکایا کہ اس کے دو ثلث ختم ہو گئے اور ایک تہائی

باقی رہ گیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٧٠٤٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿بِسْمِ اللهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا﴾ كَتَبَ بِسْمِ اللهِ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ : ﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ كَتَبَ بسم الله الرَّحْمَن الرحيم.

(۳۷۰۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جو تحریر لکھی وہ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ تھی۔ پھر جب قرآن مجید کی آیت ﴿بِسْمِ اللهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا﴾ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھی۔ پھر جب قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پوری لکھی۔

(٣٧٠٤١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : قَالَ مُعَاوِيَةُ : أَنَا أَوَّلُ الْمُلُوكِ.

(۳۷۰۴۱) مدینہ کے ایک بزرگ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں پہلا بادشاہ ہوں۔

(٣٧٠٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ قَاعِدًا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَى النَّاسِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي أَشْتَكِي قَدَمِي.

(۳۷۰۴۲) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دیا۔ پھر لوگوں سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔

(٣٧٠٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْدَأُ الْوَسْوَاسُ مِنَ الْوُضُوءِ.

(۳۷۰۴۳) حضرت ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ وسوسے سب سے پہلے وضو کے راستے سے آتے ہیں۔

(٣٧٠٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بشر ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : بَدْءُ الْخَلْقِ الْعَرْشُ وَالْمَاءُ وَالْهَوَاءُ ، وَخُلِقَتِ الأَرْضُ مِنَ الْمَاءِ ، وَبَدْءُ الْخَلْقِ يوم الأحد والاثْنَيْنِ وَالثُّلاَثَاءِ وَالأَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيسِ ، وَجَمْعُ الْخَلْقِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، فَتَهَوَّدَتِ الْيَهُودُ يَوْمُ السَّبْتِ ، وَيَوْمٌ مِنَ السِّتَّةِ الأَيَّامِ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ. (بيهقى ٨٠٦)

(۳۷۰۴۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مخلوق میں سب سے پہلے عرش، پانی اور ہوا کو پیدا کیا گیا۔ زمین کو پانی سے بنایا گیا اور مخلوق کی ابتداء اتوار، پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو ہوئی۔ مخلوق کو جمعہ کے دن جمع کیا گیا۔ پھر یہودیوں نے ہفتہ کے دن کو افضل مانا۔ ان چھ دنوں میں سے ہر دن تمہارے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

(٣٧٠٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ فِي نَاسٍ من قَوْمِي ، فَجَعَلَ يُفْرَضُ لِرِجَالٍ مِنْ طَيِّءٍ فِي أَلْفَيْنِ ، وَيُعْرِضُ عَنِّي ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ ، أَمَا تَعْرِفُنِي ، فَضَحِكَ حَتَّى اسْتَلْقَى لِقَفَاهُ ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ إِنِّي لأَعْرِفُكَ ، قَدْ آمَنْتَ إِذْ كَفَرُوا ، وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا ، ثُمَّ أَخَذَ يَعْتَذِرُ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ أَجْحَفَتْ بِهِمَ الْفَاقَةُ ، وَهُمْ سَرَاةُ عَشَائِرِهِمْ لِمَا يَنُوبُهُمْ مِنَ الْحُقُوقِ. (بخاری ۴۳۹۴۔ مسلم ۱۹۵۷)

(۳۷۰۴۵) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ قبیلہ طی کے کچھ لوگوں کو مال دینے میں مشغول تھے اور مجھ سے اعراض فرما رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے جانتے نہیں ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنسے اور ہنستے ہنستے لیٹنے لگے۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم! میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں، جب سب لوگوں نے کفر کیا تو تم ایمان لائے، جب سب نے رخ پھیرا تو تم اسلام کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے فاقے کے شکار کچھ لوگوں کو مال دے رہا تھا۔ وہ اپنے خاندانوں کے معزز لوگ ہیں۔

(۳۷۰۴٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :الشَّامُ أَوَّلُ الأَرْضِ خَرَابًا.

(۳۷۰۴٦) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے سرزمین شام بے آباد ہوگی۔

(۳۷۰۴۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَدْرَكْت النَّاسَ إِذَا ذَهَبُوا إِلَى الْجَنَائِزِ ذَهَبُوا مُشَاةً وَرَجَعُوا مُشَاةً ، وَأَوَّلُ مَنْ رَكِبَ مُعَاوِيَةُ.

(۳۷۰۴۷) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو جنازے میں پیدل جاتے تھے اور پیدل آتے تھے۔ سب سے پہلے جنازے کے لئے سواری کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے استعمال کیا۔

(۳۷۰۴۸) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ أَوَّلُ دَعْوَةِ دَانْيَالَ فِي سَوْسَنَ ، كَانَتْ فَتَاةً جَمِيلَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَعَبِّدَةً ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ طُولٌ.

(۳۷۰۴۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی اولین دعوت سوسن کے بارے میں تھی۔ وہ بنی اسرائیل کی ایک عبادت گزار اور خوبصورت لڑکی تھی۔ (آگے پورا واقعہ بیان کیا)

(۳۷۰۴۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :كُنَّ النِّسَاءُ الأَوَّلُونَ يَجْعَلْنَ فِي أَكِمَّةِ أَدْرُعِهِنَّ مَزَارًا تُدْخِلُهُ إِحْدَاهُنَّ فِي إِصْبَعِهَا تُغَطِّي بِهِ الْخَاتَمَ.

(۳۷۰۴۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ پہلی عورتیں اپنی آستینوں میں سوراخ رکھتی تھیں جس میں اپنی انگوٹھیوں کو چھپانے کے لئے اپنی انگلیوں کو داخل کر دیا کرتی تھیں۔

(۳۷۰۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِلصَّلاَةِ أَوَّلاً وَآخِرًا ، ثُمَّ ذَكَرَ فِيهِ حَدِيثًا.

(۳۷۰۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا ایک اول ہے اور ایک آخر ہے۔ (پھر پوری حدیث کو ذکر کیا)

(۳۷۰۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبو الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ النَّارَ السَّوَّاطُونَ.

(۳۷۰۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے پہلے ظلم کے لئے کوڑے اٹھا کر رکھنے والے داخل ہوں گے۔

(۳۷۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْمَلاَئِكَةُ.

(۳۷۰۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کا طواف سب سے پہلے فرشتوں نے کیا۔

(۳۷۰۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :عَلَيْكُمْ بِالسَّمَاعِ الأَوَّلِ.

(۳۷۰۵۳) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ تم پر سنی گئی دو باتوں میں سے پہلی بات پر یقین رکھنا لازم ہے۔

(۳۷۰۵۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلاَةُ الْمَكْتُوبَةُ ، فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلاَّ قِيلَ :انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ ، فَأُكْمِلَتِ الْفَرِيضَةُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ، فَإِنْ لَمْ تَكْمُلِ الْفَرِيضَةُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ تَطَوُّعٌ أُخِذَ بِطَرَفَيْهِ فَقُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ.

(۳۷۰۵۴) حضرت تمیم داری فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکل آئی تو ٹھیک اور اگر وہ پوری نہ نکلی تو کہا جائے گا کہ دیکھو کہ اس کے پاس نوافل بھی ہیں۔ اس کے نوافل سے فرضوں کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ اگر فرض پورے نہ نکلے اور نوافل بھی نہ ہوئے تو اس آدمی کو پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۳۷۰۵۵) حَدَّثَنَا عفان ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، قَالَ :إن أَوَّلُ يَوْمٍ عَرَفْت فِيهِ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى رَأَيْت شَيْخًا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ يَتْبَعُ جِنَازَةً.

(۳۷۰۵۵) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو جب پہلی مرتبہ دیکھا تو وہ سفید داڑھی اور سفید بالوں والے بوڑھے تھے اور گدھے پر سوار ہو کر جنازے کے پیچھے جا رہے تھے۔

(۳۷۰۵۶) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ يُسْأَلُ عَنْ صَلاَتِهِ ، فَإِنْ تُقُبِّلَتْ مِنْهُ ، تُقُبِّلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ ، وَإِنْ رُدَّتْ عَلَيْهِ ، رُدَّ عَلَيْهِ سَائِرُ عَمَلِهِ.

(۳۷۰۵۶) حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اگر نماز قبول

ہو گئی تو باقی سارے نماز بھی قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز مردود ہو گئی تو باقی اعمال بھی مردود ہو جائیں گے۔

(٣٧٠٥٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، وَابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى حُلَّةً مِنَ النَّارِ إِبْلِيسُ ، فَيَضَعُهَا عَلَى حَاجِبِهِ وَيَسْحَبُهَا مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ يَقُولُ : يَا ثُبُورَاهُ ، وَذُرِّيَّتُهُ خَلْفَهُ وَهُمْ يَقُولُونَ : يَا ثُبُورَهُمْ ، حَتَّى يَقِفَ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ : يَا ثُبُورَاهُ ، وَيَقُولُونَ : يَا ثُبُورَهُمْ ، فَيَقُولُ : (لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا) .

(۳۷۰۵۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ابلیس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔ وہ اسے اپنے پہلو پر رکھے گا اور اسے اپنے پیچھے سے اتارنے کی کوشش کرے گا اور اپنی موت کو پکارے گا۔ اس کی اولادیں اس کے پیچھے ہوں گی اور وہ بھی اپنی موت کو پکار رہی ہوں گی۔ پھر وہ جہنم کے پاس کھڑا ہو کر اپنی موت کو پکارے گا اور شیطان کے چیلے بھی اپنی موت کو پکاریں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج تم ایک موت کو نہ پکارو بلکہ کئی موتوں کو پکارو پھر بھی موت نہیں آئے گی۔

(٣٧٠٥٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَلْقَى الْحَصَى فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، كَانَ النَّاسُ إِذَا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ نَفَضُوا أَيْدِيهِمْ فَأَمَرَ بِالْحَصَى فَجِيءَ بِهِ مِنَ الْعَقِيقِ ، فَبُسِطَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(۳۷۰۵۸) حضرت عبید اللہ بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی میں سب سے پہلے کنکریاں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بچھوائیں۔ لوگ جب اپنے سروں کو اٹھاتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے تھے۔ انہوں نے کنکریاں بچھانے کا حکم دیا۔ مقام عقیق سے کنکریاں لائی گئیں اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بچھا دی گئیں۔

(٣٧٠٥٩) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَقَدْ لَبِثْنَا بِالْمَدِينَةِ سَنَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمُرُ الْمَسَاجِدَ وَنُقِيمُ الصَّلَاةَ .

(۳۷۰۵۹) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے دو سال پہلے وہاں قیام پذیر تھے۔ ہم مساجد کو آباد رکھتے تھے اور نماز قائم کرتے تھے۔

(٣٧٠٦٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : فَذَكَرْت ذَلِكَ لِلنَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ ، وَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(۳۷۰۶۰) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ راوی

کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت نخعی سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۰۶۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ آدَمَ رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ وَهُوَ يَخْلُقُ ، قَالَ : وَبَقِيَتْ رِجْلاَهُ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، قَالَ : يَا رَبِّ عَجِّلْ قَبْلَ اللَّيْلِ ، فَذَلِكَ قوله تعالى : (وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً) .

(۳۷۰۶۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے سر کو پیدا کیا۔ پس حضرت آدم خود کو تخلیق ہوتا دیکھتے رہے۔ عصر کے بعد ان کے پاؤں کا بننا باقی رہ گیا تو انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! رات سے پہلے جلدی کر کے مجھے مکمل کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً) کا یہی معنی ہے۔

(۳۷۰۶۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْمُهَاجِرُونَ الأَوَّلُونَ مَنْ أَدْرَكَ الْبَيْعَةَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

(۳۷۰۶۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ الْمُهَاجِرُونَ الأَوَّلُونَ وہ ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔

(۳۷۰۶۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ بَنَى بَابًا بِمَكَّةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُهَيْلٍ ، أَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْزِلُ عَلَيْنَا لَيْسَ مَعَهُ خَادِمٌ فَيَتْرُكُ نَعْلَهُ وَنَاقَتَهُ ، ثُمَّ يَخْرُجُ ، وَإِنَّكَ تُضَمِّنُنَا وَإِنَّا نَخَافُ اللُّصُوصَ ، فَائْذَنْ لِي فَأَجْعَلُ بَابًا ، فَأَذِنَ لَهُ فَتَكَلَّفَتْ قُرَيْشٌ فَجَعَلُوا الأَبْوَابَ.

(۳۷۰۶۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مکہ میں سب سے پہلے عبد الرحمن بن سہیل نے دروازہ بنایا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے عرض کیا کہ بعض اوقات ہمارے پاس ایسا مہمان بھی آتا ہے جس کے ساتھ کوئی خادم نہیں آتا۔ وہ اپنی جوتی کو اتار دیتا ہے اور سواری کو کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ ہمیں چوروں کا خدشہ ہے، ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم دروازہ بنالیں۔ حضرت عمر نے اجازت دے دی۔ اس کے بعد قریش نے بھی دروازے بنانا شروع کر دیئے۔

(۳۷۰۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْوَلِيمَةُ أَوَّلُ يَوْمٍ حَقٌّ ، وَالثَّانِي مَعْرُوفٌ ، وَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ رِيَاءٌ. (ابو داؤد ۳۷۳۸۔ عبدالرزاق ۱۰۶۶۰)

(۳۷۰۶۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن حق ہے، دوسرے دن نیکی ہے اور اس کے بعد ریاء ہے۔

(۳۷۰۶۵) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا مُنِعَ الْقَاتِلُ الْمِيرَاثَ لِمَكَانِ صَاحِبِ الْبَقَرَةِ.

(۳۷۰۶۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس قاتل کو میراث سے محروم کیا گیا وہ قاتل تھا جس کی تلاش میں بنی اسرائیل نے گائے ذبح کی تھی۔

(۳۷۰۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَیْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : قِیلَ لَهُمْ یَوْمَ بَدْرٍ : تَسَوَّمُوا فَإِنَّ الْمَلاَئِکَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ ، قَالَ : فَأَوَّلُ مَا جُعِلَ الصُّوفُ ؛ لِیَوْمَئِذٍ.

(۳۷۰۶۶) حضرت عمیر بن اسحاق فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں سب سے پہلے اہل ایمان سے کہا گیا کہ تم بھی نشان لگالو کیونکہ آج کے دن فرشتوں نے بھی نشان اور علامت لگائی ہے۔ بس وہ پہلا دن تھا جب صوف کو بطور علامت استعمال کیا گیا۔

(۳۷۰۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرٍ الْحَنَفِیُّ ، عَنْ کَثِیرِ بْنِ زَیْدٍ الْمَدِینِیِّ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، قَالَ : لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ دَفَنَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِیعِ أَوَّلُ مَنْ دُفِنَ فِیهِ ، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ : اذْهَبْ إِلَی تِلْکَ الصَّخْرَةِ ، فَأْتِنِی بِهَا حَتَّی أَضَعَهَا عِنْدَ قَبْرِهِ حَتَّی أَعْرِفَهُ بِهَا ، فَمَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِنَا دَفَنَّاهُ عِنْدَهُ.

(۳۷۰۶۷) حضرت مطلب بن عبداللہ بن حطب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیع میں دفن کرایا۔ وہ بقیع میں دفن ہونے والے پہلے شخص ہیں۔ پھر آپ نے اپنے پاس موجود ایک آدمی سے فرمایا کہ اس چٹان کو لے آؤ اور اس قبر کے پاس رکھ دو تاکہ میں اسے پہچان سکوں اور ہمارے اہل میں سے جس کا بھی انتقال ہوگا ہم اسے اسی کے پاس دفن کریں گے۔

(۳۷۰۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِی الْیَوْمِ الَّذِی یَقُولُ النَّاسُ : إِنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ ، قَالَ : فَقَالَ : لاَ یَصُومَنَّ إِلاَّ مَعَ الإِمَامِ إِذَا صَامَ ، فَإِنَّمَا کَانَتْ أَوَّلُ الْفُرْقَةِ فِی مِثْلِ هَذَا.

(۳۷۰۶۸) حضرت عامر اس دن کے بارے میں جسے کے بارے میں لوگ کہیں کہ یہ رمضان ہے۔ فرماتے ہیں کہ تم صرف امام کے ساتھ ہی روزہ رکھو۔ کیونکہ پہلی جدائی انہی جیسے امور کے بارے میں ہوگی۔

(۳۷۰۶۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ أَبِی إِسْرَائِیلَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ أَبِی سُلَیْمَانَ الْجُهَنِیِّ ، یَعْنِی زَیْدَ بْنَ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَیْفَةَ فَذَکَرَ قَتْلَ عُثْمَانَ ، قَالَ : أَمَا أَنَّهَا أَوَّلُ الْفِتَنِ.

(۳۷۰۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پہلا فتنہ تھا۔

(۳۷۰۷۰) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَیْقٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَیْفَةَ ، قَالَ : أَرَأَیْتُمْ یَوْمَ الدَّارِ کَانَتْ فِتْنَةً ، یَعْنِی قَتْلَ عُثْمَانَ فَإِنَّهَا أَوَّلُ الْفِتَنِ وَآخِرُهَا الدَّجَّالُ.

(۳۷۰۷۰) حضرت حذیفہ نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تم نے یوم الدار کو دیکھا۔ یعنی حضرت عثمان کی شہادت۔ وہ پہلا فتنہ تھا اور آخری فتنہ دجال کا ہوگا۔

(۳۷۰۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، أَنَّ أَوَّلَ جَدٍّ خَاصَمَ بَنِي بَنِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَاتَ ابْنُهُ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ فَخَاصَمَهُمْ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَرَآهُ عُمَرُ يَنْظُرُ فِي شَأْنِهِمْ ، فَقَالَ : مَنْ يُخَاصِمُنِي فِي وَلَدِي ، فَقَالَ : زَيْدٌ : إِنَّ لَهُمْ أَبًا دُونَك ، فَشَرَّكَ بَيْنَهُمْ.

(۳۷۰۷۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ وہ پہلے دادا جنہوں نے اپنے پوتوں کو حاصل کرنے کے لئے جھگڑا کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے صاحبزادے کا انتقال ہوا اور انہوں نے دو بیٹے چھوڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے حصول کا جھگڑا لے کر حضرت زید بن ثابت کے پاس گئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت زید ان کے خلاف فیصلہ کریں گے تو فرمایا کہ میری اولاد کے بارے میں کون میرا فریق بن سکتا ہے؟ حضرت زید نے فرمایا کہ ان کے والد آپ نہیں کوئی اور ہے۔ پھر ان کے درمیان شراکت کرادی۔

(۳۷۰۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَيُّوبُ ، أَبُو زَيْدٍ الْحِمْصِيُّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ ، فَقَالَ : اجْرِ ، فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ.

(ترمذی ۲۱۵۵۔ احمد ۳۱۷)

(۳۷۰۷۲) حضرت ولید بن عبادہ اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ مرض الوفات میں ان کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔ پھر اس سے فرمایا تو چل۔ پھر قلم چلا اور اس نے قیامت تک وقوع پذیر ہونے والے تمام واقعات کو لکھ لیا۔

(۳۷۰۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ الأَوَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَان لِيُؤْذِنَ أَهْلَ الأَسْوَاقِ.

(۳۷۰۷۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جمعہ کی پہلی اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شروع کرائی تا کہ بازار والوں کو اطلاع ہو جائے۔

(۳۷۰۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ، عَنْ برد ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : كَانَ الأَذَانُ عِنْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ فَأَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَان التَّأْذِينَةَ الثَّانِيَةَ عَلَى الزَّوْرَاءِ لِيَجْمَعَ النَّاسَ.

(۳۷۰۷۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اذان امام کے خروج کے وقت ہوتی تھی۔ پھر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے دوسری اذان کو شروع کرایا۔

(۳۷۰۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَبِي النَّضْرِ : سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ : مَا تَقُولُ فِي مُجَالَسَةِ هَؤُلاَءِ الْقُصَّاصِ ، قَالَ : لاَ آمُرُك بِهِ ، وَلاَ أَنْهَاك عَنْهُ ، الْقَصَصُ أَمْرٌ مُحْدَثٌ ، أَحْدَثَ هَذَا الْخَلْقَ مِنَ الْخَوَارِجِ.

(۳۷۰۷۵) حضرت جریر بن حازم کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت محمد بن سیرین سے سوال کیا کہ آپ ان قصہ خوانوں کی صحبت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہ تو تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔ قصہ خوانی ایک نئی چیز ہے جسے خوارج نے شروع کیا ہے۔

(۳۷۰۷۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ خَلَقَ عَيْنَيْهِ قَبْلَ بَقِيَّةِ جَسَدِهِ ، فَقَالَ : أَیْ رَبِّ أَتِمَّ بَقِيَّةَ خَلْقِي قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً﴾.

(۳۷۰۷۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان کی آنکھوں کو باقی جسم سے پہلے بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے رب میری تخلیق کو سورج کے غروب ہونے سے پہلے پورا فرما۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً﴾۔

(۳۷۰۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، قَالَ: أَوَّلُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ مِنْ بَرَائَةَ ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾.

(۳۷۰۷۷) حضرت ابو مالک فرماتے ہیں کہ سورۃ التوبہ کی آیات میں سب سے پہلے یہ آیت نازل ہوئی ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾۔

(۳۷۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : خَلَقَ اللَّهُ الأَرْوَاحَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الأَجْسَادَ فَأَخَذَ مِيثَاقَهُمْ.

(۳۷۰۷۸) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسموں سے پہلے روحوں کو پیدا کیا اور ان سے وعدہ لیا۔

(۳۷۰۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : أَوَّلُ شَيْءٍ يُبْدَأُ بِهِ قَبْلَ الْوُضُوءِ غَسْلُ الْكَفَّيْنِ.

(۳۷۰۷۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ وضو میں سب سے پہلے ہتھیلیوں کو دھونے کا حکم ہوا۔

(۳۷۰۸۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : أَوَّلُ مَا يُكْفَأُ الإِسْلاَمَ كَمَا يُكْفَأُ الإِنَاءُ قَوْلُ النَّاسِ فِي الْقَدَرِ.

(۳۷۰۸۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے جس چیز سے سختی سے منع کیا گیا وہ تقدیر کے بارے میں بات کرنا ہے۔

(۳۷۰۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَهْلُ الصَّلاَةِ وَالْحِسْبَةِ مِنَ الْمُؤَذِّنِينَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۷۰۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نمازیوں اور مؤذنین کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

(۳۷۰۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ

اللهِ ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلاً ، فَقَالَ :الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ، قُلْتُ :ثُمَّ أَيٌّ ، قَالَ :الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى ، يَعْنِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ.

(۳۷۰۸۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا کہ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔

(۳۷۰۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْخَشْخَاشِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قُلْتُ :أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ أَوَّلُ ، قَالَ : آدَم ، قَالَ :قُلْتُ : وَهَلْ كَانَ نَبِيًّا ؟ قَالَ :نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ.

(۳۷۰۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام۔ میں نے سوال کیا کہ کیا وہ نبی تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ ایسے نبی تھے، جن سے کلام کیا جاتا تھا۔

(۳۷۰۸٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مُكْسٍ كَانَ فِي الْأَرْضِ عَجُوزٌ خَرَجَتْ بِدَقِيقٍ لَهَا فِي مِكْتَلٍ ، فَجَائَتْ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرَتْهُ ، فَقَالَ :سُلَيْمَانُ :انْظُرُوا مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ بِهَذِهِ الرِّيحِ فَغَرِّمُوهُ.

(۳۷۰۸۴) حضرت ہمام فرماتے ہیں کہ زمین پر جو پہلا تاوان لیا گیا اس کی صورت یہ ہوئی کہ ایک بڑھیا ایک ٹوکری میں اپنا آٹا لے کر گھر سے نکلی، اتنے میں آندھی آئی اور اس کا آٹا اڑا لے گئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ سمندر میں دیکھو کہ یہ ہوا کس نے اڑائی ہے اور اس سے اس کے آٹے کا تاوان لو۔

(۳۷۰۸٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ شَابَ إِبْرَاهِيمُ عليه الصلاة والسلام ، فَقَالَ :مَا هَذَا ، قَالَ :إِجْلاَلٌ وَحِلْمٌ.

(۳۷۰۸۵) حضرت مالک بن ایمن کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جب پہلی مرتبہ سفید بال آئے تو آپ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ وقار اور بردباری ہے۔

(۳۷۰۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ قُبْطِيَّتَانِ ، ثُمَّ يُكْسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً وَهُوَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ.

(احمد ۱۰۱۔ ابو یعلی ۵۶۲)

(۳۷۰۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو قبطی کپڑے پہنائے جائیں گے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا پہنایا جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرش کے دائیں جانب ہوں گے۔

(۳۷۰۸۷) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى مِنَ الْخَلاَئِقِ يَوْمَئِذٍ إِبْرَاهِيمُ.

(۳۷۰۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ساری مخلوق سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

(۳۷۰۸۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، قَالَ :قِيلَ لِقُثَمَ : كَيْفَ وَرِثَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَكُمْ ، قَالَ :إِنَّهُ وَاللهِ كَانَ أَوَّلَنَا بِهِ لُحُوقًا وَأَشَدَّنَا بِهِ لُزُوقًا.

(۳۷۰۸۸) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت قثم سے پوچھا گیا کہ تمہارے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی وارث کیسے بن گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سے پہلے ملے تھے اور ہم سے زیادہ تعلق رکھنے والے تھے۔

(۳۷۰۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِهِ :وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا ، إِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بُعِثَ إِلَى الأَرْضِ.

(۳۷۰۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن فرمائیں گے تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ زمین والوں کی طرف بھیجے جانے والے پہلے رسول ہیں۔

(۳۷۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَهُ ، قَالَ :فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُ :اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ ، فَيَقُولُونَ :يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ.

(۳۷۰۹۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ ان سے کہیں گے کہ اے نوح! آپ زمین والوں کی طرف بھیجے جانے والے پہلے رسول ہیں۔

(۳۷۰۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفًا فِي اللهِ الزُّبَيْرُ.

(۳۷۰۹۱) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تلوار سونتنے والے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لَمَّا نَزَلَتْ أَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوا يَقُومُونَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَكَانَ بَيْنَ أَوَّلِهَا وَآخِرِهَا سَنَةً. (ابن جریر ۲۹)

(۳۷۰۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سورۃ المزمل کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو اس وقت صحابہ کرام رات کو اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنا قیام رمضان کے مہینے میں کرتے تھے۔ اس کے اول و آخر کے درمیان ایک سال ہوتا تھا۔

(۳۷۰۹۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلاَءِ الْغَنَوِيُّ ، قَالَ :بَلَغَنَا ، أَنَّ كَعْبًا كَانَ يَقُولُ :إِنَّ أَوَّلَ الأَمْصَارِ خَرَابًا جَنَاحَاهَا ، قُلْنَا :وَمَا جَنَاحَاهَا يَا كَعْبُ ، قَالَ :الْبَصْرَةُ وَمِصْرُ.

(۳۶۰۹۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شہروں میں سب سے پہلے ویران ہونے والے شہروں کے دو بازو ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ شہروں کے دو بازو کیا ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ بصرہ اور کوفہ۔

(۳۶۰۹۴) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَنْ جَحَدَ آدَمُ.

(۳۶۰۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت آدم نے انکار کیا۔

(۳۶۰۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: أَوَّلُ مَنِ اسْتَحْلَفَ فِي الْقَسَامَةِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۰۹۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قسامہ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قسم لی۔

(۳۶۰۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ.

(۳۶۰۹۶) حضرت علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ کوفہ میں سب سے پہلے قرظہ بن کعب کا نوحہ پڑھا گیا۔

(۳۶۰۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لأُمِّ سَعْدٍ: أَلاَ يَرْقَأُ دَمْعُكِ وَيَذْهَبُ حُزْنُكِ فَإِنَّ ابْنَكِ أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللَّهُ لَهُ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ.

(۳۶۰۹۷) حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی والدہ سے فرمایا کہ تمہارے آنسو خشک کیوں نہیں ہوتے اور تمہارا غم کم کیوں نہیں ہوتا تمہارا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ مسکرائے ہیں اور اللہ کا عرش لرز اٹھا ہے۔

(۳۶۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَوَّلُ الْخَلاَئِقِ يُكْسَى إبْرَاهِيمُ. (ابن ابی عاصم ۱۱)

(۳۶۰۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

(۳۶۰۹۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً فَأَوَّلُ مَنْ يُلْقَى بِثَوْبٍ إبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۶۰۹۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو وہ ننگے جسم اور ننگے پاؤں ہوں گے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا عطا کیا جائے گا۔

(۳۶۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ: كَانَ مِهْرَانُ

أَوَّلَ السَّنَةِ وَالْقَادِسِيَّةُ آخِرَ السَّنَةِ.

(۳۷۱۰۰) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ مہران سال کے شروع میں اور قادسیہ کی لڑائی سال کے آخر میں ہوئی۔

(۳۷۱۰۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾ قَالَ: عُرَاةً حُفَاةً.

(۳۷۱۰۱) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہونا ہے۔

(۳۷۱۰۲) وَبِإِسْنَادِهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فِي الصُّحُفِ الْأُولَى﴾ ، قَالَ : التَّوْرَاةُ وَالإِنْجِيلُ.

(۳۷۱۰۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿فِي الصُّحُفِ الْأُولَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تورات اور انجیل ہیں۔

(۳۷۱۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُثْمَانَ : كَانَتِ الأَنْفَالُ مِنَ الأَوَائِلِ مِمَّا أُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ ، وَكَانَتْ بَرَائَةٌ مِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۷۱۰۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ الانفال مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے تھی اور سورۃ التوبہ قرآن مجید کی نازل ہونے والے آخری سورتوں میں سے ہے۔

(۳۷۱۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عُلَيْمٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : أَوَّلُ هَذِهِ الأُمَّةِ وُرُودًا عَلَى نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُهَا إِسْلاَمًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۳۷۱۰۴) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے پہلے اس امت کے نبی کے ساتھ ملنے والے اور سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۱۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَنْشَدَ مَعْدِي كَرِبَ فَأَنْشَدَهُ ، وَقَالَ : مَا اسْتَنْشَدت فِي الإِسْلاَمِ أَحَدًا قَبْلَك.

(۳۷۱۰۵) حضرت ابوالضحیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے معدی کرب سے شعر سننے کی فرمائش کی اور اس سے فرمایا کہ میں نے تجھ سے پہلے کسی سے شعر سننے کی فرمائش نہیں کی۔

(۳۷۱۰٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عن وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فِي الصُّحُفِ الأُولَى﴾ قَالَ: التَّوْرَاةُ وَالإِنْجِيلُ.

(۳۷۱۰۶) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿فِي الصُّحُفِ الْأُولَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تورات اور انجیل ہیں۔

(۳۷۱۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ : مُدٌّ بِالْمُدِّ الأَوَّلِ.

(۳۷۱۰۷) حضرت ابوسلمہ قسم کے کفارے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ پہلے مد کے ساتھ ایک مد ہے۔

(۳۷۱۰۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَهُ :فَجَحَدَ آدَمَ فجحدت ذُرِّيَّتُهُ وَذَلِكَ أَوَّلُ يَوْمٍ أُمِرَ بِالشُّهَدَاءِ.

(۳۷۱۰۸) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ اور وہ پہلا دن ہے جس دن گواہوں کو حکم دیا گیا۔

(۳۷۱۰۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الرَّقَاشِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لَقِيَتِ الْمَلاَئِكَةُ آدَمَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَقَالَتْ :يَا آدَمُ ، حَجَجْتَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، قَالُوا :قَدْ حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِأَلْفَيْ عَامٍ.

(۳۷۱۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو فرشتے ان سے ملے اور کہنے لگے کہ اے آدم! تم نے حج کیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا کہ ہم نے تم سے دو ہزار سال پہلے حج کیا تھا۔

(۳۷۱۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ :رَأَيْتُ شِمْرَ بْنَ عَطِيَّةَ اسْتَعَارَ عِمَامَةً فَأَتَوْهُ بِعِمَامَةٍ سَابِرِيَّةٍ فَرَدَّهَا ، وَقَالَ :رَأَيْت النَّاسَ أَوَّلَ مَا رَأَوْا السَّابِرِيَّ قَامُوا إِلَيْهِ فَحَرَّقُوهُ.

(۳۷۱۱۰) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے شمر بن عطیہ کو دیکھا کہ اس نے ایک عمامہ مانگا، اس کے پاس ایک سابری عمامہ لایا گیا تو اس نے واپس کر دیا اور کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جب انہوں نے پہلی مرتبہ سابری کو دیکھا تو اسے جلا دیا تھا۔

(۳۷۱۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ:حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ ، عَنِ ابْنٍ لأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ كَانَ لَمِنْ أَوَّلِ مَا نَهَانِي اللَّهُ عَنْهُ وَعَهِدَ إِلَيَّ بَعْدَ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ وشُرْبَ الْخَمْرِ :وَمُلاَحَاةُ الرِّجَالِ.

(۳۷۱۱۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتوں کی پوجا اور شراب نوشی کے بعد جس چیز سے منع فرمایا اور جس کا عہد لیا مردوں کا باہم لڑائی جھگڑا اور گالی گفتار ہے۔

(۳۷۱۱۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِـ (بسم الله الرَّحْمَن الرحيم) الأَعْرَابُ.

(۳۷۱۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بلند آواز سے دیہاتیوں نے پڑھا۔

(۳۷۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :أَحْدَثَ النَّاسُ الْقِيَامَ فِي رَمَضَانَ وَصَلاَةَ الضُّحَى وَالْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ وَالْقَصَصَ.

(۳۷۱۱۳) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رمضان کے قیام، چاشت کی نماز، فجر میں قنوت اور قصہ گوئی کو ایجاد کیا ہے۔

(۳۷۱۱۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَا كَانَ لِلنَّاسِ عِيدٌ إِلاَّ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ.

(۳۷۱۱۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عید کی نماز دن کے شروع میں ہوا کرتی تھی۔

(۳۷۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرحمن الْهَاشِمِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا خُلِقَتِ الْمَسَاجِدُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بِالْقِبْلَةِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْخَلُوقِ فَلُطِخَ بِهِ مَكَانُهَا ، فَخَلَّقَ النَّاسُ الْمَسَاجِدَ.

(۳۷۱۱۵) حضرت عباس بن عبد الرحمٰن ہاشمی فرماتے ہیں کہ مسجدوں کو سب سے پہلے خلوق لگانے کا واقعہ یہ ہوا کہ حضور ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک گری ہوئی دیکھی تو اسے صاف کرایا پھر حکم دیا کہ اس جگہ خلوق لگائی جائے، پھر اس کے بعد سے لوگوں نے مسجد میں خلوق لگانا شروع کر دی۔

(۳۷۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ جُمُعَةٌ بِالْمَدِينَةِ ، ثُمَّ جُمُعَةٌ بِالْبَحْرَيْنِ. (بخاری ۸۹۲)

(۳۷۱۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلا جمعہ مدینہ میں پڑھا گیا اور پھر بحرین میں جمعہ ادا کیا گیا۔

(۳۷۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَحْشٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ أَمِيرٍ أُمِّرَ فِي الإِسْلاَمِ. (بزار ۱۲۵۷)

(۳۷۱۱۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن جحش کو امیر مقرر کیا وہ اسلام میں مقرر کیے جانے والے پہلے امیر ہیں۔

(۳۷۱۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ : إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَ مِصْرِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلاَةُ الْمَكْتُوبَةُ. (ابن ماجه ۱۴۲۵۔ احمد ۲۹۰)

(۳۷۱۱۸) حضرت انس بن حکیم ضبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنے شہر والوں کے پاس جاؤ تو ان کو بتانا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔

(۳۷۱۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ، وَأَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيدُ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَمْ يَشْغَلْهُ رِقُّ الدُّنْيَا عَنْ طَاعَةِ رَبِّهِ ، وَفَقِيرٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ ، وَأَمَّا أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ فَأَمِيرٌ مُسَلَّطٌ ، وَذُو ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لاَ يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ فِي مَالِهِ ، وَفَقِيرٌ فَخُورٌ.

(۳۷۱۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے امت کے وہ پہلے تین لوگ مجھ پر پیش کئے گئے جو جنت میں جائیں گے اور وہ تین لوگ بھی پیش کئے گئے جو جہنم میں جائیں گے۔ وہ تین لوگ جو جنت میں جائیں گے ان میں سے ایک شہید ہے۔ دوسرا وہ غلام جسے اس کی آقا کی خدمت نے اس کے رب کی اطاعت سے غافل نہیں کیا اور تیسرا وہ نادار جو اہل وعیال والا ہو لیکن کسی سے سوال نہ کرے۔ اور وہ تین لوگ جو جہنم میں جائیں گے ان میں سے ایک جابر حاکم، دوسرا وہ مالدار جو مال میں سے اللہ کا حق ادا نہ کرے اور تیسرا متکبر فقیر۔

(۳۷۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَوَّلُ الآيَاتِ خُرُوجًا : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، أَوْ خُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا. (مسلم ۲۲۶۰۔ احمد ۱۶۴)

(۳۷۱۲۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنی ہے جسے میں اس وقت سے اب تک نہیں بھولا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک سورج کا مغرب سے طلوع ہونا چاشت کے وقت لوگوں پر دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہو جائے دوسری اس کے متصل بعد ظاہر ہو جائے گی۔

(۳۷۱۲۱) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

(۳۷۱۲۱) حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلا سود جسے میں معاف کرنے کا اعلان کرتا ہے عباس بن عبد المطلب کا سود ہے۔

(۳۷۱۲۲) حَدَّثَنَا زَيْدٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ هَدَرٌ ، وَأَوَّلُ دِمَائِكُمْ دَمُ إِيَاسِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ ، وَإِنَّ أَوَّلَ رِبًا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ أَوَّلُ رِبًا أَضَعُ ﴿لَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ﴾. (عبد بن حمید ۸۵۸۔ بزار ۱۱۴۱)

(۳۷۱۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وہ حمد وثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے پھر فرمایا کہ اے لوگو! جاہلیت کا ہر خون رائیگاں ہے۔ پہلا خون ایاس بن ربیعہ بن حارث کا خون ہے۔ وہ بنولیث میں بچے کو دودھ پلواتا تھا اسے ہذیل نے قتل کر دیا۔ اور جاہلیت کا پہلا سود عباس بن عبد المطلب کا سود ہے یہ پہلا سود ہے جس کو میں معاف کرتا ہوں۔ تمہارے

لئے تمہارے پورے پورے مال ہیں نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

(۳۷۱۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ :أَوَّلُ الْوُضُوءِ الْمَضْمَضَةُ وَالاِسْتِنْشَاقُ.

(۳۷۱۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وضو کا پہلا حصہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنا ہے۔

(۳۷۱۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَرَى أَنْ يُتْرَكَ الْبَيْعُ عِنْدَ الأَذَانِ الأَوَّلِ ، أَحْدَثَهُ عُثْمَان رضي اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۷۱۲۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ پہلی اذان کے وقت بیع کو ترک کر دیا جائے۔ یہ اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شروع کرائی تھی۔

(۳۷۱۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :بَدَأَ اللَّهُ تَعَالَى بِخَلْقِ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الأَحَدِ فَالأَحَدُ وَالاِثْنَانِ وَالثُّلاَثَاءُ وَالأَرْبِعَاءُ وَالْخَمِيسُ وَالْجُمُعَةُ وَجَعَلَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَنَةٍ.

(۳۷۱۲۵) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق کا مرحلہ اتوار کے دن شروع فرمایا، اتوار، پیر، منگل، بدھ، جمعرات اور جمعہ۔ اور ہر دن کو ایک ہزار سال کے برابر بنایا۔

(۳۷۱۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

(۳۷۱۲۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی کسی جان کو ظلماً قتل کیا جائے گا آدم علیہ السلام کے بیٹے کی گردن پر اس کا گناہ ہوگا کیونکہ اسی نے سب سے پہلے اس جرم کی بنیاد ڈالی۔

(۳۷۱۲۷) حَدَّثَنَا كَثِيرٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ :﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلاَ تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾ قَالَ رَجُلٌ :إنْ رَأَى رَجُلٌ فِي أَهْلِهِ مَا يَكْرَهُ فَذَهَبَ يَجْمَعُ أَرْبَعَةً فَرَغَ الرَّجُلُ مِنْ حَاجَتِهِ ، وَإِنْ ذَكَرَ ذَلِكَ جُلِدَ ، وَلَمْ تُقْبَلْ لَهُ شَهَادَةٌ ، وَكَانَ مِنَ الْفَاسِقِينَ، فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّلاعُنِ، فَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ الَّذِي، قَالَ مَا قَالَ أَوَّلُ مَنِ ابْتُلِيَ بِهَذَا، وَنَزَلَتْ آيَةُ التَّلاعُنِ.

(۳۷۱۲۷) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلاَ تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾ تو ایک آدمی نے کہا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو ایسی حالت میں دیکھے جو اس کے لئے ناقابل برداشت ہو تو کیا وہ جا کر چار آدمی جمع کرنے لگ جائے۔ اتنے میں وہ آدمی اپنے کام سے فارغ ہو جائے گا۔ اور اگر وہ اس بات کا ذکر کرے تو اسے کوڑے بھی پڑیں گے، اس کی گواہی بھی قبول نہیں کی جائے گی اور وہ فاسقوں میں سے بھی ہو جائے گا؟ اس پر لعان کی آیت نازل ہوئی۔ وہ آدمی جس نے یہ بات کی تھی وہی لعان کے حکم میں سب سے

پہلے مبتلا ہوا۔

(٣٧١٢٨) حَدَّثَنَا سَهْلٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ مَاتَ آدَم.

(۳۷۱۲۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے انسان جن کا انتقال ہوا وہ حضرت آدم علیہ السلام تھے۔

(٣٧١٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ الأَبْطَحَ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ.

(۳۷۱۲۹) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تشریف لاتے تو سب سے پہلے وادی ابطح میں قیام فرماتے۔

(٣٧١٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا : أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ.

(۳۷۱۳۰) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم سب سے پہلے مجھے آملو گی۔ آپ ﷺ کی یہ بات سن کر میں مسکرادی تھی۔

(٣٧١٣١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ ، وَأَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِيهَا عَلِيٌّ ، وَكَانُوا يَرَوْنَ ، أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لأَنَّهُ كَانَ مُحَارِبًا.

(۳۷۱۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعاء قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ یہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھنا شروع کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دعاء قنوت اس لئے پڑھنا شروع کی کیونکہ وہ جنگ کرنے والے تھے۔

(٣٧١٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : الإِقَامَةُ أَوَّلُ الصَّلاَةِ.

(۳۷۱۳۲) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ اقامت نماز کا اول ہے۔

(٣٧١٣٣) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ مُدَّيْ حِنْطَةٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ عَدْلُ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

(۳۷۱۳۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ صدقہ فطر میں گندم کے دو مد کو کھجور کے ایک صاع کے برابر سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرار دیا۔

(٣٧١٣٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ.

(۳۷۱۳۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں۔

(٣٧١٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ ، أَنَّ أَوَّلَ جَدَّةٍ أُطْعِمَتْ مَعَ ابْنِهَا أُمُّ الأَبِ.

(۳۷۱۳۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ پہلی جدہ جسے اس کے بیٹے ساتھ میراث میں حصہ دیا گیا وہ ایک دادی تھی۔ (جسے اپنے بیٹے کے ہوتے ہوئے میراث میں سے سدس دیا گیا)

(۳۷۱۳۶) حَدَّثَنَا السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ :مَنْ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلاَةِ ، فَقَالَ :عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ صَلَّى بِالنَّاسِ ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَرَأَى نَاسًا كَثِيرًا لَمْ يُدْرِكُوا الصَّلاَةَ ، فَفَعَلُوا ذَلِكَ.

(۳۷۱۳۶) حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ سب سے پہلے نماز سے پہلے کس نے خطبہ دیا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا، پھر انہوں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ انہیں نماز نہیں ملی تھی تو پھر انہوں نے ایسا کیا۔ اور بعد کے خلفاء نے بھی ایسا کیا۔

(۳۷۱۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَالسَّهْمِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ.

(۳۷۱۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو مشرق سے مغرب کی طرف ظاہر ہوگی۔ اور پہلا کھانا جو اہلِ جنت کھائیں گے وہ مچھلی کا جگر ہے۔

(۳۷۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ عَطِيَّةَ رَفَعَهُ ، قَالَ أَوَّلُ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ ، عَنْ صَلاَتِهِ.

(۳۷۱۳۸) حضرت عبد الجلیل بن عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کی نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(۳۷۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الْقُنُوتُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، قَالَ :عُمَرُ أَوَّلُ مَنْ قَنَتَ :قُلْتُ :النِّصْفُ الآخِرُ أَجْمَعُ ، قَالَ :نَعَمْ

(۳۷۱۳۹) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ رمضان میں قنوت کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قنوت پڑھی۔ میں نے پوچھا کہ دوسرے نصف میں سارے کے سارے میں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔

(۳۷۱٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْته يَقُولُ :قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبُدْرِ ثم الَّتِي تَلِيهَا عَلَى أمثل نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَائَةً. (احمد ۲۵۷)

(۳۷۱۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔ پھر جو لوگ ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے

ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

(۳۷۱٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا : إِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي ، وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ. (مسلم ۱۹۰۵۔ ابن ماجه ۱۶۲۱)

(۳۷۱۴۱) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا تم سب سے پہلے مجھ سے آملو گی اور میں تمہارے لئے بہترین سلف ہوں۔

(۳۷۱٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : فَرَضَ اللَّهُ الصَّلاَةَ أَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَتَمَّهَا لِلْحَاضِرِ ، وَأُقِرَّتْ صَلاَةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الأُولَى.

(۳۷۱۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نماز میں دو رکعتیں فرض فرمائیں۔ پھر مقیم کے لئے چار رکعتیں ہو گئیں اور سفر کی نماز پہلے فریضے کے مطابق ہی رکھی گئی۔

(۳۷۱٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنْ شَهَادَةِ الْغِلْمَانِ ، فَقَالَ : كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَوَّلَ مَنْ قَضَى بِذَلِكَ.

(۳۷۱۴۳) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے لڑکوں کی گواہی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے لڑکوں کی گواہی پر مروان نے فیصلہ کیا۔

(۳۷۱٤٤) حَدَّثَنَا الأَحْمَرُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيَ مَعْرُوفٌ وَالثَّالِثَ رِيَاءٌ.

(۳۷۱۴۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن حق ہے، دوسرے دن نیکی ہے اور تیسرے دن ریاء ہے۔

(۳۷۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ فِي الْفِطْرِ وَالأَضْحَى بنو مَرْوَانُ.

(۳۷۱۴۵) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں اذان بنو مروان نے شروع کی۔

(۳۷۱٤٦) وَجَدْت فِي كِتَابِي ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ ثَوَّبَ فِي الْفَجْرِ بِلاَلٌ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، كَانَ إِذَا قَالَ : حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، قَالَ : الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ.

(۳۷۱۴۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ فجر کی اذان میں تثویب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع کی۔ وہ حی علی الفلاح کہنے کے بعد دو مرتبہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہا کرتے تھے۔

(۳۷۱۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛

(۳۷۱۴۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

(۳۷۱۴۸) وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أضوأ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ إِضَائَةً.

(۳۷۱۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سب سے پہلے جو جماعت جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد جو لوگ ہوں گے ان کے چہرے آسمان کے ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

(۳۷۱۴۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ : ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فِي الطَّوَافِ.

(۳۷۱۴۹) حضرت ابو جعفر اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ پہلے طواف قدوم کے بعد پڑھی جانے والی رکعتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کریں۔

(۳۷۱۵۰) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَنِ الْبَيِّنَةِ شُرَيْحٌ فَقَالُوا : يَا أَبَا أُمَيَّةَ ، أَحْدَثْت ، قَالَ : أَحْدَثْتُمْ فَأَحْدَثْت.

(۳۷۱۵۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ گواہی کے بارے میں سے سب سے پہلے سوال کرنے والے شریح ہیں۔ ان سے کسی نے کہا کہ اے ابوامیہ! آپ نے نئی چیز شروع کی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے نئی چیز شروع کی تو میں نے بھی نئی چیز شروع کر دی۔

(۳۷۱۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى خَلِيلُ اللهِ إِبْرَاهِيمُ عليه الصلاة والسلام.

(۳۷۱۵۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

(۳۷۱۵۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطِيعٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَعَنَ اللَّهُ فُلاَنًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَذِنَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ.

(۳۷۱۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر لعنت فرمائے اس نے سب سے پہلے شراب بیچنے کی اجازت دی۔

(۳۷۱۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عن أبي الزعراء ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : ثُمَّ يَأْذَنُ اللَّهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَيَكُونُ أَوَّلُ شَفِيعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رُوحَ الْقُدُسِ جِبْرِيلَ ، ثُمَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ ، ثُمَّ

مُوسَى عليهما السلام ، ثُمَّ يَقُومُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَابِعًا لَا يَشْفَعُ أَحَدٌ بَعْدَهُ فِيمَا يَشْفَعُ فِيهِ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ. (طيالسى ٣٨٩)

(۳۷۱۵۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دیں گے۔ پس قیامت کے دن پہلے سفارشی حضرت جبرئیل علیہ السلام ہوں گے۔ پھر حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ پھر تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے نمبر پر کھڑے ہوں گے، پھر جس چیز میں آپ شفاعت فرمائیں گے اس میں کوئی دوسرا سفارش نہ کرے گا۔

(٣٧١٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْمَلَائِكَةُ.

(۳۷۱۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کا طواف سب سے پہلے فرشتوں نے کیا۔

(٣٧١٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمَ ، ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ ، فَكَبَسَ الأَرْضَ عَلَى ظَهْرِ النُّونِ.

(۳۷۱۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم اور پھر مچھلی کو پیدا کیا اور زمین کو مچھلی پر بچھایا۔

(٣٧١٥٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ زَادَ مَعَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ.

(۳۷۱۵۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ پہلے ہر نماز میں دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مغرب کے سوا ہر نماز میں دو دو رکعتیں فرض ہو گئیں۔

(٣٧١٥٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نَبَاتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قُلْتُ لِسَفِينَةَ ، إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ ، أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ ، قَالَ : كَذَبَ بَنُو الزَّرْقَاءِ ، بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ أَشداء الْمُلُوك ، وَأَوَّلُ الْمُلُوكِ مُعَاوِيَةُ. (ترمذى ٢٢٢٦)

(۳۷۱۵۷) حضرت سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بنو امیہ خیال کرتے ہیں کہ خلافت انہی میں ہے! انہوں نے فرمایا کہ بنو زرقاء نے جھوٹ بولا، وہ سخت بادشاہوں میں سے ہیں اور پہلے بادشاہ حضرت معاویہ ہیں۔

(٣٧١٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَاوَمَ عُمَرُ رَجُلًا بِفَرَسٍ فَرَكِبَهُ يَشُورُهُ فَعَطِبَ ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: خُذْ فَرَسَك ، فَقَالَ الرَّجُلُ : لَا ، قَالَ عُمَرُ : اجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ حَكَمًا ، فَقَالَ الرَّجُلُ: شُرَيْحٌ، فَتَحَاكَمَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، خُذْ بِمَا ابْتَعْت ، أَوْ رُدَّ كَمَا أَخَذْت ، قَالَ عُمَرُ : وَهَلَ الْقَضَاءُ إِلَّا عَلَى هَذَا ، فَصَيَّرَهُ إِلَى الْكُوفَةِ ، فَبَعَثَهُ قَاضِيًا ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ يَوْمٍ عَرَفَهُ.

(۳۷۱۵۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے ساتھ گھوڑے کا بھاؤ تاؤ کیا۔ آپ اس گھوڑے کو آزمانے کے لئے گھوڑے پر سوار ہوئے تو گھوڑا ہلاک ہو گیا۔ آپ نے آدمی سے کہا اپنا گھوڑا سنبھال۔ اس نے کہا کہ یہ اب میرا نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے اور میرے درمیان ثالث مقرر کر لے۔ آدمی نے کہا حضرت شریح کے پاس چلو۔ حضرت شریح نے فرمایا امیر المومنین! جو آپ نے خریدا وہ لے لیں یا جس حال میں لیا تھا اسی حال میں واپس کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا فیصلہ یہی ہوگا؟! پھر آپ نے انہیں کوفہ کا قاضی بنا کر بھیج دیا۔ یہ پہلا دن تھا جب سے انہیں پہچانا جانے لگا۔

(۳۷۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي وَاصِلٌ الأَحْدَبُ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي عَائِذَةُ ، امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، وَأَثْنَى عَلَيْهَا خَيْرًا ، قَالَتْ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَهُوَ يُوَطِّءُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ ، يَعْنِي يَتَخَطَّاهُمْ ، أَلاَ أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ أَدْرَكَ مِنكُمْ مِنِ امْرَأَةٍ ، أَوْ رَجُلٍ ، فَالسَّمْتَ الأَوَّلَ ، السَّمْتَ الأَوَّلَ ، فَإِنَّا الْيَوْمَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(۳۷۱۵۹) حضرت عائذہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! تم میں سے جو کوئی کسی عورت یا مرد کو ملے تو پہلے راستے پر چلتا رہے۔ کیونکہ آج ہم دینِ فطرت پر ہیں۔

(۳۷۱۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي الأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلاَتُهُ ، فَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَامَّةً ، قَالَ :انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَكْمِلُوهُ بِمَا ضَيَّعَ من فَرِيضَتِهِ ، ثُمَّ الزَّكَاةُ ، ثُمَّ تُؤْخَذُ الأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ. (احمد ۶۵)

(۳۷۱۶۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اگر نماز پوری نکل آئی تو ٹھیک اگر پوری نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو کہ اس کے نامہ اعمال میں نفل ہیں۔ نفلوں کے ذریعے اس کے فرضوں کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ پھر زکوۃ کا حساب ہوگا۔ پھر باقی اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔

(۳۷۱۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ وَعِيسَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ،قَالَ :أَوَّلُ سَلَبٍ خُمِّسَ فِي الإِسْلاَمِ سَلَبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ.

(۳۷۱۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی سلب جس کا اسلام میں خمس دیا گیا وہ براء بن مالک کی سلب تھی۔

(۳۷۱۶۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :أول من يخرج أهل مكة من مكة :القردة.

(۳۷۱۶۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہلِ مکہ، مکہ سے سب سے پہلے بندروں کو نکالیں گے۔

(۳۷۱۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ :سَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ ، عَنِ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَقَالَ :أَوَّلُ مَنْ فَعَلَهُ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۷۱۶۳) حضرت عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے سعی کی۔

(۳۷۱٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ :أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ.

(حاکم ۵۰۲۔ طبرانی ۲۸۸)

(۳۷۱۶۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جنت میں سب سے پہلے وہ لوگ داخل ہوں گے جو خوشی اور تکلیف ہر حال میں اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔

(۳۷۱٦٥) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : كُنْتُ آخِذًا بِزِمَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَذُودُ عَنْهَا النَّاسَ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَلاَ إنَّ كُلَّ مَالٍ وَمَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ مَوْضُوعٍ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَإِنَّ اللَّهَ قَضَى ، أَنَّ أَوَّلَ رِبًا مَوْضُوعٍ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﴿لَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ﴾. (احمد ۷۲۔ دارمی ۲۵۳۴)

(۳۷۱۶۵) حضرت ابوحرہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایام تشریق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام کو تھاما ہوا تھا اور لوگوں کو اس سے دور کر رہا تھا۔ آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! ہر مال اور ہر نشان جو جاہلیت میں تھا وہ قیامت تک کے لئے میرے قدموں کے نیچے ہے۔ سب سے پہلا خون جو معاف کیا گیا وہ ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا خون ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ پہلا سود جو معاف ہوا ہے وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے۔ تمہارے لئے تمہارے پورے پورے مال ہیں، نہ تم ظلم کرو گے نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

(۳۷۱٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ ، فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَلاَ فَخْرَ.

(احمد ۲۸۱۔ ابویعلی ۲۳۲۲)

(۳۷۱۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

(۳۷۱٦۷) حَدَّثَنَا الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ أَوَّلَ شَيْءٍ يَقَعُ مِنْهُ إِلَى الأَرْضِ رُكْبَتَاهُ.

(۳۷۱۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نماز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھا کرتے تھے۔

(۳۷۱٦۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿خُلِقَ الإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾

قَالَ: خُلِقَ آدَم علیه الصلاة والسلام ، ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ الرُّوحُ ، وَأَوَّلُ مَا نُفِخَ فِي رُكْبَتَيْهِ فَذَهَبَ يَنْهَضُ ، فَقَالَ: ﴿خُلِقَ الإِنْسَان مِنْ عَجَلٍ﴾.

(۳۷۱۶۸) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿خُلِقَ الإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، پھران میں روح پھونکی گئی، جب ان کے گھٹنوں میں روح پھونکی گئی تو وہ اٹھ کر کھڑے ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ﴿خُلِقَ الإِنْسَان مِنْ عَجَلٍ﴾.

(۳۷۱۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ :أَوَّلُ سُورَةٍ قَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الناس :(وَالنَّجْمِ).

(۳۷۱۶۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سورت سب سے پہلے پڑھی وہ سورۃ والنجم تھی۔

(۳۷۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :كَانَ يُقَالُ :الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ.

(۳۷۱۷۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ صبر صدمے کے شروع میں ہوتا ہے۔

(۳۷۱۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِالْبَصْرَةِ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۳۷۱۷۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بصرہ کا تعارف سب سے پہلے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کرایا۔

(۳۷۱۷۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ رَأْسٍ أُهْدِىَ فِي الإِسْلاَمِ رَأْسُ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ ، أُهْدِىَ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

(۳۷۱۷۲) حضرت ہنیدہ بن خالد خزاعی کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا سر جو بھیجا گیا وہ عمرو بن حمق کا سر تھا، جو حضرت معاویہ کی طرف بھیجا گیا۔

(۳۷۱۷۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ بَايَعَ عَلِيًّا ، فَرَآهُ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ :أَمْرٌ لاَ يَتِمُّ ، فَقُلْتُ لأَبِي إِسْرَائِيلَ :مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ، قَالَ :مِنْ أَمْرِ يَدِهِ.

(۳۷۱۷۳) حضرت ابواسرائیل کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ انہیں ایک دیہاتی نے دیکھا تو کہا کہ یہ کام پورا نہیں ہوگا۔ فضل کہتے ہیں کہ میں نے ابواسرائیل سے کہا کہ یہ کس وجہ سے کہا؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کے ہاتھ کی وجہ سے۔ (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ غزوہ احد میں شل ہو گیا تھا)

(۳۷۱۷۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَيْخٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ شَرَّطَ الشُّرَطَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَرْسَلَ إِلَى شُرَطِهِ ، فَقَالَ : خُذُوا سِلاَحَكُمْ وَكُرَاعَكُمْ وَائْتُونِي ، فَلَمَّا أَتَوْهُ ، قَالَ إِنِّي إِنَّمَا كُنْت أَعُدُّكُمْ لِمِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ ، فَهَلْ تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تَرُدُّوا عَنِّي شَيْئًا مِمَّا أَنَا فِيهِ ، فَقَالُوا :سُبْحَانَ اللهِ ، تَقُولُ هَذَا وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُكَ وَيُؤَمِّرُكَ عَلَى الْجُيُوشِ ، فَقَالَ : وَمَا يُدْرِيكُمْ لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَأَلَّفُنِي بِذَلِكَ.

(۳۷۱۷۴) حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پہرے داروں کی شرط حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لگائی۔ جب وہ مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے اپنے پہرے داروں کے لئے پیغام بھجوایا کہ اپنا اسلحہ اور حفاظتی سامان لے کر میرے پاس آجاؤ۔ جب وہ آگئے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ مجھ سے اس چیز کو دور کر سکو جس کا میں شکار ہونے لگا ہوں یعنی موت کا اور میں نے تمہیں اسی دن کے لئے تو مقرر کیا تھا۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ! آپ یہ بات فرما رہے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے مشورہ لیتے تھے اور آپ کو لشکروں کا نگران بناتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم؟ کیا پتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل رکھنے کے لئے ایسا کرتے ہوں۔

(۳۷۱۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ : أَوَّلُ مَا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾.

(۳۷۱۷۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ شراب کی حرمت کے لئے سب سے پہلے یہ آیت نازل ہوئی ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾.

(۳۷۱۷۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي محمد مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ دُفِنَ بِالْبَقِيعِ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۱۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جنۃ البقیع میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا۔ پھر ان کے بعد حضرت ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔

(۳۷۱۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا رَأَيْتُمُ الْحَدَثَ فَعَلَيْكُمْ بِالأَمْرِ الأَوَّلِ.

(۳۷۱۷۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی نئی چیز کو وجود میں آتا دیکھو تو پہلی چیز پر عمل کرتے رہو۔

(۳۷۱۷۸) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي فِرَاسُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ : أَصَبْتُ فِي سِجْنِ الْحَجَّاجِ وَرَقًا مَنْقُوطًا بِالنَّحْوِ ، وَكَانَ أَوَّلَ نَقْطٍ رَأَيْته ، فَأَتَيْت بِهِ الشَّعْبِيَّ فَأَرَيْته إِيَّاهُ : فَقَالَ : اقْرَأْ عَلَيْهِ ، وَلاَ تَنْقُطْهُ بِيَدِك.

(۳۷۱۷۸) حضرت فراس بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کے قید خانے میں ایک صفحہ دیکھا جس پر نقطے لگائے گئے تھے۔ وہ پہلے نقطے تھے جو میں نے دیکھے۔ میں وہ ورق لے کر حضرت شعبی کے پاس آیا اور انہیں دکھایا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی طرز پر چلتے رہو اور

اپنے ہاتھ سے نقطے نہ لگاؤ۔

(۳۷۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالاَ : أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصَّلاَةَ عِنْدَ الْقَتْلِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ.

(۳۷۱۷۹) حضرت عبداللہ بن ابی بکر اور حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ قتل کے وقت نماز پڑھنے کا دستور سب سے پہلے حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ نے شروع کیا۔

(۳۷۱۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ ظَاهَرَ فِي الإِسْلاَمِ خُوَيْلَةَ ، فَظَاهَرَ مِنْهَا ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ : ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾.

(۳۷۱۸۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا ظہار حضرت خویلہ کے ساتھ کیا گیا۔ وہ ظہار کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، سارا واقعہ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوند کو بلایا۔ اور قرآن مجید کی یہ آیات نازل ہوئیں ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾

(۳۷۱۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَبُو شَيْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِالْكُوفَةِ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(۳۷۱۸۱) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کوفہ کا سب سے پہلے تعارف حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کرایا۔

(۳۷۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ عُمَرَ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ يُكَنَّى أَبَا أُمَيَّةَ ، فَجَائَهُ بِنَجْمِهِ حِينَ حَلَّ ، قَالَ عِكْرِمَةُ : فَكَانَ أَوَّلَ نَجْمٍ أُدِّيَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۷۱۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ابو امیہ نامی غلام کو مکاتب بنایا۔ اس نے اپنا بدل کتابت ادا کیا۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یہ اسلام میں ادا کیا جانے والا پہلا بدل کتابت ہے۔

(۳۷۱۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ خَالِدُ بْنُ رِبَاحٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو سَوَّارٍ الْعَدَوِيُّ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إن أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنِ ابْنِ آدَمَ بَطْنُهُ إِذَا مَاتَ فَلاَ تَجْعَلُوا فِيهِ إِلاَّ طَيِّبًا.

(۳۷۱۸۳) حضرت جندب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ انسان کے مرنے کے بعد سب سے پہلے اس کے پیٹ سے بو اٹھتی ہے۔ لہٰذا اپنے پیٹ میں پاکیزہ چیز ہی ڈالو۔

(۳۷۱۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ وَكَانَ أَوَّلَ أَهْلِ مِصْرَ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ لاَ يُؤْتَى بِشَيْءٍ إِلاَّ تَصَدَّقَ بِهِ.

(۳۷۱۸۴) حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی مصر میں سب سے پہلے مسجد میں جانے والے شخص ہیں۔ ان کے پاس جب بھی کوئی چیز لائی جاتی تھی تو اس میں سے صدقہ ضرور کرتے تھے۔

آخر كتاب الأوائل والحمد لله.

ملحق کتاب الاوائل

ملحق فيه زيادات مسلمة بن القاسم على كتاب الأوائل

اس ضمیمہ میں کتاب الاوائل پر حضرت مسلمہ بن قاسم کے کچھ اضافے منقول ہیں

(۳۷۱۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ مَسْلَمَةُ بْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ حَجَرٍ الْقُرَشِيُّ الْعَسْقَلاَنِيُّ بِعَسْقَلاَنَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَبَّارُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ الْحَمَّامَ وَصُنِعَتْ لَهُ النُّورَةُ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، فَلَمَّا دَخَلَهُ وَوَجَدَ حَرَّهُ وَغَمَّهُ ، قَالَ : أَوَّهْ مِنْ عَذَابِ اللهِ أَوَّهْ قَبْلَ أَنْ لاَ يَكُونَ أَوَّهْ. (طبرانی ۴۶۴)

(۳۷۱۸۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے حمام میں داخل ہونے والے اور پہلے وہ شخص جن کے لئے بال صاف کرنے والا پتھر رکھا گیا حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں۔ جب وہ حمام میں داخل ہوئے اور انہوں نے اس کی گرمی کو دیکھا تو کہا ہائے اللہ کا عذاب، ہائے وہ آنے سے پہلے کیسا ہے۔

(۳۷۱۸۶) حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْرَائِيلَ ، قَالَ : أَوَّلُ يَوْمٍ عَرَفْتُ فِيهِ الْحَكَمَ يَوْمَ هَلَكَ الشَّعْبِيُّ ، قَالَ : جَاءَ إِنْسَانٌ يَسْأَلُ ، عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالُوا : عَلَيْكَ بِالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ.

(۳۷۱۸۶) حضرت ابواسرائیل کہتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے حضرت حکم کو اس دن پہچانا جس دن حضرت شعبی کا انتقال ہوا۔ جب کوئی شخص مسئلہ دریافت کرنے آتا تو وہ کہتے کہ حکم بن عتیبہ سے جا کر مسئلہ پوچھو۔

(۳۷۱۸۷) حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ أَيُّوبُ أَوَّلُ مَا جَالَسْنَاهُ، يَعْنِي عِكْرِمَةَ، قَالَ يَحْسُنُ حَسَنُكُمْ مِثْلَ هَذَا.

(۳۷۱۸۷) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ جب ہم نے سب سے پہلے حضرت عکرمہ کی ہم نشینی اختیار کی تو انہوں نے فرمایا کیا تمہارا حسن اس کی طرح اچھا ہوگا؟!

(۳۷۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : أَوَّلُ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ ، ثُمَّ نَكَحَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ ، ثُمَّ نَكَحَ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ بِمَكَّةَ وَبَنَى بِهَا بِالْمَدِينَةِ ، ثُمَّ نَكَحَ بِالْمَدِينَةِ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ الْهِلَالِيَّةَ ، ثُمَّ نَكَحَ أُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ ، ثُمَّ نَكَحَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَكَانَتْ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ نَكَحَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ ، وَهِيَ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ نَكَحَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ ، وَهِيَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، ثُمَّ نَكَحَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ وَكَانَتِ امْرَأَةَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ، تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ خُزَيْمَةَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَحَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ ، وَأُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ ، وَالْكِنْدِيَّةَ ، وَامْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ ، وَكَانَ جَمِيعُ مَنْ تَزَوَّجَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً.

(۳۷۱۸۸) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ بن خویلد رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ پھر حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے، پھر حضرت عائشہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مکہ میں شادی کی اور مدینہ میں ان کی رخصتی ہوئی۔ پھر مدینہ میں حضرت زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ پھر حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا سے، پھر بنو مصطلق کی حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے، پھر حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے جنہوں نے اپنا نفس رسول اللہ ﷺ کے لئے ہبہ کردیا تھا۔ پھر حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے، پھر حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے جو کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا حضرت محمد ﷺ سے پہلے انتقال کرگئی تھیں۔ آپ نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا، ایک کندی عورت اور ایک بنوکلب کی خاتون سے نکاح فرمایا۔ آپ نے کل چودہ خواتین سے نکاح فرمایا۔

(۳۷۱۸۹) مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ عَقَدَ الأَلْوِيَةَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَانِ عليه السلام ، بَلَغَهُ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى لُوطٍ فَسَبَوْهُ ، فَعَقَدَ لِوَاءً ، وَسَارَ إِلَيْهِمْ بِعَبِيدِهِ وَمَوَالِيهِ حَتَّى أَدْرَكَهُمْ ، فَاسْتَنْقَذَهُ وَأَهْلَهُ.

(۳۷۱۸۹) حضرت یزید بن ابی یزید ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے پرچم حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باندھا۔ انہیں اطلاع ہوئی کہ ایک قوم نے حضرت لوط علیہ السلام پر حملہ کیا اور انہیں قید کرلیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے پرچم باندھا اور اپنے غلاموں اور موالی کو لے کران کی طرف گئے، انہیں جالیا اور حضرت لوط اور ان کے گھر والوں کو چھڑا کرلے آئے۔

(۳۷۱۹۰) مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمَعَافِرِيُّ الْمِصْرِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ حَمَوَيْهِ بِالْفُسْطَاطِ فِي الْجَامِعِ إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثُ مِئَةٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُحْشَرُونَ مُشَاةً وَرُكْبَانًا

وَعَلَى وُجُوهِكُمْ ، تُعْرَضُونَ عَلَى اللهِ عَلَى أَفْوَاهِكُمَ الْفِدَامُ ، وَأَوَّلُ مَا يُعْرِبُ ، عَنْ أَحَدِكُمْ :فَخِذُهُ.

(طبرانی ۱۰۳۶)

(۳۷۱۹۰) حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں اس حال میں جمع کیا جائے گا کہ تم پیدل ہو گے، سوار ہو گے اور منہ کے بل ہو گے۔ تمہیں اللہ کے دربار میں پیش کیا جائے گا تو تمہارے مونہوں کو بولنے کی اجازت نہ ہو گی۔ تمہارے بدن میں سب سے پہلے تمہاری ران بات کرے گی۔

(۳۷۱۹۱) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْعِجْلِيّ الْخَفَّافُ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ :إِنَّ أَوَّلَ مَا أَنَا مُخَاصِمٌ بِهِ غَدًا ، يَعْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنْ يُقَالَ لِي :يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ قَدْ عَلِمْتَ ، فَكَيْفَ عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ ؟!.

(۳۷۱۹۱) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے پہلے جس چیز کو حساب کیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اے ابو درداء! تو جانتا تھا اور جو کچھ تو جانتا تھا اس پر تو نے کیا عمل کیا؟

(۳۷۱۹۲) حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ الزَّيَّاتُ الْمَالِكِيُّ بِمَكَّةَ إِمْلاَءً مِنْ حِفْظِهِ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِثَةَ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَسَّانِيُّ بِالرَّمْلَةِ سَنَةَ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِئَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جَيْشِ مُسْلِمِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلْت بِالْمَدِينَةِ دَخَلْت مَسْجِدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْت إِلَى جَنْبِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ، فَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ :أَمِنْ هَذَا الْجَيْشِ أَنْتَ ، قَالَ : قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :ثَكِلَتْك أُمُّك ، أَتَدْرِي إِلَى مَنْ تَسِيرُ إِلَى أَوَّلِ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ ، وَإِلَى ابْنِ حَوَارِيِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى ابْنِ أَسْمَاءَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ ، وَإِلَى مَنْ حَنَّكَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ، أَمَّا وَاللهِ لَئِنْ جِئْته نَهَارًا لَتَجِدَنَّهُ صَائِمًا ، وَلَئِنْ جِئْته لَيْلاً لَتَجِدَنَّهُ قَائِمًا ، وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الأَرْضِ أَطْبَقُوا عَلَى قَتْلِهِ لَكَبَّهُمَ اللَّهُ جَمِيعًا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ، قَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ :مَا مَضَتْ إِلاَّ أَيَّامٌ حَتَّى صَارَتِ الْخِلاَفَةُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ وَوَجَّهَنَا إِلَيْهِ فَقَتَلْنَاهُ.

(۳۷۱۹۲) حضرت مسلم بن عقبہ کے لشکر کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے عبد الملک بن مروان کے ساتھ نماز پڑھی۔ عبد الملک نے مجھ سے کہا کہ کیا تو اس لشکر سے ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا تمہاری ماں تمہیں کھوئے، کیا تم جانتے ہو کہ تم کس سے لڑنے جا رہے ہو؟ تم اسلامی سلطنت میں پیدا ہونے والے پہلے بچے سے لڑنے جا رہے ہو، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) کے بیٹے سے لڑنے جا رہے ہو۔ تم حضرت اسماء ذات النطاقین کے بیٹے سے لڑنے جا رہے ہو۔ تم اس سے لڑنے جا رہے ہو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹی دی تھی۔ خدا

کی قسم اگر تم دن کو ان کے پاس جاؤ تو انہیں روزے کی حالت میں پاؤ گے اور اگر رات میں ان کے پاس جاؤ تو انہیں قیام کی حالت میں پاؤ گے۔ اگر ساری زمین کے لوگ ان کے قتل پر اجماع کر لیں تو اللہ تعالیٰ سب کو ان کو منہ کے بل جہنم میں داخل کر دے گا۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ عبد الملک کو خلیفہ بنا دیا گیا۔ اس نے ہمیں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے بھیجا اور ہم نے انہیں قتل کر دیا۔!!

(۳۷۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو حَارِثَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ سُمِّيَ عَبْدُ الْمَلِكِ ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ :عَبْدُ الْمَلِكِ ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنَا مَرْوَانَ ، وَأَوَّلُ مَنْ وَاصَلَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الصَّلاَةِ وَبَيْنَ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ عَبْدُ الْمَلِكِ.

(۳۷۱۹۳) حضرت ابو حارثہ کے والد اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے عبد الملک اور عبد العزیز کے نام مروان کے بیٹوں کے رکھے گئے۔ سب سے پہلے ظہر اور عصر اور عشاء اور مغرب کی نماز کو عبد الملک نے جمع کیا۔

(۳۷۱۹٤) مَسْلَمَةُ ، قَالَ :قَرَأْتُ عَلَى أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْوَشَّاءِ حَدَّثَكُمْ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ فَيْرُوز البغدادى الْعَبْدُ الصَّالِحُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ :أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ عَلَى الْمَنَابِرِ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَن عليه الصلاة و السلام.

(۳۷۱۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ منبر پر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خطبہ دیا۔

(۳۷۱۹٥) حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ كَعْبًا يَقُولُ :أَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ آدم عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، وَقَالَ :لاَ تَصْلُحُ الْمَعِيشَةُ إِلاَّ بِهِمَا.

(۳۷۱۹۵) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے دینار اور درہم حضرت آدم علیہ السلام نے بنائے اور فرمایا زندگی انہی کے ذریعے سے صحیح طور پر چل سکتی ہے۔

(۳۷۱۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ الدِّمَشْقِيُّ يُعْرَفُ بِالْفُنْدُقِيِّ قَرَأْتُ مِنْ كِتَابِهِ لَفْظًا ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْفَرَوِيِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ.

(۳۷۱۹۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلے سچا تاجر داخل ہوگا۔

(۳۷۱۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۳۷۱۹۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۷۱۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الطَّيِّبُ الْمُبَارَكُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَجَنَّةِ نَعِيمٍ ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ يُقَالُ لَهُ : أَبْشِرْ وَلِيَّ اللهِ ، قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ ، غَفَرَ اللَّهُ لِمَنْ شَيَّعَكَ ، قَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو عَبْدِ اللهِ : لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ إِلاَّ هَذَا الشَّيْخُ الْوَاحِدُ ، وَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِمَنَ اسْتَغْفَرَ لَكَ ، وَقَبِلَ مِمَّنْ شَهِدَ لَكَ.

(۳۷۱۹۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو سب سے پہلے خوشبو، ریحان اور ہمیشہ کی جنت کی خوشخبری دی جائے گی۔ مومن کو پہلی خوشخبری دیتے ہوئے کہا جائے گا کہ اے اللہ کے ولی! تجھے خوشخبری ہو۔ تو بہترین جگہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے جو تیرے پیچھے چلے۔ ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو صرف ایک شیخ نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا کو قبول کرے جو تیرے لئے استغفار کرتے ہیں اور اللہ ان لوگوں کی بات قبول کرے جو تیرے حق میں گواہی دیں۔

(۳۷۱۹۹) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْمَكِّيُّ الْبَغْدَادِيُّ بِالْقُلْزُمِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي رحمه الله ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُ ، فَقَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ : أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ الْكَلْبَ نُوحٌ ، قَالَ : يَا رَبِّ ، أَمَرْتَنِي أَنْ أَصْنَعَ الْفُلْكَ فَأَنَا فِي صِنَاعَتِهِ أَصْنَعُ أَيَّامًا ، فَيَجِيئُونِي بِاللَّيْلِ فَيُفْسِدُونَ كُلَّ مَا عَمِلْتُ ، أَفْسَدُوهُ فَمَتَى يَلْتَئِمُ لِي مَا أَمَرْتَنِي بِهِ ، قَدْ طَالَ عَلَيَّ أَمْرِي ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : يَا نُوحُ ، اتَّخِذْ كَلْبًا يَحْرُسُكَ ، فَاتَّخَذَ نُوحٌ كَلْبًا ، فَكَانَ يَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَيَنَامُ بِاللَّيْلِ ، فَإِذَا جَائَهُ قَوْمُهُ لِيُفْسِدُوا مَا عَمِلَ يَنْبَحُهُمَ الْكَلْبُ فَيَنْتَبِهُ نُوحٌ ، فَيَأْخُذُ الْهِرَاوَةَ لَهُمْ وَيَثِبُ عَلَيْهِمْ فَيَهْرُبُونَ مِنْهُ ، فَالْتَأَمَ لَهُ مَا أَرَادَ.

(۳۷۱۹۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کتا سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے پالا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! تو نے مجھے حکم دیا کہ میں کشتی بناؤں۔ میں دن بھر کشتی بناتا ہوں پھر وہ رات کو آ کر اسے خراب کر دیتے ہیں۔ جو کام میں کرتا ہوں وہ اسے خراب کر دیتے ہیں۔ میرا کام مجھ پر بہت لمبا ہو گیا ہے! اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے نوح! اپنی کشتی کی حفاظت کے لئے ایک کتا رکھ لو۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ایک کتا رکھ لیا۔ حضرت نوح رضی اللہ عنہ نے دن کو کام کیا اور رات کو سو گئے۔ جب ان کی قوم کے نافرمان لوگ کشتی کو خراب کرنے آئے تو کتا بھونکنے لگا۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام جاگ گئے۔ اور

ان پر ٹوٹ پڑے جس سے وہ سب لوگ بھاگ گئے۔ اس طرح حضرت نوح علیہ السلام اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے۔

(۳۷۲۰۰) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ الْمُنْقِرِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ ، يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ الْعَطَّارُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحَاسَبُ بِصَلاَتِهِ ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ.

(۳۷۲۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا اگر وہ پوری نکل آئی تو آدمی کامیاب وکامران ہوگا اور اگر نماز خراب ہوگئی تو وہ ناکام اور خسارے میں ہوگا۔

(۳۷۲۰۱) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا رُوحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يَقُولُ : سَمِعْت سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَأَبَا بَكْرَةَ يَقُولاَنِ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَقُولُ :مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ ، أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ عَلَيْهِ حَرَامٌ.

قَالَ :وَكَانَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ أَوَّلَ مَنْ رَمَى بِسَهْمِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

قَالَ :وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ أَوَّلَ مَنْ تَسَوَّرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ.

(۳۷۲۰۱) حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابو بکرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص خود کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے، حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اس کا باپ کوئی اور ہے جنت اس شخص پر حرام ہے۔ حضرت سعد بن مالک وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا۔ حضرت ابو بکرہ وہ پہلے شخص ہیں جو بنو ثقیف کے وفد میں سے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

تم والحمد لله وحده.



كِتَابُ الرَّدِّ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ

یہ کتاب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تردید میں ہے

هذا ما خالف به ابو حنيفة الاثر الذى جاء عن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہ وہ مسائل ہیں جن میں امام ابوحنیفہ نے ان آثار کی مخالفت کی ہے جو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے منقول ہیں۔

(١) رَجْمُ الْيَهُودِيِّ وَالْيَهُودِيَّةِ

یہودی مرد اور یہودیہ عورت کو سنگسار کرنا

(٣٧٢٠٢) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۳۷۲۰۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

(٣٧٢٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا.

(۳۷۲۰۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک یہودی کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

(٣٧٢٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۳۷۲۰۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

---

[1] اس مسئلہ کی تحقیق کے لیے ترجمہ کا مقدمہ جو کہ پہلی جلد میں ہے، ملاحظہ فرمائیں۔ (مترجم)

(۳۷۲۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ ، أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُمَا.

(۳۷۲۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا اور میں نے ان یہودیوں پر سنگ باری کی۔

(۳۷۲۰۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِمَا رَجْمٌ.

(۳۷۲۰۶) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور یک یہودیہ عورت کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول ذکر کیا جاتا ہے کہ: یہودی مرد و عورت پر سنگساری کا حکم نہیں۔

(۲) الصَّلاَةُ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ ، وَالْوُضُوءُ مِنْ لُحُومِهَا

اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کا حکم اور اس کا گوشت کھانے پر وضو کا حکم

(۳۷۲۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا ؟ قَالَ: لاَ ، قَالَ: فَأُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الإِبِلِ؟ قَالَ: لاَ ، قَالَ: أَفَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۷۲۰۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں پڑھ سکتے ہو۔ اس نے دوبارہ عرض کیا۔ کیا میں بکریوں کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، اس آدمی نے پھر پوچھا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! سائل نے پوچھا: کیا میں اونٹوں کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں کرو۔

(۳۷۲۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلاَ تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ ، فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ.

(۳۷۲۰۸) حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو، اور تم اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، کیونکہ اونٹوں کو شیاطین سے پیدا کیا گیا۔

(۳۷۲۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ ، وَلاَ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ ، وَأَنْ نُصَلِّيَ فِي دِمَنِ الْغَنَمِ ، وَلاَ نُصَلِّيَ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۷۲۰۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے کا حکم فرمایا (یعنی اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد) اور بکریوں کے گوشت سے وضو نہ کرنے کا حکم فرمایا اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

(۳۷۲۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلاَّ مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الإِبِلِ، فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلاَ تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۷۲۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو، اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔

(۳۷۲۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۷۲۱۱) حضرت عبد الملک کے دادا سبرہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے باڑے میں نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳) سَهْمُ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ مِنَ الْغَنِيمَةِ

پیدل اور گھڑ سوار کے مال غنیمت میں حصہ کا بیان

(۳۷۲۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَسَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

(۳۷۲۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے گھوڑے کے لئے اور ایک حصہ آدمی کے لئے تقسیم (میں طے) فرمایا۔

(۳۷۲۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ : سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لَهُ.

(۳۷۲۱۳) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کے لئے تین حصے متعین فرمائے دو حصے اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا۔

(٣٧٢١٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :أَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

(۳۷۲۱۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا متعین فرمایا۔

(٣٧٢١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ :سَهْمًا لَهُ ، وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

(۳۷۲۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کو تین حصے دیئے، ایک حصہ گھڑ سوار کو اور دو حصے اس کے گھوڑے کو۔

(٣٧٢١٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِمِئَتَيْ فَرَسٍ ، لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ.
-وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :سَهْمٌ لِلْفَرَسِ ، وَسَهْمٌ لِصَاحِبِهِ.

(۳۷۲۱۶) حضرت صالح بن کیسان سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز دو گھوڑوں کو حصہ عطا فرمایا۔ ہر گھوڑے کو دو حصے دیئے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: گھوڑے کا ایک حصہ اور ایک حصہ گھوڑے والے کا ہوگا۔

(٤) السَّفَرُ بِالْمُصْحَفِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کی زمین کی طرف قرآن مجید کو لے جانے کا بیان

(٣٧٢١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.
-وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ. (احمد ۵۵۔ مالك ۷)

(۳۷۲۱۷) حضرت ابن عمر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کی زمین کی طرف قرآن مجید کو سفر میں ہمراہ لے جانے سے منع فرمایا۔ اس ڈر سے کہ کہیں دشمن اس کو پا نہ لے (اور پھر اس کی توہین کرے)۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٥) التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الأَوْلاَدِ فِي الْعَطِيَّةِ

بچوں کو ہدیہ دینے میں برابری کا بیان

(٣٧٢١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلاَمًا ، وَأَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ ، فَقَالَ :أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ :فَارْدُدْهُ.

(۳۷۲۱۸) حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں ان کے والد نے ایک غلام عطیہ میں دیا۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عطیہ پر گواہ بنائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر لڑکے کو ایسا عطیہ دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:: پھر تم یہ عطیہ واپس لے لو۔

(٣٧٢١٩) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ، يَقُولُ :أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً ، فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ :لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ عَطِيَّةً ، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ ، قَالَ :أَعْطَيْتَ كُلَّ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :فَاتَّقُوا اللَّهَ ، وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ.

(۳۷۲۱۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ میرے والد نے مجھے کوئی عطیہ دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا: جب تک تم اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنالو میں (اس پر) راضی نہ ہوں گی۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ (میرے والد) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ سے ہے کوئی عطیہ دیا ہے اور اس نے مجھے (اس پر) آپ کو گواہ بنانے کا کہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل کرو۔

(٣٧٢٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۲۲۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ: میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔

(٦) بَيْعُ الْمُدَبَّرِ

مُدَبَّر غلام کی بیع کا بیان

(٣٧٢٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ : دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ غُلاَمًا لَهُ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَرَاهُ النَّحَّامُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

(۳۷۲۲۱) حضرت عمرو سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ ایک انصاری آدمی نے اپنے ایک غلام کو مُدَبَّر بنایا۔ اس انصاری کے پاس اس مدبر کے سوا کوئی مال نہیں تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مدبر کو بیچ دیا: فَاشْتَرَاهُ النَّحَّامُ عَبْدًا قِبْطِيًّا جو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی حکومت سے پہلے سال فوت ہوا۔

(٣٧٢٢٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ مُدَبَّرًا. - وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُبَاعُ.

(۳۷۲۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کو بیچا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: مُدَبَّر غلام نہیں بیچا جا سکتا۔

(٧) الصَّلاَةُ عَلَى الْقُبُورِ

قبروں پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

(٣٧٢٢٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ.

(۳۷۲۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تدفین کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھا۔

(٣٧٢٢٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ ، وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ ، فَصَلَّى عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

(۳۷۲۲۴) حضرت خارجہ بن زید اپنے تایا یزید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی تدفین کے بعد اس کا جنازہ پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

(٣٧٢٢٥) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ فُقَرَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، وَيَشْهَدُ جَنَائِزَهُمْ إِذَا مَاتُوا ، قَالَ : فَتُوُفِّيَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي ، قَالَ : فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۳۷۲۲۵) حضرت امامہ بن سہل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ فقراء مدینہ کی عیادت کرتے تھے اور جب وہ مرتے تو ان کے جنازہ میں حاضر ہوتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: اہل عوالی میں سے ایک عورت نے وفات پائی، راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ اس عورت کی قبر کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے چار تکبیرات کہیں۔

(۳۷۲۲۶) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ أَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ ، يَعْنِي النَّجَاشِيَّ.

(۳۷۲۲۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ایک بھائی وفات پا گیا ہے پس تم اس کا جنازہ پڑھو، اس سے نجاشی مراد ہے۔

(۳۷۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۳۷۲۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا اور آپ نے اس میں چار تکبیریں کہیں۔

(۳۷۲۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ.

(۳۷۲۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک رضی اللہ عنہ نے ایک میت پر تدفین ہو جانے کے بعد جنازہ پڑھایا۔

(۳۷۲۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يُصَلَّى عَلَى مَيِّتٍ مَرَّتَيْنِ.

(۳۷۲۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اصحمہ پر جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ایک میت پر دو مرتبہ جنازہ نہیں ہوتا۔

(۸) إِشْعَارُ الْهَدْيِ

(ہدی) حرم کی طرف قربانی کے لئے بھیجے جانے والے جانور کو زخم لگانے کا بیان

(۳۷۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ فِي الأَيْمَنِ ، وَسَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهِ.

(۳۷۲۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے (ہدی کو) دائیں جانب سے اِشعار (زخم زدہ) فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اس پر خون ملا۔

(۳۷۲۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، وَمَرْوَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِئَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ ، وَأَشْعَرَ ، وَأَحْرَمَ.

(۳۷۲۳۱) حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ حدیبیہ کے سال اپنے ایک ہزار کے قریب صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ نکلے پس جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے ہدی کو قلادہ پہنایا اور اس کو زخم زدہ فرمایا اور احرام باندھا۔

(۳۷۲۳۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ.
وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :الإِشْعَارُ مُثْلَةٌ.

(۳۷۲۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اِشعار فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: زخم زدہ کرنا مُثلہ ہے۔

(۹) مَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

صف کے پیچھے جو شخص اکیلا نماز پڑھے، اس کا بیان

(۳۷۲۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَوْقَفَنِي عَلَى شَيْخٍ بِالرَّقَّةِ ، يُقَالُ لَهُ :وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :صَلَّى رَجُلٌ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ.

(۳۷۲۳۳) حضرت ہلال بن یساف سے منقول ہے کہ زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رق میں ایک استاد کے پاس ٹھہرادیا جن کو وابصہ بن معبد کہا جاتا تھا، انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو نبی پاک ﷺ نے اس کو نماز کے اعادہ کا حکم دیا۔

(۳۷۲۳٤) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ، وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ ، قَالَ : خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ ، فَرَأَى رَجُلاً يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ ، قَالَ :فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْصَرَفَ ، فَقَالَ :اسْتَقْبِلْ صَلاَتَكَ ، فَلاَ صَلاَةَ لِلَّذِي خَلْفَ الصَّفِّ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :تُجْزِئُهُ صَلاَتُهُ.

(۳۷۲۳۴) حضرت عبدالرحمان بن علی بن شیبان، اپنے والد علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے، جو کہ وفد کا ایک حصہ تھے، سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نکلے یہاں تک کہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی، اور ہم نے آپ

کے پیچھے نماز پڑھی، آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، راوی کہتے ہیں: نبی پاک ﷺ اس کے پاس کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نماز دوبارہ پڑھو، اس لئے کہ صف کے پیچھے کھڑے ہونے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کی یہ نماز جائز ہے۔

(۱۰) الْمُلاَعَنَةُ بِالْحَمْلِ

حمل کی بنیاد پر لعان کرنے کا بیان

(۳۷۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ ، وَقَالَ : عَسَى أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا ، فَجَائَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

(۳۷۲۳۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک مرد اور اس کی عورت کے درمیان لعان کروایا اور فرمایا، امید ہے کہ اس عورت کا سیاہ رنگ بچہ پیدا ہو۔ پس اس عورت کا سیاہ رنگ بچہ پیدا ہوا۔

(۳۷۲۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَعَنَ بِالْحَمْلِ. (احمد ۳۵۵)

(۳۷۲۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے حمل کی بنیاد پر لعان کروایا۔

(۳۷۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ تبرَّأَ مِمَّا فِي بَطْنِ امْرَأَتِهِ ، قَالَ : يُلاَعَنُهَا.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَى الْمُلاَعَنَةَ بِالْحَمْلِ.

(۳۷۲۳۷) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے اُس آدمی کے بارے میں یہ فتویٰ منقول ہے جو اپنی عورت کے حمل سے براءت کا اظہار کرے، کہ ایسا آدمی عورت سے لعان کرے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ حمل (کے انکار کی بنیاد) پر لعان کے قائل نہ تھے۔

(۱۱) الْقُرْعَةُ فِي الْعِتْقِ

آزادی میں قرعہ ڈالنے کا بیان

(۳۷۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ لَهُ سِتَّةُ أَعْبُدٍ ، فَأَعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ ، فَأَقْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

(۳۷۲۳۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے پاس چھ غلام تھے، اس نے انہیں اپنی موت کے وقت

آزاد کر دیا تو آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے ان میں قرعہ اندازی کی اور ان میں سے دو کو آزاد اور چار کو غلام قرار دے دیا۔

(۳۷۲۳۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ ، أَوْ مِثْلَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ ، وَلاَ يَرَى فِيهِ قُرْعَةً.

(۳۷۲۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سے ایسی روایت نقل کی ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا کہ: ایسی آزادی کا کوئی اعتبار نہیں اور وہ قرعہ اندازی کے بھی قائل نہیں ہیں۔

(۱۲) جَلْدُ السَّيِّدِ أَمَتَهُ إِذَا زَنَتْ

لونڈی جب زنا کرے تو آقا کا اس کو کوڑے مارنے کا بیان

(۳۷۲٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالُوا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الأَمَةِ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ تُحْصَنَ ؟ قَالَ: اجْلِدُوهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوِ الرَّابِعَةِ :فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ.

(۳۷۲۴۰) حضرت زید بن خالد، شبل رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر تھے، کہ ایک آدمی آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے آپ سے محصن زانیہ لونڈی کے بارے میں سوال کیا تو آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارو، پھر اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو پھر کوڑے مارو، راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے تیسری اور چوتھی مرتبہ میں فرمایا، پھر اس کو بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلہ میں ہو۔

(۳۷۲٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

(۳۷۲۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اپنے غلاموں اور باندیوں پر حُدود قائم کرو۔

(۳۷۲٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ، وَلاَ يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا ، وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعْرٍ. (نسائی ۷۲۴۷)

(۳۷۲۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو آدمی کو (مالک کو) چاہیے کہ اس کو کوڑے لگائے لیکن اس کو گناہ پر عار نہ دلائے، پھر اگر لونڈی دوبارہ یہ گناہ کرے تو آدمی کو چاہیے کہ اس کو کوڑے لگائے، پھر اگر وہ لونڈی دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کرے تو مالک اس کو بیچ ڈالے اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی

کیوں نہ ہو۔

(۳۷۲۴۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا ، فَإِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ . وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ. (احمد ٦٥)

(۳۷۲۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ، پھر اگر دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کرے تو پھر اس کو کوڑے لگاؤ، پھر اگر دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کرے تو پھر اس کو کوڑے لگاؤ، پھر اگر اس کے بعد بھی اس گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ پھر اس کو بیچ دو اگر چہ ایک رسی کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔

(۳۷۲٤٤) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ .

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَجْلِدُهَا سَيِّدُهَا . (نسائی ۷۲۳۸۔ دار قطنی ۱۹۷)

(۳۷۲۴۴) حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے، جو کہ بدری تھے، روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو، پھر اس کو بیچ دو اگر چہ ایک رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: لونڈی کا مالک، لونڈی کو کوڑے نہیں لگائے گا۔

(۱۳) الْمَاءُ إِذَا بَلَغَ قُلَّتَيْنِ

جب پانی دو قُلّے تک پہنچ جائے (تو اس کی طہارت اور نجاست کا بیان)

(۳۷۲٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ ، وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلاَبِ وَالنَّتْنُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَاءُ طَهُورٌ ، لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(۳۷۲۴۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم بیر بُضاعہ سے وضو کر سکتے ہیں، حالانکہ وہ ایسا کنواں ہے کہ اس میں حیض (کے کپڑے)، کُتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی ہے؟ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

(۳۷۲٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا ، أَوْ لِيَتَوَضَّأَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا ، قَالَ : إِنَّ الْمَاءَ لاَ يُجْنِبُ.

(۳۷۲۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے ٹب میں غسل فرمایا، پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی سے غسل یا وضو کرنا چاہتے تھے، تو زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جُنبی تھی، تو آپ نے ارشاد فرمایا: پانی جُنبی نہیں ہوتا۔

(۳۷۲۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَنْجُسُ الْمَاءُ.

(۳۷۲۴۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی دو قُلّہ کی مقدار کو پہنچ جائے تو یہ نجس کو متحمل نہیں ہوتا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پانی نجس ہو جاتا ہے۔

(۱٤) صَلاَةُ الْمُسْتَيْقِظِ فِي أَوْقَاتِ الْكَرَاهَةِ

مکروہ اوقات میں نیند سے بیدار ہونے والے شخص کے نماز پڑھنے کا بیان

(۳۷۲٤۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَسِيَ صَلاَةً ، أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا.

(۳۷۲۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نماز پڑھنا بھول جائے یا وہ نماز کے وقت سویا رہ جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اس آدمی کو نماز یاد آئے تو یہ نماز پڑھ لے۔

(۳۷۲٤۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرُوا أَنَّهُمْ نَزَلُوا دَهَاسًا مِنَ الأَرْضِ ، يَعْنِي بِالدَّهَاسِ الرَّمْلَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَكْلَؤُنَا ؟ قَالَ : فَقَالَ بِلاَلٌ : أَنَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذًا نَنَامُ ، قَالَ : فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، قَالَ : فَاسْتَيْقَظَ أُنَاسٌ ، فِيهِمْ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ : فَقُلْنَا : اِهْضِبُوا ، يَعْنِي تَكَلَّمُوا ، قَالَ : فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ ، قَالَ : فَفَعَلْنَا ، قَالَ : فَقَالَ : كَذَلِكَ لِمَنْ نَامَ ، أَوْ نَسِيَ.

(۳۷۲۴۹) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حُدیبیہ سے آ رہے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک ریت کے ٹیلے پر اترے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہماری حفاظت کرے گا؟ راوی کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کروں گا! تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو ہم سوتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ سب لوگ سوئے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، راوی کہتے ہیں: چند لوگ بیدار ہو گئے، جن میں فلاں، فلاں تھے اور انہی میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، کہتے ہیں کہ پھر ہم نے کہا: باتیں کرو، راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیدار ہو گئے اور آپ نے فرمایا: تم جیسے کرتے تھے ویسے ہی کرو، راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے کیا (یعنی نماز پڑھی) راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی نماز بھول جائے یا سویا رہے تو وہ ایسے ہی کرے۔

(۳۷۲۵۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِينَ نَامُوا مَعَهُ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْكُمْ أَرْوَاحَكُمْ ، فَمَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ ، أَوْ نَسِيَ صَلَاةً ، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ.

(۳۷۲۵۰) حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ارشاد فرمایا جو آپ کے ساتھ طلوع شمس تک سوئے رہے تھے، فرمایا: تم لوگ مردہ تھے پس اللہ نے تمہاری طرف تمہاری ارواح کو لوٹا دیا ہے، پس جو کوئی نماز کے وقت میں سویا رہ جائے یا نماز کو بھول جائے تو جب اس کو یہ نماز یاد آئے یا یہ جب نیند سے بیدار ہو تو نماز کو ادا کرے۔

(۳۷۲۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : عَرَّسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى آذَتْنَا الشَّمْسُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ ، ثُمَّ يَتَنَحَّ عَنْ هَذَا الْمَنْزِلِ ، ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَا يُجْزِئُهُ أَنْ يُصَلِّيَ إِذَا اسْتَيْقَظَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا.

(۳۷۲۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑاؤ ڈالا تو ہم سورج کی شعائیں پڑنے پر بیدار ہوئے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے کجاوہ کے سرے کو پکڑ لے پھر اس جگہ سے ہٹ جائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور دو سجدے ادا کیے پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے وقت بیدار ہو اور (اسی وقت) نماز پڑھے تو یہ اس کو کفایت نہیں کرے گی۔

(۱۵) الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر مسح کرنے کا بیان

(۳۷۲۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنْ بِلاَلٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

(۳۷۲۵۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور پگڑی پر مسح فرمایا۔

(۳۷۲۵۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ فَرَأَى رَجُلاً يَنْزِعُ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ : امْسَحْ عَلَى خُفَّيْكَ وَعَلَى خِمَارِكَ ، وَامْسَحْ بِنَاصِيَتِكَ ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

(۳۷۲۵۳) زید بن صوحان کے آزاد کردہ غلام حضرت ابی مسلم روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو وضو کرنے کے لئے اپنے موزوں کو اتار رہا تھا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو کہا: تم اپنے موزوں پر مسح کرو، اور اپنی اوڑھنی (پگڑی وغیرہ) پر مسح کرو اور اپنی پیشانی پر مسح کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور اوڑھنی (پگڑی وغیرہ) پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۳۷۲۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ ، وَعَلَى الْخُفَّيْنِ ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْعِمَامَةِ ، وَمَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يجزِءُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا.

(۳۷۲۵۴) حضرت ابن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے اگلے حصہ پر اور موزوں پر مسح فرمایا، اور آپ نے اپنا ہاتھ عمامہ پر رکھا اور عمامہ پر مسح کیا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پیشانی اور عمامہ پر مسح درست نہیں ہے۔

(۱٦) حُكْمُ زِيَادَةِ رَكْعَةٍ خَامِسَةٍ سَهْوًا

غلطی سے پانچویں رکعت کی زیادتی کا بیان

(۳۷۲۵۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً فَزَادَ ، أَوْ نَقَصَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، حَدَثَ

فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ ؟ قَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالُوا : صَلَّيْت كَذَا وَكَذَا ، فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ، وَلَكِنِّي بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي ، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ، فَإِذَا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. (بخاری ۴۰۴۔ مسلم ۴۰۱)

(۳۷۲۵۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی اور اس میں آپ نے کمی یا زیادتی کر دی، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر قوم کی طرف اپنا رُخ مبارک کیا تو لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، نماز میں کوئی نئی چیز در پیش ہوئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا، آپ نے اس طرح (کمی یا زیادتی کے ساتھ) نماز پڑھائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں موڑے اور دو سجدے فرمائے، پھر آپ نے سلام پھیر کر قوم کی طرف رُخ مبارک کیا اور فرمایا۔ اگر نماز میں کچھ نئی چیز واقع ہوتی تو میں تمہیں اس کی خبر دیتا، لیکن میں ایک بندہ ہوں، تمہاری طرح میں بھی بھول جاتا ہوں، پس جب میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد دلاؤ، اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو تو اُسے درست بات کی طرف تحری کرنی چاہیے۔ پھر اس تحری پر نماز کو مکمل کرے۔ پس جب سلام پھیر دے تو دو سجدے کرے۔

(۳۷۲۵۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّك صَلَّيْتَ خَمْسًا ؟ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِذَا لَمْ يَجْلِس فِي الرَّابِعَةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ.

(۳۷۲۵۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر چوتھی رکعت میں قعدہ میں نہ بیٹھے تو نماز کا اعادہ کرے گا۔

(۱۷) وُجُوبُ الدَّمِ عَلَى مُحْرِمٍ لَبِسَ سَرَاوِيلَ بِعُذْرٍ

جو محرم بوجہ عذر کے پائجامہ پہنے اور اس پر دم کے وجوب کا بیان

(۳۷۲۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِذَا لَمْ يَجِدَ الْمُحْرِمُ إِزَارًا ، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ ، وَإِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ.

(۳۷۲۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جب مُحرم لنگی نہ پائے تو وہ پائجامہ پہن لے اور جب مُحرم کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے۔

(۳۷۲۵۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ.

(۳۷۲۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس کو لنگی نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے۔

(۳۷۲۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ ؟ أَوْ مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ ؟ قَالَ :لاَ يَلْبَسُ الْقَمِيصَ ، وَلاَ السَّرَاوِيلَ ، وَلاَ الْعِمَامَةَ ، وَلاَ الْخُفَّيْنِ ، إلاَّ أَنْ لاَ يَجِدَ نَعْلَيْنِ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ ، فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَفْعَلُ ، فَإِنْ فَعَلَ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

(۳۷۲۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مُحرِم کیا پہنے؟ یا پوچھا: مُحرِم کیا چھوڑے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مُحرِم قمیص، پائجامہ، عمامہ اور موزے نہیں پہنے گا۔ ہاں اگر جوتے نہ ملیں، تو جس کو جوتے نہ ملیں وہ ٹخنوں سے نیچے (کاٹ کر) موزے پہن لے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ایسا نہیں کرے گا۔ اگر ایسا کیا تو مُحرِم پر دم لازم ہوگا۔

(۱۸) الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي السَّفَرِ

سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان

(۳۷۲٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثَمَانِيًا جَمِيعًا ، وَسَبْعًا جَمِيعًا ، قَالَ :قُلْتُ :يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ ، أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ ، قَالَ :وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ.

(۳۷۲٦۰) حضرت جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ (رکعات) اکٹھی اور سات (رکعات) اکٹھی نماز پڑھی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا! اے ابو الشعثاء! میرے خیال میں انہوں نے ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کر کے پڑھا (تو آٹھ رکعات اکٹھی ہوگئیں) اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو جلدی کر کے پڑھا (تو سات رکعات اکٹھی ہوگئیں) تو انہوں نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

(۳۷۲٦۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۳۷۲٦۱) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنا ہوتا تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع فرما لیتے۔

(٣٧٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ.

(٣٧٢٦٢) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سفر میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا۔

(٣٧٢٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(٣٧٢٦٣) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا۔

(٣٧٢٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ أَنَسٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ، وَهُوَ فِي مَنْزِلٍ ، لَمْ يَرْكَبْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ ، فَإِذَا رَاحَ ، فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ صَلَّى الْعَصْرَ ، فَإِنْ سَارَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، قُلْنَا : الصَّلاَةَ ، فَيَقُولُ : سِيرُوا ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ نَزَلَ ، فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَصَلَ ضَحْوَتَهُ بِرَوْحَتِهِ صَنَعَ هَكَذَا.

(٣٧٢٦٤) حضرت حفص بن عبید اللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کرتے، پس جب سورج زائل ہو جاتا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کسی منزل میں ٹھہرے ہوتے تو آپ ظہر کی نماز ادا کرنے سے پہلے سوار نہ ہوتے، اور جب آپ شام کو سوار ہوتے اور عصر کا وقت موجود ہوتا تو آپ عصر پڑھ لیتے لیکن اگر آپ اپنی منزل سے زوالِ شمس سے پہلے روانہ ہو چکے ہوتے اور نماز کا وقت آ جاتا اور ہم کہتے، نماز؟ تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: چلتے رہو، یہاں تک کہ جب دو نمازوں کا درمیان ہو جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ سواری سے اُترتے اور ظہر، عصر کو جمع فرماتے اور پھر فرماتے کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صبح سے شام تک مسلسل سفر کرتے تو یونہی کرتے۔

(٣٧٢٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُجْزِئُهُ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ.

(٣٧٢٦٥) حضرت عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی المصطلق میں دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ایسا کرنے والے کو یہ عمل کافی نہیں ہے۔

(۱۹) الْوَقْفُ

وقف کا بیان

(۳۷۲۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْهَا ، فَقَالَ :أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالاً قَطُّ عِنْدِي أَنْفَسَ مِنْهُ ، فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ :إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا ، وَتَصَدَّقْت بِهَا ، قَالَ :فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يُبَاعُ أَصْلُهَا ، وَلاَ يُوهَبُ، وَلاَ يُورَثُ، فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ ، وَالْقُرْبَى ، وَفِي الرِّقَابِ ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَالضَّيْفِ ، لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

(۳۷۲۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی تو وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس زمین کی بابت سوال کیا، اور کہا کہ مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی کہ میرے خیال میں اس سے زیادہ بہترین مال مجھے کبھی نہیں ملا۔ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس کے عین کو روک لے اور اس کو (یعنی اس کے نفع کو) صدقہ کر دے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو صدقہ کر دیا۔ لیکن یہ فرق باقی تھا کہ اس کے عین کو نہ بیچا گیا اور نہ ہدیہ ہوا۔ اور نہ ہی اس میں وراثت چلی، پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (کے نفع) کو فقراء، قرابت داروں، غلاموں کی آزادی، فی سبیل اللہ، مسافروں اور مہمانوں پر صدقہ کر دیا، جو آدمی کا وقف کا ولی ہو تو اس کو وقف میں سے خود بقدر ضرورت کھانا یا اپنے غیر متمول دوست کو کھلانے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

(۳۷۲۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَلَمْ تَرَ أَنَّ حُجْرًا الْمَدَرِيَّ أَخْبَرَنِي ، أَنَّ فِي صَدَقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَأْكُلُ مِنْهَا أَهْلُهَا بِالْمَعْرُوفِ غَيْرِ الْمُنْكَرِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يَجُوزُ لِلْوَرَثَةِ أَنْ يَرُدُّوا ذلِكَ.

(۳۷۲۶۷) حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حجر مدری نے مجھے خبر دی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ (کی زمین) سے آپ کے گھر والے بقدر ضرورت بہتر طریقہ کے ساتھ کھاتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ورثاء کو وقف واپس لینے کا حق ہوتا ہے۔

(۲۰) نَذْرُ الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کی نذر کا بیان

(۳۷۲۶۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :نَذَرْتُ نَذْرًا فِي

الْجَاهِلِيَّةِ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَسْلَمْتُ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَفِيَ بِنَذْرِي.

(۳۷۲۶۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جاہلیت میں ایک نذر مانی تھی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام لانے کے بعد (اس کے بارے میں) پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم ارشاد فرمایا، کہ میں اپنی نذر کو پورا کروں۔

(۳۷۲۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي رَجُلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، ثُمَّ أَسْلَمَ ، قَالَ : يَفِي بِنَذْرِهِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَسْقُطُ الْيَمِينُ إِذَا أَسْلَمَ.

(۳۷۲۶۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں جو جاہلیت میں نذر ماننے کے بعد اسلام لایا ہے یہ حکم منقول ہے کہ یہ آدمی اپنی نذر پوری کرے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب اسلام لایا تو قسم ساقط ہوگئی۔

(۲۱) النِّكَاحُ مِنْ غَيْرِ وَلِيٍّ

بغیر ولی کے نکاح کرنے کا بیان

(۳۷۲۷۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ لَمْ يُنْكِحْهَا الْوَلِيُّ ، أَوِ الْوُلاَةُ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، قَالَهَا ثَلاَثًا، فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا، فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَإِنَّ السُّلْطَانَ وَلِيُّ مَنْ لاَ وَلِيَّ لَهُ.

(۳۷۲۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی بھی عورت کا نکاح کوئی ایک ولی اور کئی ولی نہ کروائیں تو اس عورت کا نکاح باطل ہے، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار ہا ارشاد فرمائی، پھر اگر میاں بیوی میں ملاقات ہو جائے تو ملاقات کی وجہ سے عورت کو مہر ملے گا، پس اگر لوگ جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا بادشاہ ولی ہوگا۔

(۳۷۲۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ.

(۳۷۲۷۱) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۳۷۲۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ : جَائِزٌ إِذَا كَانَ الزَّوْجُ كُفْأً.

(۳۷۲۷۲) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر شوہر کفو (ہم پلہ) ہو تو یہ نکاح جائز ہے۔

(۳۲) الصَّلاَةُ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے نماز ادا کرنے کا بیان

(۳۷۲۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ ، وَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ ، فَقَالَ : اقْضِهِ عَنْهَا.

(۳۷۲۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں سوال کیا جو ان کی والدہ پر لازم تھی اور وہ اس کو پورا کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نذر کو تم ان کی طرف سے پورا کرو۔

(۳۷۲۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ عَلَى أُمِّي صَوْمُ شَهْرَيْنِ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: صُومِي عَنْهَا ، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ قَضَيْتِيهِ ، أَكَانَ يُجْزِءُ عَنْهَا ؟ قَالَتْ : بَلَى ، قَالَ : فَصُومِي عَنْهَا.

(۳۷۲۷۴) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت حاضر ہوئی اور اُس نے کہا۔ میری والدہ پر دو ماہ کے روزے (لازم) تھے۔ کیا میں ان کی طرف سے یہ روزے رکھ سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے روزے رکھو۔ تو بتاؤ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا اور تم اس کو ادا کرتی تو کیا یہ کافی ہو جاتا؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس پھر تم ان کی طرف سے روزے رکھو۔

(۳۷۲۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ ، أَنَّهُ حَدَّثَتْهُ عَمَّتُهُ ؛ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، تُوُفِّيَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا مَشْيٌ إِلَى الْكَعْبَةِ نَذْرًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَسْتَطِيعِينَ تَمْشِينَ عَنْهَا ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : فَامْشِي عَنْ أُمِّكِ ، قَالَتْ : أَوَ يُجْزِءُ ذَلِكَ عَنْهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ قَضَيْتِيهِ ، هَلْ كَانَ يُقْبَلُ مِنْها ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الله أَحَقُّ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُجْزِءُ ذَلِك.

(۳۷۲۷۵) حضرت سنان بن عبد اللہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ان کی پھوپھی نے بیان کیا کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میری والدہ اس حال میں وفات پا گئی ہیں کہ ان پر مکہ کی طرف پیدل آنے کی نذر لازم تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کی طرف سے مکہ کی طرف پیدل آ سکتی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر تم ان کی طرف سے چل کر مکہ آؤ۔ سائلہ نے پوچھا: کیا یہ ان کی طرف سے کفایت کر جائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور فرمایا: تم بتاؤ کہ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا اور تم اس کو ادا کرتی تو کیا یہ تمہاری والدہ کی طرف سے قبول کر لیا جاتا؟ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ زیادہ حق دار ہے۔ (کہ اس کا حق ادا کیا جائے)۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ چیز میت کو کفایت نہیں کرے گی۔

(٢٣) نَفْيُ الزَّانِي وَالزَّانِيَةِ

زانی اور زانیہ کو جلاوطن کرنے کا بیان

(٣٧٢٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلاَّ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، فَقَالَ خَصْمُهُ ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ : اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، وَأْذَنْ لِي حَتَّى أَقُولَ ، قَالَ : قُلْ ، قَالَ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا ، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ، فَسَأَلْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ، فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِئَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ : الْمِئَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِئَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا ، فَإِنَ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.

(٣٧٢٧٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور شبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ لوگ نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ (اتنے میں) اس آدمی کے خصم نے کہا: اور وہ پہلے سے زیادہ سمجھ دار لگ رہا تھا۔ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے ذریعہ فیصلہ فرمادیں۔ اور مجھے بولنے کی اجازت عنایت فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: بول! اس آدمی نے کہا: میرا ایک بیٹا اس کے ہاں ملازم تھا۔ اور اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زناء کر لیا۔ تو میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں اہل علم لوگوں سے پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑوں کی سزا اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس کی بیوی پر سنگساری کا حکم ہے۔
نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں ضرور بالضرور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے ذریعہ سے فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے۔ اور (فرمایا) اے انیس! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، پس اگر وہ اقرار کر لے تو تم اس کو سنگسار کر دو۔

(٣٧٢٧٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : خُذُوا عَنِّي ، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً : الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ ،

وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ ، الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى ، وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُنْفَى.

(۳۷۲۷۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے (یہ حکم) لے لو تحقیق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راستہ بنایا ہے۔ بے نکاحی عورت، بے نکاح مرد کے ساتھ زنا کرے اور شادی شدہ مرد، شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو باکرہ (بے نکاحوں) کو کوڑے اور جلاوطن کی سزا، اور شادی شدہ کو کوڑے اور سنگساری کی سزا دی جائے گی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

(۲٤) بَوْلُ الطِّفْلِ

بچے کے پیشاب کا بیان

(۳۷۲۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ ، فَبَالَ عَلَيْهِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ.

(۳۷۲۷۸) حضرت محصن کی بیٹی ام قیس بیان کرتی ہیں۔ میں اپنا ایک بیٹا جو کھانا نہیں کھاتا تھا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو بچے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر چھڑک دیا۔

(۳۷۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ لُبَابَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ ، قَالَتْ : بَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : أَعْطِنِي ثَوْبَكَ وَالْبَسْ غَيْرَهُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ ، وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الأُنْثَى.

(۳۷۲۷۹) حضرت لبابہ بنت الحارث بیان کرتی ہیں کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو میں نے عرض کیا۔ یہ کپڑے مجھے دے دیں (تاکہ دھو دوں) آپ کوئی اور پہن لیں۔ آپ نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر چھینٹیں ماری جاتی ہیں اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

(۳۷۲۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

(۳۷۲۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک بچہ لایا گیا۔ اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانی گرا دیا اور اس کو دھویا نہیں۔

(۳۷۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا ، فَجَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَحْبُو حَتَّى جَلَسَ عَلَى صَدْرِهِ، فَبَالَ

عَلَيْهِ ، قَالَ : فَابْتَدَرْنَاهُ لِنَأْخُذَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ابْنِي ابْنِي ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يُغْسَلُ.

(۳۷۲۸۱) حضرت ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سرکتے ہوئے آئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اطہر پر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ راوی کہتے ہیں ہم نے جلدی سے آگے بڑھ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا! میرا بیٹا! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اسے دھویا جائے گا۔

(۲۵) نِكَاحُ الْمُلاَعِنِ بَعْدَ الْمُلاَعَنَةِ

لعان کے بعد ملاعن کا نکاح کرنے کا بیان

(۳۷۲۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ؛ شَهِدَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَنَا أَمْسَكْتُهَا.

(۳۷۲۸۲) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے سہل بن سعد کو کہتے سنا کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لعان کرنے والے میاں بیوی کے واقعہ پر حاضر تھے جن کے درمیان (بعد میں) جدائی کر دی گئی تھی۔ شوہر نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اپنی بیوی کو اپنے پاس ٹھہرائے رکھوں تو (گویا) میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے۔

(۳۷۲۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۳۷۲۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی تھی۔

(۳۷۲۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (بخاری ۵۳۱۴۔ مسلم ۱۱۳۳)

(۳۷۲۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان کروایا پھر آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔

(۳۷۲۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (مسلم ۱۱۳۰۔ دارمی ۲۲۳۱)

(۳۷۲۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان تفریق کر دی تھی۔

(۳۷۲۸٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاعَنَيْنِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَالِي ، فَقَالَ : لاَ مَالَ لَك ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَبِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ كُنتَ كَاذِبًا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَتزَوَّجُهَا إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ.

(۳۷۲۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لعان کرنے والوں میں جدائی کر دی تو شوہر نے کہا: یا رسول اللہ! میرا مال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا مال نہیں ہے۔ (اس لئے کہ) اگر تو سچا ہے تو پھر تو نے اس کی فرج کو کس کے عوض حلال سمجھ رکھا تھا؟ (ظاہر ہے کہ مال ہی کے عوض حلت پیدا ہوئی تھی) اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر بطریق اولی تجھے مال نہیں ملے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب شوہر اپنی تکذیب کر دے تو عورت سے شادی کر سکتا ہے۔

(٣٦) إِمَامَةُ الْجَالِسِ

بیٹھے ہوئے آدمی کی امامت کروانے کا بیان

(٣٧٢٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا ، فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ قُعُودًا ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ ، قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ.

(۳۷۲۸۷) حضرت زہری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب میں رگڑ آ گئی۔ ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوئے اس دوران نماز کا وقت آ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔

پس جب نماز پوری ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لیے متعین کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔ پس جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ اور جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ اور جب امام سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔ اور جب امام سر اٹھائے تو تم سر اٹھاؤ۔ اور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اور اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(٣٧٢٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ، فَصَلُّوا بِصَلاَتِهِ قِيَامًا ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنَ اجْلِسُوا ، فَجَلَسُوا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا

رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.

(۳۷۲۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے بیٹھ کر نماز پڑھی جبکہ ان لوگوں نے آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی اقتدا میں کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔ تو آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ پس وہ لوگ بیٹھ گئے۔ پھر جب آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نماز سے فارغ ہوگئے تو ارشاد فرمایا۔ امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۳۷۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : صُرِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ ، فَوَقَعَ عَلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ ، قَالَ : فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ جَالِسًا ، فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا ، فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا أَنَ اجْلِسُوا ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا ، وَلاَ تَقُومُوا وَهُوَ جَالِسٌ كَمَا تَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا.

(۳۷۲۸۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اپنے گھوڑے سے گر پڑے اور کھجور کے تنے پر گرے اور آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے قدم مبارک سوج گئے۔ راوی کہتے ہیں: ہم آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی عیادت کے لئے آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے ہاں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مشربہ میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی اقتدا میں نماز پڑھی درانحالیکہ ہم کھڑے تھے پھر ہم دوسری مرتبہ آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی اقتدا میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا شروع کی تو آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ پس جب آپ صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نماز پڑھ چکے تو ارشاد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، سو جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ امام بیٹھا ہو تو تم کھڑے نہ ہو جیسا کہ اہلِ فارس اپنے بڑوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

(۳۷۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا ، وَإِذَا قَالَ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا : آمِينَ ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَؤُمُّ الإِمَامُ وَهُوَ جَالِسٌ.

(۳۷۲۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّاَللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے ارشاد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی

جائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔ اور جب امام رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم کہو۔ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور جب امام سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔ اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام بیٹھا ہو تو اس کی اقتدا (میں بیٹھنا) درست نہیں ہے۔

(٢٧) شُهُودُ الرَّضَاعَةِ

رضاعت کے گواہوں کا بیان

(٣٧٢٩١) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ أَبِي إِهَابٍ التَّمِيمِيِّ ، فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةَ مِلْكِهَا ، جَائَتْ مَوْلَاةٌ لِأَهْلِ مَكَّةَ ، فَقَالَتْ : إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا ، فَرَكِبَ عُقْبَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ، فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ ، وَقَالَ : سَأَلْتُ أَهْلَ الْجَارِيَةِ فَأَنْكَرُوا ، فَقَالَ : وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ ؟ فَفَارَقَهَا ، وَنَكَحَتْ غَيْرَهُ.

(۳۷۲۹۱) حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابواہاب تمیمی کی بیٹی سے شادی کی، پس جب اس کی روانگی کی صبح تھی تو اہل مکہ کی ایک آزاد کردہ لونڈی آئی تو اس نے کہا۔ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ اور پھر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ کیا اور (یہ بھی) کہا کہ میں نے لڑکی والوں سے پوچھا ہے تو انہوں نے انکار کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کہہ دیا گیا ہے تو انکار کیسا؟ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے جدائی کر لی اور انہوں نے کسی اور سے نکاح کر لیا۔

(٣٧٢٩٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثَيْمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يَجُوزُ فِي الرَّضَاعَةِ مِنَ الشُّهُودِ ؟ قَالَ : رَجُلٌ ، أَوِ امْرَأَةٌ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَا يَجُوزُ إِلَّا أَكْثَرُ.

(۳۷۲۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ رضاعت میں کتنے گواہوں کی گواہی جائز ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی یا ایک عورت۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: زیادہ کی گواہی جائز ہے کم کی نہیں۔

(٢٨) اسْتِئْنَافُ النِّكَاحِ عِنْدَ إِسْلَامِ الزَّوْجِ بَعْدَ إِسْلَامِ زَوْجَتِهِ

بیوی کے اسلام لانے کے بعد شوہر کے اسلام لانے پر تجدید نکاح کا بیان

(٣٧٢٩٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بَعْدَ سَنَتَيْنِ بِنِكَاحِهَا الْأَوَّلِ.

(ابو داؤد ۲۲۳۳۔ حاکم ۲۰۰)

(۳۷۲۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص رضی اللہ عنہ کے پاس دو سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ہی واپس فرمایا تھا۔

(۳۷۲۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِنِكَاحِهَا الْأَوَّلِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يَسْتَأْنِفُ النِّكَاحَ. (عبدالرزاق ۱۲۶۴۰۔ سعيد بن منصور ۲۱۰۷)

(۳۷۲۹۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص رضی اللہ عنہ پر پہلے نکاح کے ساتھ واپس بھیجا تھا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: نکاح کی تجدید کی جائے گی۔

(۲۹) تَأْخِيرُ الْمَنَاسِكِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ، يُوجِبُ الدَّمَ ؟

ارکانِ حج میں سے بعض کا بعض سے مؤخر ہو جانا دَم کو واجب کرتا ہے؟

(۳۷۲۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ ؟ قَالَ :فَاذْبَحْ ، وَلاَ حَرَجَ ، قَالَ : ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ :ارْمِ ، وَلاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے کہا، میں نے ذبح کرنے سے پہلے حلق کر لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ذبح کر لو۔ کوئی بات نہیں۔ سائل نے کہا۔ میں نے رمی کرنے سے پہلے ذبح کر لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمی کر لو۔ کوئی بات نہیں۔

(۳۷۲۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ ؟ قَالَ :لاَ حَرَجَ ، قَالَ :وَقَالَ :حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ ؟ قَالَ :لاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بات نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ سائل نے کہا۔ میں نے نحر کرنے سے پہلے حلق کر لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بات نہیں۔

(۳۷۲۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ

أَحْلِقَ ؟ فَقَالَ :احْلِقْ ، أَوْ قَصِّرْ ، وَلاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: میں حلق سے پہلے واپس پلٹ گیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلق کرلو یا قصر کرلو، کوئی بات نہیں۔

(۳۷۲۹۸) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :حلقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ ؟ قَالَ :لاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۸) حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا: میں نے ذبح کرنے سے پہلے حلق کرلیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

(۳۷۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، حَلَقْت قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ ؟ قَالَ :لاَ حَرَجَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۳۷۲۹۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نحر کرنے سے پہلے حلق کرلیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بات نہیں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس پر دم واجب ہے۔

(۳۰) تَخْلِيلُ الْخَمْرِ

شراب کو سرکہ بنانے کا بیان

(۳۷۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ أَيْتَامًا وَرِثُوا خَمْرًا ، فَسَأَلَ أَبُو طَلْحَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَهُ خَلًّا ، قَالَ :لاَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۳۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ یتیم بچوں کو وراثت میں شراب ملی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو سرکہ بنانے کے بارے میں پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۱) اغْتِيَالُ نَاكِحِ الْمَحَارِمِ

محارم سے نکاح کرنے والے کو قتل کرنے کا بیان

(۳۷۳۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ

إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِرَأْسِهِ.

(۳۷۳۰۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس آدمی کی طرف بھیجا جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا تھا اور حکم دیا کہ اس کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہو۔

(٣٧٣٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ ، فَقُلْتُ :أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ فَقَالَ :أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ أَقْتُلَهُ ، أَوْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ.

وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ الْحَدُّ.

(۳۷۳۰۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے ماموں سے ملا اور ان کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کی ہے تاکہ میں اسے قتل کر دوں یا (فرمایا) میں اس کی گردن مار دوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس آدمی پر صرف حد لاگو ہوگی۔

(٣٢) ذَكَاةُ الْجَنِينِ

جنین کی زکوٰۃ کا بیان

(٣٧٣٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نُوفٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ذَكَاةُ الْجَنِينِ ، ذَكَاةُ أُمِّهِ إِذَا أَشْعَرَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ تَكُونُ ذَكَاتُهُ ذَكَاةَ أُمِّهِ. (ترمذی ۱۴۷۶۔ ابوداؤد ۲۸۲۰)

(۳۷۳۰۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں کو ذبح کرنا ہی جنین کو ذبح کرنا ہے جبکہ اس کے بال نکل آئے ہوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جنین کی ماں کو ذبح کرنا، جنین کو ذبح کرنا نہیں ہوگا۔

(٣٣) أَكْلُ لَحْمِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان

(٣٧٣٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ :نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ، أَوْ أَصَبْنَا مِنْ لَحْمِهِ.

(۳۷۳۰۴) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں گھوڑے کو نحر (ذبح) کیا اور ہم نے اس کا گوشت کھالیا۔ یا (فرمایا) ہمیں اس کا گوشت ملا۔

(٣٧٣٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَطْعَمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

(۳۷۳۰۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا (یعنی کھانے کا کہا) اور ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا۔

(٣٧٣٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَكَلْنَا لُحُومَ الْخَيْلِ يَوْمَ خَيْبَرَ.
- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ تُؤْكَلُ.

(۳۷۳۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر کے دن گھوڑوں کا گوشت کھایا۔
اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: گھوڑوں کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

(٣٤) الانْتِفَاعُ بِالْمَرْهُونِ

گروی چیز سے نفع حاصل کرنے کا بیان

(٣٧٣٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ.

(۳۷۳۰۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرہونہ سواری پر سوار ہوا جاسکتا ہے۔ تھنوں (والے جانور) کا دودھ پیا جاسکتا ہے جب یہ مرہون ہو (تب بھی) اور جو آدمی سوار ہوگا یا دودھ پیے گا اس پر اس (جانور) کا خرچہ ہوگا۔

(٣٧٣٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : الرَّهْنُ مَحْلُوبٌ وَمَرْكُوبٌ.

(۳۷۳۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرہونہ جانور کو دوہا جاسکتا ہے اور اس پر سواری کی جاسکتی ہے۔

(٣٧٣٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: الرَّهْنُ مَحْلُوبٌ وَمَرْكُوبٌ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُنْتَفَعُ بِهِ وَلاَ يُرْكَبُ.

(۳۷۳۰۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گروی والے جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ دوہنا درست ہے۔
اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: مرہونہ چیز سے نفع اٹھانا، سواری کرنا درست نہیں ہے۔

(۳۵) خِيَارُ الْمَجْلِسِ

مجلس کے اختیار کا بیان

(۳۷۳۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ.

(۳۷۳۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع، مشتری کو اپنی بیع میں اختیار رہتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں الّا یہ کہ ان کی بیع میں کوئی (اضافی) اختیار ہو۔

(۳۷۳۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(۳۷۳۱۱) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع، مشتری کو باہم جُدا ہونے تک اختیار (فسخ) ہوتا ہے۔

(۳۷۳۱۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السَّحِيمِيّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، أَوْ يَكُنْ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ.

(۳۷۳۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادہ ہے کہ بائع، مشتری کو اپنی بیع میں تب تک اختیار ہے جب تک باہم جُدا نہ ہو جائیں۔ یا ان کی بیع میں کوئی (اضافی) اختیار ہو۔

(۳۷۳۱۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(۳۷۳۱۳) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بائع، مشتری کو باہم جُدا ہونے تک اختیار (فسخ) ہوتا ہے۔

(۳۷۳۱٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَجُوزُ الْبَيْعُ وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا. (ابن ماجه ۲۱۸۳۔ احمد ۱۷)

(۳۷۳۱۴) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بائع، مشتری کو باہمی جدال تک اختیار ہوتا ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: بیع جائز (نافذ) ہو جاتی ہے اگر چہ باہمی جدائی نہ ہوئی ہو۔

(۳۶) سُجُودُ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلاَمِ

گفتگو کے بعد سجدہ سہو کا بیان

(۳۷۳۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلاَمِ.

(۳۷۳۱۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کے بعد سہو کے لئے دو سجدے کئے۔

(۳۷۳۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ.

(۳۷۳۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے لئے دو سجدے فرمائے۔

(۳۷۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ :الْخِرْبَاقُ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَقَصَتِ الصَّلاَةُ ؟ قَالَ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :صَلَّيْتَ ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ ، فَصَلَّى رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ ، ثُمَّ سَلَّمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِذَا تَكَلَّمَ فَلاَ يَسْجُدُهُمَا.

(۳۷۳۱۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات پڑھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مڑ گئے۔ تو ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا جس کو خرباق کہا جاتا تھا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز تھوڑی ہوگئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ آپ نے تین رکعات پڑھی ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت (اور) پڑھی پھر سلام پھیرا اور سجدہ سہو کیا پھر سلام پھیرا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب نمازی گفتگو کر لے تو پھر سجدہ سہو نہیں کرے گا (بلکہ تجدید نماز کرے گا)۔

(۳۷) أَقَلُّ الْمَهْرِ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ

حق مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے

(۳۷۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَعْلَيْنِ ، فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ.

(۳۷۳۱۸) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں دو جوتیوں کو مہر بنا کر نکاح کیا تو نبی ﷺ نے اس کے نکاح کو جائز قرار دیا۔

(۳۷۳۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلٍ :انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا ، فَعَلِّمْهَا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۷۳۱۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک آدمی سے کہا۔ جاؤ اس نے س عورت سے تمہارا نکاح کر دیا ہے اور تم اس کو قرآن کی ایک سورۃ سکھا دو۔

(۳۷۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اسْتَحَلَّ بِدِرْهَمٍ فَقَدِ اسْتَحَلَّ.

(۳۷۳۲۰) حضرت ابن ابی لبیبہ رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک درہم کے عوض (عورت میں) حلّت کو طلب کرتا ہے تو تحقیق حلّت ثابت ہو جاتی ہے۔

(۳۷۳۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، قَالَ :خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :﴿أَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنكُمْ﴾ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الْعَلاَئِقُ بَيْنَهُمْ ؟ قَالَ :مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ أَهْلُوهُمْ.

(۳۷۳۲۱) حضرت عبدالرحمٰن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: ﴿أَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنكُمْ﴾ ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کے درمیان بندھن (کا عوض) کیا ہے؟

(۳۷۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :تَزَوَّجَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، قُوِّمَتْ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ وَثُلُثًا.

(۳۷۳۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک گٹھلی کے وزن کے بقدر سونے کے عوض نکاح کیا تھا۔ جس کی قیمت تین درہم اور تہائی درہم تھی۔

(۳۷۳۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ فَهُوَ مَهْرٌ.

(۳۷۳۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جس مقدار پر میاں بیوی راضی ہو جائیں وہی مہر ہوگا۔

(۳۷۳۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ :مَا أَدْنَى مَا يَتَزَوَّجُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ؟ قَالَ :وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

(۳۷۳۲۴) حضرت ابن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے اس مقدار (مہر) کا سوال کیا جس پر آدمی شادی کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: گٹھلی کے وزن کے بقدر سونا۔

(٣٧٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَوْ رَضِيَتْ بِسَوْطٍ كَانَ مَهْرًا.

(۳۷۳۲۵) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر عورت ایک لاٹھی (حق مہر) پر راضی ہو جائے تو یہی مہر ہو جائے گا۔

(٣٧٣٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَيْرٍ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ ، قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا الْعَلاَئِقُ بَيْنَهُمْ ؟ قَالَ : مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ أَهْلُوهُمْ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُهَا عَلَى أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

(۳۷۳۲۶) حضرت ابن البیلمانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کے مابین بندھن (کا عوض) کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شئی پر ان کے گھر والے راضی ہو جائیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: آدمی، عورت کے ساتھ دس درہم سے کم مقدار پر شادی نہیں کر سکتا۔

(٣٨) هَلْ يَكُونُ الْعِتْقُ صَدَاقًا ؟

کیا آزادی مہر بن سکتی ہے؟

(٣٧٣٢٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : مَا أَصْدَقَهَا ؟ قَالَ : أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا ، جَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

(۳۷۳۲۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور پھر ان سے شادی کر لی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ان کو کیا مہر دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ انہیں ان کی جان مہر میں دی تھی، یعنی ان کی آزادی کو حق مہر بنا لیا گیا تھا۔

(٣٧٣٢٨) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ الرَّجُلُ أُمَّ وَلَدِهِ ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا.

(۳۷۳۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر آدمی چاہے تو اپنی اُمّ ولد کو آزاد کر دے اور اس کی آزادی کو اس کا مہر شمار کر لے۔

(٣٧٣٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : مَنْ أَعْتَقَ وَلِيدَتَهُ ، أَوْ أُمَّ وَلَدِهِ وَجَعَلَ ذَلِكَ لَهَا صَدَاقًا ، رَأَيْتُ ذَلِكَ جَائِزًا لَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَجُوزُ إِلاَّ بِمَهْرٍ.

(۳۷۳۲۹) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنی لونڈی یا اُمّ ولد کو آزاد کر دے اور اسی آزادی کو اس کے لئے مہر بنا دے تو میں یہ کام اس کے لیے جائز سمجھتا ہوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ نکاح (آزاد کردہ لونڈی کا) بھی مہر کے ساتھ جائز ہوگا۔

(۳۹) اقْتِدَاءُ الْمُتَنَفِّلِ بِالإِمَامِ فِي الْفَجْرِ

فجر کی نماز میں امام کے پیچھے نفلوں کی نیّت سے اقتدا کرنے کا بیان

(۳۷۳۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ ، قَالَ : فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلاَةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ وَانْحَرَفَ ، إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ ، فَقَالَ : عَلَيَّ بِهِمَا ، فَأُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا ، فَقَالَ : مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا ؟ قَالاَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلاَ ، إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ، ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ ، فَصَلِّيَا مَعَهُمْ ، فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ.

(۳۷۳۳۰) حضرت جابر بن اسود رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے حج میں شریک ہوا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز مسجدِ خیف میں پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز پڑھ چکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رُخ مبارک موڑا تو لوگوں کے اخیر میں دو آدمی بیٹھے تھے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ پس ان دونوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اس حال میں کہ ان پر کپکپی طاری تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگوں کو ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آئندہ ایسا مت کرو۔ جب تم اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو پھر تم مسجد کی طرف آؤ۔ تو تم لوگوں کے ساتھ (جماعت میں) نماز پڑھو۔ کیونکہ یہ تمھارے لئے نفل ہو جائے گی۔

(۳۷۳۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ بِشْرٍ ، أَوْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ الدِّئَلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ تُعَادُ الْفَجْرُ. (احمد ۳۴۔ مالک ۱۳۲)

(۳۷۳۳۱) حضرت بشر یا بُسر بن محجن اپنے والد سے ایسی ہی مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: فجر کی نماز کا (امام کے ساتھ) اعادہ نہیں کیا جائے گا۔

(٤٠) تَكْرَارُ الْجَمَاعَةِ

دوسری مرتبہ جماعت کا بیان

(٣٧٣٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلَى هَذَا ؟ قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى مَعَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ : لاَ تَجْمَعُوا فِيهِ.

(۳۷۳۳۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (مسجد میں) حاضر ہوا درانحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے: راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون اس (کی نماز) پر تجارت کرے گا؟ راوی کہتے ہیں: پس ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے آنے والے شخص کے ہمراہ نماز پڑھی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس صورت میں (دوبارہ) جماعت نہ کرواؤ۔

(٤١) قَتْلُ الْحُرِّ بِالْعَبْدِ

آزاد کو غلام کے بدلے میں قتل کرنے کا بیان

(٣٧٣٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُقْتَلُ بِهِ.

(۳۷۳۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اپنے غلام کو قتل کرے گا، ہم اس کو قتل کریں گے اور جو کوئی اپنے غلام کا ناک کاٹے گا ہم اس کا ناک کاٹیں گے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: آزاد کو غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٤٢) طُلُوعُ الشَّمْسِ أَثْنَاءَ الصَّلاَةِ

دوران نماز طلوع آفتاب ہو جانے کا بیان

(٣٧٣٣٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاَةَ ، مَنْ أَدْرَكَ مِنْ

صَلاَةِ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاَةَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: إِذَا صَلَّى رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ لَمْ تُجْزِئْهُ. (مالك ۵۔ احمد ۴۶۲)

(۳۷۳۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غروبِ آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو تحقیق اس نے پوری نماز پالی۔ اور جو شخص طلوعِ آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالے تو تحقیق اس نے پوری نماز پالی۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی فجر کی ایک رکعت پڑھ چکے اور سورج طلوع ہو جائے تو اس آدمی کو یہ فجر کفایت نہیں کرے گی۔

(۴۳) كَفَّارَةُ الصَّوْمِ

روزے کے کفارہ کا بیان

(۳۷۳۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ: وَمَا أَهْلَكَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: أَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ: لاَ أَجِدُ، قَالَ: صُمْ شَهْرَيْنِ، قَالَ: لاَ أَسْتَطِيعُ، قَالَ، أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ: لاَ أَجِدُ، قَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسَ، فِينَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِ، مَا بَيْنَ لاَبَتِي الْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنَّا، فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: انْطَلِقْ، فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: لاَ يَجُوزُ أَنْ يُطْعِمَهُ عِيَالَهُ.

(۳۷۳۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میں تو ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں کس چیز نے ہلاک کر دیا ہے؟ اس آدمی نے کہا۔ میں نے ماہ رمضان میں (روزہ کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک غلام کو (بطور کفارہ) آزاد کر دو۔ اس آدمی نے عرض کیا: میرے پاس تو غلام نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو مہینے کے روزے رکھو۔ اس آدمی نے کہا۔ مجھے اس کی استطاعت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس آدمی نے عرض کیا۔ مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پس وہ آدمی بیٹھ گیا۔ وہ آدمی بیٹھا ہی ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھال لایا گیا اس میں کھجوریں تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیٹھے ہوئے آدمی سے فرمایا۔ یہ لے جاؤ اور اس کو صدقہ کر دو۔ اس آدمی نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: مدینہ کی دھرتی پر ہم سے زیادہ فقیر اور محتاج کوئی گھرانہ نہیں ہے۔

آپ ﷺ (یہ سن کر) ہنس دیے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف والے دانت ظاہر ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ جاؤ چلے جاؤ۔ اور یہ اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اپنے عیال کو یہ (صدقہ) کھلانا جائز نہیں ہے۔

(٤٤) صَلاَةُ الْعِيدِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي

دوسرے دن عید کی نماز پڑھنے کا بیان

(٣٧٣٣٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمُومَتِي مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلاَلُ شَوَّالٍ ، فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا ، فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلاَلَ بِالأَمْسِ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْطِرُوا ، وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى عِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْغَدِ.

(٣٧٣٣٦) حضرت عمیر بن انس بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے انصاری چچاؤں نے جو آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ بیان کیا کہ ہم پر شوال کا چاند (بادل وغیرہ کی وجہ سے) چھپا رہ گیا اور ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا۔ آخر دن کو سواروں کی ایک جماعت آئی اور اس نے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا۔ تو نبی پاک ﷺ نے لوگوں کو افطار کرنے کا حکم دیا اور دوسرے دن عید کے لئے نکلنے کا حکم دیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: دوسرے دن لوگ عید کو نہیں نکلیں گے۔

(٤٥) بَيْعُ الْمُصَرَّاةِ

مُصراۃ (دودھ روکے ہوئے جانور) کی بیع کا بیان

(٣٧٣٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

(٣٧٣٣٧) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس آدمی نے مُصرّاۃ (وہ جانور جس کا مالک اس کا دودھ دوہنا اس نیت سے بند کر دے کہ اس کے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا دیکھ کر مشتری زیادہ ثمن دے گا) کو خریدا۔ اس کو اس بیع میں اختیار ہے اگر چاہے تو اس مُصراۃ کو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوروں کا بھی واپس کر دے۔

(٣٧٣٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ ، إِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ بِخِلافِهِ.

(۳۷۳۳۸) حضرت عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مُصراۃ کو خرید لے تو اس کو دو چیزوں کا اختیار ہے اگر اس کو واپس کرنا چاہتا ہے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع گندم کا واپس کرے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول اس کے برخلاف ذکر کیا گیا ہے۔

(٤٦) حُكْمُ انْتِبَاذِ الْخَلِيطَيْنِ

دو چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانے کے حکم کا بیان

(٣٧٣٣٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا.

(۳۷۳۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور کشمش کی اکٹھی نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اور اسی طرح کچی اور پکی کھجور کی اکٹھی نبیذ سے منع فرمایا۔

(٣٧٣٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى أَهْلِ جُرَشَ.

(۳۷۳۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور کشمش کو اکٹھا (نبیذ) کرنے سے اور کچی کھجور اور کشمش کو اکٹھا (نبیذ) کرنے سے منع فرمایا۔ اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جُرش کے نام لکھی تھی۔

(٣٧٣٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا ، وَلاَ تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ ، وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

(۳۷۳۴۱) حضرت عبد اللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور اور کشمش کو اکٹھا نبیذ نہ کرو اور کچی پکی کھجور کو اکٹھا نبیذ نہ کرو۔ اور ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ نبیذ کرلو۔

(٣٧٣٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :نَهَى

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.
- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۳۴۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی، پکی اور کشمش، کھجور (کے اکٹھے نبیذ) سے منع فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٧) نِكَاحُ الْمُحَلِّلِ

حلالہ کرنے والے کے نکاح کا بیان

(٣٧٣٤٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۷۳۴۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جارہا ہے اس پر لعنت فرمائی۔

(٣٧٣٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَة ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنِ الْمُسَيب بْنِ رَافِع ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ ، قَالَ عُمَرُ :لاَ أُوتِيَ بِمُحَلِّلٍ ، وَلاَ مُحَلَّلٍ لَهُ ، إِلاَّ رَجَمْتهمَا.

(۳۷۳۴۴) حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ میرے پاس کوئی حلالہ کرنے والا یا وہ شخص جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے۔ لایا گیا تو میں اس کو سنگسار کروں گا۔

(٣٧٣٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۷۳۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے اس پر لعنت فرمائی ہے۔

(٣٧٣٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۷۳۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے پر اور اس پر جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے لعنت فرماتے ہیں۔

(٣٧٣٤٧) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَهَا لِيُحِلَّهَا ، فَرَغِبَ فِيهَا فَلاَ بَأْسَ أَنْ يُمْسِكُهَا.

(۳۷۳۴۷) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے پر اور اس پر جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے لعنت فرماتے ہیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی عورت کے ساتھ حلالہ کی غرض سے شادی کرے پھر آدمی کو وہ عورت مرغوب ہو جائے تو اس کو اپنے پاس ٹھہرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٨) تَعْرِيفُ اللُّقَطَةِ

گری پڑی چیز کی پہچان کروانے کا بیان

(٣٧٣٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّأْيِ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ ، فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ فَاسْتَنْفِقْهَا.

(۳۷۳۴۸) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک اس کی پہچان کرواؤ۔ پس اگر اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دو) وگرنہ اس کو تم خرچ کر ڈالو۔

(٣٧٣٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : خَرَجْتُ أَنَا ، وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ ، وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعُذَيْبِ الْتَقَطْتُ سَوْطًا ، فَقَالاَ لِي : أَلْقِهِ ، فَأَبَيْتُ ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : الْتَقَطْتُ مِئَةَ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا ، فَأَتَيْتُهُ ، فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ وَجَدْتَ صَاحِبَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ ، وَإِلاَّ فَاعْرِفْ عَدَدَهَا ، وَوِعَائَهَا ، وَوِكَائَهَا ، ثُمَّ تَكُونُ كَسَبِيلِ مَالِكَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا غَرِمَ لَهُ.

(۳۷۳۴۹) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں زید بن صوحان رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نکلے یہاں تک کہ جب ہم عذیب مقام پر پہنچے تو میں نے ایک لاٹھی گری ہوئی اُٹھالی۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ اس لاٹھی کو پھینک دو۔ میں نے انکار کیا۔ پس جب ہم مدینہ پہنچے تو میں اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے اس کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سو دینار گرے ہوئے اٹھائے تھے اور یہ بات میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان فرمائی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک سال تک اس کی پہچان (لوگوں میں اعلان) کرواؤ۔ پس میں نے ان دیناروں کا ایک سال تک اعلان کروایا لیکن میں نے ان دیناروں کو پہچاننے والا کوئی نہ پایا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی ایک سال تک پہچان کرواؤ۔ پھر اگر تم اس کے مالک کے پالو تو یہ اس کو دے دو وگرنہ تم اس کی تعداد، اس کا برتن اور اس کی رسی کی پہچان کرواؤ۔ پھر تم اس کے مالک کی طرح ہو جاؤ گے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر لقطہ کا مالک آجائے تو اس کا تاوان بھرا جائے گا۔

(٤٩) بَيْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلاَحِهِ

بُدوِّ صلاح (آفت سے مامون ہونے) سے پہلے پھل کی بیع کا بیان

(٣٧٣٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ.

(۳۷۳۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو بُدوِّ صلاح سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے (بدوصلاح کا مفہوم چند احادیث کے بعد والی حدیث میں مرفوعاً بیان ہوگا)۔

(٣٧٣٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (بخاری ٢٣٨١۔ مسلم ٨١)

(۳۷۳۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے بُدوِّ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(٣٧٣٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ شِرَاءِ الثَّمَرِ ؟ فَقَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

(۳۷۳۵۲) حضرت زید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پھلوں کی خریداری سے بابت سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بُدوِّ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(٣٧٣٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ مُعَاوِيَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُحْرَزَ مِنْ كُلِّ عَارِضٍ.

(۳۷۳۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ عارض (مصیبت) سے محفوظ ہو جائیں۔

(٣٧٣٥٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، قَالُوا: وَمَا بُدُوُّ صَلاَحِهَا؟ قَالَ: تَذْهَبُ عَاهَاتُهَا وَيَخْلُصُ طَيِّبُهَا.

(۳۷۳۵۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بُدو صلاح سے پہلے پھلوں کی بیع کو منع فرمایا ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ پھلوں کی بُدوِّ صلاح کیا ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: پھلوں کی آفات ختم ہو جائیں اور اس میں میوہ خلاصی پا جائے۔

(یعنی عادتاً آفات کا وقت گزر جائے اور حفاظت کا وقت شروع ہو جائے)

(٣٧٣٥٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ ؟ فَقَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ ، أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ ، وَحَتَّى يُوزَنَ ، قُلْتُ : وَمَا يُوزَنُ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ : حَتَّى يُحْرَزَ. (بخاری ۲۲۵۰۔ مسلم ۱۱۶۷)

(۳۷۳۵۵) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجوروں کی بیع کے متعلق سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع کیا یہاں تک کہ آدمی اس میں سے کھائے یا (فرمایا) وہ کھائی جا سکے۔ اور یہاں تک کہ وہ وزن کی جا سکے۔ میں نے پوچھا۔ اس کے وزن کئے جانے سے کیا مراد ہے؟ تو ان کے پاس بیٹھے ایک آدمی نے جواب دیا: یہاں تک کہ وہ محفوظ ہو جائے۔

(٣٧٣٥٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ ، فَقِيلَ لأَنَسٍ : مَا زَهْوُهُ ؟ قَالَ : يَحْمَرُّ ، أَوْ يَصْفَرُّ.

(۳۷۳۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا یہاں تک اس کی نشوونما ہو جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس کی نشوونما کیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ سُرخ یا پیلا ہو جائے۔

(٣٧٣٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

(۳۷۳۵۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدو صلاح سے قبل پھلوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(٣٧٣٥٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِهِ بَلَحًا ، وَهُوَ خِلاَفُ الأَثَرِ.

(۳۷۳۵۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدو صلاح سے قبل پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اس کو کچا بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ بات حدیث کے خلاف ہے۔

(٥٠) سِنُّ الْبُلُوغِ

بلوغت کی عمر کا بیان

(٣٧٣٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي ، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ

عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي ، قَالَ نَافِعٌ :فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فَقَالَ :هَذَا حَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ فِي الْمُقَاتِلَةِ ،وَلابْنِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فِي الذُّرِّيَّةِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ ثَمَانَ عَشْرَةَ ، أَوْ سَبْعَ عَشْرَةَ.

(۳۷۳۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے اُحد کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں اس وقت چودہ سال کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھا اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خندق کے دن پیش کیا گیا۔ میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز کو بیان کی۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے فرمایا: یہی چھوٹے بڑے میں حد ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ پندرہ سال والے کو مقاتلین میں شمار کرو اور چودہ سال والے کو بچوں میں شمار کرو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ لڑکی پر اٹھارہ سال یا سترہ سال تک پہنچنے تک کچھ بھی (لازم) نہیں ہے۔

(۵۱) حُكْمُ الْخَرْصِ فِي التَّمْرِ

کھجوروں میں تخمینہ لگانے کے حکم کا بیان

(۳۷۳۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ، فَتُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا ، كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا ، فَتِلْكَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّخْلِ وَالْعِنَبِ.

(۳۷۳۶۰) حضرت سعید بن میسّب رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کا تخمینہ لگانے کی طرح انگوروں کا تخمینہ لگانے کا حکم دیا۔ پس انگوروں کی زکوۃ کشمش کی شکل میں اور خرما کی زکوۃ کھجوروں کی شکل میں ادا کی جائے گی۔ کھجوروں اور انگوروں کے بارے میں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت ہے۔

(۳۷۳۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ ، فَخَرَصَ عَلَيْهِمَ النَّخْلَ.

(۳۷۳۶۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان پر کھجوروں میں تخمینہ لگانا مقرر کیا۔

(۳۷۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودٍ ، يَقُولُ :جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا ، فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا خَرَصْتُمْ ، فَخُذُوا وَدَعُوا.

(۳۷۳۶۲) حضرت عبد الرحمان بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس میں آئے اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تخمینہ لگاؤ تو (کچھ) لے لو اور (کچھ) چھوڑ دو۔

(٣٧٣٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ ، يَقُولُ :خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ ، يَعْنِي خَيْبَرَ ، أَرْبَعِينَ أَلْفَ وَسْقٍ ، وَزَعَمَ أَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ أَخَذُوا التَّمْرَ ، وَعَلَيْهِمْ عِشْرُونَ أَلْفَ وَسْقٍ.

(۳۷۳۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے خیبر کی کھجوروں کا تخمینہ چالیس ہزار وسق لگایا۔ اور ان کو یہ گمان تھا کہ جب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو اختیار دیا تو انہوں نے کھجوریں لے لیں اور ان پر بیس ہزار وسق تھے۔

(٣٧٣٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ أَبَا حَثْمَةَ خَارِصًا لِلنَّخْلِ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَى الْخَرْصَ.

(۳۷۳۶۴) حضرت بُشیر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کا تخمینہ لگانے کے لئے بھیجتے تھے۔
اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ تخمینہ لگانے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(٥٢) إِنْفَاقُ الأَبِ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

والد کا اپنی اولاد کے مال میں سے اپنی ذات پر خرچ کرنے کا بیان

(٣٧٣٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَطْيَبُ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ :مِنْ كَسْبِهِ ، وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ.

(۳۷۳۶۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی سب سے پاکیزہ جو کھاتا ہے وہ اپنی کمائی (کا مال) ہے اور آدمی کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔

(٣٧٣٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمَّتِهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ ، وَإِنَّ أَوْلاَدَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ.

(۳۷۳۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جو کچھ کھاتے ہو اس میں سے پاکیزہ مال تمہاری کمائی والا مال ہے اور تمہاری اولادیں بھی تمہاری کمائی ہیں۔

(٣٧٣٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبِي غَصَبَنِي مَالِي ، فَقَالَ :أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ.

(۳۷۳۶۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک انصاری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول

اللہ ﷺ! میرے باپ نے میرا مال غصب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

(۳۷۳۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي مَالاً ، وَلأَبِي مَالٌ ، قَالَ :أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ. (عبدالرزاق ۱۶۶۲۸)

(۳۷۳۶۸) حضرت محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس بھی مال ہے اور میرے والد کے پاس بھی مال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

(۳۷۳۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : يَأْكُلُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ مَا شَاءَ ، وَلاَ يَأْكُلُ الْوَلَدُ مِنْ مَالِ وَالِدِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ.

(۳۷۳۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آدمی اپنی اولاد کے مال میں سے جتنا چاہے کھا سکتا ہے اور اولاد اپنے والد کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر نہیں کھا سکتی۔

(۳۷۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ أَبِي اجْتَاحَ مَالِي ، قَالَ :أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مُحْتَاجًا فَيُنْفِقُ عَلَيْهِ.

(۳۷۳۷۰) حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میرا والد میرے مال کا محتاج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: باپ اگر محتاج ہو تو اولاد کے مال میں سے لے سکتا ہے اور خود پر خرچ کر سکتا ہے وگرنہ نہیں۔

(۵۳) شُرْبُ أَبْوَالِ الإِبِلِ

اونٹوں کے پیشاب کو پینے کا بیان

(۳۷۳۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا ، فَقَالَ لَهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا ، فَافْعَلُوا.

(۳۷۳۷۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ عُرینہ سے کچھ لوگ مدینہ میں حاضر ہوئے۔ تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اگر تم صدقہ کے اونٹوں کی طرف نکلنا اور ان کا دودھ اور پیشاب پینا چاہتے ہو تو

ایسا کرلو۔

(٣٧٣٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً ، قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَاسْتَوْخَمُوا الأَرْضَ ، وَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا؟ قَالُوا : بَلَى ، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا. - وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَرِهَ شُرْبَ أَبْوَالِ الإِبِلِ.

(۳۷۳۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عکل سے آٹھ افراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ انہیں مدینہ کی زمین موافق نہ آئی اور ان کے جسم بیمار ہو گئے تو انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں نہیں چلے جاتے تا کہ تم اونٹوں کے پیشاب اور دودھ پیو؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! پس وہ لوگ چلے گئے اور انہوں نے اونٹوں کے دودھ اور پیشاب کو پیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ اونٹوں کے پیشاب کو مکروہ جانتے تھے۔

(٥٤) حَرَمُ الْمَدِينَةِ

مدینہ کے محترم ہونے کا بیان

(٣٧٣٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ الْمَدِينَةِ ؛ أَنْ تُقْطَعَ عِضَاهُهَا ، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا ، وَقَالَ : الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. (مسلم ۹۹۲۔ احمد ۱۸۱)

(۳۷۳۷۳) حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے درمیان کو حرام قرار دیتا ہوں اس بات سے کہ اس کا درخت کاٹا جائے یا اس کے شکار کو قتل کیا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر لوگ اس بات کو جانتے۔

(٣٧٣٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ ، فَقَالَ : مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلاَّ كِتَابَ اللهِ ، وَهَذِهِ الصَّحِيفَةَ ، صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الإِبِلِ ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ ، قَالَ : وَفِيهَا ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ.

(۳۷۳۷۴) حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: جو کوئی گمان کرتا ہے

کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے جس کو ہم پڑھتے ہیں سوائے کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے۔ اس صحیفہ میں اونٹ کے دانت تھے اور زخموں کے بارے میں کچھ احکام تھے۔ (تو اس کا گمان غلط ہے) راوی کہتے ہیں کہ اس میں یہ بات بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ مقام عیر سے مقام ثور تک حرم ہے۔

(۳۷۳۷۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ : أَهْوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ.

(۳۷۳۷۵) حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ مامون حرم ہے۔

(۳۷۳۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا ، يُرِيدُ الْمَدِينَةَ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : لَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ سَاكِنَةً لَمَا ذَعَرْتُهَا. (ترمذی ۳۹۲۱۔ احمد ۴۸۷)

(۳۷۳۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے، یعنی مدینہ کے، دونوں سنگریزوں کے مابین کو حرم قرار دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں (یہاں پر) ہرن ٹھہرا پاؤں تو میں اس کو بھی خوف زدہ نہیں کروں گا۔

(۳۷۳۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى لِسَانِي مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ الْمَدِينَةِ. (بخاری ۱۸۶۹۔ احمد ۲۸۶)

(۳۷۳۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری زبان سے مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے درمیان کو حرم بنا دیا ہے۔

(۳۷۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ أَبُو سَعْدٍ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ الأَسْوَافَ ، فَصَادَ بِهَا نُهَسًا ، يَعْنِي طَائِرًا ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَهُوَ مَعَهُ ، فَعَرَكَ أُذُنَهُ ، وَقَالَ : خَلِّ سَبِيلَهُ ، لاَ أُمَّ لَكَ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا. (احمد ۱۸۱۔ طبرانی ۴۹۱۱)

(۳۷۳۷۸) حضرت شرحبیل ابو سعد بیان فرماتے ہیں کہ وہ اسواف میں داخل ہوئے (وہاں پر) انہوں نے ایک پرندہ شکار کیا۔ (اس دوران) ان کے پاس زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ وہ پرندہ ابو سعد کے پاس تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ابو سعد کے کان کو مسلا اور فرمایا۔ تیری ماں نہ ہو! اس کا راستہ چھوڑ دے۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے مابین کو حرام قرار دیا ہے۔

(۳۷۳۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ

لابَتَيِ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ ، قَالَ :ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَجِدُ أَحَدَنَا فِي يَدِهِ الطَّيْرُ قَدْ أَخَذَهُ ، فَيَفُكُّهُ مِنْ يَدِهِ فَيُرْسِلُهُ. (مسلم ۱۰۰۳۔ ابو یعلی ۱۰۰۶)

(۳۷۳۷۹) حضرت عبدالرحمان اپنے والد ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں جیسا کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ اگر ہم میں سے کسی کے ہاتھ پرندہ پکڑا ہوا دیکھتے تو اس کو اس کے ہاتھ سے روک لیتے پھر پرندہ کو چھڑوا دیتے۔

(۳۷۳۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ :أَحَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، هِيَ حَرَامٌ ، حَرَّمَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (بخاری ۱۸۶۷۔ مسلم ۹۹۴)

(۳۷۳۸۰) حضرت عاصم احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم قرار دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! یہ حرم ہے اس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل احترام ٹھہرایا ہے۔ اس کا گھاس (بھی) نہیں کاٹا جائے گا۔ جو شخص ایسا کرے (گھاس کاٹے) تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(۳۷۳۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ بِمَا حَرَّمْتَ بِهِ مَكَّةَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. (احمد ۳۱۸)

(۳۷۳۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا۔ اے اللہ! میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسا کہ آپ نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس آدمی پر کچھ بھی نہیں ہے۔

(۵۵) ثَمَنُ الْكَلْبِ

کتے کے ثمن کا بیان

(۳۷۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ عورت کے مہر سے اور کتے کے ثمن سے منع فرمایا ہے۔

(۳۷۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ کے مہر سے اور کتے کے ثمن سے منع فرمایا ہے۔

(٣٧٣٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَخْبَثُ الْكَسْبِ ثَمَنُ الْكَلْبِ ، وَكَسْبُ الزَّمَّارَةِ.

(۳۷۳۸۴) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خبیث ترین کمائی کتے کا ثمن اور بانسری بجانے والے کی کمائی ہے۔

(٣٧٣٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :أُرَى أَبَا سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ.

(۳۷۳۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کے ثمن سے منع فرمایا۔

(٣٧٣٨٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۶) حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے ثمن سے منع فرمایا۔

(٣٧٣٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :ثَمَنُ الْكَلْبِ ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ ، وَثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَخَّصَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کا ثمن، زانیہ کا مہر اور شراب کی قیمت حرام ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ: آپ نے کتے کے ثمن میں رخصت دی ہے۔

(٥٦) نِصَابُ قَطْعِ الْيَدِ فِي السَّرِقَةِ

چوری میں ہاتھ کاٹنے کے نصاب کا بیان

(٣٧٣٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ، قُوِّمَ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ.

(۳۷۳۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال (کی چوری میں) جس کی قیمت تین درہم تھی، ہاتھ کاٹا تھا۔

(٣٧٣٨٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالاَ جَمِيعًا :أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

(۳۷۳۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۳۷۳۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِم.

(۳۷۳۹۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پانچ دراہم (کی چوری میں) ہاتھ کاٹا تھا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: دس درہم سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(٥٧) غَسْلُ الْيَدِ قَبْلَ إِدْخَالِهَا فِي الإِنَاءِ

برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے قبل دھونے کا بیان

(۳۷۳۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

(۳۷۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو اُٹھے تو وہ اپنے ہاتھ کو تین مرتبہ دھونے سے قبل برتن میں نہ ڈالے۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

(۳۷۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدِهِ مِنْ إِنَائِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

(۳۷۳۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے اٹھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ پر برتن میں سے تین مرتبہ پانی انڈیل دے۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

(۳۷۳۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا.

(۳۷۳۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی ایک رات کو اٹھے تو اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس کو دھولے۔

(٣٧٣٩٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنْ نَوْمِهِ ، فَلاَ يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۳۹۴) حضرت ابراہیم سے منقول ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی نیند سے بیدار ہوتو وہ اپنے ہاتھ کو برتن میں داخل نہ کرے گا یہاں تک کہ اس کو دھو لے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٨) وُلُوغُ الْكَلْبِ

کتے کے منہ مارنے کا بیان

(٣٧٣٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، أُولاَهُنَّ بِالتُّرَابِ.

(۳۷۳۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن کی پاکی کا طریقہ، جب کہ اس برتن میں کتا منہ ڈال دے، یہ ہے کہ اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی سے مانجھے۔

(٣٧٣٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

(۳۷۳۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا: جب کتا، تم میں سے کسی کے برتن میں منہ مار دے تو اس کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

(٣٧٣٩٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُطَرِّفًا ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ ، وَقَالَ : إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ : يُجْزِئُهُ أَنْ يَغْسِلَ مَرَّةً.

(۳۷۳۹۷) حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ مار دے تو اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور اس کو آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھ لو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس برتن کو ایک مرتبہ دھونا ہی کفایت کر دے گا۔

(۵۹) بَيْعُ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

تازہ کھجوروں کو چھوہاروں کے بدلے بیچنے کا بیان

(۳۷۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي عَيَّاشٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعْدًا عَنِ السُّلْتِ بِالذُّرَةِ ، فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ سَعْدٌ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ ، فَقَالَ : أَيَنْقُصُ إِذَا جَفَّ ؟ قُلْنَا :نَعَمْ ، قَالَ :فَنَهَى عَنْهُ.

(۳۷۳۹۸) حضرت زید ابو عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے جو کو مکئی کے عوض بنانے کا پوچھا تو انہوں نے اس کو مکروہ سمجھا۔ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تازہ کھجوروں کو چھوہاروں کے عوض بنانے کا پوچھا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کیا کھجور خشک ہو کر کم (ہلکی) ہو جاتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا۔

(۳۷۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ ، وَقَالَ :هُوَ أَقَلُّهُمَا فِي الْمِكْيَالِ ، أَوْ فِي الْقَفِيزِ.

(۳۷۳۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ کھجوروں کو چھوہاروں کا عوض بنانے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے کہ یہ (کھجوریں) پیمانہ میں یا قفیز میں کم آتی ہیں۔

(۳۷٤۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلاً.

(۳۷۴۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کو کشمش کے بدلے میں ماپ کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۷٤۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ ، وَقَالَ : الرُّطَبُ مُنْتَفِخٌ ، وَالتَّمْرُ ضَامِرٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۴۰۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ کھجوروں کو چھوہاروں کے بدلے برابر برابر لینے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ کھجور پھولی ہوئی جبکہ چھوہارے سکڑے ہوتے ہیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٦٠) تَلَقِّي الْبُيُوعِ

خریداری کو راستہ میں (یعنی شہر میں داخل ہونے سے قبل) کرنے کا بیان

(٣٧٤٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ.

(۳۷۴۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خریداری کو پہلے ہی کرنے سے (شہر میں داخلہ سے پہلے) منع فرمایا۔

(٣٧٤٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسْتَقْبِلُوا ، وَلاَ تُحَلِّفُوا.

(۳۷۴۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔تم استقبال نہ کرو اور نہ ہی تم قسمیں کھاؤ۔

(٣٧٤٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ. (مسلم ۱۴- احمد ۲۰)

(۳۷۴۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقی (شہر سے باہر ہی خریداری کرنے) سے منع فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٦١) تَخْمِيرُ رَأْسِ مُحْرِمٍ مَاتَ

حالتِ احرام میں مرنے والے کے سر کو ڈھانپنے کا بیان

(٣٧٤٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

(۳۷۴۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالتِ احرام میں تھا۔اس کی اونٹنی نے اس کو زمین پر پٹخ دیا تو وہ مر گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو پانی اور بیری سے غسل دو اور اس کو انہی دو کپڑوں میں کفن دے دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو بروز قیامت تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے۔

(٣٧٤٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

قَالَ : خَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَمَاتَ ، فَقَالَ : اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يُغَطَّى رَأْسُهُ.

(۳۷۴۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے اونٹ سے گر کر مر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو پانی اور بیری کے ساتھ غسل دو اور اس کو اس کے (انہی) دو کپڑوں میں کفنا دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو بروز قیامت تلبیہ کہنے کی حالت میں اٹھائیں گے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کا سر ڈھانپ دیا جائے گا۔

(٦٢) فَقْؤُ عَيْنِ الْمُتَطَلِّعِ

جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑنے کا بیان

(٣٧٤٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ، يَقُولُ : اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : لَوْ أَعْلَمُ أَنَّك تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْك ، إِنَّمَا الاِسْتِئْذَانُ مِنَ الْبَصَرِ. (طبرانی ۵۵۸۵)

(۳۷۴۰۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں میں سے کسی حجرہ میں جھانکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کنگھی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر کھجا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں یہ تیری آنکھ میں دے مارتا۔ اجازت طلب کرنے کا تعلق دیکھنے ہی سے تو ہے۔

(٣٧٤٠٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ خَلَلِ الْبَابِ ، فَسَدَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمِشْقَصٍ ، فَتَأَخَّرَ.

(۳۷۴۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے کہ ایک آدمی نے دروازے کی سوراخوں میں جھانکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف کنگھی کے ساتھ (مارنے کے لئے) نشانہ بنایا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

(٣٧٤٠٩) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ عَلَى قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ ، حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَؤُوا عَيْنَهُ.

(۳۷۴۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی آدمی کسی قوم کو ان کی اجازت کے بغیر جھانکے تو ان کے لئے اس آدمی کی آنکھ پھوڑنا حلال ہے۔

(٣٧٤١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ مِنْ كُوَّةٍ، فَرُمِيَ بِنَوَاةٍ، فَفُقِئَتْ عَيْنُهُ، لَبَطَلَتْ.
- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: يَضْمَنُ.

(۳۷۴۱۰) حضرت ہزیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی آدمی لوگوں کے گھر میں روشندان سے جھانکے اور اس کی طرف گٹھلی پھینکی جائے۔ اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو یہ زخم رائیگاں ہوگا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ضمان دیا جائے گا۔

(۶۳) اقْتِنَاءُ الْكَلْبِ

کتے کو پالنے کا بیان

(۳۷۴۱۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلاَّ كَلْبَ صَيْدٍ، أَوْ مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

(۳۷۴۱۱) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص شکاری کتے کے سوا کتا پالے گویا جانوروں کی دیکھ بھال والے کتے کے سوا کتا پالے تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کی واقع ہوگی۔

(۳۷۴۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ، فَنَبَحَتْ عَلَيْنَا كِلاَبٌ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلاَّ كَلْبَ ضَارِيَةٍ، أَوْ مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

(۳۷۴۱۲) حضرت عبد اللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بنی معاویہ کی طرف گیا۔ تو ہم پر کتوں نے بھونکنا شروع کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ جس نے شکاری کتے کے سوا یا جانوروں کی دیکھ بھال والے کتے کے سوا کتا پالا تو اس آدمی کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جائے گی۔

(۳۷۴۱۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ زَرْعٍ، وَلاَ صَيْدٍ، وَلاَ مَاشِيَةٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ.

(۳۷۴۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے بھی وہ کتا رکھا جو کھیتی شکار اور جانوروں کے لئے ضروری نہیں تھا تو اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کی ہو جائے گی۔

(۳۷۴۱۴) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لاَ يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا، وَلاَ ضَرْعًا، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ، فَقِيلَ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

قَالَ :إِی وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ.

(۳۷۴۱۴) نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کتا پالا نہ تو اسے کھیتی میں استعمال کیا اور نہ جانوروں کی حفاظت میں تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔ راوی سے پوچھا گیا: کیا آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے خود رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے یہ فرمان سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ اس مسجد کے رب کی قسم۔

(٣٧٤١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلاَّ كَلْبَ قَنَصٍ ، أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِاتِّخَاذِهِ.

(۳۷۴۱۵) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں جس نے کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتا پالا تو ہر روز اس کے عمل سے ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔

(٦٤) حُكْمُ الأَوْقَاصِ فِي الزَّكَاةِ

زکوۃ میں نصاب سے فاضل مقدار کے حکم کا بیان

(٣٧٤١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعًا ، أَوْ تَبِيعَةً ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً ، فَسَأَلُوهُ عَنْ فَضْلِ مَا بَيْنَهُمَا ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ حَتَّى سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لاَ تَأْخُذْ شَيْئًا.

(۳۷۴۱۶) حضرت حکم سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت معاذ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو یمن بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ (زکوۃ کی وصولی) ہر تیس گائیوں پر ایک مؤنث یا مذکر تبیعہ (ایک سالہ بچہ) کو لے۔ اور ہر چالیس گائیوں پر ایک دو سالہ گائے کا بچہ لے۔ لوگوں نے آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے ان دونوں کے درمیان کے بابت سوال کیا تو انہوں نے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے پوچھنے تک کچھ بھی لینے سے انکار فرمایا: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم (دو نصابوں کے مابین پر) کچھ نہ وصول کرو۔

(٣٧٤١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ.

(۳۷۴۱۷) حضرت شعبی رَحِمَهُ اللهُ سے منقول ہے کہ فاضل مقدار میں کچھ لازم نہیں ہے۔

(٣٧٤١٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ، قُلْتُ: إِنْ كَانَتْ خَمْسِينَ بَقَرَةً؟ قَالَ الْحَكَمُ: فِيهَا مُسِنَّةٌ.

(۳۷۴۱۸) حضرت شعبہ رَحِمَهُ اللهُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حکم سے پوچھا: میں نے کہا: اگر پچاس گائے ہوں تو؟ حکم رَحِمَهُ اللهُ نے جواب دیا: اس میں بھی دو سالہ بچہ ہی ہے۔

(٣٧٤١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الشَّنَقِ شَيْءٌ.

(۳۷۴۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فاضل مقدار میں کچھ لازم نہیں۔

(۳۷٤۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ : لَيْسَ فِي الأَوْقَاصِ شَيْءٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : فِيهَا بِحِسَابِ مَا زَادَ.

(۳۷۴۲۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونصابوں کے مابین مقدار پر کچھ لازم نہیں ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: زیادتی کے حساب سے اس میں بھی زکوٰۃ ہے۔

(٦٥) هَلْ عَلَى الْمُسَافِرِ أُضْحِيَّةٌ

کیا مسافر پر قربانی لازم ہے؟

(۳۷٤۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا فِي الْمَغَازِي لاَ يُؤَمَّرُ عَلَيْنَا إِلاَّ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكُنَّا بِفَارِسَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَغَلَتْ عَلَيْنَا الْمَسَانُّ ، حَتَّى كُنَّا نَشْتَرِي الْمُسِنَّ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلاَثِ ، فَقَامَ فِينَا هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ أَدْرَكَنَا فَغَلَتْ عَلَيْنَا الْمَسَانُّ ، حَتَّى كُنَّا نَشْتَرِي الْمُسِنَّ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلاَثِ ، فَقَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ الْمُسِنَّ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ. (احمد ۳٦۸۔ حاکم ۲۲٦)

(۳۷۴۲۱) حضرت عاصم بن کلیب رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جہاد میں ہوتے تھے اور ہم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہی کوئی امیر ہوتا تھا۔ پس ہم فارس میں تھے اور ہم قبیلہ مزینہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم امیر تھے۔ ہمارے پاس دوسالہ گائے کے بچے (قربانی کے لئے) مہنگے ہو گئے یہاں تک کہ ہم دو یا تین کے جذعہ (ایک سالہ یا ایک سالہ گائے) کے بدلہ میں ایک مُسِن (دوسالہ بچہ) خریدتے تھے۔ تو یہ (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ دن ہم پر بھی آیا تھا کہ ہمیں دوسالہ بچے مہنگے مل رہے تھے یہاں تک کہ ہم (بھی) دو یا تین جذعہ دے کر مُسِن خریدتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مُسِن جانور اس جگہ پورا ہے جہاں ثنی پورا ہے۔

(۳۷٤۲۲) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى فِي السَّفَرِ.

(۳۷۴۲۲) مزینہ کے قبیلہ کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ سفر میں قربانی کی۔

(۳۷٤۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا ، إِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ أَنْ يُوصِيَ أَهْلَهُ أَنْ يُضَحُّوا عَنْهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ أُضْحِيَّةٌ.

(۳۷۴۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی سفر کرتے وقت اپنے گھر والوں کو اپنی طرف سے قربانی کی وصیت کرے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: مسافر پر قربانی لازم نہیں ہے۔

(۶۶) الْمَرْأَةُ تُهِلُّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ تَحِيضُ

عورت نے عُمرہ کے لئے تلبیہ کہہ دیا اور پھر اس کو حیض آ جائے

(۳۷٤۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِينَ لِهِلاَلِ ذِي الْحِجَّةِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَ ، فَإِنِّي لَوْلاَ أَنِّي أَهْدَيْتُ لأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ : فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ ، قَالَتْ : فَكُنْت أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ : فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ ، فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ ، لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : دَعِي عُمْرَتَكِ ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ ، وَامْتَشِطِي ، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ ، قَالَتْ : فَفَعَلْتُ ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا ، أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ، فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا ، لَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ ، وَلاَ صَدَقَةٌ ، وَلاَ صَوْمٌ. (بخاری ۳۱۷۔ مسلم ۸۷۲)

(۳۷۴۲۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذی الحجہ کے چاند پر حجۃ الوداع میں نکلے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی عمرہ کے لئے تلبیہ کہنا چاہتا ہو تو وہ تلبیہ کہہ لے۔ کیونکہ اگر میں ہدی کا جانور ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی عمرے کے لئے تلبیہ کہتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قوم میں سے کچھ نے عمرے کے لئے تلبیہ کہا اور بعض نے حج کے لئے تلبیہ کہا۔ فرماتی ہیں: میں عمرہ کا تلبیہ کہنے والوں میں تھی۔ فرماتی ہیں کہ ہم چلے یہاں تک کہ مکہ آ پہنچے۔ مجھ پر یوم عرفہ اس حالت میں آیا کہ میں حائضہ تھی۔ اور اپنے عمرہ سے بھی حلال نہیں ہوئی تھی۔ میں نے اس بات کی شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے عمرے کو چھوڑ دو اور اپنا سر کھول لو اور کنگھی کر لو اور حج کے لئے تلبیہ کہہ لو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ کام کیا پس جب ایام تشریق کے بعد والی رات آئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج مکمل فرما دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عبد الرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ انہوں نے مجھے اپنے ہمراہ لیا اور مجھے تنعیم کی طرف لے کر نکل گئے۔ پھر میں نے عمرہ کے لئے تلبیہ کہا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج اور عمرہ پورا فرمایا۔ اس میں ہدی، صدقہ اور روزہ (کچھ بھی) نہیں تھا۔

(۳۷٤۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُمَا عَنِ امْرَأَةٍ قَدِمَتْ مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَحَاضَتْ ، فَخَشِيَتْ أَنْ يَفُوتَهَا الْحَجُّ ؟ فَقَالاَ : تُهِلُّ بِالْحَجِّ وَتَمْضِي.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : تكُونُ رَافِضَةً لِلْحَجِّ ، وَعَلَيْهَا دَمٌ وَعُمْرَةٌ مَكَانَهَا.

(۳۷۴۲۵) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ، مجاہد رحمہ اللہ اور عطاء رحمہ اللہ کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان دونوں سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو مکہ میں عمرہ کے لئے آئے اور حائضہ ہو جائے۔ اور اس کو حج کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو؟ تو ان دونوں نے فرمایا: یہ عورت حج کا تلبیہ کہہ لے گی اور اس کو پورا کرے گی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: عورت حج کو چھوڑ دے گی اور اس پر دَم واجب ہوگا اور عمرہ کی جگہ عمرہ ادا کرنا ہوگا۔

(٦٧) التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لئے تسبیح کہنے کا بیان

(٣٧٤٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ مردوں کے لئے تسبیح کہنا ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے (یعنی امام کے بھولنے پر یاددہانی کے لئے)

(٣٧٤٢٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ ، قَالَ : إِنْ أَنْسَانِي الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلاَتِي ، فَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: اگر شیطان مجھے نماز میں سے کچھ بھلا دے تو مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

(٣٧٤٢٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عِنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مردوں کے لئے تسبیح کہنا اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

(٣٧٤٢٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : التَّسْبِيحُ فِي الصَّلاَةِ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نماز میں مردوں کے لئے تسبیح کہنا ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

(٣٧٤٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ :اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَهُوَ يُصَلِّي ، فَسَبَّحَ بِالْغُلاَمِ فَفَتَحَ لِي.

(۳۷۴۳۰) حضرت یزید فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے (گھر میں داخلے کی) اجازت طلب کی اور وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے غلام کو تسبیح کہی۔ پس اس نے میرے لئے روزہ کھولا۔

(٣٧٤٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَسَبَّحَ ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ حَتَّى انْصَرَفَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ :لاَ يَفْعَل ذَلِكَ ، وَكَرِهَهُ.

(۳۷۴۳۱) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (داخلے کی) اجازت طلب کی۔ تو انہوں نے تسبیح پڑھی۔ وہ آدمی اندر آ کر بیٹھ گیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ نمازی ایسا نہیں کرے گا۔ اور وہ اس کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

(٦٨) خَنْقُ سَابِّ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کو قتل کرنے کا بیان

(٣٧٤٣٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَعْمَى ، فَكَانَ يَأْوِي إِلَى امْرَأَةٍ يَهُودِيَّةٍ ، فَكَانَتْ تُطْعِمُهُ ، وَتَسْقِيهِ ، وَتُحْسِنُ إِلَيْهِ ، وَكَانَتْ لاَ تَزَالُ تُؤْذِيهِ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ مِنْهَا لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي ، قَامَ فَخَنَقَهَا حَتَّى قَتَلَهَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَشَدَ النَّاسَ فِي أَمْرِهَا ، فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَأَخْبَرَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْذِيهِ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَتَسُبُّهُ وَتَقَعُ فِيهِ ، فَقَتَلَهَا لِذَلِكَ ، فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا.

(ابو داؤد ۴۳۶۱۔ نسائی ۳۵۳۳)

(۳۷۴۳۲) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایک اندھا آدمی تھا اور وہ ایک یہودی عورت کے گھر میں رہائش پذیر تھا وہ عورت اس کو کھلاتی پلاتی تھی اور اس کے ساتھ اچھا رویہ رکھتی تھی۔ لیکن یہ عورت اس مسلمان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں مسلسل اذیت دیتی تھی۔ پس جب اس نابینا مسلمان نے اس عورت کے منہ سے ایک رات کو یہ باتیں سُنیں۔ تو وہ کھڑا ہوا اور اس کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ یہ عورت مر گئی۔ یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اٹھایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے

معاملہ میں لوگوں سے سوال کیا تو وہ نابینا مسلمان کھڑے ہوئے اور بتایا کہ یہ انہیں نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بارے میں اذیت دیتی تھی اور آپ کو سب وشتم کرتی تھی۔ انہوں نے اس عورت کو اس لئے قتل کیا۔ آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس عورت کے خون کو رائیگاں ٹھہرایا۔

(٣٧٤٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ تَغَلَّبَ عَلَى رَاهِبٍ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّيْفِ ، وَقَالَ : إِنَّا لَمْ نُصَالِحْكُمْ عَلَى شَتْمِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُقْتَلُ.

(۳۷۴۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو گالی دینے والے ایک راہب پر تلوار سونتی اور فرمایا: ہم نے تمہارے ساتھ اپنے نبی صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو گالیاں دینے پر صلح نہیں کی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٦٩) كَسْرُ الْقَصْعَةِ وَضَمَانُهَا

پیالہ کو ٹوٹنا اور اس کے ضمان کا بیان

(٣٧٤٣٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَائَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَخْبِرِينِي عَنْ خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ : أَوَ مَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ ، فَصَنَعْتُ لَهُ طَعَامًا ، وَصَنَعَتْ لَهُ حَفْصَةُ طَعَامًا ، فَسَبَقَتْنِي حَفْصَةُ ، قَالَتْ : فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ : انْطَلِقِي فَأَكْفِئِي قَصْعَتَهَا ، قَالَتْ : فَأَهْوَتْ أَنْ تَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَأَتْهَا ، فَانْكَسَرَتِ الْقَصْعَةُ ، وَانْتَثَرَ الطَّعَامُ ، قَالَتْ : فَجَمَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيهَا مِنَ الطَّعَامِ عَلَى الأَرْضِ فَأَكَلُوا ، ثُمَّ بَعَثَ بِقَصْعَتِي ، فَدَفَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَفْصَةَ ، فَقَالَ : خُذُوا ظَرْفًا مَكَانَ ظَرْفِكُمْ ، وَكُلُوا مَا فِيهَا ، قَالَتْ : فَمَا رَأَيْتُهُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ابن ماجه ۲۳۳۳۔ احمد ۱۱۱)

(۳۷۴۳۴) بنی سواءہ کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ مجھے نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اخلاق کے متعلق خبر دیجئے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ فرمایا کہ نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے لئے کھانا بنایا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لئے کھانا بنایا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پہل کر لی۔ فرماتی ہیں کہ میں نے لونڈی سے کہا۔ جاؤ اور حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیالہ اُلٹ دو۔ فرماتی ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی کو اشارہ کیا کہ پیالہ آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے رکھ دے۔ پس انہوں نے پیالہ کو اُلٹ دیا۔ پیالہ ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پیالہ کو جمع کیا اور جو کچھ اس میں سے

زمین پر گرا تھا اس کو بھی اس میں جمع کیا پھر سب نے کھایا۔ پھر میرا پیالہ گیا تو آپ ﷺ نے وہ پیالہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا اور فرمایا: اپنے برتن کی جگہ یہ برتن لے لو۔ اور جو اس میں ہے اس کو کھالو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے اس واقعہ (کی وجہ سے) آپ ﷺ کے چہرہ میں کچھ نہیں دیکھا۔

(۳۷٤۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَهْدَى بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ ، وَهُوَ فِي بَيْتِ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ، فَضَرَبَتِ الْقَصْعَةَ فَوَقَعَتْ فَانْكَسَرَتْ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الثَّرِيدَ فَيَرُدُّهُ إِلَى الْقَصْعَةِ بِيَدِهِ ، وَيَقُولُ : كُلُوا ، غَارَتْ أُمُّكُمْ ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى جَائَتْ قَصْعَةٌ صَحِيحَةٌ ، فَأَخَذَهَا فَأَعْطَاهَا صَاحِبَةَ الْقَصْعَةِ الْمَكْسُورَةِ.

(بخاری ۲۴۸۱۔ ابو داؤد ۳۵۶۲)

(۳۷۴۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے آپ ﷺ کے لیے ایک پیالہ ثرید کا بطور ہدیہ کے بھیجا۔ آپ ﷺ (اس وقت) اپنی کسی (دوسری) زوجہ کے گھر میں تھے۔ تو ان زوجہ صاحبہ نے پیالہ کو مارا وہ گرا اور ٹوٹ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ثرید کو پکڑ کر پیالہ میں اپنے ہاتھ سے جمع کرنا شروع کیا اور فرمایا: کھاؤ! تمہاری ماں غارت ہو۔ پھر آپ ﷺ نے انتظار فرمایا یہاں تک کہ صحیح پیالہ آیا تو آپ ﷺ نے وہ لیا اور ٹوٹے پیالہ کی مالکن کو عطا فرما دیا۔

(۳۷٤۳٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَنْ كَسَرَ عُودًا فَهُوَ لَهُ ، وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ بِخِلاَفِهِ ، وَقَالَ : عَلَيْهِ قِيمَتُهَا.

(۳۷۴۳۶) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کوئی لکڑی توڑ دے تو وہ ٹوٹی ہوئی لکڑی توڑنے والے کی ہوگی اور اس کے ذمہ اس کا مثل لازم ہوگا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول اس کے برخلاف ذکر کیا گیا ہے کہ: اور کہا ہے کہ اس پر اس کی قیمت ہوگی۔

(۷۰) حُكْمُ الْعَرَايَا

درختوں پر لگی ہوئی ہدیہ شدہ کھجوروں کے حکم کے بیان میں

(۳۷٤۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. (مسند ۱۲۰)

(۳۷۴۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عرایا (درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کے ہدیہ کو کٹی ہوئی کھجوروں سے بدلنا) میں رخصت دی ہے۔

(۳۷٤۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ ،

وَرَافِعَ بْنَ أَبِي خَدِيجٍ ، يَقُولاَنِ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ ، وَالْمُزَابَنَةِ ، إِلاَّ أَصْحَابَ الْعَرَايَا ، فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَصْلُحُ ذَلِك.

(۳۷۴۳۸) حضرت سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن ابی خدیج فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا تھا لیکن عرایا والوں کو رخصت دی تھی۔ (محاقلہ: کٹی ہوئی کھیتی کو لگی ہوئی کھیتی کا عوض بنانا) (مزابنہ: کٹے ہوئے پھل کو لگے ہوئے پھل کا عوض بنانا)۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ درست نہیں ہے۔

(۷۱) اخْتِيَارُ الأَرْبَعِ مِنَ الزَّوْجَاتِ ، وَالاقْتِصَارُ عَلَيْهِنَّ بَعْدَ الإِسْلاَمِ

اسلام لانے کے بعد چار بیویوں کو اختیار کرنا اور ان پر اقتصار کرنے کا بیان

(۳۷۴۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ غَيْلاَنَ بْنَ سَلَمَةَ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : الأَرْبَعُ الأُوَلُ.

(۳۷۴۳۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے چار کا چناؤ کرلو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پہلی چار عورتیں نکاح میں رہیں گی۔

(۷۲) اشْتِرَاطُ الْوَلاَءِ لِلْبَائِعِ فِي الْبَيْعِ

خریدار کا خریداری میں ولاء کی شرط لگانے کا بیان

(۳۷۴۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَرَادَ أَهْلُ بَرِيرَةَ أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلاَءَ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. (بخاری ۱۴۹۳۔ ترمذی ۱۲۵۶)

(۳۷۴۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں نے ان کو بیچنے کا اور ولاء (آزاد شدہ غلام کے مرنے کے بعد اس کا ترکہ) کی شرط لگانے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو خرید لو اور اس کو آزاد کردو۔ کیونکہ ولاء اسی کو ملتا ہے جو آزاد کرے۔

(۳۷٤٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ مَوَالِيَهَا اشْتَرَطُوا الْوَلاَءَ ، فَقَضَى أَنَّ الْوَلاَءَ لِمَنْ أَعْتَقَ.

(۳۷۴۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان (بریرۃ رضی اللہ عنہا) کے آقاؤں نے ولاء کی شرط لگائی تو فیصلہ یہ ہوا کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہوتا ہے۔

(۳۷٤٤٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ ، فَقَالُوا : أَتَبْتَاعِينَهَا عَلَى أَنَّ وَلاَئَهَا لَنَا ؟ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمْنَعَنَّكِ ذَلِكَ مِنْهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : هَذَا الشِّرَاءُ فَاسِدٌ لاَ يَجُوز. (بخاری ۲۵۶۲۔ ابوداؤد ۲۹۰۷)

(۳۷۴۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا تو مالکوں نے کہا: کیا تم اس کو اس شرط پر خریدتی ہو کہ اس کا ولاء ہمارے لئے ہوگا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شرط تجھے بریرہ رضی اللہ عنہا (کی خریداری) سے نہ روکے۔ کیونکہ وَلاَء تو اسی کو ملتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ شرط فاسد ہے اور جائز نہیں ہے۔

(۷۳) الضَّرْبَةُ وَالضَّرْبَتَانِ فِي التَّيَمُّمِ

تیمّم میں ایک اور دوضربوں کا بیان

(۳۷٤٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ.

(۳۷۴۴۳) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم میں ایک ضرب ہوتی ہے چہرے کے لئے اور ہتھیلیوں کے لئے۔

(۳۷٤٤٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى الأَرْضِ ، فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

(۳۷۴۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک زمین پر مارا اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح فرمایا۔

(۳۷٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِعَمَّارٍ :

أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ كُنَّا فِي كَذَا وَكَذَا ، فَأَجْنَبْنَا ، فَلَمْ نَجِدَ الْمَاءَ ، فَتَمَعَّكْنَا فِي التُّرَابِ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكُمَا هَكَذَا ، وَضَرَبَ الأَعْمَشُ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً ، ثُمَّ نَفَخَهُمَا ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :ضَرْبَتَيْنِ ، لاَ تُجْزِئُهُ ضَرْبَةٌ.

(۳۷۴۴۵) حضرت ابن ابزی ریلیٹیلا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ہم فلاں فلاں مقام پر تھے اور ہم جنبی ہو گئے تھے۔ ہم نے پانی نہیں پایا تو ہم مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے پھر جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں کو یہی کافی تھا۔ (یہ کہہ کر) راوی اعمش نے اپنے دونوں ہاتھوں ایک مرتبہ (مٹی پر) مارا پھر ان دونوں کو پھونکا پھر ان کے ذریعہ سے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کو مسح فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ ریلیٹیلا کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: دو ضربیں ہیں۔ ایک ضرب کافی نہیں ہوتی۔

(٧٤) الْوَكَالَةُ عَنِ الشِّرَاءِ

خریداری میں وکالت کا بیان

(٣٧٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ شُبَيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً ، فَاشْتَرَى بِهِ شَاتَيْنِ ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ ، وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ ، فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ.

(بخاری ۳۶۴۲۔ ابوداؤد ۳۷۷)

(۳۷۴۴۶) حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا تاکہ وہ اس کے بدلے ایک بکری خریدیں۔ انہوں نے اس کے ذریعہ سے دو بکریاں خریدیں پھر ان میں سے ایک بکری ایک دینار کی فروخت کر دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی خریداری میں برکت کی دعا دی۔ پھر یہ صحابی رضی اللہ عنہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع کماتے۔

(٣٧٤٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ ، فَاشْتَرَاهَا ، ثُمَّ بَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ ، فَاشْتَرَى شَاةً بِدِينَارٍ ، وَجَائَهُ بِدِينَارٍ ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِالدِّينَارِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يَضْمَنُ إِذَا بَاعَ بِغَيْرِ أَمْرِهِ. (ابوداؤد ۳۳۷۹۔ ترمذی ۱۲۵۷)

(۳۷۴۴۷) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار کے بدلے میں قربانی خریدنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے قربانی (کا جانور) خریدا پھر اس کو دو دیناروں میں بیچ دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک دینار میں بکری خرید لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دینار (بھی) لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برکت کی دُعا دی اور انہیں دینار صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب مؤکل کے حکم کے بغیر وکیل بیع کرے تو ضامن ہوگا۔

(٧٥) الطُّمَأْنِينَةُ فِي الصَّلاَةِ، وَتَعْدِيلُ الأَرْكَانِ فِيهَا

نماز میں اطمینان اور ارکان میں آہستہ ادائیگی کا بیان

(٣٧٤٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُجْزِءُ صَلاَةٌ ، لاَ يُقِيمُ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِيهَا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(۳۷۴۴۸) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ نماز کفایت نہیں کرتی جس کے رکوع، سجود میں آدمی اپنی پشت (مکمل) سیدھی نہ کرے۔

(٣٧٤٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلاَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمِّهِ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي ، فَصَلَّى صَلاَةً خَفِيفَةً ، لاَ يُتِمُّ رُكُوعًا ، وَلاَ سُجُودًا ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَلاَ يَشْعُرُ ، فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَعِدْ ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلاَثًا ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ : أَعِدْ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ.

(۳۷۴۴۹) حضرت علی بن یحییٰ بن خلاد اپنے والد سے، اپنے چچا سے جو کہ بدری تھے، روایت بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوا۔ پس اس نے ہلکی سی (یعنی تیز تیز) نماز پڑھی۔ نہ رکوع پورا کیا اور نہ سجدہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے اور اس کو پتہ نہ تھا۔ پس اس نے (یونہی) نماز پڑھی اور حاضر ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا (نماز کا) اعادہ کرو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس آدمی نے تین مرتبہ یہ کام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ فرماتے (نماز کا) اعادہ کرو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔

(٣٧٤٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ ، فَقَالَ لَهُ : أَعِد ، فَأَبَى ، فَلَمْ يَدَعْهُ حَتَّى أَعَادَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : تُجْزِئُهُ ، وَقَدْ أَسَاءَ.

(۳۷۴۵۰) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنا رکوع، سجدہ پورا نہیں کر رہا تھا۔ تو انہوں نے اس کو کہا۔ دوبارہ پڑھو! اس آدمی نے انکار کیا۔ تو انہوں نے اس کو تب تک نہیں چھوڑا جب تک اس نے اعادہ نہیں کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کو یہ نماز کفایت کر جائے گی لیکن اس نے بُرا کیا۔

(٧٦) مَنْ زَرَعَ أَرْضَ قَوْمٍ

جو شخص کسی کی زمین میں کاشتکاری کرے اس کا بیان

(٣٧٤٥١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ ، رُدَّتْ إِلَيْهِ نَفَقَتُهُ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ.

(۳۷۴۵۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس بات کو مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی کسی کی زمین میں بغیر اجازت کے کاشتکاری کرے، تو اس آدمی کو اس کا خرچہ لوٹایا جائے گا اور اس کو کھیتی میں سے کچھ نہیں ملے گا۔

(٣٧٤٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، قَالَ : بَعَثَنِي عَمِّي وَغُلاَمًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي الْمُزَارَعَةِ ؟ فَقَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَرَى بِهَا بَأْسًا ، حَتَّى حُدِّثَ فِيهَا بِحَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي حَارِثَةَ ، فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ ، فَقَالُوا : إِنَّهُ لَيْسَ لِظُهَيْرٍ ، قَالَ : أَلَيْسَتِ الأَرْضُ أَرْضَ ظُهَيْرٍ ؟ قالُوا : بَلَى ، وَلَكِنَّهُ زَارَعَ فُلاَنًا ، قَالَ : فَرُدُّوا عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ ، وَخُذُوا زَرْعَكُمْ ، قَالَ رَافِعٌ : فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا ، وَرَدَدْنَا عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يُقْلَعُ زَرْعُهُ.

(۳۷۴۵۲) حضرت ابوجعفر خطمی فرماتے ہیں کہ میرے چچا نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کی طرف بھیجا کہ آپ مزارعت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں مزارعت کے بارے میں یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظُہیر کی زمین میں کھیتی دیکھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ کھیتی ظُہیر کی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ زمین ظُہیر کی نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں (اسی کی ہے) لیکن اس میں فلاں نے زراعت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس فلاں کو اس کا خرچہ واپس کر دو اور اپنی کھیتی لے لو۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی کھیتی لے لی اور اس پر اس کا خرچہ لوٹا دیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ اپنی کھیتی کو اکھیڑ لے۔

(۷۷) مَا تُتْلِفُهُ الْمَاشِيَةُ بِاللَّيْلِ

جانور رات کے وقت جو نقصان کریں اس کا بیان

(۳۷۴۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَحَرَامِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ عَلَيْهِمْ ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتِ الْمَاشِيَةُ بِاللَّيْلِ.

(۳۷۴۵۳) حضرت سعید اور حرام بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں چلی گئی اور ان لوگوں کا نقصان کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ مال والوں پر حفاظت کی ذمہ داری دن کے وقت ہے اور جانور والوں پر رات کے وقت جانور کے کیے ہوئے نقصان کی ادائیگی لازم ہے۔

(۳۷۴۵۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ نَاقَةً لآلِ الْبَرَاءِ أَفْسَدَتْ شَيْئًا ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ ، وَضَمَّنَ أَهْلُ الْمَاشِيَةِ مَا أَفْسَدَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ. (ابن ماجه ۲۳۳۲۔ نسائی ۵۷۸۶)

(۳۷۴۵۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آل براء کی ایک اونٹنی نے کچھ نقصان کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ مال والوں پر مال کی حفاظت کی ذمہ داری دن کے وقت ہے اور جانوروں والے اس نقصان کے ضامن ہوں گے جو ان کے جانور رات کو کریں۔

(۳۷۴۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شَاةً أَكَلَتْ عَجِينًا ، وَقَالَ الآخَرُ :غَزْلاً نَهَارًا ، فَأَبْطَلَهُ وَقَرَأَ :﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾. وَقَالَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ :إِنَّمَا كَانَ النَّفْشُ بِاللَّيْلِ.

(۳۷۴۵۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ ایک بکری نے آٹا کھا لیا۔ اور دوسرا راوی کہتا ہے کہ سوت کھا لیا، تو شعبی رحمہ اللہ نے اس کو رائیگاں ٹھہرایا اور یہ آیت پڑھی: ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾۔
اور ابن ابی خالد کی حدیث میں کہا ہے کہ نفش (چرنا) تو رات کو ہوتا ہے۔

(۳۷۴۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شَاةً دَخَلَتْ عَلَى نَسَّاجٍ فَأَفْسَدَتْ غَزْلَهُ ، فَلَمْ يُضَمِّنِ الشَّعْبِيُّ مَا أَفْسَدَتْ بِالنَّهَارِ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يضمّن.

(۳۷۴۵۶) حضرت شعبی کے بارے میں منقول ہے کہ ایک بکری، جولاہے پر داخل ہوئی اور اس کے سوت کو خراب کر دیا تو

شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے دن کے وقت ہونے والے نقصان کا کوئی ضمان نہیں بنایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ ضامن ہوگا۔

(۷۸) الْعَقِيقَةُ

عقیقہ کا بیان

(٣٧٤٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ، لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ ، أَمْ إِنَاثًا.

(۳۷۴۵۷) حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ کی جانب سے دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے۔ یہ جانور مؤنث ہوں یا مذکر۔ یہ تمہیں نقصان دہ نہیں ہوں گے۔

(٣٧٤٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حَبِيبَةَ ابْنَةِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۳۷۴۵۸) حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک۔

(٣٧٤٥٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ.

(۳۷۴۵۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ فرمایا۔

(٣٧٤٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْغُلَامُ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ ، تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُسَمَّى.

وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِنْ لَمْ يُعَقَّ عَنْهُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ.

(۳۷۴۶۰) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے۔ بچہ کی ولادت کے ساتویں دن بچہ کی طرف سے ذبح کیا جائے اور اس کا سر حلق کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر بچہ کی طرف سے عقیقہ نہ کیا جائے تو بھی اس پر کچھ نہیں ہے۔

(۷۹) وَضْعُ الْخَشَبَةِ عَلَى جِدَارِ الْجَارِ

پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا بیان

(٣٧٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً عَلَى جِدَارِهِ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ ؟ وَاللهِ لأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۳۷۴۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں اس سے اعراض کرنے والا پاتا ہوں؟ بخدا میں یہ حدیث تمہارے درمیان بیان کرتا رہوں گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پڑوسی کو یہ (لکڑی رکھنے کا) حق نہیں ہے۔

(٨٠) الْجَمْعُ بَيْنَ الأَحْجَارِ وَالْمَاءِ فِي الاسْتِطَابَةِ

پتھروں اور پانی کو استنجاء میں اکٹھا کرنے کا بیان

(٣٧٤٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الاسْتِطَابَةِ : ثَلاَثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ.

(۳۷۴۶۲) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کے بارے میں فرمایا: تین پتھر ہوں ان میں گوبر نہ ہو۔

(٣٧٤٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِئُونَ : إِنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَائَةَ ، فَقَالَ سَلْمَانُ : أَجَلْ ، أَمَرَنَا أَنْ لاَ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ ، وَلاَ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا ، وَلاَ نَكْتَفِيَ بِدُونِ ثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ ، وَلاَ عَظْمٌ.

(۳۷۴۶۳) عبدالرحمان بن یزید رحمہ اللہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہیں بعض مشرکین نے استہزاء کرتے ہوئے کہا کہ تمہارا ساتھی (نبی) تمہیں استنجاء تک سکھاتا ہے؟ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم قبلہ کی طرف رُخ نہ کریں اور ہم اپنے داہنے ہاتھوں سے استنجاء نہ کریں اور ہم تین پتھروں سے کم پر اکتفا نہ کریں اور ان تین میں کوئی گوبر اور ہڈی نہ ہو۔

(٣٧٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ، فَقَالَ : الْتَمِسْ لِي ثَلاَثَةَ أَحْجَارٍ ، فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ ، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ ، وَقَالَ : إِنَّهَا رِكْسٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُجْزِئُهُ ذَلِكَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ إِذَا بَقِيَ بَعْدَ الثَّلاَثَةِ الأَحْجَارِ أَكْثَرُ مِنْ مِقْدَارِ الدِّرْهَمِ.

(۳۷۴۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کے لئے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے تین پتھر تلاش کرو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو پتھر اور ایک گوبر لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر لے لئے اور گوبر کو پھینک دیا اور ارشاد فرمایا: یہ نجس ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر تین پتھروں کے استعمال کے بعد درہم کے بقدر نجاست رہ گئی ہو تو اس کو پانی استعمال کئے بغیر کفایت نہیں کرے گی۔

(۸۱) الطَّلاَقُ قَبْلَ النِّكَاحِ

نکاح سے پہلے طلاق دینے کا بیان

(۳۷٤٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ ، وَلاَ عِتْقَ إِلاَ بَعْدِ مِلْكٍ.

(ابو داد ۲۱۸۴۔ احمد ۱۸۹)

(۳۷۴۶۵) حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد اور آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت کے بعد۔

(۳۷٤٦٦) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۳۷۴۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

(۳۷٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَمَّنْ سَمِعَ طَاوُوسًا ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۳۷۴۶۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

(۳۷٤٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: إِنْ حَلَفَ بِطَلاَقِهَا ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا ، طُلِّقَتْ.

(۳۷۴۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر کسی عورت کو طلاق دینے کی قسم کھائی پھر اس عورت سے شادی کر لی تو عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

(۸۲) الْقَضَاءُ بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ

ایک گواہ اور قسم کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کا بیان

(۳۷٤٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ ، قَالَ :قَضَى بِهَا عَلِيٌّ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

(۳۷۴۶۹) حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے (بھی) تمہارے سامنے اسی پر فیصلہ فرمایا۔

(۳۷٤۷۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

(۳۷۴۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا۔

(۳۷٤۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَوَّارٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :فِي شَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ الطَّالِبِ ؟ قَالَ :وُجِدَ فِي كُتُبِ سَعْدٍ.

(۳۷۴۷۱) حضرت سوار، حضرت ربیعہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے ایک گواہ اور قسم کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے خط میں یہ چیز موجود تھی۔

(۳۷٤۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ :أَنْ يَقْضِيَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ :وَأَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنْ مَشْيَخَتِهِمْ ، أَوْ مِنْ كُبَرَائِهِمْ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا قَضَى بِذَلِكَ.

(۳۷۴۷۲) حضرت ابوالزناد بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید کو خط لکھا کہ گواہ کے ساتھ قسم کی بنیاد پر فیصلہ کرے۔

ابوالزناد کہتے ہیں کہ مجھے ان کے شیوخ یا اکابر میں سے کسی شیخ نے یہ خبر دی کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اسی پر فیصلہ فرمایا۔

(۳۷٤۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :قَضَى عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ ، وَيَمِينِ الطَّالِبِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَجُوزُ ذَلِكَ.

(۳۷۴۷۳) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عتبہ نے مجھ پر (میرے خلاف) ایک گواہ اور ایک قسم کی بنیاد پر فیصلہ کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ جائز نہیں ہے۔

(٨٣) مَالُ الْعَبْدِ عِنْدَ الْبَيْعِ

بوقت فروخت غلام کے مال کا بیان

(٣٧٤٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

(۳۷۴۷۴) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی غلام بیچا اور اس غلام کے پاس مال ہے۔ تو یہ مال فروخت کنندہ کا ہوگا۔ الاّ یہ کہ مشتری کے لئے اس کی شرط لگائی گئی ہو۔

(٣٧٤٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

(۳۷۴۷۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام بیچے اور غلام کے پاس مال ہو تو یہ غلام کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا الاّ یہ کہ اس مال کو خریدار کے لئے شرط ٹھہرایا گیا ہو۔

(٣٧٤٧٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ:مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(۳۷۴۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی غلام بیچے اور اس غلام کا کوئی مال ہو تو یہ مال بائع کا ہوگا۔ ہاں اگر خریدار کے لئے اس مال کی شرط لگائی گئی ہو (تو پھر خریدار کا ہوگا) رسول اللہ ﷺ نے یہی فیصلہ فرمایا۔

(٣٧٤٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِى اشْتَرَاهُ.

(۳۷۴۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام کو فروخت کرے اور اس غلام کا کوئی مال ہو تو یہ مال اس کے آقا کا ہوگا۔ ہاں اگر یہ مال خریدار کے لئے شرط ٹھہرایا گیا ہو (تو خریدار کا ہوگا)

(٣٧٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَابْنِ أَبِى مُلَيْكَةَ ، قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، يَقُولُ :أَشْتَرِيهِ مِنْك وَمَالَهُ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِنْ كَانَ مَالُ الْعَبْدِ أَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ ، لَمْ يَجز ذَلِكَ.

(۳۷۴۷۸) حضرت عطاء اور ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام فروخت کرے تو اس (غلام) کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا۔ الاّ یہ کہ مشتری (خریدار) اس کی شرط لگالے۔ (مثلاً) کہے۔ میں تم سے یہ غلام اور اس کا مال خریدتا ہوں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر غلام کا مال ثمن سے زیادہ ہو تو پھر جائز نہیں ہے۔

(٨٤) خِيَارُ الشَّرْطِ

خیارِ شرط کا بیان

(٣٧٤٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. (احمد ۱۵۲۔ حاکم ۲۱)

(۳۷۴۷۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غلام کا عُہدہ (اختیار) تین دن ہے۔

(٣٧٤٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا عُهْدَةَ فَوْقَ أَرْبَعٍ. (ابن ماجه ۲۲۴۵۔ احمد ۱۴۳)

(۳۷۴۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار دن سے زیادہ عہدہ (واپسی کا اختیار) نہیں ہے۔

(٣٧٤٨١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : إِنَّمَا جَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عُهْدَةَ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةً ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُنْقِذِ بْنِ عَمْرٍو : قُلْ : لَا خِلَابَةَ ، إِذَا بِعْتَ بَيْعًا ، فَأَنْتَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةً. (بخاری ۲۱۱۷۔ ابو داؤد ۳۴۹۴)

(۳۷۴۸۱) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے غلام (کی واپسی) کا عہدہ تین دن بیان فرمایا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منقذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا (جب تم خریداری کرو تو) کہو۔ کوئی دھوکہ نہیں ہے۔ جب تم کچھ فروخت کرو گے تو تمہیں تین دن کا اختیار ہوگا۔

(٣٧٤٨٢) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ ، وَهِشَامَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُعَلِّمَانِ الْعُهْدَةَ فِي الرَّقِيقِ : الْحُمَّى ، وَالْبُطْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، وَعُهْدَةٌ سَنَةٌ فِي الْجُنُونِ وَالْجُذَامِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِذَا افْتَرَقَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَّا بِعَيْبٍ كَانَ بِهَا.

(۳۷۴۸۲) حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابان بن عثمان اور ہشام بن اسمٰعیل کو غلام کے بارے میں عہدہ کی تعلیم دیتے سُنا کہ بخار اور پیٹ (کے مرض) میں تین دن کا اختیار ہے اور جنون، کوڑھ میں ایک سال کا اختیار ہے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب عاقدین جُدا ہو جائیں تو پھر انہیں بغیر عیب کے مبیع کو رد کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

(۸۵) رُكُوبُ الْهَدْيِ

(حج والے) قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان

(۳۷٤۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوفِ ، حَتَّى تَجِدُوا ظَهْرًا.

(۳۷۴۸۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدی (حج کی قربانی) پر سواری کرو معروف (اچھے انداز) کے ساتھ یہاں تک کہ تم کوئی سواری پالو۔

(۳۷٤۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : ارْكَبْهَا ، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ : ارْكَبْهَا وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً.

(۳۷۴۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس آدمی نے عرض کیا۔ یہ بدنہ (حج کی قربانی) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ اگرچہ یہ بدنہ ہے۔

(۳۷٤۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : ارْكَبْهَا ، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ؟ قَالَ : ارْكَبْهَا.

(۳۷۴۸۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس آدمی نے عرض کیا کہ یہ بدنہ (حج کا جانور) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پھر بھی) اس پر سوار ہو جاؤ۔

(۳۷٤۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : أَنَرْكَبُ الْبَدَنَةَ ؟ قَالَ : غَيْرَ مُثْقِلٍ ، قَالَ : فَتَحْلُبُهَا ؟ قَالَ : غَيْرَ مُجْهِدٍ.

(۳۷۴۸۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا بدنہ (حج کے جانور) پر سواری کی جا سکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بوجھل کیے بغیر (سواری کی جا سکتی ہے) سائل نے پوچھا: اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہلکا پھلکا۔

(۳۷٤۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : ارْكَبْهَا ، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ : ارْكَبْهَا.

(۳۷۴۸۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ مخاطب نے کہا۔ یہ بدنہ ہے؟ انہوں نے فرمایا (پھر بھی) اس پر سوار ہو جاؤ۔

(٣٧٤٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَرْكَبُ بَدَنَتَهُ بِالْمَعْرُوفِ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ تُرْكَبُ إِلاَّ أَنْ يُصِيبَ صَاحِبَهَا جَهْدٌ.

(۳۷۴۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی اپنے بدنہ پر معروف کے ساتھ سواری کر سکتا ہے۔
اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: بدنہ پر سواری نہیں کی جا سکتی ہاں اگر بدنہ کے مالک کو شدید مشقت لاحق ہو تو پھر سواری کی جا سکتی ہے۔

(٨٦) الأَكْلُ مِنَ الْهَدْيِ

ہدی (حج کی قربانی) میں سے کھانے کا بیان

(٣٧٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْوَةَ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي الْهَدْيِ التَّطَوُّعِ : لاَ يَأْكُلُ ، فَإِنْ أَكَلَ غَرِمَ.

(۳۷۴۸۹) حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نفلی ہدی کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس کو نہیں کھایا جائے گا۔ اگر اس کو کھا لیا تو تاوان دینا ہوگا۔

(٣٧٤٩٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ أَهْدَى هَدْيًا تَطَوُّعًا فَعَطِبَ ، نَحَرَهُ دُونَ الْحَرَمِ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ ، وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَعَلَيْهِ الْبَدَلُ.

(۳۷۴۹۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نفلی ہدی کو چلائے پھر وہ ہدی ہلاک ہو جائے (حرم تک نہ جا سکے) تو اس کو حرم سے پہلے ہی نحر کر دے اور اس میں سے نہ کھائے اگر اس میں سے کھا لیا تو اس پر بدل ہے۔

(٣٧٤٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانِ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ، وَأَمَرَهُ فِيهَا بِأَمْرِهِ ، فَانْطَلَقَ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ أَزْحَفَ عَلَيْنَا مِنْهَا شَيْءٌ ؟ قَالَ : انْحَرْهَا ، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ، ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا ، وَلاَ تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ ، وَلاَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ.

(۳۷۴۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہمراہ دس عدد بدنہ کو بھیجا اور ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم بتایا وہ آدمی چلا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا اور اس نے کہا۔ اگر ان میں سے کوئی جانور بگڑ جائے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو نحر کر دینا اور پھر اس کے پاؤں کو اس کے خون میں ڈبو دینا پھر اس کے اس کو چمڑے پر مار دو تم اور تمہارے رفقاء میں سے کوئی بھی اس میں سے نہ کھائے۔

(٣٧٤٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نَصْنَعُ

بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ ؟ قَالَ :انْحَرْهُ ، وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ، وَخَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهُ فَلْيَأْكُلُوه.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يَأْكُلُ مِنْهَا أَهْلُ الرِّفْقَةِ.

(۳۷۴۹۲) حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو بدنہ بگڑ جائے تو ہم اس کے ساتھ کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو نحر کردو۔ اور اس کے پاؤں کو اس کے خون میں ڈبو دو۔ اور یہ جانور لوگوں کے لئے چھوڑ دو تا کہ لوگ اس کو کھالیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس جانور سے رفقاء کے گھر والے کھا سکتے ہیں۔

(۸۷) هِبَةُ الْمَسْرُوقِ لِلسَّارِقِ

مسروق کا سارق کو ہدیہ کرنے کا بیان

(۳۷٤۹۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ مِنَ الطُّلَقَاءِ ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ، وَوَضَعَ رِدَائَهُ عَلَيْهَا ، ثُمَّ تَنَحَّى لِيَقْضِيَ الْحَاجَةَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَرَقَ رِدَائَهُ ، فَأَخَذَهُ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، تَقْطَعُهُ فِي رِدَاءٍ ؟ أَنَا أَهَبُهُ لَهُ ، قَالَ :فَهَلاَّ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ.

(۳۷۴۹۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ صفوان بن امیہ طلقاء میں سے تھے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی سواری کو بٹھایا اور اپنی چادر کو اس پر رکھ دیا۔ پھر قضائے حاجت کے لئے ایک طرف ہو گئے۔ پس ایک آدمی آیا اور ان کی چادر چوری کر لی۔ انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے ہاتھ کو کاٹنے کا حکم ارشاد فرمایا: صفوان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! ایک چادر (کی چوری) میں آپ اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں یہ چادر اس کو ہدیہ کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ اس کو ہدیہ کر دیا۔

(۳۷٤۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قِيلَ لِصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ ، وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ :لاَ دِينَ لِمَنْ لَمْ يُهَاجِرْ ، فَقَالَ :وَاللهِ ، لاَ أَصِلُ إِلَى أَهْلِي حَتَّى آتِيَ الْمَدِينَةَ ، فَأَتَى الْمَدِينَةَ ، فَنَزَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ ، فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ ، وَخَمِيصَتُهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ، فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَهَا مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ هذَا سَارِقٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ ، فَقَالَ :هِيَ لَهُ ، فَقَالَ :فَهَلاَّ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِذَا وَهَبَهَا لَهُ دُرِءَ عَنْهُ الْحَدّ.

(۳۷۴۹۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صفوان بن امیہ کو کہا گیا جبکہ وہ مکہ کے اونچے علاقہ میں تھا کہ جو ہجرت نہ کرے اس کا دین نہیں ہے۔ اس نے کہا: بخدا میں اپنے گھر والوں کے پاس نہیں پہنچوں گا یہاں تک کہ میں مدینہ آؤں۔ پس وہ مدینہ میں آئے

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اُترے۔ اور مسجد میں لیٹے اور ان کی چادر ان کے سر کے نیچے تھی۔ ایک چور آیا اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے چادر چُرا لی۔ صفوان اس کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یہ چور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ صفوان نے کہا۔ یہ چادر اس کے لئے ہدیہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ اس طرح (ہدیہ) کر دیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب مالک چور کو مسروقہ سامان ہدیہ کرے تو چور سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔

(٨٨) صَلاَةُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر کی نماز پڑھنے کا بیان

(٣٧٤٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَوْتَرَ عَلَيْهَا ، قَالَ :وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

(٣٧٤٩٥) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنی سواری پر نماز پڑھی اور اس پر وتر ادا فرمائے اور ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ عمل کیا تھا۔

(٣٧٤٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ أَوْتَرَ ، وَقَالَ : الْوِتْرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ.

(٣٧٤٩٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے وتر پڑھے اور فرمایا: وتر سواری پر (ہو سکتے) ہیں۔

(٣٧٤٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(٣٧٤٩٧) حضرت ثویر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر نماز وتر ادا کر لیتے تھے۔

(٣٧٤٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُوتِرَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(٣٧٤٩٨) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ آدمی اپنی سواری پر ہی وتر پڑھ لے۔

(٣٧٤٩٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

(٣٧٤٩٩) حضرت عمر بن نافع بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد اونٹ پر وتر پڑھ لیتے تھے۔

(٣٧٥٠٠) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ :صَحِبْتُ سَالِمًا فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ بِالطَّرِيقِ ، فَقَالَ :مَا خَلَّفَكَ ؟ فَقُلْتُ :أَوْتَرْتُ ، قَالَ :فَهَلاَّ عَلَى رَاحِلَتِكَ ؟.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُجْزِئه أَنْ يُوتِر عَلَيْهَا.

(۳۷۵۰۰) حضرت موسیٰ بن عقبہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت سالم کے ساتھ تھا۔ پس میں ان سے راستہ میں پیچھے رہ گیا۔ تو انہوں نے پوچھا: تمہیں کس شئی نے پیچھے چھوڑ دیا تھا؟ میں نے عرض کیا۔ میں وتر پڑھ رہا تھا انہوں نے فرمایا: تم نے اپنی سواری پر کیوں نہیں پڑھے؟

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: سواری پر وتر پڑھنا آدمی کو کفایت نہیں کرتا۔

(۸۹) سُؤْرُ السِّنَّوْرِ

بلی کے جھوٹے کا بیان

(۳۷۵۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ ، وَكَانَتْ تَحْتَ بَعْضِ وَلَدِ أَبِي قَتَادَةَ ؛ أَنَّهَا صَبَّتْ لأَبِي قَتَادَةَ مَاءً يَتَوَضَّأُ بِهِ ، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ ، فَأَصْغَى لَهَا الإِنَاءَ ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ ، فَقَالَ : يَا ابْنَةَ أَخِي ، تَعْجَبِينَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ ، أَوْ مِنَ الطَّوَّافَاتِ.

(۳۷۵۰۱) حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی کے حرم میں تھیں۔ کہ انہوں نے حضرت ابوقتادہ کے وضو کے لئے پانی بہایا۔ ایک بلی نے آکر پانی پینا شروع کیا۔ تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے لئے برتن جھکا دیا۔ میں دیکھنے لگ گئی تو انہوں نے فرمایا: اے بھتیجی! آپ تعجب کرتی ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ بلی نجس نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تم پر بار بار آنے والوں یا بار بار آنے والیوں میں سے ہے۔

(۳۷۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو قَتَادَةَ يُدْنِي الإِنَاءَ مِنَ الْهِرِّ فَيَلِغُ فِيهِ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِسُؤْرِهِ.

(۳۷۵۰۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بلی کے لئے برتن جھکا دیتے تھے اور وہ اس میں منہ داخل کرتی تھی۔ پھر (بھی) آپ رضی اللہ عنہ اس پانی سے وضو کر لیتے تھے۔

(۳۷۵۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْهِرُّ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

(۳۷۵۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلی گھر کا متاع (سامان) ہے۔

(۳۷۵۰۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ دَابٍّ ، قَالَتْ : سَأَلْتُ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْهِرِّ ؟ فَقَالَ : هُوَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ.

(۳۷۵۰۴) حضرت صفیہ بنت داب رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے بلی کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے

فرمایا: وہ گھر والوں میں سے ہے (یعنی اس میں کوئی حرج نہیں)

(۳۷۵۰۵) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، قَالَ : وَلَغَتْ هِرَّةٌ فِي طَهُورٍ لأَبِي الْعَلاَءِ ، فَتَوَضَّأَ بِفَضْلِهَا .
- وَذَكَرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ سُؤْرَ السِّنَّوْرِ .

(۳۷۵۰۵) حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بلی نے ابوالعلاء کے پاک پانی میں منہ داخل کیا پھر انہوں نے بلی کے جھوٹے سے وضو کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ بلی کے جھوٹے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۹۰) الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

جرابوں پر مسح کا بیان

(۳۷۵۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الأَوْدِيِّ ، عَنِ الْهُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الأَوْدِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ .

(۳۷۵۰۶) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب فرمایا تو وضو کیا اور جرابوں، جوتیوں پر مسح فرمایا۔

(۳۷۵۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ .

(۳۷۵۰۷) حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوئے پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور اپنی نعلین پر مسح فرمایا۔

(۳۷۵۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا بَالَ ، وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ .

(۳۷۵۰۸) حضرت زید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب فرمایا اور نعلین پر مسح کیا۔

(۳۷۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا بَالَ ، وَمَسَحَ النَّعْلَيْنِ .

(۳۷۵۰۹) حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا اور (پھر) نعلین پر مسح کیا۔

(۳۷۵۱۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي فَانْتَهَى إِلَى مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الأَعْرَابِ ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ : لاَ أَزِيدُكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ .

(۳۷۵۱۰) حضرت اوس بن اوس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ تھا، پس وہ عرب کے کنوؤں میں سے ایک کنویں پر پہنچے تو انہوں نے وضو کیا اور اپنی نعلین پر مسح کیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں کہا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کرتے دیکھا ہے میں نے اس پر زیادتی نہیں کی۔

(۳۷۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضِرَارٍ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْنِ مِنْ مِرْعِزَّى.

(۳۷۵۱۱) حضرت سعید بن عبداللہ بن ضرار روایت کرتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وضوفرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی جرابوں پرمسح فرمایا۔

(۳۷۵۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ بِالرَّحْبَةِ ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَكْرَه الْمَسحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أَسْفَلُهُمَا جُلُودٌ.

(۳۷۵۱۲) حضرت خلاص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو انہوں نے رحبہ مقام پر پیشاب کیا پھر انہوں نے اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ جرابوں اور جوتیوں پر مسح کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اِلّا یہ کہ جرابوں کے نیچے چمڑا لگا ہو۔

(۹۱) وُجُوبُ الْوِتْرِ

وتروں کے وجوب کا بیان

(۳۷۵۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيِّ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الْمُخْدَجِيِّ ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ بِالشَّامِ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ ، فَذَكَرَ الْمُخْدَجِيُّ ، أَنَّهُ رَاحَ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ عُبَادَةُ : كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ ، مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا ، جَاءَ وَلَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنَ انْتَقَصَ مِنْ حَقِّهِنَّ ، جَاءَ وَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

(۳۷۵۱۳) بنوکنانہ کے ایک صاحب حضرت مخدجی بیان کرتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری تھے جنہیں صحبت بھی حاصل تھی۔ اور جن کی کنیت ابومحمد تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ وتر واجب ہے۔ مخدجی ذکر کرتے ہیں کہ وہ (مخدجی) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ بات (وجوب وتر) بیان کی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابومحمد نے غلط بات کہی ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے۔ جوشخص انہیں یوں ادا کرے گا (لے کر آئے گا) کہ ان کے حقوق میں سے کچھ بھی ضائع نہ کیا ہو تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ

کے ہاں یہ عہد ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو شخص ان نمازوں کے حقوق میں سے کچھ کمی کرے گا تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر اللہ چاہے گا تو اس کو عذاب دے گا اور اگر اللہ چاہے گا تو اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

(۳۷۵۱٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى عَبْدِ الْقَيْسِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لابْنِ عُمَرَ : أَرَأَيْتَ الْوِتْرَ ، سُنَّةٌ هُوَ ؟ قَالَ : مَا سُنَّةٌ ؟ أَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : لاَ ، أَسُنَّةٌ هُوَ؟ قَالَ : مَهْ ، أَتَعْقِلُ ؟ أَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ.

(۳۷۵۱۴) حضرت مسلم مولی عبد القیس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کی کیا رائے ہے کہ وتر سُنّت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سُنّت کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے وتر پڑھے (بس)۔ سائل نے عرض کیا۔ نہیں۔ کیا یہ سُنّت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چھوڑو! تم میں عقل ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے وتر پڑھے۔ (بس بات ختم)

(۳۷۵۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : الْوِتْرُ فَرِيضَةٌ هِيَ ؟ قَالَ : قَدْ أَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَثَبَتَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

(۳۷۵۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں کہا گیا۔ کیا وتر فرض ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے اس پر ثابت قدمی کی۔

(۳۷۵۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَالصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(۳۷۵۱۶) حضرت عاصم بن ضمرہ فرماتے ہیں کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وتر فرض نمازوں کی طرح لازم نہیں ہیں۔

(۳۷۵۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ كَمَا سَنَّ الْفِطْرَ وَالأَضْحَى.

(۳۷۵۱۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کو یونہی سُنّت ٹھہرایا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ اور قربانی کو سُنّت ٹھہرایا ہے۔

(۳۷۵۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْوِتْرُ سُنَّةٌ.

(۳۷۵۱۸) حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ وتر سنت ہے۔

(۳۷۵۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْوِتْرَ ، قَالَ : لاَ يَضُرُّهُ ، كَأَنَّمَا هِيَ فَرِيضَةٌ.

(۳۷۵۱۹) حضرت شعبی کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو وتر (پڑھنا) بھول گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس کو نقصان دہ نہیں، گویا کہ یہ فرض ہیں؟

(۳۷۵۲۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْوِتْرَ فَرِيضَةً.

(۳۷۵۲۰) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ وتروں کو فرض نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۷۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالاَ :الأَضْحَى وَالْوِتْرُ سُنَّةٌ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :الوِتْرُ فَرِيضَةٌ.

(۳۷۵۲۱) حضرت عطاء اور محمد بن علی رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں کہ قربانی اور وتر سُنّت ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وتر فرض ہیں۔

(۹۲) الْجِلْسَتَانِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے خطبہ میں دو مرتبہ بیٹھنے کا بیان

(۳۷۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا ، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

(۳۷۵۲۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں بیٹھتے تھے، قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو تذکیر کرتے تھے۔

(۳۷۵۲۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ.

(۳۷۵۲۳) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ جاتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے۔

(۳۷۵۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، قَالَ :اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يُصَلِّي بِنَا الْجُمُعَةَ ، فَيَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ ، وَيَجْلِسُ جِلْسَتَيْنِ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَجْلِسُ إِلاَّ جِلْسَةً وَاحِدَةً.

(۳۷۵۲۴) حضرت صالح مولی التوامہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ بنایا تو آپ رضی اللہ عنہ ہمیں جمعہ پڑھاتے تھے اور دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور دو مرتبہ بیٹھتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام صرف ایک مرتبہ بیٹھے گا۔

(۹۳) قَضَاءُ سُنَّةِ الْفَجْرِ بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز کے بعد فجر کی سنتوں کی قضا کرنے کا بیان

(۳۷۵۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يُصَلِّي بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلاَةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، فَصَلَّيْتُهُمَا الآنَ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۵۲۵) حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعات پڑھتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا صبح کی نماز دو مرتبہ پڑھتے ہو؟ اس آدمی نے عرض کیا۔ میں فجر کے نماز سے پہلے والی دو سُنت نہیں پڑھ سکا تھا پس میں نے انہیں ابھی پڑھا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

(۳۷۵۲٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الصُّبْحِ ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ ، قَامَ الرَّجُلُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، جِئْتُ وَأَنْتَ فِي الصَّلاَةِ ، وَلَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُصَلِّيَهُمَا وَأَنْتَ تُصَلِّي ، فَلَمَّا قَضَيْتَ الصَّلاَةَ قُمْتُ فَصَلَّيْتُهُمَا ، قَالَ : فَلَمْ يَأْمُرْهُ ، وَلَمْ يَنْهَهُ.

(۳۷۵۲٦) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز صبح ادا کی۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو وہ صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے دو رکعات ادا فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے انہیں پوچھا: یہ دو رکعات کیا ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس وقت (مسجد میں) آیا جبکہ آپ نماز میں تھے۔ اور میں نے فجر سے پہلے والی دو رکعات بھی نہیں پڑھی تھیں۔ میں نے اس بات کو ناپسند سمجھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہوں اور میں وہ دو رکعات پڑھوں۔ پس جب آپ نے نماز پوری کر لی تو میں نے ان دو رکعتوں کو ادا کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہ حکم دیا اور نہ ہی ان کو (اس سے) منع کیا۔

(۳۷۵۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُسَمِّعُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَطَاءً فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۷۵۲۷) مسمع بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

(۳۷۵۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ ، صَلاَّهُمَا بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(۳۷۵۲۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب ان کی فجر کی دو رکعات (سُنت) رہ جاتی تھیں تو وہ انہیں فجر کی

نماز (فرض) کے بعد ادا کر لیتے تھے۔

(۳۷۵۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ، يَقُولُ :إِذَا لَمْ أُصَلِّهِمَا حَتَّى أُصَلِّيَ الْفَجْرَ ، صَلَّيْتُهمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(۳۷۵۲۹) یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سُنا کہ اگر میں ان دو رکعات نہ پڑھ چکا ہوں یہاں تک کہ میں فجر (کے فرض) پڑھ لوں تو میں انہیں طلوعِ آفتاب کے بعد پڑھ لیتا ہوں۔

(۳۷۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيَ الْفَجْرِ بَعْدَ مَا أَضْحَى.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيهِمَا.

(۳۷۵۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے فجر کی دو رکعات (سُنّت) کو اشراق کے بعد پڑھا۔
اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: آدمی پر ان کی (سُنّتِ فجر کی) قضاء نہیں ہے۔

(٩٤) الصَّلاَةُ بَيْنَ الْقُبُورِ

قبروں کے درمیان نماز پڑھنے کا بیان

(۳۷۵۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاَةِ بَيْنَ الْقُبُورِ.

(۳۷۵۳۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّالْلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے قبروں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۷۵۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ:أَبْصَرَنِي عُمَرُ وَأَنَا أُصَلِّي إِلَى قَبْرٍ ، فَجَعَلَ يَقُولُ:يَا أَنَسُ، الْقَبْرَ ، فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ رَأْسِي أَنْظُرُ إِلَى الْقَمَرِ ، فَقَالُوا :إِنَّمَا ، يَعْنِي الْقَبْرَ.

(۳۷۵۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا اور میں اس وقت ایک قبر کے پاس نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انس! قبر (دیکھو) میں نے سر اٹھا کر قمر کو دیکھا تو لوگوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ قبر کہہ رہے ہیں۔

(۳۷۵۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لاَ يُصَلَّى إِلَى الْقَبْرِ.

(۳۷۵۳۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر کی طرف رُخ کر کے نماز نہ پڑھی جائے گی۔

(۳۷۵۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْعَلاَءِ، عَنْ أَبِيهِ ، وَخَيْثَمَةَ ، قَالاَ:لاَ يُصَلَّى إِلَى حَائِطِ حَمَّامٍ، وَلاَ وَسَطِ مَقْبَرَةٍ.

(۳۷۵۳۴) حضرت علاء اپنے والد سے اور خیثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے فرمایا: حمام کی دیوار کی طرف (منہ کر کے) نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ اور نہ ہی قبرستان کے درمیان۔

(۳۷۵۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، قَالَ :الأَرْضُ كُلُّهَا مَسَاجِدُ إِلاَّ ثَلاَثَةً :

الْمَقْبَرَةَ ، وَالْحَمَّامَ ، وَالْحُشَّ.

(۳۷۵۳۵) حضرت حسن عرنی فرماتے ہیں کہ زمین ساری کی ساری مسجد (سجدہ گاہ) ہے مگر تین جگہیں: قبرستان، حمام، بیت الخلاء۔

(٣٧٥٣٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَقْبَرَةِ.

(۳۷۵۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ قبرستان میں جنازہ کی نماز کو (بھی) مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٧٥٣٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُصَلُّوا بَيْنَ الْقُبُورِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِنْ صَلَّى أَجْزَأَتْهُ صَلاَتُهُ.

(۳۷۵۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہ اللہ علیہم قبروں کے درمیان نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر آدمی (قبرستان میں) نماز پڑھ لے تو یہ نماز اس کو کفایت کرے گی۔

(٩٥) صَدَقَةُ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ کا بیان

(٣٧٥٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، رِوَايَةً ، قَالَ : قَدْ تَجَاوَزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ.

(۳۷۵۳۸) حضرت حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بطور روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ کے بارے میں چشم پوشی کی ہے۔

(٣٧٥٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ ، وَلاَ فَرَسِهِ صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہوئے روایت بیان کرتے ہیں کہ مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

(٣٧٥٤٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ عِرَاكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ صَدَقَةَ عَلَى الْمُؤْمِنِ فِي عَبْدِهِ ، وَلاَ فَرَسِهِ.

(۳۷۵۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بندہ مومن پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوۃ (واجب) نہیں ہے۔

(٣٧٥٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ ، قَالَ : أَمَرَ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ ، فَقَالَ النَّاسُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، خَيْلُنَا وَرَقِيقُنَا ، افْرِضْ عَلَيْنَا عَشَرَةً عَشَرَةً ، قَالَ :أَمَّا أَنَا ، فَلَسْتُ أَفْرِضُ ذَلِكَ عَلَيْكُمْ.

(۳۷۵۴۱) حضرت شبیل بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو زکوۃ کا حکم دیا تو لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہمارے گھوڑے اور ہمارے غلام! آپ ہم پر دس دس فرض کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو تم پر اس بارے میں کچھ فرض نہیں کرتا۔

(۳۷۵٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْفَرَسِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ راہ خدا میں لڑنے والے گھوڑے پر کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

(۳۷۵٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :أَفِي الْبَرَاذِينِ صَدَقَةٌ ؟ قَالَ : أَوَفِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ ؟.

(۳۷۵۴۳) حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا بار برداری کے گھوڑے میں زکوۃ ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا گھوڑے میں زکوۃ ہے؟

(۳۷۵٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۴۴) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے۔

(۳۷۵٤٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ ، إِلاَّ صَدَقَةُ الْفِطْرِ.
وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِنْ كَانَتْ خَيْلٌ فِيهَا ذُكُورٌ وَإِنَاثٌ يُطْلَبُ نَسْلُهَا ، فَفِيهَا صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۴۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ غلام اور گھوڑے میں صدقۃ الفطر کے سوا زکوۃ نہیں ہے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر گھوڑوں میں نر اور مادہ ہوں اور ان سے افزائش نسل کا کام لیا جائے تو پھر گھوڑوں میں زکوۃ ہے۔

(٩٦) رَفْعُ الإِمَامِ صَوْتَهُ بِآمِين

امام کا آمین کو بلند آواز سے کہنے کا بیان

(۳۷۵٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :إِذَا أَمَّنَ الْقَارِءُ فَأَمِّنُوا ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(۳۷۵۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ پس جس کی آمین

فرشتوں کی آمین سے موافقت کر جائے گی اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

(۳۷۵۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا قَالَ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ ، قَالَ : آمِينَ.

(۳۷۵۴۷) حضرت عبد الجبار بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز پڑھی۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا۔

(۳۷۵۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ : ﴿وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ ، فَقَالَ : آمِينَ ، يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَرْفَعُ الإِمَامُ صَوْتَهُ بِآمِين ، وَيَقُولُهَا مَنْ خَلْفَهُ.

(۳۷۵۴۸) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ پڑھا تو کہا آمین۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو لمبا کیا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام آمین کہتے ہوئے آواز بلند نہیں کرے گا اور مقتدی آمین کہیں گے۔

(۹۷) صَلاَةُ اللَّيْلِ ، وَفَصْلُ شَفْعِ الْوَتْرِ

رات کی نماز اور وتروں کے شفع میں فاصلہ کا بیان

(۳۷۵۴۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، وَالْوِتْرُ وَاحِدَةٌ ، وَسَجْدَتَانِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ.

(۳۷۵۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے اور وتر ایک ہے اور فجر سے پہلے دو رکعات (سنت) ہے۔

(۳۷۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے پس جب تجھے صبح (ہونے) کا خوف ہو تو ایک رکعت سے وتر بنا لے۔

(۳۷۵۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ ، تُوتِرُ لَكَ مَا مَضَى مِنْ صَلاَتِكَ.

(۳۷۵۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے پس جب

تجھے صبح (ہونے) کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور وہ تمہاری گزشتہ نماز کو وتر بنا دے گی۔

(۳۷۵۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ.

(۳۷۵۵۲) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں ہر دو رکعات پر سلام پھیرتے تھے۔

(۳۷۵۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أُصَلِّي ، فَقَالَ : افْصِلْ ، فَلَمْ أَدْرِ مَا قَالَ ، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ ، قُلْتُ : مَا أَفْصِلُ ؟ قَالَ : افْصِلْ بَيْنَ صَلاَةِ اللَّيْلِ ، وَصَلاَةِ النَّهَارِ.

(۳۷۵۵۳) حضرت قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گزرے اور فرمایا: فاصلہ کرو! میں ان کی کہی بات نہ سمجھ سکا۔ پس جب میں فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا۔ میں کیا فاصلہ کروں؟ انہوں نے فرمایا: رات کی نماز اور دن کی نماز میں فاصلہ کرو۔

(۳۷۵۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَصْلٌ.

(۳۷۵۵۴) حضرت سعید بن جبیر سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہر دو رکعات میں فاصلہ ہے۔

(۳۷۵۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيمَةٌ.

(۳۷۵۵۵) حضرت عکرمہ سے منقول ہے کہ ہر دو رکعات کے درمیان سلام ہے۔

(۳۷۵۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى.

(۳۷۵۵۶) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے۔

(۳۷۵۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا ، وَإِنْ شِئْتَ سِتًّا ، لاَ تَفْصِل بَيْنَهُنَّ.

(۳۷۵۵۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ رات کی نماز دو دو رکعات ہے اور رات کے آخر میں ایک رکعت وتر ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر تو چاہے تو دو رکعات پڑھ اور اگر تو چاہے تو چار رکعات پڑھ اور اگر تو چاہے تو چھ رکعات پڑھ اور ان میں فاصلہ بھی نہ کر۔

(۹۸) الْوِتْرُ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ

ایک رکعت وتر پڑھنے کا بیان

(۳۷۵۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

قَالَ :الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ.

(۳۷۵۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ وتر ایک ہے۔

(۳۷۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۵۹) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کے (طلوع ہونے کا) خوف کھاؤ تو ایک رکعت سے وتر بنالو۔

(۳۷۵۶۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ ، فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَسُئِلَ عَنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :أَصَابَ السُّنَّةَ.

(۳۷۵۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا تو آپ رضی اللہ عنہ پر اس بات کا انکار کیا گیا۔ اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ نے سُنّت کو پالیا۔

(۳۷۵۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ،فَقِيلَ لَهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا اسْتَقْصَرْتُهَا.

(۳۷۵۶۱) حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھی تو انہیں (اس کے بارے میں) کہا گیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اس کو مختصر کر دیا ہے۔

(۳۷۵۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً :أُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنْ شِئْتَ.

(۳۷۵۶۲) حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا: میں ایک رکعت وتر پڑھ لوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو (تو پڑھ لو)

(۳۷۵۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَمَرَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، وَحُذَيْفَةُ عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ ، ثُمَّ خَرَجَا فَتَقَاوَمَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَا رَكَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَكْعَةً.

(۳۷۵۶۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ولید بن عقبہ کے ہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رات کو گفتگو کی۔ پھر وہ دونوں وہاں سے نکلے اور دونوں نے قیام کیا۔ پس جب دونوں صبح کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک ایک رکعت پڑھی۔

(۳۷۵۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ. (مسلم ۱۶۴۔ ابن ماجہ ۱۳۲۰)

(۳۷۵۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ پس جب تجھے صبح کا خوف ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔

(٣٧٥٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ، وَيَتَكَلَّمُ فِيمَا بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَةِ.

(۳۷۵۶۵) حضرت لیث سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور ایک رکعت اور دو رکعات کے درمیان گفتگو کرتے تھے۔

(٣٧٥٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

(۳۷۵۶۶) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آخر رات کو ایک رکعت وتر ہے۔

(٣٧٥٦٧) حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ ، عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھا۔

(٣٧٥٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ آلُ سَعْدٍ ، وَآلُ عَبْدِ اللهِ يُسَلِّمُونَ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ ، وَيُوتِرُونَ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۶۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آل سعد اور آل عبد اللہ وتر کی دو رکعات پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعہ اس کو وتر بناتے تھے۔

(٣٧٥٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَنَافِعٍ ، قَالاَ :رَأَيْنَا مُعَاذًا الْقَارِءَ يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

(۳۷۵۶۹) حضرت سعید رحمہ اللہ اور نافع رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت معاذ قاری کو دیکھا کہ وہ وتر کی دو رکعات کے درمیان سلام پھیرتے تھے۔

(٣٧٥٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَجُوزُ أَنْ يُوتِرَ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۷۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ وتر کی دو رکعات پر سلام پھیرتے تھے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں ہے۔

(٩٩) الْجُلُوسُ عَلَى جُلُودِ السِّبَاعِ

درندوں کی کھالوں پر بیٹھنے کا بیان

(٣٧٥٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ ، قَالَ يَزِيدُ :أَنْ تُفْتَرَشَ.

(ترمذی ۱۷۷۰۔ ابو داؤد ۴۱۲۹)

(۳۷۵۷۱) حضرت ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا: راوی یزید کہتے ہیں: یعنی ان کھالوں کو بچھونا بنانے سے۔

(۳۷۵۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً ، فَأُتِيَ بِهَا عَلَيْهَا صُفَّةُ نُمُورٍ ، فَنَزَعَهَا ثُمَّ رَكِبَ.

(۳۷۵۷۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک سواری مستعار لی۔ پس وہ سواری اس حال میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی کہ اس پر چیتوں کا سائبان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتار دیا پھر سوار ہوئے۔

(۳۷۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ جُلُودِ النُّمُورِ ؟ فَقَالَ : تُكْرَهُ جُلُودُ السِّبَاعِ.

(۳۷۵۷۳) حضرت علی بن حکیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حکیم سے چیتوں کی کھالوں کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: درندوں کی کھالوں (کا استعمال) مکروہ ہے۔

(۳۷۵۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ يَنْهَاهُمْ أَنْ يَرْكَبُوا عَلَى جُلُودِ السِّبَاعِ.

(۳۷۵۷۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو خط لکھ کر انہیں درندوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع کیا۔

(۳۷۵۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ. (ترمذی ۱۷۷۱۔ عبدالرزاق ۲۱۵)

(۳۷۵۷۵) حضرت ابوالملیح فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کی کھالوں کو بچھونا بنانے سے منع فرمایا۔

(۳۷۵۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ فِي جُلُودِ الثَّعَالِبِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجُلُوسِ عَلَيْهَا.

(۳۷۵۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لومڑیوں کی کھالوں پر نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ان کھالوں پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۰۰) كَلاَمُ الإِمَامِ أَثْنَاءَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران امام کا گفتگو کرنے کا بیان

(۳۷۵۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ : اجْلِسُوا ، فَسَمِعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَجَلَسَ ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ ، ادْخُلْ.

(۳۷۵۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطبہ دے رہے تھے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے لوگوں سے فرمایا: بیٹھ جاؤ! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی۔ اس وقت وہ دروازہ پر تھے۔ تو وہ بیٹھ گئے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ اے عبداللہ! اندر آجاؤ۔

(٣٧٥٧٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ أَبِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الشَّمْسِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ.

(۳۷۵۷۸) حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ میرے والد حاضر ہوئے۔ تو وہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے سورج میں ہی کھڑے ہوگئے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو انہیں سایہ کی طرف منتقل کیا گیا۔

(٣٧٥٧٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنْ كَانُوا لَيُسَلِّمُونَ عَلَى الإِمَامِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَيَرُدُّ.

(۳۷۵۷۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ امام کو سلام کرتے تھے جبکہ وہ منبر پر ہوتا تھا۔ اور امام جواب بھی دیتا تھا۔

(٣٧٥٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَأْذِنُونَ الإِمَامَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَلَمَّا كَانَ زِيَادٌ وَكَثُرَ ذَلِكَ ، قَالَ : مَنْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ فَهُوَ إِذْنُهُ.

(۳۷۵۸۰) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ امام سے اجازت طلب کرتے تھے درانحالیکہ امام منبر پر ہوتا تھا۔ پس جب زیاد خلیفہ تھا اور یہ استئذان کثرت سے ہونے لگا تو زیاد نے کہا۔ جو شخص اپنا ہاتھ اپنے ناک پر رکھ لے تو یہ اس کو اجازت (کے قائم مقام) ہوگا۔

(٣٧٥٨١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ لَهُ : صَلَّيْتَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُكَلِّمُ الإِمَامُ أَحَدًا فِي خِطْبَتِهِ.

(۳۷۵۸۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیک رضی اللہ عنہ غطفانی تشریف لائے جبکہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان سے پوچھا۔ تم نے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں! آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا دو رکعتیں تخفیف کے ساتھ پڑھ لو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام اپنے خطبہ کے دوران کسی سے گفتگو نہیں کرے گا۔

(١٠١) هَلْ فِي الاِسْتِسْقَاءِ صَلاَةٌ وَخُطْبَةٌ

کیا استسقاء میں نماز اور خطبہ ہے؟

(٣٧٥٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ

مِنَ الأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الاِسْتِسْقَاءِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي ؟ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا ، مُتَبَذِّلاً ، مُتَخَشِّعًا ، مُتَضَرِّعًا ، مُتَرَسِّلاً ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ.

(۳۷۵۸۲) حضرت ہشام بن اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے گورنروں میں سے ایک گورنر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس استقاء سے متعلق سوال کرنے کے لئے بھیجا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر کو مجھ سے سوال کرنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تواضع، مسکنت، خشوع، عاجزی، اور ترسل (آہستہ چلنا) کی حالت میں نکلے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز کی طرح سے دو رکعات پڑھیں اور تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا۔

(۳۷۵۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ نَسْتَسْقِي ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَخَلْفَهُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ.

(۳۷۵۸۳) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ کے ہمراہ استقاء کے لئے نکلے۔ انہوں نے دو رکعات پڑھائی اور ان کے پیچھے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ (بھی) تھے۔

(۳۷۵۸٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ ؛ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ بَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، قَالَ :وَاسْتَسْقَى فَحَوَّلَ رِدَائَهُ.

(۳۷۵۸۴) حضرت محمد بن ہلال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے ساتھ استقاء میں حاضر ہوئے تو انہوں نے خطبہ سے قبل نماز کا آغاز کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے استقاء کیا اور اپنی چادر کو اُلٹ دیا۔

(۳۷۵۸٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ حَوَّلَ رِدَائَهُ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَقَرَأَ فِيهِمَا وَجَهَرَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ تُصَلَّى صَلاَةِ الاِسْتِسْقَاءِ فِي جَمَاعَةٍ ، وَلاَ يُخْطَبُ فِيهَا.

(۳۷۵۸۵) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم استقاء کے لئے نکلے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت لوگوں کی طرف پھیری اور قبلہ رُخ ہو کر دعا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو اُلٹا کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان رکعات میں قراءت کی اور جہر کیا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: استقاء کی نماز کو جماعت سے نہیں پڑھا جائے گا اور نہ ہی اس میں خطبہ دیا جائے گا۔

(١٠٢) وَقْتُ الْعِشَاءِ

عشاء کے وقت کا بیان

(٣٧٥٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ ، فَصَلَّى بِي الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ، وَصَلَّى بِي مِنَ الْغَدِ الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ الأَوَّلِ ، وَقَالَ : هَذَا الْوَقْتُ وَقْتُ النَّبِيِّينَ قَبْلَكَ ، الْوَقْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.

(۳۷۵۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ امامت کروائی ہے۔ پس جب شفق غائب ہو گیا تو انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔ اور اگلے دن انہوں نے مجھے رات کے پہلے ثلث پر عشاء کی نماز پڑھائی اور فرمایا: یہ وقت (نماز) آپ سے پہلے انبیاء کا وقت (نماز) ہے۔ اور انہی دو (مقررہ) اوقات کے درمیان (عشاء کا) وقت ہے۔

(٣٧٥٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، سَمِعَهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ سَائِلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلاَةِ ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا ، ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلاً فَأَقَامَ الْعِشَاءَ الآخِرَةَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ ، ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوَقْتِ ؟ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ.

(۳۷۵۸۷) ابو بکر بن ابو موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز عشاء کے لئے غروب شفق کے وقت امامت کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے روز عشاء کی نماز تہائی رات کو ادا فرمائی۔ پھر فرمایا اوقات کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ان دو (مقررہ) اوقات کے درمیان (عشاء کا) وقت ہے۔

(٣٧٥٨٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، فَقُلْنَا لَهُ : حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَتِ الصَّلاَةُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا مِنَ الْغَدِ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ.

(۳۷۵۸۸) حضرت حسین بن بشیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور محمد بن علی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاں داخل ہوئے۔ ہم نے ان سے پوچھا۔ آپ ہمیں بتائیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز کس طرح ادا کی جاتی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز شفق کے غائب ہونے پر پڑھائی۔ پھر اگلے روز نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز عشاء کی رات کے ایک تہائی گزرنے پر پڑھائی۔

(۳۷۵۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ يُوَقِّتُ لَهُمَ الصَّلاَةَ ، قَالَ : صَلُّوا صَلاَةَ الْعِشَاءِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ ، فَإِنْ شُغِلْتُمْ فَمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَنْ يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، وَلاَ تَشَاغَلُوا عَنِ الصَّلاَةِ ، فَمَنْ رَقَدَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلاَ أَرْقَدَ اللَّهُ عَيْنَهُ ، يَقُولُهَا ثَلاَثَ مِرَارٍ.

(۳۷۵۸۹) حضرت صفیہ بنت ابی عبید بیان فرماتی ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کی طرف ایک خط میں نماز کے اوقات لکھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عشاء کی نماز پڑھو، جبکہ شفق غائب ہو جائے پس اگر تمہیں کوئی مشغولیت ہو تو پھر تمہارے اور تہائی رات کے درمیان (وقت) ہے اور تم خود کو نماز کے حق میں مشغول ظاہر نہ کرو۔ جو شخص اس کے بعد سو جائے تو پس اللہ اس کی آنکھوں کو نیند نہ عطا کرے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(۳۷۵۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى رُبُعِ اللَّيْلِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ.

(۳۷۵۹۰) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ عشاء کا وقت چوتھائی رات تک ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔

(۱۰۳) الْقَسَامَةُ

قسامت کا بیان

(۳۷۵۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَقَرَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتِيلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وُجِدَ فِي جُبِّ الْيَهُودِ ، قَالَ : فَبَدَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَهُودِ ، فَكَلَّفَهُمْ قَسَامَةَ خَمْسِينَ ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ : لَنْ نَحْلِفَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ : أَفَتَحْلِفُونَ ؟ قَالَتِ الأَنْصَارُ : لَنْ نَحْلِفَ ، فَأَغْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ دِيَتَهُ لأَنَّهُ قُتِلَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ.

(۳۷۵۹۱) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ قسامت جاہلیت میں (بھی) تھی پس نبی کریم ﷺ نے اس کو انصار کے ایک اس مقتول کے بارے میں برقرار رکھا جو یہود کے کنویں میں (مقتول) پایا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہود سے ابتدا کی اور آپ ﷺ نے انہیں پچاس قسموں کا پابند ٹھہرایا۔ تو یہود نے کہا۔ ہم ہرگز قسم نہیں کھائیں گے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے انصار سے

کہا: کیا تم قسم اٹھاؤ گے؟ انصار نے کہا: ہم ہرگز قسم نہیں کھائیں گے۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس مقتول کی دیت یہود کے ذمہ لگا دی۔ کیونکہ یہ انہی کے درمیان قتل ہوا تھا۔

(۳۷۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : دَعَانِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَسَأَلَنِي عَنِ الْقَسَامَةِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أَرُدَّهَا ، إِنَّ الأَعْرَابِيَّ يَشْهَدُ ، وَالرَّجُلُ الْغَائِبُ يَجِيءُ فَيَشْهَدُ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ رَدَّهَا ، قَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

(۳۷۵۹۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے بلایا اور مجھ سے قسامت کے بارے میں سوال کیا۔ اور کہا کہ میرا خیال یہ ہو رہا ہے کہ میں اس کو رد کر دوں۔ ایک دیہاتی آ کر گواہی دیتا ہے اور غیر موجود آدمی گواہی دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! آپ اس کو رد نہیں کر سکتے قسامت کے ذریعہ سے نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا اور آپ ﷺ کے بعد خلفاء نے (بھی) فیصلہ فرمایا۔

(۳۷۵۹۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ ، يُقَالُ لَهُ : سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ ، فَتَفَرَّقُوا فِيهَا ، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلاً ، فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ : قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا ، قَالُوا : مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، قَالَ : فَانْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : يَا نَبِيَّ اللهِ ، انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلاً ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكُبْرُ الْكُبْرُ ، فَقَالَ لَهُمْ : تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ ؟ قَالُوا : مَا لَنَا بَيِّنَةٌ ، قَالَ : فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ ، قَالُوا : لاَ نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ ، فَكَرِهَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ ، فَوَدَاهُ بِمِئَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

(۳۷۵۹۳) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے چند افراد خیبر کی طرف چلے۔ پس وہ وہاں سے منتشر ہو گئے۔ اور انہوں نے ایک فرد کو مقتول پایا۔ تو انہوں نے ان لوگوں سے جن کے ہاں مقتول پایا گیا تھا۔ کہ کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کا علم ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس یہ لوگ اللہ کے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے عرض کیا۔ یا نبی اللہ ﷺ! ہم لوگ خیبر کی طرف چلے تو ہم نے اپنا ایک آدمی مقتول پایا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نے ان (مقتول کی قوم) سے فرمایا: تم قتل کرنے والے کے خلاف گواہ پیش کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا۔ ہمارے پاس گواہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ لوگ تمہارے سامنے قسم اٹھائیں گے۔ ان لوگوں نے عرض کیا۔ ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس مقتول کے خون کو ضائع ہونا ناپسند فرمایا تو آپ ﷺ نے ایک صد اونٹ صدقہ کے بطور دیت ادا کیے۔

(٣٧٥٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ حُوَيِّصَةَ ، وَمُحَيِّصَةَ ابْنَيْ مَسْعُودٍ ، وَعَبْدَ اللهِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَيْ فُلاَنٍ ، خَرَجُوا يَمْتَارُونَ بِخَيْبَرَ ، فَعُدِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقُتِلَ ، قَالَ : فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُقْسِمُونَ بِخَمْسِينَ وَتَسْتَحِقُّونَ ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نُقْسِمُ وَلَمْ نَشْهَدْ ؟ قَالَ : فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِذًا تَقْتُلُنَا يَهُودُ . قَالَ : فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

(۳۷۵۹۴) حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ کے پوتے حُوَیّصہ، مُحیصہ اور فلاں کے بیٹے عبداللہ، عبدالرحمان خیبر کے علاقہ میں تلواریں سونتے ہوئے گئے وہاں حضرت عبداللہ پر جارحیت ہوئی اور وہ قتل ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور استحقاق پیدا کرو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیسے قسمیں اٹھائیں حالانکہ ہم (وہاں) حاضر نہیں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہود تمہیں سبکدوش کر دیں؟ (یعنی وہ قسمیں اٹھالیں) انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے (یعنی جھوٹی قسمیں کھالیا کریں گے)۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اس مقتول کی دیت ادا فرمائی۔

(٣٧٥٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ : الْقَسَامَةُ حَقٌّ ، قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَيْنَمَا الأَنْصَارُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ ، فَرَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : قَتَلَتْنَا الْيَهُودُ ، وَسَمَّوْا رَجُلاً مِنْهُمْ ، وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ لَهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ ، حَتَّى أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ : اسْتَحِقُّوا بِخَمْسِينَ قَسَامَةٍ أَدْفَعُهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَحْلِفَ عَلَى غَيْبٍ ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ قَسَامَةَ الْيَهُودِ بِخَمْسِينَ مِنْهُمْ ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْيَهُودَ لاَ يُبَالُونَ الْحَلِفَ ، مَتَى مَا نَقْبَلُ هَذَا مِنْهُمْ يَأْتُونَ عَلَى آخِرِنَا ، فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ تُقْبَلُ أَيْمَانُ الَّذِينَ يَدَّعُونَ الدَّمَ.

(۳۷۵۹۵) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ قسامت برحق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعہ سے فیصلہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار حاضر تھے کہ ان میں سے ایک انصاری رضی اللہ عنہ چلے گئے پھر (بعد میں) بقیہ انصار بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے گئے۔ ناگہاں انہوں نے اپنے ساتھی کو خون میں لت پت دیکھا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے اور عرض

کیا۔ ہمیں یہودیوں نے قتل کیا ہے اور انہوں نے یہودیوں میں سے ایک شخص کا نام لیا لیکن ان کے پاس گواہ نہیں تھا۔ تو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: تمہارے سوا دو گواہ ہوں تا کہ میں اس مسمّیٰ شخص کو تمہارے حوالہ کر دوں؟ لیکن ان کے پاس گواہ نہیں تھا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم پچاس قسموں کے ذریعہ استحقاق پیدا کر لو تا کہ میں یہ شخص تمہارے حوالہ کر دوں؟ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! ہم غیب کی بات پر قسم کھانے کو پسند نہیں کرتے۔ پھر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہود سے پچاس قسمیں لینے کا ارادہ فرمایا تو انصار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! یہود قسموں کی کوئی پروانہیں کرتے۔ جب ہم ان سے اس (مقتول پر قسموں) کو قبول کر لیں گے تو یہ کسی اور پر دست درازی کریں گے۔ پس نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس مقتول کی دیت اپنی طرف سے ادا فرمائی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: خون کا دعویٰ کرنے والوں کی قسموں کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

(١٠٤) صَلاَةُ الطَّوَافِ بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز کے بعد نماز طواف کرنے کا بیان

(٣٧٥٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّهُ قَالَ :يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ ، لاَ تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ، أَوْ نَهَارٍ.

(٣٧٥٩٦) حضرت جبیر بن مطعم، نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! کسی شخص کو بھی اس گھر کے طواف سے منع نہ کرو اور نہ ہی رات، دن کی کسی گھڑی میں نماز پڑھنے سے منع کرو۔

(٣٧٥٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْفَجْرِ ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(٣٧٥٩٧) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے فجر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور طلوعِ آفتاب سے قبل دو رکعات ادا فرمائیں۔

(٣٧٥٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ طَافَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلَّيَا.

(٣٧٥٩٨) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں کو عصر کے بعد طواف کرتے ہوئے اور نماز (طواف) پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(٣٧٥٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قَدِمَا مَكَّةَ فَطَافَا بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلَّيَا.

(٣٧٥٩٩) حضرت ابو شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ دونوں مکہ میں تشریف لائے اور دونوں نے عصر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور نماز (طواف) ادا کی۔

(٣٧٦٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُصَلِّي حَتَّى تَصْفَارَّ الشَّمْسُ.

(۳۷۶۰۰) حضرت ابو الطفیل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ عصر کے بعد طواف کرتے تھے اور نماز (طواف بھی) ادا کرتے تھے یہاں تک سورج زرد ہو جائے۔

(٣٧٦٠١) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ طَافَا بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلاَةِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ صَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُصَلِّي حَتَّى تَغِيبَ أَوْ تَطْلُعَ ، وَتَمَكَّنِ الصَّلاَةَ.

(۳۷۶۰۱) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے فجر سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر طلوع آفتاب سے قبل دونوں نے نماز (طواف) پڑھی۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: سورج کے طلوع یا غروب تک نماز نہیں پڑھے گا اور یہاں تک کہ نماز پڑھ سکے۔

(١٠٥) شِرَاءُ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِنَوْعِ حِلْيَتِهِ

زیور سے مزین تلوار کو اسی قسم کے زیور کے عوض خریدنے کا بیان

(٣٧٦٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْن مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ أَبِي عِمْرَانَ ، يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : أُتِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقِلاَدَةٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ، ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ ، أَوْ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : لاَ ، حَتَّى تُمَيِّزَ مَا بَيْنَهُمَا ، قَالَ : إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى تُمَيِّزَ مَا بَيْنَهُمَا ، قَالَ : فَرَدَّهُ حَتَّى مَيَّزَ.

(۳۷۶۰۲) حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر کے دن ایک ہار لایا گیا جس میں سونے کے ساتھ لٹکے ہوئے موتی تھے۔ اس ہار کو ایک آدمی نے سات یا نو دیناروں کے عوض خریدا۔ پس یہ ہار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور اس کی خریداری کا تذکرہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہاں تک کہ دونوں کو جدا جدا کر دیا جائے۔ کسی نے عرض کیا۔ آپ کا ارادہ پتھر کے بارے میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہاں تک کہ یہ دونوں جدا جدا ہوں۔ راوی کہتے ہیں اس نے یہ ہار واپس کر دیا یہاں تک کہ (انہیں) جدا کر دیا گیا۔

(٣٧٦٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَرْضِ فَارِسَ : أَلاَّ تَبِيعُوا السُّيُوفَ فِيهَا حَلْقَةُ فِضَّةٍ بِدِرْهَمٍ.

(۳۷۶۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم فارس کے علاقہ میں تھے تو ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا۔ خبردار چاندی کے حلقہ والی تلواروں کو دراہم کے عوض نہ بیچو۔

(٣٧٦٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ شُرَيْحٌ عَنْ طَوْقٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فُصُوصٌ ، قَالَ : تُنْزَعُ الْفُصُوصُ ، ثُمَّ يُبَاعُ الذَّهَبُ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۳۷۶۰۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شریح رحمہ اللہ سے سونے کے طوق کے بارے میں پوچھا گیا جس میں نگینے بھی ہوں؟ انہوں نے فرمایا۔ نگینوں کو جدا کر دیا جائے گا پھر سونے کو برابر سرابر بیچ دیا جائے گا۔

(٣٧٦٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ السَّيْفِ الْمُحَلَّى إِلاَّ بِعَرَضٍ.

(۳۷۶۰۵) حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ محلّٰی (زیور سے مزین) تلوار کو سامان کے عوض کے علاوہ بیچنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٧٦٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِفِضَّةٍ ، وَيَقُولُ : اشْتَرِهِ بِذَهَبٍ يَدًا بِيَدٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَهِ بِالدَّرَاهِمِ.

(۳۷۶۰۶) حضرت زہری رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ مزین تلوار کو چاندی کے عوض بیچنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ مزین تلوار (سونے کے زیور والی) کو سونے کے عوض نقد خریدو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اس کو دراہم کے عوض خریدے۔

(١٠٦) قَضَاءُ الأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

ظہر سے پہلے والی چار رکعات پڑھنے کا بیان

(٣٧٦٠٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ هِلاَلٍ الْوَزَّانِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلاَّهَا بَعْدَهَا.

(۳۷۶۰۷) حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ روایت بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر سے پہلے والی چار رکعات فوت ہو جاتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بعد میں پڑھ لیتے تھے۔

(٣٧٦٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا فَاتَتْهُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلاَّهَا بَعْدَهَا.

(۳۷۶۰۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب ان سے ظہر کی پہلی چار رکعات فوت ہو جاتی تھیں تو وہ انہیں بعد میں ادا فرما لیتے تھے۔

(٣٧٦٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَوْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : مَنْ فَاتَتْهُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ ، فَلْيُصَلِّهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُصَلِّيهَا وَلاَ يَقْضِيهَا.

(۳۷۶۰۹) حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جس شخص کی ظہر سے پہلے والی چار رکعات فوت ہو جائیں تو اُسے چاہیے کہ (ظہر کے بعد والی) دو رکعات کے بعد ان کی قضا کر لے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ان چار رکعات کو نہیں پڑھے گا اور نہ ہی ان کی قضا کرے گا۔

(۱۰۷) الصَّلاَةُ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید کا جنازہ پڑھنے کا بیان

(٣٧٦١٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا.

(۳۷۶۱۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہداء کو ایک قبر میں دو دو کو جمع فرمایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر جنازہ نہیں پڑھایا۔ اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

(٣٧٦١١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ ، مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَمْزَةَ وَقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهِ ، فَقَالَ : لَوْلاَ أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ لَتَرَكْتُهُ حَتَّى يَحْشُرَهُ اللَّهُ مِنْ بُطُونِ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ ، وَقَالَ : أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمَ الْيَوْمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ.

(۳۷۶۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اُحد کا دن تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور ان کے ناک کو کاٹ دیا گیا تھا اور ان کو مثلہ بنا دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ (ان کو) صفیہ پا لے گی تو میں ان کو (یونہی) چھوڑ دیتا یہاں تک کہ اللہ پاک ان کو درندوں اور پرندوں کے پیٹوں سے جمع فرماتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء میں سے کسی پر جنازہ نہیں پڑھایا۔ اور فرمایا: میں آج تم پر گواہ ہوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: شہید پر جنازہ پڑھا جائے گا۔

(۱۰۸) تَخْلِيلُ اللِّحْيَةِ

داڑھی کا خلال کرنے کا بیان

(۳۷۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

(۳۷۶۱۲) حضرت حسان بن بلال فرماتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنی داڑھی میں خلال کیا۔ میں نے ان سے کہا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے دیکھا ہے۔

(۳۷۶۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

(۳۷۶۱۳) حضرت ابو وائل بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنی داڑھی کا تین مرتبہ خلال فرمایا۔ پھر فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۳۷۶۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(۳۷۶۱۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۵) حضرت ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے دیکھا۔

(۳۷۶۱٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِي مَعْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۶) حضرت ابو معن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے دیکھا۔

(۳۷۶۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(۳۷۶۱۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ تَوَضَّأَ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ، وَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

(۳۷۶۱۸) حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور اپنی داڑھی کا خلال کیا۔ اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے دیکھا ہے۔

(۳۷۶۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی کا خلال فرمایا۔

(٣٧٦٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمَّازٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَقَالَ :إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ لِحْيَتَكَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَى تَخْلِيلَ اللِّحْيَةِ.

(۳۷۶۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے فرمایا: جب آپ وضو کریں تو اپنی داڑھی کا خلال کیا کریں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ داڑھی کا خلال کرنے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(١٠٩) الْقِرَائَةُ فِي الْوِتْرِ

وتروں میں قراءت کا بیان

(٣٧٦٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۳۷۶۲۱) حضرت سعید بن عبد الرحمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

(٣٧٦٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِـ :﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۳۷۶۲۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے۔

(٣٧٦٢٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ ، يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِـ :﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۳۷۶۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سورتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے۔ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کے ساتھ۔

(٣٧٦٢٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾.

. وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَرِهَ أَنْ يَخُصَّ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا فِي الْوِتْرِ.

(۳۷۶۲۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ کے ساتھ وتر پڑھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وتروں میں پڑھنے کے لئے کوئی سورت خاص کرنا مکروہ ہے۔

(١١٠) الْقِرَاءَةُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ

جمعہ اور عیدین میں قراءت کا بیان

(٣٧٦٢٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ ، فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الأُولَى ، وَفِي الآخِرَةِ : (إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ). قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ ، فَقُلْتُ : إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ رَحِمَهُ اللهِ يَقْرَأُ بِهِمَا فِي الْكُوفَةِ ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا.

(۳۷۶۲۵) حضرت عبداللہ بن ابورافع سے روایت ہے کہ مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں امیر مقرر کیا اور خود مکہ کی طرف نکل گیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ پڑھایا۔ پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ قراءت فرمائی اور دوسری رکعت میں ﴿إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ عبیداللہ کہتے ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے کہا۔ بے شک آپ نے (آج) وہ دو سورتیں قراءت کی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے سُنا ہے۔

(٣٧٦٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، أُرَى فِيهِمْ أَبَا جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ ، وَالْمُنَافِقِينَ ، فَأَمَّا سُورَةُ الْجُمُعَةِ : فَيُبَشِّرُ بِهَا الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَرِّضُهُمْ ، وَأَمَّا سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ : فَيُؤَيِّسُ بِهَا الْمُنَافِقِينَ وَيُوَبِّخُهُمْ.

(۳۷۶۲۶) حضرت حکم رحمہ اللہ، مدینہ کے کچھ لوگوں سے، میرے خیال میں ان میں ابوجعفر بھی ہیں۔ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں سورۃ جمعہ اور منافقون کی قراءت فرماتے تھے۔ سورۃ جمعہ کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کو بشارت دیتے اور ابھارتے تھے اور سورۃ منافقین کے ذریعہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کو مایوس کرتے اور ڈانٹتے تھے۔

(٣٧٦٢٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ

بَشِيرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ ، وَفِي الْجُمُعَةِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ ، وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا.

([illegible]) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی تلاوت کیا کرتے تھے اور جب دو عیدیں (جمعہ اور عید) ایک دن میں جمع ہو جاتیں تو آپ ﷺ دونوں میں یہی دو سورتیں تلاوت فرماتے۔

([illegible]) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

([illegible]) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت نقل کرتے ہیں۔

([illegible]) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

([illegible]) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

([illegible]) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، يَقُولُ : خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيدٍ ، فَسَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ : بِأَيِّ شَيْءٍ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ ؟ فَقَالَ : بِـ (ق) وَ (اقْتَرَبَتْ).

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَرِهَ أَنْ تُخَصَّ سُورَةٌ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ.

([illegible]) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عید کے روز باہر نکلے تو ابو واقد لیثی سے پوچھا: نبی کریم ﷺ اس دن کیا تلاوت کرتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ق اور اقتربت۔

([illegible]) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ جمعہ و عیدین کے لئے سورت کا تعین مکروہ ہے۔

(١١١) الْمَذْيُ وَأَثَرُ الاِحْتِلاَمِ فِي الثَّوْبِ

کپڑے میں مذی اور احتلام کے اثر کا بیان

([illegible]) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً ، فَكُنْتُ أُكْثِرُ الْغُسْلَ مِنْهُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ

ثَوْبِي ؟ قَالَ :إِنَّمَا يَكْفِيكَ كَفٌّ مِنْ مَاءٍ تَنْضَحُ بِهِ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ.

(۳۷۶۳۱) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے مذی کی وجہ سے بڑی تکلیف تھی اور میں اس کی وجہ سے بکثرت غسل کرتا تھا۔ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں مذی سے وضو ہی کفایت کر دے گا۔ حضرت سہل فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو میرے کپڑوں کو لگ گئی ہے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چلو پانی تجھے کافی ہے۔ اس کو تو اپنے کپڑوں کے اس حصہ پر چھڑک دے جہاں تیرے گمان کے مطابق مذی لگی ہے۔

(۳۷۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبِهِ ، فَرَأَى فِيهِ أَثَرًا فَلْيَغْسِلْهُ ، فَإِنْ لَمْ يَرَ فِيهِ أَثَرًا فَلْيَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ.

(۳۷۶۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کسی کپڑے میں جنبی ہو جائے تو پھر وہ اس کپڑے میں اثرات دیکھے تو اس کپڑے کو دھو لینا چاہیے اور اگر کپڑے میں اثرات نہ دیکھے تو پھر اس پر پانی (ہی) چھڑک دے۔

(۳۷۶۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ لأَبِي مَيْسَرَةَ :إِنِّي أُجْنِبُ فِي ثَوْبِي، فَأَنْظُرُ فَلاَ أَرَى شَيْئًا ؟ قَالَ :إِذَا اغْتَسَلْتَ فَتَلَفَّفْ بِهِ وَأَنْتَ رَطْبٌ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُكَ.

(۳۷۶۳۳) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ قبیلہ کے ایک آدمی نے ابو میسرہ سے کہا۔ میں اپنے کپڑوں میں (ہی) جنبی ہوا پس میں نے (کپڑوں کو) دیکھا تو مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی؟ ابو میسرہ نے کہا۔ جب تم غسل کرو اور کپڑے پہن لو اس حال میں کہ تم تر ہو تو تمہارے لئے یہی کافی ہے۔

(۳۷۶۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْتَلِمُ فِي الثَّوْبِ فَلاَ يَدْرِي أَيْنَ مَوْضِعُهُ ، قَالَ : يَنْضَحُ الثَّوْبَ بِالْمَاءِ.

(۳۷۶۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں جس کو کپڑوں میں احتلام ہوا ہو اور اس کو احتلام کی جگہ معلوم نہ ہو۔ منقول ہے کہ یہ آدمی کپڑے پر پانی چھڑک لے گا۔

(۳۷۶۳٥) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حَبِيب ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :سَأَلَهُ رَجُلٌ ، قَالَ :إِنِّي أَحْتَلِم فِي ثَوْبِي ؟ قَالَ :اغْسِلْهُ ، قَالَ :خَفِيَ عَلَيَّ ، قَالَ :رُشَّهُ بِالْمَاءِ.

(۳۷۶۳۵) حضرت سالم رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا۔ مجھے میرے کپڑوں میں احتلام ہوا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کپڑوں کو دھو لو۔ سائل نے کہا۔ وہ (احتلام والا حصہ) مجھ پر مخفی ہو گیا ہے۔ حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر پانی چھڑک دو۔

(۳۷۶۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَضَحَ مَا لَمْ يَرَ.

(۳۷۶۳۶) حضرت زبید بن صلت روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ دکھائی دینے کی صورت میں چھڑکاؤ کرتے تھے۔

(۳۷٦۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنْ أَضْلَلْتَ فَانْضَحْ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَنْضَحُهُ ، وَلاَ يَزِيدُهُ الْمَاءُ إِلاَّ شَرًّا.

(۳۷۶۳۷) حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اگر تمہیں (موضع احتلام) بھول جائے تو چھڑکاؤ کرلو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کپڑے پر چھڑکاؤ نہیں کرے گا۔ پانی (کا چھڑکاؤ) نجاست کو زیادہ ہی کرے گا (کم نہیں کرے گا)

(۱۱۲) الصَّلاَةُ أَثْنَاءَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران نماز کا بیان

(۳۷٦۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَقَالَ لَهُ : صَلَّيْتَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا.

(۳۷۶۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سُلیک غطفانی حاضر ہوئے درانحالیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تم نے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو رکعات پڑھو اور ان میں تخفیف کرلو۔

(۳۷٦۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : إِذَا جِئْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَإِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ شِئْتَ جَلَسْتَ.

(۳۷۶۳۹) حضرت ابی مجلز سے منقول ہے کہ جب تم جمعہ کے دن آؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اگر تم چاہو تو دو رکعات پڑھ لو اور اگر چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

(۳۷٦٤٠) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَجِيءُ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۳۷۶۴۰) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ تشریف لائے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہوتا تھا تو وہ دو رکعات نماز ادا کرتے۔

(۳۷٦٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، وَأَبُو حُرَّةَ ، وَيُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُصَلِّي.

(۳۷۶۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ انہوں نے دو رکعات ادا نہیں کی تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ دو رکعات پڑھیں اور ان میں تخفیف کریں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: (دوران خطبہ) نماز نہیں پڑھے گا۔

(۱۱۳) قَضَاءُ الْقَاضِي بِشُهُودِ زُورٍ

قاضی کا جھوٹے گواہوں کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کا بیان

(۳۷٦٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلاَ يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنْ نَارٍ ، يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۷۶۴۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری طرف جھگڑے لے کر آتے ہو اور ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے بہتر اپنی حجت بیان کرسکتا ہو۔ اور میں تو تمہارے درمیان اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جو میں سُنتا ہوں۔ پس جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حصہ میں سے (کسی شئی کا) فیصلہ کروں تو وہ اس کو نہ لے۔ کیونکہ (اس صورت میں) میں اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں جس کے ساتھ وہ بروز قیامت حاضر ہوگا۔

(۳۷٦٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : جَاءَ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دَرَسَتْ ، لَيْسَتْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلاَ يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ، يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَتْ : فَبَكَى الرَّجُلاَنِ ، وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا : حَقِّي لأَخِي يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَا إِذْ فَعَلْتُمَا ، فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا ، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ، ثُمَّ اسْتَهِمَا ، ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ.

(۳۷۶۴۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انصار میں سے دو آدمی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باہم ایک قدیم وراثت کا، جس پر ان کے پاس گواہ نہیں تھے۔ جھگڑا لے کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم لوگ میرے پاس جھگڑا لے کر آتے ہو اور میں تو ایک بشر ہوں ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے بہتر اپنی حجت بیان کرسکتا ہو اور میں تمہارے درمیان فیصلہ کردوں پس جس شخص کے لئے میں اس کے بھائی کے حق میں سے کسی شئی کا فیصلہ کردوں تو وہ اُسے نہ لے۔ (اس

صورت میں) میں اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں جس کے ساتھ وہ بروز قیامت حاضر ہوگا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پس دونوں آدمی رو پڑے اور ہر ایک نے ان میں سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا حق میرے بھائی کے لئے ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس پر راضی ہو تو جاؤ اور تقسیم کرلو اور ایک دوسرے کا حق پورا پورا ادا کرو اور ہر ایک اپنے بھائی کو معاف کرے۔

(۳۷٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَوْ أَنَّ شَاهِدَيْ زُورٍ شَهِدَا عِنْدَ الْقَاضِي عَلَى رَجُلٍ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ ، فَفَرَّقَ الْقَاضِي بَيْنَهُمَا بِشَهَادَتِهِمَا ، أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا أَحَدُهُمَا.

(۳۷٦٤۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک بشر ہوں اور ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے بہتر انداز میں اپنی حجت بیان کرسکتا ہو۔ پس جس کو میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کرکے دوں تو میں اس کے لئے آگ کا ٹکڑا کاٹ رہا ہوں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر دو جھوٹے گواہ قاضی کے ہاں کسی آدمی کی بیوی کو طلاق پر گواہی دیں اور قاضی ان کی شہادت کی بنیاد پر میاں بیوی کے درمیان تفریق کردے تو جھوٹے گواہوں میں سے کسی ایک کو عورت کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١١٤) هَلْ تُقْتَلُ الْمَرْأَةُ إِذَا ارْتَدَّتْ ؟

کیا اگر عورت مرتد ہوجائے تو اس کو قتل کیا جائے گا؟

(۳۷٦٤٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(۳۷٦۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے دین کو بدل لے تو اس کو قتل کردو۔

(۳۷٦٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلاَّ بِإِحْدَى ثَلاَثٍ :الثَّيِّبُ الزَّانِي ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ.

(۳۷٦۴٦) حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مردِ مسلم جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی

معبود نہیں ہے اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں۔ کا خون تین چیزوں میں سے کسی ایک بغیر حلال نہیں ہے۔ شادی شدہ زانی، جان کے بدلہ میں جان اور اپنے دین کو چھوڑنے والا اور جماعت سے جدائی کرنے والا۔

(٣٧٦٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ فِي الْمُرْتَدَّةِ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ .

(۳۷۶۴۷) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مرتد عورت کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک۔ وگرنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(٣٧٦٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُقْتَلُ .

(۳۷۶۴۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرتد عورت کو قتل کیا جائے گا۔

(٣٧٦٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : تُقْتَلُ .

- وَذَكَرُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ تُقْتَلُ إِذَا ارْتَدَّتْ .

(۳۷۶۴۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرتد عورت کو قتل کیا جائے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول لوگ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر عورت مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(١١٥) الصَّلاَةُ فِي خُسُوفِ الْقَمَرِ

چاند گرہن میں نماز پڑھنے کا بیان

(٣٧٦٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ ، أَوِ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ ، لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ .

(۳۷۶۵۰) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج یا چاند گرہن ہو گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ لوگوں میں کسی کی موت پر گرہن نہیں ہوتے پس اگر ایسا ہو تو تم گرہن چھٹنے تک نماز پڑھو۔

(٣٧٦٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ كُسُوفَ الشَّمْسِ آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ .

(۳۷۶۵۱) حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ ، فلاں بن فلاں سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سورج کا گرہن ہونا اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے پس جب تم اس کو دیکھو تو نماز کی طرف پناہ پکڑو۔

(٣٧٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :

صَلاَةُ الآيَاتِ سِتُّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(۳۷۶۵۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خسوف وکسوف کی نماز چار سجدوں میں چھ رکعات ہیں۔

(۳۷۶۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن عَلْقَمَةَ؛ إِذَا فَزِعْتُم مِنْ أُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ.

(۳۷۶۵۳) حضرت علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں آسمان کے افق میں سے کچھ گھبراہٹ ہو تو تم نماز کی طرف پناہ پکڑو۔

(۳۷۶۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ نَحْوًا مِنْ صَلاَتِكُمْ ، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يُصَلَّى فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ.

(۳۷۶۵۴) حضرت نعمان بن بشیر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسوف میں تمہاری نماز کی طرح نماز پڑھتے تھے (اس میں) رکوع، سجدہ کرتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: چاند گرہن میں نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

(۱۱۶) الأَذَانُ وَالإِقَامَةُ عِنْدَ قَضَاءِ الْفَائِتَةِ

فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی پر اذان واقامت کہنے کا بیان

(۳۷۶۵٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :شَغَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ ، قَالَ :فَأَمَرَ بِلاَلاً ، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

(۳۷۶۵۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق کے دن مشرکین نے چار نمازوں سے مشغول (بجنگ) کئے رکھا۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان کہی اور اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے اقامت کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے اقامت کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر انہوں نے اقامت کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی۔

(۳۷۶٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الظُّهْرِ ، وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ ، وَالْعِشَاءِ ، حَتَّى كُفِينَا ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى :﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِلاَلاً فَأَقَامَ ، فَصَلَّى الظُّهْرَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ ، فَصَلَّى

الْعَصْرَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ ، فَصَلاَهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ ، فَصَلاَهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ : ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً ، أَوْ رُكْبَانًا﴾.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَوَاتُ لَمْ يُؤَذِّنْ فِي شَيْءٍ مِنْهَا ، وَلَمْ يُقِم.

(۳۷۶۵۶) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں خندق کے دن ظہر، عصر، مغرب اور عشاء سے روکے رکھا گیا (یعنی مشرکین نے روک رکھا) یہاں تک کہ ہماری اس بارے میں کفایت کر دی گئی اور اس بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر ادا کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ظہر پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب ادا کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے مغرب پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کے لئے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے عشاء پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ واقعہ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً، أَوْ رُكْبَانًا﴾ کے اترنے سے پہلے کا ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی کی کئی نمازیں فوت ہو جائیں تو ان میں سے کسی کے لئے اذان کہی جائے گی اور نہ اقامت کہی جائے گی۔

(۱۱۷) الْبُرُّ بِالْبُرِّ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ

گندم کو گندم کے عوض برابر اور نقد دینے کا بیان

(۳۷۶۵۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ عُمَرَ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا ، إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا ، إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ.

(۳۷۶۵۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گندم، گندم کے عوض سود ہے ہاں اگر یوں اور یوں ہوں (یعنی نقد ہو) اور جو، جو کے عوض سود ہے۔ ہاں اگر یوں اور یوں ہو (یعنی نقد ہو)

(۳۷۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ ، مِثْلاً بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ.

(۳۷۶۵۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو، جو کے عوض برابر اور نقد دیئے جائیں گے۔

(۳۷۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْبُرُّ بِالْبُرِّ ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ ، مِثْلاً بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ :لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ الْحِنْطَةِ الْغَائِبَةِ بِعَيْنِهَا بِالْحِنْطَةِ الْحَاضِرَةِ.

(۳۷۶۵۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: گندم، گندم کے عوض برابر اور نقد (بیع) ہوگی اور جو، جو کے عوض برابر اور نقد دیئے جائیں گے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ فرمایا کرتے تھے کہ غیر موجود گندم کو حاضر گندم کے عوض بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱۸) هَلْ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ عَلَى الْفَقِيرِ الْقَادِرِ عَلَى الْكَسْبِ ؟

کیا اس فقیر پر صدقہ زکوۃ درست ہے جو کمائی پر قادر ہو؟

(۳۷۶۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ حَبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :الصَّدَقَةُ لاَ تَحِلُّ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(۳۷۶۶۰) حضرت حُبشی بن جنادہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سُنا۔ صدقہ غنی کے لئے حلال نہیں ہے۔ اور نہ ہی طاقت ور صحت مند کے لئے حلال ہے۔

(۳۷۶۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(۳۷۶۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: صدقہ غنی کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی طاقت ور، صحت مند کے لئے حلال ہے۔

(۳۷۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَخَّصَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَيْهِ ، وَقَالَ :جَائِزَةٌ.

(۳۷۶۶۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: صدقہ (زکوۃ) غنی کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی طاقت ور صحت مند کے لئے حلال ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ ایسے شخص پر صدقہ کرنے میں رخصت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جائز ہے۔

(۱۱۹) النَّهْيُ عَنْ بَيْعٍ وَشَرْطٍ

خریداری اور شرط لگانے کی ممانعت کا بیان

(۳۷٦٦۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ :قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ ، وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ. (مسلم ۱۲۲۴۔ احمد ۳۹۷)

(۳۷۶۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں نے تیرا اونٹ چار دینار میں لے لیا ہے اور تیرے لئے اس کی پشت (سواری کرنے کا حق) ہے مدینہ تک۔

(۳۷٦٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :بِعْتُهُ مِنْهُ بِأُوقِيَّةٍ ، وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلاَنَهُ إِلَى أَهْلِي ، فَلَمَّا بَلَغْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ ، فَنَقَدَنِي ، وَقَالَ : أَتُرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لآخُذَ جَمَلَكَ وَمَالَكَ؟ فَهُمَا لَكَ.

-وَذَكَرُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَاهُ.

(۳۷۶۶۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اس (اونٹ) کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چند اوقیہ کے عوض بیچ دیا اور میں نے اپنے گھر تک اس جانور کی سواری کا (اپنے لئے) استثناء کر لیا۔ پس جب مدینہ پہنچا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقم مجھے دے دی اور فرمایا۔ تم میرے بارے میں کیا خیال کرتے ہو کہ میں تم سے قیمت اس لئے کم کروا رہا ہوں کہ میں تمہارے اونٹ بھی لے لوں اور مال بھی؟ پس یہ دونوں تمہارے ہیں۔

اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی اس مسئلہ میں یہ رائے نہ تھی۔

(۱۲۰) مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ

جو شخص اپنا سامان کسی مفلس کے پاس پائے (تو......)؟

(۳۷٦٦٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

-وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(۳۷۶۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنا سامان کسی مفلس کے پاس پائے تو یہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ بھی (دیگر) قرض خواہوں کے طریقہ پر ہوگا۔

(۱۳۱) الْمُزَارَعَةُ

مزارعت کا بیان۔

(۳۷٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْ زَرْعٍ ، أَوْ ثَمَرٍ. (مسلم ۱۱۸۶)

(۳۷۶۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ کھیتی یا پھل میں سے نکلے ہوئے کے ایک حصہ پر معاملہ فرمایا۔

(۳۷٦٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ.

(۳۷۶۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کو ایک حصہ پر عامل بنایا۔

(۳۷٦٦٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، إِنَّمَا أَتَاهُ رَجُلاَنِ قَدَ اقْتَتَلاَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلاَ تُكْرُوا الْمَزَارِعَ.

(۳۷۶۶۸) حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے۔ ان کے پاس دو آدمی حاضر ہوئے جنہوں نے باہمی قتال کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تمہارا یہ معاملہ ہے تو تم مزارع کو کرایہ پر (زمین) مت دو۔

(۳۷٦٦٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : كِلاَ جَارَيَّ قَدْ رَأَيْتُهُ يُعْطِي أَرْضَهُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ : عَبْدَ اللهِ ، وَسَعْدًا.

(۳۷۶۶۹) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دونوں پڑوسیوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ اپنی زمین تہائی اور ربع پر (مزارعت کے لئے) دیتے تھے۔

(۳۷٦٧٠) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذٌ وَنَحْنُ نُعْطِي أَرْضَنَا بِالثُّلُثِ وَالنِّصْفِ ، فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ عَلَيْنَا.

(۳۷۶۷۰) حضرت طاوس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنی زمینوں کو ثلث اور نصف پر (مزارعت کے لئے) دیتے تھے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی عیب نہیں لگایا۔

(٣٧٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ الأَزْدِيِّ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ وَلِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ صُلَيْعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْمُزَارَعَةِ بِالنِّصْفِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِك.

(۳۷۶۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نصف پر مزارعت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(١٢٢) النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ حَاضِرٍ لِبَادٍ

کسی شہری کا کسی دیہاتی کے لئے دلّالی کرنے کا بیان

(٣٧٦٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(۳۷۶۷۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے (یعنی دلالی نہ کرے)

(٣٧٦٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(۳۷۶۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے

(٣٧٦٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ. (احمد ٤٨١)

(۳۷۶۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے۔

(٣٧٦٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ. (بخاری ٢٧٢٣۔ مسلم ١٠٣٣)

(۳۷۶۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے۔

(٣٧٦٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ

حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(۳۷۶۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی کرے چاہے وہ اس کا سگا بھائی ہو۔

(۳۷۶۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ الْخَبَّاطِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عُمَرَ ، قَالَ أَحَدُهُمَا : نُهِيَ ، وَقَالَ الآخَرُ : لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَخَّصَ فِيهِ.

(۳۷۶۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ان میں سے ایک نے فرمایا۔ (دلالی سے) منع کیا گیا ہے اور دوسرے نے فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: انہوں نے اس مسئلہ میں رخصت دی ہے۔

(۱۲۳) حُكْمُ التَّصَدُّقِ لآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ کے حکم کا بیان

(۳۷۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَلاَكَهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَخْ كَخْ ، إِنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(۳۷۶۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے صدقہ کی ایک کھجور پکڑی اور اس کو انہوں نے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کخ کخ (یعنی باہر نکالو) ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۳۷۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَأَرَادَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَتْبَعَهُ ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ، وَأَنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ؟.

(۳۷۶۷۹) حضرت ابورافع روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم میں سے ایک آدمی کو صدقہ (کی وصولی) پر بھیجا۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے جانے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور بے شک لوگوں کا غلام انہیں میں سے (شمار) ہوتا ہے۔

(۳۷۶۸۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى ،

قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ ، فَدَخَلَ بَيْتَ الصَّدَقَةِ ، فَدَخَلَ مَعَهُ الْغُلَامُ ، يَعْنِي حَسَنًا ، أَوْ حُسَيْنًا ، فَأَخَذَ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ ، فَاسْتَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا.

(۳۷۶۸۰) حضرت ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے کمرہ میں داخل ہو گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ ایک بچہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی داخل ہو گیا۔ پس اس بچہ نے ایک کھجور پکڑ لی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس کو باہر نکلوایا اور فرمایا۔ بلاشبہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۳۷۶۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ ، حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ ابْنَةُ طَلْقٍ ، امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ سَنَةَ تِسْعِينَ ، عَنْ جَدِّي أَبِي عَمِيرَةَ رُشَيْدِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِطَبَقٍ عَلَيْهِ تَمْرٌ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ، صَدَقَةٌ أَمْ هَدِيَّةٌ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : بَلْ صَدَقَةٌ ، فَقَدَّمَهَا إِلَى الْقَوْمِ ، وَالْحَسَنُ مُتَعَفِّرٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَأَخَذَ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ ، فَأَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِي فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ بِهَا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

(۳۷۶۸۱) حضرت ابوعمیرہ رشید بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی طبق لے کر حاضر ہوا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اس آدمی نے عرض کیا (ہدیہ نہیں ہے) بلکہ صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے وہ کھجوروں کا طبق لوگوں کی طرف بڑھا دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے مٹی میں لوٹ رہے تھے تو انہوں نے ایک کھجور پکڑی اور اس کو اپنے منہ میں ڈال لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھ لیا تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک ان کے منہ میں داخل کی اور اس کو باہر نکال لیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ بلاشبہ ہم آلِ محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔

(۳۷۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ بِبَقَرَةٍ ، فَرَدَّتْهَا ، وَقَالَتْ : إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

(۳۷۶۸۲) حضرت ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ خالد بن سعید بن العاص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک گائے بھیجی تو انہوں نے واپس بھیج دی اور فرمایا۔ ہم آلِ محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔

(۳۷۶۸۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ سَلْمَانَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ عَلَى طَبَقٍ ، فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا؟ فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ.

(۳۷۶۸۳) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک طبق بطور ہدیہ لائے اور انہوں نے اس طبق کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ راوی نے آگے مکمل حدیث بیان کی۔

(٣٧٦٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً ، فَقَالَ :لَوْلاَ أَنْ تَكُونِي مِنَ الصَّدَقَةِ لأَكَلْتُكِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :الصَّدَقَةُ تَحِلُّ لِمَوَالِي بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِم. (مسلم ۷۵۲۔ ابو داؤد ۱۶۴۹)

(۳۷۶۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھجور ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو صدقہ کی نہ ہوتی تو میں تجھے کھالیتا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: بنی ہاشم کے موالی وغیرہ کے لئے صدقہ حلال ہے۔

(١٢٤) رَدُّ السَّلاَمِ فِي الصَّلاَةِ بِالإِشَارَةِ

دورانِ نماز ہاتھ سے اشارہ کر کے سلام کا جواب دینے کا بیان

(٣٧٦٨٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يُصَلِّي فِيهِ، وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنَ الأَنْصَارِ، وَدَخَلَ مَعَهُمْ صُهَيْبٌ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ حَيْثُ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ، قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَفْعَلُ.

(۳۷۶۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی عمرو بن عوف میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ حضرت صُہیب رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوئے۔ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: نمازی (ایسا) نہیں کرے گا۔

(١٢٥) هَلْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ؟

کیا پانچ وسق سے کم مقدار (غلہ) میں صدقہ ہے؟

(٣٧٦٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي

سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

(۳۷۶۸۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم مقدار (غلہ) میں صدقہ نہیں ہے۔

(۳۷۶۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :لاَ صَدَقَةَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ. (ابن ماجه ۱۷۹۳۔ بیهقی ۱۳۴)

(۳۷۶۸۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ: پانچ وسق سے کم کھجوروں میں صدقہ نہیں ہے۔

(۳۷۶۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :فِي قَلِيلِ مَا يَخْرُجُ وَكَثِيرِهِ صَدَقَةٌ. (احمد ۴۰۲۔ عبدالرزاق ۷۲۴۹)

(۳۷۶۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم مقدار (غلّہ) میں صدقہ نہیں ہے۔اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: تھوڑا، زیادہ جو کچھ بھی نکلے اس میں صدقہ ہے۔



كِتَابُ الْمَغَازِي

یہ کتاب غزوات کے بیان میں ہے

(۱) ما ذُكِرَ فِي أَبِي يَكْسُومَ، وَأَمْرِ الْفِيلِ

ابو یکسوم اور ہاتھیوں کے بارے میں ذکر کی گئی روایات

(۳۷۶۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : أَقْبَلَ أَبُو يَكْسُومَ صَاحِبُ الْحَبَشَةِ وَمَعَهُ الْفِيلُ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْحَرَمِ ، بَرَكَ الْفِيلُ ، فَأَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْحَرَمَ ، قَالَ : فَإِذَا وُجِّهَ رَاجِعًا أَسْرَعَ رَاجِعًا ، وَإِذَا أُرِيدَ عَلَى الْحَرَمِ أَبَى ، فَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرٌ صِغَارٌ بِيضٌ ، فِي أَفْوَاهِهَا حِجَارَةٌ أَمْثَالُ الْحِمَّصِ ، لاَ تَقَعُ عَلَى أَحَدٍ إِلاَّ هَلَكَ.

(۳۷۶۸۹) حضرت سعید بن جُبیر بیان فرماتے ہیں کہ حبشہ کا امیر ابو یکسوم آیا اور اس کے ساتھ ہاتھی (بھی) تھے۔ پس جب وہ حرم تک پہنچا تو (اس کا) ہاتھی بیٹھ گیا اور اس نے حرم میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ راوی کہتے ہیں جب ابو یکسوم ہاتھی واپسی کے لئے متوجہ کرتا تو ہاتھی خوب تیز رفتار واپس چلتا اور جب حرم کا ارادہ کیا جاتا تو ہاتھی انکار کر دیتا۔ پس ان پر سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے گئے جن کے منہ میں چنوں کے برابر پتھر تھے وہ پتھر جس پر بھی گرتے اس کو ہلاک کر دیتے۔

(۳۷۶۹۰) قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : فَحَدَّثَنِي أَبُو مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : فَأَظَلَّتْهُمْ مِنَ السَّمَاءِ ، فَلَمَّا جَعَلَهُمُ اللَّهُ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ ، أَرْسَلَ اللَّهُ غَيْثًا ، فَسَالَ بِهِمْ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمْ إِلَى الْبَحْرِ.

(۳۷۶۹۰) حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ان پرندوں نے لوگوں پر آسمان سے سایہ کر دیا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک سیلاب بھیجا۔ وہ سیلاب ان کو بہا کر لے گیا یہاں تک کہ وہ سیلاب انہیں سمندر میں لے گیا۔

(۳۷۶۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿طَيْرًا أَبَابِيلَ﴾ قَالَ : كَانَ لَهَا خَرَاطِيمُ كَخَرَاطِيمِ الطَّيْرِ ، وَأَكُفٌّ كَأَكُفِّ الْكِلاَبِ.

(۳۷۶۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ﴿طَيْرًا أَبَابِيلَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا۔ ان کے ناک پرندوں کے ناک کی طرح تھے اور ان کی ہتھیلیاں کتوں کی ہتھیلیوں کی طرح تھیں۔

(۳۷۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : طَيْرٌ سُودٌ تَحْمِلُ الْحِجَارَةَ بِمَنَاقِيرِهَا وَأَظَافِيرِهَا.

(۳۷۶۹۲) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ یہ سیاہ رنگ کے پرندے تھے جنہوں نے اپنی چونچوں اور پنجوں میں پتھر اُٹھائے ہوئے تھے۔

(۳۷۶۹۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ. (بخاری ۱۱۲۔ مسلم ۹۸۹)

(۳۷۶۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو ہاتھیوں (والوں) سے روکے (محفوظ) رکھا اور اس مکہ پر اپنے رسول کو اور اہل ایمان کو تسلط عطا فرمایا۔

(۳۷۶۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُهْلِكَ أَصْحَابَ الْفِيلِ ، بَعَثَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أُنْشِئَتْ مِنَ الْبَحْرِ أَمْثَالَ الْخَطَاطِيفِ ، كُلُّ طَيْرٍ مِنْهَا يَحْمِلُ ثَلاَثَةَ أَحْجَارٍ مُجَزَّعَةٍ : حَجَرَيْنِ فِي رِجْلَيْهِ ، وَحَجَرًا فِي مِنْقَارِهِ ، قَالَ : فَجَائَتْ حَتَّى صَفَّتْ عَلَى رُؤُوسِهِمْ ، ثُمَّ صَاحَتْ ، فَأَلْقَتْ مَا فِي أَرْجُلِهَا وَمَنَاقِيرِهَا ، فَمَا يَقَعُ حَجَرٌ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ إِلاَّ خَرَجَ مِنْ دُبُرِهِ ، وَلاَ يَقَعُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ إِلاَّ خَرَجَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ ، قَالَ : وَبَعَثَ اللَّهُ رِيحًا شَدِيدَةً ، فَضَرَبَتِ الْحِجَارَةَ فَزَادَتْهَا شِدَّةً ، قَالَ : فَأُهْلِكُوا جَمِيعًا.

(۳۷۶۹۴) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اُن پرندوں کو بھیجا جن کو سمندر سے نکالا گیا تھا اور وہ ابابیلوں کے مشابہ تھے۔ ان میں سے ہر ایک پرندہ سفید و سیاہ رنگ کے تین پتھر اٹھائے ہوا تھا۔ دو پتھر اس کے پاؤں میں تھے اور ایک پتھر اس کی چونچ میں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس وہ پرندے آئے یہاں تک کہ انہوں نے اصحاب الفیل کے سروں پر صفیں بنالیں۔ پھر انہوں نے آواز نکالی اور جو پتھر ان کے پنجوں اور چونچوں میں تھے وہ انہوں نے پھینک دیے۔ پس کوئی پتھر کسی آدمی کے سر پر نہیں گرتا تھا مگر یہ کہ اس کی دُبر سے خارج ہوتا۔ اور آدمی کے جسم کے کسی حصہ پر نہیں لگتا تھا مگر یہ کہ دوسری جانب سے نکل آتا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیز آندھی بھیجی اس نے (بھی) پتھر

مارے پس پتھروں کی شدت بڑھ گئی۔ راوی کہتے ہیں۔ پس وہ تمام لوگ ہلاک کر دیے گئے۔

(۲) مَا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

ان باتوں کا بیان جن کو نبی کریم ﷺ نے نبوت سے قبل دیکھا

(۳۷۶۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَامِرٌ ، قَالَ : انْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى يَهُودٍ ، فَقَالَ : أُنْشِدُكُمَ اللَّهَ ، الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى ، هَلْ تَجِدُونَ مُحَمَّدًا فِي كُتُبِكُمْ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوهُ ؟ فَقَالُوا : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ رَسُولاً إِلاَّ كَانَ لَهُ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ كِفْلٌ ، وَإِنَّ جِبْرِيلَ كِفْلُ مُحَمَّدٍ ، وَهُوَ الَّذِي يَأْتِيهِ ، وَهُوَ عَدُوُّنَا مِنْ بَيْنِ الْمَلاَئِكَةِ ، وَمِيكَائِيلُ سِلْمُنَا ، فَلَوْ كَانَ مِيكَائِيلُ هُوَ الَّذِي يَأْتِيهِ أَسْلَمْنَا . قَالَ : فَإِنِّي أُنْشِدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى ، مَا مَنْزِلَتُهُمَا مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ؟ قَالُوا : جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ ، قَالَ عُمَرُ : فَإِنِّي أَشْهَدُ مَا يَتَنَزَّلاَنِ إِلاَّ بِإِذْنِ اللهِ ، وَمَا كَانَ مِيكَائِيلُ لِيُسَالِمَ عَدُوَّ جِبْرِيلَ ، وَمَا كَانَ جِبْرِيلُ لِيُسَالِمَ عَدُوَّ مِيكَائِيلَ.

فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَهُمْ ، إِذْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : هَذَا صَاحِبُكَ يَابْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ ، فَأَتَاهُ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ : ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ﴾.

(۳۷۶۹۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہود کے پاس گئے اور کہا میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری۔ کیا تم محمد ﷺ (کی صفات) کو اپنی کتابوں میں پاتے ہو؟ یہود نے کہا۔ ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر تمہیں ان کی اتباع کرنے سے کیا شئی روکتی ہے؟ یہود نے کہا: اللہ تعالیٰ نے کوئی رسول مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ فرشتوں میں سے اس کا کوئی ساتھی ہوتا ہے۔ اور محمد ﷺ کا ساتھی جبرائیل ہے اور وہی آپ ﷺ کے پاس آتا ہے۔ اور فرشتوں میں سے یہ ہمارے دشمن ہیں۔ اور میکائیل سے ہماری مصالحت ہے۔ پس اگر محمد ﷺ کے پاس میکائیل آیا کرتے تو ہم اسلام لے آتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات نازل کی ہے۔ ان دونوں فرشتوں کی رب العالمین کے ہاں کیا قدر و منزلت ہے؟ یہود نے کہا۔ جبرائیل اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف ہے اور میکائیل اللہ تعالیٰ کے بائیں طرف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پس بے شک میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ دونوں فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے نازل ہوتے ہیں۔ اور میکائیل ایسا نہیں ہے جو جبرائیل کے دشمنوں سے مصالحت رکھتا ہو اور نہ ہی جبرائیل ایسا ہے کہ وہ میکائیل کے دشمنوں سے مصالحت رکھتا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ، یہود کے پاس ہی موجود تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو یہود نے کہا۔ یہ تمہارے ساتھی ہیں۔ اے ابن خطاب! پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی طرف کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

درانحالیکہ آپ ﷺ پر یہ آیات نازل ہو چکی تھیں۔ ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ ......إِلَى قَوْلِهِ...... فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ﴾.

(٣٧٦٩٦) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ، قَالَ:أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ، هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَ الرَّاهِبُ، وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ ، قَالَ :فَهُمْ يَحِلُّونَ رِحَالَهُمْ ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، هَذَا يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ:مَا عِلْمُكَ؟ قَالَ :إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ ، وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدُونَ إِلَّا لِنَبِيٍّ ، وَإِنِّي لَأَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ.

ثُمَّ رَجَعَ وَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا ، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رَعِيَّةِ الإِبِلِ ، قَالَ :أَرْسِلُوا إِلَيْهِ ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ ، قَالَ :انْظُرُوا إِلَيْهِ ، عَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ ، وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ.

قَالَ :فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ ، فَإِنَّ الرُّومَ لَوْ رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَقَتَلُوهُ ، فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِتِسْعَةِ نَفَرٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ ، فَاسْتَقْبَلَهُمْ ، فَقَالَ:مَا جَاءَ بِكُمْ؟ قَالُوا:جِئْنَا، أَنَّ هَذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ، فَلَمْ يَبْقَ فِي طَرِيقٍ إِلَّا قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ نَاسٌ، وَإِنَّا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ فَبُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هَذَا، فَقَالَ لَهُمْ:مَا خَلَّفْتُمْ خَلْفَكُمْ أَحَدًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ؟ قَالُوا:لَا، إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بِطَرِيقِكَ هَذَا، قَالَ:أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ، هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ؟ قَالُوا:لَا، قَالَ:فَتَابَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ.

فَأَتَاهُمْ فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ ؟ قَالَ أَبُو طَالِبٍ :أَنَا ، فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا ، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ. (ترمذی ۳۶۲۰۔ حاکم ۶۱۵)

(۳۷۶۹۶) حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طالب شام کی طرف نکلے۔ اور ان کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ اور قریش کے چند بڑی عمر کے لوگ تھے۔ پس جب یہ لوگ راہب کے پاس پہنچے۔ انہوں نے پڑاؤ ڈالا اور یہ اپنی سواری سے اُترے۔ تو راہب ان کی طرف آیا۔ اور اس سے پہلے یہ لوگ راہب کے پاس سے گزرتے تھے لیکن وہ ان کی طرف نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف توجہ کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یہ لوگ اپنی سواریوں سے اُتر رہے تھے تو راہب نے ان کے درمیان پھرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ راہب نے آ کر رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔ یہ جہانوں کے سردار ہیں اور یہ جہانوں کے پروردگار کے رسول ہیں۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ قریش کے لوگوں نے راہب سے کہا۔ تمہیں کیا

علم ہے؟ اس نے کہا۔ جب تم لوگ گھاٹی سے بلند ہوئے تو کوئی درخت اور پتھر باقی نہیں رہا مگر یہ کہ اس نے جھک کر سجدہ کیا۔ اور یہ چیزیں انبیاء ہی کو سجدہ کرتی ہیں اور میں ان کو مہر نبوت کی وجہ سے پہچانتا ہوں جو مہر ان کے کندھے کی نرم ہڈی کے نیچے مثل سیب کے ہے۔

۲۔ پھر راہب لوٹا اور اس نے ان (قافلہ والوں) کے لئے کھانا تیار کیا۔ پس جب وہ قافلہ والوں کے پاس کھانا لے کر آیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اونٹوں کی حفاظت پر (مامور) تھے۔ راہب نے کہا۔ ان کی طرف (کوئی آدمی) بھیجو۔ پس آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر ایک بادل سایہ کیے ہوئے تھا۔ راہب نے کہا۔ تم انہیں دیکھو! ان پر ایک بادل ہے جس نے ان پر سایہ کیا ہوا ہے۔ پھر جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لوگوں کے قریب پہنچے اور لوگ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے پہلے ہی درخت کے سایہ میں تھے۔ پس جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف مائل ہو گیا۔ راہب نے کہا۔ تم درخت کے سایہ کی طرف دیکھو وہ (بھی) ان کی طرف جھک گیا ہے۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: جب راہب قافلہ والوں کے پاس کھڑا تھا اور ان سے مطالبہ کر رہا تھا کہ قافلے والے ان کو رُوم لے کر نہ جائیں۔ کیونکہ رومی لوگ انہیں دیکھ لیں گے تو انہیں (ان کی) صفات کی وجہ سے پہچان جائیں گے اور انہیں قتل کر دیں گے۔ اس دوران اس نے مڑ کر دیکھا تو نو (۹) افراد کا گروہ جو کہ روم سے آیا تھا، موجود تھا۔ راہب نے ان کی طرف رُخ پھیرا اور پوچھا۔ تمہیں کیا چیز یہاں لائی ہے؟ انہوں نے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ نبی اسی شہر سے نکلے گا۔ پس کوئی راستہ باقی نہیں رہا مگر یہ کہ اس کی طرف لوگوں کو بھیج دیا گیا ہے۔ اور ہمیں اس کے متعلق خبر دی گئی ہے اور ہمیں تمہارے اس راستہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ راہب نے ان افراد سے کہا۔ تم لوگوں نے اپنے پیچھے کسی کو خود سے بہتر چھوڑا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! ہمیں تو ان کی خبر کے بارے میں آپ کے راستہ کی طرف ہی مطلع کیا گیا ہے۔ راہب نے کہا: تم مجھے اس معاملہ کے بارے میں خبر دو جس کو اللہ تعالیٰ نے پورا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے تو کیا لوگوں میں سے کوئی اس کو رد کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! راوی کہتے ہیں: پس ان لوگوں نے راہب کی بات مان لی اور اسی کے پاس ٹھہر گئے۔

۴۔ پھر راہب قافلہ والوں کے پاس آیا اور کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! اس (بچہ) کا ولی کون ہے؟ ابو طالب نے کہا: میں ان کا ولی ہوں۔ پس راہب مسلسل ابو طالب سے مطالبہ کرتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو واپس کر دیا اور حضرت ابو بکر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ حضرت بلال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو بھیجا۔ راہب نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو زادِ راہ کے لئے کیک اور زیتون پیش کیے۔

(۳۷۶۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ قَبِيلَةٌ مِنَ الْجِنِّ إِلاَّ وَلَهُمْ مَقَاعِدُ لِلسَّمْعِ ، قَالَ : فَكَانَ إِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ سَمِعَتِ الْمَلاَئِكَةُ صَوْتًا كَصَوْتِ الْحَدِيدَةِ أَلْقَيْتَهَا عَلَى الصَّفَا ، قَالَ : فَإِذَا سَمِعَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ خَرُّوا سُجَّدًا ، فَلَمْ يَرْفَعُوا رُؤُوسَهُمْ حَتَّى يَنْزِلَ ، فَإِذَا نَزَلَ ، قَالَ بَعْضُهُمْ

لِبَعْضٍ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ فَإِنْ كَانَ مِمَّا يَكُونُ فِي السَّمَاءِ ، قَالُوا : الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ، وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَكُونُ فِي الأَرْضِ مِنْ أَمْرِ الْغَيْبِ ، أَوْ مَوْتٍ ، أَوْ شَيْءٍ مِمَّا يَكُونُ فِي الأَرْضِ تَكَلَّمُوا بِهِ ، فَقَالُوا : يَكُونُ كَذَا وَكَذَا ، فَتَسْمَعُهُ الشَّيَاطِينُ ، فَيُنْزِلُونَهُ عَلَى أَوْلِيَائِهِمْ.

فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُحِرُوا بِالنُّجُومِ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ عَلِمَ بِهَا ثَقِيفٌ ، فَكَانَ ذُو الْغَنَمِ مِنْهُمْ يَنْطَلِقُ إِلَى غَنَمِهِ فَيَذْبَحُ كُلَّ يَوْمٍ شَاةً ، وَذُو الإِبِلِ يَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ بَعِيرًا ، فَأَسْرَعَ النَّاسُ فِي أَمْوَالِهِمْ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : لاَ تَفْعَلُوا ، فَإِنْ كَانَتِ النُّجُومُ الَّتِي يُهْتَدَى بِهَا وَإِلاَّ فَإِنَّهُ أَمْرٌ حَدَثَ ، فَنَظَرُوا فَإِذَا النُّجُومُ الَّتِي يُهْتَدَى بِهَا كَمَا هِيَ ، لَمْ يُرْمَ مِنْهَا بِشَيْءٍ ، فَكَفُّوا ، وَصَرَفَ اللَّهُ الْجِنَّ ، فَسَمِعُوا الْقُرْآنَ ، فَلَمَّا حَضَرُوهُ ، قَالُوا : أَنْصِتُوا ، قَالَ : وَانْطَلَقَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى إِبْلِيسَ فَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ : هَذَا حَدَثٌ حَدَثَ فِي الأَرْضِ ، فَأْتُونِي مِنْ كُلِّ أَرْضٍ بِتُرْبَةٍ ، فَلَمَّا أَتَوْهُ بِتُرْبَةِ تِهَامَةَ ، قَالَ : هَاهُنَا الْحَدَثُ.

(۳۷۶۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنات کا کوئی قبیلہ نہیں تھا مگر یہ کہ ان کے لئے (آسمانی باتیں) سُننے کے لئے نشستیں تھیں۔ فرماتے ہیں: پس جب وحی نازل ہوتی تو فرشتے ایسی آواز سنتے جیسے اس لوہے کی آواز ہوتی ہے جس کو آپ صاف پتھر پر پھینکیں۔ فرماتے ہیں: پس جب فرشتے یہ آواز سنتے تو سجدہ میں گر پڑتے۔ وحی کے نازل ہونے تک وہ اپنے سر نہ اٹھاتے۔ پھر جب وحی نازل ہو چکتی تو بعض فرشتے، بعض فرشتوں سے کہتے۔ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ پس اگر وحی کسی آسمانی معاملہ میں ہوتی تو فرشتے کہتے۔ حق کہا ہے اور وہ ذات بلند اور بڑی ہے اور اگر وحی کسی زمینی معاملہ میں۔ غیبی امر یا موت یا کوئی بھی زمینی معاملہ، ہوتی تو فرشتے باہم گفتگو کرتے اور کہتے کہ یوں یوں ہوگا۔ ان باتوں کو شیاطین سُن لیتے اور پھر یہ باتیں اپنے اولیاء (دوستوں) کو آ کر کہتے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو شیاطین کو ستاروں کے ذریعہ ہلاک کیا گیا۔ سب سے پہلے جس کو اس بات کا (ستارے گرنے کا) علم ہوا وہ (قبیلہ) ثقیف تھا۔ پس ان میں سے بکریوں والا اپنی بکریوں کے پاس جاتا اور ہر روز ایک بکری ذبح کر دیتا۔ اور اونٹوں والا ہر روز ایک اونٹ ذبح کر دیتا۔ پس لوگوں نے اپنے میں جلدی کرنا شروع کی۔ تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا۔ (ایسا) نہ کرو۔ اگر تو یہ راہنمائی والے ستارے ہیں (تو پھر ٹھیک) وگرنہ یہ کوئی نئے حادثہ کی وجہ سے ہے۔ پس لوگوں نے دیکھا تو راہنمائی والے ستارے تو ویسے ہی تھے۔ ان میں سے کچھ بھی نہیں پھینکا گیا تھا۔ لوگ رُک گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جنات کو پھیرا اور انہوں نے قرآن کو سُنا۔ پس جب جنات (تلاوت) قرآن پر حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا۔ خاموش ہو جاؤ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ شیاطین، ابلیس کے پاس گئے اور جا کر اس کو خبر دی اس نے کہا: زمین میں یہی واقعہ رُونما ہوا ہے۔ پس تم میرے پاس ہر زمین کی مٹی لاؤ۔ شیاطین جب ابلیس کے پاس تہامہ کی مٹی لائے تو اس نے کہا۔ یہیں پر یہ نیا واقعہ رُونما ہوا ہے۔

(۳۷۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

سَلِمَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ، قَالَ : قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ : اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ ، فَقَالَ صَاحِبُهُ : لَا تَقُلْ نَبِيٌّ ، فَإِنَّهُ لَوْ قَدْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ ، قَالَ : فَأَتَيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ، فَقَالَ : لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا ، وَلَا تَزْنُوا ، وَلَا تَسْرِقُوا ، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِ ، وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ ، وَلَا تَسْحَرُوا ، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا ، وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ ، وَلَا تُوَلُّوا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَهُودُ : لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ ، قَالَ : فَقَبَّلُوا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ ، وَقَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَقٌّ ، قَالَ : فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي ؟ قَالُوا : إِنَّ دَاوُدَ دَعَا لَا يَزَالُ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ تَقْتُلَنَا يَهُودُ. (احمد ۲۳۹۔ حاکم ۱۰)

(۳۷۶۹۸) حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا۔ ہمیں اس نبی کے پاس لے چلو! اس کے ساتھی نے کہا: نہیں! نبی مت کہو کیونکہ اگر انہوں نے تجھے سُن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ راوی کہتے ہیں: وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے نو کھلی نشانیوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور زنا نہ کرو اور چوری نہ کرو اور اس جان کو قتل نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کی وجہ سے۔ اور کسی قوت والے کے پاس بے گناہ کی چغلی نہ کرو کہ وہ اس بے گناہ کو قتل کر دے اور جادو نہ کرو۔ اور سود نہ کھاؤ۔ اور پاکدامن عورت پر تہمت زنی مت کرو اور جنگ کے دن بھاگنے کے لئے پیٹھ مت پھیرو۔ اور اے خواصِ یہود تم پر یہ بھی لازم ہے کہ ہفتہ کے دن میں تعدی نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: یہودیوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ، پاؤں چومے اور عرض کرنے لگے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی برحق ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو میری اتباع سے کیا چیز مانع ہے؟ کہنے لگے: حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ ان کی ذریت میں مسلسل نبوت رہے۔ اور ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ ہمیں یہودی قتل کر دیں گے۔

(۳) مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ

ان روایتوں کا بیان جن میں یہ ذکر ہے کہ جب آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک کیا تھی؟

(۳۷۶۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَكَانَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۶۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر وحی کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ چالیس سال کی عمر کے

تھے پھر آپ ﷺ مکہ میں تیرہ سال ٹھہرے اور مدینہ میں آپ ﷺ دس سال رہے پھر آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ :أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ.

(۳۷۷۰۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر وحی کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی پھر آپ ﷺ مکہ میں دس سال ٹھہرے اور مدینہ میں دس سال ٹھہرے۔

(۳۷۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ ، يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

(بخاری ۴۴۶۴۔ احمد ۲۹۶)

(۳۷۷۰۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں دس سال ٹھہرے آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور مدینہ میں دس سال ٹھہرے۔

(۳۷۷۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :تُوُفِّيَ النَّبِيُّ عليه الصلاة والسلام وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک پینسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ عليه الصلاة والسلام أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَأَرْبَعِينَ ، وَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰۳) حضرت سعید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر قرآن کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک تینتالیس سال کی تھی اور آپ ﷺ دس سال مکہ میں قیام پذیر رہے اور دس سال مدینہ میں۔ اور آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ ، وَأَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی اور آپ ﷺ مکہ میں پندرہ سال اور مدینہ میں دس سال قیام پذیر رہے۔ پس جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو

آپ ﷺ کی عمر مبارک پینسٹھ سال کی تھی۔

(٣٧٧٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ عليه الصلاة والسلام عَشْرًا بِمَكَّةَ وَعَشْرًا بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ :مَنْ يَقُولُ ذَلِكَ ، لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَخَمْسًا وَسِتِّينَ وَأَكْثَرَ.

(۳۷۷۰۵) حضرت سعید بن جبیر ؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس ؓ کے خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: نبی کریم ﷺ پر دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں قرآن کا نزول ہوا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: یہ کس نے کہا ہے؟ آپ ﷺ پر مکہ میں دس سال اور پینسٹھ سال سے زیادہ نزول قرآن ہوا ہے۔

(٣٧٧٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰۶) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر قرآن کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ کی عمر چالیس سال کی تھی۔ پھر آپ ﷺ مکہ میں تیرہ سال اور مدینہ میں دس سال اقامت پذیر رہے اور آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال کی تھی۔

(٣٧٧٠٧) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ:سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ :بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، وَتُوُفِّيَ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً.

(۳۷۷۰۷) حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا پس آپ ﷺ دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں مقیم رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ ﷺ نے وفات پائی۔

(٤) مَا جَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بارے میں آنے والی روایات کا بیان

(٣٧٧٠٨) حَدَّثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ :كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.

(احمد ٦٦- ابن ابی عاصم ٢٩١٨)

(۳۷۷۰۸) حضرت عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ کب سے نبی (بنائے

گئے) ہیں؟ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

(۳۷۷۰۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، قَالَ : نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَغَمَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : اقْرَأْ ، قَالَ : وَمَا أَقْرَأُ ؟ قَالَ : فَغَمَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : اقْرَأْ ، قَالَ : وَمَا أَقْرَأُ ؟ قَالَ : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ، فَأَتَى خَدِيجَةَ فَأَخْبَرَهَا بِالَّذِي رَأَى ، فَأَتَتْ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ لَهَا : هَلْ رَأَى زَوْجُكِ صَاحِبَهُ فِي خَضِرٍ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّ زَوْجَكِ نَبِيٌّ وَسَيُصِيبُهُ مِنْ أُمَّتِهِ بَلَاءٌ.

(۳۷۷۰۹) حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا پھر آپ ﷺ سے کہا: پڑھو! آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیا پڑھوں؟ راوی کہتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے پھر آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا اور کہا: پڑھو! آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیا پڑھوں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور جو کچھ دیکھا تھا۔ اس کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی۔ وہ ورقہ بن نوفل کے پاس حاضر ہوئیں اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی۔ ورقہ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا تمہارے شوہر نے اپنے اس ساتھی کو حضر میں دیکھا ہے؟ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں! ورقہ نے کہا: پھر (تو) تیرا شوہر نبی ہے اور ان کو عنقریب اپنی امت کی طرف سے آزمائش آئے گی۔

(۳۷۷۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَرَزَ سَمِعَ مَنْ يُنَادِيهِ : يَا مُحَمَّدُ ، فَإِذَا سَمِعَ الصَّوْتَ انْطَلَقَ هَارِبًا ، فَأَتَى خَدِيجَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا ، فَقَالَ : يَا خَدِيجَةُ ، قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ خَالَطَ عَقْلِي شَيْءٌ ، إِنِّي إِذَا بَرَزْتُ أَسْمَعُ مَنْ يُنَادِي، فَلَا أَرَى شَيْئًا ، فَأَنْطَلِقُ هَارِبًا ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي يُنَادِينِي ، فَقَالَتْ : مَا كَانَ اللَّهُ لِيَفْعَلَ بِكَ ذَلِكَ ، إِنَّكَ مَا عَلِمْتُ تَصْدُقُ الْحَدِيثَ ، وَتُؤَدِّي الأَمَانَةَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ، فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَفْعَلَ بِكَ ذَلِكَ.

فَأَسَرَّتْ ذَلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، وَكَانَ نَدِيمًا لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ ، فَقَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ فَحَدَّثَهُ بِمَا حَدَّثَتْهُ خَدِيجَةُ ، فَأَتَى وَرَقَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ وَرَقَةُ : هَلْ تَرَى شَيْئًا ؟ قَالَ : لَا ، وَلَكِنِّي إِذَا بَرَزْتُ سَمِعْتُ النِّدَاءَ ، فَلَا أَرَى شَيْئًا ، فَأَنْطَلِقُ هَارِبًا ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي ، قَالَ : فَلَا تَفْعَلْ ، فَإِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ فَاثْبُتْ حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ لَكَ.

فَلَمَّا بَرَزَ سَمِعَ النِّدَاءَ : يَا مُحَمَّدُ ، قَالَ : لَبَّيْكَ ، قَالَ : قُلْ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : قُلْ : ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ حَتَّى فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، ثُمَّ أَتَى وَرَقَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : أَبْشِرْ ، ثُمَّ أَبْشِرْ ، ثُمَّ أَبْشِرْ ، فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ

الرَّسُولُ الَّذِی بَشَّرَ بِهِ عِیسَی عَلَیْهِ السَّلاَمُ : ﴿بِرَسُولٍ یَأْتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ ، فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ أَحْمَدُ ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّد ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ ، وَلَیُوشِكُ أَنْ تُؤْمَرَ بِالْقِتَالِ ، وَلَئِنْ أُمِرْتَ بِالْقِتَالِ وَأَنَا حَیٌّ لأُقَاتِلَنَّ مَعَكَ ، فَمَاتَ وَرَقَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : رَأَیْتُ الْقَسَّ فِی الْجَنَّةِ ، عَلَیْهِ ثِیَابٌ خُضْرٌ.

(۳۷۷۱۰) حضرت ابومیسرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کھلی جگہ میں آئے تو آپ ﷺ آواز دینے والے کو سنتے جو آپ کو آواز دیتا۔ اے محمد ﷺ! پس جب آپ ﷺ یہ آواز سنتے تو آپ دوڑتے ہوئے چلنے لگتے۔ پس آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی اور فرمایا: اے خدیجہ! مجھے ڈر لگتا ہے کہ میری عقل میں کوئی چیز خلط ہوگئی ہے۔ میں جب کھلی جگہ کی طرف نکلتا ہوں تو میں کسی منادی کو سنتا ہوں لیکن مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی پس میں دوڑا ہوا چلا آیا۔ ناگہاں وہ منادی میرے ساتھ ہی تھا اور وہ مجھے آواز دے رہا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا نہیں کرے گا۔ آپ کو جتنا میں جانتی ہوں تو آپ سچ بات کی تصدیق کرتے ہیں اور امانت کو ادا کرتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ایسا نہیں کرے گا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات خفیہ طور پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیان کر دی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے جاہلیت کے زمانہ میں دوست تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور آپ ﷺ کو ورقہ کے پاس لے گئے۔ ورقہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ ساری بات بیان کی جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی۔ پھر آپ ﷺ ورقہ کے پاس آئے اور یہ واقعہ ذکر کیا ہے۔ ورقہ نے پوچھا؟ آپ نے کچھ دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن جب میں باہر نکلتا ہوں تو ایک آواز سنتا ہوں اور مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دی تو میں دوڑا ہوا چلا پس ناگہاں وہ منادی میرے ساتھ ہی تھا۔ ورقہ نے کہا: آپ (ایسا) نہ کریں۔ پس جب آپ آواز سنیں تو رک جائیں یہاں تک کہ جو بات وہ آپ سے کہتا ہے اس کو سن لیں۔

پھر جب آپ ﷺ کھلی جگہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے آواز سنی: اے محمد ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: میں حاضر! منادی نے کہا: کہیے! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر منادی نے آپ ﷺ سے کہا ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ، الرَّحْمَنِ الرَّحِیمِ، مَالِكِ یَوْمِ الدِّینِ﴾ فاتحہ شریف کے آخر تک پڑھایا۔ پھر آپ ﷺ ورقہ کے پاس تشریف لائے اور اس کے سامنے یہ بات ذکر کی تو ورقہ نے کہا: تمہیں بشارت ہو پھر تمہیں بشارت ہو پھر تمہیں بشارت ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی وہی رسول ہیں جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ (فرمایا تھا) ایسا رسول جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا۔ پس میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ احمد ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ محمد ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور قریب ہے کہ آپ کو قتال (جہاد) کا حکم دیا جائے اور اگر آپ کو قتال کا حکم دیا گیا اور میں زندہ ہوا تو البتہ ضرور بالضرور میں آپ ﷺ کی معیت میں قتال کروں گا۔

پھر (اس کے بعد) ورقہ فوت ہو گئے۔ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس عیسائی عالم کو جنت کے اندر سبز کپڑوں میں دیکھا ہے۔

(۳۷۷۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : ابْتَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً لإِدْخَالِ رَجُلِ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَمَرَّ عَلَى كَنِيسَةٍ مِنْ كَنَائِسِ الْيَهُودِ ، فَدَخَلَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقْرَؤُونَ سِفْرَهُمْ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ أَطْبَقُوا السِّفْرَ وَخَرَجُوا ، وَفِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْكَنِيسَةِ رَجُلٌ يَمُوتُ ، قَالَ : فَجَاءَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : إِنَّمَا مَنَعَهُمْ أَنْ يَقْرَؤُوا أَنَّكَ أَتَيْتَهُمْ وَهُمْ يَقْرَؤُونَ نَعْتَ نَبِيٍّ ، هُوَ نَعْتُكَ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى السِّفْرِ فَفَتَحَهُ ، ثُمَّ قَرَأَ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، ثُمَّ قُبِضَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دُونَكُمْ أَخَاكُمْ ، قَالَ : فَغَسَّلُوهُ ، وَكَفَّنُوهُ ، وَحَنَّطُوهُ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ.

(۳۷۷۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو ایک آدمی کو جنت میں داخل کرنے کے لئے بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ ﷺ یہود کی عبادت گاہوں میں سے ایک عبادت گاہ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اس وقت وہ لوگ اپنی کتاب پڑھ رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کتاب کو بند کر دیا اور باہر نکل گئے۔ عبادت گاہ کے ایک کونہ میں ایک آدمی مرنے کے قریب پڑا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اس آدمی کے پاس تشریف لائے تو اس آدمی نے عرض کیا۔ ان لوگوں (یہود) کو پڑھنے سے اس بات نے منع کیا ہے کہ آپ ان کے پاس تشریف لائے ہیں اور یہ لوگ (اس وقت) ایک نبی کی صفات پڑھ رہے تھے۔ جو کہ آپ ہی ہیں۔ پھر وہ آدمی کتاب کے پاس آیا۔ اس کو کھولا اور پڑھا تو کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اس آدمی کی رُوح قبض ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کو سنبھالو۔ راوی کہتے ہیں: پھر صحابہ ؓ نے اس کو غسل دیا اور کفن دیا اور حنوط لگایا پھر اس پر جنازہ پڑھا گیا۔

(۳۷۷۱۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ ؛ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ ، فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ ، ثُمَّ اسْتَخْرَجَ عَلَقَةً مِنْهُ ، فَقَالَ : هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ، ثُمَّ لأَمَهُ ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ ، قَالَ : وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ ، يَعْنِي ظِئْرَهُ ، فَقَالُوا : إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ ، قَالَ : فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ ، قَالَ أَنَسٌ : لَقَدْ كُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ. (مسلم ۱۴۷۔ احمد ۱۲۱)

(۳۷۷۱۲) حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے جبکہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پکڑا اور زمین پر لٹا دیا پھر آپ ﷺ کا سینہ مبارک شق کیا اور قلب مبارک کو باہر نکالا پھر قلب مبارک سے ایک لوتھڑا نکالا اور فرمایا۔ یہ آپ کے (دل میں) سے شیطان کا حصہ ہے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام

نے دل کو ایک سونے کے طشت میں ماءِ زمزم سے دھویا پھر جبرائیل نے آپ ﷺ کے دل کو سیا پھر اس کو اس کی جگہ میں واپس رکھ دیا۔ راوی کہتے ہیں: بچے دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کی امی، دائی، کے پاس آئے اور کہا: محمد قتل کر دیئے گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: لوگ آپ ﷺ کی طرف آئے تو آپ ﷺ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے سینہ میں سُوئی کے اثرات دیکھے۔

(۳۷۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :احْتَبَسَ الْوَحْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ ، وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاَءُ ، فَجَعَلَ يَخْلُو فِي حِرَاءَ ، فَبَيْنَمَا هُوَ مُقْبِلٌ مِنْ حِرَاءَ ، قَالَ :إِذَا أَنَا بِحِسٍّ فَوْقِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي ، فَإِذَا أَنَا بِشَيْءٍ عَلَى كُرْسِيٍّ ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ جُئِثْتُ إِلَى الأَرْضِ ، وَأَتَيْتُ أَهْلِي بِسُرْعَةٍ ، فَقُلْتُ :دَثِّرُونِي دَثِّرُونِي ، فَأَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَجَعَلَ يَقُولُ :﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ، قُمْ فَأَنْذِرْ ، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ، وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾. (بخاری ۳۲۳۸۔ مسلم ۱۴۳)

(۳۷۷۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر شروع شروع میں وحی بند ہو گئی تھی اور آپ ﷺ کو خلوت محبوب ہو گئی پس آپ ﷺ حرا میں خلوت گزین ہو جاتے۔ پس اسی دوران آپ ﷺ حرا کے سامنے تھے، فرمایا: جب میں نے اپنے اوپر سے ہلکی آواز سُنی تو میں نے اپنا سر اُٹھایا۔ تو مجھے اچانک کرسی پر کوئی چیز دکھائی دی پس جب میں نے اُسے دیکھا تو گھبرا کر زمین کی طرف دیکھا اور میں اپنے گھر والوں کے پاس جلدی جلدی آیا اور میں نے کہا۔ مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔ پھر میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہنا شروع کیا: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ، قُمْ فَأَنْذِرْ ، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ، وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾۔

(۳۷۷۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ :﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ ، قَالَ :دُثِّرْتَ هَذَا الأَمْرَ فَقُمْ بِهِ ، وَقَوْلُهُ :﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ ، قَالَ :زُمِّلْتَ هَذَا الأَمْرَ فَقُمْ بِهِ. (ابن جرير ۱۲۴)

(۳۷۷۱۴) حضرت عکرمہ سے قول خداوندی ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ کے بارے میں منقول ہے فرمایا: تجھے یہ معاملہ اوڑھا دیا گیا ہے پس تو اس کو لے کر کھڑا ہو جا۔ اور قول خداوندی ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ تمہیں یہ معاملہ لپیٹ دیا گیا ہے پس تم اس کو لے کر کھڑے ہو جاؤ۔

(۵) فِي أَذَى قُرَيْشٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا لَقِيَ مِنْهُمْ

نبی کریم ﷺ کو قریش کی اذیت پہنچانے اور آپ ﷺ کو جو ان سے تکالیف پہنچی ہیں ان کا بیان

(۳۷۷۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الذَّيَّالِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :اجْتَمَعَتْ

قُرَيْشٌ يَوْمًا ، فَقَالُوا :انْظُرُوا أَعْلَمَكُمْ بِالسِّحْرِ وَالْكِهَانَةِ وَالشِّعْرِ ، فَلْيَأْتِ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِى فَرَّقَ جَمَاعَتَنَا، وَشَتَّتْ أَمْرَنَا ، وَعَابَ دِينَنَا ، فَلْيُكَلِّمْهُ ، وَلْيَنْظُرْ مَاذَا يَرُدُّ عَلَيْهِ ، فَقَالُوا :مَا نَعْلَمُ أَحَدًا غَيْرَ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ ، فَقَالُوا :أَنْتَ يَا أَبَا الْوَلِيد.

فَأَتَاهُ عُتْبَةُ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، أَنْتَ خَيْرٌ ، أَمْ عَبْدُ اللهِ ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ :أَنْتَ خَيْرٌ ، أَمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنْ كُنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ هَؤُلاَءِ خَيْرٌ مِنْك ، فَقَدْ عَبَدُوا الآلِهَةَ الَّتِى عِبْتَ ، وَإِنْ كُنْتَ تَزْعُمُ أَنَّك خَيْرٌ مِنْهُمْ فَتَكَلَّمْ حَتَّى نَسْمَعَ قَوْلَك ، إِنَّا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا سَخْلَةً قَطُّ أَشْأَمَ عَلَى قَوْمِهِ مِنْك ، فَرَّقْتَ جَمَاعَتَنَا ، وَشَتَّتَّ أَمْرَنَا ، وَعِبْتَ دِينَنَا ، وَفَضَحْتَنَا فِي الْعَرَبِ ، حَتَّى لَقَدْ طَارَ فِيهِمْ أَنَّ فِي قُرَيْشٍ سَاحِرًا ، وَأَنَّ فِي قُرَيْشٍ كَاهِنًا ، وَاللهِ مَا نَنْتَظِرُ إِلاَّ مِثْلَ صَيْحَةِ الْحُبْلَى ، أَنْ يَقُومَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ بِالسُّيُوفِ حَتَّى نَتَفَانَى.

أَيُّهَا الرَّجُلُ ، إِنْ كَانَ إِنَّمَا بِكَ الْبَائَةُ ، فَاخْتَرْ أَيَّ نِسَاءِ قُرَيْشٍ فَلْنُزَوِّجُك عَشْرًا ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا بِكَ الْحَاجَةُ ، جَمَعْنَا لَكَ حَتَّى تَكُونَ أَغْنَى قُرَيْشٍ رَجُلاً وَاحِدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفَرَغْتَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بسم الله الرَّحْمَن الرحيم ﴿حم تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ حَتَّى بَلَغَ : ﴿فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ﴾ فَقَالَ لَهُ عُتْبَةُ : حَسْبُك حَسْبُك ، مَا عِنْدَكَ غَيْرُ هَذَا ؟ قَالَ :لاَ ، فَرَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالُوا :مَا وَرَائَك ؟ قَالَ :مَا تَرَكْتُ شَيْئًا أَرَى أَنَّكُمْ تُكَلِّمُونَهُ بِهِ إِلاَّ وَقَدْ كَلَّمْتُهُ بِهِ ، فَقَالُوا :فَهَلْ أَجَابَك ؟ قَالَ :نَعَمْ ؛

قَالَ: لاَ ، وَالَّذِى نَصَبَهَا بَيِّنَةً مَا فَهِمْتُ شَيْئًا مِمَا قَالَ ، غَيْرَ أَنَّهُ أَنْذَرَكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ، قَالُوا:وَيْلَك، يُكَلِّمُكَ رَجُلٌ بِالْعَرَبِيَّةِ لاَ تَدْرِي مَا قَالَ، قَالَ:لاَ وَاللهِ، مَا فَهِمْتُ شَيْئًا مِمَا قَالَ غَيْرَ ذِكْرِ الصَّاعِقَةِ.

(عبد بن حمید ۱۱۲۳۔ ابو یعلی ۱۸۱۲)

(۳۷۷۱۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن قریش اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا: اپنے میں سے سب سے زیادہ جادو، کہانت اور شعر بنانے والے کو دیکھو اور پھر وہ شخص اس آدمی کے پاس آئے جس نے ہماری جماعت میں تفریق ڈالی ہے اور ہمارے معاملہ کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیا ہے اور ہمارے دین میں عیب نکالا ہے۔ پھر وہ شخص اس سے گفتگو کرے اور دیکھے کہ یہ اس کو کیا جواب دیتے ہیں۔ لوگوں نے کہا: مجھے عتبہ بن ربیعہ کے علاوہ کسی کے بارے میں علم نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: اے ابوالولید تم ہی ہو۔

پس یہ عتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم بہتر ہو یا عبداللہ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر اس نے کہا: تم بہتر ہو یا عبدالمطلب؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے۔ پھر عتبہ بولا: اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ

یہ لوگ تم سے بہتر ہیں تو تحقیق ان لوگوں نے تو ان معبودان کی عبادت کی ہے جن کو تم عیب دار کہتے ہو۔ اور اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ تم ان سے بہتر ہو تو پھر تم بولو تا کہ ہم تمہاری سُن سکیں۔ ہم نے تو بخدا اپنی قوم پر تم سے زیادہ منحوس کوئی بکری کا بچہ (بھی) نہیں دیکھا۔ تم نے ہماری جمعیت میں تفریق ڈال دی ہے اور ہمارے معاملہ کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیا ہے۔ اور ہمارے دین میں عیب نکالا ہے اور تم نے ہمیں عرب میں رسوا کر دیا ہے حتی کہ یہ بات عرب میں گردش کر رہی ہے کہ قریش میں ایک جادوگر ہے اور قریش میں ایک کاہن ہے۔ بخدا! ہم نہیں انتظار کر رہے مگر حاملہ کی چیخ کی مثل کا تا کہ ہم میں سے بعض، بعض کے لئے تلواریں لے کر کھڑے ہو جائیں یہاں تک کہ ہم سب فنا ہو جائیں۔

اے آدمی! اگر تجھے شوق مردانگی ہے تو تم قریش کی عورتوں میں سے جسے چاہو پسند کر لو۔ ہم تمہاری دس شادیاں کر دیں گے اور اگر تمہیں کوئی (مالی) ضرورت ہے تو ہم تمہارے لئے (اتنا) جمع کر دیں گے کہ تم سارے قریش میں سے اکیلے ہی سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بات کر چکے ہو؟ عتبہ نے کہا: ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے قراءت فرمائی۔ بسم الله الرّحمٰن الرحیم ﴿حم تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس آیت تک پہنچے۔ ﴿فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ﴾ تو عتبہ نے آپ ﷺ سے کہا۔ بس کرو۔ بس کرو۔ اس کے سوا تمہارے پاس کچھ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! عتبہ، قریش کے پاس واپس لوٹا۔ قریش نے پوچھا: تمہارے پیچھے (کی) کیا (خبر) ہے؟ عتبہ نے کہا: میں نے کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کے بارے میں میرا خیال ہو کہ تم نے ان سے اس کے بارے میں گفتگو کرنی ہے مگر یہ کہ میں نے ان سے اس کے بارے میں گفتگو کر لی ہے۔ قریش نے کہا۔ پھر کیا انہوں نے تمہیں جواب دیا ہے۔ عتبہ نے کہا: ہاں! (پھر) عتبہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے خانہ کعبہ کو نصب کیا ہے مجھے ان کی کہی ہوئی باتوں میں سے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا۔ صرف یہ بات (سمجھ آئی) کہ وہ تمہیں عاد اور ثمود کی کڑک سے ڈراتے ہیں۔ قریش نے کہا: تم ہلاک ہو جاؤ۔ ایک آدمی تمہارے ساتھ عربی میں گفتگو کرتا ہے اور تم نہیں جانتے کہ اس نے کیا کہا ہے۔ عتبہ نے کہا۔ بخدا! مجھے ان کی گفتگو میں سے کڑک کے سوا کچھ سمجھ نہیں آیا۔

(٣٧٧١٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ قُرَيْشًا أَرَادُوا قَتْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِلاَّ يَوْمًا ائْتَمَرُوا بِهِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْمَقَامِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَجَعَلَ رِدَائَهُ فِي عُنُقِهِ ، ثُمَّ جَذَبَهُ حَتَّى وَجَبَ لِرُكْبَتَيْهِ سَاقِطًا ، وَتَصَايَحَ النَّاسُ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَقْتُولٌ ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ يَشْتَدُّ ، حَتَّى أَخَذَ بِضَبْعَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَائِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ﴾؟ ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، مَرَّ بِهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ،

فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، أَمَا وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِلاَّ بِالذَّبْحِ ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ : يَا مُحَمَّدُ ، مَا كُنْتَ جَهُولاً ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْتَ مِنْهُمْ. (ابو یعلی ۷۳۰۱)

(۳۷۷۱۶) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے قریش کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کرتے (کبھی) نہیں دیکھا تھا۔ مگر ایک دن جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازش کر رہے تھے اور وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا فرما رہے تھے۔ پس عقبہ بن ابی مُعیط کھڑا ہوا اور اپنی چادر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن میں ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھینچا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھٹنوں کے بل گرنے لگے۔ لوگوں نے شور و غل کیا تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقتول ہو گئے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سختی کے ساتھ آگے بڑھے یہاں تک کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغلوں کے پیچھے سے پکڑ لیا اور فرمانے لگے۔ ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ﴾

پھر لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹ گئے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس سے گزرے جبکہ وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ قریش! خبردار! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ مجھے تمہاری طرف نہیں بھیجا گیا مگر ذبح کے ساتھ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا: راوی کہتے ہیں: ابو جہل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! تم تو جاہل نہیں تھے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بھی ان میں سے ہے۔

(۳۷۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَرَّ أَبُو جَهْلٍ ، فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَكَ ؟ فَانْتَهَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ : لِمَ تَنْتَهِرُنِى يَا مُحَمَّدُ ؟ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا بِهَا رَجُلٌ أَكْبَرُ نَادِيًا مِنِّى . قَالَ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ : ﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ﴾ قَالَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَاللهِ أَنْ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ الْعَذَابِ. (ترمذی ۳۳۴۹۔ احمد ۳۲۹)

(۳۷۷۱۷) حضرت ابن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل گزرا اور اس نے کہا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹ پلا دی۔ ابو جہل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! تم مجھے کیوں ڈانٹتے ہو؟ بخدا تمہیں معلوم ہے کہ قریش میں کوئی شخص مجھ سے بڑی مجلس والا نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ﴾ راوی کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بخدا اگر ابو جہل اپنی مجلس (والوں) کو بلاتا تو اس کو عذاب کے فرشتے زبانیہ پکڑ لیتے۔

(۳۷۷۱۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى فِى ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ

قُرَيْشٍ ، وَنُحِرَتْ جَزُورٌ فِي نَاحِيَةِ مَكَّةَ ، قَالَ :فَأَرْسَلُوا فَجَاؤُوا مِنْ سَلاَهَا ، فَطَرَحُوهُ عَلَيْهِ ، قَالَ :فَجَائَتْ فَاطِمَةُ حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ ، قَالَ :فَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلاَثًا ، يَقُولُ :اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ :بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ.

قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قَتْلَى فِي قَلِيبِ بَدْرٍ . قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ :وَنَسِيتُ السَّابِعَ.

(بخاری ۲۹۳۴۔ مسلم ۱۴۱۹)

(۳۷۷۱۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ ابوجہل اور قریش کے لوگوں نے کہا: اس وقت مکہ کے کسی محلّہ میں اونٹ ذبح ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ انہوں نے (کسی کو) بھیجا پس یہ اونٹ کی اوجری لے کر آئے اور انہوں نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینک دیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آ کر اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹایا۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ، اے اللہ! قریش کو پکڑ۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ۔ ابوجہل بن ہشام کو۔ عتبہ بن ربیعہ کو۔ شیبہ بن ربیعہ کو۔ ولید بن عتبہ کو، امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو۔ راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سب کو قلیب بدر میں مقتول حالت میں دیکھا۔ ابواسحاق کہتے ہیں کہ مجھے ساتویں آدمی کا نام بھول گیا ہے۔

(۳۷۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمَّا أَنْ مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَهْطٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ ، قَالَ :فَقَالُوا :إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ يَشْتُمُ آلِهَتَنَا ، وَيَفْعَلُ وَيَفْعَلُ ، وَيَقُولُ وَيَقُولُ ، فَلَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَنَهَيْتَهُ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ ، أَوْ قَالَ :جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ ، قَالَ :فَخَشِيَ أَبُو جَهْلٍ إِنْ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يَكُونَ أَرَقَّ لَهُ عَلَيْهِ ، فَوَثَبَ فَجَلَسَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ، وَلَمْ يَجِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا قُرْبَ عَمِّهِ ، فَجَلَسَ عِنْدَ الْبَابِ.

قَالَ أَبُو طَالِبٍ: أَيِ ابْنَ أَخِي، مَا بَالُ قَوْمِكَ يَشْكُونَكَ؟ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ تَشْتُمُ آلِهَتَهُمْ، وَتَقُولُ وَتَقُولُ، وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ، قَالَ: فَأَكْثَرُوا عَلَيْهِ مِنَ اللَّحْوِ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عَمِ، إِنِّي أُرِيدُهُمْ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ يَقُولُونَهَا ، تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ ، وَتُؤَدِّي إِلَيْهِمْ بِهَا الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ ، قَالَ : فَفَزِعُوا لِكَلِمَتِهِ وَلِقَوْلِهِ، قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ، نَعَمْ، وَأَبِيكَ وَعَشْرًا، وَمَا هِيَ؟ قَالَ أَبُو طَالِبٍ: وَأَيُّ كَلِمَةٍ هِيَ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، قَالَ: فَقَامُوا فَزِعِينَ يَنْفُضُونَ ثِيَابَهُمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ: ﴿أَجَعَلَ الآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا ، إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ ، قَالَ :وَقَرَأَ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ إِلَى قَوْلِهِ :﴿لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ﴾.

(۳۷۷۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابو طالب کا مرض (الوفات) شروع ہوا تو ان کے پاس قریش کا ایک گروہ حاضر ہوا جن میں ابوجہل بھی تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ انہوں نے (ابو طالب سے) کہا۔ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے۔ اور یہ یہ کرتا ہے اور یہ یہ کہتا ہے۔ اگر (اس کی طرف کسی کو) بھیج دیں اور اس کو منع کر دیں (تو اچھا ہو) ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (کسی کو) بھیجا۔ یا راوی کہتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور گھر میں داخل ہوئے۔ ابو طالب اور آپ کے درمیان ایک آدمی کی نشست کی جگہ تھی۔ راوی کہتے ہیں: ابوجہل کو اس بات کا خوف ہوا کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو طالب کے پہلو میں بیٹھ گئے تو یہ چیز ابو طالب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نرم کر دے گی۔ پس ابوجہل اچھل کر اس نشست پر بیٹھ گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا کے قریب کوئی نشست نہ ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ کے پاس ہی بیٹھ گئے۔

ابو طالب نے کہا! اے بھتیجے! کیا وجہ ہے کہ آپ کی قوم آپ کے بارے میں شکایت کر رہی ہے؟ ان کا خیال ہے کہ آپ ان کے معبودان کو برا بھلا کہتے ہیں اور یہ یہ کہتے ہیں اور یہ یہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب ملامت کی۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کی اور فرمایا: اے چچا جان! میں انہیں ایسے کلمہ پر بلانا چاہتا ہوں جس کو یہ کہہ لیں گے تو عرب ان کے لئے فرمانبردار ہو جائیں گے اور عجم ان کی طرف اپنے جزیہ بھیجیں گے۔ راوی کہتے ہیں: قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سُن کر حیران ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: ایک کلمہ! ہاں! تیرے باپ کی قسم! دس (کلمہ بھی ایسے کہلوا لو) وہ کیا کلمہ ہے؟ ابو طالب نے پوچھا اے بھتیجے! وہ کون سا کلمہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. راوی بیان کرتے ہیں۔ سب قریشی گھبرا کر اٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو جھاڑنے لگے اور وہ کہہ رہے تھے۔ ﴿أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا ، إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾

راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے۔ ﴿لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ﴾ تک قراءت کی۔

(۳۷۷۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ ، وَأَنَا فِي بَيَّاعَةٍ أَبِيعُهَا، قَالَ : فَمَرَّ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ لَهُ حَمْرَاءُ ، وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ ، قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُفْلِحُوا ، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ بِالْحِجَارَةِ ، قَدْ أَدْمَى كَعْبَيْهِ وَعُرْقُوبَيْهِ ، وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لَا تُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : هَذَا غُلَامُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قُلْتُ : فَمَنْ هَذَا الَّذِي يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ ؟ قَالُوا : عَمُّهُ عَبْدُ الْعُزَّى ، وَهُوَ أَبُو لَهَبٍ. (بخاری ۱۴۹۔ حاکم ۲۳۱۱)

(۳۷۷۲۰) حضرت طارق محاربی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا۔ اور میں وہاں کوئی چیز فروخت کرنے کے لئے گیا تھا۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سُرخ رنگ کا جبہ تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بآواز بلند یہ ندا کر رہے تھے۔ ''اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہہ لو۔ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔'' اور ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پتھر لے کر آ رہا تھا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹخنے اور ایڑیوں کو خون آلود کر دیا تھا اور وہ شخص کہہ رہا تھا۔ اے لوگو! اس کے

پیچھے نہ لگنا! کیونکہ یہ جھوٹا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا؟ یہ نوجوان کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ بنی عبد المطلب کا لڑکا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ آدمی کون ہے جو اس کے پیچھے پتھر مار رہا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ اس کا چچا عبد العزی ہے اور یہی ابولہب ہے۔

(۳۷۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ ، وَلَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، وَمَا لِي وَلِبِلاَلٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلاَّ مَا وَارَاهُ إِبِطُ بِلاَلٍ.

(۳۷۷۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ (کی راہ) میں اتنی اذیت دی گئی ہے کہ کسی کو اتنی اذیت نہیں دی گئی اور مجھے اللہ (کے راستہ) میں اتنا خوف زدہ کیا گیا ہے کہ کسی کو اتنا خوف زدہ نہیں کیا گیا۔ اور تحقیق مجھ پر تین دن رات ایسے بھی آئے کہ میرے اور بلال کے لئے کھانے کی اتنی چیز بھی نہیں ہوتی تھی جس کو کوئی ذی روح کھا سکے مگر وہ مقدار جس کو بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپاتی تھی۔

(۳۷۷۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالاً مَعَ أَثْقَالِهِمْ﴾ قَالَ : كَانَ أَبُو جَهْلٍ وَصَنَادِيدُ قُرَيْشٍ يَتَلَقَّوْنَ النَّاسَ إِذَا جَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِمُونَ ، فَيَقُولُونَ : إِنَّهُ يُحَرِّمُ الْخَمْرَ ، وَيُحَرِّمُ الزِّنَا ، وَيُحَرِّمُ مَا كَانَتْ تَصْنَعُ الْعَرَبُ ، فَارْجِعُوا ، فَنَحْنُ نَحْمِلُ أَوْزَارَكُمْ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ﴾.

(۳۷۷۲۲) حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے قول خداوندی ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالاً مَعَ أَثْقَالِهِمْ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے۔ فرمایا: ابو جہل اور سردارانِ قریش لوگوں سے راستہ میں ملاقات کرتے جبکہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اسلام لانے کے لئے حاضر ہوتے اور لوگوں سے کہتے۔ یہ خمر کو حرام قرار دیتا ہے اور زنا کو حرام قرار دیتا ہے۔ جو چیزیں عرب کرتے تھے یہ انہیں حرام قرار دیتا ہے۔ پس تم لوٹ جاؤ۔ ہم تمہارے بوجھ کو اٹھائیں گے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ﴾

(۳۷۷۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِي وَجْهِهِ ، وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهُ ، وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلَى كَتِفِهِ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ ، وَيَقُولُ : كَيْفَ تُفْلِحُ أُمَّةٌ فَعَلَتْ هَذَا بِنَبِيِّهَا وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ ، أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ، أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾. (ترمذی ۳۰۰۲۔ احمد ۲۰۱)

(۳۷۷۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں زخم آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے چار دانت شہید ہو گئے اور ایک تیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے سے خون کو پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ وہ امت کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ رویہ اختیار کیا حالانکہ وہ نبی ان کو اللہ کی طرف بلاتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ ، أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ، أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾.

(۳۷۷۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا كَمَا تَزْعُمُ ، فَبَاعِدْ جَبَلَى مَكَّةَ ، أَخْشَبَيْهَا هَذَيْنِ مَسِيرَةَ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ، أَوْ خَمْسَةٍ ، فَإِنَّهَا ضَيِّقَةٌ حَتَّى نَزْرَعَ فِيهَا وَنَرْعَى ، وَابْعَثْ لَنَا آبَائَنَا مِنَ الْمَوْتَى حَتَّى يُكَلِّمُونَا ، وَيُخْبِرُونَا أَنَّكَ نَبِيٌّ ، وَاحْمِلْنَا إِلَى الشَّامِ ، أَوْ إِلَى الْيَمَنِ ، أَوْ إِلَى الْحِيرَةِ ، حَتَّى نَذْهَبَ وَنَجِيءَ فِي لَيْلَةٍ ، كَمَا زَعَمْتَ أَنَّكَ فَعَلْتَهُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ ، أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الأَرْضُ ، أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى﴾. (ابن جریر ۱۵۱)

(۳۷۷۲۴) حضرت عامر روایت کرتے ہیں کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اگر تم نبی ہو! جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو پھر تم مکہ کے ان دو پہاڑوں کو، جن پر پانی جمع نہیں رہتا، چار یا پانچ دن کی مسافت تک دور کر دو۔ کیونکہ یہ تنگ ہیں۔ تاکہ ہم اس میں کھیتی باڑی کریں اور ہم اس کو چراگاہ بنائیں۔ اور ہمارے فوت شدہ آباء کو اٹھاؤ تاکہ وہ ہم سے باتیں کریں اور ہمیں بتائیں کہ آپ نبی ہیں۔ اور آپ ہمیں شام، یمن اور حیرۃ کی طرف اٹھائیں تاکہ ہم ایک ہی رات میں آئیں اور جائیں۔ جیسا کہ آپ کا گمان ہے کہ آپ نے ایسا کیا ہے۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ ، أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الأَرْضُ، أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى﴾.

(٦) حَدِيثُ الْمِعْرَاجِ حِينَ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ عليه السلام

معراج کی احادیث، جبکہ آپ ﷺ کو اسراء کروایا گیا

(۳۷۷۲۵) حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ ، فَرَكِبْتُهُ ، فَسَارَ بِي حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَرَبَطْتُ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي كَانَ يَرْبِطُ بِهَا الأَنْبِيَاءُ ، ثُمَّ دَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَائَنِي جِبْرِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ : أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ.

قَالَ : ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : جِبْرِيلُ ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّد ، فَقِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ فَقَالَ : قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ : وَمَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّد ، فَقِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ يَحْيَى وَعِيسَى ، فَرَحَّبَا وَدَعَوا لِي بِخَيْرٍ.

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ : مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ : جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ :

مُحَمَّدٌ ، قَالُوا :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ :قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ ، وَإِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِىَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِى بِخَيْرٍ ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ:مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ :مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ:قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِى بِخَيْرٍ ، ثُمَّ قَالَ :يَقُولُ اللَّهُ :﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾.

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ ؟ فَقَالَ :مُحَمَّد ، فَقِيلَ :وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ :قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ ، فَرَحَّبَ بِى وَدَعَا لِى بِخَيْرٍ ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّد ، فَقِيلَ :وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟

قَالَ :قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِى بِخَيْرٍ.

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ :جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ :مُحَمَّد ، فَقِيلَ :وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ :قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ ، وَإِذَا هُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ، لاَ يَعُودُونَ إِلَيْهِ.

ثُمَّ ذَهَبَ بِى إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى ، فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ ، وَإِذَا ثَمَرُهَا أَمْثَالُ الْقِلاَلِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَهَا تَغَيَّرَتْ ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ أللهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَصِفَهَا مِنْ حُسْنِهَا ، قَالَ :فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَىَّ مَا أَوْحَى ، وَفَرَضَ عَلَىَّ فِى كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَمْسِينَ صَلاَةً ، فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى ، فَقَالَ :مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ:قُلْتُ:خَمْسِينَ صَلاَةً فِى كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَقَالَ:ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَإِنِّى قَدْ بَلَوْتُ بَنِى إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ ، قَالَ :فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّى ، فَقُلْتُ لَهُ :رَبِّ خَفِّفْ عَنْ أُمَّتِى ، فَحَطَّ عَنِّى خَمْسًا ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى ، فَقَالَ :مَا فَعَلْتَ ؟ فَقُلْتُ :حَطَّ عَنِّى خَمْسًا ، قَالَ :إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لأُمَّتِكَ ، فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّى وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، فَيَحُطُّ عَنِّى خَمْسًا خَمْسًا ، حَتَّى قَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، هِىَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِى كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، بِكُلِّ صَلاَةٍ عَشْرٌ ، فَتِلْكَ خَمْسُونَ صَلاَةً ، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا ، كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا ، لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى ، فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ :ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لأُمَّتِكَ ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّى حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ.

(مسلم ۱۴۵۔ ابویعلی ۳۳۶۲)

(۳۷۷۲۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' میرے پاس براق کو لایا گیا۔ یہ ایک سفید جانور تھا۔ گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں نظر پڑتی تھی۔ پس میں اس پر سوار ہوا اور یہ جانور مجھے لے کر چلا یہاں تک کہ میں بیت المقدس میں پہنچا۔ اور میں نے جانور کو اس حلقہ کے ساتھ باندھا جس حلقہ کے ساتھ انبیاء باندھا کرتے تھے۔ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا اور میں نے وہاں دو رکعات نماز پڑھی پھر میں وہاں سے نکلا تو جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لائے۔ میں نے دودھ کا انتخاب کرلیا۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق درست کام کیا ہے۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ہمیں آسمان دنیا پر لے جایا گیا۔ اور جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا: پوچھا گیا: تم کون ہو؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا۔ اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا گیا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ تو ناگہاں میں آدم علیہ السلام سے ملا۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دُعا کی۔ پھر ہمیں دوسرے آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا۔ پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جبرائیل علیہ السلام۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا گیا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ تو ناگہاں میں اپنے دو خالہ زاد یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ ان دونوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔

۳۔ پھر ہمیں تیسرے آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا۔ تو پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: جبرائیل علیہ السلام! پھر پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فرشتوں نے پوچھا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پس ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ پس اچانک میں یوسف علیہ السلام سے ملا۔ اور انہیں تو حُسن کا ایک بڑا حصہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعاء خیر کی۔ پھر ہمیں چوتھے آسمان پر لے جایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا۔ پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا۔ جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا۔ تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فرشتوں نے کہا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا تو اچانک میری حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ورفعناہُ مکاناً علیاً.

۴۔ پھر ہمیں پانچویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کا کہا۔ پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہیں۔ پوچھا گیا۔ ان کی طرف بھیجا گیا

تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا۔ پس اچانک میری ملاقات حضرت ہارون علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔ پھر ہمیں چھٹے آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کا کہا تو پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا۔ اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا۔ (کیا) ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا۔ تو اچانک میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔

۵۔ پھر ہمیں ساتویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ پس جبرائیل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کا کہا تو پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پھر پوچھا گیا۔ اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر پوچھا گیا۔ (کیا) ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا تو اچانک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا۔ اور وہ بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور (یہ وہ جگہ ہے کہ جب) اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو پھر دوبارہ نہیں آئیں گے۔

۶۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا۔ پس اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے اور اس کے پھل مٹکوں کے مثل تھے۔ پس جب اس کو امر خداوندی نے جس طرح ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا۔ تو وہ متغیر ہو گیا۔ خلقِ خدا میں سے کوئی بھی اس کے وصف کو بیان کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی جو وحی کی۔ اور مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔

۷۔ میں (وہاں سے) نیچے اُترا یہاں تک کہ میں موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا۔ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اور رب سے کمی کا سوال کیجئے۔ کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور جانچا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں اپنے پروردگار کے حضور واپس لوٹا اور میں نے ان سے عرض کی۔ اے میرے پروردگار! میری امت پر تخفیف فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ نمازیں چھوڑ دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس ہوا۔ تو انہوں نے پوچھا۔ کیا کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ نمازیں چھوڑ دی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ تیری امت اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتی۔ پس آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیجئے۔ پھر میں مسلسل اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان مراجعت کرتا رہا۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے پانچ پانچ نمازیں چھوڑتے رہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے محمد! ہر دن رات میں یہ پانچ نمازیں ہیں۔ ہر نماز کے بدلے میں دس (گنا اجر) ہے۔ پس یہ (ثواب کے اعتبار سے) پچاس نمازیں ہیں۔ اور جو کوئی شخص نیکی کے کام کا ارادہ کرے لیکن نیکی کے کام کو کرے نہیں۔

اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ اور اگر وہ اس نیکی کے کام کو کرلے گا تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور جو کوئی شخص برے کام کا ارادہ کرے گا لیکن اس بُرے کام کو نہ کرے تو اس کے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر وہ اس برے کام کو کرلے گا تو اس کے لئے ایک گناہ لکھا جائے گا۔

۸۔ پھر میں (وہاں سے) اُترا یہاں تک کہ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور میں نے ان کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیجئے۔ کیونکہ آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ تحقیق میں اپنے رب کی طرف (اتنا) واپس پلٹا ہوں یہاں تک کہ (اب) مجھے حیا آتی ہے۔

(۳۷۷۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ ، أَوْ شَبِيهٍ بِهِ. (بخاری ۳۲۰۷۔ مسلم ۱۴۹)

(۳۷۷۲۶) حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل یا اس سے مشابہ بیان کرتے ہیں۔

(۳۷۷۲۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي ، أَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ ، قَالَ :فَظِعْتُ بِأَمْرِي ، وَعَرَفْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِيَّ ، فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَزِلاً حَزِينًا ، فَمَرَّ بِهِ أَبُو جَهْلٍ ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ كَالْمُسْتَهْزِءِ :هَلْ كَانَ مِنْ شَيْءٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :وَمَا هُوَ ؟ قَالَ :أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ:إِلَى أَيْنَ ؟ قَالَ :إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ :ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَلَمْ يَرَ أَنَّ يُكَذِّبَهُ ، مَخَافَةَ أَنْ يَجْحَدَ الْحَدِيثَ إِنْ دَعَا قَوْمَهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :أَتُحَدِّثُ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتَنِي إِنْ دَعَوْتُهُمْ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ، هَيَّا مَعَاشِرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ، هَلُمَّ ، قَالَ :فَتَنَقَّضَتِ الْمَجَالِسُ ، فَجَاؤُوا حَتَّى جَلَسُوا إِلَيْهِمَا، فَقَالَ :حَدِّثْ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتَنِي.

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالُوا :إِلَى أَيْنَ ؟ قَالَ :إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالُوا :ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَمِنْ بَيْنِ مُصَفِّقٍ ، وَمِنْ بَيْنِ وَاضِعٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مُتَعَجِّبًا لِلْكَذِبِ ، زَعَمَ ، وَقَالُوا :أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا الْمَسْجِدَ ؟ قَالَ :وَفِي الْقَوْمِ مَنْ سَافَرَ إِلَى ذَلِكَ الْبَلَدِ وَرَأَى الْمَسْجِدَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَذَهَبْتُ أَنْعَتُ لَهُمْ، فَمَا زِلْتُ أَنْعَتُ وَأَنْعَتُ، حَتَّى الْتَبَسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ ، فَجِيءَ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، حَتَّى وُضِعَ دُونَ دَارِ عُقَيْلٍ ، أَوْ دَارِ عِقَالٍ ، فَنَعَتُّهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ الْقَوْمُ :أَمَّا النَّعْتُ فَوَاللهِ لَقَدْ أَصَابَ.

(۳۷۷۲۷) حضرت زرارہ بن اوفی روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات کو

مجھے اسراء کروایا گیا میں نے (اس کی) صبح مکہ میں کی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میں اپنے معاملہ (معراج) کی وجہ سے گھبرایا ہوا تھا اور میں جانتا تھا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔ پس آپ ﷺ علیحدہ اور غمگین ہو کر بیٹھ گئے تو ابو جہل آپ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ کے پاس آیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور استہزاء کرنے والے کی طرح پوچھا: کیا کچھ (نئی) بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ابو جہل نے پوچھا: کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے آج کی رات سیر کروائی گئی ہے۔ ابو جہل نے پوچھا: کہاں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی طرف۔ ابو جہل نے کہا۔ پھر (سیر کے بعد) آپ نے صبح ہمارے درمیان کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ابو جہل کی رائے آپ ﷺ کی تکذیب کی نہ ہوئی۔ اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اگر وہ آپ ﷺ کی قوم کو بلائے تو آپ ﷺ اس بات کا انکار نہ کر دیں۔ ابو جہل نے کہا۔ اگر میں تمہاری قوم کو تمہاری طرف بلاؤں تو کیا تم انہیں بھی وہ بات بیان کرو گے جو تم نے مجھے بیان کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ابو جہل نے کہا: اے بنی کعب بن لوی کی جماعتو! آ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ پس تمام لوگ آ گئے یہاں تک کہ لوگ ان دونوں کے پاس بیٹھ گئے۔ تو ابو جہل نے کہا۔ جو بات آپ نے مجھے بیان کی تھی وہ بات اپنی قوم کے سامنے بیان کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے آج کی رات سیر کروائی گئی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: کہاں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی۔ لوگوں نے کہا۔ پھر آپ نے صبح ہمارے درمیان کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! راوی کہتے ہیں: کچھ لوگ، تالیاں بجانے لگے اور کچھ لوگوں نے اس بات کو جھوٹ سمجھ کر تعجب کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھ لیا۔ اور کہا: کیا آپ ہمارے لئے مسجد (اقصیٰ) کی نعت (صفت) بیان کر سکتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں میں افراد بھی تھے جنہوں نے اس شہر کا سفر کیا تھا اور مسجد اقصیٰ کو دیکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ پس میں نے ان کے لئے (مسجد کی) صفت بیان کرنا شروع کی۔ اور میں مسلسل صفت بیان کرتا رہا۔ یہاں تک کہ بعض اوصافِ مسجد مجھ پر ملتبس ہو گئے تو مسجد کو (سامنے) لایا گیا اور میں مسجد کو دیکھنے لگا۔ یہاں تک کہ مسجد کو دارِ عقیل یا دارِ عقال سے پرے رکھ دیا گیا۔ پس میں نے مسجد کی نعت (صفت) بیان کی جبکہ میں مسجد کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لوگوں نے کہا۔ (مسجد کی) صفت تو بخدا بالکل درست (بیان کی) ہے۔

(۳۷۷۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ ، هُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ ، قَالَ : فَلَمْ يُزَايِلْ ظَهْرَهُ هُوَ وَجِبْرِيلُ ، حَتَّى أَتَيَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.
قَالَ : وَقَالَ حُذَيْفَةُ : وَلَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ زِرٌّ : فَقُلْتُ : بَلَى ، قَدْ صَلَّى ، قَالَ حُذَيْفَةُ : مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَعُ ؟ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ ، وَلاَ أَدْرِي مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ ، قَالَ : فَقَالَ : وَمَا يُدْرِيكَ ؟ وَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى ؟ قَالَ : قُلْتُ : يَقُولُ اللَّهُ : ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ، إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾. قَالَ : وَهَلْ

تَجِدُهُ صَلَّى ؟ إِنَّهُ لَوْ صَلَّى فِيهِ صَلَّيْنَا فِيهِ ، كَمَا نُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ : وَرَبَطَ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهَا الأَنْبِيَاءُ ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ : أَوَكَانَ يَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ ، وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا ؟.

(۳۷۷۲۸) حضرت زر، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس براق لائی گئی۔ یہ ایک طویل سفید رنگ کا جانور تھا جو منتہی نظر پر قدم رکھتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل علیہ السلام اس کی پشت پر سوار رہے یہاں تک کہ دونوں بیت المقدس پہنچ گئے اور ان کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اور جہنم کو دیکھا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز ادا نہیں کی۔ حضرت زر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گنجے! تیرا نام کیا ہے؟ میں تیری شکل سے واقف ہوں لیکن تیرے نام سے واقف نہیں ہوں؟ حضرت زر کہتے ہیں۔ میں نے جواباً کہا: زر بن حبیش۔ راوی کہتے ہیں۔ اس نے کہا: ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ، إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (وہاں) نماز پڑھتے ہوئے پایا ہے؟ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں نماز پڑھتے تو ہم (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے جیسا کہ ہم مسجد حرام میں نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو اس کڑے کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء باندھا کرتے تھے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا خوف تھا کہ وہ چلا جائے گا حالانکہ اس کو تو اللہ تعالیٰ لائے تھے؟

(۳۷۷۲۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي ، لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، فَنَظَرْتُ فَوْقِي فَإِذَا أَنَا بِرَعْدٍ وَبَرْقٍ وَصَوَاعِقَ ، قَالَ : وَأَتَيْتُ عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ ، فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَؤُلاَءِ يَا جِبْرِيلُ ؟ قَالَ ، هَؤُلاَءِ أَكَلَةُ الرِّبَا ، فَلَمَّا نَزَلْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، نَظَرْتُ أَسْفَلَ شَيْءٍ فَإِذَا بِرَهْجٍ وَدُخَانٍ وَأَصْوَاتٍ ، فَقُلْتُ : مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ : هَذِهِ الشَّيَاطِينُ يَحُومُونَ عَلَى أَعْيُنِ بَنِي آدَمَ ، لاَ يَتَفَكَّرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَوْلاَ ذَاكَ لَرَأَوُا الْعَجَائِبَ. (ابن ماجه ۲۲۷۳۔ احمد ۳۵۳)

(۳۷۷۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس رات مجھے سیر کروائی گئی۔ میں نے دیکھا کہ جب ہم ساتویں آسمان تک پہنچے تو میں نے اپنے اوپر کو نظر اٹھائی تو مجھے گرج، بجلی اور کڑک دکھائی دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ایک گروہ کے پاس آیا ان کے پیٹ گردنوں کی طرح تھے اور ان میں سانپ تھے جو باہر سے نظر آرہے تھے۔ میں

نے پوچھا: اے جبرائیل علیہ السلام! یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ سود خور لوگ ہیں۔ پھر جب میں آسمان دنیا کی طرف اُترا تو میں نے نیچے دیکھا۔ مجھے گرد، دھواں اور آوازیں سنائی دیں۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ شیاطین ہیں جو بنی آدم کی آنکھوں کو فریب دیتے ہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کی نشانیوں میں تفکر نہیں کرتے۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوتیں تو بنی آدم کو عجائبات دکھائی دیتے۔

(٣٧٧٣٠) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. (مسلم ١٦٥۔ احمد ١٤٨)

(۳۷۷۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے سیر کروائی گئی۔ اس رات میں سُرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرا تو وہ اپنی قبر مبارک میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

(٣٧٧٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قِيلَ : هَؤُلاَءِ خُطَبَاءُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ، مِمَّنْ كَانُوا يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ، أَفَلاَ يَعْقِلُونَ ؟. (احمد ١٢٠۔ ابويعلى ٣٩٨٣)

(۳۷۷۳۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے سیر کروائی گئی اس رات میں ایک ایسی قوم پر سے گزرا جن کے ہونٹوں کو جہنم کی قینچیوں سے کاٹا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ اہل دنیا کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔ اور کتاب کی تلاوت کرتے تھے۔ کیا یہ لوگ عقل نہیں رکھتے؟

(٣٧٧٣٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهِ ، يُقَالُ لَهُ : بُرَاقٌ ، فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيرٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَنَفَرَتْ ، فَقَالُوا : يَا هَؤُلاَءِ ، مَا هَذَا ؟ قَالُوا : مَا نَرَى شَيْئًا ، مَا هَذِهِ إِلاَّ رِيحٌ ، حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَأُتِيَ بِإِنَائَيْنِ ؛ فِي وَاحِدٍ خَمْرٌ ، وَفِي الآخَرِ لَبَنٌ ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّبَنَ ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ : هُدِيتَ وَهُدِيَتْ أُمَّتُكَ.
ثُمَّ سَارَ إِلَى مِصْرَ.

(۳۷۷۳۲) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو سیر کروائی گئی تو ایک گدھے سے بڑا، خچر سے چھوٹا ایک جانور لایا گیا۔ وہ اپنی منتہی نظر پر اپنا قدم رکھتا تھا۔ اس کو براق کہا جاتا تھا۔ پس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے

اونٹوں کے قافلے کے پاس سے گزرے تو وہ بدک گئے مشرکین نے کہا: یارو! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں تو کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ یہ تو فقط ہوا ہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ بیت المقدس پہنچ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے دودھ (والا برتن) پکڑ لیا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو کہا۔ آپ کی راہ راست کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اور آپ کی امت کو درست راہنمائی کی گئی ہے۔ پھر آپ ﷺ شہر کی طرف چلے۔

(۳۷۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى السِّدْرَةِ ، إِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ ، وَإِذَا نَبْقُهَا أَمْثَالُ الْقِلاَلِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَحَوَّلَتْ ، فَذَكَرْتُ الْيَاقُوتَ.

(۳۷۷۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں سدرۃ کے پاس پہنچا تو (میں نے دیکھا کہ) اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے اور اس کے بیر مٹکوں کی طرح تھے پس جب اس کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح ڈھانپ لیا تو وہ بدل گئی پس مجھے یاقوت یاد آ گیا۔

(۳۷۷۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ غَزْوَانَ ، قَالَ : سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى صُبْرُ الْجَنَّةِ.

(۳۷۷۳۴) حضرت غزوان سے روایت ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ جنت کا وسط ہے۔

(۳۷۷۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي قَوْلِهِ: (سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى) قَالَ: صُبْرُ الْجَنَّةِ، يَعْنِي وَسَطَهَا، عَلَيْهَا فُضُولُ السُّنْدُسِ وَالإِسْتَبْرَقِ.

(۳۷۷۳۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد خداوندی۔ سدرۃ المنتہیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ یہ جنت کا وسط ہے۔ اور اس پر ریشم اور نفیس قسم کے پردے ہیں۔

(۳۷۷۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى يَنْتَهِي إِلَيْهَا أَمْرُ كُلِّ نَبِيٍّ وَمَلَكٍ.

(۳۷۷۳۶) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ وہ مقام ہے جہاں پر ہر نبی اور فرشتہ کا معاملہ منتہی ہوتا ہے۔

(۷) فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَضَ نَفْسَهُ عَلَى الْعَرَبِ

جب آپ ﷺ نے اپنے آپ کو عرب کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ کے بارے میں......

(۳۷۷۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ بِالْمَوْقِفِ ، يَقُولُ : أَلاَ رَجُلٌ يَعْرِضُنِي عَلَى قَوْمِهِ ؟ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلاَمَ رَبِّي ، قَالَ : فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ

هَمْدَانَ ، فَقَالَ : وَمِمَّنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : مِنْ هَمْدَانَ ، قَالَ : وَعِنْدَ قَوْمِكَ مَنَعَةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَذَهَبَ الرَّجُلُ ، ثُمَّ إِنَّهُ خَشِيَ أَنْ يَخْفِرَهُ قَوْمُهُ ، فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَذْهَبُ فَأَعْرِضُ عَلَى قَوْمِي ، ثُمَّ آتِيكَ مِنْ قَابِلٍ ، ثُمَّ ذَهَبَ وَجَائَتْ وُفُودُ الْأَنْصَارِ فِي رَجَبٍ. (بخاری ۱۵۷۔ ترمذی ۲۹۲۵)

(۳۷۷۳۷) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے موقف میں پیش فرماتے : اور کہتے : کیا کوئی ایسا شخص ہے جو مجھے اپنی قوم پر پیش کرے۔ کیونکہ قریش نے تو مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں اپنے رب کے کلام کی تبلیغ کروں۔ راوی کہتے ہیں : پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہمدان کا ایک آدمی حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا : تم کس سے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ ہمدان سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا : تمہاری قوم کے پاس منعہ (قوت وشوکت) ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا۔ جی ہاں! راوی کہتے ہیں : وہ آدمی چلا گیا پھر اس کو یہ خوف ہوا کہ اس کی قوم اس کے ساتھ عہد شکنی کرے گی۔ پس وہ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میں جاتا ہوں اور میں اپنی قوم پر (آپ کی ذات کو) پیش کروں گا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئندہ سال آؤں گا۔ پھر وہ آدمی چلا گیا اور رجب کے مہینہ میں انصار کے وفد حاضر خدمت ہوئے۔

(۸) إِسْلَامُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا

(۳۷۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ ، فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۷۷۳۸) حضرت عمرو بن مرہ روایت کرتے ہیں کہ میں ابراہیم رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے پوچھا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

(۳۷۷۳۹) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ، أَوْ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَوَّلَ إِسْلَامًا ؟ فَقَالَ : أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ :

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ
فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا
إِلَّا النَّبِيَّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
وَالثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُودَ مَشْهَدُهُ
وَأَوَّلَ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

(۳۷۷۳۹) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یا فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کہ لوگوں میں سے سب سے پہلے اسلام کون لایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ کیا تم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سُنا۔ (ترجمہ) ''جب تجھے اپنے معتمد بھائی سے پہنچا ہوا غم یاد آئے۔ تو تُو اپنے بھائی ابوبکر کے کیے ہوئے کو یاد کرنا۔ جو کہ مخلوق میں سے بہترین، سب سے بڑا متقی اور عادل ہے۔ سوائے نبی کے، اور اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے والا ہے۔ اور دوسرا (صاحب ایمان) پیروکار ہے، اور اس کی گواہی پسندیدہ ہے۔ اور لوگوں میں سے سب سے پہلے رسول کی تصدیق کرنے والا ہے۔''

(٣٧٧٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي ، قَالَ :أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَ أَسْلَمَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِرْهَمٍ.

(۳۷۷۴۰) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ جس دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔

(٣٧٧٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلاَمَ سَبْعَةٌ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَبِلاَلٌ ، وَخَبَّابٌ ، وَصُهَيْبٌ ، وَعَمَّارٌ ، وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ عَمُّهُ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ قَوْمُهُ ، وَأُخِذَ الآخَرُونَ فَأُلْبِسُوا أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ ، ثُمَّ صَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ ، حَتَّى بَلَغَ الْجَهْدُ مِنْهُمْ كُلَّ مَبْلَغٍ ، فَأَعْطَوْهُمْ مَا سَأَلُوا ، فَجَاءَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَوْمُهُ بِأَنْطَاعِ الأُدْمِ فِيهَا الْمَاءُ ، فَأَلْقَوْهُمْ فِيهَا ، ثُمَّ حُمِلُوا بِجَوَانِبِهِ إِلاَّ بِلاَلاً ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ ، جَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَجَعَلَ يَشْتُمُ سُمَيَّةَ وَيَرْفُثُ ، ثُمَّ طَعنها فَقَتَلَهَا ، فَهِيَ أَوَّلُ شَهِيدٍ اُسْتُشْهِدَ فِي الإِسْلاَمِ ، إِلاَّ بِلاَلاً ، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ حَتَّى مَلُّوا ، فَجَعَلُوا فِي عُنُقِهِ حَبْلاً ، ثُمَّ أَمَرُوا صِبْيَانَهُمْ فَاشْتَدُّوا بِهِ بَيْنَ أَخْشَبَيْ مَكَّةَ ، وَجَعَلَ يَقُولُ :أَحَدٌ أَحَدٌ.

(۳۷۷۴۱) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شروع میں اسلام کا اظہار کرنے والے سات لوگ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، ام عمار حضرت سُمیہ رضی اللہ عنہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کفار کے لئے) ان کے چچا مانع بن گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے (کفار کے لئے) ان کی قوم مانع بن گئی اور دیگر لوگ پکڑ لئے گئے اور انہیں لوہے کی قمیصیں پہنائی گئیں۔ پھر کفار نے ان کو سورج میں تپنے کے لئے چھوڑ دیا۔ حتی کہ ان کی مشقت انتہا درجہ کو پہنچ گئی تو انہوں نے سوال کیا ان کے سوال کو پورا کر دیا۔ پس ان میں سے ہر آدمی کی قوم اس کے پاس آئی جس میں پانی تھا اور انہیں اس میں ڈال دیا۔ پھر اس کی اطراف سے اٹھا لیا۔ سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے۔ پھر جب رات ہوئی تو ابوجہل آیا اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو سب وشتم کرنے لگا پھر ابوجہل نے ان کو نیزہ مارا اور قتل کر دیا۔ پس یہ اسلام میں شہید ہونے والی پہلی شہیدہ ہیں۔ سو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کو اللہ کے لئے بے وقعت سمجھ لیا۔ یہاں تک کہ مشرکین بے

تاب ہو گئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی گردن میں رسی ڈال دی پھر مشرکین نے اپنے بچوں کو حکم دیا اور انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مکہ کے پہاڑوں کے درمیان گھسیٹنا شروع کیا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے احدٌ احدٌ کہنا شروع کیا۔

(۳۷۷۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَهُ. (ابن ابی عاصم ۲۸۰)

(۳۷۷۴۲) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایسی روایت منقول ہے۔

(۳۷۷۴۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَعْطُوهُمْ مَا سَأَلُوا إِلاَّ خَبَّابًا ، فَجَعَلُوا يُلْصِقُونَ ظَهْرَهُ بِالرَّضْفِ ، حَتَّى ذَهَبَ مَاءُ مَتْنِهِ.

(۳۷۷۴۳) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے سوا باقی نے جو سوال کیا اس کو انہوں نے پورا کر دیا۔ تو مشرکین نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی پشت کو گرم پتھروں پر رکھ دیا یہاں تک کہ ان کی کمر کا پانی ختم ہو گیا۔ (شاید کمر کی چربی کا پگھلنا مراد ہے)

(۳۷۷۴۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ ، يَعْنِي بِلاَلاً ، بِخَمْسَةِ أَوَاقٍ وَهُوَ مَدْفُونٌ بِالْحِجَارَةِ ، قَالُوا : لَوْ أَبَيْتَ إِلاَّ أُوقِيَّةً لَبِعْنَاكَهُ ، فَقَالَ : لَوْ أَبَيْتُمْ إِلاَّ مِئَةَ أُوقِيَّةٍ لأَخَذْتُهُ.

(۳۷۷۴۴) حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پانچ اوقیہ کے عوض خریدا جبکہ وہ پتھروں کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ مشرکین نے کہا کہ اگر آپ اس کو ایک اُوقیہ پر خریدنے کے لئے تیار ہو جائیں تو ہم (تب بھی) یہ آپ کو بیچ دیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم سو اُوقیہ پر بیچنے کے لئے تیار ہو جاؤ تو میں (تب بھی) اس کو خریدوں گا۔

(۳۷۷۴۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ خَبَّابٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَكَانَ مِمَّنْ يُعَذَّبُ فِي اللهِ.

(۳۷۷۴۵) حضرت طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے اور ان افراد میں سے تھے جنہیں اللہ کے لئے عذاب دیا گیا۔

(۳۷۷۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ كُرْدُوسًا ، يَقُولُ : أَلاَ إِنَّ خَبَّابَ بْنَ الأَرَتِّ أَسْلَمَ سَادِسَ سِتَّةٍ ، كَانَ لَهُ سُدُسُ مِنَ الإِسْلاَمِ.

(۳۷۷۴۶) ابن فضیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کردوس کو کہتے سُنا کہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ چھٹے نمبر پر اسلام لائے اور آپ کا اسلام میں چھٹا حصہ تھا۔

(۳۷۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : جَاءَ خَبَّابٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : اُدْنُهُ ، فَمَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْك إِلاَّ عَمَّارًا ، قَالَ : فَجَعَلَ خَبَّابٌ يُرِيهِ آثَارًا فِي ظَهْرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ.

(۳۷۷۴۷) حضرت ابو لیلیٰ کندی کہتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: قریب ہو جایئے کیونکہ میں اس نشست کا آپ سے زیادہ حق دار حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کو نہیں پاتا۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشرکین کی طرف سے دیئے گئے عذاب کے اپنی پشت پر اثرات دکھانے لگے۔

(٣٧٧٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلاَمَهُ سَبْعَةٌ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعَمَّارٌ ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ ، وَصُهَيْبٌ ، وَبِلاَلٌ ، وَالْمِقْدَادُ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِعَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِقَوْمِهِ ، وَأَمَّا سَائِرُهُمْ فَأَخَذَهُمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَلْبَسُوهُمْ أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ وَصَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ ، فَمَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلاَّ وَأَتَاهُمْ عَلَى مَا أَرَادُوا إِلاَّ بِلاَلاً ، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ ، وَهَانَ عَلَى قَوْمِهِ ، فَأَعْطُوهُ الْوِلْدَانَ فَجَعَلُوا يَطُوفُونَ بِهِ فِي شِعَابِ مَكَّةَ ،وَهُوَ يَقُولُ : أَحَدٌ أَحَدٌ.

(٣٧٧٤٨) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جنہوں نے اپنے اسلام کو ظاہر کیا وہ سات افراد تھے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، ان کی والدہ حضرت سُمیہ رضی اللہ عنہا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت صُہیب حضرت مقداد رضی اللہ عنہ، پس رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے ان کے چچا ابو طالب کے ذریعہ (مشرکین سے) بچایا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے ذریعہ سے (مشرکین سے) بچایا۔ اور جو باقی حضرات تھے انہیں مشرکین نے پکڑ لیا اور انہیں مشرکین نے لوہے کی قمیصیں پہنا دیں اور انہیں سورج میں جلنے کے لئے چھوڑ دیا۔ پھر ان میں سے سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کوئی نہیں تھا مگر یہ کہ اس نے مشرکین کے ارادہ کی موافقت کر لی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کو اللہ کے لئے بے وقعت سمجھ لیا۔ اور یہ اپنی قوم پر بھی بے وقعت تھے۔ پس مشرکین نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بچوں کے سپرد کر دیا اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو گھاٹیوں میں پھرانا شروع کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے جا رہے تھے۔ احدٌ احدٌ۔

(٩) إِسْلاَمُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کا اسلام قبول کرنا

(٣٧٧٤٩) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ.

(٣٧٧٤٩) حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جو شخص رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ہمراہ اسلام لایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣٧٧٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ الْحَنَفِيَّةِ : أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : فِيمَ عَلاَ أَبُو بَكْرٍ وَسَبَقَ ، حَتَّى لاَ يُذْكَرَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ ؟ قَالَ :

كَانَ أَفْضَلَهُمْ إِسْلاَمًا حِينَ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَ بِرَبِّهِ.

(۳۷۷۵۰) حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن الحنفیہ سے پوچھا۔ لوگوں میں سے سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کس بنیاد پر عالی مرتبہ حاصل کیا۔ اور سبقت لے گئے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق کے علاوہ کسی کا ذکر ہی نہیں ہوتا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق جب اسلام لائے تو وہ لوگوں میں سے سب سے افضل اسلام لانے والے تھے تا آنکہ وہ اپنے پروردگار سے جا ملے۔

(۱۰) إِسْلاَمُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ الْفَهْمِيَّ ، يَقُولُ : قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُدَيْسٍ الْبَلَوِيُّ ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ أَبُو ثَوْرٍ : فَدَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : إِنِّي لَرَابِعُ الإِسْلاَمِ.

(۳۷۷۵۱) حضرت یزید بن عمرو معافری کہتے ہیں کہ میں نے ابو ثور فہمی کو کہتے سُنا۔ ہمارے پاس حضرت عبد الرحمان بن عدیس بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ تشریف لائے۔ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا: حضرت ابو ثور فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ محصور تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں چوتھا اسلام قبول کرنے والا ہوں۔

(۱۱) إِسْلاَمُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَسْلَمَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ ابْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غُزَاةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۷۵۲) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسلام لائے جبکہ ان کی عمر سولہ سال کی تھی اور وہ کسی ایسے غزوہ سے پیچھے نہیں رہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرمایا ہے۔

(۱۲) إِسْلاَمُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ أَنَا وَأَخِي أُنَيْسٌ وَأُمُّنَا ، وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا ، ذِي مَالٍ وَذِي هَيْئَةٍ طَيِّبَةٍ ، قَالَ :فَأَكْرَمَنَا خَالُنَا وَأَحْسَنَ إِلَيْنَا ، فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ ، فَقَالُوا :إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ مِنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أُنَيْسٌ ، قَالَ :فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَى عَلَيْنَا مَا قِيلَ لَهُ ، قَالَ :قُلْتُ :أَمَّا مَا مَضَى مِنْ مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ ، وَلاَ جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ ، قَالَ :فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا ، قَالَ :وَغَطَّى رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَبْكِي.

قَالَ :فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ ، قَالَ :فَنَافَرَ أُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا ، قَالَ :فَأَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ أُنَيْسًا ، قَالَ :فَأَتَانَا أُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا ، قَالَ :وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلاَثِ سِنِينَ ، قَالَ :قُلْتُ :لِمَنْ ؟ قَالَ :لِلَّهِ ، قَالَ :قُلْتُ :فَأَيْنَ كُنْتَ تُوَجِّهُ ؟ قَالَ: حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ أُصَلِّي عِشَاءً ، حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرَ اللَّيْلِ أُلْقِيتُ كَأَنِّي خِفَاءٌ حَتَّى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ.

قَالَ :قَالَ أُنَيْسٌ :لِي حَاجَةٌ بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي حَتَّى آتِيَكَ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ فَرَاثَ عَلَيَّ ، ثُمَّ أَتَانِي ، فَقُلْتُ :مَا حَبَسَكَ ؟ قَالَ :لَقِيتُ رَجُلاً بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ ، يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ ، قَالَ :قُلْتُ :فَمَا يَقُولُ النَّاسُ لَهُ ؟ قَالَ :يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سَاحِرٌ ، وَأَنَّهُ كَاهِنٌ ، وَأَنَّهُ شَاعِرٌ ، قَالَ أُنَيْسٌ :فَوَاللهِ لَقَدْ سَمِعْت قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ ، وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلاَ يَلْتَئِمُ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ أَنَّهُ شِعْرٌ ، وَاللهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ ، وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ، وَكَانَ أُنَيْسٌ شَاعِرًا.

قَالَ :قُلْتُ :اكْفِنِي أَذْهَبُ فَأَنْظُرُ ، قَالَ :نَعَمْ ، وَكُنْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى حَذَرٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهُ ، وَتَجَهَّمُوا لَهُ ، قَالَ :فَانْطَلَقْتُ حَتَّى قَدِمْتُ مَكَّةَ ،

قَالَ :فَتَضَيَّفْتُ رَجُلاً مِنْهُمْ ، قَالَ :قُلْتُ :أَيْنَ هَذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِءَ ؟ قَالَ :فَأَشَارَ إِلَيَّ ، قَالَ : الصَّابِء ، قَالَ :فَمَالَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ ، حَتَّى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ ، قَالَ :فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ وَكَأَنِّي نُصُبٌ أَحْمَرُ ، قَالَ :فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا.

قَالَ :فَبَيْنَمَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ ، إِضْحِيَانٍ إِذْ ضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أَصْمِخَتِهِمْ ، قَالَ :فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرَ امْرَأَتَيْنِ ، قَالَ :فَأَتَتَا عَلَيَّ وَهُمَا يَدْعُوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةَ ، قُلْتُ :أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الأُخْرَى ،

قَالَ : فَمَا تَنَاهُمَا ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِمَا ، قَالَ : فَأَتَتَا عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَكْنِ ، قَالَ : فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلاَنِ ، وَتَقُولاَنِ : لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا.

قَالَ : فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ مِنَ الْجَبَلِ ، قَالَ : مَا لَكُمَا ؟ قَالَتَا : الصَّابِءُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا ، قَالاَ : مَا قَالَ لَكُمَا ؟ قَالَتَا : قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلأُ الْفَمَ.

قَالَ : وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ هُوَ وَصَاحِبُهُ ، قَالَ : وَطَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ صَلَّى صَلاَتَهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ حِينَ قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ : فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ ، مِمَّنْ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ غِفَارٍ ، قَالَ : فَأَهْوَى بِيَدِهِ نَحْوَ رَأْسِهِ ، قَالَ : قُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِّي انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ ، قَالَ : فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ ، قَالَ : فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ ، وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : مَتَى كُنْتَ هَهُنَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : قَدْ كُنت هَهُنَا مُنْذُ عَشْرٍ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، قَالَ : فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُك ؟ قَالَ : قُلْتُ : مَا كَانَ لِي طَعَامٌ غَيْرُ مَاءِ زَمْزَمَ ، فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي ، وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ ، إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ ، قَالَ : فَقَالَ صَاحِبُهُ : ائْذَنْ لِي فِي إِطْعَامِهِ اللَّيْلَةَ.

فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ، فَانْطَلَقْت مَعَهُمَا ، قَالَ : فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا ، فَقَبَضَ إِلَيَّ مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ ، قَالَ : فَذَاكَ أَوَّلُ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ، قَالَ : فَلَبِثْتُ مَا لَبِثْتُ ، أَوْ غَبَّرْتُ ، ثُمَّ لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي قَدْ وُجِّهْتُ إِلَى أَرْضٍ ذَاتِ نَخْلٍ ، وَلاَ أَحْسَبُهَا إِلاَّ يَثْرِبَ ، فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَك ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ ، وَأَنْ يَأْجُرَك فِيهِمْ ؟ قُلْتُ : نعَمْ.

فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ أُنَيْسًا ، فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ؟ قُلْتُ : صَنَعْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ، قَالَ أُنَيْسٌ : وَمَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ ، إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ، قَالَ : فَأَتَيْنَا أُمَّنَا ، فَقَالَتْ : مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا ، فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ، قَالَ : فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا ، قَالَ : فَأَسْلَمَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ : وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ إِيمَاءُ بْنُ رَحْضَةَ ، وَكَانَ سَيِّدَهُمْ ، قَالَ : وَقَالَ بَقِيَّتُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْنَا ، قَالَ : فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، فَأَسْلَمَ بَقِيَّتُهُمْ.

قَالَ : وَجَائَتْ أَسْلَمُ ، فَقَالُوا : إِخْوَانُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَأَسْلَمُوا ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا ، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ. (مسلم ۱۹۱۹۔ احمد ۱۷۴)

(۳۷۷۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں، میرا بھائی اُنیس اور میری والدہ ہم اپنی قوم غفار سے نکلے۔ قوم والے حرمت والے مہینوں کو حلال سمجھتے تھے۔ پس ہم چل دیئے یہاں تک کہ ہم اپنے ایک مالدار اور اچھی حالت والے ماموں کے ہاں اُترے۔ فرماتے ہیں: انہوں نے ہمارا اکرام کیا اور ہمارے ساتھ اچھا معاملہ کیا۔ ان کی قوم ہم سے حسد کرنے لگی اور انہوں نے کہا۔ اگر تم اپنے اہل خانہ سے نکلو تو اُنیس ان کے ساتھ تمہارے (معاملہ کے) برخلاف معاملہ کرے گا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس ہمارے ماموں ہمارے پاس آئے اور جو انہیں کہا گیا تھا انہوں نے وہ ہمیں بیان کر دیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ نے پہلے جو اچھا کام کیا تھا (اکرام اور احسان) آپ نے (اب) اس کو مکدر کر دیا ہے (ہم) آپ کے پاس اب کے بعد جمع نہیں ہوں گے۔ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے اونٹوں کے قریب ہوئے اور ہم ان پر سوار ہو گئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ انہوں نے (ماموں نے) اپنا سر ڈھانپ لیا اور رونا شروع کر دیا۔

۲۔ ابوذر کہتے ہیں: ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہم شہر مکہ میں آ کر اُترے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس اُنیس نے اپنے اونٹوں کے گلہ اور ویسے ہی دوسرے اونٹوں کے گلہ کے درمیان مفاخرت کی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر وہ دونوں (اُنیس اور دوسرے گلہ کا مالک) ایک کاہن کے پاس گئے تو اس نے اُنیس کو درست قرار دیا۔ فرماتے ہیں کہ پھر اُنیس ہمارے پاس اپنے اونٹوں کا گلہ اور اسی جیسا ایک اور گلہ لے کر آئے۔

۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے بھتیجے! تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات کرنے سے تین سال قبل نماز پڑھی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ (آپ نے) کس کے لئے نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کے لئے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: آپ کس طرف رُخ کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جس طرف اللہ تعالیٰ میرا رُخ فرما دیتے میں عشاء پڑھ لیتا۔ یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو میں یوں پایا جاتا جیسا کہ میں چادر ہوں یہاں تک کہ مجھ پر سورج بلند ہوتا۔

۴۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مجھے) اُنیس نے کہا: مجھے مکہ میں کام ہے پس تم میرے واپس آنے تک میری ذمہ داریاں نبھاؤ۔ فرماتے ہیں: پس وہ چلے گئے اور انہوں نے دیر کر دی۔ میرے پاس آئے اور میں نے کہا: تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟ انہوں نے کہا: میں نے مکہ میں ایک آدمی سے ملاقات کی ہے جو تیرے (والے) دین پر ہے اور اس کا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رسول بنایا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: لوگ انہیں کیا کہتے ہیں؟ اُنیس نے کہا: لوگوں کا گمان یہ ہے کہ وہ جادوگر ہے، وہ کاہن ہے، اور وہ شاعر ہے۔ اُنیس نے کہا: بخدا! میں نے کاہنوں کا کلام سُنا (ہوا) ہے لیکن وہ (کلام) کاہنوں کا کلام نہیں ہے۔ اور میں نے ان کے کلام کو شعر کی انواع میں رکھ کر دیکھا ہے تو وہ کسی کی زبان سے (بھی) شعر کے طور پر اداء ہونا مشکل ہے۔ بخدا! وہ آدمی سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں۔ حضرت اُنیس رضی اللہ عنہ شاعر (بھی) تھے۔

۵۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: تم میری جگہ کفایت (ذمہ داری) کرو۔ میں جا کر دیکھتا ہوں۔ بھائی نے کہا: ٹھیک ہے۔ لیکن اہل مکہ سے بچ کر رہنا کیونکہ وہ اس آدمی کو ناپسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بدکلامی سے پیش آتے ہیں ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں۔ میں چل دیا یہاں تک کہ میں مکہ میں پہنچا۔ فرماتے ہیں۔ میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس مہمان بن گیا۔ فرماتے ہیں میں نے پوچھا: وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہہ کر پکارتے ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس نے (لوگوں کو) میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ (پکڑو اس) صابی کو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پس اہل وادی نے مجھ پر مٹی کے ڈھیلے اور لوہے وغیرہ ہر چیز کے ساتھ برس پڑے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ فرماتے ہیں: پس جب مجھ سے اٹھا گیا۔ میں اٹھا۔ تو (مجھے یوں لگا) گویا کہ میں سُرخ تصویر ہوں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس میں زمزم کے پاس آیا اور میں نے خود سے خون کو دھویا اور ماءِ زمزم کو پیا۔

٦۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں؛: پس ایک روشن وصاف چاندنی رات کو اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ پر نیند طاری کر دی۔ فرماتے ہیں: اہل مکہ میں سے دو عورتوں کے سوا کوئی بیت اللہ کا طواف کرنے نہ آیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ دونوں عورتیں میرے پاس آئیں جبکہ وہ اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں۔ میں نے کہا: ان دونوں میں سے ایک کا نکاح دوسرے سے کر دو۔ فرماتے ہیں: یہ بات (بھی) انہیں ان کی گفتگو سے نہ روک سکی۔ فرماتے ہیں: پھر دونوں میرے پاس آئیں تو میں نے کہا: لکڑی کی طرح ہیں۔ یہ بات میں نے صاف صاف کہہ دی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس وہ دونوں عورتیں چل پڑیں۔ چیخ و پکار کرتی ہوئی کہتی جا رہی تھیں۔ اگر یہاں پر ہماری قوم میں سے کوئی ہوتا تو......

٧۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان عورتوں کو آگے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے جبکہ یہ عورتیں پہاڑ سے اُتر رہی تھیں۔ انہوں نے پوچھا۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟ عورتوں نے جواب دیا۔ ایک صابی کعبہ کے پردوں میں موجود ہے۔ انہوں نے پوچھا: اس نے تمہیں کیا کہا ہے؟ عورتوں نے جواب دیا: اس نے ایسی بات کہی ہے جس سے منہ بھر جاتا ہے۔

٨۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس پہنچے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا استلام کیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کر لی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں پہلا شخص تھا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کا سلام پیش کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: تم پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ تم کس (قبیلہ) سے ہو؟ میں نے عرض کیا: غفار سے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک سے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔ فرماتے ہیں: میں نے دل میں کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قبیلہ غفار کی نسبت کرنے کو ناپسند کیا ہے۔ کہتے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑنے کے لئے بڑھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روک دیا۔ وہ مجھ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور کہا: تم یہاں پر کب سے ہو؟ فرماتے ہیں: میں نے کہا۔ میرے یہاں قیام کی رات، دن ملا کر دس کی گنتی پوری ہو چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں کھانا کون کھلاتا تھا؟ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ زمزم کے پانی کے سوا میرے لئے کوئی کھانا نہیں ہے۔ میں (اس کے استعمال سے) موٹا ہو گیا ہوں یہاں تک کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور مجھے بھوک کی وجہ سے اپنے کلیجہ میں کمزوری محسوس نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: یہ بابرکت پانی ہے یہ پانی خوراک والا کھانا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نے کہا۔ آپ مجھے اس کی مہمان نوازی کی آج رات کے لئے اجازت عنایت فرما دیں۔

۹۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ہمراہ چل پڑا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک دوروازہ کھولا اور میرے لئے طائف کا کشمش پکڑا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ میرا پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا۔ فرماتے ہیں: پھر میں ٹھہرا جتنا ٹھہرا۔ یا فرمایا: جتنا ٹھہرنا تھا۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تحقیق مجھے ایک کھجوروں والی زمین کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور میرے گمان کے مطابق وہ یثرب ہی ہے۔ پس کیا تم اپنی قوم کو میری طرف سے تبلیغ کرو گے؟ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو آپ کے ذریعہ سے نفع دیں اور آپ کا ان کو اجر دیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں!

۱۰۔ پھر میں چل پڑا یہاں تک کہ میں (بھائی) اُنیس کے پاس پہنچا۔ انہوں نے پوچھا: تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا۔ میں نے یہ کیا ہے کہ اسلام لے آیا ہوں اور تصدیق (رسالت) کی ہے۔ اُنیس نے کہا۔ مجھے تمہارے دین سے کوئی اعراض نہیں ہے۔ میں بھی اسلام لے آیا ہوں اور میں نے بھی تصدیق کر دی ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس ہم اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو والدہ نے (بھی) کہا۔ مجھے تم دونوں کے دین سے کوئی اعراض نہیں ہے۔ میں بھی اسلام لا چکی ہوں اور میں نے بھی تصدیق کر دی ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم لوگ سواریوں پر سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم اپنی قوم غفار میں پہنچے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ بعض قوم غفار کے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے اسلام لے آئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ان مسلمانوں کو اَیماء بن رَحَضہ، جو کہ قوم کے سردار تھے۔ امامت کرواتے تھے۔ فرماتے ہیں: باقی لوگوں نے کہا: جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے تو ہم اسلام لے آئیں گے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو بقیہ لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔

۱۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قبیلہ اسلم آیا تو انہوں نے کہا: (تم) ہمارے بھائی ہو۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام لائے ہیں ہم ان پر سلامتی (کی دعا) کرتے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر تمام لوگ مسلمان ہو گئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: (قبیلہ) غفار؟ اللہ اس کی مغفرت کرے۔ اور (قبیلہ) اسلم! اللہ اس کو سلامت رکھے۔

(۱۳) إِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلَ إِسْلَامِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : ضَرَبَ أُخْتِي الْمَخَاضُ لَيْلًا ، فَأُخْرِجْتُ مِنَ الْبَيْتِ ، فَدَخَلْتُ فِي أَسْتَارِ

الْكَعْبَةِ فِي لَيْلَةٍ قَارَّةٍ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْحِجْرَ وَعَلَيْهِ نَعْلاَهُ ، فَصَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، قَالَ : فَسَمِعْتُ شَيْئًا لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهُ ، فَخَرَجْتُ فَاتَّبَعْتُهُ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : عُمَرُ ، قَالَ : يَا عُمَرُ ، مَا تَتْرُكُنِي نَهَارًا ، وَلاَ لَيْلاً ، قَالَ : فَخَشِيتُ أَنْ يَدْعُوَ عَلَيَّ ، قَالَ : فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، اُسْتُرْهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لأُعْلِنَنَّهُ كَمَا أَعْلَنْتُ الشِّرْكَ.

(۳۷۷۵۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا اوّل (زمانہ) تھا۔ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک رات میری بہن کو اونٹنی نے مارا تو مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ پس میں ایک ٹھنڈی رات کو کعبہ کے پردوں میں داخل ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ حجر اسود پر داخل ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے ایسی شئی سُنی جس کی مثل میں نے (پہلے) نہیں سُنی تھی۔ پس میں نکلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا۔ عمر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تو مجھے دن کو چھوڑتا ہے اور نہ ہی رات کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے بددعا کر دیں گے۔ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اس کو چھپاؤ۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ البتہ میں ضرور بالضرور اس کا یوں ہی اعلان کروں گا جیسا کہ میں نے شرک کا اعلان کیا تھا۔

(۳۷۷۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَ أَرْبَعِينَ رَجُلاً ، وَإِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً.

(۳۷۷۵۵) حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے تھے۔

(١٤) إِسْلاَمُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ.

(۳۷۷۵۶) حضرت عتبہ بن غزوان سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں۔ تحقیق میں نے خود کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات کا ساتواں دیکھا ہے۔

(۱۵) إِسْلاَمُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عُبَیْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِی أَبِی ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَقَدْ رَأَیْتُنِی سَادِسَ سِتَّةٍ ، مَا عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ مُسْلِمٌ غَیْرُنَا.

(۳۷۷۵۷) حضرت قاسم بن عبدالرحمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں تحقیق میں نے خود کو چھ میں چھٹا دیکھا ہے۔ زمین کی پشت پر ہمارے سوا کوئی مسلمان ظاہر نہیں ہوا تھا۔

(۳۷۷۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ أَفْشَى الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ مِنْ فِی رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا یُصَلَّى فِیهِ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ بِلاَلٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِی سَبِیلِ اللهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكَ ، وَأَوَّلُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِینَ مِهْجَعٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ عَدَا بِهِ فَرَسُهُ فِی سَبِیلِ اللهِ الْمِقْدَادُ ، وَأَوَّلُ حَیٍّ أَدَّى الصَّدَقَةَ مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِهِمْ بَنُو عُذْرَةَ ، وَأَوَّلُ حَیٍّ أَلَّفُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُهَیْنَةُ.

(۳۷۷۵۸) حضرت قاسم بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سب سے پہلے جس نے مکہ میں قرآن پھیلایا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے مسجد بنائی جس میں نماز پڑھی گئی وہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے اذان دی وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے راہِ خدا میں تیر پھینکا وہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے مسلمانوں میں سے جس کو قتل کیا گیا وہ حضرت مجع رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس شخص نے راہِ خدا میں اپنا گھوڑا دوڑایا ہے وہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس قبیلہ نے اپنی جانوں کی طرف سے صدقہ دیا وہ بنو عذرہ تھا۔ اور سب سے پہلے جو قبیلہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مؤلّف (ساتھ ملا) ہوا وہ جہینہ تھا۔

(۱۶) أَمْرُ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے معاملہ کا بیان

(۳۷۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو فَزَارَةَ، قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ غُلاَمًا ذَا ذُؤَابَةٍ، قَدْ أَوْقَفَهُ قَوْمُهُ بِالْبَطْحَاءِ یَبِیعُونَهُ، فَأَتَى خَدِیجَةَ، فَقَالَ: رَأَیْتُ غُلاَمًا بِالْبَطْحَاءِ قَدْ أَوْقَفُوهُ لِیَبِیعُوهُ، وَلَوْ كَانَ لِی ثَمَنُهُ لاَشْتَرَیْتُهُ، قَالَتْ: وَكَمْ ثَمَنُهُ؟ قَالَ: سَبْعُ مِئَةٍ، قَالَتْ: خُذْ سَبْعَ مِئَةٍ، وَاذْهَبْ فَاشْتَرِهِ، فَاشْتَرَاهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَیْهَا، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ لِی لأَعْتَقْتُهُ، قَالَتْ: فَهُوَ لَكَ فَأَعْتِقْهُ. (ابن عساکر ۳۵۲)

(۳۷۷۵۹) حضرت ابوفزارہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زلفوں والے غلام کی حالت میں دیکھا جبکہ ان کو ان کی قوم نے بطحاء میں فروخت کرنے کے لئے کھڑا کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں نے بطحاء میں ایک غلام کو دیکھا ہے جس کو لوگوں نے فروخت کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اگر میرے پاس اس کی قیمت ہوتی تو میں اس کو خرید لیتا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ اس کی قیمت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سات سو۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: سات سو لے لیں اور جائیں اس کو خرید لیں۔ پس آپ ﷺ نے اس کو خرید لیا اور اس کو لے کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ بات یہ ہے کہ اگر یہ میرا ہوتا تو میں اس کو آزاد کر دیتا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یہ غلام آپ کا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو آزاد کر دیا۔

(۱۷) إِسْلاَمُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۶۰) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : كُنْتُ مِنْ أَبْنَاءِ أَسَاوِرَةِ فَارِسَ ، وَكُنْتُ فِي كُتَّابٍ وَمَعِي غُلاَمَانِ ، وَكَانَا إِذَا رَجَعَا مِنْ عِنْدِ مُعَلِّمِهِمَا أَتَيَا قَسًّا ، فَدَخَلاَ عَلَيْهِ ، فَدَخَلْتُ مَعَهُمَا ، فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَكُمَا أَنْ تَأْتِيَانِي بِأَحَدٍ ؟ قَالَ : فَجَعَلْتُ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُمَا ، قَالَ : فَقَالَ لِي : إِذَا سَأَلَكَ أَهْلُكَ : مَنْ حَبَسَكَ ؟ فَقُلْ : مُعَلِّمِي ، وَإِذَا سَأَلَكَ مُعَلِّمُكَ : مَنْ حَبَسَكَ ؟ فَقُلْ : أَهْلِي.

ثُمَّ إِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَنَا أَتَحَوَّلُ مَعَكَ ، فَتَحَوَّلْتُ مَعَهُ ، فَنَزَلْنَا قَرْيَةً ، فَكَانَتِ امْرَأَةٌ تَأْتِيهِ ، فَلَمَّا حُضِرَ ، قَالَ لِي : يَا سَلْمَانُ : احْفُرْ عِنْدَ رَأْسِي ، فَحَفَرْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَاسْتَخْرَجْتُ جَرَّةً مِنْ دَرَاهِمَ ، فَقَالَ لِي : صُبَّهَا عَلَى صَدْرِي ، فَصَبَبْتُهَا عَلَى صَدْرِهِ ، فَكَانَ يَقُولُ : وَيْلٌ لاِقْتِنَائِي ، ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ ، فَهَمَمْتُ بِالدَّرَاهِمِ أَنْ آخُذَهَا ، ثُمَّ إِنِّي ذَكَرْتُ فَتَرَكْتُهَا ، ثُمَّ إِنِّي آذَنْتُ الْقِسِّيسِينَ وَالرُّهْبَانَ بِهِ فَحَضَرُوهُ ، فَقُلْتُ لَهُمْ : إِنَّهُ قَدْ تَرَكَ مَالاً ، قَالَ : فَقَامَ شَبَابٌ فِي الْقَرْيَةِ ، فَقَالُوا : هَذَا مَالُ أَبِينَا ، فَأَخَذُوهُ.

قَالَ : فَقُلْتُ لِلرُّهْبَانِ : أَخْبِرُونِي بِرَجُلٍ عَالِمٍ أَتَّبِعْهُ ، قَالُوا : مَا نَعْلَمُ فِي الأَرْضِ رَجُلاً أَعْلَمَ مِنْ رَجُلٍ بِحِمْصَ ، فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ ، فَلَقِيتُهُ ، فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، قَالَ : فَقَالَ : أَوَ مَا جَاءَ بِكَ إِلاَّ طَلَبُ الْعِلْمِ ؟ قُلْتُ : مَا جَاءَ بِي إِلاَّ طَلَبُ الْعِلْمِ ، قَالَ : فَإِنِّي لاَ أَعْلَمُ الْيَوْمَ فِي الأَرْضِ أَعْلَمَ مِنْ رَجُلٍ يَأْتِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ كُلَّ سَنَةٍ ، إِنِ انْطَلَقْتَ الآنَ وَجَدْتَ حِمَارَهُ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِهِ عَلَى بَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَجَلَسْتُ عِنْدَهُ ، وَانْطَلَقَ ، فَلَمْ أَرَهُ حَتَّى الْحَوْلِ ، فَجَاءَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا عَبْدَ اللهِ ، مَا صَنَعْتَ بِي ؟ قَالَ : وَإِنَّكَ لَهَاهُنَا ؟ قُلْتُ :

نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنِّي وَاللهِ مَا أَعْلَمُ الْيَوْمَ رَجُلاً أَعْلَمَ مِنْ رَجُلٍ خَرَجَ بِأَرْضِ تَيْمَاءَ ، وَإِنْ تَنْطَلِقِ الآنَ تُوَافِقْهُ ، وَفِيهِ ثَلاَثُ آيَاتٍ : يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ ، وَلاَ يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ، وَعِنْدَ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ الْيُمْنَى خَاتَمُ النُّبُوَّةِ ، مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ ، لَوْنُهَا لَوْنُ جِلْدِهِ.

قَالَ : فَانْطَلَقْتُ ، تَرْفَعُنِي أَرْضٌ وَتَخْفِضُنِي أُخْرَى ، حَتَّى مَرَرْتُ بِقَوْمٍ مِنَ الأَعْرَابِ ، فَاسْتَعْبَدُونِي فَبَاعُونِي ، حَتَّى اشْتَرَتْنِي امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ ، فَسَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ الْعَيْشُ عَزِيزًا ، فَقُلْتُ لَهَا : هَبِي لِي يَوْمًا ، قَالَتْ : نَعَمْ ، فَانْطَلَقْتُ ، فَاحْتَطَبْتُ حَطَبًا فَبِعْتُهُ ، وَصَنَعْتُ طَعَامًا ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ يَسِيرًا ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قُلْتُ : صَدَقَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : كُلُوا ، وَلَمْ يَأْكُلْ ، قَالَ : قُلْتُ : هَذَا مِنْ عَلاَمَتِهِ.

ثُمَّ مَكَثْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَمْكُثَ ، ثُمَّ قُلْتُ لِمَوْلاَتِي : هَبِي لِي يَوْمًا ، قَالَتْ : نَعَمْ ، فَانْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ حَطَبًا فَبِعْتُهُ بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ، وَصَنَعْتُ بِهِ طَعَامًا ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: مَا هَذَا؟ قُلْتُ: هَدِيَّةٌ، فَوَضَعَ يَدَهُ، وَقَالَ لأَصْحَابِهِ: خُذُوا بِاسْمِ اللهِ، وَقُمْتُ خَلْفَهُ، فَوَضَعَ رِدَائَهُ ، فَإِذَا خَاتَمُ النُّبُوَّةِ ، فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنَّك رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ فَحَدَّثْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّك نَبِيٌّ ، قَالَ : لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلاَّ نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ.

(۳۷۷۶۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں فارس کے گھڑ سواروں کی اولاد میں سے تھا۔ اور میں ایک مکتب میں تھا اور میرے ساتھ دولڑکے (اور) تھے۔ جب یہ دونوں لڑکے اپنے مُعلّم (استاد) کے پاس سے واپس آئے تو ایک پادری کے پاس آئے اور اس پر داخل ہوئے۔ پس میں بھی ان کے ہمراہ اس پادری پر داخل ہوا۔ پادری نے کہا۔ کیا میں نے تم دونوں (لڑکوں) کو اس بات سے منع نہیں کیا تھا کہ تم میرے پاس کسی کو لے کر آؤ؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس پادری کے پاس آنا جانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ میں اس کو ان دونوں لڑکوں سے زیادہ محبوب ہو گیا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پادری نے مجھے کہا: جب تجھ سے تیرے گھر والے سوال کریں کہ تمہیں کس نے روکے رکھا؟ تو تم کہنا۔ میرے اُستاد نے۔ اور جب تم سے تمہارا اُستاد پوچھے۔ تمہیں کس نے روکے رکھا؟ تو تم کہنا: میرے گھر والوں نے۔

۲۔ پھر اس پادری نے (وہاں سے) منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے اس پادری سے کہا۔ میں (بھی) آپ کے ساتھ نقل مکانی کروں گا۔ پس میں نے اس کے ہمراہ نقل مکانی کی اور ہم ایک بستی میں اُترے۔ پس ایک عورت (وہاں پر) اس کے پاس آتی تھی۔ پھر جب اس پادری کی مرگ کا وقت قریب ہوا تو اس پادری نے مجھے کہا۔ اے سلمان! میرے سر کے پاس گڑھا کھودو۔ میں نے اس کے پاس گڑھا کھودا تو درہموں کا ایک گھڑا نکلا۔ پادری نے مجھ سے کہا۔ اس گھڑے کو میرے سینہ پر انڈیل دو۔ میں نے وہ گھڑا اس کے سینہ پر انڈیل دیا۔ پھر پادری کہنے لگا۔ ہلاکت ہو میری ذخیرہ اندوزی کی۔ پھر وہ پادری مر گیا۔ میں نے دراہم کو لینے کا

ارادہ کیا۔ پھر مجھے اس کی بات یاد آئی تو میں نے دراہم کو چھوڑ دیا۔ پھر میں نے پادریوں اور عبادت گزاروں کو اس میت کی خبر دی تو وہ اس کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے ان حاضرین سے کہا۔ یہ اس میت نے کچھ مال چھوڑا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بستی میں سے کچھ نوجوان کھڑے ہوگئے اور انہوں نے کہا: یہ تو ہمارے باپ کا مال ہے۔ پس انہوں نے وہ مال لے لیا۔

۳۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عبادت گزاروں سے کہا۔ مجھے کسی صاحب علم آدمی کا بتاؤ تا کہ میں اس کے پیچھے چلوں۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں روئے زمین پر حمص کے آدمی سے بڑا صاحب علم معلوم نہیں ہے۔ سو میں اس کی طرف چل دیا اور میں نے اس سے ملاقات کی۔ اور اس کو یہ سارا قصہ سُنایا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کیا تمہیں صرف علم کی طلب (یہاں) لائی ہے؟ میں نے جواباً کہا۔ مجھے صرف علم کی طلب ہی (یہاں) لائی ہے۔ اس نے کہا: میں تو آج روئے زمین پر اس ایک آدمی سے بڑا کسی کو عالم نہیں جانتا جو آدمی ہر سال بیت المقدس میں آتا ہے۔ اگر تم ابھی چل پڑو گے تو اس کے گدھے کو موجود پاؤ گے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں چل پڑا تو اچانک میں نے بیت المقدس کے دروازہ پر اس کے گدھے کو موجود پایا۔ پس میں اس کے پاس بیٹھ گیا اور وہ آدمی چل دیا۔ میں نے اس آدمی کو پورا سال نہیں دیکھا۔ پھر وہ آدمی آیا تو میں نے اس سے کہا: اے بندۂ خدا! تو نے میرے ساتھ کیا کیا ہے؟ اس نے پوچھا: اور (کیا) تم یہیں پر (رہے) ہو؟ میں نے جواب دیا: ہاں! اس نے کہا: مجھے تو، بخدا! اس آدمی سے بڑے عالم کا پتہ نہیں ہے جو کہ ارضِ تیماء میں ظاہر ہوا ہے۔ اگر تم ابھی چل پڑو گے تو تم اس کو پالو گے اور اس میں تین نشانیاں ہوں گی۔ وہ شخص ہدیہ کھائے گا۔ اور صدقہ نہیں کھائے گا۔ اور اس کے داہنے کندھے کی نرم ہڈی کے پاس مہر نبوت ہوگی۔ جو کہ کبوتری کے انڈے کے مشابہ ہوگی اور اس کا رنگ کھال والا ہوگا۔

۴۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں چلا درانحالیکہ مجھے زمین کی پستی اور بلندی متاثر کرتی رہی۔ یہاں تک میں دیہاتی لوگوں کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھے غلام بنالیا پھر انہوں نے مجھے بیچ دیا۔ یہاں تک کہ مجھے مدینہ میں ایک عورت نے خرید لیا۔ میں نے لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے سُنا۔ زندگی بہت سخت گزر رہی تھی۔ میں نے اس عورت سے کہا: تم مجھے ایک دن ہدیہ کر دو۔ اس نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ میں چلا گیا اور لکڑیاں چُنی۔ اور ان کو فروخت کیا۔ اور کھانا تیار کیا۔ پھر اس کھانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ وہ کھانا تھوڑا سا تھا۔ میں نے وہ کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ صدقہ ہے: کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کھاؤ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تناول نہیں فرمایا: فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: یہ اس شخص کی علامات میں سے ہے۔

۵۔ پھر جتنی دیر اللہ نے چاہا ٹھہرا رہا پھر میں نے اپنی مالکن سے کہا۔ تم مجھے ایک دن ہدیہ کر دو۔ اس نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ میں چل پڑا اور لکڑیاں اکٹھی کیں اور انہیں پہلے سے زیادہ قیمت پر فروخت کیا اور اس رقم کا کھانا تیار کیا۔ کھانا لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں نے وہ کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ہدیہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میں داخل کیا اور اپنے صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔ اللہ کا نام لے کر شروع کر دو۔

۶۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے والی جانب کھڑا ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک ہٹائی تو اچانک مجھے مہر نبوت دکھائی دی۔ میں نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آدمی کے بارے میں بیان کیا پھر میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شخص جنت میں جائے گا؟ کیونکہ اس نے مجھے یہ بیان کیا تھا کہ آپ نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا۔ جنت میں صرف مؤمن جان ہی داخل ہوگی۔

(۱۸) إِسْلاَمُ عدِیِّ بنِ حَاتِمٍ الطَّائِیِّ ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۶۱) حدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ :قُلْتُ :أَسْأَلُ عَنْ حَدِيثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَا فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ ، فَأَكُونُ أَنَا الَّذِي أَسْمَعُهُ مِنْهُ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ :أَتَعْرِفُنِي ؟ قَالَ :نَعَمْ ، أَنْتَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَن ، وَسَمَّاهُ بِاسْمِهِ ، قُلْتُ : حَدِّثْنِي ، قَالَ :بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَرِهْتُهُ أَشَدَّ مَا كَرِهْتُ شَيْئًا قَطُّ ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَنْزِلَ أَقْصَى أَهْلِ الْعَرَبِ مِمَّا يَلِي الرُّومَ ، فَكَرِهْتُ مَكَانِي أَشَدَّ مِمَّا كَرِهْتُ مَكَانِي الأَوَّلَ ، فَقُلْتُ :لآتِيَنَّ هَذَا الرَّجُلَ ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا لاَ يَضُرُّنِي ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا لاَ يَخْفَى عَلَيَّ.

فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، فَاسْتَشْرَفَنِي النَّاسُ ، وَقَالُوا :جَاءَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ ، قُلْتُ :إِنِّي مِنْ أَهْلِ دِينٍ ، قَالَ :أَنَا أَعْلَمُ بِدِينِكَ مِنْك ، قَالَ :قُلْتُ :أَنْتَ أَعْلَمُ بِدِينِي مِنِّي ؟ قَالَ :نَعَمْ ، أَنَا أَعْلَمُ بِدِينِكَ مِنْك ، قُلْتُ :أَنْتَ أَعْلَمُ بِدِينِي مِنِّي ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ : أَلَسْتَ رَكُوسِيًّا ؟ قُلْتُ :بَلَى ، قَالَ :أَوَلَسْتَ تَرْأَسُ قَوْمَك ؟ قُلْتُ :بَلَى ، قَالَ :أَوَلَسْتَ تَأْخُذُ الْمِرْبَاعَ ؟ قُلْتُ :بَلَى ، قَالَ :ذَلِكَ لاَ يَحِلُّ لَك فِي دِينِكَ ، قَالَ :فَتَوَاضَعْتُ مِنْ نَفْسِي.

قَالَ :يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ ، فَإِنِّي مَا أَظُنُّ ، أَوْ أَحْسَبُ أَنَّهُ يَمْنَعُك مِنْ أَنْ تُسْلِمَ إِلاَّ خَصَاصَةُ مَنْ تَرَى حوْلِي ، وَأَنَّك تَرَى النَّاسَ عَلَيْنَا إِلْبًا وَاحِدًا ، وَيَدًا وَاحِدَةً ، فَهَلْ أَتَيْتَ الْحِيرَةَ ؟ قُلْتُ : لاَ ، وَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهَا ، قَالَ :يُوشِكُ الظَّعِينَةُ أَنْ تَرْتَحِلَ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ ، وَلَتُفْتَحَنَّ عَلَيْكُمْ كُنُوزُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَهَا ثَلاَثًا ، يُوشِكُ أَنْ يَهُمَّ الرَّجُلُ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ.

فَلَقَدْ رَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَخْرُجُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ ، وَلَقَدْ كُنْتُ فِي أَوَّلِ خَيْلٍ أَغَارَتْ عَلَى الْمَدَائِنِ ، وَلَتَجِيئَنَّ الثَّالِثَةُ ، إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ لِي. (احمد ۲۵۷۔ ابن حبان ۶۶۷۹)

(۳۷۷۶۱) حضرت ابوعبیدہ بن حذیفہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کہتا ہے۔ میں نے کہا میں عدی بن حاتم کی خبر کے بارے میں پوچھتا ہوں اور میں کوفہ کی ایک بستی میں تھا تا کہ میں اس بات کو خود ان سے سُننے والا ہو جاؤں۔ پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں! تم فلاں بن فلاں ہو۔ اور نام لے کر بتایا۔ میں نے کہا: آپ مجھے بات بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو مجھے یہ بات اس قدر ناپسند گزری کہ جتنا میں نے کسی چیز کو (کبھی) ناپسند کیا تھا۔ پس میں چل دیا۔ یہاں تک کہ میں اہل عرب کے آخری حصہ پر، جو روم سے ملحق ہے، جا کر اُترا۔ پھر مجھے اپنی وہ جگہ پہلی جگہ سے بھی زیادہ ناپسند ہوگئی۔ تو میں نے کہا: میں ضرور بالضرور اس آدمی کے پاس جاؤں گا۔ پس اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ مجھے نقصان نہیں پہنچا پائے گا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو پھر مجھ پر واضح ہو جائے گا۔

۲۔ پس میں مدینہ میں حاضر ہوا۔ لوگوں نے میری طرف اہتمام سے دیکھا اور کہنے لگے۔ عدی بن حاتم آ گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عدی! اسلام لے آؤ، سلامتی پا جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا۔ میں بھی ایک دین والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے دین کا تجھ سے زیادہ عالم ہوں۔ فرماتے ہیں: میں نے کہا: آپ میرے دین کے مجھ سے (بھی) زیادہ جاننے والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں تیرے دین کا تجھ سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ میں نے (دوبارہ) عرض کیا۔ آپ میرے دین کے مجھ سے بھی زیادہ جاننے والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم رکوسی (عیسائیت اور صائبیت کے مابین مذہب) نہیں ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنی قوم کے سردار نہیں ہو؟ میں نے کہا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایک رُبع نہیں وصول کرتے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے دین میں تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔ عدی کہتے ہیں: میں اندر ہی اندر خود کو گھٹیا سمجھتا رہا۔

۳۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام لے آؤ سلامتی پا جاؤ گے۔ میرا خیال یا میرا گمان یہی ہے کہ تمہیں اسلام لانے سے صرف یہ بات مانع ہے کہ تم میرے اردگرد فقراء کو دیکھ رہے ہو۔ اور تم ہمارے خلاف لوگوں کو متحد اور متفق پاتے ہو۔ کیا تم حیرہ میں گئے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں! لیکن مجھے اس کی جگہ معلوم ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے وہ وقت کہ ایک مسافر عورت حیرہ سے بغیر کسی ہمسفر کے روانہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گی۔ اور البتہ ضرور بالضرور تم پر کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھول دیئے جائیں گے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی۔ قریب ہے وہ وقت کہ آدمی ایسے شخص کو ڈھونڈے گا جو اس کی زکوۃ قبول کرلے گا۔

۴۔ پس تحقیق میں (عدی) نے مسافر عورت کو دیکھا کہ وہ ہمسفر کے بغیر حیرہ سے نکل کر بیت اللہ کا طواف کرنے کو آئی۔ اور تحقیق میں مدائن پر لشکر کشی کرنے والے گھڑ سواروں میں تھا۔ اور البتہ تیری بات کا وقت (بھی) آ جائے گا۔ کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی بات ہے جو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمائی تھی۔

(۱۹) إِسْلَامُ جَرِيرِ بنِ عَبْدِ اللهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۶۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: لَمَّا أَنْ دَنَوْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ، أَنَخْتُ رَاحِلَتِي، ثُمَّ حَلَلْتُ عَيْبَتِي، وَلَبِسْتُ حُلَّتِي، فَدَخَلْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَسَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ، قَالَ: فَقُلْتُ لِجَلِيسٍ لِي: يَا عَبْدَ اللهِ، هَلْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِي شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، ذَكَرَكَ بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ عَرَضَ لَهُ فِي خُطْبَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْفَجِّ، أَوْ مِنْ هَذَا الْبَابِ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ، أَلَا وَإِنَّ عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ، قَالَ جَرِيرٌ: فَحَمِدْتُ اللَّهَ عَلَى مَا أَبْلَانِي.

(۳۷۷۶۲) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں: جب میں مدینہ کے قریب آیا تو میں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر میں نے اپنا معمولی لباس اُتارا اور اپنی عمدہ پوشاک پہنی اور میں اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے معاملہ میں کسی بات کا ذکر فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا بہت اچھا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اس دوران ارشاد فرمایا: بلاشبہ عنقریب تم پر اس طرف سے، یا فرمایا: اس دروازہ سے یمن والوں میں بہترین شخص داخل ہوگا۔ خبردار! اس کے چہرے پر شاہی اثرات ہوں گے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس میں نے اللہ کی تعریف کی اس بات پر جس کے ساتھ اللہ نے آزمایا۔

(۲۰) مَا قَالُوا فِي مُهَاجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَقُدُومِ مَنْ قَدِمَ

جو باتیں محدثین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وسیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقام ہجرت کے بارے میں کہی ہیں اور آنے والوں کے آنے کے بارے میں

(۳۷۷۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَفَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: صَنَعْتُ سُفْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَتْ: فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ، وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَتْ: فَقَالَ: شُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ، فَارْبِطِي بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ، وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ، فَلِذَلِكَ سُمِّيتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ.

(بخاری ۵۳۸۸۔ احمد ۳۴۶)

(۳۷۷۶۳) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے توشہ دان تیار کیا۔ بیان کرتی ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توشہ دان اور پانی کی مشک کے لئے کوئی چیز نہیں ملی جس سے ہم ان دونوں کو باندھتے۔ میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: بخدا! مجھے باندھنے کے لئے کوئی چیز (رسی وغیرہ) نہیں ملتی سوائے اپنے پٹکے کے۔ فرماتی ہیں: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُسی (پٹکے) کو دو حصوں میں پھاڑ لو۔ اور ایک کے ذریعہ سے پانی کی مشک کو باندھ دو اور دوسرے سے توشہ دان کو۔ اسی وجہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا نام ذات النطاقین معروف ہو گیا۔

(٣٧٧٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ، يَعْنِي إِلَى الْمَدِينَةِ ، تَبِعَهُمَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ ، فَلَمَّا أَتَاهُمَا ، قَالَ : هَذَانِ فَرُّ قُرَيْشٍ ، لَوْ رَدَدْتُ عَلَى قُرَيْشٍ فَرَّهَا ، قَالَ : فَعَطَفَتْ فَرَسُهُ عَلَيْهِمَا ، فَسَاخَتِ الْفَرَسُ ، فَقَالَ : ادْعُوا اللَّهَ أَنْ يُخْرِجَهَا ، وَلاَ أَقْرَبُكُمَا ، قَالَ : فَخَرَجَتْ ، فَعَادَ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ : فَكَفَّ ، ثُمَّ قَالَ : هَلُمَّا إِلَى الزَّادِ وَالْحُمْلاَنِ ، فَقَالاَ : لاَ نُرِيدُ ، وَلاَ حَاجَةَ لَنَا فِي ذَلِكَ.

(۳۷۷۶۴) حضرت عمر بن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینہ کی طرف نکلے تو سراقہ بن مالک بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ پس جب ان کے پاس آیا تو کہنے لگا۔ یہی دو شخص قریش کو مطلوب ہیں۔ کاش میں قریش کو ان کے مطلوبہ افراد واپس لوٹا دوں۔ راوی کہتے ہیں: اس نے اپنا گھوڑا ان دو حضرات کی طرف دوڑایا تو گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے کہا۔ آپ دونوں اللہ سے دعا کریں کہ وہ گھوڑے کو باہر نکال دے۔ میں آپ لوگوں کے قریب نہیں آؤں گا۔ راوی کہتے ہیں: پس گھوڑا باہر نکل گیا۔ تو سراقہ نے پھر پہلے والی حرکت کی۔ حتی کہ یہ دو یا تین مرتبہ ہوا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر سراقہ رُک گیا۔ پھر کہنے لگا۔ آپ آئیں۔ یہ توشہ اور سواری لے لیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہمارا ارادہ نہیں ہے اور ہمیں اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

(٣٧٧٦٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلاً بِثَلاَثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ : مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْهُ إِلَى رَحْلِي ، فَقَالَ لَهُ عَازِبٌ : لاَ ، حَتَّى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ خَرَجْتُمَا وَالْمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمَا.

قَالَ : رَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ ، فَأَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى أَظْهَرْنَا ، وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ، فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلٍّ نَأْوِي إِلَيْهِ ، فَإِذَا أَنَا بِصَخْرَةٍ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهَا ، فَإِذَا بَقِيَّةُ ظِلٍّ لَهَا ، فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَرْوَةً ، ثُمَّ قُلْتُ : اضْطَجِعْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَاضْطَجَعَ ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ ، يُرِيدُ

مِنْهَا الَّذِي أُرِيدُ ، فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ : لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ ؟ فَقَالَ : لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، قَالَ : فَسَمَّاهُ ، فَعَرَفْتُهُ. فَقُلْتُ : هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ، فَأَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ ، فَقَالَ : هَكَذَا ، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيْهِ بِالأُخْرَى ، فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ ، وَمَعِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةٌ عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ ، فَقُلْتُ : اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيتُ.

ثُمَّ قُلْتُ : أَنَى الرَّحِيلُ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا ، فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرَ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ ، عَلَى فَرَسٍ لَهُ ، فَقُلْتُ : هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَبَكَيْتُ ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيك ؟ فَقُلْتُ : أَمَا وَاللهِ ، مَا عَلَى نَفْسِي أَبْكِي ، وَلَكِنِّي أَبْكِي عَلَيْك ، قَالَ : فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، قَالَ : فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ فِي الأَرْضِ إِلَى بَطْنِهَا ، فَوَثَبَ عَنْهَا ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُنْجِيَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ ، فَوَاللهِ لأُعَمِّيَنَّ عَلَى مَنْ وَرَائِي مِنَ الطَّلَبِ ، وَهَذِهِ كِنَانَتِي ، فَخُذْ سَهْمًا مِنْهُمَا ، فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغَنَمِي بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ حَاجَةَ لَنَا فِي إِبِلِكَ ، وَانْصَرَفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَانْطَلَقَ رَاجِعًا إِلَى أَصْحَابِهِ وَمَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلاً ، فَتَنَازَعَهُ الْقَوْمُ ، أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أَنْزِلُ اللَّيْلَةَ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ ، أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أُكْرِمُهُمْ بِذَلِكَ ، فَخَرَجَ النَّاسُ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ ، وَفِي الطَّرِيقِ وَعَلَى الْبُيُوتِ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ : جَاءَ مُحَمَّدٌ ، جَاءَ رَسُولُ اللهِ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ انْطَلَقَ فَنَزَلَ حَيْثُ أُمِرَ.

قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ، فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ، فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) قَالَ : فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ، وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ : (مَا وَلاَّهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمَ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ، قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ، يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) قَالَ : وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ : هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ، قَالَ : فَانْحَرَفَ الْقَوْمُ حَتَّى

وُجِّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

قَالَ الْبَرَاءُ :وَكَانَ نَزَلَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، أَخُو بَنِي عَبْدِ الدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ ، فَقُلْنَا لَهُ :مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :هُوَ مَكَانُهُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى أَثَرِي ، ثُمَّ أَتَانَا بَعْدُ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ، أَخُو بَنِي فِهْرٍ الأَعْمَى ، فَقُلْنَا لَهُ:مَا فَعَلَ مَنْ وَرَائِكَ؛ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ؟ فَقَالَ :هُمْ عَلَى أَثَرِي ، ثُمَّ أَتَانَا بَعْدَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، وَبِلاَلٌ، ثُمَّ أَتَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ بَعْدِهِمْ فِي عِشْرِينَ رَاكِبًا ، ثُمَّ أَتَانَا بَعْدَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ ، فَلَمْ يَقْدَمْ عَلَيْنَا حَتَّى قَرَأْتُ سُوَرًا مِنْ سُوَرِ الْمُفَصَّلِ ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى نَتَلَقَّى الْعِيرَ، فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ حُذِّرُوا. (بخاری ۳۶۵۲۔ مسلم ۲۳۱۰)

(۳۷۷۶۵) حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے ایک سامانِ سفر تیرہ درہموں میں خریدا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ براء کو حکم دیں کہ وہ اس کو میرے کجاوہ تک اٹھا کر لے آئے۔ حضرت عازب رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ نہیں! یہاں تک کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تھا۔ جب آپ لوگ نکلے تھے اور مشرکین تمہیں تلاش کر رہے تھے۔

۲۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے مکہ سے کوچ کیا تو ہم ایک رات اور دن جاگ کر چلتے رہے یہاں تک کہ ہمیں دو پہر ہوگئی اور زوال کا وقت ہوگیا۔ میں نے نظر دوڑائی کہ کیا مجھے کوئی سایہ دکھائی دیتا ہے جس کی طرف ہم ٹھکانہ پکڑیں تو اچانک مجھے ایک چٹان دکھائی دی پس ہم اس کی طرف پہنچے۔ اس کا کچھ سایہ باقی تھا۔ میں نے اس کے بقیہ سایہ کو دیکھا اور اس (کی جگہ) کو درست کیا پھر میں نے اس سایہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑا بچھایا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لیٹ جایئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے۔ پھر میں نے اپنے اردگرد میں دیکھ بھال شروع کر دی کہ کیا مجھے کوئی متلاشی دکھائی دیتا ہے تو اچانک مجھے ایک چرواہا دکھائی دیا جو اپنی بکریوں کو اسی چٹان کی طرف ہانک رہا تھا۔ اس کا چٹان سے وہی مقصد تھا جو میرا مقصود تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: میں نے کہا: اے لڑکے! تم کس کے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ قریش کے ایک آدمی کا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس غلام نے آدمی کا نام لیا تو میں اس کو پہچان گیا۔

۳۔ میں نے پوچھا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں! میں نے کہا: کیا تم میرے لئے دودھ نکال دو گے؟ اس نے کہا: ہاں! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس کو حکم دیا تو اس نے ایک بکری اپنی بکریوں میں سے قابو کر لی۔ پھر میں نے اس کو بکری کے تھنوں سے غبار جھاڑنے کا حکم دیا۔ پھر میں نے اس کو حکم دیا کہ وہ اپنی ہتھیلیوں کو جھاڑے۔ اس نے کہا: یوں؟ پھر اس نے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے کو مارا پھر اس نے تھوڑا سا دودھ دوہا۔ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی کا ایک برتن تھا جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے دودھ پر بہا دیا یہاں تک کہ وہ نیچے سے ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! نوش فرمائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

۴۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اے رسولِ خدا ﷺ! کوچ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ پھر ہم نے کوچ کیا حالانکہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ ان لوگوں میں سے سراقہ بن مالک بن جعشم کے سوا ہمیں کسی نے نہیں پایا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ متلاشی ہم تک پہنچ گیا ہے۔ اور میں (یہ کہہ کر) رو پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا بات رُلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ بخدا! میں اپنی جان (کے خوف سے) نہیں رو رہا لیکن مجھے آپ (کی جان) پر رونا آ رہا ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے سراقہ کے لئے بددعا فرمائی اور کہا۔ اے اللہ! تو اس کو ہماری طرف سے جس طرح تو چاہے۔ کافی ہو جا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس سراقہ کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے گھوڑے سے چھلانگ لگائی۔ پھر اس نے کہا۔ اے محمد ﷺ! مجھے معلوم ہے کہ یہ آپ ہی کا کام ہے۔ پس آپ اللہ سے دُعا کریں کہ وہ مجھے اس مُصیبت سے نجات دے دے۔ بخدا! میں اپنے پچھلے متلاشیوں پر (اس بات کو) ضرور پوشیدہ رکھوں گا۔ اور یہ میرا ترکش ہے آپ اس میں سے تیر لے لیں۔ اور آپ عنقریب فلاں جگہ پر میرے اونٹ اور بکریوں پر سے گزریں گے آپ ان میں سے بھی اپنی ضرورت کا لے لیجئے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیں تیرے اونٹوں کی ضرورت نہیں۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ سے واپس مڑا۔ اور آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ سراقہ واپس اپنے ساتھیوں میں چلا گیا۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اور میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ یہاں تک کہ ہم رات کے وقت مدینہ میں پہنچے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے بارے میں جھگڑا شروع کیا کہ آپ ﷺ کس کے گھر میں اتریں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کی رات میں بنی نجار میں اتروں گا جو کہ عبد المطلب کے ماموں ہیں۔ میں انہیں یہ اعزاز دوں گا۔ پھر لوگ چل نکلے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔ راستہ میں گھروں پر بچے اور خدام کھڑے کہہ رہے تھے۔ محمد آ گئے، اللہ کے رسول آ گئے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ چل پڑے تا آنکہ جہاں پر آپ ﷺ مامور تھے وہاں آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈالا۔

۶۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی تھی۔ اور آپ ﷺ کو یہ بات محبوب تھی کہ آپ ﷺ کو قبلہ رُخ (کا حکم) کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔ ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ، فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ، فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کو قبلہ رُخ (کا حکم) کر دیا گیا تو بے وقوف لوگوں نے اعتراض کیا۔ ﴿مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ، قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ، يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾۔

۷۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ پھر وہ نماز پڑھنے کے بعد باہر نکلا اور انصار کی ایک قوم پر گزرا جو کہ عصر کی نماز میں بیت المقدس کی طرف رُخ کیے ہوئے تھے۔ تو اس آدمی نے کہا کہ وہ گواہی دیتا ہے

کہ اس نے نبی کریم صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے ہمراہ نماز ادا کی ہے اور بلاشبہ تحقیق آپ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کو قبلہ رُخ (کا حکم) کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس وہ تمام لوگ پھر گئے یہاں تک کہ وہ تمام قبلہ رُخ ہو گئے۔

۸۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمارے پاس مہاجرین میں سے بنی عبد الدار بن قصی کے بھائی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ہم نے ان سے پوچھا۔ اللہ کے رسول صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا۔ آپ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اپنی جگہ پر ہی ہیں۔ اور آپ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میرے پیچھے (آ رہے) ہیں۔ پھر ہمارے پاس ان کے بعد حضرت عمرو بن مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے جو کہ بنی فہر کے بھائی تھے اور نابینا تھے۔ تو ہم نے ان سے پوچھا۔ آپ کے پیچھے جو، رسولِ خدا صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اور آپ رضی اللہ عنہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں انہوں نے کیا (ارادہ) کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ وہ لوگ میرے پیچھے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہمارے پاس حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس سواروں کی معیت تشریف لائے پھر ان کے بعد رسول اللہ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ہمارے ہاں تشریف نہیں لائے تھے یہاں تک کہ میں نے مفصل سورتوں میں سے کچھ سورتیں پڑھ لیں۔ پھر ہم باہر نکلے تا آنکہ ہماری ملاقات قافلہ سے ہوئی تو ہم نے ان کو چوکنا اور چوکس پایا۔

(۳۷۷۶۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ، يَقُولُ : أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ، فَجَعَلَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ ، وَبِلاَلٌ ، وَسَعْدٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِی عِشْرِينَ رَاكِبًا ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَیْءٍ قَطُّ فَرَحَهُمْ بِهِ ، قَالَ : فَمَا قَدِمَ أَحَدٌ حَتَّى قَرَأْتُ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فِی سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ.

(۳۷۷۶۶) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ رسول اللہ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں نے لوگوں کو قرآن پڑھانا شروع کیا۔ پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس سواروں کی جمعیت میں تشریف لائے۔ پھر رسول خدا صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے اہل مدینہ کو اس بات سے زیادہ کسی چیز پر فرحاں و شاداں نہیں دیکھا۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ (ابھی) کوئی ایک بھی صحابی نہیں آیا تھا اور میں نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ مفصل سورتوں میں پڑھ لی تھی۔

(۳۷۷۶۷) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ الْمُدْلِجِیّ ، حَدَّثَهُمْ ؛ أَنَّ قُرَيْشًا جَعَلَتْ فِی رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِی بَكْرٍ أَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً ، قَالَ : فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ إِذْ جَائَنِی رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ جَعَلَتْ قُرَيْشٌ فِيهِمَا مَا جَعَلَتْ قَرِيبٌ

مِنْكَ ، بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :فَأَتَيْتُ فَرَسِي ، وَهُوَ فِي الرَّعْيِ ، فَنَفَرْتُ بِهِ ، ثُمَّ أَخَذْتُ رُمْحِي ، قَالَ : فَرَكِبْتُهُ ، قَالَ :فَجَعَلْتُ أَجُرُّ الرُّمْحَ مَخَافَةَ أَنْ يُشْرِكَنِي فِيهِمَا أَهْلُ الْمَاءِ ، قَالَ :فَلَمَّا رَأَيْتُهُمَا ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَذَا بَاغٍ يَبْغِينَا ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، قَالَ : فَوَحِلَ فَرَسِي ، وَإِنِّي لَفِي جَلَدٍ مِنَ الأَرْضِ ، فَوَقَعْتُ عَلَى حَجَرٍ ، فَانْقَلَبْتُ ، فَقُلْتُ :ادْعُ الَّذِي فَعَلَ بِفَرَسِي مَا أَرَى أَنْ يُخَلِّصَهَا ، وَعَاهَدَهُ أَنْ لاَ يَعْصِيَهُ ، قَالَ :فَدَعَا لَهُ ، فَخَلَّصَ الْفَرَسَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي ؟ فَقُلْتُ :نَعَمْ ، فَقَالَ :فَهَاهُنَا ، قَالَ :فَعَمِّ عَنَّا النَّاسَ.

وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرِيقَ السَّاحِلِ مِمَّا يَلِي الْبَحْرَ ، قَالَ :فَكُنْتُ أَوَّلَ النَّهَارِ لَهُمْ طَالِبًا، وَآخِرَ النَّهَارِ لَهُمْ مَسْلَحَةً ، وَقَالَ لِي :إِذَا اسْتَقْرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَأْتِنَا ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، وَظَهَرَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ وَأُحُدٍ ، وَأَسْلَمَ النَّاسُ وَمَنْ حَوْلَهُمْ ، قَالَ سُرَاقَةُ :بَلَغَنِي أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي مُدْلِجٍ ، قَالَ :فَأَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ لَهُ :أَنْشُدُكَ النِّعْمَةَ ، فَقَالَ الْقَوْمُ :مَهْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دَعُوهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تُرِيدُ ؟ فَقُلْتُ :بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَبْعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى قَوْمِي ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تُوَادِعَهُمْ ، فَإِنْ أَسْلَمَ قَوْمُهُمْ أَسْلَمُوا مَعَهُمْ ، وَإِنْ لَمْ يُسْلِمُوا لَمْ تَخْشُنْ صُدُورُ قَوْمِهِمْ عَلَيْهِمْ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ لَهُ :اذْهَبْ مَعَهُ ، فَاصْنَعْ مَا أَرَادَ.

فَذَهَبَ إِلَى بَنِي مُدْلِجٍ ، فَأَخَذُوا عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يُعِينُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ أَسْلَمَتْ قُرَيْشٌ أَسْلَمُوا مَعَهُمْ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا﴾ حَتَّى بَلَغَ :﴿إِلاَّ الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ ، أَوْ جَاؤُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ ، أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ، وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ﴾.

قَالَ الْحَسَنُ :فَالَّذِينَ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ بَنُو مُدْلِجٍ ، فَمَنْ وَصَلَ إِلَى بَنِي مُدْلِجٍ مِنْ غَيْرِهِمْ كَانَ فِي مِثْلِ عَهْدِهِمْ. (بخاری ۳۹۰۶۔ احمد ۱۷۵)

(۳۷۷۶۷) حضرت حسن سے روایت ہے کہ سراقہ بن مالک المدلجی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیان کیا کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق چالیس اوقیہ مقرر فرمائی۔ کہتے ہیں۔ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا۔ وہ آدمی جن کے بارے میں قریش نے اپنا اعلانِ (انعام) کیا ہے۔ تمہارے قریب ہیں۔ فلاں جگہ پر، کہتے ہیں۔ میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور گھوڑا چر رہا تھا۔ میں اس کو لے کر دوڑا پھر میں نے اپنے نیزے کو پکڑا۔ کہتے ہیں: میں اس پر سوار ہو گیا۔ اور میں نے اس ڈر سے نیزے کو کھینچنا شروع کیا کہ کہیں ان دونوں کے بارے میں میرے ساتھ کوئی شریک نہ ہو جائے۔

فرماتے ہیں۔ پس جب میں نے ان دونوں کو دیکھ لیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ متلاشی ہے جو ہمیں تلاش کر رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! جس طرح تو چاہتا ہے اس کو ہمارے طرف سے کافی ہو جا۔ سراقہ کہتے ہیں۔ میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا حالانکہ میں سخت زمین میں تھا۔ اور میں ایک پتھر پر گرا اور پلٹی کھائی تو میں نے عرض کیا۔ آپ اس ہستی سے دعا کریں جس نے میرے گھوڑے کے ساتھ جو کیا ہے میں اس کو دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ اس کو یہاں سے نکال دے۔

کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے لئے دُعا کی تو گھوڑا باہر آ گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ مجھے ہدیہ کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس یہاں ہی رہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے ہماری حالت کو مخفی رکھنا۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے ساتھ ساحل کا راستہ پکڑ لیا۔ کہتے ہیں۔ میں دن کے آغاز میں ان کا متلاشی تھا اور دن کے آخر میں ان کا محافظ تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب ہم مدینہ کو اپنا سفر بنالیں تو اگر تمہاری رائے ہو تو ہمارے پاس آنا۔ سراقہ کہتے ہیں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور اہل بدر، اہل اُحد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ حاصل ہوا۔ لوگ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گردوالوں نے اسلام قبول کر لیا۔ سراقہ کہتے ہیں۔ مجھے یہ بات پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مدلج کی طرف حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو بھیجنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں آپ کو انعام (کا وعدہ) یاد دلاتا ہوں لوگ کہنے لگے۔ رک جاؤ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ میری قوم کی طرف خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور مجھے یہ بات محبوب ہے کہ آپ ان کے ساتھ عہد و پیمان کر لیں۔ پھر اگر ان کی قوم ایمان لے آئی تو وہ بھی ایمان لے آئیں گے۔ اور اگر ان کی قوم ایمان نہ لائی تو پھر ان پر ان کی قوم کے دل سخت نہیں ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے فرمایا: اس کے ساتھ جاؤ اور جو یہ چاہتا ہے وہی معاملہ کرو۔

۳۔ پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بنی مدلج کی طرف تشریف لے گئے اور ان سے یہ پیمان لیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مدد نہیں کریں گے۔ اگر قریش اسلام لے آئے تو وہ بھی ان کے ساتھ اسلام لے آئیں گے۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں۔

﴿وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا ...... حَتَّى بَلَغَ ...... إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ ، أَوْ جَاؤُكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ، أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ، وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ﴾.

حضرت حسن فرماتے ہیں۔ وہ لوگ جن کے بارے میں حصرت صدورھم کہا گیا وہ بنو مدلج ہیں۔ جو شخص بنی مدلج کے پاس پہنچ گیا سو وہ بھی ان کے جیسے معاہدہ میں ہوگا۔

(٣٧٧٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ : لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ ، قَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا.

(۳۷۷۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اگر ان لوگوں میں سے کوئی بھی اپنے قدموں کی طرف نظر کرے تو البتہ ہمیں اپنے قدموں کے نیچے پا لے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! تیرا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا گمان ہے جن کا تیسرا خدا ہو۔

(۳۷۷۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ كَانَ الَّذِي يَخْتَلِفُ بِالطَّعَامِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَهُمَا فِي الْغَارِ.

(۳۷۷۶۹) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لے کر جایا کرتے تھے جبکہ وہ دونوں غار میں تھے۔

(۳۷۷۷۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قَوْلِهِ :﴿إِلاَّ تَنْصُرُوهُ﴾ ، ثُمَّ ذَكَرَ مَا كَانَ مِنْ أَوَّلِ شَأْنِهِ حِينَ بُعِثَ ، يَقُولُ :فَاللَّهُ فَاعِلٌ ذَلِكَ بِهِ ، نَاصِرُهُ كَمَا نَصَرَهُ ثَانِيَ اثْنَيْنِ.

(۳۷۷۷۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ﴿إِلاَّ تَنْصُرُوهُ﴾ کی تفسیر کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول وقت کی حالت کا ذکر فرمایا۔ اور کہا: اللہ پاک ان کی مدد کرے گا۔ اللہ اس کا مددگار ہے جس طرح دو میں سے دوسرے نے اس کی مدد کی۔

(۳۷۷۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَكَثَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ ثَلاَثًا.

(۳۷۷۷۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غار میں تین (دن) ٹھہرے تھے۔

(۳۷۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّهُمَا لَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الْغَارِ ، قَالَ :إِذًا جُحْرٌ ، قَالَ :فَأَلْقَمَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رِجْلَهُ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنْ كَانَتْ لَدْغَةٌ ، أَوْ لَسْعَةٌ كَانَتْ بِي.

(۳۷۷۷۲) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ دونوں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ) غار کے پاس پہنچے۔ فرماتے ہیں: وہاں پر سوراخ تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سوراخ میں اپنی ایڑی کو داخل کر لیا۔ اور فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی ڈسنے یا ڈنک مارنے والا ہو تو مجھے ملے گا۔

(۳۷۷۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾، قَالَ :هُمَ الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۷۷۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

(۳۷۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ ، يَقُولُ :

وُلِدْتُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ.

(۳۷۷۷۴) حضرت مسلمہ بن مخلّد فرماتے ہیں۔ جب نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو میری ولادت ہوئی اور آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی وفات ہوئی تو میں دس سال کا تھا۔

(۳۷۷۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ أَنَسًا ، يَقُولُ :قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ ، وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ ، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ.

(۳۷۷۷۵) حضرت انس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا اور آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا اور میری مائیں مجھے آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔

(۳۷۷۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ ، قَالَ :اسْتَقْبَلَتْهُمْ هَدِيَّةُ طَلْحَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فِي الطَّرِيقِ ، فِيهَا ثِيَابٌ بِيضٌ ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِيهَا الْمَدِينَةَ.

(۳۷۷۷۶) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اور عامر بن فہیرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ کہتے ہیں: تو حضرت طلحہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کا ہدیہ راستہ میں حضرت ابوبکر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کو ملا جس میں سفید کپڑے تھے۔ پس رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ان کپڑوں میں مدینہ میں داخل ہوئے۔

(۳۷۷۷۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَوَضَعَتْهُ بِقُبَاءَ ، فَلَمْ تُرْضِعْهُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخَذَهُ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ ، فَطَلَبُوا تَمْرَةً لِيُحَنِّكُوهُ حَتَّى وَجَدُوهَا فَحَنَّكُوهُ ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ.

(۳۷۷۷۷) حضرت اسماء بنت ابی بکر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف اس حالت میں ہجرت کی کہ وہ عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کو حمل میں اٹھائے ہوئے تھی۔ پس قباء کے مقام پر یہ حمل وضع ہوا۔ تو انہوں نے نومولود کو نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس پہنچنے تک دودھ پلایا، یہاں تک کہ اس کو لے کر آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ تو آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کو پکڑا اور اسے اپنی گود مبارک میں رکھا۔ لوگوں نے کھجور کی تلاش شروع کی۔ تاکہ اس کو تحنیک دے سکیں۔ پس سب سے پہلی شئی جوان کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی تھوک تھی۔ اور آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

(۳۷۷۷۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ أَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ غُلامَانِ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۷۷۷۸) حضرت عبدالرحمان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ اس امت میں سب سے پہلے ہجرت

کرنے والے دو قریشی نوجوان تھے۔

(۳۷۷۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِی هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا فَرْقُ مَا بَیْنَ الْمُهَاجِرِینَ الأَوَّلِینَ وَالآخِرِینَ ؟ قَالَ : فَرْقُ مَا بَیْنَهُمَا الْقِبْلَتَانِ ، فَمَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَیْنِ فَهُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِینَ الأَوَّلِینَ.

(۳۷۷۷۹) حضرت قتادہ، سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: پہلے مہاجرین اور بعد کے مہاجرین میں حدِ فاصل کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ان دونوں کے درمیان حدِ فاصل دو قبلے ہیں۔ پس جس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو وہ مہاجرین اولین میں سے ہے۔

(۳۷۷۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ رَدِیفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِینَةِ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ یَخْتَلِفُ إِلَى الشَّامِ ، فَكَانَ یُعْرَفُ ، وَكَانَ النَّبِیُّ علیه الصلاة والسلام لاَ یُعْرَفُ ، فَكَانُوا یَقُولُونَ : یَا أَبَا بَكْرٍ ، مَنْ هَذَا الْغُلاَمُ بَیْنَ یَدَیْكَ ؟ فَیَقُولُ : هَادٍ یَهْدِینِی السَّبِیلَ ، قَالَ : فَلَمَّا دَنَوَا مِنَ الْمَدِینَةِ نَزَلاَ الْحَرَّةَ ، وَبَعَثَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَاؤُوا ، قَالَ : فَشَهِدْتُهُ یَوْمَ دَخَلَ الْمَدِینَةَ ، فَمَا رَأَیْتُ یَوْمًا كَانَ أَحْسَنَ ، وَلاَ أَضْوَأَ مِنْ یَوْمٍ دَخَلَ عَلَیْنَا فِیهِ ، وَشَهِدْتُ یَوْمَ مَاتَ ، فَمَا رَأَیْتُ یَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ ، وَلاَ أَظْلَمَ مِنْ یَوْمٍ مَاتَ فِیهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱۲۲۔ حاکم ۱۲)

(۳۷۷۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، مکہ سے لے کر مدینہ تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شام کی طرف آیا جایا کرتے تھے۔ تو آپ پہچانے جاتے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہچانے نہیں جاتے تھے۔ تو لوگ پوچھتے تھے۔ اے ابوبکر! آپ کے آگے یہ نوجوان کون ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے۔ یہ رہبر ہیں مجھے راستہ دکھاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب دونوں مدینہ کے قریب پہنچے۔ دونوں حرہ میں اترے۔ انصار کی طرف کسی کو بھیجا گیا تو وہ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے اس دن میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تھے۔ تو میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ خوبصورت اور روشن نہیں دیکھا جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اور پھر جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی میں تب بھی حاضر تھا تو میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ بُرا اور اندھیرے والا نہیں دیکھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔

(۳۱) مَا ذُكِرَ فِی كُتُبِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبعوثِهِ

وہ احادیث جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں کا ذکر ہے

(۳۷۷۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : كَتَبَ كِسْرَى إِلَى بَاذَامَ : إِنِّی

نُبِّئْتُ أَنَّ رَجُلاً يَقُولُ شَيْئًا لاَ أَدْرِى مَا هُوَ ، فَأَرْسِلْ إِلَيْهِ ، فَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ ، وَلاَ يَكُنْ مِنَ النَّاسِ فِي شَيْءٍ ، وَإِلاَّ فَلْيُوَاعِدْنِي مَوْعِدًا أَلْقَاهُ بِهِ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ بَاذَامُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ حَالِقِي لِحَاهُمَا ، مُرْسِلِي شَوَارِبِهِمَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يَحْمِلُكُمَا عَلَى هَذَا ؟ قَالَ : فَقَالاَ لَهُ : يَأْمُرُنَا بِهِ الَّذِى يَزْعُمُونَ أَنَّهُ رَبُّهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَكِنَّا نُخَالِفُ سُنَّتَكُمْ ، نَجُزُّ هَذَا ، وَنُرْسِلُ هَذَا.

قَالَ : فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ طَوِيلُ الشَّارِبِ ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجُزَّهُمَا.

قَالَ : فَتَرَكَهُمَا بِضْعًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا ، ثُمَّ قَالَ : اذْهَبَا إِلَى الَّذِى تَزْعُمُونَ أَنَّهُ رَبُّكُمَا ، فَأَخْبِرَاهُ أَنَّ رَبِّى قَتَلَ الَّذِى يَزْعُمُ أَنَّهُ رَبُّهُ ، قَالاَ : مَتَى ؟ قَالَ : الْيَوْمَ ، قَالَ : فَذَهَبَا إِلَى بَاذَامَ فَأَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَى كِسْرَى ، فَوَجَدُوا الْيَوْمَ هُوَ الَّذِى قُتِلَ فِيهِ كِسْرَى.

(۳۷۷۸۱) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسریٰ نے باذام کو لکھا کہ مجھے خبر دی گئی ہے۔ کہ ایک آدمی وہ بات کہتا ہے جو مجھے معلوم نہیں ہے۔ پس تم اس کی طرف کسی کو بھیجو تا کہ وہ اپنے گھر میں سکون کرے اور لوگوں میں کسی بات کو نہ پھیلائے وگرنہ میرے ساتھ کوئی وقت اور جگہ مقرر کر لے میں اس سے وہاں ملوں گا۔ راوی کہتے ہیں۔ باذام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو داڑھی منڈے ہوئے آدمیوں کو بھیجا جن کی مونچھیں لمبی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس بات پر کس نے ابھارا ہے؟ راوی کہتے ہیں: ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ ہمیں اُس نے اس بات کا حکم دیا ہے جو لوگوں کے گمان کے مطابق ان کا پروردگار ہے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن ہم تمہارے طریقہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم اس کو (مونچھوں کو) صاف کرتے ہیں اور اس (داڑھی) کو بڑھاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک دراز مونچھوں والا قریشی مرد گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ انہیں کاٹ دو۔

راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قاصدوں کو بیس سے کچھ اُوپر دن چھوڑے رکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اس کے پاس جاؤ جس کو تم اپنا پروردگار گمان کرتے ہو اور اس کو بتاؤ کہ میرے رب نے اس شخص کو قتل کر دیا ہے جو اپنے گمان میں رب بنا ہوا تھا۔ ان آدمیوں نے پوچھا: یہ کب ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ دونوں باذام کی طرف گئے اور جا کر اس کو یہ خبر دی۔ راوی کہتے ہیں: اس نے کسریٰ کو خط لکھا تو انہوں نے کسریٰ کے قتل کو آج ہی کے دن میں رونما پایا۔

(۳۷۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، يَقُولُ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ : أَمَّا بَعْدُ ، ﴿تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ، أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللَّهَ ، وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا ، وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا

مِنْ دُونِ اللهِ ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾.
قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :فَمَزَّقَ كِسْرَى الْكِتَابَ وَلَمْ يَنْظُرْ فِيهِ ، قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُزِّقَ وَمُزِّقَتْ أُمَّتُهُ ، فَأَمَّا النَّجَاشِيُّ فَآمَنَ ، وَآمَنَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ ، وَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِيهِ حُلَّةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اتْرُكُوهُ مَا تَرَكَكُمْ.
وَأَمَّا قَيْصَرُ ؛ فَقَرَأَ كِتَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :هَذَا كِتَابٌ لَمْ أَسْمَعْ بِهِ بَعْدَ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بسم الله الرَّحْمَن الرحيم) ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، وَكَانَا تَاجِرَيْنِ بِأَرْضِهِ ، فَسَأَلَهُمَا عَنْ بَعْضِ شَأْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَأَلَهُمَا مَنْ تَبِعَهُ ، فَقَالَا :تَبِعَهُ النِّسَاءُ وَضَعَفَةُ النَّاسِ ، فَقَالَ :أَرَأَيْتُمَا الَّذِينَ يَدْخُلُونَ مَعَهُ يَرْجِعُونَ ؟ قَالَا :لَا ، قَالَ :هُوَ نَبِيٌّ ، لَيَمْلِكَنَّ مَا تَحْتَ قَدَمِي، لَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَقَبَّلْتُ قَدَمَيْهِ. (سعيد بن منصور ۲۴۸۰)

(۳۷۷۸۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کو خط لکھا۔ اما بعد! ''ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہم تم میں مشترک ہے (اور وہ یہ ہے) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں'' پھر بھی اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو'' گواہ رہنا ہم مسلمان ہیں۔

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسریٰ نے خط کو پھاڑ دیا اور اس کو دیکھا ہی نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ خود پھٹ گیا ہے اور اس کی امت بھی پھٹ گئی ہے۔ اور نجاشی نے ایمان قبول کر لیا اور اس کے پاس جو لوگ تھے وہ بھی ایمان لے آئے۔ اور اس نے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک جوڑا ہدیہ میں بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھے تم بھی ان کو چھوڑ دو۔ اور قیصر نے رسول اللہ ﷺ کا خط پڑھا اور کہا۔ میں نے سلیمان علیہ السلام نبی کے خط کے بعد بسم اللہ الرحمان الرحیم والا خط نہیں سُنا۔ پھر اس نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کی طرف قاصد بھیجا۔ یہ دونوں ارضِ قیصر میں تاجر کی حیثیت سے موجود تھے۔ قیصر نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے بعض احوال کے متعلق سوال کیا۔ اور ان سے یہ سوال کیا۔ کون لوگ اس کے تابع دار ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ان کے پیچھے چلنے والے کمزور لوگ اور عورتیں ہیں۔ پھر اس نے پوچھا: یہ بتاؤ! جو لوگ اس کے پاس گئے ہیں وہ واپس پلٹے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں! قیصر نے کہا۔ یہ شخص نبی ہے۔ میرے قدموں کے نیچے والے حصہ زمین پر یہ شخص ضرور بالضرور تمکن حاصل کرے گا۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو میں اس کے قدم چوم لیتا۔

(۳۷۷۸۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ إِلَى أَرْبَعَةِ وُجُوهٍ :رَجُلًا إِلَى كِسْرَى ، وَرَجُلًا إِلَى قَيْصَرَ ، وَرَجُلًا إِلَى الْمُقَوْقِسِ ، وَبَعَثَ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ إِلَى النَّجَاشِيِّ ، فَأَصْبَحَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِ الْقَوْمِ الَّذِينَ بُعِثَ إِلَيْهِمْ ، فَلَمَّا أَتَى عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ النَّجَاشِيَّ وَجَدَ لَهُمْ بَابًا صَغِيرًا يَدْخُلُونَ مِنْهُ مُكَفِّرِينَ ، فَلَمَّا رَأَى عَمْرٌو ذَلِكَ وَلَّى ظَهْرَهُ

الْقَهْقَرَى ، قَالَ : فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْحَبَشَةِ فِي مَجْلِسِهِمْ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ ، حَتَّى هَمُّوا بِهِ ، حَتَّى قَالُوا لِلنَّجَاشِيِّ :إِنَّ هَذَا لَمْ يَدْخُلْ كَمَا دَخَلْنَا ، قَالَ :مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ كَمَا دَخَلُوا ؟ قَالَ :إِنَّا لاَ نَصْنَعُ هَذَا بِنَبِيِّنَا ، وَلَوْ صَنَعْنَاهُ بِأَحَدٍ صَنَعْنَاهُ بِهِ ، قَالَ :صَدَقَ ، قَالَ :دَعُوهُ.

قَالُوا لِلنَّجَاشِيِّ :هَذَا يَزْعُمُ أَنَّ عِيسَى مَمْلُوكٌ ، قَالَ :فَمَا تَقُولُ فِي عِيسَى ؟ قَالَ :كَلِمَةُ اللهِ وَرُوحُهُ ، قَالَ : مَا اسْتَطَاعَ عِيسَى أَنْ يَعْدُوَ ذَلِكَ.

(۳۷۷۸۳) حضرت جعفر بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار افراد کو چار افراد کی طرف قاصد بنا کر بھیجا۔ ایک آدمی کو کسریٰ کی طرف۔ ایک آدمی کو قیصر کی طرف، ایک آدمی کو مقوقس کی طرف اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف۔ ان میں سے ہر ایک آدمی اس قوم کی زبان بولنے والا ہو گیا جن کی طرف انہیں (قاصد بنا کر) بھیجا گیا تھا۔ پس جب حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نجاشی کے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے انکے ہاں ایک چھوٹا دروازہ پایا جس میں سے لوگ جھک کر گزرتے تھے۔ پس جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں واپس ہو لئے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات نجاشی کی مجلس میں بیٹھے حبشی لوگوں کو شاق گزری یہاں تک کہ انہوں نے ان کا ارادہ کیا۔ اور یہاں تک کہ انہوں نے نجاشی بادشاہ سے کہا۔ یہ آدمی اس طرح اندر نہیں داخل ہوا جس طرح ہم داخل ہوتے ہیں۔ نجاشی نے پوچھا۔ تمہیں لوگوں کی طرح اندر داخل ہونے سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم یہ کام اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں کرتے اور اگر ہم یہ کام کسی کے ساتھ کرتے تو ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ کام کرتے۔ نجاشی نے کہا۔ اس نے سچ کہا ہے اور نجاشی نے کہا۔ اس کو چھوڑ دو۔

لوگوں نے نجاشی سے کہا۔ اس آدمی کا گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مملوک ہیں۔ نجاشی نے پوچھا: تم عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اللہ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں۔ نجاشی نے کہا۔ عیسیٰ علیہ السلام اس بات سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ (یعنی واقعۃً ایسا ہی ہے)

(۳۷۷۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَدِّي ، وَهَذَا كِتَابُهُ عِنْدَنَا : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَيْرٍ ذِي مُرَّانَ ، وَإِلَى مَنْ أَسْلَمَ مِنْ هَمْدَانَ ، سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدُ ذَلِكُمْ ، فَإِنَّهُ بَلَغَنَا إِسْلاَمُكُمْ مَرْجِعَنَا مِنْ أَرْضِ الرُّومِ ، فَأَبْشِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ هَدَاكُمْ بِهُدَاهُ ، وَأَنَّكُمْ إِذَا شَهِدْتُمْ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، وَأَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ ، وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ ، فَإِنَّ لَكُمْ ذِمَّةَ اللهِ ، وَذِمَّةَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ عَلَى دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَرْضِ الْبُونِ الَّتِي أَسْلَمْتُمْ عَلَيْهَا ، سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَعُيُونِهَا وَمَرَاعِيهَا ، غَيْرَ مَظْلُومِينَ ، وَلاَ مُضَيَّقًا عَلَيْكُمْ ، فَإِنَّ الصَّدَقَةَ لاَ تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ ، وَإِنَّمَا هِيَ زَكَاةٌ تُزَكُّونَ بِهَا أَمْوَالَكُمْ لِفُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ، وَإِنَّ مَالِكَ بْنَ مُرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ حَفِظَ الْغَيْبَ ، وَبَلَّغَ الْخَبَرَ ، وَآمُرُكَ بِهِ يَا ذَا

مُرَّانَ خَيْرًا ، فَإِنَّهُ مَنْظُورٌ إِلَيْهِ . وَكَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ :وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، وَلْيُحَيِّيكُمْ رَبُّكُمْ.

(ابو داؤد ۳۰۲۱۔ ابو یعلی ۶۸۲۹)

(۳۷۷۸۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں ۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے دادا کو خط تحریر فرمایا تھا۔ اور یہ ہمارے پاس آپ ﷺ کا نامہ مبارک ہے۔ ''شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے ۔ یہ خط ذی مُرّ ان عمیر کی طرف اور ہمدان کے مسلمانوں کی طرف ہے۔ تم پر سلام ہو! میں تمہارے سامنے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے بعد! ہمیں ارضِ روم سے واپسی پر تمہارے اسلام کی خبر پہنچی ہے۔ پس تمہارے لیے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ہدایت میں سے ہدایت بخشی ہے۔ اور جب تم نے لوگوں اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ اور تم نے نماز کو قائم کیا اور تم نے زکوٰۃ کو ادا کیا۔ تو پس تمہارے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا تمہارے اموال اور خون پر ذمہ ہے اور وہ درمیانی زمین جس پر تم اسلام لائے ہو اس کا ہموار رقبہ، اس کے پہاڑ، اس کے چشمے اور اس کی چراگاہیں تمہاری ہیں۔ نہ تم پر ظلم کیا جائے گا اور نہ تمہیں تنگ کیا جائے گا۔ پس بلاشبہ صدقہ (کامال) محمد اور اہلِ بیت محمد ﷺ کے لئے حلال نہیں ہے۔ یہ تو وہ زکوۃ ہے جس کے ذریعہ تم اپنے مالوں کو یہ زکوۃ مسلمانوں فقراء کو دے کر پاک کرو گے۔ بے شک مالک بن مرارہ رہاوی نے غیب کی باتوں کو یاد کیا اور خبر کو آگے پہنچایا۔ اور اے ذی مران! میں تمہیں اس کے ساتھ خیر کا حکم کرتا ہوں کیونکہ یہ منظور نظر ہے۔ اور یہ خط علی بن ابی طالب نے لکھا ہے۔ والسلام علیکم۔ تمہارا رب تم پر سلامتی بھیجے۔

(۳۷۷۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَثْعَمَ ، لِقَوْمٍ كَانُوا فِيهِمْ ، فَلَمَّا غَشِيَهُمَ الْمُسْلِمُونَ اسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ، قَالَ :فَسَجَدُوا، قَالَ :فَقُتِلَ بَعْضُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :أَعْطُوهُمْ نِصْفَ الْعَقْلِ لِصَلَاتِهِمْ ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلَا إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ.

(۳۷۷۸۵) حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خثعم قبیلہ کی طرف انہی میں سے کچھ لوگوں کو قاصد بنا کر بھیجا۔ پس جب مسلمانوں نے ان کو ڈھانپ (گھیر) لیا تو ان لوگوں نے سجدوں کے ذریعہ حفاظت طلب کی (یعنی سجدوں سے اپنا اسلام ظاہر کیا)۔ راوی کہتے ہیں: پس ان لوگوں نے سجدہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر بھی مسلمانوں نے بعض ساجدین کو قتل کر دیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی نمازوں کی وجہ سے ان کی نصف دیت ادا کرو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! جو مسلمان مشرک کے ہمراہ رہ رہا ہے میں محمد ﷺ اس سے بری ہوں۔

(۳۷۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ ، فَأَدْرَكْتُ رَجُلاً ، فَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَطَعَنْتُهُ ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ ، فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ لاَ

إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ ؟ قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ :فَلاَ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، أَمْ لاَ ؟ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ.

(۳۷۷۸۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں روانہ فرمایا: ہم نے جہینہ قبیلہ میں سے ایک آدمی کو پالیا تو اس نے لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کہا۔ میں نے اس کو نیزہ مار دیا۔ پھر یہ بات میرے دل میں ٹھہر گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کہا اور تم نے پھر بھی اس کو قتل کر دیا؟ راوی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے تو اسلحہ سے ڈر کر یہ کلمہ کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے اس کا دل کیوں نہ چیرا تا کہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس نے یہ کلمہ اسلحہ کے ڈر سے کہا ہے کہ نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اتنی مرتبہ دوہرائی کہ میرے دل میں یہ آرزو ہوئی کہ (کاش) میں آج ہی اسلام لایا ہوتا۔

(۳۷۷۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُحْرِزٍ عَلَى بَعْثٍ أَنَا فِيهِمْ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاتِهِ ، أَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ ، اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَأَذِنَ لَهُمْ ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِي ، فَكُنْتُ فِيمَنْ غَزَا مَعَهُ ، فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوا ، أَوْ لِيَصْنَعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا لَهُمْ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ، وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ :أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ ؟ قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :فَمَا أَنَا بِآمِرِكُمْ شَيْئًا إِلاَّ صَنَعْتُمُوهُ ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكُمْ إِلاَّ تَوَاثَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ ، قَالَ :فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا ، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُمْ وَاثِبُونَ ، قَالَ :أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ ، فَإِنَّمَا كُنْتُ أَمْزَحُ مَعَكُمْ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :مَنْ أَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةٍ ، فَلاَ تُطِيعُوهُ.

(۳۷۷۸۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علقمہ بن محرز رضی اللہ عنہ کو ایک وفد میں امیر بنا کر بھیجا۔ میں بھی اس وفد میں تھا۔ پس جب یہ راستہ میں تھے یا یوں فرمایا کہ کچھ راستہ طے کر چکے تھے تو ان سے لشکر کے ایک گروہ نے اجازت مانگی۔ انہوں نے ان کو اجازت دے دی۔ اور ان پر عبد اللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کو امیر مقرر فرما دیا۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے ان کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیا تھا۔ پس جب ہم کچھ راستہ طے کر چکے تو لوگوں نے آگ جلائی تا کہ ہاتھ پاؤں گرم کریں یا اس آگ پر کوئی کھانا وغیرہ بنائیں۔ عبد اللہ (امیر قافلہ) کہنے لگے۔ یہ مذاق وہنسی کرتے تھے۔ کیا تم پر میری بات کا سُننا اور ماننا واجب نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! تو عبد اللہ نے کہا: پس میں تمہیں جو بھی حکم دوں گا تم اس کی تعمیل کرو گے؟ لوگوں نے کہا: ہاں! عبد اللہ نے کہا: میں تمہیں تاکیداً یہ حکم دیتا ہوں کہ تم اس آگ میں کود جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور اس کے لئے تیار ہو گئے۔ پھر جب عبد اللہ کو یقین ہونے لگا کہ یہ لوگ کود جائیں گے تو انہوں نے کہا: تم لوگ ٹھہر جاؤ۔ میں تو

تمہارے ساتھ محض مزاح کر رہا تھا۔ پھر جب واپس آئے تو ہم نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں، ان (امراء) میں سے جو گناہ کا حکم دے تو تم اس کی بات نہ مانو۔

(۳۷۷۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى الْعُزَّى ، فَجَعَلَ يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ ، وَيَقُولُ :

يَا عُزَّ كُفْرَانَكِ لاَ سُبْحَانَكِ　　إِنِّي رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ أَهَانَكِ

(نسائی ۱۱۵۴۷۔ ابویعلی ۸۹۸)

(۳۷۷۸۸) حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو عزیٰ کی طرف بھیجا۔ پس حضرت خالد رضی اللہ عنہ عزیٰ کو تلواریں مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔

اے عزیٰ! تم قابل انکار ہو نہ کہ قابل تقدیس، میں نے دیکھ لیا ہے کہ تجھے اللہ نے رسوا کر دیا ہے۔

(۳۷۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ ، يَقُولُ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ : أَسْلِمْ أَنْتَ ، قَالَ : فَلَمْ يَفْرُغِ النَّبِيُّ عليه الصلاة والسلام مِنْ كِتَابِهِ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ ؛ أَنَّهُ يَقْرَأُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ السَّلاَمَ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلاَمَ فِي أَسْفَلِ كِتَابِهِ.

(۳۷۷۸۹) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب میں سے ایک آدمی کو خط لکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ، ابھی اپنے خط (لکھوانے) سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس اسی آدمی کا خط آ گیا کہ وہ آدمی آپ ﷺ پر سلامتی کی دعا کر رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اپنے خط کے آخر میں اس کے سلام کا جواب دیا۔

(۳۷۷۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا بِهَذَا الْمِرْبَدِ بِالْبَصْرَةِ ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مَعَهُ قِطْعَةٌ مِنْ أَدِيمٍ ، أَوْ قِطْعَةٌ مِنْ جِرَابٍ ، فَقَالَ : هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَأَخَذْتُهُ ، فَقَرَأْتُهُ عَلَى الْقَوْمِ ، فَإِذَا فِيهِ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ : إِنَّكُمْ إِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ ، وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ ، وَأَعْطَيْتُمْ مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ ، وَسَهْمَ النَّبِيِّ ، وَالصَّفِيَّ ، فَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللهِ وَأَمَانِ رَسُولِهِ ، قَالَ : فَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَيْئًا ؟ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ ، وَثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ. (ابوداؤد ۲۹۹۲۔ احمد ۷۸)

(۳۷۷۹۰) حضرت یزید بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بصرہ میں اس باڑے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ایک دیہاتی آیا اس کے پاس چمڑے یا کھال کا ایک ٹکڑا تھا۔ اس آدمی نے کہا۔ یہ وہ خط ہے جو نبی کریم ﷺ نے مجھے تحریر فرمایا تھا۔ راوی کہتے

ہیں۔ میں نے اس خط کو پکڑا اور لوگوں کو پڑھ کر سنایا۔ اس میں یہ تحریر تھا۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم. اللہ کے رسول ﷺ محمد کی طرف سے بنی زہیر بن اقیش کی طرف۔ بلاشبہ اگر تم لوگ نماز کو قائم کرو اور زکوۃ کو ادا کرو اور غنائم میں سے خمس، سہم النبی ﷺ اور حاکم کا منتخب حصہ ادا کرو تو تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا امان حاصل ہوگا۔ راوی نے پوچھا۔ تم نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات سُنی ہے؟ اعرابی نے کہا۔ میں نے آپ ﷺ کو کہتے سُنا ہے کہ ماہِ صبر کے روزے اور ہر ماہ تین دن کے روزے سینہ کے وساوس کو ختم کر دیتے ہیں۔

(۳۷۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ ، قَالَ :فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ ، وَذَلِكَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ ، خِفْتُ أَنْ يَكُونَ دُونَهُ مُحَاوَلَةٌ ، أَوْ مُزَاوَلَةٌ ، فَصَلَّيْتُ وَأَنَا أَمْشِي.

(۳۷۷۹۱) حضرت محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن اُنیس کو خالد بن سفیان کی طرف بھیجا۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب میں ان کے قریب پہنچا۔ اور یہ عصر کا وقت تھا۔ مجھے ڈر ہوا کہ ان سے پہلے ہی کوئی مشغولیت یا آغازِ کار ہو جائے تو میں نے چلتے ہوئے نماز پڑھ لی۔

(۳۷۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرًا عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلاَسِلِ إِلَى لَخْمٍ وَجُذَامٍ وَمَسَايِفِ الشَّامِ ، قَالَ :وَكَانَ فِي أَصْحَابِهِ قِلَّةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُمْ عَمْرُو :لاَ يُوقِدَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ نَارًا ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَكَلَّمُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُكَلِّمَ عَمْرًا فَكَلَّمَهُ ، فَقَالَ :لاَ يُوقِدُ أَحَدٌ نَارًا إِلاَّ أَلْقَيْتُهُ فِيهَا ، فَقَاتَلَ الْعَدُوَّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ ، وَاسْتَبَاحَ عَسْكَرَهُمْ ، فَقَالَ النَّاسُ :أَلاَ نَتْبَعُهُمْ ؟ فَقَالَ :لاَ ، إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَكُونَ لَهُمْ وَرَاءَ هَذِهِ الْجِبَالِ مَادَّةٌ يَقْتَطِعُونَ الْمُسْلِمِينَ ، فَشَكَوْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعُوا ، فَقَالَ :صَدَقُوا يَا عَمْرُو ؟ قَالَ :كَانَ فِي أَصْحَابِي قِلَّةٌ فَخَشِيتُ أَنْ يَرْغَبَ الْعَدُوُّ فِي قِتَالِهِمْ ، فَلَمَّا أَظْهَرَنِي اللَّهُ عَلَيْهِمْ ، قَالُوا :اتبعْهُمْ ، قُلْتُ :أَخْشَى أَنْ تَكُونَ لَهُمْ وَرَاءَ هَذِهِ الْجِبَالِ مَادَّةٌ يَقْتَطِعُونَ بِهَا الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ :فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ أَمْرَهُ.

(۳۷۷۹۲) حضرت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذات السلاسل کے لشکر کو لخم، جذام اور مسایف شام کی طرف حضرت عمرو کی امارت میں روانہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں۔ ان کے ساتھیوں کی قلت تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمرو نے لوگوں سے کہا۔ تم میں سے کوئی شخص آگ روشن نہ کرے۔ یہ بات لوگوں کو بہت شاق گزری تو لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بات کی۔ کہ وہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے بات کریں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں بات کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص آگ روشن کرے گا تو میں اس شخص کو اسی آگ میں دھکیل دوں گا۔ پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے دشمن سے لڑائی کی تو ان پر غلبہ پایا اور ان کے لشکر کی جڑ اکھاڑ ڈالی۔ لوگوں نے پوچھا: کیا ہم دشمن کا پیچھا نہ کریں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! مجھے اس

بات کا خوف ہے کہ کہیں اس پہاڑ کے پیچھے ان کی کمک موجود نہ ہو۔ جس کے ذریعہ سے وہ مسلمانوں کو ٹکڑے کر دیں۔ جب لوگ نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں واپس لوٹے تو انہوں نے آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پوچھا: اے عمرو رضی اللہ عنہ! یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میرے ساتھیوں کی قلت تھی۔ مجھے یہ ڈر ہوا کہ دشمن ان میں ان کی قلت کی وجہ سے رغبت کرے گا (اس لئے آگ جلانے سے منع کیا) پس جب اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ عطا کیا تو ان لوگوں نے کہا۔ ان کا پیچھا کرو۔ میں نے کہا: مجھے یہ خوف ہے کہ اس پہاڑ کی اوٹ میں دشمن کی کمک موجود ہوگی جو مسلمانوں کے ٹکڑے کر دے گی۔ راوی کہتے ہیں۔ گویا کہ نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی بات کی تعریف فرمائی۔

(٣٧٧٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِبِلاَلٍ : أَجَهَّزْتَ الرَّكْبَ ، أَوِ الرَّهْطَ الْبَجَلِيِّينَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَجَهِّزْهُمْ ، وَابْدَأْ بِالأَحْمَسِيِّينَ قَبْلَ الْقَسْرِيِّينَ.

(۳۷۷۹۳) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے سواروں کو یا گروہ کو سامان سفر دے دیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں! آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ پھر تم انہیں سامان دو اور پختہ مذہب لوگوں جو جبری لوگوں سے پہلے شروع کرو۔

(٣٧٧٩٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى رِعْيَةَ السُّحَيْمِيِّ بِكِتَابٍ ، فَأَخَذَ كِتَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَعَ بِهِ دَلْوَهُ ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، فَأَخَذُوا أَهْلَهُ وَمَالَهُ ، وَأَفْلَتَ رِعْيَةُ عَلَى فَرَسٍ لَهُ عُرْيَانًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، فَأَتَى ابْنَتَهُ وَكَانَتْ مُتَزَوِّجَةً فِي بَنِي هِلاَلٍ.

قَالَ : وَكَانُوا أَسْلَمُوا فَأَسْلَمَتْ مَعَهُمْ ، وَكَانُوا دَعَوْهُ إِلَى الإِسْلاَمِ.

قَالَ : فَأَتَى ابْنَتَهُ ، وَكَانَ مَجْلِسُ الْقَوْمِ بِفِنَاءِ بَيْتِهَا ، فَأَتَى الْبَيْتَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ ، فَلَمَّا رَأَتْهُ ابْنَتُهُ عُرْيَانًا أَلْقَتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا ، قَالَتْ : مَالَكَ ؟ ، قَالَ : كُلُّ الشَّرِّ ، مَا تُرِكَ لِي أَهْلٌ ، وَلاَ مَالٌ ، قَالَ : أَيْنَ بَعْلُكِ ؟ قَالَتْ : فِي الإِبِلِ ، قَالَ : فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ ، قَالَ : خُذْ رَاحِلَتِي بِرَحْلِهَا ، وَنُزَوِّدُكَ مِنَ اللَّبَنِ ، قَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، وَلَكِنْ أَعْطِنِي قَعُودَ الرَّاعِي وَإِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ ، فَإِنِّي أُبَادِرُ مُحَمَّدًا لاَ يَقْسِمُ أَهْلِي وَمَالِي ، فَانْطَلَقَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ إِذَا غَطَّى بِهِ رَأْسَهُ خَرَجَتْ اسْتُهُ ، وَإِذَا غَطَّى بِهِ اسْتَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ.

فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ لَيْلاً ، فَكَانَ بِحِذَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ ، قَالَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْسُطْ يَدَكَ فَلأُبَايِعْكَ ، فَبَسَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ، فَلَمَّا ذَهَبَ رِعْيَةُ لِيَمْسَحَ عَلَيْهَا ، قَبَضَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ رِعْيَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْسُطْ يَدَكَ ، قَالَ : وَمَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : رِعْيَةُ السُّحَيْمِيُّ ، قَالَ : فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضُدِهِ فَرَفَعَهَا ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، هَذَا رِعْيَةُ السُّحَيْمِيُّ الَّذِي كَتَبْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ كِتَابِي فَرَقَعَ بِهِ دَلْوَهُ ، فَأَسْلَمَ.

ثُمَّ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَهْلِي وَمَالِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا مَالُكَ فَقَدْ قُسِّمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَمَّا أَهْلُكَ فَانْظُرْ مَنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ ، قَالَ : فَخَرَجْتُ فَإِذَا ابْنٌ لِي قَدْ عَرَفَ الرَّاحِلَةَ ، وَإِذَا هُوَ قَائِمٌ عِنْدَهَا ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : هَذَا ابْنِي ، فَأَرْسَلَ مَعِي بِلاَلاً ، فَقَالَ : انْطَلِقْ مَعَهُ فَسَلْهُ : أَبُوكَ هُوَ ؟ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ ، فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَأَتَاهُ بِلاَلٌ ، فَقَالَ : أَبُوكَ هُوَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَأَتَى بِلاَلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : وَاللهِ ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمَا مُسْتَعْبِرًا إِلَى صَاحِبِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذَلِكَ جَفَاءُ الأَعْرَابِ. (احمد ۲۸۵۔ طبرانی ۴۶۳۵)

(۳۷۷۹۴) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رعی السحیمی کی طرف ایک خط لکھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پکڑا اور اس سے اپنے ڈول کو سی لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا۔ انہوں نے (جا کر) اس کے اہل وعیال اور مال پر قبضہ کرلیا۔ اور رعیہ اپنے ایک گھوڑے پر ننگی حال میں جبکہ اس پر کچھ بھی نہیں تھا سوار ہوا۔ پس یہ اپنی بیٹی کے پاس آیا۔ اور اس کی یہ بیٹی بنی ہلال میں متزوج تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ اپنی بیٹی کے پاس آیا۔ اور اس کی بیٹی کے گھر کے صحن میں لوگوں کی مجلس سجی تھی۔ تو یہ گھر کی پشت کی طرف سے آیا۔ جب اس کو اس کی بیٹی نے عریاں حالت میں دیکھا تو اس نے اس پر کپڑا پھینک دیا۔ اور پوچھا۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ رعیہ نے جواب دیا۔ مکمل شر واقع ہوگیا ہے۔ میرے لئے میرے اہل اور مال نہیں چھوڑا گیا۔ پھر رعیہ نے پوچھا۔ تیرا شوہر کہاں ہے؟ بیٹی نے جواب دیا۔ اونٹوں میں۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اس کا شوہر آیا اور رعیہ نے اس کو ساری بات بتائی۔ اس نے کہا: یہ میری سواری کجاوہ سمیت لے لو اور میں قوت میں تمہیں دودھ بھی دیتا ہوں؟ رعیہ نے کہا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن تم مجھے ایک جوان اونٹ اور پانی کا برتن دے دو تاکہ میں جلدی سے محمد کے پاس پہنچوں کہ کہیں وہ میرے اہل وعیال اور مال کو تقسیم نہ کردے۔ پس وہ اس حالت میں وہاں سے چلا کہ اس پر ایک کپڑا تھا۔ جب وہ اس کپڑے سے اپنا سر ڈھانپتا تھا تو اس کی سرین کھل جاتی تھی۔ اور جب وہ اپنی سرین کو ڈھانپتا تھا تو اس کا سر کھل جاتا تھا۔ پس یہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ رات کے وقت یہ مدینہ میں داخل ہوا۔ پھر یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاذات میں پہنچ گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیلایا۔ پس جب رعیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو واپس کھینچ لیا۔ رعیہ نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا ہاتھ پھیلائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا۔ رعیۃ السحیمی ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کلائی سے پکڑ کر اس کی کلائی کو بلند کیا پھر فرمایا: اے لوگو! یہ رعیۃ السحیمی ہے۔ جس کی طرف میں نے خط لکھا تو اس نے میرا خط لے کر اس سے اپنا ڈول سی لیا اب اسلام لے آیا ہے۔ پھر رعیہ نے عرض کیا۔ یا رسول

اللہ ﷺ! میرے اہل وعیال اور میرا مال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا مال تو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور تیرے اہل و عیال۔ پس ان میں سے تو جس پر قادر ہوان کو دیکھ لو (مل جائیں گے) رعیہ کہتے ہیں۔ میں باہر آیا تو میرا بیٹا جو کہ کجاوہ پہچان چکا تھا۔ وہ کجاوے کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یہ میرا بیٹا ہے۔ پھر میرے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ چلے جاؤ اور اس لڑکے سے پوچھو۔ تمہارا والد یہی ہے؟ پس اگر وہ کہے: ہاں! تو وہ لڑکا اس کو دے دو۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس جوان کے پاس آئے اور اس سے پوچھا: تمہارا باپ یہی ہے؟ نوجوان نے جواب دیا: ہاں! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے وہ جوان رعیہ کے حوالہ کر دیا۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بخدا! میں نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھی کے دیدار پر روتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہی تو اہلِ دیہات کا اکھڑ پن ہے۔

(۳۲) مَا جَاءَ فِي الْحَبَشَةِ، وَأَمْرِ النَّجَاشِيِّ، وَقِصَّةِ إِسْلاَمِهِ

حبشہ اور نجاشی کے معاملہ سے متعلق اور اس کے اسلام لانے کا قصہ

(۳۷۷۹۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ :أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَنْطَلِقَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَرْضِ النَّجَاشِيِّ ، قَالَ : فَبَلَغَ ذَلِكَ قَوْمَنَا ، فَبَعَثُوا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَعُمَارَةَ بْنَ الْوَلِيدِ ، وَجَمَعُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدِيَّةً ، فَقَدِمْنَا وَقَدِمَا عَلَى النَّجَاشِي ، فَأَتَوْهُ بِهَدِيَّتِهِ فَقَبِلَهَا ، وَسَجَدُوا لَهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :إِنَّ قَوْمًا مِنَّا رَغِبُوا عَنْ دِينِنَا ، وَهُمْ فِي أَرْضِكَ ، فَقَالَ لَهُمَ النَّجَاشِيُّ :فِي أَرْضِي ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا.

فَقَالَ لَنَا جَعْفَرٌ :لاَ يَتَكَلَّمْ مِنْكُمْ أَحَدٌ ، أَنَا خَطِيبُكُمَ الْيَوْمَ ، قَالَ :فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ وَهُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِهِ ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعُمَارَةُ عَنْ يَسَارِهِ وَالْقِسِّيسُونَ وَالرُّهْبَانُ جُلُوسٌ سِمَاطَيْنِ ، وَقَدْ قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَعُمَارَةُ :إِنَّهُمْ لاَ يَسْجُدُونَ لَكَ.

قَالَ :فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ ، زَبَرَنَا مَنْ عِنْدَهُ مِنَ الْقِسِّيسِينَ وَالرُّهْبَانِ :اُسْجُدُوا لِلْمَلِكِ ، فَقَالَ جَعْفَرٌ :لاَ نَسْجُدُ إِلاَّ لِلَّهِ ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ ، قَالَ ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَسْجُدَ ؟ قَالَ :لاَ نَسْجُدُ إِلاَّ لِلَّهِ ، قَالَ لَهُ النَّجَاشِي : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ فِينَا رَسُولَهُ ، وَهُوَ الرَّسُولُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ : ﴿بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ ، وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا ، وَنُقِيمَ الصَّلاَةَ ، وَنُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَأَمَرَنَا بِالْمَعْرُوفِ ، وَنَهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ ، قَالَ :فَأَعْجَبَ النَّجَاشِيَّ قَوْلُهُ.

فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ، قَالَ :أَصْلَحَ اللَّهُ الْمَلِكَ ، إِنَّهُمْ يُخَالِفُونَكَ فِي ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ،

فَقَالَ النَّجَاشِیُّ لِجَعْفَرٍ :مَا یَقُولُ صَاحِبُكَ فِی ابْنِ مَرْیَمَ ؟ قَالَ :یَقُولُ فِیهِ قَوْلَ اللهِ :هُوَ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ ، أَخْرَجَهُ مِنَ الْبَتُولِ الْعَذْرَاءِ الَّتِی لَمْ یَقْرَبْهَا بَشَرٌ ، قَالَ :فَتَنَاوَلَ النَّجَاشِیُّ عُودًا مِنَ الأَرْضِ ، فَقَالَ :یَا مَعْشَرَ الْقِسِّیسِینَ وَالرُّهْبَانِ ، مَا یَزِیدُ مَا یَقُولُ هَؤُلاَءِ عَلَى مَا تَقُولُونَ فِی ابْنِ مَرْیَمَ مَا یَزِنُ هَذِهِ ، مَرْحَبًا بِكُمْ ، وَبِمَنْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِهِ ، فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ ، وَالَّذِی بَشَّرَ بِهِ عِیسَى ابْنُ مَرْیَمَ ، وَلَوْلاَ مَا أَنَا فِیهِ مِنَ الْمُلْكِ لأَتَیْتُهُ حَتَّى أَحْمِلَ نَعْلَیْهِ ، امْكُثُوا فِی أَرْضِی مَا شِئْتُمْ ، وَأَمَرَ لَنَا بِطَعَامٍ وَكِسْوَةٍ ، وَقَالَ :رُدُّوا عَلَى هَذَیْنِ هَدِیَّتَهُمَا.

قَالَ :وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَجُلاً قَصِیرًا، وَكَانَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِیدِ رَجُلاً جَمِیلاً، قَالَ :فَأَقْبَلاَ فِی الْبَحْرِ إِلَى النَّجَاشِیِّ ، قَالَ :فَشَرِبُوا ، قَالَ :وَمَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ امْرَأَتُهُ ، فَلَمَّا شَرِبُوا الْخَمْرَ ، قَالَ عُمَارَةُ لِعَمْرٍو :مُرِ امْرَأَتَكَ فَلْتُقَبِّلْنِی ، فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو :أَلاَ تَسْتَحْی ، فَأَخَذَهُ عُمَارَةُ فَرَمَى بِهِ فِی الْبَحْرِ ، فَجَعَلَ عَمْرٌو یُنَاشِدُهُ حَتَّى أَدْخَلَهُ السَّفِینَةَ ، فَحَقَدَ عَلَیْهِ عَمْرٌو ذَلِكَ ، فَقَالَ عَمْرٌو لِلنَّجَاشِیِّ :إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ خَلَفَ عُمَارَةُ فِی أَهْلِكَ ، قَالَ :فَدَعَا النَّجَاشِیُّ بِعُمَارَةَ فَنَفَخَ فِی إِحْلِیلِهِ فَصَارَ مَعَ الْوَحْشِ. (ابو داؤد ۳۱۹۷۔ حاکم ۳۰۹)

(۳۷۰۹۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ارض نجاشی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یہ بات ہماری قوم کو معلوم ہوئی تو انہوں نے عمرو بن العاص اور عمارہ بن الولید کو بھیجا۔ اور نجاشی کے لئے تحائف اکٹھے کئے۔ پس ہم بھی (وہاں) پہنچے اور وہ دونوں بھی پہنچے۔ یہ دونوں اس کے پاس ہدایا لے کر حاضر ہوئے تو اس نے ان ہدایا کو قبول کر لیا۔ ان لوگوں (قاصدین قریش) نے اس کو سجدہ کیا۔ پھر عمرو بن العاص نے نجاشی سے کہا۔ ہماری قوم میں سے کچھ لوگ اپنے دین سے پھر گئے ہیں اور وہ (اس وقت) تمہاری زمین میں ہیں۔ نجاشی نے ان سے پوچھا۔ میری زمین میں؟ قاصدین نے کہا: جی ہاں! پھر نجاشی نے ہماری طرف (آدمی) بھیجا۔

۲۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا۔ تم میں سے کوئی نہ بولے آج تمہارا خطیب میں ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ہم نجاشی کے پاس پہنچے۔ اور اپنی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ عمرو بن العاص اس کے دائیں طرف اور عمارہ اس کے بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ عباد اور زاہد لوگ دو صفیں بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمرو بن العاص اور عمارہ نے نجاشی سے کہہ دیا تھا۔ کہ یہ لوگ تمہیں سجدہ نہیں کریں گے۔

۳۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب ہم اس کے پاس پہنچے تو اس کے پاس موجود زاہدوں اور عباد نے ہمیں روک دیا کہ بادشاہ کو سجدہ کرو۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے۔ پھر جب ہم نجاشی کے پاس پہنچے تو نجاشی نے پوچھا۔ تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہم اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ یہ کیا (وجہ) ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان اپنے ایک رسول کو مبعوث فرمایا ہے۔ اور یہ وہی رسول ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی تھی۔ (بِرَسُولٍ یَأْتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُهُ

أَحْمَدُ) پس اس رسول نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ ہی کی عبادت کریں اور ہم اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کریں اور ہم نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور اس رسول نے ہمیں اچھائی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا۔ راوی کہتے ہیں: نجاشی کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی بات نے تعجب میں ڈال دیا۔

۴۔ جب عمرو بن العاص نے یہ حالت دیکھی تو بولا۔ اللہ تعالیٰ بادشاہ کو سلامت رکھے! یہ لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میں آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔ نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ تمہارا ساتھی (نبی) عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں خدا کا یہ کلام کہتے ہیں۔ کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ اللہ پاک نے ان کو اس کنواری زاہدہ عورت سے پیدا کیا ہے جس کے قریب کوئی بندہ بشر نہیں گیا۔ راوی کہتے ہیں۔ نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی (تنکا) اٹھائی اور کہا۔ اے جماعت عُبّاد وزُہّاد! حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں جو بات تم کہتے ہو۔ ان لوگوں کی کہی ہوئی بات تمہاری بات سے اس لکڑی کے وزن سے بھی زیادہ نہیں ہے۔ تمہیں آنا مبارک ہو اور اس کو بھی مبارک ہو جس کے پاس سے تم آئے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ خدا کا رسول ہے اور وہی رسول ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی تھی۔ اگر میں ان حکومتی احوال میں نہ ہوتا تو میں اس کے پاس حاضر ہوتا تا کہ میں اس کے جوتے اٹھاتا۔ جتنی دیر تمہارا دل چاہے تم میری زمین میں رہو۔ پھر نجاشی نے ہمارے لئے کھانے اور کپڑوں کا حکم دیا اور کہا۔ ان دونوں (قاصدین قریش) کو ان کے ہدایا واپس کردو۔

۵۔ راوی کہتے ہیں: عمرو بن العاص پستہ قد آدمی تھا۔ اور عمارہ بن الولید ایک خوبرو نوجوان تھا۔ راوی کہتے ہیں: یہ دونوں نجاشی کے سامنے سمندر میں آئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر انہوں نے شراب پی۔ کہتے ہیں۔ عمرو بن العاص کے ہمراہ اس کی بیوی بھی تھی۔ تو جب انہوں نے شراب نوشی کی تو عمارہ نے عمرو سے کہا۔ اپنی بیوی کو حکم دو کہ وہ مجھے بوسہ دے۔ عمرو نے عمارہ کو کہا۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ پس عمارہ نے عمرو کو پکڑا اور اس کو سمندر میں پھینکنے چلا تو عمرو نے اس کو مسلسل دہائی دینی شروع کی یہاں تک کہ عمارہ نے عمرو کو کشتی میں داخل کردیا۔ اس بات پر عمرو نے عمارہ کو موقع پا کر نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا۔ تو عمرو نے نجاشی سے کہا۔ جب تم باہر جاتے ہو تو عمارہ تمہارے گھر والوں کے پاس آتا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ نجاشی نے عمارہ کو بلا بھیجا اور اس کی پیشاب کی نالی میں پھونک مروادی پس عمارہ وحشیوں کے ساتھ ہو گیا۔

(۳۷۷۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ ، لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ ، فَقَالَ لَهَا : سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ ، وَنَحْنُ أَفْضَلُ مِنْكُمْ ، قَالَتْ : لاَ أَرْجِعُ حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَقِيتُ عُمَرَ ، فَزَعَمَ أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنَّا ، وَأَنَّهُمْ سَبَقُونَا بِالْهِجْرَةِ ، قَالَتْ : قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ أَنْتُمْ هَاجَرْتُمْ مَرَّتَيْنِ.

قَالَ إِسْمَاعِيلُ :فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :قَالَتْ يَوْمَئِذٍ لِعُمَرَ :مَا هُوَ كَذَلِكَ ، كُنَّا مُطَرَّدِينَ بِأَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ ، وَأَنْتُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِظُ جَاهِلَكُمْ ، وَيُطْعِمُ جَائِعَكُمْ.

(۳۷۷۹۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ارضِ حبشہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ، اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے ملے تو اس سے کہا۔ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے اور ہم تم سے افضل ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تب تک واپس نہیں جاؤں گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ مل لوں۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ہے تو ان کا گمان یہ ہے کہ وہ ہم سے افضل ہیں۔ اور یہ کہ انہوں نے ہم سے پہلے ہجرت کی ہے۔ فرماتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (نہیں) بلکہ تم لوگوں نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے۔

حضرت اسماعیل کہتے ہیں۔ سعید بن ابی بردہ نے مجھے بیان کیا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ایسا نہیں ہے (کیونکہ) ہم لوگ قابل نفرت اور دور کی زمین میں بالکل الگ کئے ہوئے تھے جبکہ تم لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے ناواقف کو وعظ کہتے اور تمہارے بھوکے کو کھانا کھلاتے۔

(۳۷۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِهِ :﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ قَالَ :نَزَلَ ذَلِكَ فِي النَّجَاشِيِّ.

(۳۷۷۹۷) حضرت ہشام اپنے والد سے ارشاد خداوندی ﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت نجاشی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(۳۷۷۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ ، فَقِيلَ لَهُ :قَدْ قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ ، قَالَ :مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَفْرَحُ ، بِقُدُومِ جَعْفَرٍ ، أَوْ بِفَتْحِ خَيْبَرَ ؟ ثُمَّ تَلَقَّاهُ فَالْتَزَمَهُ ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(۳۷۷۹۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ، نجاشی کے پاس سے واپس آ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ میں ان دونوں باتوں میں سے کس پر (زیادہ) خوش ہوں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے پر یا خیبر کے فتح ہونے پر۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(۳۷۷۹۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ ، قَالَ :دَعَا النَّجَاشِيُّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، وَجَمَعَ لَهُ رُؤُوسَ النَّصَارَى ، ثُمَّ قَالَ لِجَعْفَرٍ :اقْرَأْ عَلَيْهِمْ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ

(کھیعص) فَفَاضَتْ أَعْيُنُهُمْ ، فَنَزَلَتْ : ﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾.

(۳۷۷۹۹) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمان روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ اوران کے لئے بہت سے عیسائیوں کو جمع کیا پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تمہارے پاس قرآن میں سے جو ہے وہ ان پر پڑھو۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ان پر کھیعص کی تلاوت کی تو ان کی آنکھیں بہہ پڑیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾

(۳۷۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، قَالَ رَجُلٌ : إِنَّهُمْ يَسُبُّونَهُ ، قَالَ : وَيْحَهُمْ ، يَسُبُّونَ رَجُلاً دَخَلَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكُلُّهُمْ أَعْطَاهُ الْفِتْنَةَ غَيْرَهُ ، قَالُوا : وَمَا الْفِتْنَةُ الَّتِي أَعْطَوْهَا ؟ قَالَ : كَانَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلاَّ أَوْمَأَ إِلَيْهِ بِرَأْسِهِ ، فَأَبَى عُثْمَان ، فَقَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ كَمَا سَجَدَ أَصْحَابُكَ ؟ فَقَالَ : مَا كُنْتُ لأَسْجُدَ لأَحَدٍ دُونَ اللهِ.

(۳۷۸۰۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے ہاں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو ایک آدمی نے کہا۔ لوگ تو ان پر سب وشتم کرتے ہیں۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے کہا ہلاکت ہو ان لوگوں پر کہ وہ ایسے آدمی پر سب وشتم کرتے ہیں۔ کہ جو نجاشی کے پاس اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت کے ہمراہ داخل ہوا تھا۔ تو ان میں سے ہر ایک نے آزمائش اپنے غیر کے حوالہ کر دی۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیا آزمائش تھی جو انہوں نے حوالہ کی۔ ابن سیرین نے کہا۔ نجاشی کے پاس جو بھی جاتا تھا تو وہ اپنا سر جھکا کر داخل ہوتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کر دیا تو نجاشی نے ان سے کہا۔ جس طرح تیرے ساتھیوں نے کیا ہے تمہیں ویسے کرنے سے کس نے منع کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کیا کرتا۔

(۲۳) فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمْ غَزَا ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بارے میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے لڑے

(۳۷۸۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ، قَاتَلَ فِي ثَمَان. (مسلم ۱۴۴۸)

(۳۷۸۰۱) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنیس غزوات لڑے۔ اور آٹھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال کیا۔

(۳۷۸۰۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بُسْرَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

(۳۷۸۰۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنیس غزوات لڑے ہیں۔

(٣٧٨٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، سَمِعَهُ مِنْهُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ : فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ : كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : سَبْعَ عَشْرَةَ. (بخاری ۳۹۴۹۔ مسلم ۹۱۶)

(۳۷۸۰۳) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوات کیے۔ ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ سترہ غزوات میں۔

(٣٧٨٠٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ، وَأَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِدَةٌ.

(بخاری ۴۴۷۲۔ ابن حبان ۷۱۷۶)

(۳۷۸۰۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پندرہ غزوات میں شرکت کی ہے۔ میں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہم عمر ہیں۔

(٣٧٨٠٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَطَرٌ الْوَرَّاقُ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ ، قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ : يَوْمَ بَدْرٍ ، وَيَوْمَ أُحُدٍ ، وَيَوْمَ الأَحْزَابِ ، وَيَوْمَ قُدَيْدٍ ، وَيَوْمَ خَيْبَرَ ، وَيَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، وَيَوْمَ مَاءٍ لِبَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ.

(۳۷۸۰۵) حضرت قتادہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوات لڑے، جن میں سے آٹھ غزوات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال (لڑائی) بھی کیا۔ غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ احزاب، غزوہ قدید، غزوہ خیبر، فتح مکہ، غزوہ بنی المصطلق، غزوہ حنین۔

(٢٤) غَزْوَةُ بَدْرٍ الأُولَى

پہلا غزوہ بدر

(٣٧٨٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، جَائَتْ جُهَيْنَةُ ، فَقَالَتْ : إِنَّكَ قَدْ نَزَلْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا ، فَأَوْثِقْ لَنَا حَتَّى نَأْمَنَكَ وَتَأْمَنَنَا ، فَأَوْثَقَ لَهُمْ وَلَمْ يُسْلِمُوا ، فَبَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ ، وَلاَ نَكُونُ مِئَةً ، وَأَمَرَنَا أَنْ نُغِيرَ عَلَى حَيٍّ مِنْ كِنَانَةَ إِلَى جَنْبِ جُهَيْنَةَ ، قَالَ : فَأَغَرْنَا عَلَيْهِمْ ، وَكَانُوا كَثِيرًا ، فَلَجَأْنَا إِلَى جُهَيْنَةَ ، فَمَنَعُونَا وَقَالُوا : لِمَ تُقَاتِلُونَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ؟ فَقُلْنَا : إِنَّمَا نُقَاتِلُ مَنْ أَخْرَجَنَا مِنَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ

فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ :مَا تَرَوْنَ ؟ فَقَالُوا :نَأْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخْبِرُهُ، وَقَالَ قَوْمٌ :لاَ ، بَلْ نُقِيمُ هَاهُنَا ، وَقُلْتُ أَنَا فِي أُنَاسٍ مَعِي :لاَ ، بَلْ نَأْتِي عِيرَ قُرَيْشٍ هَذِهِ فَنُصِيبُهَا ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيرِ ، وَكَانَ الْفَيْءُ إِذْ ذَاكَ :مَنْ أَخَذَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيرِ ، وَانْطَلَقَ أَصْحَابُنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ ، فَقَامَ غَضْبَانَ مُحْمَرًّا لَوْنُهُ وَوَجْهُهُ ، فَقَالَ : ذَهَبْتُمْ مِنْ عِنْدِي جَمِيعًا، وَجِئْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ ؟ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمَ الْفُرْقَةُ ، لأَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلاً لَيْسَ بِخَيْرِكُمْ ، أَصْبَرُكُمْ عَلَى الْجُوعِ وَالْعَطَشِ ، فَبَعَثَ عَلَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَحْشٍ الأَسَدِيَّ ، فَكَانَ أَوَّلَ أَمِيرٍ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۷۸۰۶) حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) قبیلہ جہینہ والے آئے اور کہا۔ چونکہ آپ ہمارے درمیان فروکش ہو چکے ہیں پس آپ ہمارے ساتھ معاہدہ کرلیں تاکہ ہم آپ کی طرف سے مامون رہیں۔ اور آپ ہماری طرف سے مامون رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معاہدہ کرلیا۔ اور ان لوگوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ماہ رجب میں ایک لشکر کی شکل میں بھیجا۔ حالانکہ ہم لوگ سو کی تعداد میں بھی نہیں تھے۔ تاکہ ہم جہینہ قبیلہ کے پہلو میں موجود قبیلہ کنانہ پر حملہ کریں۔ راوی کہتے ہیں۔ ہم نے بنو کنانہ پر حملہ کیا تو وہ لوگ کثیر تعداد میں تھے۔ پس ہم نے جہینہ قبیلہ میں (آکر) پناہ لی تو انہوں نے ہمیں پناہ سے روک دیا اور کہا۔ تم لوگوں نے شہر حرام میں کیوں لڑائی کی ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے انہیں لوگوں سے لڑائی کی ہے جنہوں نے ہمیں بلد حرام (مکہ) سے شہر حرام میں نکالا تھا۔ ہم میں سے بعض لوگوں نے بعض سے پوچھا۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اللہ کے پیغمبر کے پاس جاتے ہیں اور جا کر انہیں یہ بات بتاتے ہیں۔ اور ایک گروہ نے کہا: نہیں! بلکہ ہم یہیں قیام کرتے ہیں۔ اور میں نے چند لوگوں کی معیت میں یہ بات کہی کہ نہیں بلکہ قریش کے اس قافلہ کے پاس چلتے ہیں اور اس پر حملہ کرتے ہیں۔ پس ہم قافلہ کی طرف چل پڑے۔ اس وقت فئی یہ تھا کہ جو کوئی جس چیز کو لے لے تو وہ اسی کی ہے۔ پس ہم قافلہ کی طرف چل دیئے۔ اور ہمارے (بقیہ) ساتھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے گئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری بات بتائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک اور رنگ مبارک میں سرخی ظاہر ہونے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس سے اکٹھے گئے تھے اور تم متفرق طور پر واپس لوٹے ہو؟ تم سے پہلے لوگوں کو گروہ بندی نے ہی ہلاک کیا ہے۔ میں تم پر ضرور بالضرور ایسے شخص کو امیر بنا کر بھیجوں گا جو تم میں سے (زیادہ) بہتر (بھی) نہیں۔ اور بھوک پیاس میں تم سب سے زیادہ صبر کرنے والا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر عبداللہ بن جحش کو امیر بنا کر بھیجا۔ یہ صاحب اسلام میں پہلے امیر بنے۔

(۳۷۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ :﴿وَلاَ تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ﴾ فَأَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ يُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، إِلاَّ أَنْ يَبْدَؤُوا فِيهِ بِقِتَالٍ، ثُمَّ نَسَخَتْهَا :﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ﴾ نَسَخَهَا هَاتَانِ الآيَتَانِ؛ قَوْلُهُ: ﴿فَإِذَا

انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ ، وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ﴾. (ابن جرير ۱۹۲)

(۳۷۸۰۷) حضرت قتادہ، ارشاد خداوندی ﴿وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ مشرکین سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑیں الّا یہ کہ مشرکین ہی مسجد حرام میں لڑائی کا آغاز کردیں۔ پھر اس آیت کو اس آیت نے منسوخ کردیا۔ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ﴾

ان دونوں آیات کو ارشاد، خداوندی: ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ ، وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ﴾ نے منسوخ کردیا۔

(۲۵) غَزْوَةُ بَدْرٍ الْكُبْرَى، وَمَا كَانَتْ، وَأَمْرُهَا

بڑا غزوۂ بدر، اور جو کچھ ہوا، اور غزوہ بدر کے واقعات۔

(۳۷۸۰۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَتْ بَدْرٌ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

(۳۷۸۰۸) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بدر کا واقعہ، جمعہ کے روز، سترہ رمضان کو واقع ہوا تھا۔

(۳۷۸۰۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَدْرِيِّ ، قَالَ : كَانَتْ بَدْرٌ يَوْمَ الاثْنَيْنِ ، لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ.

(۳۷۸۰۹) حضرت عامر بن ربیعہ بدری بیان کرتے ہیں کہ بدر کا واقعہ بروز پیر، سترہ رمضان کو رونما ہوا تھا۔

(۳۷۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ : تَحَرَّوْهَا لإِحْدَى عَشْرَةَ تَبْقَى صَبِيحَةَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بدر کا قصد چاند کے طلوع سے گیارہ راتیں پہلے کیا تھا۔

(۳۷۸۱۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ : أَيَّ لَيْلَةٍ كَانَتْ لَيْلَةَ بَدْرٍ ؟ فَقَالَ : هِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ، لِسَبْعِ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

(۳۷۸۱۱) عمرو بن شیبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن عبد الرحمان سے پوچھا: بدر کا واقعہ کس رات کو رونما ہوا؟ انہوں نے جواب دیا۔ شب جمعہ کو۔ اور رمضان کی سترہ تاریخ کو۔

(۳۷۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: إِنَّ بَدْرًا إِنَّمَا كَانَتْ بِئْرًا لِرَجُلٍ يُدْعَى بَدْرًا.

(۳۷۸۱۲) حضرت عامر بیان فرماتے ہیں کہ بدر (کی جگہ پر) ایک آدمی کا کنواں تھا۔ جس آدمی کا نام بھی بدر تھا۔

(۳۷۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمْ تُقَاتِلِ الْمَلاَئِكَةُ إِلاَّ يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۳) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملائکہ نے صرف بدر کے دن ہی قتال کیا تھا۔

(۳۷۸۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قِيلَ لأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلِي ، يَوْمَ بَدْرٍ :مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ ، وَمَعَ الآخَرِ مِيكَائِيلُ ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ ، أَوْ يَقِفُ فِي الصَّفِّ.

(۳۷۸۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور مجھے یوم بدر میں کہا گیا کہ تم میں سے ایک کے ہمراہ جبرائیل اور دوسرے کے ہمراہ میکائیل ہے اور اسرافیل بڑا فرشتہ بھی قتال میں حاضر ہے۔ یا فرمایا: وہ بھی صف میں کھڑا ہے۔

(۳۷۸۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَرَوْنَ ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَلَغَنَا أَنَّهُمْ بِكَذَا وَكَذَا ، قَالَ :ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَرَوْنَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ خَطَبَ ، فَقَالَ :مَا تَرَوْنَ ؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ :إِيَّانَا تُرِيدُ ، فَوَالَّذِي أَكْرَمَكَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مَا سَلَكْتُهَا قَطُّ ، وَلاَ لِي بِهَا عِلْمٌ ، وَلَئِنْ سِرْتَ حَتَّى تَأْتِيَ بَرْكَ الْغِمَادِ مِنْ ذِي يَمَنٍ لَنَسِيرَنَّ مَعَكَ ، وَلاَ نَكُونُ كَالَّذِينَ قَالُوا لِمُوسَى مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ :اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ ، إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ، وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ إِنَّا مَعَكُمَا مُتَّبِعُونَ ، وَلَعَلَّكَ أَنْ تَكُونَ خَرَجْتَ لأَمْرٍ ، وَأَحْدَثَ اللَّهُ إِلَيْكَ غَيْرَهُ ، فَانْظُرَ الَّذِي أَحْدَثَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَامْضِ لَهُ ، فَصِلْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ ، وَاقْطَعْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ ، وَسَالِمْ مَنْ شِئْتَ ، وَعَادِ مَنْ شِئْتَ ، وَخُذْ مِنْ أَمْوَالِنَا مَا شِئْتَ ، فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى قَوْلِ سَعْدٍ : ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ، وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ﴾ وَإِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَنِيمَةً مَا مَعَ أَبِي سُفْيَانَ ، فَأَحْدَثَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ الْقِتَالَ.

(۳۷۸۱۵) حضرت محمد بن عمرو اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ روحاء پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور پوچھا تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ وہ فلاں جگہ میں اور اتنی مقدار میں ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور پوچھا: تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بھی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح جواب دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور پوچھا۔ تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا۔ آپ کی مراد ہم ہیں؟ قسم اس ذات کی! جس نے آپ کو عزت بخشی اور آپ پر کتاب کو نازل کیا۔ میں اس راہ پر کبھی نہیں چلا اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے۔ لیکن اگر چلتے چلتے ذی یمن مقام میں برک غماد تک بھی پہنچ جائیں گے تو البتہ ہم ضرور بالضرور آپ کے ہمراہ چلتے رہیں گے۔ اور ہم ان لوگوں کی مثال نہیں بنیں گے۔ جنہوں نے بنی اسرائیل میں سے (ہوکر) موسیٰ علیہ السلام سے

کہا۔ ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلا ، إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾۔

بلکہ (ہم یہ کہیں گے) آپ اور آپ کا رب جا کر قتال کرے اور ہم آپ کے ہمراہ پیروی کرنے والے ہوں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ آپ کسی کام کے لئے نکلے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے کسی دوسرے امر کو رونما کر دے۔ پس آپ اس موملہ کو دیکھیں جس کو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے رونما کرے اور آپ اسی کو پورا کریں۔ سو جس سے آپ چاہیں تعلق قائم کریں اور جس سے آپ چاہیں تعلق کاٹ لیں۔ اور جس سے چاہیں صلح کر لیں اور جس سے چاہیں دشمنی کر لیں۔ اور ہمارے اموال میں سے جو دل چاہے لے لیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بات پر یہ آیت قرآنی نازل ہوئی۔ ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ، وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ سے لے کر وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ﴾

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ ابو سفیان کے پاس موجود مال غنیمت بنا کر لینا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے قتال کا واقعہ رونما کر دیا۔

(٣٧٨١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :فَتَسَارَعَ فِي ذَلِكَ شُبَّانُ الرِّجَالِ ، وَبَقِيَتِ الشُّيُوخُ تَحْتَ الرَّايَاتِ ، فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنَائِمُ جَاؤُوا يَطْلُبُونَ الَّذِي جُعِلَ لَهُمْ ، فَقَالَ الشُّيُوخُ : لاَ تَسْتَأْثِرُونَ عَلَيْنَا ، فَإِنَّا كُنَّا رِدْأَكُمْ وَكُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ ، وَلَوَ انْكَشَفْتُمَ انْكَشَفْتُمْ إِلَيْنَا ، فَتَنَازَعُوا ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ :﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾.

(ابو داؤد ۲۷۳۱۔ ابن حبان ۵۰۹۳)

(۳۷۸۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ یہ کام کرے تو اس کے لئے یہ یہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر جوان آدمی تیزی دکھانے لگے۔ اور صرف بوڑھے افراد جھنڈوں کے نیچے رہ گئے۔ پھر جب غنیمتیں (اکٹھی) ہوئیں تو یہ جوان اپنا اپنا (مقررہ) اجر لینے کے لئے آ گئے۔ بوڑھوں نے کہا۔ تم لوگ ہم پر زیادتی کے مستحق نہیں ہو۔ کیونکہ ہم تو تمہارے مددگار تھے اور ہم جھنڈوں کے نیچے تھے۔ اگر تم واپس پلٹے تو تم ہمارے طرف ہی واپس پلٹے۔ پس یہ لوگ آپس میں جھگڑنے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ سے لے کر ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ تک۔

(٣٧٨١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ ، قَالَ : كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ بَدْرٍ ، قَالُوا :نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ.

(۳۷۸۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت قرآنی ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ یہ واقعہ یوم بدر کو ہوا تھا۔ کفار نے کہا۔ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳۷۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ قَالَ : يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۸) حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے۔ فرماتے ہیں۔ یہ بدر کا دن تھا۔

(۳۷۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ ، إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ﴾ قَالَ : ذَاكَ يَوْمُ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ ، إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ یہ یوم بدر کا واقعہ ہے۔

(۳۷۸۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَيَقُولُ : هُزِمَ الْجَمْعُ ، هُزِمَ الْجَمْعُ. (بخاری ۲۹۱۵۔ احمد ۳۲۹)

(۳۷۸۲۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن زرہ پہنے ہوئے تھے اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ لشکروں کو شکست ہوگی لشکروں کو شکست ہوگی۔

(۳۷۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ بَدْرٍ وَنَحْنُ نَلُوذُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ أَقْرَبُنَا إِلَى الْعَدُوِّ.

(۳۷۸۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البتہ تحقیق میں نے بدر کے دن اپنے آپ (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) کو دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹ میں پناہ لے رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے سب سے زیادہ دشمن کے قریب تھے۔

(۳۷۸۲۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ : هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ ، عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ.

(۳۷۸۲۲) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل ہے، اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہوئے ہے، اس پر آلات حرب ہیں۔

(۳۷۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَوَّمُوا ، فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ ، قَالَ : فَهُوَ أَوَّلُ يَوْمٍ وَضَعَ الصُّوفَ.

(۳۷۸۲۳) حضرت عمیر بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نشان لگالو کیونکہ فرشتوں نے بھی نشان لگا رکھے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن پہلی مرتبہ اون استعمال کی گئی۔

(۳۷۸۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ

سِيمَا أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ الصُّوفُ الْأَبْيَضُ.

(۳۷۸۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم بدر کو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت سفید رنگ کی اون تھا۔

(۳۷۸۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَحَدَّثَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ كُرْزَ بْنَ جَابِرٍ يُمِدُّ الْمُشْرِكِينَ ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَنَزَلَتْ : ﴿بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا ، يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ﴾ يَقُولُ : إِنْ أَمَدَّهُمْ كُرْزٌ أَمْدَدْتُكُمْ بِهَؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةِ ، فَلَمْ يُمْدِدْهُمْ كُرْزٌ بِشَيْءٍ. (طبری ۷۶)

(۳۷۸۲۵) حضرت عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن تھا تو مسلمان کہنے لگے۔ کرز بن جابر، مشرکین کی مدد کر رہا ہے۔ تو یہ بات مسلمانوں پر شاق گزری۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا ، يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر مشرکین کی مدد کرز کرے گا تو میں ان فرشتوں کے ذریعہ سے تمہاری مدد کروں گا۔ پھر کرز نے مشرکین کی مدد نہیں کی۔

(۳۷۸۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ ﴿وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ﴾ قَالَا : طَشٌّ يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۲۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یوم بدر کی ہلکی بارش ہے۔

(۳۷۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنْتُ أَمِيحُ أَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ. (بخاری ۲۲۰۸)

(۳۷۸۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کے لئے پانی بھر رہا تھا۔

(۳۷۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ قَالَ : يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۲۸) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت قرآنی ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ کے بارے میں فرمایا: کہ یہ بدر کا دن ہے۔

(۳۷۸۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُذْرِيِّ؛ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ : اللَّهُمَّ أَقْطَعُنَا لِلرَّحِمِ ، وَآتَانَا بِمَا لَا يُعْرَفُ ، فَأَحِنْهُ الْغَدَاةَ ، قَالَ : فَكَانَ ذَلِكَ اسْتِفْتَاحًا مِنْهُ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : ﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ، وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾ الْآيَةَ. (احمد ۴۳۱۔ حاکم ۳۲۸)

(۳۷۸۲۹) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ عذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے بدر کے دن کہا۔ اے اللہ! جو آدمی ہم میں سے زیادہ قطع رحمی کرنے والا اور غیر معروف کا زیادہ مرتکب ہے تو اس کو ہلاک کر دے۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ بات ابوجہل کی طرف سے طلب فتح کی تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْحُ ، وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾

(۳۷۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ أَتَى أَبَا جَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَبِهِ رَمَقٌ ، قَالَ :قَدْ أَخْزَاكَ اللَّهُ ، قَالَ :هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ. (بخاری ۳۹۶۱)

(۳۷۸۳۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بدر کے دن ابوجہل کے پاس آئے درانحالیکہ اس میں ہلکی سی رمق باقی تھی۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل کر دیا ہے۔ ابوجہل نے کہا جن لوگوں کو تم نے قتل کیا ہے ان میں سب سے اہم میں ہوں۔

(۳۷۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَالْتَفَتُّ عَنْ يَمِينِي ، وَعَنْ شِمَالِي ، فَإِذَا غُلاَمَانِ حَدِيثَا السِّنِّ ، فَكَرِهْتُ مَكَانَهُمَا ، فَقَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ :أَيْ عَمِّ ، أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا تُرِيدُ مِنْهُ ؟ قَالَ :إِنِّي جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ ، قَالَ :فَقَالَ الآخَرُ أَيْضًا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ :أَيْ عَمِّ ، أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَا تُرِيدُ مِنْهُ ؟ قَالَ :جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ ، قَالَ :فَمَا سَرَّنِي بِمَكَانِهِمَا غَيْرُهُمَا ، قَالَ :قُلْتُ :هُوَ ذَاكَ ، قَالَ :وَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ ، فَابْتَدَرَاهُ كَأَنَّهُمَا صَقْرَانِ ، وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى ضَرَبَاهُ. (بخاری ۳۱۴۱)

(۳۷۸۳۱) حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن میں صف میں کھڑا تھا۔ میں نے اپنے دائیں، بائیں نظر دوڑائی تو دو کم عمر لڑکے دکھائی دیئے۔ میں نے ان کے کھڑا ہونے کو ناپسند کیا۔ ان لڑکوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے خفیہ مجھ سے کہا۔ اے چچا جان! مجھے ابوجہل دکھا دیجئے۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ تمہیں اس سے کیا مطلب ہے؟ لڑکے نے جواب دیا۔ میں نے اللہ کا نام لے کر یہ نذر مانی ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ لوں گا تو میں اس کو قتل کروں گا۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ دوسرے لڑکے نے بھی اپنے ساتھی سے خفیہ کہا۔ اے چچا جان! مجھے ابوجہل دکھا دیجئے۔ عبدالرحمان کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ تمہیں اس سے کیا مطلب ہے؟ اس لڑکے نے جواب دیا۔ میں نے خدا کا نام لے کر یہ نذر مانی ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ لوں گا تو میں اس کو قتل کروں گا۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ (یہ بات سن کر) مجھے ان دونوں کی جگہ کسی اور کا ہونا پسند نہ آیا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: ابوجہل یہ ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں کے لئے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا۔ پس وہ دونوں اس پر جھپٹ پڑے گویا کہ وہ شکرے ہیں۔ اور یہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ابوجہل کو مار دیا۔

(۳۷۸۳۲) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلاَثًا :بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ،

وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قَتْلَى فِي قَلِيبِ بَدْرٍ.

(۳۷۸۳۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔اے اللہ! تو قریش کو پکڑ۔ تین بار۔ ابو جہل بن ہشام کو پکڑ، عتبہ بن ربیعہ کو پکڑ، شیبہ بن ربیعہ کو پکڑ، ولید بن عتبہ کو پکڑ، امیہ بن خلف کو پکڑ، اور عقبہ بن ابی مُعیط کو پکڑ۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ان کفار کو بدر کے کنویں میں مقتول دیکھا۔

(۳۷۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَخِيهِ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَ الْمُسْلِمُونَ بَدْرًا وَأَقْبَلَ الْمُشْرِكُونَ ، نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ أَحْمَرَ ، فَقَالَ : إِنْ يَكُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ الْقَوْمِ خَيْرٌ فَعِنْدَ صَاحِبِ الْجَمَلِ الأَحْمَرِ ، إِنْ يُطِيعُوهُ يَرْشُدُوا ، فَقَالَ عُتْبَةُ : أَطِيعُونِي ، وَلاَ تُقَاتِلُوا هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ ، فَإِنَّكُمْ إِنْ فَعَلْتُمْ لَمْ يَزَلْ ذَاكَ فِي قُلُوبِكُمْ ، يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى قَاتِلِ أَخِيهِ وَقَاتِلِ أَبِيهِ ، فَاجْعَلُوا فِيَّ جُبْنَهَا وَارْجِعُوا.

قَالَ : فَبَلَغَتْ أَبَا جَهْلٍ ، فَقَالَ : انْتَفَخَ وَاللهِ سَحْرُهُ حَيْثُ رَأَى مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ ، وَاللهِ مَا ذَاكَ بِهِ ، وَإِنَّمَا ذَاكَ لأَنَّ ابْنَهُ مَعَهُمْ ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ أَكَلَةُ جَزُورٍ لَوْ قَدِ الْتَقَيْنَا ، قَالَ : فَقَالَ عُتْبَةُ : سَيَعْلَمُ الْمُصَفِّرُ اسْتِهِ مَنِ الْجَبَانُ الْمُفْسِدُ لِقَوْمِهِ ، أَمَا وَاللهِ إِنِّي لأَرَى تَحْتَ الْقِشَعِ قَوْمًا لَيَضْرِبُنَّكُمْ ضَرْبًا يَدْعُونَ لَكُمُ الْبَقِيعَ ، أَمَا تَرَوْنَ كَأَنَّ رُؤُوسَهُمْ رُؤُوسُ الأَفَاعِي ، وَكَأَنَّ وُجُوهَهُمَ السُّيُوفُ ؟ قَالَ : ثُمَّ دَعَا أَخَاهُ وَابْنَهُ وَمَشَى بَيْنَهُمَا ، حَتَّى إِذَا فَصَلَ مِنَ الصَّفِّ دَعَا إِلَى الْمُبَارَزَةِ.

(۳۷۸۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب مسلمان بدر میں اُترے اور مشرکین سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے عتبہ بن ربیعہ کو دیکھا۔ وہ اپنے سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار تھا۔ تو فرمایا: اگر کفار میں سے کسی کے پاس خیر (کی بات) ہے تو وہ اس سُرخ رنگ والے اونٹ والے کے پاس ہے۔ اگر یہ کفار اس کی بات مان لیں گے تو اچھے رہیں گے۔ عتبہ نے (لوگوں سے) کہا۔ تم لوگ میری بات مانو اور ان لوگوں (مسلمانوں) سے لڑائی نہ کرو۔ کیونکہ اگر تم نے لڑائی لڑی تو یہ بات تمہارے دلوں میں مسلسل باقی رہے گی۔ یعنی ایک آدمی اپنے بھائی اور اپنے والد کے قاتل کو (زندہ) دیکھتا پھرے گا۔ تم لوگ اس لڑائی کی بزدلی مجھ پر ڈال دو اور لوٹ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات ابو جہل تک پہنچی تو اس نے کہا: بخدا! عتبہ نے جب سے محمد اور اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے بزدل ہوگیا ہے۔ بخدا! (جو یہ کہہ رہا ہے) یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ اس کا بیٹا ان کے ہمراہ ہے۔ حالانکہ اس کو معلوم بھی ہے کہ اگر ہم محمد اور اس کے اصحاب سے لڑیں تو وہ کم عدد لوگ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: عتبہ نے کہا: عنقریب اپنی سرین کو زرد کرنے والا جان لے گا کہ اپنی قوم میں فساد ڈالنے والا کون شخص بزدل ہے۔ بخدا! میں تو ان ملبوسات کے نیچے ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جو تمہیں ضرور بالضرور اس طرح مارے گی کہ وہ تمہارے لئے بقیع کو پکاریں گے۔

کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ ان کے سر، سانپوں کے سروں کی طرح (بلند) ہیں اور ان کے چہرے تلواروں کی طرح ہیں؟ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے اپنے بھائی اور اپنے بیٹے کو بلایا اور ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ جب وہ صف سے نکل گیا تو اس نے مبارزت کی دعوت دی۔

(٣٧٨٣٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ، فَأَصَبْنَا مِنْ ثِمَارِهَا اجْتَوَيْنَاهَا وَأَصَابَنَا وَعْكٌ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَبَّرُ عَنْ بَدْرٍ ، قَالَ :فَلَمَّا بَلَغَنَا أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَقْبَلُوا ، سَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ ، وَبَدْرٌ بِئْرٌ ، فَسَبَقْنَا الْمُشْرِكِينَ إِلَيْهَا ، فَوَجَدْنَا فِيهَا رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ ؛ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ ، وَمَوْلًى لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، فَأَمَّا الْقُرَشِيُّ فَانْفَلَتَ إِلَيْهَا ، وَأَمَّا الْمَوْلَى فَأَخَذْنَاهُ ، فَجَعَلْنَا نَقُولُ لَهُ : كَمِ الْقَوْمُ؟ فَيَقُولُ :هُمْ وَاللهِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ ، شَدِيدٌ بَأْسُهُمْ ، فَجَعَلَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا قَالَ ذَاكَ ضَرَبُوهُ ، حَتَّى انْتَهَوْا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ : كَمِ الْقَوْمُ ؟ فَقَالَ :هُمْ وَاللهِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ ، شَدِيدٌ بَأْسُهُمْ ، فَجَهَدَ الْقَوْمُ عَلَى أَنْ يُخْبِرَهُمْ كَمْ هُمْ ، فَأَبَى.

ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ : كَمْ يَنْحَرُونَ ؟ فَقَالَ :عَشْرًا كُلَّ يَوْمٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْقَوْمُ أَلْفٌ ، كُلُّ جَزُورٍ لِمِئَةٍ وَتَبَعِهَا.

ثُمَّ إِنَّهُ أَصَابَنَا مِنَ اللَّيْلِ طَشٌّ مِنْ مَطَرٍ ، فَانْطَلَقْنَا تَحْتَ الشَّجَرِ وَالْحَجَفِ نَسْتَظِلُّ تَحْتَهَا مِنَ الْمَطَرِ ، قَالَ : وَبَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ يَدْعُو رَبَّهُ ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ نَادَى :الصَّلاَةَ عِبَادَ اللهِ ، فَجَاءَ النَّاسُ مِنْ تَحْتِ الشَّجَرِ وَالْحَجَفِ ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَرَّضَ عَلَى الْقِتَالِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ جَمْعَ قُرَيْشٍ عِنْدَ هَذِهِ الضِّلَعَةِ الْحَمْرَاءِ مِنَ الْجَبَلِ ، فَلَمَّا أَنْ دَنَا الْقَوْمُ مِنَّا وَصَافَفْنَاهُمْ، إِذَا رَجُلٌ مِنْهُمْ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ يَسِيرُ فِي الْقَوْمِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ ، نَادِ لِي حَمْزَةَ ، وَكَانَ أَقْرَبَهُمْ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ؛ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ الأَحْمَرِ ، وَمَا يَقُولُ لَهُمْ . ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنْ يَكُ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ، فَعَسَى أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ الْجَمَلِ الأَحْمَرِ ، فَجَاءَ حَمْزَةُ، فَقَالَ:هُوَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَهُوَ يَنْهَى عَنِ الْقِتَالِ، وَيَقُولُ لَهُمْ:يَا قَوْمُ ، إِنِّي أَرَى قَوْمًا مُسْتَمِيتِينَ ، لاَ تَصِلُونَ إِلَيْهِمْ وَفِيكُمْ خَيْرٌ ، يَا قَوْمُ ، اعْصِبُوا اللَّوْمَ بِرَأْسِي ، وَقُولُوا :جَبُنَ عُتْبَةُ ، وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي لَسْتُ بِأَجْبَنِكُمْ.

فَسَمِعَ ذَلِكَ أَبُو جَهْلٍ ، فَقَالَ :أَنْتَ تَقُولُ هَذَا ، لَوْ غَيْرُكَ قَالَ هَذَا أَعْضَضْتُهُ ، لَقَدْ مُلِئَتْ رِئَتُكَ وَجَوْفُكَ رُعْبًا ، فَقَالَ عُتْبَةُ :إِيَّايَ تُعَيِّرُ يَا مُصَفِّرَ اسْتِهِ ، سَتَعْلَمُ الْيَوْمَ أَيُّنَا أَجْبَنُ ؟.

قَالَ :فَبَرَزَ عُتْبَةُ ، وَأَخُوهُ شَيْبَةُ ، وَابْنُهُ الْوَلِيدُ حَمِيَّةً ، فَقَالُوا :مَنْ مُبَارِزٌ ؟ فَخَرَجَ فِتْيَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ سِتَّةٌ ،

فَقَالَ عُتْبَةُ : لاَ نُرِيدُ هَؤُلاَءِ ، وَلَكِنْ يُبَارِزُنَا مِنْ بَنِي عَمِّنَا ، مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُمْ يَا عَلِيُّ ، قُمْ يَا حَمْزَةُ ، قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ ، فَقَتَلَ اللَّهُ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ ، وَجُرِحَ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، فَقَتَلْنَا مِنْهُمْ سَبْعِينَ وَأَسَرْنَا سَبْعِينَ.

قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَصِيرٌ بِالْعَبَّاسِ أَسِيرًا ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : إِنَّ هَذَا وَاللهِ مَا أَسَرَنِي ، لَقَدْ أَسَرَنِي رَجُلٌ أَجْلَحُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا ، عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ ، مَا أَرَاهُ فِي الْقَوْمِ ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ : أَنَا أَسَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ لَهُ : اُسْكُتْ ، لَقَدْ أَيَّدَكَ اللَّهُ بِمَلَكٍ كَرِيمٍ ، قَالَ عَلِيٌّ : فَأُسِرَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْعَبَّاسُ ، وَعَقِيلٌ ، وَنَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ. (ابو داؤد ۲۶۵۸۔ احمد ۱۱۷)

(۳۷۸۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ میں آئے اور ہم نے وہاں کے پھل کھائے تو وہ ہمیں موافق نہ آئے اور ہمیں شدید بخار آ گیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پس جب ہمیں یہ بات پہنچی کہ مشرکین آ رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف چل پڑے۔ بدر ایک کنویں کا نام ہے۔ سو ہم مشرکین سے پہلے بدر میں پہنچ گئے تو ہم نے وہاں مشرکین میں سے دو آدمیوں کو پایا۔ ایک آدمی قریش میں سے تھا اور ایک عقبہ بن ابی مُعیط کا آزاد کردہ غلام تھا۔ جو قریشی تھا وہ تو قریش کی طرف بھاگ گیا اور جو آزاد کردہ غلام تھا اس کو ہم نے پکڑ لیا۔ اور ہم نے اس سے یہ پوچھنا شروع کیا۔ کتنے لوگ ہیں؟ وہ جواب میں کہتا۔ بخدا! وہ بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ اور ان کی پکڑ بہت سخت ہے۔ جب اس نے یہ بات کہی تو مسلمانوں نے اس کو مارنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ اس کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کتنے لوگ ہیں؟ اس آدمی نے جواباً کہا: بخدا! یہ بہت زیادہ تعداد میں ہیں اور شدید پکڑ والے ہیں۔ سو لوگوں نے اس بات کی بہت کوشش کی کہ وہ بتا دے کہ مشرکین کی تعداد کتنی ہے لیکن اس آدمی نے (مسلسل) انکار کیا۔

۲۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تم کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو؟ اس آدمی نے جواباً کہا: ہر روز دس اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ ایک ہزار کی تعداد میں ہیں۔ ہر ایک اونٹ سو کے لگ بھگ کے لئے (کافی) ہوتا ہے۔

۳۔ پھر ہمیں رات کے وقت ہلکی سی بارش محسوس ہوئی تو ہم درختوں اور ڈھالوں کی طرف بارش سے بچاؤ کرتے ہوئے چل دیے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات دُعا مانگتے رہے۔ پس جب فجر طلوع ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی فرمائی۔ اے بندگانِ خدا! نماز کا خیال کرو۔ پس لوگ درختوں اور ڈھالوں میں سے (نکل کر) آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور لڑائی پر ابھارا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہاڑوں کی اس سُرخ مثلث کے پاس قریش کی جماعت موجود ہے۔

۴۔ پھر جب یہ لوگ ہمارے قریب ہوئے اور ہم نے صفیں ترتیب دیں تو ان میں سے ایک آدمی سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار مشرکین میں چل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے علی! حمزہ کو میری طرف سے آواز دو۔ یہ مشرکین کے زیادہ قریب تھے۔ کہ یہ سرخ اونٹ والا کون شخص ہے اور یہ کیا کہہ رہا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا۔ اگر لوگوں (مشرکین) میں سے کسی

کے پاس خیر ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ (صاحب خیر) یہی سرخ اونٹ والا شخص ہو۔ پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: یہ شخص عتبہ بن ربیعہ ہے۔ اور یہ لوگوں کو لڑائی سے منع کر رہا ہے اور انہیں یہ کہہ رہا ہے۔ اے میری قوم! میں ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جو موت کی متمنی ہے اور تم ان تک اس حالت میں نہیں پہنچ سکتے کہ تم میں کوئی خیر (یعنی فتح) ہو۔ اے میری قوم! ملامت کو میرے سر باندھو اور یہ کہہ لینا۔ عتبہ بزدل ہو گیا ہے۔ حالانکہ تمہیں اس بات کا علم ہے کہ میں تم سے زیادہ بزدل نہیں ہوں۔

۵۔ پس یہ بات ابو جہل نے سُنی تو اس نے کہا۔ تُو یہ بات کہہ رہا ہے؟ اگر تمہارے سوا کوئی اور شخص یہ بات کرتا تو میں اس کو کٹوا دیتا۔ تحقیق تیرا پھیپھڑا اور پیٹ رُعب سے بھر دیا گیا ہے۔ عتبہ نے کہا۔ اے اپنی سرین کو پیلا کرنے والے! تو مجھے عار دلاتا ہے۔ عنقریب آج کے دن تو جان جائے گا کہ ہم میں سے کون زیادہ بُزدل ہے؟

۶۔ راوی کہتے ہیں پھر عتبہ اور اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید، غیرت کھاتے ہوئے سامنے آئے اور کہنے لگے۔ کون مقابل آئے گا؟ تو انصاریوں سے چھ جوان باہر نکلے تو عتبہ نے کہا۔ ہمیں ان لوگوں سے مطلب نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے مقابل ہمارے چچا زاد، بنی عبد المطلب میں سے کوئی آئے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اے علی! کھڑے ہو جاؤ۔ اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ۔ اے عبیدۃ بن الحارث! کھڑے ہو جاؤ۔'' پس اللہ تعالیٰ نے، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو ہلاک کیا اور حضرت عبیدہ بن الحارث کو زخم آ گئے۔ اور ہم نے مشرکین میں سے ستر کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔

۷۔ راوی کہتے ہیں: پھر انصار میں سے ایک پستہ قد آدمی عباس کو قید کر کے لائے۔ عباس کہنے لگے۔ بلاشبہ، بخدا! مجھے اس انصاری نے قید نہیں کیا۔ بلکہ مجھے ایک گنجے آدمی نے جو بہت خوبصورت چہرے والا تھا۔ قید کیا ہے اور وہ سفید و سیاہ داغ والے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں اس آدمی کو (آپ کے) لشکر میں نہیں دیکھ رہا۔ انصاری نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! میں نے ہی اس کو قیدی بنایا ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انصاری سے کہا: خاموش ہو جاؤ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے معزز فرشتہ کے ذریعہ تمہاری تائید کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنو عبد المطلب میں سے عباس، عقیل اور نوفل بن الحارث قیدی بنائے گے۔

(۳۷۸۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَصَبْتُ سَيْفًا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَعْجَبَنِي ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَبْهُ لِي ، فَنَزَلَتْ :﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ الآيَةَ.

(مسلم ۳۴۔ احمد ۱۸۱)

(۳۷۸۳۵) حضرت مصعب بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے بدر کے دن ایک تلوار ملی تو وہ مجھے پسند آئی۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! یہ مجھے ہدیۃً دے دیجئے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾۔

(۳۷۸۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ هُوَ الَّذِي اسْتَفْتَحَ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ أَيُّنَا كَانَ أَفْجَرَ بِكَ ، وَأَقْطَعَ لِرَحِمِهِ ، فَأَحِنْهُ الْيَوْمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا ، فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ﴾.

(۳۷۸۳۶) حضرت زہری سے روایت ہے کہ ابو جہل ہی نے بدر کے دن فتح کا مطالبہ کیا تھا اور کہا تھا۔ اے اللہ! ہم میں سے جو

زیادہ گناہ گار اور زیادہ قطع رحمی کرنے والا ہے تو اس کو آج (بدر) کے دن ہلاک کر دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ ﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا ، فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْحُ﴾.

(٣٧٨٣٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ :نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ :لَيْسَ لأَحَدٍ مِنَ الْقَوْمِ ، يَعْنِي أَمَانًا إِلاَّ أَبَا الْبُخْتَرِي ، فَمَنْ كَانَ أَسَرَهُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَهُ ، فَوَجَدُوهُ قَدْ قُتِلَ.

(۳۷۸۳۷) حضرت عیزار بن حُریث بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے منادی نے ندا کی۔ لوگوں (مشرکین) میں سے کسی کو بھی سوائے ابوالبختری کے۔ امن نہیں حاصل ہے۔ پس جس کسی نے ابوالبختری کو قید کیا ہے وہ اس کو رہا کر دے۔ کیونکہ رسولِ خدا ﷺ نے ان کو امان دیا ہے۔ پھر لوگوں نے ان کو مقتول پایا۔

(٣٧٨٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمِ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ :لَنَزَلَتْ هَؤُلاَءِ الآيَاتُ فِي هَؤُلاَءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ :عَلِيٍّ ، وَحَمْزَةَ ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، وَعُتْبَةَ ، وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ :﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾.

(بخاری ۳۹۶۸۔ مسلم ۳۴)

(۳۷۸۳۸) حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر کہتے سُنا کہ یہ (آئندہ) آیات بدر کے دن ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ، حمزہ رضی اللہ عنہ اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ، اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔ (آیات یہ ہیں) ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾.

(٣٧٨٣٩) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعِجْلِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ ، وَهُمْ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَنَيِّفٌ ، وَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَإِذَا هُمْ أَلْفٌ وَزِيَادَةٌ ، فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ ، وَعَلَيْهِ رِدَاؤُهُ وَإِزَارُهُ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ أَيْنَ مَا وَعَدْتَنِي ، اللَّهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الإِسْلاَمِ لاَ تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ أَبَدًا ، قَالَ :فَمَا زَالَ يَسْتَغِيثُ رَبَّهُ وَيَدْعُوهُ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَرَدَّاهُ ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ ، ثُمَّ قَالَ :يَا نَبِيَّ اللهِ ، كَفَاكَ مُنَاشَدَتَكَ رَبَّكَ ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَئِذٍ وَالْتَقَوْا ، هَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ ، فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلا ، وَأُسِرَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلا ، فَاسْتَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعَلِيًّا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا نَبِيَّ اللهِ ، هَؤُلاَءِ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ وَالإِخْوَانِ ، فَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ

الْفِدْيَةَ ، فَيَكُونُ مَا أَخَذْنَا مِنْهُمْ قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ ، وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ فَيَكُونُوا لَنَا عَضُدًا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ؟ قُلْتُ :وَاللهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أَرَى أَنْ تُمَكِّنَنِي مِنْ فُلاَنٍ ، قَرِيبًا لِعُمَرَ ، فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ ، وَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ ، وَتُمَكِّنَ حَمْزَةَ مِنْ أَخِيهِ فُلاَنٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ ، حَتَّى يَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي قُلُوبِنَا هَوَادَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ ، هَؤُلاَءِ صَنَادِيدُهُمْ ، وَأَئِمَّتُهُمْ ، وَقَادَتُهُمْ.

فَهَوِيَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ ، فَأَخَذَ مِنْهُمَ الْفِدَاءَ.

فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ ، قَالَ عُمَرُ :غَدَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ ، وَأَبُو بَكْرٍ يَبْكِيَانِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ :أَخْبِرْنِي مَاذَا يُبْكِيكَ أَنْتَ وَصَاحِبُكَ ؟ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ ، وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكُمْ مِنَ الْفِدَاءِ ، لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُكُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، لِشَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ ، تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿لَوْلاَ كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ﴾ مِنَ الْفِدَاءِ ﴿عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ثُمَّ أَحَلَّ لَهُمَ الْغَنَائِمَ.

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ، عُوقِبُوا بِمَا صَنَعُوا يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ أَخْذِهِم الْفِدَاءَ ، فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ ، وَفَرَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَهُشِّمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَسَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿أَوَ لَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا ، قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ، بِأَخْذِكُمُ الْفِدَاءَ.

(۳۷۸۳۹) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا۔ تو وہ تین سو سے کچھ زیادہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو دیکھا تو وہ ایک ہزار سے کچھ زیادہ تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رُخ مبارک قبلہ کی جانب کر لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیے۔ اور (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اور ازار بند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔ اے اللہ! آپ نے جو مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ کہاں ہے؟ اے اللہ! اگر اہل اسلام میں سے یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو (پھر) آپ کی اس دھرتی پر کبھی عبادت نہیں کی جائے گی۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اپنے رب سے مدد طلب کرتے رہے اور اللہ سے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک گر گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (دوبارہ) چادر پہنائی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے ساتھ لگ گئے پھر کہا: اے پیغمبر خدا! آپ نے اپنے پروردگار سے جو مطالبہ کر لیا ہے کافی ہے۔ آپ کا پروردگار عنقریب آپ کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو پورا کر دے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾.

۲۔ پھر جب یہ دن (بدر کا) آیا اور باہم آمنا سامنا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی پس ان میں سے ستر آدمیوں کو قتل کیا گیا اور ستر آدمیوں کو ان میں سے قیدی بنایا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے پیغمبر خدا ﷺ! یہ (قیدی) لوگ (ہمارے) چچازاد، قوم اور بھائیوں میں سے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں۔ پس ان سے ہم جو (فدیہ) لیں گے وہ کفار پر قوت ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے دے تو یہ لوگ ہمارے لئے دست وبازو بن جائیں گے۔

۳۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا۔ بخدا! میری رائے وہ نہیں ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے ہے۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ آپ فلاں شخص، عمر رضی اللہ عنہ کا رشتہ دار، کو میرے حوالہ کریں تا کہ میں اس کی گردن مار ڈالوں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ عقیل کو کریں تا کہ وہ اس کی گردن اڑا دیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کے لئے کوئی رحم دلی نہیں ہے۔ یہ لوگ مشرکین کے سرغنہ، لیڈر اور راہنما ہیں۔

۴۔ جو بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیش فرمائی تھی وہ آپ ﷺ کو پسند آگئی اور جو بات میں نے عرض کی تھی۔ آپ ﷺ کو وہ پسند نہ آئی اور آپ ﷺ نے مشرکین سے فدیہ وصول کرلیا۔

۵۔ پھر اگلا دن ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہوا تو آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے ہوئے رو رہے تھے۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بتائیے! آپ کو اور آپ کے ساتھی کو کیا چیز رُلا رہی ہے؟ اگر مجھے رونے کی بات معلوم ہوئی تو میں بھی روؤں گا وگرنہ آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے میں بتکلف ہی رولوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھیوں نے جو فدیہ کے بارے میں میرے سامنے رائے پیش کی تو تحقیق مجھے اس درخت (قریب میں موجود درخت کی طرف اشارہ فرمایا) سے بھی قریب تمہارا عذاب پیش کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ، تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا﴾ سے لے کر ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ﴾ یعنی فدیہ ﴿عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا۔

۶۔ پھر جب اگلے سال احد کا دن آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بدر کے دن جو فدیہ لیا تھا اس کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدلہ دیا گیا۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم میں ستر شہید ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھاگ گئے اور آپ ﷺ کے سامنے والی رُباعی ٹوٹ گئی اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر موجود خود ٹوٹ گئی اور خون آپ ﷺ کے رُخ مبارک پر بہہ پڑا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا ، قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ یعنی فدیہ لے کر۔

(۳۷۸٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رُقَيَّةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَتْ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ، وَهِيَ امْرَأَةُ عُثْمَانَ، فَتَخَلَّفَ عُثْمَان، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يَوْمَئِذٍ ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَدْفِنُونَهَا إِذْ سَمِعَ عُثْمَانُ تَكْبِيرًا ، فَقَالَ : يَا أُسَامَةُ ، انْظُرْ مَا هَذَا التَّكْبِيرُ؟ فَنَظَرَ، فَإِذَا هُوَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عَلَى نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ ، يُبَشِّرُ بِقَتْلِ أَهْلِ بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ : لاَ وَاللهِ مَا هَذَا بِشَيْءٍ ، مَا هَذَا إِلاَّ الْبَاطِلُ ، حَتَّى جِيءَ بِهِمْ مُصَفَّدِينَ مُغَلَّلِينَ.

(حاکم ۲۱۷۔ بیہقی ۱۷۴)

(۳۷۸۴۰) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رقیہ بنتِ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئیں۔ اور آپ ﷺ بدر کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اس دن پیچھے رہ گئے۔ پھر جب یہ لوگ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دفن کر رہے تھے تو اس دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کی آواز سُنی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اسامہ! یہ تکبیر کی آواز کیسی؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا وہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے جو رسول اللہ ﷺ کی جدعاء (ناک کٹی) اونٹنی پر سوار تھے اور اہل بدر مشرکوں کی ہلاکت کی بشارت دے رہے تھے۔ (اس پر) منافقین نے کہا: بخدا! یہ کوئی (معتبر) بات نہیں ہے۔ یہ محض جھوٹ ہے۔ یہاں تک کہ مشرکین کو مقید کر کے اور خوب کس کر لایا گیا۔

(۳۷۸٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ ، قَالَ : أُسِرَ يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ سَبْعُونَ رَجُلاً ، وَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ ، فَجَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ فَخَيَّرَهُمْ ، فَقَالَ : مَا شِئْتُمْ ، إِنْ شِئْتُمْ اقْتُلُوهُمْ ، وَيُقْتَلُ مِنْكُمْ عِدَّتُهُمْ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخَذْتُمْ فِدَائَهُمْ ، فَتَقَوَّيْتُمْ بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَأْخُذُ الْفِدَاءَ نَتَقَوَّى بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَيُقْتَلُ مِنَّا عِدَّتُهُمْ ، قَالَ : فَقُتِلَ مِنْهُمْ عِدَّتُهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ. (عبدالرزاق ۹۴۰۲)

(۳۷۸۴۱) حضرت عبیدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن مشرکین میں سے ستر افراد قید کئے گئے اور ستر مشرکین قتل کئے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع فرمایا اور ان کو (قیدیوں کے بارے میں) اختیار دیا اور فرمایا۔ جو تم چاہو گے (وہی ہوگا) اگر تم چاہو گے تو تم انہیں قتل کر دو اور تم میں سے ان کی تعداد کے بقدر قتل کئے جائیں گے۔ اور اگر چاہو تو تم فدیہ لے لو۔ تاکہ تم اس کے ذریعہ راہ خدا میں تقویت پاؤ۔ انصار نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم فدیہ لیتے ہیں جس کے ذریعہ ہم راہ خدا میں تقویت حاصل کریں گے اور ہم میں اس کے بقدر قتل کئے جائیں۔ راوی کہتے ہیں: پس کفار کی تعداد کے بقدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے یوم اُحد کو قتل ہو گئے۔

(۳۷۸٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ. (ترمذی ۱۵۶۷۔ حاکم ۱۴۰)

(۳۷۸۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم ﷺ سے عبدالرحیم کی حدیث کی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

(۳۷۸٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ :كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى الْعَرِيشِ ، قَالَ :فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو ، يَقُولُ :اللَّهُمَّ انْصُرْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ ، فَإِنَّك إِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :بَعْضَ مُنَاشَدَتِكَ رَبَّكَ ، فَوَاللهِ لَيُنْجِزَنَّ لَكَ الَّذِي وَعَدَكَ.

(۳۷۸۴۳) حضرت زید بن یُثیع سے روایت ہے کہ بدر کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھپر پر تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگنی شروع کی اور فرمایا: ''اے اللہ! اس جماعت کی مدد فرما۔ اگر تو مدد نہیں کرے گا تو دھرتی پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ آپ کی اپنے رب کے ساتھ مناجات ہیں۔ بخدا! اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور آپ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔

(۳۷۸٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، قَالَ :قُدِمَ بِأُسَارَى بَدْرٍ ، وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مَنَاحَتِهِمْ، عَلَى عَوْفٍ وَمُعَوِّذٍ ابْنَيْ عَفْرَاءَ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ ، قَالَتْ :قُدِمَ بِالأُسَارَى فَأَتَيْتُ مَنْزِلِي ، فَإِذَا أَنَا بِسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ ، مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مَا مَلَكْتُ نَفْسِي أَنْ قُلْتُ :أَبَا يَزِيدَ ، أَعْطَيْتُم بِأَيْدِيكُمْ ، أَلاَ مُتُّم كِرَامًا ، قَالَتْ : فَوَاللهِ مَا نَبَّهَنِي إِلاَّ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ :أَيْ سَوْدَةُ :أَعَلَى اللهِ وَعَلَى رَسُولِهِ ؟ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَاللهِ إِنْ مَلَكْتُ نَفْسِي حَيْثُ رَأَيْتُ أَبَا يَزِيدَ أَنْ قُلْتُ مَا قُلْتُ. (حاکم ۲۲)

(۳۷۸۴۴) حضرت یحییٰ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے قیدیوں کو لایا گیا۔ اس وقت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ، حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، عفراء کے بیٹوں عوف اور معوّذ کی سوگ منانے والی عورتوں کے ساتھ آل عفراء کے ساتھ تشریف فرما تھیں۔ یہ عورتوں پر حجاب کا حکم اترنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ سودہ کہتی ہیں: قیدیوں کو لایا گیا۔ تو میں اپنے گھر کی طرف آئی تو مجھے اچانک، حجرہ کے کونے میں سہیل بن عمرو دکھائی دیا درانحالیکہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جمع (باندھے) کیے ہوئے تھے۔ پس جب میں نے اس کو دیکھا۔ تو میرا خود پر قابو نہ رہا اور میں نے کہہ دیا۔ ابو یزید! تم نے اپنے ہاتھوں سے (اپنا آپ) حوالہ کر دیا ہے۔ تم لوگ عزت کی موت کیوں نہ مر گئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بخدا! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر سے آنے والی آواز کے سوا کسی نے تنبیہ نہیں کی۔ کہ ''اے سودہ! کیا اللہ اور اس کے رسول سے بھی اُوپر؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ بخدا! جب میں نے ابو یزید کو دیکھا تو میرا خود پر قابو نہ رہا کہ جو میں نے کہنا تھا وہ میں نے کہہ دیا۔

(۳۷۸٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلاَءِ الأُسَارَى ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ

اللهِ ، قَوْمُكَ وَأَصْلُكَ ، اسْتَبْقِهِمْ وَاسْتَتِبْهُمْ ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَذَّبُوكَ وَأَخْرَجُوكَ ، قَدِّمْهُمْ نَضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنْتَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْحَطَبِ ، فَأَضْرِمَ الْوَادِيَ عَلَيْهِمْ نَارًا ، ثُمَّ أَلْقِهِمْ فِيهِ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : قَطَعَ اللَّهُ رَحِمَكَ ، قَالَ ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ.

فَقَالَ أُنَاسٌ : يَأْخُذُ بِقَوْلِ أَبِي بَكْرٍ ، وَقَالَ أُنَاسٌ : يَأْخُذُ بِقَوْلِ عُمَرَ ، وَقَالَ أُنَاسٌ : يَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيُلَيِّنُ قُلُوبَ رِجَالٍ فِيهِ ، حَتَّى تَكُونَ أَلْيَنَ مِنَ اللَّبَنِ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُشَدِّدُ قُلُوبَ رِجَالٍ فِيهِ ، حَتَّى تَكُونَ أَشَدَّ مِنَ الْحِجَارَةِ ، وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَثَلُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : (فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ، وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ عِيسَى ، قَالَ : ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا عُمَرُ مَثَلُ مُوسَى، قَالَ ﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ، فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ﴾ وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا عُمَرُ مَثَلُ نُوحٍ ، قَالَ : ﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا﴾ أَنْتُمْ عَالَةٌ فَلَا يَنْفَلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ ، أَوْ ضَرْبَةِ عُنُقٍ.

فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ ، فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الإِسْلَامَ ، قَالَ : فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا رَأَيْتُنِي فِي يَوْمٍ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ ، حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۷۸۴۵) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن تھا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم لوگوں کی اسیران بدر کے بارے میں کیا رائے ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! (یہ لوگ) آپ کی قوم وقبیلہ کے ہیں۔ آپ ان کی بقاء اور ان کی توبہ کے طلب گار رہیے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرلے (یعنی ہدایت دے دے)۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! ان لوگوں نے آپ کی تکذیب کی اور انہوں نے آپ کو (شہر سے) باہر نکالا۔ انہیں آگے کریں تا کہ ہم ان کی گردن زنی کریں۔ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ایسی وادی میں ہیں جہاں لکڑیاں بہت زیادہ ہیں۔ پس آپ ان پر اس وادی کو آگ سے دہکا دیں پھر آپ انہیں اس دہکتی آگ میں ڈال دیں۔ (اس پر) عباس نے کہا۔ اللہ تیرے رشتہ کو کاٹ دے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اندر چلے گئے۔ لوگوں نے کہنا شروع کیا۔ آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول لیں گے اور (بعض) لوگوں نے کہا: آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول لیں گے۔ اور (بعض) لوگوں نے کہا۔ آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن

رواحہ کا قول لیں گے۔ پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان (قیدیوں) کے بارے بعض مردوں کے دلوں کو نرم کر دیا ہے۔ یہاں تک وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو گئے ہیں۔ اور کچھ لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں سخت کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو گئے ہیں اور اے ابوبکر! تیری مثال تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہے۔ انہوں نے کہا تھا۔ ﴿فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي، وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾۔

اور تیری مثال۔ اے ابوبکر! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے۔ انہوں نے کہا تھا۔ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾۔

اور تیری مثال، اے عمر رضی اللہ عنہ! موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے۔ انہوں نے کہا تھا۔ ﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ، فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ﴾

اور اے عمر! تیری مثال حضرت نوح علیہ السلام کی طرح ہے انہوں نے کہا تھا۔ ﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا﴾۔

تم لوگ (اس وقت) مفلس ہو پس ان میں سے کوئی بھی رہائی نہیں پائے گا۔ مگر فدیہ کے ساتھ یا گردن مارنے کے ساتھ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! سہیل بن بیضاء کو مستثنیٰ کر دیجئے کیونکہ میں نے اس کو اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سُنا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے سکوت اختیار فرمالیا۔ ''پس مجھے اس دن سے زیادہ کسی دن یہ خوف لاحق نہیں ہوا کہ (کہیں) مجھ پر آسمان سے پتھر (نہ) گر پڑیں۔'' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ سہیل بن بیضاء کو استثناء ہے۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ﴾ آخر آیت تک۔

(۳۷۸٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: لَمْ يَقْتُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ صَبْرًا، إِلَّا عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ. (ابوداؤد ۲۶۷۹۔ بیہقی ۶۴)

(۳۷۸۴۶) حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن قید کر کے صرف عقبہ بن ابی مُعیط کو قتل کیا۔

(۳۷۸٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْ يَوْمَ بَدْرٍ صَبْرًا إِلَّا ثَلَاثَةً: عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ، وَطُعَيْمَةَ بْنَ عَدِي، وَكَانَ النَّضْرُ أَسَرَهُ الْمِقْدَادُ.

(۳۷۸۴۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن تین آدمیوں کو قید کر کے قتل فرمایا۔ عقبہ بن

ابی معیط، نضر بن الحارث اور طُعیمہ بن عدی کو۔ اور نضر بن حارث کو مقداد رضی اللہ عنہ نے قید کیا تھا۔

(۳۷۸۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَسَرَ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ ، فَرَآهُ بِلاَلٌ فَقَتَلَهُ.

(۳۷۸۴۸) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے امیہ بن خلف کو قید کر لیا۔ پھر اس کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو قتل کر دیا۔

(۳۷۸۴۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ ؟ قَالَ : فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ ، قَالَ : أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ ، فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، قَالَ : وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ ، أَوْ : رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ. (بخاری ۳۹۶۲۔ مسلم ۱۱۸)

(۳۷۸۴۹) حضرت سلیمان تیمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو جہل کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس کو کون دیکھے گا؟ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ چل دیئے تو انہوں نے اس کو اس حالت میں پایا کہ اس کو عفراء کے دو بیٹوں نے ایسا مارا تھا کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تو ابو جہل ہے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی کو پکڑا۔ میں ان لوگوں میں سب سے بلند ہوں جنھیں تم نے قتل کیا ہے۔

(۳۷۸۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَقْعَصَ أَبَا جَهْلٍ ابْنَا عَفْرَاءَ ، وَذَفَّفَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ.

(۳۷۸۵۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابو جہل پر موت اتارنے والی ضرب تو عفراء کے دو بیٹوں نے لگائی اور اس کو (آخری طور پر) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے موت کے گھاٹ اتارا۔

(۳۷۸۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ أَصْحَابُ أَبِي جَهْلٍ لأَبِي جَهْلٍ وَهُوَ يَسِيرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ : أَرَأَيْتَ مَسِيرَكَ إِلَى مُحَمَّدٍ ؟ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَلَكِنْ مَتَى كُنَّا تَبَعًا لِعَبْدِ مَنَافٍ ؟.

(۳۷۸۵۱) حضرت ثابت رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ابو جہل کے ساتھیوں نے ابو جہل سے کہا۔ جبکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بدر کے دن چل رہا تھا۔ محمد کی طرف اپنے جانے کا ہمیں بھی بتاؤ۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ نبی ہیں؟ ابو جہل نے کہا: ہاں! لیکن ہم عبد مناف کے پیرو کب سے ہیں؟

(۳۷۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي ، وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : انْتَهَيْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَقَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ وَهُوَ صَرِيعٌ ، وَهُوَ يَذُبُّ النَّاسَ عَنْهُ بِسَيْفِهِ ، فَقُلْتُ :

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَخْزَاكَ يَا عَدُوَّ اللهِ ، قَالَ :هَلْ هُوَ إِلاَّ رَجُلٌ قَتَلَهُ قَوْمُهُ ، قَالَ :فَجَعَلْتُ أَتَنَاوَلُهُ بِسَيْفٍ لِی غَيْرِ طَائِلٍ ، فَأَصَبْتُ يَدَهُ ، فَنَدَرَ سَيْفُهُ ، فَأَخَذْتُهُ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ ، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا أُقَلُّ مِنَ الأَرْضِ ، يَعْنِی مِنَ السُّرْعَةِ ، فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : آللَّهِ الَّذِی لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ؟ فَرَدَّدَهَا عَلَیَّ ثَلاَثًا ، فَخَرَجَ يَمْشِی مَعِی حَتَّى قَامَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَخْزَاكَ يَا عَدُوَّ اللهِ ، هَذَا كَانَ فِرْعَوْنَ هَذِهِ الأُمَّةِ.

قَالَ وَكِيعٌ :زَادَ فِيهِ أَبِی ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :فَنَفَّلَنِی رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ.

(۳۷۸۵۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں بدر والے دن ابوجہل کے پاس پہنچا جبکہ اس کے پاؤں پر ضرب لگی ہوئی تھی اور وہ نیم مردہ حالت میں تھا اور وہ خود سے لوگوں کو اپنی تلوار کے ذریعہ سے ہٹا رہا تھا۔ میں نے کہا۔ اے دشمنِ خدا! تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا ہے۔ کہا: کہ وہ ایسا شخص ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ پس میں نے اس کو اپنی چھوٹی سی تلوار سے لینا شروع کیا اور میں اس کے ہاتھ تک پہنچ گیا تو اس کی تلوار گر گئی۔ میں نے وہ تلوار پکڑ لی اور ابوجہل کو اسی تلوار کے ذریعہ سے مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں (وہاں سے) نکلا اور نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں (اس طرح) حاضر ہوا گویا کہ مجھے زمین سے اٹھایا گیا ہے (یعنی تیزی سے گیا) اور میں نے آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو خبر دی تو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا واقعی ہی؟ الذی لا الٰہ الا ھو؟ یہ بات آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھ پر تین مرتبہ دہرائی پھر آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میرے ہمراہ چلتے ہوئے باہر تشریف لائے یہاں تک کہ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے دشمنِ خدا! تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا۔ یہ شخص اس امت کا فرعون تھا۔ حضرت وکیع کہتے ہیں۔ میرے والد نے بواسطہ ابواسحاق از ابوعبیدہ یہ اضافہ کیا ہے کہ عبداللہ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھے اس کی تلوار عطا فرمائی۔

(۳۷۸۵۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَقَدْ قُلِّلُوا فِی أَعْيُنِنَا يَوْمَ بَدْرٍ ، حَتَّى قُلْتُ لِصَاحِبٍ لِی إِلَى جَنْبِی :كَمْ تَرَاهُمْ ؟ تَرَاهُمْ سَبْعِينَ . قَالَ :أُرَاهُمْ مِئَةً ، حَتَّى أَخَذْنَا مِنْهُمْ رَجُلاً فَسَأَلْنَاهُ ، فَقَالَ :كُنَّا أَلْفًا.

(۳۷۸۵۳) حضرت ابوعبیدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ البتہ تحقیق ہماری آنکھوں میں بدر کے دن (کفار کو) کم مقدار میں ظاہر کیا گیا یہاں تک کہ میں نے اپنے پہلو میں موجود ایک صاحب سے پوچھا: تمہارے خیال میں یہ کتنے ہیں؟ تمہارے خیال میں یہ ستر ہوں گے۔ اس نے جواب دیا۔ میرے خیال میں یہ ایک سو کی تعداد میں ہیں یہاں تک کہ ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو پکڑا اور ہم نے اس سے پوچھا۔ تو اس نے بتایا۔ کہ ہم ایک ہزار کی تعداد میں ہیں۔

(۳۷۸۵۴) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قُتِلَ

يَوْمَ بَدْرٍ خَمْسَةُ رِجَالٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، مِنْ قُرَيْشٍ ؛ مِهْجَعٌ مَوْلَى عُمَرَ ، يَحْمِلِ يَقُولُ :أَنَا مِهْجَعٌ ، وَإِلَى رَبِّي أَجْزَعُ ، وَقُتِلَ ذُو الشِّمَالَيْنِ ، وَابْنُ بَيْضَاءَ ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَعَامِرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ.

(۳۷۸۵۴) حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، بدر کے دن قریش میں سے پانچ مہاجرین قتل ہوئے حضرت عمر کے آزاد کردہ غلام مجع۔ یہ صاحب یہ کہتے ہوئے حملہ آور ہوئے۔ میں مجع ہوں اور اپنے رب کی طرف ہی ڈرتے ہوئے لپکتا ہوں۔ اور ذوالشمالین، ابن بیضاء، عبیدہ بن حارث اور عامر بن ابی وقاص قتل ہوئے۔

(۳۷۸۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ : إِنَّ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْحَرْبَةَ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَلاَ يُؤْتَى بِأَسِيرٍ إِلاَّ أَوْجَرَهَا إِيَّاهُ ، قَالَ : فَلَمَّا أُخِذَ الْعَبَّاسُ ، قَالَ لآخِذِهِ :أَتَدْرِي مَنْ أَنَا ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :أَنَا عَمُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلاَ تَذْهَبْ بِي إِلَى عُمَرَ ، قَالَ :فَأَمْسَكَهُ، وَأُخِذَ عَقِيلٌ ، وَقَالَ لآخِذِهِ :تَدْرِي مَنْ أَنَا ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَأَمْسَكَ النَّاسُ.

(۳۷۸۵۵) حضرت ثابت کہتے ہیں کہ بدر کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نیزہ تھا۔ جب بھی کوئی قیدی لایا جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ نیزہ اس کے منہ میں مارتے۔ راوی کہتے ہیں: جب عباس کو پکڑا گیا تو انہوں نے اپنے پکڑنے والے سے کہا۔ تم مجھے جانتے ہو؟ اس آدمی نے جواب دیا۔ نہیں! عباس نے کہا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہوں۔ پس تم مجھے عمر کے پاس نہ لے کر جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: وہ آدمی رک گیا۔ پھر عقیل کو پکڑا گیا تو انہوں نے اپنے پکڑنے والے سے کہا۔ تم مجھے جانتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں! عقیل نے کہا۔ میں رسول اللہ کا چچازاد ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگ رک گئے۔

(۳۷۸۵۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، يَعْنِي جَدَّهُ ، عَنْ ذِي الْجَوْشَنِ الضَّبَابِيِّ ، قَالَ :أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ فَرَغَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بِابْنِ فَرَسٍ لِي ، يُقَالُ لَهَا :الْقَرْحَاءُ ، فَقُلْتُ :يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ بِابْنِ الْقَرْحَاءِ لِتَتَّخِذَهُ ، قَالَ :لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، وَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ أُقِيضَكَ بِهِ الْمُخْتَارَةَ مِنْ دُرُوعِ بَدْرٍ فَعَلْتُ ، قُلْتُ :مَا كُنْتُ أُقِيضُكَ الْيَوْمَ بِغُرَّةٍ لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ :يَا ذَا الْجَوْشَنِ ، أَلاَ تُسْلِمُ فَتَكُونَ مِنْ أَوَّلِ هَذَا الأَمْرِ ، قُلْتُ :لاَ ، قَالَ :وَلِمَ ؟ قُلْتُ :إِنِّي رَأَيْتُ قَوْمَكَ وَلِعُوا بِكَ ، قَالَ :فَكَيْفَ مَا بَلَغَكَ عَنْ مَصَارِعِهِمْ ؟ قُلْتُ :قَدْ بَلَغَنِي ، قَالَ :فَأَنَّى يُهْدَى بِكَ ؟ قُلْتُ :إِنْ تَغْلِبْ عَلَى الْكَعْبَةِ وَتَقْطُنْهَا، قَالَ :لَعَلَّكَ إِنْ عِشْتَ أَنْ تَرَى ذَلِكَ.

ثُمَّ قَالَ :يَا بِلاَلُ ، خُذْ حَقِيبَةَ الرَّجُلِ ، فَزَوِّدْهُ مِنَ الْعَجْوَةِ ، فَلَمَّا أَدْبَرْتُ ، قَالَ :أَمَا إِنَّهُ خَيْرُ فُرْسَانِ بَنِي عَامِرٍ ، قَالَ :فَوَاللهِ ، إِنِّي بِأَهْلِي بِالْغَوْرِ إِذْ أَقْبَلَ رَاكِبٌ ، فَقُلْتُ :مِنْ أَيْنَ أَنْتَ ؟ قَالَ :مِنْ مَكَّةَ، قَالَ :قُلْتُ : مَا فَعَلَ النَّاسُ ؟ قَالَ :قَدْ وَاللهِ غَلَبَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ وَقَطَنَهَا ، فَقُلْتُ :هَبِلَتْنِي أُمِّي ، لَوْ أُسْلِمُ يَوْمَئِذٍ ، ثُمَّ أَسْأَلُهُ

الْحِيرَةَ لَأَقْطَعَنِيهَا ، قَالَ : وَاللهِ لاَ أَشْرَبُ الدَّهْرَ مِنْ كُوزٍ ، وَلاَ يَضْرِطُ الدَّهْرَ تَحْتِي بِرْذَوْنٌ. (مسند ۵۵۹)

(۳۷۸۵۶) حضرت ذی الجوشن سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جبکہ آپ ﷺ اہل بدر سے فارغ ہو گئے تھے۔ اپنے ایک گھوڑے کے بچے کو لے کر حاضر ہوا۔ جس گھوڑے کا نام۔ القرحاء۔ تھا اور میں نے عرض کیا۔ اے محمد! میں آپ کے پاس اس قرحاء کا بچہ لے کر آیا ہوں تا کہ یہ آپ لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اگر تم اس کے بدلہ میں مجھ سے بدر کی زرہ میں سے منتخب ذرہ بدلہ میں لینا چاہتے ہو تو پھر میں یہ لے سکتا ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ میں آج آپ سے اس گھوڑے کے عوض کچھ نہیں لوں گا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ذوالجوشن! کیا تم اسلام نہیں لے آئے تا کہ تم اس معاملہ (دین) کے پہلوں میں سے ہو جاؤ؟ میں نے جواب دیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: میں آپ کی قوم کو دیکھتا ہوں کہ وہ آپ کے درپے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ان کے پچھاڑے ہوئے (مُردوں) کے بارے میں کیسی خبر پہنچی ہے؟ میں نے کہا: وہ تو مجھے پہنچی ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کب تیرے ذریعہ سے ہدایت دی جائے گی؟ میں نے کہا۔ اگر آپ کو مکہ پر غلبہ اور وہاں پر آباد ہونا میسر آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہو سکتا ہے کہ تو اس بات کو دیکھنے تک زندہ رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اس آدمی کا توشہ دان پکڑ و اور اس کو توشہ میں عجوہ دے دو۔ پھر جب رُخ پھیر کر مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ خبردار! یہ بنو عامر کا بہترین گھڑسوار ہے۔ راوی کہتے ہیں: بخدا! میں عوذاء مقام پر اپنے گھر والوں کے ساتھ تھا کہ ایک سوار سامنے آیا۔ میں نے پوچھا۔ تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ مکہ سے میں نے پوچھا۔ (وہاں) لوگوں کا کیا ہوا؟ اس آدمی نے کہا بخدا! مکہ پر محمد کا غلبہ ہو گیا ہے اور وہ وہاں پر آباد ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا۔ میری ماں مجھے گم پائے۔ کاش میں اس دن اسلام لے آتا۔ پھر میں ان سے حیرہ کی سلطنت بھی مانگتا تو مجھے مل جاتی۔ خدا کی قسم! میں کبھی صراحی سے نہیں پیوں گا اور میرے نیچے کبھی گھوڑا نہیں آئے گا۔

(۳۷۸۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ بَدْرٍ : عَلَيْكَ بِالْعِيرِ لَيْسَ دُونَهَا شَيْءٌ ، فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ أَسِيرٌ فِي وَثَاقِهِ : لاَ يَصْلُحُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِمَهْ ؟ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ ، وَقَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ. (ترمذی ۳۰۸۰۔ احمد ۲۲۹)

(۳۷۸۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ بدر سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ سے کہا گیا۔ آپ پر قافلہ لازم ہے اس کے سوا کوئی چیز نہیں۔ (یعنی قافلہ کو بھی قابو کریں) پس آپ ﷺ کو عباس نے ...... وہ بیڑی میں جکڑے ہوئے تھے ...... آواز دی۔ یہ درست نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ کیوں؟ عباس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا (کیا ہوا) وعدہ عطا کر دیا ہے۔

(۳۷۸۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كَانَ عَلَى الزُّبَيْرِ يَوْمَ بَدْرٍ عِمَامَةٌ

صَفْرَاءُ ، مُعْتَجِرًا بِهَا ، فَنَزَلَتِ الْمَلاَئِكَةُ وَعَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ.

(۳۷۸۵۸) حضرت زبیر کی اولاد میں سے ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ یوم بدر میں حضرت زبیر ایک زرد رنگ عمامہ پہنے ہوئے تھے اور اس کا پلہ منہ پر لیا ہوا تھا۔ پس فرشتے بھی اس حالت میں اُترے کہ ان پر زرد رنگ کے عمامہ تھے۔

(۳۷۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۷۸۵۹) حضرت زبیر سے بھی ایسی روایت ہے۔

(۳۷۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ، فَقَالَ: هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمَ الآنَ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ. (بخاری ۳۹۸۰۔ مسلم ۶۴۳)

(۳۷۸۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم نے اس بات کو حق پالیا جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (مردے) اس وقت جو بات کہہ رہا ہوں اس کو سن رہے ہیں۔

(۳۷۸۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِلاَّ فَرَسَانِ ، كَانَ عَلَى أَحَدِهِمَا الزُّبَيْرُ.

(۳۷۸۶۱) حضرت ہشام سے روایت ہے کہ یوم بدر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو گھوڑے تھے۔ ان میں سے ایک پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۷۸۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : عُرِضْتُ أَنَا ، وَابْنُ عُمَرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتُصْغِرْنَا ، وَشَهِدْنَا أُحُدًا.

(۳۷۸۶۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم بدر کو مجھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو ہمیں چھوٹا سمجھا گیا اور ہم اُحد میں شریک ہوئے۔

(۳۷۸۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ : إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لأَخَضْنَاهَا ، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا ، قَالَ : فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ.

قَالَ : فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ ، وَفِيهِمْ غُلاَمٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ ، فَأَخَذُوهُ ، فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ ، فَيَقُولُ : مَا لِي عِلْمٌ

بِأَبِي سُفْيَانَ ، وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ ، وَعُتْبَةُ ، وَشَيْبَةُ ، وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ ، فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ ، فَإِذَا ضَرَبُوهُ ، قَالَ : نَعَمْ ، أَنَا أُخْبِرُكُمْ ، هَذَا أَبُو سُفْيَانَ ، فَإِذَا تَرَكُوهُ ، قَالَ : مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ ، وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ ، وَعُتْبَةُ ، وَشَيْبَةُ ، وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ ، فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا ضَرَبُوهُ.
وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ ، قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّكُمْ لَتَضْرِبُونَهُ إِذَا صَدَقَكُمْ ، وَتَتْرُكُونَهُ إِذَا كَذَبَكُمْ ، قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ ، يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَاهُنَا وَهَاهُنَا ، فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۱۴۰۳۔ ابوداؤد ۲۶۷۴)

(۳۷۸۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (بھی) اعراض کیا۔ پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی مُراد ہم ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں گھوڑے سمندر میں ڈالنے کا حکم دیں گے تو البتہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں گے۔ اور اگر آپ ہمیں برکِ غماد تک گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں گے تو ہم یہ بھی کریں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آمادہ فرمایا۔

۲۔ راوی کہتے ہیں۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم چل پڑے یہاں تک کہ وہ بدر میں جا کر اترے تو ان کے پاس قریش کے پانی بھرنے والے اونٹ آپہنچے اور ان میں بنوحجاج کا ایک کالا غلام بھی تھا۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو پکڑ لیا۔ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سوال کیا۔ اس نے جواب دیا۔ مجھے ابوسفیان کا کوئی علم نہیں ہے لیکن یہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف (آرہے) ہیں۔ پس یہ غلام جب یہ بات کہتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو مارتے۔ اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو مارتے تو وہ کہتا۔ ہاں! میں بتاتا ہوں۔ یہ ابوسفیان (آرہا) ہے۔ پھر جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو چھوڑ دیتے تو وہ پھر کہتا۔ مجھے ابوسفیان کا کوئی علم نہیں ہے لیکن یہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ، اور امیہ بن خلف لوگوں کے ساتھ (آرہے) ہیں۔ پھر جب وہ یہ بات کہتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پھر اس کو مارتے۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معاملہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مڑے اور فرمایا: اور جب یہ تمہارے ساتھ جھوٹ بولتا ہے تو تم اس کو چھوڑ دیتے ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں کی جائے قتل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھ کر فرمایا: یہاں، یہاں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعیین کردہ جگہ سے کوئی کافر ادھر ادھر (قتل) نہیں ہوا۔

(٣٧٨٦٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ

عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ نَتَرَائَى الْهِلَالَ ، فَرَأَيْتُهُ وَكُنْتُ حَدِيدَ الْبَصَرِ ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ : مَا تَرَاهُ ؟ وَجَعَلَ عُمَرُ يَنْظُرُ وَلَا يَرَاهُ ، فَقَالَ عُمَرُ : سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ ، قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِي مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالأَمْسِ ، يَقُولُ : هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَهَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ : فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا تِلْكَ الْحُدُودَ يُصْرَعُونَ عَلَيْهَا.

ثُمَّ جُعِلُوا فِي بِئْرٍ ، بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ ، وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ : هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا ؟ فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا ؟ قَالَ : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ يَرُدُّونَ عَلَيَّ شَيْئًا. (احمد ۲۶۔ ابویعلی ۱۳۵)

(۳۷۸۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ، مدینہ کے درمیان چاند دیکھ رہے تھے۔ میری نظر تیز تھی۔ سو میں نے چاند دیکھ لیا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنا شروع کیا۔ آپ نے چاند نہیں دیکھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے رہے لیکن انہیں نظر نہیں آیا۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھے بھی عنقریب نظر آ جائے گا۔ میں اپنے بستر پر چت لیٹا ہوا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اہل بدر کے بارے میں بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل بدر کے قتل گاہ پچھلی رات دکھا دیئے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انشاء اللہ یہ جگہ کل فلاں شخص کی مقتل ہوگی اور یہ جگہ انشاء اللہ فلاں شخص کی مقتل ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ وہ کفار انہی حُدود پر قتل کئے گئے۔ ان سے خطاء نہیں ہوئے۔ پھر مقتولین کفار کو کنوئیں میں ایک دوسرے پر ڈال کر پھینک دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس پہنچے۔ اور فرمایا: اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! اللہ، اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے تم نے اس کو برحق پایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان جسموں سے کیسے کلام فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بات میں کہہ رہا ہوں تم اس کو ان سے زیادہ نہیں سُن رہے۔ لیکن یہ بات ہے کہ وہ مجھے کوئی جواب نہیں دے سکتے۔

(۳۷۸۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : تَبَارَزَ عَلِيٌّ ، وَحَمْزَةُ ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ ، فَنَزَلَتْ فِيهِمْ : ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾. (بخاری ۳۹۶۵۔ نسائی ۱۱۳۴۲)

(۳۷۸۶۵) حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے ساتھ مبارزت کی تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ

اخْتَصَمُوا فِی رَبِّهِمْ﴾.

(۳۷۸۶۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ : مَنْ أَسَرَ أُمَّ حَكِيمِ بِنْتَ حِزَامٍ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَهَا ، فَأَسَرَهَا رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَكَتَفَهَا بِذُؤَابَتِهَا ، فَلَمَّا سَمِعَ مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ خَلَّى سَبِيلَهَا.

(۳۷۸۶۶) حضرت ابوالسفر سے روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ جس کسی نے ام حکیم بنت حزام کو قید کیا ہوا ہے وہ اس کو آزاد کر دے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو امان دے دی ہے۔ ایک انصاری آدمی نے ان کو قید کیا تھا اور ان کے ہاتھوں کو پچھلی طرف ان کے بالوں کے ساتھ باندھا ہوا تھا۔ پس جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کو سُنا تو انہوں نے اس کو آزاد کر دیا۔

(۳۷۸۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ : ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ نَزَلَتْ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْ يَنْحَازُوا ، وَلَوِ انْحَازُوا لَمْ يَنْحَازُوا إِلاَّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ.

(ابو داؤد ۲۶۴۱۔ نسائی ۸۶۵۴)۔

(۳۷۸۶۷) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے۔ ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ یہ آیت یوم بدر کو نازل ہوئی اور اہل ایمان کے لئے بھاگنے کی کوئی راہ نہیں تھی۔ اور اگر وہ بھاگتے تو مشرکین ہی کی طرف بھاگنا ہوتا۔

(۳۷۸۶۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَمَّتِي حَارِثَةُ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَانْطَلَقَ غُلاَمًا نَظَّارًا ، مَا انْطَلَقَ لِقِتَالٍ ، فَأَصَابَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ ، فَجَائَتْ عَمَّتِي أُمُّهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْنِي حَارِثَةُ ، إِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاحْتَسَبْتُ ، وَإِلاَّ فَسَتَرَى مَا أَصْنَعُ ، فَقَالَ : يَا أُمَّ حَارِثَةَ ، إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ ، وَإِنَّ حَارِثَةَ فِي الْفِرْدَوْسِ الأَعْلَى. (احمد ۲۱۵۔ طبرانی ۳۲۳۴)

(۳۷۸۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن میری پھوپھی کا بیٹا حارثہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ چلا۔ اور یہ لڑکا محض دیکھنے کے لئے چلا تھا۔ یہ لڑائی کے لئے نہیں چلا تھا۔ اس کو ایک تیر لگ گیا اور اس نے اس کو قتل کر دیا۔ پس اس کی والدہ جو کہ میری پھوپھی تھی۔ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا حارثہ اگر تو جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور ثواب کی امید کرتی ہوں۔ وگرنہ آپ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ! سُنو! جنتیں تو بہت سی ہیں۔ لیکن حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

(۳۷۸۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، قَالَ : مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلاَّ أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا ، وَأَبِي حُسَيْلٌ ، قَالَ : فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ ، فَقَالُوا : إِنَّكُمْ

تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا ؟ فَقُلْنَا : مَا نُرِيدُهُ ، مَا نُرِيدُ إِلاَّ الْمَدِينَةَ ، فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَلاَ نُقَاتِلُ مَعَهُ ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ : انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ، وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ.

(۳۷۸۶۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بدر میں حاضری سے یہ بات مانع ہوئی کہ میں اور ابوحسیل نکلے۔ فرماتے ہیں: تو ہمیں کفارِ قریش نے پکڑ لیا۔ اور انہوں نے کہا: تم لوگ محمد کا ارادہ رکھتے ہو؟ ہم نے کہا: ہمارا ارادہ محمد کی طرف (جانے کا) نہیں ہے۔ ہمارا ارادہ تو صرف مدینہ (میں جانے کا) ہے۔ اس پر کفار نے ہم سے خدا کا عہد و پیمان لیا کہ ہم ضرور بالضرور مدینہ کی طرف جائیں گے اور ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قتال نہیں کریں گے۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتلائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں چلے جاؤ۔ ہم ان کے لئے بہت ہیں۔ ہم ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد کے طالب ہیں۔

(۳۷۸۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا : إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ.

(بخاری ۲۹۰۰۔ ابو داؤد ۲۶۵۶)

(۳۷۸۷۰) حضرت حمزہ بن ابی اسید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن، جبکہ ہم نے قریش کے خلاف صف بندی کر لی اور قریش نے ہمارے خلاف صف بندی کر لی: فرمایا: جب وہ تمہارے قریب آئیں گے تب تم ان پر نیزہ بازی کرنا۔

(۳۷۸۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ طَلْحَةُ صَاحِبَ رَايَةِ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقَتَلَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُبَارَزَةً.

(۳۷۸۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن طلحہ مشرکین کی طرف سے جھنڈا بردار تھا پس اس کو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مبارزۃً قتل فرمایا تھا۔

(۳۷۸۷۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ : مَنْ لَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلاَ يَقْتُلْهُ ، فَإِنَّهُمْ أُخْرِجُوا كُرْهًا.

(۳۷۸۷۲) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ارشاد فرمایا تھا۔ تم میں سے جو کوئی بنو ہاشم کو ملے تو وہ ان کو قتل نہ کرے کیونکہ انہیں زبردستی (جنگ میں) نکالا گیا ہے۔

(۳۷۸۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَصَلَبَهُ إِلَى شَجَرَةٍ.

(۳۷۸۷۳) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن قریش کے ایک مشرک کو قتل کیا اور اس کو درخت پر لٹکا دیا۔

(۳۷۸۷٤) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ أَهْلَ بَدْرٍ كَانُوا ثَلاَثَ مِئَةٍ وَثَلاَثَةَ عَشَرَ ، الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ ، وَكَانَتْ هَزِيمَةُ بَدْرٍ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ جُمُعَةٍ.

(۳۷۸۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل بدر تین سو تیرہ تھے۔ ان میں پچھتر مہاجرین تھے اور بدر (میں کفار) کی شکست شب جمعہ سترہ رمضان کو ہوئی تھی۔

(۳۷۸۷٥) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ بَدْرٍ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ ، الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَسَبْعُونَ. (احمد ۲۴۸۔ بزار ۱۷۸۳)

(۳۷۸۷۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین سو دس سے کچھ اُوپر تھے اور ان میں مہاجرین کی تعداد چھہتر تھی۔

(۳۷۸۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلاَثُ مِئَةٍ ، وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلاَّ مُؤْمِنٌ. (بخاری ۳۹۵۷)

(۳۷۸۷۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی تعداد تین سو دس سے کچھ اُوپر تھی اور ہم باہم یہ گفتگو کرتے تھے کہ ان کی تعداد حضرت طالوت کے ان ساتھیوں جتنی ہے جنہوں نے حضرت طالوت کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ اور حضرت طالوت کے ساتھ صرف مومنوں نے ہی نہر پار کی تھی۔

(۳۷۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : عِدَّةُ الَّذِينَ شَهِدُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا كَعِدَّةِ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَ طَالُوتَ النَّهَرَ ، عِدَّتُهُمْ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَثَلاَثَةَ عَشَرَ.

(۳۷۸۷۷) حضرت عَبیدہ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ بدر میں حاضر ہونے والوں کی تعداد حضرت طالوت کے ہمراہ نہر پار کرنے والوں جتنی تھی اور ان کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔

(۳۷۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : كَانَ عِدَّةُ أَصْحَابِ طَالُوتَ يَوْمَ جَالُوتَ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ.

(۳۷۸۷۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یوم جالوت کو حضرت طالوت کے ساتھیوں کی تعداد تین سو دس سے کچھ اُوپر تھی۔

(۳۷۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : كَانَ

عِدَّةُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ مِئَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ ، وَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهُمْ عِدَّةُ أَصْحَابِ طَالُوتَ يَوْمَ جَالُوتَ ، الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ.

(۳۷۸۷۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعداد (یوم بدر کو) تین سو دس سے کچھ اُوپر تھی۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا خیال یہ تھا کہ وہ اس تعداد میں ہیں جس تعداد نے یوم جالوت کو حضرت طالوت کے ہمراہ نہر کو پار کیا تھا۔ اور ان کے ہمراہ نہر کو صرف اہل ایمان ہی نے پار کیا تھا۔

(۳۷۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الأَنْصَارِيِّ ؛ أَنَّ مَلَكًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَصْحَابُ بَدْرٍ فِيكُمْ ؟ فَقَالَ : أَفْضَلُ النَّاسِ ، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ.

(۳۷۸۸۰) حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں اصحاب بدر کا کیا مقام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب سے افضل لوگ ہیں۔ فرشتہ نے عرض کیا۔ فرشتوں میں یہی مقام ان فرشتوں کا ہے جو بدر کی جنگ میں شریک ہوئے ہیں۔

(۳۷۸۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا ، يَعْنِي حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ ، وَمَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا ! مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

(۳۷۸۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ، بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے: شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے دل پر جھانک کر فرمایا: تم جو کچھ چاہو کرو۔ تحقیق میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

(۳۷۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا : يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ؟ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ. (بخاری ۳۰۸۱۔ مسلم ۱۹۴۲)

(۳۷۸۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ، حاطب اہل بدر میں سے نہیں ہیں؟ اور تمہیں کیا خبر ہے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے دلوں میں جھانک کر دیکھا ہو تو فرمایا: تم جو چاہو کرو۔ تحقیق تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی ہے۔

(۳۷۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِعُمَرَ : وَمَا يُدْرِيكَ ، لَعَلَّ اللَّهَ قَدَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ :

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ. (احمد ۱۰۹- ابویعلی ۵۴۹۷)

(۳۷۸۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہیں کیا خبر ہے، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے دلوں میں جھانک کر دیکھا تو فرمایا: تم جو چاہو کرو؟

(۳۷۸۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ :اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

(۳۷۸۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر جھانک کر دیکھا تو فرمایا: تم جو چاہو کرو تحقیق میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

(۳۷۸۸٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا لَيْثٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَكِي حَاطِبًا ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَذَبْتَ ، لاَ يَدْخُلُهَا ، إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

(۳۷۸۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا غلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کرنے کے لئے آیا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حاطب رضی اللہ عنہ ضرور بالضرور آگ میں داخل کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ حاطب رضی اللہ عنہ، آگ میں نہیں جائے گا۔ (کیونکہ) تحقیق وہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا ہے۔

(۳۷۸۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ :جَاءَ جِبْرَائِيلُ ، أَوْ مَلَكٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :مَا تَعُدُّونَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيكُمْ ؟ قَالَ :خِيَارُنَا ، قَالَ :كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا خِيَارُ الْمَلاَئِكَةِ. (ابن ماجه ۱۶۰- احمد ۴۶۵)

(۳۷۸۸۶) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام یا کوئی دوسرا فرشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: جو لوگ بدر میں حاضر ہوئے ہیں۔ انہیں آپ کیا شمار کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے میں افضل شمار کرتے ہیں۔ اس نے جواب میں کہا: اسی طرح وہ فرشتے ہمارے ہاں بہترین فرشتے ہیں۔

(۳۷۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ ﴾ قَالَ :هَذَا يَوْمَ بَدْرٍ خَاصَّةً.

(۳۷۸۸۷) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ یہ حکم خاص طور پر بدر کے دن تھا۔

(۳۷۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ قَالَ :هَذَا يَوْمَ بَدْرٍ خَاصَّةً ، لَيْسَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۳۷۸۸۸) حضرت حسن ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ یہ یوم بدر کی خاصیت تھی۔ لشکر سے فرار کبیرہ گناہوں میں سے نہیں ہے۔

(۳۷۸۸۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِدَاءَ الْعَرَبِيِّ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً ، وَجَعَلَ فِدَاءَ الْمَوْلَى عِشْرِينَ أُوقِيَّةً ، الأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

(۳۷۸۸۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عربی (آقا) کا فدیہ، یوم بدر کو چالیس اوقیہ اور غلام کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر فرمایا تھا۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

(۳۷۸۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ عَاصِمِ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ.

(۳۷۸۹۰) حضرت ابوالزناد سے منقول ہے کہ بدر کے دن عاص بن منبہ بن حجاج کی تلوار صفی (وہ مقدار جو حاکم تقسیم غنیمت سے قبل اپنے لئے مقرر کرے) بنی تھی۔

(۳۷۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ :قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ أَهْلِ بَدْرٍ. (بخاری ۳۰۵۰۔ احمد ۸۴)

(۳۷۸۹۱) حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اہل بدر کے فدیہ میں حاضر ہوا تھا۔

(۳۷۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ قَوْلَهُ : ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَالدُّخَانُ قَدْ مَضَى.

(۳۷۸۹۲) حضرت ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ ہم باہم یہ گفتگو کرتے تھے کہ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ سے مراد بدر کا دن ہے اور دھواں جا چکا ہے۔

(۳۷۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :اشْتَرَكْنَا يَوْمَ بَدْرٍ أَنَا ، وَعَمَّارٌ ، وَسَعْدٌ فِيمَا أَصَبْنَا يَوْمَ بَدْرٍ ، فَأَمَّا أَنَا ، وَعَمَّارٌ فَلَمْ نَجِءْ بِشَيْءٍ ، وَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ.

(۳۷۸۹۳) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن ہم تینوں، عمار، سعد اور میں حاصل ہونے والی غنیمت میں مشترک ہو گئے۔ میں اور عمار تو کچھ بھی نہ لائے جبکہ حضرت سعد دو قیدی بنا کر لائے۔

(۳۷۸۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :كَانَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو رَجُلاً أَعْلَمَ مِنْ شَفَتِهِ السُّفْلَى ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُسِرَ

بَدْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، انْزِعْ ثَنِيَّتَيْهِ السُّفْلَيَيْنِ فَيُدْلَعَ لِسَانُهُ ، فَلاَ يَقُومَ عَلَيْكَ خَطِيبًا بِمَوْطِنٍ أَبَدًا ، فَقَالَ : لاَ أُمَثِّلُ ، فَيُمَثِّلَ اللَّهُ بِي.

(۳۷۸۹۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سہیل بن عمرو ایک ایسا آدمی تھا جس کا نچلا ہونٹ پھٹا ہوا تھا۔ جب وہ بدر کے دن قید کر کے لایا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے سامنے والے نچلے دو دانت اکھیڑ دیجئے تاکہ اس کی زبان باہر نکل آئے اور یہ آپ کی مخالفت میں کسی بھی جگہ بات نہ کر سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مُثلہ نہیں کرتا کہ (بدلہ میں) اللہ تعالیٰ میرا مُثلہ فرمائے۔

(۳۷۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِقَوْمٍ سُودِ الرُّؤُوسِ قَبْلَكُمْ ، كَانَتْ نَارٌ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ أَسْرَعَ النَّاسُ فِي الْغَنَائِمِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿لَوْلاَ كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ، فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّبًا﴾.

(۳۷۸۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے سیاہ رنگ سروں والوں کے لئے غنیمتیں حلال نہیں تھیں۔ آسمان سے آگ اُترتی تھی اور غنائم کو کھا لیتی تھی۔ پھر جب بدر کا دن آیا تو لوگوں نے غنائم میں جلد بازی شروع کی۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ ﴿لَوْلاَ كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ، فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّبًا﴾.

(۳۷۸۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ بَدْرٍ مِهْجَعٌ.

(۳۷۸۹۶) حضرت قاسم بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ بدر کے دن اہل اسلام میں سب سے پہلے شہید ہونے والے حضرت مہجع رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۶) هَذَا مَا حَفِظَ أَبُو بَكْرٍ فِي أُحُدٍ ، وَمَا جَاءَ فِيهَا

یہ وہ احادیث ہیں جنہیں واقعہ اُحد اور اس کے حالات کے بارے میں ابو بکر (ابن شیبہ) نے محفوظ کیا ہے

(۳۷۸۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُشْرِكِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ مَكَرَ فِيهِ بِهِمْ.

(۳۷۸۹۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن مشرکین کے ساتھ چال چلی تھی۔ اور یہ پہلا دن

تھا جس میں آپ ﷺ نے ان کے ساتھ چال چلی تھی۔

(۳۷۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ وَصَاحَ إِبْلِيسُ :أَيْ عِبَادَ اللهِ ، أُخْرَاكُمْ ، قَالَ :فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ ، قَالَ :فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ ، فَقَالَ :عِبَادَ اللهِ ، أَبِي أَبِي ، قَالَتْ :فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ ، قَالَ عُرْوَةُ :فَوَاللهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

(۳۷۸۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب اُحد کا دن تھا، مشرکین کو شکست ہوئی تو شیطان نے آواز لگائی: اے بندگانِ خدا اپنے پیچھے والوں کو دیکھو۔ آگے کے لوگ پیچھے گئے تو پیچھے والوں کے ساتھ مل گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس دوران حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ اپنے والد کے مقابل تھے تو انہوں نے کہا۔ اے بندگانِ خدا! میرے والد۔ میرے والد۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ بخدا! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ رکے یہاں تک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے انہیں قتل کر دیا۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ کہتے ہیں۔ بخدا! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ میں خیر باقی رہی یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

(۳۷۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ ، فَرَأَى الْمُسْلِمُونَ بِإِخْوَانِهِمْ مُثْلَةً سَيِّئَةً ، جَعَلُوا يَقْطَعُونَ آذَانَهُمْ وَآنَافَهُمْ ، وَيَشُقُّونَ بُطُونَهُمْ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَئِنْ أَنَالَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ لَنَفْعَلَنَّ وَلَنَفْعَلَنَّ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ، وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بَلْ نَصْبِرُ. (ابن جرير ۱۹۵۔ احمد ۱۳۵)

(۳۷۸۹۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب اُحد کا دن تھا اور مشرکین واپس ہو گئے تھے تو مسلمانوں نے اپنے بھائیوں کو بدترین مُثلہ کی حالت میں دیکھا۔ مشرکین نے مسلمانوں کے کانوں اور ناکوں کو کاٹا تھا اور ان کے پیٹ چاک کیے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر دسترس دی تو ضرور بالضرور ہم بھی ان کے ساتھ (یہی رویہ) اختیار کریں گے۔ اور یہی رویہ اختیار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ، وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہم صبر کریں گے۔

(۳۷۹۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ سَعْدٌ أَشَدَّ الْمُسْلِمِينَ بَأْسًا يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۰۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کی جنگ میں مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ لڑائی لڑنے والے حضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۷۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ النَّاسَ انْجَفَلُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ يَرْمِي ، وَفَتًى يَنبُلُ لَهُ ، فَكُلَّمَا فَنِيَتْ نَبْلُهُ ، دَفَعَ إِلَيْهِ نَبْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : ارْمِهِ أَبَا إِسْحَاقَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ طَلَبُوا الْفَتَى فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ.

(۳۷۹۰۱) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے۔ جنگ اُحد میں لوگ نبی کریم ﷺ سے دور رہ گئے تھے اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تیر اندازی کر رہے تھے۔ اور ایک جوان انہیں تیر اندازی کے لئے تیر پکڑا رہا تھا۔ پس جونہی ایک تیر چلتا تو وہ دوسرا تیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیتے۔ پھر اس نے کہا۔ اے ابو اسحاق! اس پر تیر پھینکو۔ پھر بعد میں لوگوں نے اس (تیر پکڑانے والے) جوان کو تلاش کیا۔ لیکن لوگوں کو اس جوان پر قدرت نہ ہوئی (یعنی نہیں ملا)۔

(٣٧٩٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلاَّ سَعْدًا ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ : ارْمِ سَعْدُ ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

(۳۷۹۰۲) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سعد کے علاوہ کسی آدمی کے لئے نبی کریم ﷺ کو اپنے والدین کے فدا کہنے کو نہیں سُنا۔ میں نے آپ ﷺ کو اُحد کے دن سُنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ اے سعد! تیر پھینکو، میرے ماں، باپ تم پر قربان ہوں۔

(٣٧٩٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعْدًا ، يَقُولُ : جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۰۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن میرے لئے اپنے ماں، باپ کو جمع (کر کے قربان ہونے کا) فرمایا۔

(٣٧٩٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ ، لَمْ أَرَهُمَا قَبْلُ ، وَلاَ بَعْدُ.

(۳۷۹۰۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اُحد کے روز نبی کریم ﷺ کے دائیں جانب اور بائیں جانب دو آدمیوں کو دیکھا جن پر سفید رنگ کے کپڑے تھے۔ میں نے ان کو اس سے پہلے اور اس کے بعد (کبھی) نہیں دیکھا۔

(٣٧٩٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ حَمْزَةُ يُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِسَيْفَيْنِ ، وَيَقُولُ : أَنَا أَسَدُ اللهِ ، قَالَ : فَجَعَلَ يُقْبِلُ وَيُدْبِرُ ، فَعَثَرَ ، فَوَقَعَ عَلَى قَفَاهُ مُسْتَلْقِيًا وَانْكَشَطَ ، وَانْكَشَفَتِ الدِّرْعُ عَنْ بَطْنِهِ ، فَأَبْصَرَهُ الْعَبْدُ الْحَبَشِيُّ فَزَرَقَهُ بِرُمْحٍ ، أَوْ حَرْبَةٍ فَنَفَذَهُ بِهَا.

(۳۷۹۰۵) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، احد کی جنگ میں نبی کریم صَلَّانِيْعَلِيَوَسِلَّم کے سامنے دو تلوار کے ساتھ قتال کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ میں خدا کا شیر ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، آگے، پیچھے آ جا رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو ٹھوکر لگی اور آپ رضی اللہ عنہ اپنی گردن کے بل چت گر گئے اور دور ہو گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ پر سے زرہ کھل گئی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کو ایک حبشی غلام نے دیکھ لیا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر یا نیزہ مارا جو آپ رضی اللہ عنہ کے پار گزر گیا۔

(٣٧٩٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا ، بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يَوْمَ أُحُدٍ ، قَالُوا : لَيْتَ إِخْوَانَنَا يَعْلَمُونَ مَا أَصَبْنَا مِنَ الْخَيْرِ كَيْ يَزْدَادُوا رَغْبَةً ، فَقَالَ اللَّهُ : أَنَا أُبَلِّغُ عَنْكُمْ ، فَنَزَلَتْ : ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۳۷۹۰۶) حضرت سعید بن جبیر، ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا ، بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ جب اُحد کے دن حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے کہا۔ ہم جس خیر کو پا چکے ہیں۔ کاش! اس کی خبر ہمارے بھائیوں کو ہو جائے تاکہ وہ مزید رغبت کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ میں یہ بات تمہاری طرف سے (ان کو) پہنچا دوں گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا﴾ سے لے کر ﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾ تک۔

(٣٧٩٠٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : لَوْلاَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا ؛ لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ ، فَيُحْشَرَ مِنْ بُطُونِهَا ، ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ ، فَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلاَهُ ، وَإِذَا مُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُدُّوهَا عَلَى رَأْسِهِ ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْحَرْمَلَ ، وَقَلَّتِ الثِّيَابُ ، وَكَثُرَتِ الْقَتْلَى ، فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلاَنِ وَالثَّلاَثَةُ يُكَفَّنُونَ فِي الثَّوْبِ ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا ، فَيُقَدِّمُهُ.

(ابو داؤد ۳۱۲۸۔ احمد ۱۲۸)

(۳۷۹۰۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی کریم صَلَّانِيْعَلِيَوَسِلَّم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ درآنحالیکہ انھیں مثلہ کیا گیا تھا۔ تو آپ صَلَّانِيْعَلِيَوَسِلَّم ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے دل میں یہ بات رکھ لیں گی تو میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو (یونہی) چھوڑ دیتا تاکہ اس کو چرند پرند اور مویشی کھا جائیں پھر یہ قیامت کو ان کے پیٹ سے اکٹھے ہو کر زندہ ہوں۔ پھر آپ صَلَّانِيْعَلِيَوَسِلَّم نے ایک سفید و سیاہ دھاریوں والا کمبل منگوایا۔ وہ کمبل جب حمزہ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر ڈالا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کھل جاتے اور جب اس کو آپ صَلَّانِيْعَلِيَوَسِلَّم کے پاؤں کی طرف کھینچا جاتا تو

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا سر کھل جاتا۔ اس پر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا۔ یہ کمبل ان کے سر کی طرف کھینچ لو اور ان کے پاؤں پر اسپند بوٹی ڈال دو۔ کپڑے کم پڑ گئے اور مقتولین زیادہ ہو گئے۔ پس ایک، دو اور تین آدمیوں کو ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔ اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پوچھتے تھے۔ ان میں زیادہ قرآن والا (حافظ) کون ہے؟ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس کو مقدم فرماتے۔

(۳۷۹۰۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، ثُمَّ يَقُولُ : أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا ، قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ ، وَقَالَ : أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا.

(۳۷۹۰۸) حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحد کے مقتولین میں سے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پوچھتے۔ ان میں سے قرآن مجید کو زیادہ جاننے والا کون ہے؟ پس جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس کو قبر میں پہلے اتارتے اور فرماتے۔ میں ان لوگوں پر قیامت کے دن گواہ ہوں گا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مقتولین کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان پر جنازہ بھی نہیں پڑھایا اور انہیں غسل بھی نہیں دیا گیا۔

(۳۷۹۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَبَيْنَمَا نِسَاءُ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ يَبْكِينَ عَلَى هَلْكَاهُنَّ ، فَقَالَ : لَكِنَّ حَمْزَةَ لاَ بَوَاكِيَ لَهُ ، فَجِئْنَ نِسَاءُ الأَنْصَارِ يَبْكِينَ عَلَى حَمْزَةَ ، وَرَقَدَ فَاسْتَيْقَظَ ، فَقَالَ : يَا وَيْحَهُنَّ إِنَّهُنَّ لَهَاهُنَا حَتَّى الآنَ ؟ مُرُوهُنَّ فَلْيَرْجِعْنَ ، وَلاَ يَبْكِينَ عَلَى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ.

(۳۷۹۰۹) حضرت ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحد کے دن جب واپس تشریف لائے تو بنی عبد الاشہل کی عورتیں اپنے مقتولین پر رو رہی تھیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لیکن حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر کوئی رونے والی نہیں ہیں۔ تو انصار کی عورتیں، حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر رونے کے لئے آگئیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سوئے ہوئے تھے، جاگ اٹھے اور فرمایا: اے ہلاکت والیو! یہ عورتیں ابھی تک یہاں ہیں، ان کو حکم دو کہ یہ واپس ہو جائیں اور آج کے بعد کسی ہلاک ہونے والے پر نہ روئیں۔

(۳۷۹۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ خَبَّابٍ ، قَالَ : هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا ، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكَفَّنُ فِيهِ إِلاَّ نَمِرَةٌ ، كَانُوا إِذَا وَضَعُوهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ ، وَإِذَا وَضَعُوهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

(۳۷۹۱۰) حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی اور ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے متلاشی تھے۔ پس ہمارا اجر تو اللہ پر واجب ہو گیا۔ پھر ہم میں سے بعض وہ تھے جنہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ نہیں کھایا۔ انہی میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے تھے اور ان کو کفن دینے کے لئے بھی سوائے ایک چادر کے کچھ میسر نہ ہوا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ چادر ان کے سر پر ڈالتے تھے تو ان کے پاؤں کُھل جاتے تھے۔ اور جب اس کو پاؤں کی طرف کھینچتے تھے تو آپ کا سر مبارک کھل جاتا تھا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چادر اس کے سر کی طرف کر دو اور اس کے پاؤں پر اذخر (بوٹی) ڈال دو۔ اور ہم میں سے بعض وہ تھے جن کے لئے ان کے (اجر کے) پھل پک گئے سو وہ انہیں کاٹ رہے ہیں۔

(۳۷۹۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدَ الْبُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ ، قَالَ : إِنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ ، فَمُدَّتِ النَّمِرَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَانْكَشَفَتْ رِجْلاَهُ ، فَجُذِبَتْ عَلَى رِجْلَيْهِ فَانْكَشَفَ رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُدُّوهَا عَلَى رَأْسِهِ ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ شَجَرَ الْحَرْمَلِ.

(۳۷۹۱۱) حضرت ابی اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر تھے۔ پس چادر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے سر کی طرف کھینچی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کھل گئے۔ پھر چادر آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی طرف کھینچی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ کا سر مبارک کھل گیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چادر ان کے سر کی طرف کھینچ دو اور ان کے پاؤں پر حرمل کے پتے ڈال دو۔

(۳۷۹۱۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَشْيَاخٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالُوا : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ ، وَعَمْرِو بْنِ جَمُوحٍ قَتِيلَيْنِ ، فَقَالَ : ادْفِنُوهُمَا فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ، فَإِنَّهُمَا كَانَا مُتَصَافِيَيْنِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۷۹۱۲) انصار کے کچھ شیوخ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح کو مقتول حالت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان دونوں کو ایک قبر میں دفن کر دو اس لئے کہ یہ دنیا میں باہم مخلص تعلق رکھتے تھے۔

(۳۷۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ، قَالُوا: لَمَّا صَرَفَ مُعَاوِيَةُ عَيْنَهُ الَّتِي تَمُرُّ عَلَى قُبُورِ الشُّهَدَاءِ ، جَرَتْ عَلَيْهِمَا ، فَبَرَزَ قَبْرُهُمَا ، فَاسْتُصْرِخَ عَلَيْهِمَا ، فَأَخْرَجْنَاهُمَا يَتَثَنَّيَانِ تَثَنِّيًا كَأَنَّمَا مَاتَا بِالأَمْسِ، عَلَيْهِمَا بُرْدَتَانِ قَدْ غُطِّيَ بِهِمَا عَلَى وُجُوهِهِمَا، وَعَلَى أَرْجُلِهِمَا مِنْ نَبَاتِ الإِذْخِرِ.

(۳۷۹۱۳) بنو سلمہ کے کچھ لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہداء کی قبر کے پاس سے گزرنے والا چشمہ جاری فرمایا تو وہ چشمہ دو شہیدوں کی قبر پر سے گزرا تو ان کی قبر کھل گئی۔ پس لوگوں نے ان کے بارے میں فریاد کی تو ہم نے ان

دونوں کو باہر نکالا۔ وہ دونوں یوں لیٹے ہوئے تھے کہ گویا کل ہی مرے ہیں۔ ان پر دو چادریں تھیں۔ جن کے ذریعہ سے ان کے چہروں کو ڈھانپ دیا گیا تھا اور ان کے قدموں پر اذخر کی بوٹی پڑی ہوئی تھی۔

(۳۷۹۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبِي عَبْدُ اللهِ : أَيْ بِنَيَّ ، لَوْلاَ نُسَيَّاتٌ أُخَلِّفُهُنَّ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَخَوَاتٍ وَبَنَاتٍ ، لأَحْبَبْتُ أَنْ أُقَدِّمَكَ أَمَامِي ، وَلَكِنْ كُنَّ فِي نِظَارِي الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ جَائَتْ بِهِمَا عَمَّتِي قَتِيلَيْنِ ، يَعْنِي أَبَاهُ وَعَمَّهُ ، قَدْ عَرَضَتْهُمَا عَلَى بَعِيرٍ.

(۳۷۹۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد عبداللہ نے کہا۔ اے میرے بیٹے! اگر یہ چھوٹی بہنیں اور بیٹیاں، جنہیں میں پیچھے چھوڑ رہا ہوں، نہ ہوتی تو میں اس بات کو پسند کرتا کہ تجھے اپنے سے آگے کرتا۔ لیکن (اب) تم مدینہ میں میرے نظیر بن کر رہو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جلد ہی میری پھوپھی ان دونوں کو...... ان کے والد اور چچا کو...... مقتول حالت میں لے آئی۔ ان دونوں کو اس نے اونٹ پر ڈالا ہوا تھا۔

(۳۷۹۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قُتِلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَأَرَادَ الْمُشْرِكُونَ أَنْ يَدُوهُ فَأَبَى ، فَأَعْطَوْهُ حَتَّى بَلَغَ الدِّيَةَ فَأَبَى.

(۳۷۹۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن مشرکین میں سے ایک آدمی قتل کر دیا گیا تو مشرکین نے اس کی دیت دینے کا ارادہ کیا، ورثاء کی طرف سے انکار ہوتو انہوں نے دیت کے بقدر دینے کا فیصلہ کیا لیکن پھر بھی انکار رہا۔

(۳۷۹۱٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ ، وَدَاوُد بْنُ الْحُصَيْنِ ، عَنِ الْفَارِسِيِّ مَوْلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ ؛ أَنَّهُ ضَرَبَ رَجُلاً يَوْمَ أُحُدٍ فَقَتَلَهُ ، وَقَالَ : خُذْهَا وَأَنَا الْغُلاَمُ الْفَارِسِيُّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ : الأَنْصَارِي وَأَنْتَ مِنْهُمْ ؟ إِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

(۳۷۹۱۶) بنی معاویہ۔ کے ایک آزاد کردہ غلام فارسی سے روایت ہے کہ انہوں نے اُحد کے دن ایک آدمی کو مارا اور قتل کر دیا، اور کہا، اس کو پکڑلو۔ میں تو فارسی غلام ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں انصاری کہنے سے کس نے روکا۔ حالانکہ تم انہی میں سے ہو۔ قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں سے شمار ہوتا ہے۔

(۳۷۹۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ ، وَاللَّهِ لَئِنْ أَرَانِي اللَّهُ قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ ، لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ ، وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ، وَتَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَعْدٌ بِأُخْرَاهَا مَا دُونَ أُحُدٍ ، فَقَالَ سَعْد : أَنَا مَعَكَ ، قَالَ سَعْدٌ : فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَصْنَعُ مَا صَنَعَ ، وَوُجِدَ بِهِ بِضْعٌ

وَثَمَانُونَ مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ ، وَطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ ، وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ ، فَكُنَّا نَقُولُ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ : ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ﴾.

(۳۷۹۱۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا، بدر کی لڑائی میں غیر موجود تھے تو وہ فرماتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے ساتھ جو پہلی لڑائی لڑی ہے میں اس سے پیچھے رہ گیا ہوں۔ بخدا! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے (اب) مشرکین کے ساتھ لڑائی دکھادی تو میں بھی اللہ تعالیٰ کو اپنا طرزِ عمل دکھادوں گا۔ پس جب اُحد کا دن تھا اور مسلمان چھٹ گئے تو انہوں نے کہا: اے اللہ! ان لوگوں (مسلمان) نے جو کچھ کیا ہے میں اس پر آپ سے معذرت کرتا ہوں۔ اور یہ لوگ (مشرکین) جو کچھ لے کر آئے ہیں میں آپ کے سامنے اس سے براءت کرتا ہوں۔ اور (یہ کہہ کر) وہ آگے بڑھے۔ تو انہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ملے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں (بھی) تمہارے ساتھ ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جو انہوں نے کیا وہ میں نہ کر سکا۔ ان کے جسم پر تلواروں کی ضربیں، نیزوں کے وار اور تیروں کے نشانات اَسّی سے کچھ اُوپر پائے گئے تھے۔ اور ہم کہا کرتے تھے کہ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ﴾.

(۳۷۹۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ قَتْلَى أُحُدٍ غُسِّلُوا.

(۳۷۹۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ اور سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اُحد کے مقتولین کو غسل دیا گیا تھا۔

(۳۷۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ شَلاَّءَ ، وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۱۹) حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ بن عبید اللہ کے ہاتھ کو شل دیکھا۔ اس ہاتھ کے ذریعہ سے انہوں نے اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اور بچاؤ کیا تھا۔

(۳۷۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قُتِلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَقُتِلَ حَنْظَلَةُ بْنُ الرَّاهِبِ الَّذِي طَهَّرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۲۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب کو اُحد کے دن قتل کیا گیا اور حنظلہ ابن الراہب کو، جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا...... اُحد کے دن قتل کیا گیا۔

(۳۷۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي ، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي ، قَالَ نَافِعٌ :فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ :هَذَا حَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ :أَنْ يَفْرِضُوا لاِبْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ فِي الْمُقَاتِلَةِ ، وَلاِبْنِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فِي الذُّرِّيَّةِ.

(۳۷۹۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ مجھے اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جبکہ میری عمر چودہ سال کی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھا اور (پھر) مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خندق کے دن پیش کیا گیا۔ جبکہ میری عمر پندرہ سال کی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (شرکتِ جہاد کی) اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو بیان فرمائی تو انہوں نے کہا: یہ (مقدارِ عمر) چھوٹے، بڑے کے درمیان حد فاصل ہے۔ پھر انہوں نے اپنے عامل کو یہ تحریر لکھ کر بھیجی کہ پندرہ سال والے کے لئے مقاتلین میں اور چودہ سال والے کے لئے ذریۃ میں حصہ مقرر کریں۔

(۳۷۹۲۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ ، فَلَمَّا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَنَظَرَ خَلْفَهُ فَإِذَا كَتِيبَةٌ خَشْنَاءُ ، فَقَالَ : مَنْ هَؤُلاَءِ؟ قَالُوا : عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ وَمَوَالِيهِ مِنَ الْيَهُودِ ، قَالَ : أَقَدْ أَسْلَمُوا ؟ قَالُوا : لاَ ، بَلْ عَلَى دِينِهِمْ ، قَالَ : مُرُوهُمْ فَلْيَرْجِعُوا فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ.

(۳۷۹۲۲) حضرت سعد بن المنذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف نکلے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثنیۃ الوداع کو پار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے ایک سخت رو لشکر دکھائی دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول اور اس کے حمایتی یہودی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں! بلکہ یہ اپنے دین پر ہی قائم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کہہ دو کہ واپس چلے جاؤ۔ اس لئے کہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد طلب نہیں کرتے۔

(۳۷۹۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ سَقَطَتْ عَيْنُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَرَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنٍ وَأَحَدَّهَا.

(۳۷۹۲۳) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قتادہ بن نعمان کی آنکھ احد کے دن نکل کر ان کے رخسار پر گر گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس رکھ دیا۔ تو یہ آنکھ (دوسری آنکھ سے) زیادہ حسین اور تیز نظر والی تھی۔

(۳۷۹۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقَتْلَى يَوْمَ أُحُدٍ فَزَمِّلُوا بِدِمَائِهِمْ ، وَأَنْ يُقَدَّمَ أَكْثَرُهُمْ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ ، وَأَنْ يُدْفَنَ اثْنَانِ فِي قَبْرٍ ، قَالَ : فَدَفَنْتُ أَبِي وَعَمِّي فِي قَبْرٍ. (ابن ماجہ ۱۵۱۴۔ عبدالرزاق ۶۶۳۳)

(۳۷۹۲۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن کے مقتولین کے بارے میں حکم فرمایا: تو ان کو ان کے خون سمیت کپڑوں میں لپیٹ دیا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ ان میں سے زیادہ قرآن والے کو مقدم کیا جائے اور دو آدمیوں کو ایک قبر میں داخل کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس میں نے اپنے والد اور چچا کو ایک ہی قبر میں دفن کیا۔

(۳۷۹۲۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ : أَقْدِمْ مُصْعَبُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَمْ يُقْتَلْ مُصْعَبٌ ؟ قَالَ : بَلَى ، وَلَكِنْ مَلَكٌ قَامَ مَكَانَهُ ، وَتَسَمَّى بِاسْمِهِ.

(۳۷۹۲۵) حضرت محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن ارشاد فرمایا: اے مُصعب! آگے بڑھو! حضرت عبد الرحمان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا مصعب قتل نہیں ہو گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ لیکن ان کی جگہ ایک فرشتہ کھڑا ہے اور وہ انہی کے نام سے مسمّٰی ہے۔

(۳۷۹۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّ النِّسَاءُ يَوْمَ أُحُدٍ يُجْهِزْنَ عَلَى الْجَرْحَى ، وَيَسْقِينَ الْمَاءَ ، وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى.

(۳۷۹۲۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن (مسلمان) عورتیں، (کفار) زخمیوں کو مار رہی تھیں اور (مسلمانوں) کو پانی پلا رہی تھیں اور (مسلمان) زخمیوں کو دوائی دے رہی تھیں۔

(۳۷۹۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ ، فَقَالَ : مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا ؟ فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ ، فَجَعَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ : أَنَا أَنَا ، فَقَالَ : فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ ؟ قَالَ : فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ ، فَقَالَ سِمَاكٌ أَبُو دُجَانَةَ : أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ ، قَالَ : فَأَخَذَهُ ، فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ. (مسلم ۱۹۱۷۔ احمد ۱۲۳)

(۳۷۹۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن تلوار پکڑی اور فرمایا۔ اس کو مجھ سے کون لے گا؟ لوگوں نے ہاتھ آگے کیے۔ اور ہر آدمی کہنے لگا۔ میں، میں (لوں گا)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس تلوار کو اس کے حق (کی ادائیگی) کے بدلہ میں کون لے گا؟ راوی کہتے ہیں۔ پھر لوگ رک گئے۔ اور سماک ابو دجانہ نے کہا۔ میں اس تلوار کو اس کے حق (کی ادائیگی) کے بدلہ میں لیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار پکڑ لی اور اس کے ذریعہ بہت سے مشرکین کی کھوپڑیاں پھاڑ ڈالیں۔

(۳۷۹۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أُحُدًا ، قَالَ : هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. (مسلم ۹۹۳)

(۳۷۹۲۸) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اُحد کو دیکھتے تو ارشاد فرماتے۔ یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۳۷۹۲۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا ، يَعْنِي قَتْلَى أُحُدٍ.

(۳۷۹۲۹) حضرت حکم سے روایت ہے کہ اُحد کے مقتولین پر نماز نہیں پڑھی گئی تھی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا تھا۔

(۳۷۹۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ أَنْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبَاعِيَتُهُ ، وَزَعَمَ أَنَّ طَلْحَةَ وَقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ، فَضُرِبَ فَشَلَّتْ إِصْبَعُهُ. (ابن سعد ۲۱۷)

(۳۷۹۳۰) حضرت عامر سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ کے ناک مبارک پر چوٹ آئی اور آپ ﷺ کے سامنے والے چار دندان مبارک زخمی ہوئے۔ اور راوی کا خیال یہ ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کا بچاؤ کیا تھا۔ اور انہیں نیزے لگے اور ان کی انگلی شل ہوگئی۔

(۳۷۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ التَّيْمِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ ، حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدَيَّ مِرَارًا.

(۳۷۹۳۱) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں ان لوگوں میں سے تھا جن پر اُحد کے دن اُونگھ طاری ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ تلوار میرے ہاتھ سے گرگئی۔

(۳۷۹۳۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، وَثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَهِقَهُ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ، قَالَ : مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ يَرُدُّهُمْ حَتَّى قُتِلَ حَتَّى قُتِلَ سَبْعَةٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا. (مسلم ۱۴۱۵۔ ابویعلی ۳۳۰۶)

(۳۷۹۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب اُحد کے دن مشرکین نے ڈھانپ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان مشرکین کو ہم سے واپس کردے گا وہ جنت میں جائے گا۔ پس انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور لڑے یہاں تک کہ وہ صاحب قتل ہوگئے۔ پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور مشرکین کو ہٹانے لگے یہاں تک کہ وہ بھی قتل ہوگئے۔ حتی کہ سات لوگ قتل ہوگئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔

(۳۷۹۳۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِءٍ ؛ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنَ بِهِ ، ثُمَّ لَحِقَ بِأَهْلِ مَكَّةَ وَشَهِدَ أُحُدًا فَقَاتَلَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ أُسْقِطَ فِي يَدِهِ فَرَجَعَ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَتَبَ إِلَى أَخِيهِ جُلاَسِ بْنِ سُوَيْدٍ : يَا أَخِي ، إِنِّي قَدْ نَدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنِّي ، فَأَتُوبُ إِلَى اللهِ ، وَأَرْجِعُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَاذْكُرْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ طَمِعْتَ لِي فِي تَوْبَةٍ فَاكْتُبْ إِلَيَّ ، فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ﴾ قَالَ : فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِمَّنْ

كَانَ عَلَيْهِ :يَتَمَنَّعُ ، ثُمَّ يُرَاجِعُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا، لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ﴾. (نسائی ۳۵۳۱۔ احمد ۲۴۷)

(۳۷۹۳۳) ام ہانی کے مولیٰ ابو صالحؒ سے روایت ہے کہ حارث بن سوید نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ ﷺ پر ایمان لایا۔ پھر وہ اہل مکہ کے ساتھ مل گیا اور (انہی کی طرف سے) اُحد میں شریک ہوا۔ اور مسلمانوں سے قتال کیا پھر اس کو شرمندگی ہوئی اور وہ مکہ لوٹ گیا اور اپنے بھائی جُلاس بن سوید کو خط لکھا۔ اے میرے بھائی! جو کچھ مجھ سے سرزد ہوا ہے میں اس پر نادم ہوں پس میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں اور اسلام کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تم یہ بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کرو اور اگر تمہیں میری توبہ (کی قبولیت) کے بارے میں امید ہو تو مجھے خط لکھ دو۔ جلاس نے یہ بات آپ ﷺ کے سامنے ذکر کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ﴾ تو اس پر اس کے سابقہ ساتھیوں میں سے کچھ لوگ کہنے لگے ہمارے خلاف اپنی قوم کی معاونت کرتا ہے پھر اسلام کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا ، لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ﴾

(۳۷۹۳۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَقِيَ فَاطِمَةَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَقَالَ :خُذِي السَّيْفَ غَيْرَ مَذْمُومٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ، إِنْ كُنْتَ أَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ ، فَقَدْ أَحْسَنَهُ أَبُو دُجَانَةَ ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ، وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ؛ ثَلاَثَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۷۹۳۴) حضرت محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُحد کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملے اور فرمایا: تلوار پکڑو۔ اس حال میں کہ اس کی مذمت نہیں کی گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! اگر آج کے دن..... احد کے دن ..... تم نے بہترین لڑائی کی ہے تو تحقیق ابو دجانہ، مصعب بن عمیر اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف نے بھی بہترین لڑائی کی ہے۔ (یعنی) تین انصاریوں نے اور ایک قریشی آدمی نے۔

(۳۷۹۳۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :جَاءَ عَلِيٌّ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ :خُذِيهِ حَمِيدًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ كُنْتَ أَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ ، فَقَدْ أَحْسَنَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ، وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ ، وَأَبُو دُجَانَةَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يَأْخُذُ هَذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ ؟ فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ :أَنَا ، وَأَخَذَ السَّيْفَ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى جَاءَ بِهِ قَدْ حَنَاهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَعْطَيْتَهُ حَقَّهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۳۷۹۳۵) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر تشریف لائے اور فرمایا: (فاطمہ) تعریف کی ہوئی تلوار پکڑ لو۔ (اس پر) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے آج کے دن بہترین لڑائی لڑی ہے تو تحقیق سہل بن حنیف،

عاصم بن ثابت اور حارث بن صمہ اور ابو دجانہ نے بھی بہترین لڑائی لڑی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس تلوار کو اس کے حق (کی ادائیگی) کے بدلے میں کون لے گا؟ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں (لوں گا) اور پھر انہوں نے تلوار پکڑی اور اس کو چلایا یہاں تک کہ جب ابو دجانہ وہ تلوار لے کر (واپس) آئے تو انہوں نے اس کو موڑ ڈالا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے تلوار کو اس کا حق دے دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

(٣٧٩٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ أُحُدٍ مُصْلِتًا يَمْشِي ، فَاسْتَقْبَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي ، فَقَالَ :

أَنَا النَّبِيُّ غَيْرُ الْكَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

قَالَ :فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ.

(۳۷۹۳۶) حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک مشرک تلوار سونتے ہوئے چل رہا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ بھی چلتے ہوئے اس کے سامنے تشریف لے گئے اور فرمایا؛ میں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو ضرب لگائی اور اس کو قتل کر دیا۔

(٣٧٩٣٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ امْرَأَةً دَفَعَتْ إِلَى ابْنِهَا يَوْمَ أُحُدٍ السَّيْفَ ، فَلَمْ يُطِقْ حَمْلَهُ ، فَشَدَّتْهُ عَلَى سَاعِدِهِ بِنِسْعَةٍ ، ثُمَّ أَتَتْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا ابْنِي يُقَاتِلُ عَنْكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيْ بُنَيَّ احْمِلْ هَاهُنَا ، أَيْ بُنَيَّ احْمِلْ هَاهُنَا ، فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ ، فَصُرِعَ ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَيْ بُنَيَّ ، لَعَلَّكَ جَزِعْتَ ؟ قَالَ :لاَ يَا رَسُولَ اللهِ.

(۳۷۹۳۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ایک عورت نے اُحد کے دن اپنے بیٹے کو تلوار دی تو وہ لڑکا تلوار اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ پس اس عورت نے تلوار اس لڑکے کے بازو پر رسی کے ذریعہ سے باندھ دی پھر وہ عورت اس لڑکے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے اور یہ آپ کی طرف سے قتال کرے گا۔ آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: اے بیٹے! اس طرف حملہ کرو۔ اے بیٹے! اس طرف حملہ کرو۔ پھر اس لڑکے کو زخم لگ گیا اور وہ گر گیا۔ پھر اس لڑکے کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے کہا۔ اے بیٹے! شاید کہ تم ڈر گئے ہو؟ اس نے عرض کیا۔ نہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ!

(٣٧٩٣٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ

مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يَوْمَ أُحُدٍ خَلْفَ الْمُسْلِمِينَ ، يُجْهِزْنَ عَلَى جَرْحَى الْمُشْرِكِينَ ، فَلَوْ حَلَفْتُ يَوْمَئِذٍ لَرَجَوْتُ أَنْ أَبَرَّ ، أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَّا يُرِيدُ الدُّنْيَا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿مِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الآخِرَةَ ، ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ﴾.

فَلَمَّا خَالَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَوْا مَا أُمِرُوا بِهِ ، أُفْرِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِسْعَةٍ ، سَبْعَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَهُوَ عَاشِرُهُمْ ، فَلَمَّا رَهِقُوهُ ، قَالَ :رَحِمَ اللَّهُ رَجُلاً رَدَّهُمْ عَنَّا ، قَالَ :فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَاتَلَ سَاعَةً حَتَّى قُتِلَ ، فَلَمَّا رَهِقُوهُ أَيْضًا ، قَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ رَجُلاً رَدَّهُمْ عَنَّا ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ :مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا.

فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ ، فَقَالَ :اُعْلُ هُبَلُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُولُوا :اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ :لَنَا عُزَّى ، وَلاَ عُزَّى لَكُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُولُوا :اللَّهُ مَوْلاَنَا ، وَالْكَافِرُونَ لاَ مَوْلَى لَهُمْ ،

فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ :يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ.

يَوْمٌ لَنَا وَيَوْمٌ عَلَيْنَا   وَيَوْمٌ نُسَاءُ وَيَوْمٌ نُسَر

حُنْظَلَةُ بِحَنْظَلَةَ ، وَفُلاَنٌ بِفُلاَنٍ ، وَفُلاَنٌ بِفُلاَنٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ سَوَاءً ، أَمَّا قَتْلاَنَا فَأَحْيَاءٌ يُرْزَقُونَ ، وَقَتْلاَكُمْ فِي النَّارِ يُعَذَّبُونَ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ :قَدْ كَانَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةٌ ، وَإِنْ كَانَتْ بِغَيْرِ مَلأٍ مِنِّي ، مَا أَمَرْتُ وَلاَ نَهَيْتُ ، وَلاَ أَحْبَبْتُ وَلاَ كَرِهْتُ ، وَلاَ سَائَنِي وَلاَ سَرَّنِي ، قَالَ :فَنَظَرُوا فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ بُقِرَ بَطْنُهُ ، وَأَخَذَتْ هِنْدُ كَبِدَهُ فَلاَكَتْهَا ، فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَأْكُلَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكَلَتْ مِنْهُ شَيْئًا ؟ قَالُوا :لاَ ، قَالَ :مَا كَانَ اللَّهُ لِيُدْخِلَ شَيْئًا مِنْ حَمْزَةَ النَّارَ.

فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، وَجِيءَ بِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَوُضِعَ إِلَى جَنْبِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، فَرُفِعَ الأَنْصَارِيُّ وَتُرِكَ حَمْزَةُ ، ثُمَّ جِيءَ بِآخَرَ فَوَضَعَهُ إِلَى جَنْبِ حَمْزَةَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ رُفِعَ وَتُرِكَ حَمْزَةُ ، ثُمَّ جِيءَ بِآخَرَ فَوَضَعَهُ إِلَى جَنْبِ حَمْزَةَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ رُفِعَ وَتُرِكَ حَمْزَةُ ، حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ صَلاَةً. (احمد ۴۶۳۔ ابن سعد ۱۳)

(۳۷۹۳۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن مسلمانوں کے پیچھے عورتیں تھیں جو مشرکین کے زخمیوں کو مار رہی تھیں ۔پس اگر میں اس دن قسم کھاتا تو میں حانث نہ ہوتا کہ: ہم میں سے کوئی ایک بھی دنیا کا ارادہ نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔﴿مِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الآخِرَةَ ، ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ﴾

۲۔ پھر جب نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا اور حکم کے برخلاف عمل کیا اور نبی کریم ﷺ کو نو (۹) افراد کے درمیان...... جن میں سے سات انصاری اور دو قریشی تھے...... خالی چھوڑ دیا گیا آپ ﷺ ان افراد میں دسویں تھے۔ پھر جب مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو ڈھانپ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو انہیں ہم سے دور کر دے۔ راوی کہتے ہیں: انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کچھ دیر قتال کیا یہاں تک کہ وہ قتل ہو گئے پھر مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو ڈھانپ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو انہیں (مشرکین کو) ہم سے دور کر دے۔ آپ ﷺ یہ بات مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ سات افراد قتل ہو گئے پھر آپ ﷺ نے اپنے دو ساتھیوں سے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

۳۔ پھر ابوسفیان آیا اور اس نے کہا۔ ہُبل بلند ہو! آپ ﷺ نے فرمایا: تم (صحابہ رضی اللہ عنہم) کہو۔ اللہ تعالیٰ بلند ہے اور بزرگی والا ہے۔ پھر ابوسفیان نے کہا۔ ہمارے لئے عُزّیٰ ہے اور تمہارے لئے کوئی عُزّیٰ نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: تم کہو: اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں ہے۔ پھر ابوسفیان نے کہا۔ (یہ) دن بدر کے دن کے بدلہ میں ہے۔

ایک دن ہمارے حق میں اور ایک دن ہمارے خلاف ہے

ایک دن ہمارے ساتھ بُرا ہوتا ہے اور ایک دن ہمیں خوش کر دیا جاتا ہے۔

حنظلہ کا قتل حنظلہ کے بدلہ میں ہے اور فلاں، فلاں کے بدلہ میں۔ اور فلاں، فلاں کے بدلہ میں ہے۔ آپ ﷺ نے (جواباً) ارشاد فرمایا: یہ برابری نہیں ہے۔ بہر صورت ہمارے جو مقتولین ہیں۔ وہ تو زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہارے مقتولین جہنم میں عذاب دیئے جا رہے ہیں۔

۴۔ پھر ابوسفیان نے کہا۔ لوگوں میں مُثلہ کا عمل (پایا گیا) ہے اگرچہ یہ مجھ سے مشورہ کئے بغیر ہوا ہے۔ نہ میں نے حکم دیا ہے اور نہ میں نے منع کیا ہے۔ نہ میں نے (اس کو) پسند کیا ہے اور نہ میں نے ناپسند کیا ہے۔ اور یہ چیز نہ تو مجھے بُری محسوس ہوئی ہے اور نہ ہی اچھی محسوس ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگوں نے دیکھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کر دیا گیا ہے اور ہندہ نے آپ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ لیا اور اس کو چبایا۔ لیکن وہ کلیجہ نہ کھا سکی۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا۔ ہندہ نے کلیجہ میں سے کچھ کھایا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حمزہ کی کسی چیز کو جہنم میں داخل کرنا نہیں چاہا۔

۵۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی میت) کو رکھا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور پھر ایک انصاری صاحب (مقتول صحابی رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا اور انہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھا گیا پھر آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی پھر انصاری کی میت اٹھا دی گئی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت رہنے دی گئی اور پھر ایک اور میت لائی گئی اور اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھ دیا گیا اور آپ ﷺ نے اس میت پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر دوسری میت اٹھا دی گئی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی رہنے دی گئی پھر ایک اور میت لائی گئی اور اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھا اور آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر یہ میت اٹھالی گئی اور حضرت

حمزہ رضی اللہ عنہ کو رہنے دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔

(۳۷۹۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَذُلِقَ مِنَ الْعَطَشِ ، حَتَّى جَعَلَ يَقَعُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَتَرَكَهُ أَصْحَابُهُ ، فَجَاءَ أُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ يَطْلُبُهُ بِدَمِ أَخِيهِ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، فَقَالَ : أَيْنَ هَذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ، فَلْيَبْرُزْ لِي ، فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا قَتَلَنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطُونِي الْحَرْبَةَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَبِكَ حَرَاكٌ ؟ فَقَالَ : إِنِّي قَدَ اسْتَسْقَيْتُ اللَّهَ دَمَهُ ، فَأَخَذَ الْحَرْبَةَ ، ثُمَّ مَشَى إِلَيْهِ فَطَعَنَهُ فَصَرَعَهُ عَنْ دَابَّتِهِ ، وَحَمَلَهُ أَصْحَابُهُ فَاسْتَنْقَذُوهُ ، فَقَالُوا لَهُ : مَا نَرَى بِكَ بَأْسًا ، قَالَ : إِنَّهُ قَدَ اسْتَسْقَى اللَّهَ دَمِي ، إِنِّي لأَجِدُ لَهَا مَا لَوْ كَانَتْ عَلَى رَبِيعَةَ وَمُضَرَ لَوَسِعَتْهُمْ.

(۳۷۹۳۹) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں زخم آ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے والے چار دانت مبارک شہید ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیاس کی وجہ سے لبِ دم ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل جھکنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو گئے۔ تو ابی بن خلف، اپنے بھائی امیہ بن خلف کے خون کا مطالبہ کرتا ہوا آیا اور کہنے لگا۔ کہاں ہے وہ آدمی! جو گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ میرے ساتھ مبارزت کرے۔ پس اگر وہ نبی ہوا تو وہ مجھے قتل کر دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نیزہ دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میں حرکت ہے؟ (یعنی آپ تو پیاسے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلاشبہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے خون کے ذریعہ سے سیرابی طلب کی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیزہ پکڑا اور اس کی طرف چل دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نیزہ مارا اور اس کو اس کی سواری سے گرا دیا۔ اُبی بن خلف کے ساتھیوں نے اس کو اٹھالیا اور اس کو بچا کر لے گئے اور انہوں نے اس کو کہا۔ ہمارے خیال میں تو تمہیں کچھ بھی نہیں ہوا؟ اس نے جواب دیا۔ بلاشبہ انہوں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ سے میرے خون کے ذریعہ سیرابی مانگی ہے۔ پس میں وہ تکلیف محسوس کر رہا ہوں کہ اگر وہ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے لئے ہوتی تو ان کو بھی کفایت کر جاتی۔

(۳۷۹۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، مِثْلَهُ.

(۳۷۹۴۰) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے مثل روایت منقول ہے۔

(۳۷۹۴۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ حَمْزَةُ يَوْمَ أُحُدٍ ، أَقْبَلَتْ صَفِيَّةُ تَطْلُبُهُ ، لاَ تَدْرِي مَا صَنَعَ ، قَالَ : فَلَقِيَتْ عَلِيًّا ، وَالزُّبَيْرَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِلزُّبَيْرِ : اُذْكُرْهُ لأُمِّكَ ، وَقَالَ الزُّبَيْرُ : لاَ ، بَلَ اُذْكُرْهُ أَنْتَ لِعَمَّتِكَ ، قَالَتْ : مَا فَعَلَ حَمْزَةُ ؟ قَالَ : فَأَرَيَاهَا أَنَّهُمَا لاَ يَدْرِيَانِ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَخَافُ عَلَى عَقْلِهَا ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهَا ، وَدَعَا لَهَا ، قَالَ : فَاسْتَرْجَعَتْ وَبَكَتْ ، قَالَ : ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَلَيْهِ ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ ، فَقَالَ :

لَوْلَا جَزَعُ النِّسَاءِ لَتَرَكْتُهُ حَتَّى يُحْشَرَ مِنْ حَوَاصِلِ الطَّيْرِ وَبُطُونِ السِّبَاعِ ، قَالَ : ثُمَّ أَمَرَ بِالْقَتْلَى فَجَعَلَ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ ، قَالَ : فَيَضَعُ تِسْعَةً وَحَمْزَةَ ، فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ، ثُمَّ يُرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ حَمْزَةُ ، ثُمَّ يُجَاءُ بِتِسْعَةٍ ، فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعًا حَتَّى فَرَغَ مِنْهُمْ. (ابن ماجه ۱۵۱۳۔ طبرانی ۲۹۳۶)

(۳۷۹۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اُحد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا انہیں تلاش کرنے کو آئیں۔ انہیں خبر نہیں تھی کہ کیا ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ان کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اپنی والدہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتاؤ۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نہیں! بلکہ آپ انہیں اپنے چچا کے بارے میں بتاؤ۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے کیا کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: ان دونوں (علی رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ) نے اُسے یہ ظاہر کیا کہ انہیں خبر نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے اس کی عقل پر خوف ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک ان کے سینہ پر رکھا اور ان کے لئے دُعا کی۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے انا للہ پڑھا اور رو پڑیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے۔ درآنحالیکہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا۔ اور فرمایا: اگر عورتوں کا رونا دھونا نہ ہوتا تو میں ان (حمزہ) کو یونہی چھوڑ دیتا تاکہ یہ میدان محشر میں پرندوں کے پوٹوں اور درندوں کے پیٹوں سے جمع ہو کر آتے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے بارے میں حکم دیا: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ پڑھنی شروع کی۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو افراد کو اور ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر سات تکبیرات میں جنازہ پڑھا۔ پھر باقی میتیں اٹھا دی گئیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا گیا پھر نو افراد کو لایا گیا اور ان پر سات تکبیرات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فارغ ہو گئے۔

(۳۷۹۴۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ : مَنْ رَأَى مَقْتَلَ حَمْزَةَ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ أَعْزَلُ : أَنَا رَأَيْتُ مَقْتَلَهُ ، قَالَ : فَانْطَلِقْ فَأَرِنَاهُ ، فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى حَمْزَةَ ، فَرَآهُ قَدْ بُقِرَ بَطْنُهُ ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مُثِّلَ بِهِ وَاللهِ ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ ، وَوَقَفَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْقَتْلَى ، فَقَالَ : أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ ، لُفُّوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ جَرِيحٌ يُجْرَحُ ، إِلَّا جُرْحُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَى ، لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ ، قَدِّمُوا أَكْثَرَ الْقَوْمِ قُرْآنًا ، فَاجْعَلُوهُ فِي اللَّحْدِ.

(۳۷۹۴۲) حضرت عبد الرحمان بن کعب بن مالک، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن ارشاد فرمایا: حمزہ کا مقتل کس نے دیکھا ہے؟ ایک نہتے شخص نے کہا۔ میں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کا مقتل دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چلو اور

ہمیں ان کا مقتل دکھاؤ۔ پس وہ شخص نکلا یہاں تک کہ وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر آ کر کھڑا ہوا اور اس نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پیٹ کو پھاڑا گیا ہے اور ان کا مُثلہ بنایا گیا ہے۔ تو اس آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بخدا! ان کا تو مثلہ کیا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے کو ناپسند کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولین کے درمیان کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں بذات خود ان لوگوں پر گواہ ہوں۔ انہیں ان کے خون سمیت لپیٹ دو۔ کیونکہ (ان میں سے) کوئی بھی مجروح، جس کو زخمی کیا گیا ہے۔ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا زخم خون برسا رہا ہوگا۔ اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو ہوگی۔ ان لوگوں میں سے زیادہ قرآن والے کو مقدم کرو اور اس کو (پہلے) لحد میں داخل کرو۔

(۳۷۹۴۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اشْتُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِدَّةَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَقَالَ : احْفِرُوا ، وَأَوْسِعُوا ، وَأَحْسِنُوا ، وَادْفِنُوا فِي الْقَبْرِ الاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ، وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ، فَقَدَّمُوا أَبِي بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ. (ابو داؤد ۳۲۰۷۔ احمد ۱۹)

(۳۷۹۴۳) حضرت سعید بن ہشام رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقتولین کی کثرت کا کہا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبریں کھودو اور کھلی کھودو اور بہترین بناؤ۔ اور ایک قبر میں، دو یا تین افراد کو دفن کردو۔ مُردوں میں سے زیادہ قرآن والے کو مقدم کرو۔ پس لوگوں نے میرے والد کو دو آدمیوں سے مقدم کیا۔

(۳۷۹٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ ، خَرَجَ مَعَهُ نَاسٌ ، فَرَجَعُوا ، قَالَ : فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ ؛ قَالَتْ فِرْقَةٌ : نَقْتُلُهُمْ ، وَفِرْقَةٌ قَالَتْ : لَا نَقْتُلُهُمْ ، فَنَزَلَتْ : ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا طَيْبَةُ ، وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ ، كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ.

(۳۷۹۴۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف نکلے تو کچھ (منافق) لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے پھر واپس آ گئے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم، ایسے لوگوں کے بارے میں دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک جماعت نے کہا۔ ہم ان سے قتال کریں گے۔ اور دوسری جماعت نے کہا۔ ہم ان سے قتال نہیں کریں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾

راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ ہے اور یہ خباثت کو یوں ختم کر دیتا ہے۔ جیسا کہ آگ چاندی کی گندگی کو ختم کر دیتی ہے۔

(۳۷۹٤٥) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : صُرِخَ إِلَى قَتْلَانَا

يَوْمَ أُحُدٍ ، إِذْ أَجْرَى مُعَاوِيَةُ الْعَيْنَ ، فَاسْتَخْرَجْنَاهُمْ بَعْدَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَيِّنَةً أَجْسَادُهُمْ ، تَتَثَنَّى أَطْرَافُهُمْ.

(۳۷۹۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے چشمہ جاری فرمایا تو ہمارے اُحد کے شہداء بارے میں فریاد ہوئی پس ہم نے انھیں چالیس سال (کا عرصہ گزرنے) کے بعد نکالا۔ ان کے جسم ان اعضاء کے ساتھ لپٹے ہوئے تھے۔

(۳۷۹٤٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : رَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ ، فَمَا أَرَى أَحَدًا مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا يَمِيدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ.

(۳۷۹۴۶) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اُحد کے دن سر اُوپر کر کے دیکھنا شروع کیا۔ تو مجھے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی نظر نہ آیا مگر یہ کہ وہ اونگھ کی وجہ سے اپنی ڈھال کے نیچے جھٹکے کھا رہا تھا۔

(۳۷۹٤٧) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَالَ : بَارَزَ عَلِيٌّ يَوْمَ أُحُدٍ مِنْ بَنِي شَيْبَةَ طَلْحَةَ وَمُسَافِعًا ، قَالَ : وَسَمَّى إِنْسَانًا آخَرَ ، قَالَ : فَقَتَلَهُمْ سِوَى مَنْ قَتَلَ مِنَ النَّاسِ ، فَقَالَ لِفَاطِمَةَ حَيْثُ نَزَلَ : خُذِي السَّيْفَ غَيْرَ ذَمِيمٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَئِنْ كُنْتَ أَبْلَيْتَ ، فَقَدْ أَبْلَى فُلَانٌ الأَنْصَارِيُّ ، وَفُلَانٌ الأَنْصَارِيُّ ، وَفُلَانٌ الأَنْصَارِيُّ حَتَّى انْقَطَعَ نَفَسُهُ ، أَوْ كَادَ يَنْقَطِعُ نَفَسُهُ.

(۳۷۹۴۷) حضرت ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنی شیبہ میں سے طلحہ اور مسافع کے ساتھ مبارزت لی۔ راوی کہتے ہیں: ایک اور آدمی کا نام بھی (استاد) نے لیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو عام لوگوں (کفار) کو قتل کیا تھا ان کے سوا ان تینوں کو بھی قتل کر دیا۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ بغیر مذمت کے تلوار کو پکڑو۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے عمدگی سے قتال کیا ہے تو فلاں انصاری نے بھی اور فلاں انصاری نے بھی اور فلاں انصاری نے بھی بہترین قتال کیا ہے۔ یہاں تک کہ اپنی جان ختم کر دی یا جان ختم کرنے کے قریب ہو گئے۔

(۳۷۹٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَمَّا كُسِرَتْ رَبَاعِيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى ثَلَاثَةٍ ؛ عَلَى مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مَلِكُ الأَمْلَاكِ ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ كَسَرَ رَبَاعِيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَثَّرَ فِي وَجْهِهِ ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ زَعَمَ أَنَّ لِلَّهِ وَلَدًا.

(۳۷۹۴۸) حضرت حکم سے روایت ہے کہ جب اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے والے چار دندان مبارک شہید ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگوں پر اللہ کا غضب شدید ہے۔ اس آدمی پر جو خود کو بادشاہوں کا بادشاہ گمان کرتا ہے۔ اور اس آدمی پر بھی اللہ کا غضب شدید ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان کو شہید کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو زخمی کیا۔ اور خدا کا غضب اس آدمی پر بھی شدید ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہے۔

(۳۷۹۴۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : هُشِّمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَجُرِحَ فِي وَجْهِهِ ، وَدُووِيَ بِحَصِيرٍ مُحَرَّقٍ ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقُلُ إِلَيْهِ الْمَاءَ فِي الْحَجَفَةِ. (بخاری ۲۴۳)

(۳۷۹۴۹) ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ کے سر مبارک پر خود ٹوٹ گئی اور آپ ﷺ کے دندان شہید ہو گئے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور آپ ﷺ کو جلی ہوئی چٹائی کے ذریعہ دوا کی گئی۔ اور علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب، آپ ﷺ کے پاس ڈھال میں پانی لا رہے تھے۔

(۳۷۹۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لأَبِي بَكْرٍ : رَأَيْتُكَ يَوْمَ أُحُدٍ فَصُغْتُ عَنْكَ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : لَكِنِّي لَوْ رَأَيْتُكَ مَا صُغْتُ عَنْكَ.

(۳۷۹۵۰) حضرت ایوب سے روایت ہے کہ عبد الرحمان بن ابی بکر نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ میں نے اُحد کے دن آپ کو دیکھا تھا لیکن میں نے آپ سے اعراض کیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اگر میں تمہیں دیکھتا تو میں تم سے اعراض نہ کرتا۔

(۲۷) غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ

غزوہ خندق

(۳۷۹۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَقْفُو آثَارَ النَّاسِ ، فَسَمِعْتُ وَئِيدَ الأَرْضِ وَرَائِي ، فَالْتَفَتُّ ، فَإِذَا أَنَا بِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَمَعَهُ ابْنُ أَخِيهِ الْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ ، يَحْمِلُ مِجَنَّهُ ، فَجَلَسْتُ إِلَى الأَرْضِ ، قَالَتْ : فَمَرَّ سَعْدٌ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا أَطْرَافُهُ ، فَأَنَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أَطْرَافِ سَعْدٍ ، قَالَتْ : وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، قَالَتْ: فَمَرَّ يَرْتَجِزُ ، وَهُوَ يَقُولُ :

لَبِّثْ قَلِيلاً يُدْرِكِ الْهَيْجَا حَمَلْ　　　مَا أَحْسَنَ الْمَوْتَ إِذَا حَانَ الأَجَلْ

قَالَتْ : فَقُمْتُ ، فَاقْتَحَمْتُ حَدِيقَةً ، فَإِذَا فِيهَا نَفَرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ تَسْبِغَةٌ لَهُ ، تَعْنِي الْمِغْفَرَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : وَيْحَكِ ، مَا جَاءَ بِكِ ؟ وَيْحَكِ ، مَا جَاءَ بِكِ ؟ وَاللهِ إِنَّكِ لَجَرِيئَةٌ ، مَا يُؤَمِّنُكِ أَنْ يَكُونَ تَحَوُّزٌ وَبَلاَءٌ ؟ قَالَتْ : فَمَا زَالَ يَلُومُنِي حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنَّ الأَرْضَ انْشَقَّتْ فَدَخَلْتُ فِيهَا ، قَالَتْ : فَرَفَعَ الرَّجُلُ التَّسْبِغَةَ عَنْ وَجْهِهِ ، فَإِذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، وَيْحَكَ ، قَدْ أَكْثَرْتَ مُنْذُ الْيَوْمَ ، وَأَيْنَ التَّحَوُّزُ ، أَوِ الْفِرَارُ إِلاَّ إِلَى اللهِ.

قَالَتْ : وَيَرْمِي سَعْدًا رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ : حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ بِسَهْمٍ ، فَقَالَ : خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْعَرِقَةِ ، فَأَصَابَ أَكْحَلَهُ فَقَطَعَهُ ، فَدَعَا اللَّهَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْنِي حَتَّى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ قُرَيْظَةَ ، وَكَانُوا حُلَفَائَهُ وَمَوَالِيَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَتْ : فَرَقَأَ كَلْمُهُ ، وَبَعَثَ اللَّهُ الرِّيحَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ : (وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا) فَلَحِقَ أَبُو سُفْيَانَ بِتِهَامَةَ ، وَلَحِقَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرِ بْنِ حِصْنٍ وَمَنْ مَعَهُ بِنَجْدٍ ، وَرَجَعَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ فَتَحَصَّنُوا فِي صَيَاصِيهِمْ ، وَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَأَمَرَ بِقُبَّةٍ ، فَضُرِبَتْ عَلَى سَعْدٍ فِي الْمَسْجِدِ ، وَوُضِعَ السِّلاَحُ.

قَالَتْ : فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : أَقَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ ؟ وَاللهِ مَا وَضَعَتِ الْمَلاَئِكَةُ السِّلاَحَ ، فَاخْرُجْ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتِلْهُمْ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ وَلَبِسَ لاَمَتَهُ ، فَخَرَجَ فَمَرَّ عَلَى بَنِي غَنْمٍ ، وَكَانُوا جِيرَانَ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : مَنْ مَرَّ بِكُمْ ؟ فَقَالُوا : مَرَّ بِنَا دِحْيَةُ الْكَلْبِي ، وَكَانَ دِحْيَةُ تُشْبِهُ لِحْيَتُهُ وَسِنُّهُ وَوَجْهُهُ بِجِبْرِيلَ ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَاصَرَهُمْ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا ، فَلَمَّا اشْتَدَّ حَصْرُهُمْ وَاشْتَدَّ الْبَلاَءُ عَلَيْهِمْ ، قِيلَ لَهُمْ : انْزِلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاسْتَشَارُوا أَبَا لُبَابَةَ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنَّهُ الذَّبْحُ ، فَقَالُوا : نَنْزِلُ عَلَى حُكْمِ ابْنِ مُعَاذٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْزِلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَنَزَلُوا ، وَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ ، فَحُمِلَ عَلَى حِمَارٍ لَهُ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ ، وَحَفَّ بِهِ قَوْمُهُ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا أَبَا عَمْرٍو ، حُلَفَاؤُكَ وَمَوَالِيكَ ، وَأَهْلُ النِّكَايَةِ وَمَنْ قَدْ عَلِمْتَ ، قَالَتْ : لاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلاً ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْ دَارِهِمَ الْتَفَتَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ : قَدْ أَنَى لِسَعْدٍ أَنْ لاَ يُبَالِيَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ ، فَلَمَّا طَلَعَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَأَنْزِلُوهُ ، قَالَ عُمَرُ : سَيِّدُنَا اللَّهُ ، قَالَ : أَنْزِلُوهُ ، فَأَنْزَلُوهُ.

قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْكُمْ فِيهِمْ ، قَالَ : فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ ، وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ ، وَتُقَسَّمَ أَمْوَالُهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ وَحُكْمِ رَسُولِهِ ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا اللَّهَ سَعْدٌ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَبْقَيْتَ عَلَى نَبِيِّكَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْئًا فَأَبْقِنِي لَهَا ، وَإِنْ كُنْتَ قَطَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ ، فَقَالَ : فَانْفَجَرَ كَلْمُهُ ، وَكَانَ قَدْ بَرَأَ حَتَّى مَا بَقِيَ مِنْهُ إِلاَّ مِثْلُ الْخُرْصِ.

قَالَتْ : فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَعَ سَعْدٌ إِلَى قُبَّتِهِ الَّتِي كَانَ ضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : فَحَضَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَتْ :

فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہِ ، إِنِّی لأَعْرِفُ بُکَائَ أَبِی بَکْرٍ مِنْ بُکَائِ عُمَرَ وَأَنَا فِی حُجْرَتِی ، وَکَانُوا کَمَا قَالَ اللَّہُ تَعَالَی : ﴿رُحَمَائُ بَیْنَہُمْ﴾ قَالَ عَلْقَمَۃُ : فَقُلْتُ : أَیْ أُمَّہْ ، فَکَیْفَ کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ؟ قَالَتْ : کَانَتْ عَیْنُہُ لاَ تَدْمَعُ عَلَی أَحَدٍ ، وَلَکِنَّہُ کَانَ إِذَا وَجَدَ فَإِنَّمَا ہُوَ آخِذٌ بِلِحْیَتِہِ۔

(۳۷۹۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں خندق کے دن، لوگوں کے آثارِ قدم کی پیروی کرتے ہوئے باہر نکلی۔ پس میں نے اپنے پیچھے لوگوں کی آہٹ سُنی۔ میں نے توجہ کی تو وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے ساتھ ان کے بھتیجے حارث بن اوس تھے۔ جنہوں نے اپنی ڈھال اٹھائی ہوئی تھی۔ پس میں زمین پر بیٹھ گئی۔ فرماتی ہیں: پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ گزر گئے اور انہوں نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ اور اس کے کنارے باہر نکلے ہوئے تھے۔ اور مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے کناروں سے خوف آ رہا تھا۔ فرماتی ہیں: یہ صاحب لوگوں میں سے بڑے جثہ والے اور لمبے تھے۔ فرماتی ہیں: پھر وہ رجز پڑھتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے گزر گئے۔

''تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ جنگ کو زور پکڑنے دو۔ جب وقت مقرر آ جائے تو موت کتنی اچھی ہوتی ہے۔''

۲۔ فرماتی ہیں۔ پھر میں کھڑی ہوئی اور ایک باغیچہ میں گھس گئی تو وہاں مسلمانوں کے چند افراد تھے۔ جن میں عمر بن خطاب بھی تھے اور ان میں ایک آدمی وہ بھی تھا جس پر خود تھی۔ راوی کہتے ہیں...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عجیب بات ہے! تمہیں کیا چیز لے آئی ہے؟ عجیب بات ہے! تمہیں کیا چیز لے آئی ہے؟ بخدا! تم بہت جری ہو۔ تمہیں کس چیز نے فرار اور آزمائش سے مامون کر دیا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے مسلسل ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ زمین شق ہو جائے اور میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ فرماتی ہیں۔ پھر (دوسرے) آدمی نے اپنے چہرے سے خود اتاری تو وہ طلحہ بن عبید اللہ تھے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے کہا: اے عمر! تم پر افسوس ہے آج تم نے بہت زیادہ ملامت کی ہے۔ فرار اور آزمائش اللہ کے سوا کس کی طرف ہو سکتا ہے۔

۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مشرکین قریش میں سے ایک آدمی نے، جس کو حبان بن العرقۃ کہا جاتا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تیر مارا اور کہا۔ اس کو لے لو۔ میں ابن العرقۃ ہوں۔ وہ تیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بازو کی رگ میں لگا اور اس نے وہ رگ کاٹ دی۔ سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دُعا کی۔ اے اللہ! تو مجھے موت نہ دینا یہاں تک کہ تو بنو قریظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے۔ یہ لوگ سعد رضی اللہ عنہ کے جاہلیت میں حلیف اور ساتھی تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر ان کے زخم کا خون بند ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر ہوا بھیج دی۔ و کفی اللّٰہ المؤمنین القتال و کان اللّٰہ قویاً عزیزاً۔

پس ابو سفیان تہامہ کے علاقہ کے ساتھ جا ملا اور عیینہ بن بدر بن حصن اور اس کے ساتھی نجد کے علاقہ کے ساتھ جا ملے اور بنو قریظہ واپس ہو گئے اور اپنے قلعوں میں قلعہ بند ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف واپس تشریف لے آئے اور حکم دیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں خیمہ لگایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلحہ وغیرہ رکھ دیا۔

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا۔ کیا آپ نے اسلحہ

اُتار دیا ہے؟ بخدا! فرشتوں نے تو اسلحہ نہیں اُتارا۔ پس آپ بنوقریظہ کی طرف چلئے اور ان سے قتال کیجئے۔ تو نبی کریم ﷺ نے کوچ کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے اپنا سامانِ حضر زیب تن فرمایا اور نکل پڑے۔ اور (جب) آپ ﷺ بنوغنم کے پاس سے گزرے...... یہ لوگ مسجد کے پڑوسی تھے...... تو پوچھا: کون تمہارے پاس سے گزرا ہے؟ انہوں نے جواباً عرض کیا۔ ہمارے پاس سے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ گزرے ہیں۔ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی داڑھی اور چہرے کی شکل حضرت جبرائیل سے مشابہ تھی پھر نبی کریم ﷺ، بنوقریظہ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ نے پچیس دن تک ان کا محاصرہ فرمایا۔ پس جب بنوقریظہ کا محاصرہ شدید ہوگیا اور ان پر مصیبت سخت ہوگئی تو انہیں کہا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر تسلیم ہو جاؤ۔ انہوں نے ابولبابہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے انہیں یہ اشارہ کیا کہ فیصلہ تو ذبح کا ہے۔ بنوقریظہ نے کہا۔ ہم ابن معاذ کے فیصلہ پر اترتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سعد بن معاذ کے فیصلہ پر (ہی) اُتر آؤ۔ پس وہ لوگ اُتر آئے۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف کسی کو بھیجا اور انہیں گدھے پر سوار کیا گیا جس پر کھجور کی چھال کا پالان تھا اور ان کی قوم نے انہیں گھیر لیا۔ اور یہ کہنے لگے۔ اے ابوعمرو! (یہ لوگ) تیرے حلیف اور تیرے ساتھی ہیں۔ اور تیری پہچان کے لوگ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کو کچھ جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ جب سعد رضی اللہ عنہ ان کے گھروں کے پاس پہنچے تو فرمایا: اب سعد کے لئے وہ وقت آپہنچا ہے کہ سعد، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروانہ کرے۔

۶۔ پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوئے ابوسعید کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اس کو نیچے اُتارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہمارا سردار اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اتارو۔ پس لوگوں نے انہیں نیچے اُتارا۔

۷۔ آپ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کے بارے میں فیصلہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا: میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ صادر کرتا ہوں کہ ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قیدی بنایا جائے اور ان کے اموال کو تقسیم کر لیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک تو نے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق (ہی) فیصلہ کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی۔ اور فرمایا۔ اے اللہ! اگر تو نے اپنے نبی کے خلاف قریش کی کوئی جنگ باقی رکھی ہوئی ہے تو تُو مجھے بھی اس کے لئے باقی رکھ۔ اور اگر تو نے نبی ﷺ اور قریش کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے تو تو مجھے اپنی طرف اٹھالے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ان کا زخم پھوٹ پڑا۔ اور وہ زخم (پہلے) ختم ہوگیا تھا اور صرف ایک چھوٹے سے سوراخ جتنا رہ گیا تھا۔

۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے آئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی اس خیمہ میں واپس آ گئے جو آپ ﷺ نے ان کے لئے لگوایا تھا۔ فرماتی ہیں: پھر سعد رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ کہتی ہیں: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے رونے کو حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کے رونے سے علیحدہ پہچان لیتی تھی حالانکہ میں حجرہ میں ہوتی تھی۔ اور یہ صحابہ ایسے تھے جیسا اللہ کا ارشاد ہے۔ رحماء بینھم علقمہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اماں جان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں کسی پر آنسو نہیں بہاتی تھیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کا غم ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی پکڑتے تھے۔

(۳۷۹۵۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، قَالَ : لَمَّا نَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَمْسَى ، أَتَاهُ جِبْرِيلُ ، أَوْ قَالَ :مَلَكٌ ، فَقَالَ :مَنْ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِكَ مَاتَ اللَّيْلَةَ ، اسْتَبْشَرَ بِمَوْتِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ ؟ فَقَالَ :لاَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ سَعْدٌ ، فَإِنَّهُ أَمْسَى دَنِفًا ، مَا فَعَلَ سَعْدٌ ؟ قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ قُبِضَ ، وَجَاءَ قَوْمُهُ فَاحْتَمَلُوهُ إِلَى دَارِهِمْ ، قَالَ :فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ ، ثُمَّ خَرَجَ ، وَخَرَجَ النَّاسُ ، فَبَتَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مَشْيًا ، حَتَّى إِنَّ شُسُوعَ نِعَالِهِمْ لَتُقْطَعُ مِنْ أَرْجُلِهِمْ ، وَإِنَّ أَرْدِيَتَهُمْ لَتَسْقُطُ عَنْ عَوَاتِقِهِمْ ، فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَتَتَّ النَّاسَ ، فَقَالَ :إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَسْبِقَنَا إِلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ كَمَا سَبَقَتْنَا إِلَى حَنْظَلَةَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ :فَأَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :فَحَضَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُغَسَّلُ ، قَالَ :فَقَبَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ ، فَقَالَ :دَخَلَ مَلَكٌ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَجْلِسٌ ، فَأَوْسَعْتُ لَهُ ، وَأُمُّهُ تَبْكِي وَهِيَ تَقُولُ :

وَيْلُ أُمِّ سَعْدٍ سَعْدًا ... بَرَاعَةً وَجَدًّا.

بَعْدَ أَيَادٍ يَا لَهُ وَمَجْدًا ... مُقَدَّمٌ سَدَّ بِهِ مَسَدًّا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كُلُّ الْبَوَاكِي يَكْذِبْنَ إِلاَّ أُمَّ سَعْدٍ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :وَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِنَا :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ لِجِنَازَتِهِ ، قَالَ نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ :مَا أَخَفَّ سَرِيرَ سَعْدٍ ، أَوْ جِنَازَةَ سَعْدٍ ؟ قَالَ :فَحَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ :لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ شَهِدُوا جِنَازَةَ سَعْدٍ ، مَا وَطِئُوا الأَرْضَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ .

قَالَ مُحَمَّدٌ :فَسَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، وَدَخَلَ عَلَيْنَا الْفُسْطَاطَ ، وَنَحْنُ نَدْفِنُ وَاقِدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَقَالَ :أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ أَشْيَاخَنَا ؟ سَمِعْتُ أَشْيَاخَنَا يُحَدِّثُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ :لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ شَهِدُوا جِنَازَةَ سَعْدٍ ، مَا وَطِئُوا الأَرْضَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ :فَأَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ فَقْدًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ، أَوْ أَحَدِهِمَا مِنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ قَبْرِ سَعْدٍ يَوْمَئِذٍ ، فَفَتَحَهَا بَعْدُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَحَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : وَكَانَ وَاقِدٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ ، فَقَالَ لِي : مَنْ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ سَعْدًا ، إِنَّك بِسَعْدٍ لَشَبِيهٌ ، ثُمَّ قَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ سَعْدًا ، كَانَ مِنْ أَجْمَلِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا ذَهَبٌ ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَجَلَسَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَ الْجُبَّةَ وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا ، فَقَالَ : أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا رَأَيْنَا ثَوْبًا أَحْسَنَ مِنْهُ ، قَالَ : فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ. (ابن سعد ۴۲۳۔ حاکم ۲۰۵)

(۳۷۹۵۲) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے کہ جب رات ہوئی تو نبی کریم ﷺ سو گئے تو آپ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے یا فرمایا: کوئی فرشتہ آیا اور پوچھا: آپ کی امت میں سے کون سا آدمی آج رات وفات پا گیا ہے۔آسمان والوں کو اس کی موت پر خوشی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: سعد کے ساتھ کیا ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا۔یارسول اللہ ﷺ! وہ فوت ہو گیا ہے۔اور ان کی قوم والے آئے تھے اور انہیں اپنے محلہ کی طرف لے گئے ہیں۔راوی کہتے ہیں۔پس آپ ﷺ نے نماز فجر پڑھی اور پھر آپ ﷺ چل نکلے اور لوگ بھی (آپ ﷺ کے ساتھ) چل نکلے۔آپ ﷺ نے لوگوں کو (تیز) چلا کر تھکا دیا۔یہاں تک کہ لوگوں کے تسمے ان کے پاؤں سے گر گئے اور ان کی چادریں ان کے کندھوں سے گر گئیں۔ایک آدمی نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ! آپ نے لوگوں کو (تیز) چلا کر تھکا دیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں فرشتے سعد رضی اللہ عنہ کی طرف ہم سے سبقت نہ کر جائیں جیسا کہ وہ حنظلہ کی طرف ہم سے سبقت کر گئے تھے۔

۲۔ محمد کہتے ہیں مجھے اشعث بن اسحاق نے بتایا کہ پھر آپ ﷺ اس کے پاس پہنچے جبکہ انہیں غسل دیا جا رہا تھا۔راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اپنے گھٹنے اکٹھے کر لیے اور فرمایا: ایک فرشتہ آیا ہے اور اس کے لئے بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی پس میں نے اس کے لئے جگہ چھوڑی ہے۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ رو رہی تھیں اور شعر کہہ رہی تھیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔تمام رونے والیاں کذب بیانی کرتی ہیں سوائے اُم سعد رضی اللہ عنہا کے۔

۳۔ محمد کہتے ہیں ہمارے ساتھیوں میں سے بعض لوگوں نے بتایا کہ جب نبی کریم ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے لئے نکلے تو منافقین میں سے بعض لوگوں نے کہا۔سعد رضی اللہ عنہ کا تختہ کتنا ہلکا ہے، یا کہا: سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ کتنا ہلکا ہے؟ راوی کہتے ہیں: مجھے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق ستر ہزار فرشتے اترے ہیں جو سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک ہوئے ہیں۔انہوں نے اس دن سے پہلے (کبھی) زمین کو نہیں روندا تھا۔

۴۔ محمد کہتے ہیں: پھر میں نے اسمٰعیل بن محمد بن سعد کو سنا...... جبکہ وہ ہمارے پاس خیمہ میں داخل ہوئے اور ہم واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کو دفن کر رہے تھے...... انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بیان کروں جو میں نے اپنے شیوخ سے سُنی ہے؟ میں نے اپنے شیوخ کو بیان کرتے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن ارشاد فرمایا: بلاشبہ ستر ہزار فرشتے سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں آسمان سے اُتر کر شریک ہوئے ہیں جنہوں نے اس دن سے پہلے زمین کو نہیں روندا تھا۔

۵۔ محمد کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ مسلمانوں کو نبی کریم اور آپ ﷺ کے دو ساتھیوں (ابوبکر و عمر) یا ان میں سے ایک کے جانے کے بعد، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کی کمی کا شدت سے احساس نہیں ہوا۔

۶۔ محمد کہتے ہیں: مجھے محمد بن منکدر نے محمد بن شرحبیل کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے اس دن (دفن کے دن) ایک مٹھی مٹی لے لی اور پھر بعد میں اس کو کھولا تو وہ مشک تھی۔

۷۔ محمد کہتے ہیں: اور مجھے واقد بن عمرو بن سعد نے (بھی) بیان کیا۔ راوی کہتے ہیں۔ واقد، خوبصورت اور دراز قد لوگوں میں سے تھے...... واقد کہتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہتے ہیں: انہوں نے مجھ سے کہا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ سعد رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ تم تو بلاشبہ سعد رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہو۔ پھر انہوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ سعد رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ (عام) لوگوں سے دراز قد اور خوبصورت تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے اکیدر دُومہ کی طرف ایک وفد بھیجا تو اس نے آپ ﷺ کی طرف ایک ریشمی جبہ بھیجا جس میں سونا، بُنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس جبہ کو زیب تن فرمایا پھر آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے لیکن آپ ﷺ نے کوئی بات نہیں کی۔ لوگوں نے اس جُبہ کو ہاتھ لگانا شروع کیا اور اس کو تعجب سے دیکھا، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم لوگ اس جبہ کو تعجب سے دیکھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے اس سے خوبصورت کپڑا نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جو کپڑا تم دیکھ رہے ہو، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنت میں جو رومال ہیں وہ اس سے بھی خوبصورت ہیں۔

(۳۷۹۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ ، فَجَعَلُوا يَتَعَجَّبُونَ مِنْ لِينِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَلْيَنُ مِمَّا تَرَوْنَ.

(۳۷۹۵۳) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ریشم کا کپڑا ہدیہ دیا گیا تو لوگوں نے اس کی ملائی کو تعجب سے دیکھنا شروع کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جو کچھ دیکھ رہے ہو، سعد کے جنت کے رومال اس سے بھی زیادہ نرم ہیں۔

(۳۷۹۵٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ أَبِي صُفْرَةَ ،

يَقُولُ ، وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ وَتَبْيِيتَهُمْ ، فَقَالَ :قَالَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُفِرَ الْخَنْدَقُ ، وَهُوَ يَخَافُ أَنْ يُبَيِّتَهُمْ أَبُو سُفْيَانَ :إِنْ بُيِّتُّمْ ، فَإِنَّ دَعْوَاكُمْ حم لاَ يُنْصَرُونَ.

(۳۷۹۵۴) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے مہلب بن ابی صفرہ کو...... جبکہ وہ حروریہ اور ان کے شب خون کا ذکر کر رہے تھے...... کہتے سُنا۔ کہ اصحاب محمد ﷺ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے خندق والے دن فرمایا: اور (اس وقت) آپ ﷺ کو خوف تھا کہ ابوسفیان شب خون مارے گا۔ اگر تم پر شب خون مارا جائے تو تم یہ کہنا۔ حم لاَ يُنْصَرُونَ.

(۳۷۹۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَقَدَ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِحُبِّ لِقَاءِ اللهِ سَعْدًا قَالَ :إِنَّمَا يَعْنِي السَّرِيرَ ، قَالَ :﴿وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ﴾ قَالَ :تَفَسَّخَتْ أَعْوَادُهُ ، قَالَ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُ فَاحْتَبَسَ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ :ضُمَّ سَعْدٌ فِي الْقَبْرِ ضَمَّةً ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُ.

(۳۷۹۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات پر عرش جھوم گیا۔ یعنی تخت...... فرمایا: ﴿وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ﴾ راوی کہتے ہیں۔ تخت کی لکڑیاں جدا جدا ہو گئیں۔ راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ وہاں ٹھہر گئے پھر جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کس بات کی وجہ سے آپ اندر ٹھہرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کو ملایا گیا تو میں نے اللہ سے اس کیفیت کے ختم ہونے کی دعا کی۔

(۳۷۹۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدَ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(۳۷۹۵٦) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم گیا ہے۔

(۳۷۹۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، يُقَالُ لَهَا :أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ سَكَنٍ ، قَالَتْ :لَمَّا خُرِجَ بِجِنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ صَاحَتْ أُمُّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُمِّ سَعْدٍ :أَلاَ يَرْقَأُ دَمْعُكِ ، وَيَذْهَبُ حُزْنُكِ ؟ إِنَّ ابْنَكِ أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللَّهُ لَهُ ، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ.

(۳۷۹۵۷) حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ لے کر نکلا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے چیخ ماری۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ سے فرمایا: کیا تمہارے آنسو بند نہیں ہوں گے اور تمہارا غم ختم نہیں ہوگا؟ حالانکہ تیرا بیٹا پہلا شخص ہے جس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے ضحک فرمایا: اور اس کی وجہ سے عرش جھوم گیا۔

(۳۷۹۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَدِمْنَا فِي حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ فَتُلُقِّينَا بِذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَكَانَ غِلْمَانُ الأَنْصَارِ يَتَلَقَّوْنَ أَهَالِيَهُمْ ، فَلَقُوا أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ ، فَنَعَوْا لَهُ امْرَأَتَهُ فَتَقَنَّعَ ، فَجَعَلَ يَبْكِي ، فَقُلْتُ : غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ، أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَكَ مِنَ السَّابِقَةِ وَالْقِدَمِ مَالَكَ ، وَأَنْتَ تَبْكِي عَلَى امْرَأَةٍ ، قَالَتْ : فَكَشَفَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : صَدَقْتِ لَعَمْرِي ، لَيَحُقَّنَّ أَنْ لاَ أَبْكِيَ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، وَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ، قُلْتُ : وَمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : لَقَدَ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَتْ : وَهُوَ يَسِيرُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۹۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج یا عمرہ کے سلسلہ میں آئے اور ذوالحلیفہ سے ہمارا استقبال کیا گیا۔ انصار کے بچے اپنے گھر والوں کا استقبال کیا کرتے تھے۔ لوگ حضرت اُسید ابن حضیر رضی اللہ عنہ سے ملے اور انہیں ان کی اہلیہ کی وفات کی خبر دی۔ انہوں نے سر پر کپڑا کرلیا اور رونا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کریں۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہو اور تمہیں سبقت اور قدامت میں بھی ایک مقام حاصل ہے اور تم ایک عورت پر رو رہے ہو؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ انہوں نے اپنا سر کھول دیا اور کہا: میری عمر کی قسم! آپ نے سچ کہا ہے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بعد کسی پر بھی رونے کا حق باقی نہیں ہے۔ ان کے بارے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمادیا تھا فرمادیا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کیا کہا تھا۔ انہوں نے کہا۔ (یہ کہا تھا) بلاشبہ! سعد بن معاذ کی وفات پر عرش بھی جھوم گیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ اُسید رضی اللہ عنہ، میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چل رہے تھے۔

(۳۷۹۵۹) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(۳۷۹۵۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم اٹھا ہے۔

(۳۷۹٦۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَمَّا مَاتَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِرُوحِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(۳۷۹٦۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت واقع ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی روح سے عرش جھوم اُٹھا ہے۔

(۳۷۹٦۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أُصِيبَ أَكْحَلُ سَعْدٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، رَمَاهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ ، قَالَتْ : فَحَوَّلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

الْمَسْجِدِ ، وَضَرَبَ عَلَيْهِ خَيْمَةً لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ. (بخاری ۴۶۳۔ مسلم ۶۶)

(۳۷۹۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خندق والے دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بازو کی رگ زخمی ہوگئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ایک ابن العرقہ نامی شخص نے تیر مارا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسجد کی طرف منتقل کر دیا اور ان پر ایک خیمہ لگا دیا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قریب ہی سے عیادت کر سکیں۔

(۳۷۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِذْ جَاءُ وكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَإِذْ زَاغَتِ الأَبْصَارُ، وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ قَالَتْ: كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

(بخاری ۴۱۰۳۔ مسلم ۲۳۱۶)

(۳۷۹۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ﴿إِذْ جَاءُ وكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَإِذْ زَاغَتِ الأَبْصَارُ، وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ یہ حالت خندق والے دن کی تھی۔

(۳۷۹۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَافَّ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، قَالَ ، وَكَانَ يَوْمًا شَدِيدًا لَمْ يَلْقَ الْمُسْلِمُونَ مِثْلَهُ قَطُّ ، قَالَ : وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ ، وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ جَالِسٌ ، وَذَلِكَ زَمَانُ طَلْعِ النَّخْلِ ، قَالَ : وَكَانُوا يَفْرَحُونَ بِهِ إِذَا رَأَوْهُ فَرَحًا شَدِيدًا ، لأَنَّ عَيْشَهُمْ فِيهِ ، قَالَ ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَأْسَهُ فَبَصُرَ بِطَلْعَةٍ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ طَلْعَةٍ رُئِيَتْ ، قَالَ : فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ : طَلْعَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، مِنَ الْفَرَحِ ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَنْزِعْ مِنَّا صَالِحَ مَا أَعْطَيْتَنَا ، أَوْ صَالِحًا أَعْطَيْتَنَا.

(۳۷۹۶۳) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے مقابل صف بندی فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: یہ بہت سخت دن تھا۔ مسلمانوں نے اس جیسا دن کبھی نہیں دیکھا تھا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشریف فرما تھے اور یہ وقت کھجوروں کی پیداواری کا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ لوگ کھجور کے زمانہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے کیونکہ ان کی زندگی (کا مدار ہی) اس پر تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سر اُٹھایا تو انہیں کھجور کا شگوفہ دکھائی دیا۔ یہ پہلا دکھائی دینے والا شگوفہ تھا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے خوشی کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شگوفہ۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اے اللہ! جو صالح چیز تو ہمیں عطا کرے وہ ہم سے واپس نہ چھیننا۔

(۳۷۹٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ بِالرَّمْيَةِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَجَعَلَ دَمُهُ يَسِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : وَا انْقِطَاعَ ظَهْرَاهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا أَبَا بَكْرٍ ، فَجَاءَ عُمَرُ ، فَقَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا

إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

(۳۷۹۶۴) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو خندق والے دن تیر لگ گیا اور ان کا خون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہنے لگا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ان کی کمر ٹوٹ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر! ٹھہر جاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۳۷۹۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ :مَسْعُود ، وَكَانَ نَمَّامًا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ بَعَثَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ: أَنَ ابْعَثْ إِلَيْنَا رِجَالاً يَكُونُونَ فِي آطَامِنَا ، حَتَّى نُقَاتِلَ مُحَمَّدًا مِمَّا يَلِي الْمَدِينَةَ ، وَتُقَاتِلَ أَنْتَ مِمَّا يَلِي الْخَنْدَقَ ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يُقَاتِلَ مِنْ وَجْهَيْنِ ، فَقَالَ لِمَسْعُودٍ :يَا مَسْعُودُ ، إِنَّا نَحْنُ بَعَثْنَا إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ :أَنْ يُرْسِلُوا إِلَى أَبِي سُفْيَانَ ، فَيُرْسِلَ إِلَيْهِمْ رِجَالاً ، فَإِذَا أَتَوْهُمْ قَتَلُوهُمْ ، قَالَ :فَمَا عَدَا أَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَمَا تَمَالَكَ حَتَّى أَتَى أَبَا سُفْيَانَ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :صَدَقَ وَاللهِ مُحَمَّدٌ ، مَا كَذَبَ قَطُّ ، فَلَمْ يَبْعَثْ إِلَيْهِمْ أَحَدًا.

(۳۷۹۶۵) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں ایک صاحب تھے جنہیں ''مسعود'' کہا جاتا تھا۔ یہ بہت چغل خور تھے۔ پس جب خندق کا دن تھا تو بنو قریظہ نے ابو سفیان کی طرف پیغام بھیجا۔ تم ہماری طرف کچھ بندے بھیج دو جو ہمارے قلعوں میں (مورچہ زن) ہوں تا کہ ہم محمد کے ساتھ مدینہ کی (اندرونی) طرف سے قتال کریں اور تم لوگ خندق کی طرف سے قتال کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو جانب سے لڑنا مشکل محسوس ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسعود سے کہا۔ اے مسعود! ہم نے بنو قریظہ کی طرف یہ پیغام بھیجا ہے کہ وہ ابو سفیان کی طرف اپنے افراد بھیجیں جب ابو سفیان ان کی طرف اپنے آدمی بھیجے گا تو بنو قریظہ والے ان کو قتل کر دیں گے۔ جب مسعود نے یہ بات سنی تو ان سے صبر نہ ہوا اور انہوں نے یہ بات جا کر ابو سفیان کو بتا دی۔ ابو سفیان نے کہا کہ خدا کی قسم! محمد نے ہمیشہ سچ کہا کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ چنانچہ اس نے بنو قریظہ کی طرف کسی کو نہیں بھیجا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل جنگی تدبیر کا حصہ تھا)۔

(۳۷۹۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ ثَلاَثًا ، مَا ذَاقُوا طَعَامًا ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ هَاهُنَا كُدْيَةً مِنَ الْجَبَلِ ، يَعْنِي قِطْعَةً مِنَ الْجَبَلِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رُشُّوا عَلَيْهَا الْمَاءَ ، فَرَشُّوهَا ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ ، أَوِ الْمِسْحَاةَ ، ثُمَّ قَالَ :بِسْمِ اللهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ ثَلاَثًا فَصَارَتْ كَثِيبًا ، قَالَ جَابِرٌ :فَحَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَدَّ عَلَى بَطْنِهِ حَجَرًا. (بخاری ۴۱۰۱۔ دارمی ۴۲)

(۳۷۹۶۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم تین دن اس حالت میں خندق کھودتے رہے کہ انہوں نے کھانا چکھا بھی نہیں۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پہاڑ کا کوئی سخت حصہ آ گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر پانی چھڑکو۔ پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس قطعہ پر پانی کا چھڑکاؤ کیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کدال یا پھاوڑا ہاتھ میں لیا اور فرمایا: بسم اللہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ضربیں لگائیں تو وہ قطعہ ریت کا ڈھیر بن گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فَحَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَةٌ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ مبارک پر پتھر باندھا ہوا تھا۔

(۳۷۹۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ التُّرَابَ ، حَتَّى وَارَى التُّرَابُ شَعْرَ صَدْرِهِ ، وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ يَقُولُ :

اللَّهُمَّ لَوْ لاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا
إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ... وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

(۳۷۹۶۷) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق والے دن مٹی ڈھوتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ مٹی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے بالوں کو چھپا دیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجز کو پڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے:

''اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم راہِ راست پر نہ آتے، اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔''
''پس تو ہم پر سکینہ کو نازل فرما، اور قدموں کو ثابت رکھ اگر ہماری ملاقات (دشمن سے) ہو۔''
''بلاشبہ ان لوگوں نے ہم پر سرکشی کی ہے، اور اگر وہ فتنہ چاہیں گے تو ہم انکار کریں گے۔''

(۳۷۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَارِدَةً ، وَالْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمْ ، قَالَ :

إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَةِ ... فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

فَأَجَابُوهُ :

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

(۳۷۹۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹھنڈی صبح کو باہر تشریف لائے۔ مہاجرین وانصار خندق کھود رہے تھے۔ تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان پر پڑی تو فرمایا:

''بلاشبہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ پس (اے اللہ!) تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو جواباً کہا: ''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کی بیعت کی۔ فریضہ جہاد پر جب تک ہم باقی رہیں۔''

(۳۷۹۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الظُّهْرِ ، وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ ، وَالْعِشَاءِ حَتَّى كُفِينَا ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ :﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ، وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِلاَلاً فَأَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلاَّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ :﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً ، أَوْ رُكْبَانًا﴾.

(۳۷۹۶۹) حضرت عبدالرحمان بن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن ہمیں ظہر، عصر اور مغرب، عشا سے محبوس رکھا گیا۔ یہاں تک کہ ہمیں اس سے کفایت دے دی گئی۔ یہی ارشاد خداوندی (کا معنی) ہے۔ ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ، وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ پھر نبی کریم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی۔ پھر آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی، جیسا کہ آپ ﷺ اس سے پہلے ظہر کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عصر کے لئے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز بھی ادا کی جس طرح آپ ﷺ عصر کی نماز پہلے پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی جیسا کہ آپ ﷺ اس سے پہلے مغرب پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عشا کی نماز ادا کی جس طرح آپ ﷺ اس سے پہلے عشاء ادا کرتے تھے۔ اور یہ واقعہ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً ، أَوْ رُكْبَانًا﴾ کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

(۳۷۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ الظُّهْرَ ، وَالْعَصْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

(۳۷۹۷۰) حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن غروب شمس تک ظہر اور عصر ادا نہیں کی تھی۔

(۳۷۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، قَالَ :جَاءَ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ ، وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ ، فَقَالاَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخَنْدَقِ :نَكُفُّ عَنْكَ غَطَفَانَ ، عَلَى أَنْ تُعْطِيَنَا ثِمَارَ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَرَاوَضُوهُ حَتَّى اسْتَقَامَ الأَمْرُ عَلَى نِصْفِ ثِمَارِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالُوا :اُكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كِتَابًا ، فَدَعَا بِصَحِيفَةٍ ، قَالَ :وَالسَّعْدَانِ ؛ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ ، وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ جَالِسَانِ ، فَأَقْبَلاَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالاَ :أَشَيْءٌ أَتَاكَ عَنِ اللهِ ، لَيْسَ لَنَا أَنْ نَعْرِضَ فِيهِ ؟قَالَ :لاَ ، وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَصْرِفَ وُجُوهَ هَؤُلاَءِ عَنِّي ، وَيَفْرُغَ وَجْهِي لِهَؤُلاَءِ ، قَالَ :فَقَالاَ لَهُ :مَا نَالَتْ مِنَّا الْعَرَبُ فِي جَاهِلِيَّتِنَا شَيْئًا إِلاَّ بِشِرًى ، أَوْ قِرًى.

(بخاری ۲۹۳۱۔ مسلم ۶۳۶)

(۳۷۹۷۱) حضرت ابومعشر سے روایت ہے کہ حارث بن عوف اور عیینہ بن حصن آئے اور انہوں نے عام خندق میں رسول اللہ ﷺ سے کہا۔ ہم آپ سے غطفان کو روک کر رکھیں گے اس شرط پر کہ آپ ہمیں مدینہ کے پھل دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے آپ ﷺ سے کمی بیشی کی بات کی اور معاملہ مدینہ کے نصف پھلوں پر طے ہو گیا۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے اور اپنے مابین آپ کوئی تحریر لکھ دیں۔ آپ ﷺ نے کاغذ منگوایا۔ راوی کہتے ہیں: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ دونوں تشریف فرما تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا۔ کیا آپ کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی ایسی بات آئی ہے جس سے ہم اعراض نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن میرا ارادہ ہے کہ میں ان لوگوں کے چہروں کو خود سے پھیر دوں اور میں اپنے چہرے کو ان کے لئے فارغ کرنا چاہتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ دونوں صحابیوں رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ سے کہا۔ ہماری جاہلیت کے زمانہ میں عرب نے کبھی ہم سے کچھ نہیں لیا تھا۔ سوائے خریداری اور مہمان نوازی کے۔

(۳۷۹۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ : حَبَسُونَا عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى ، صَلاَةِ الْعَصْرِ ، مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا.

(۳۷۹۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق والے دن ارشاد فرمایا: انہوں (مشرکین) نے ہمیں صلوۃ وسطی یعنی عصر کی نماز سے روکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔

(۳۷۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي . إِلاَّ أَنَّ ابْنَ إِدْرِيسَ قَالَ : عُرِضْتُ.

(۳۷۹۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ مجھے خندق والے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کیا گیا اور میری عمر پندرہ سال تھی۔ تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت عنایت فرما دی۔ ابن ادریس کی روایت میں عُرِضت ہے۔

(۳۷۹۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ : مَنْ رَجُلٌ يَذْهَبُ فَيَأْتِينَا بِخَبَرِ بَنِي قُرَيْظَةَ ؟ فَرَكِبَ الزُّبَيْرُ فَجَائَهُ بِخَبَرِهِمْ ، ثُمَّ عَادَ ، فَقَالَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ : مَنْ يَجِيئُنِي بِخَبَرِهِمْ ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ أَبَوَيْهِ ، فَقَالَ : فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ، وَقَالَ لِلزُّبَيْرِ : لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِي ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ، وَابْنُ عَمَّتِي.

(۳۷۹۷۴) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق والے دن ارشاد فرمایا: کون آدمی جائے گا اور ہمیں بنو قریظہ کی خبر لا کر دے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سوار ہو گئے اور بنو قریظہ کے بارے میں خبر لے آئے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ بات دہرائی اور تین مرتبہ فرمایا۔ کون مجھے ان کی خبر لا کر دے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے

ہیں: نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے اپنے والدین کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں، باپ قربان ہوں اور آپ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر اور میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔

(٣٧٩٧٥) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مَيْمُون ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِب ، قَالَ :لَمَّا كَانَ حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْفِرَ الْخَنْدَقَ ، عَرَضَ لَنَا فِي بَعْضِ الْجَبَلِ صَخْرَةٌ عَظِيمَةٌ شَدِيدَةٌ ، لاَ تَدْخُلُ فِيهَا الْمَعَاوِلُ ، فَاشْتَكَيْنَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَآهَا أَخَذَ الْمِعْوَلَ وَأَلْقَى ثَوْبَهُ ، وَقَالَ : بِسْمِ اللهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً فَكَسَرَ ثُلُثَهَا ، فَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الشَّامِ ، وَاللهِ إِنِّي لأَبْصِرُ قُصُورَهَا الْحُمْرَ السَّاعَةَ ، ثُمَّ ضَرَبَ الثَّانِيَةَ فَقَطَعَ ثُلُثًا آخَرَ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ فَارِسَ ، وَاللهِ إِنِّي لأُبْصِرُ قَصْرَ الْمَدَائِنِ الأَبْيَضَ ، ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ ، فَقَطَعَ بَقِيَّةَ الْحَجَرِ ، وَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْيَمَنِ ، وَاللهِ إِنِّي لأَبْصِرُ أَبْوَابَ صَنْعَاءَ. (احمد ٣٠٣۔ ابویعلی ١٦٨١)

(۳۷۹۷۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم خندق کھودیں تو ایک پہاڑ کے اندر ہمارے سامنے ایک بڑی چٹان آ گئی۔ جس میں کدالیں داخل نہیں ہوتی تھیں۔ ہم نے اس بات کی شکایت آپ ﷺ کے سامنے کی۔ آپ ﷺ تشریف لائے۔ پس جب آپ ﷺ نے چٹان کو دیکھا تو آپ ﷺ نے کدال ہاتھ میں لی اور اپنا کپڑا رکھ دیا۔ اور فرمایا: بسم اللہ۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ضرب لگائی تو ایک تہائی چٹان ٹوٹ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! شام کی چابیاں عطا کر دی گئیں ہیں۔ بخدا! مجھے اس وقت اس کے سرخ محلات دکھائی دے رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری ضرب لگائی۔ تو ایک تہائی چٹان مزید ٹوٹ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! فارس (کے خزانوں) کی چابیاں عطا کر دی گئی ہیں۔ بخدا! مجھے مدائن کا سفید محل دکھائی دے رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری ضرب لگائی اور فرمایا: بسم اللہ! تو بقیہ چٹان بھی ٹوٹ گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! یمن (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کر دی گئی ہیں۔ بخدا! مجھے صنعاء کے دروازے دکھائی دے رہے ہیں۔

(٣٧٩٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ؛ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ ، حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ ، فَأَمَرَ بِلاَلاً ، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ الظُّهْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

(۳۷۹۷۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین نے خندق والے دن نبی کریم ﷺ کو چار نماز سے مشغول رکھا یہاں تک کہ رات کا جتنا حصہ اللہ نے چاہا گزر گیا پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر حضرت

بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے عشاء کی نماز پڑھی۔

(۳۷۹۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ صَفِيَّةَ كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

(۳۷۹۷۷) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خندق والے دن نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ہمراہ تھیں۔

(۳۷۹۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ : مَنْ يُبَارِزُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُمْ يَا زُبَيْرُ ، فَقَالَتْ صَفِيَّةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَاحِدِي ، فَقَالَ : قُمْ يَا زُبَيْرُ ، فَقَامَ الزُّبَيْرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهُمَا عَلاَ صَاحِبَهُ قَتَلَهُ ، فَعَلاَهُ الزُّبَيْرُ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ بِسَلَبِهِ ، فَنَفَّلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ.

(۳۷۹۷۸) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن تھا اور مشرکین میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور پوچھا: کون مُبارز بنے گا؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! میرا ایک بیٹا ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ۔ پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے تو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو اپنے ساتھی سے بلند ہوگا وہ دوسرے کو قتل کر دے گا۔ پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، اس سے بلند ہو گئے تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، اس مقتول کا سامان لے کر آئے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وہ سامان انہی کو عطا کر دیا۔

(۳۷۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ ، وَأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ كُلِّهِمْ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ نَوْفَلاً ، أَوِ ابْنَ نَوْفَلٍ ، تَرَدَّى بِهِ فَرَسُهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقُتِلَ ، فَبَعَثَ أَبُو سُفْيَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيَتِهِ ، مِئَةً مِنَ الإِبِلِ ، فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : خُذُوهُ ، فَإِنَّهُ خَبِيثُ الدِّيَةِ ، خَبِيثُ الْجِيفَةِ.

(۳۷۹۷۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ نوفل بن نوفل کو خندق والے دن اس کے گھوڑے نے گرا دیا اور وہ قتل ہو گیا۔ پس ابو سفیان نے اس کی دیت سو اونٹ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف بھیجی تو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انکار فرما دیا اور فرمایا: اس کو پکڑ لو۔ کیونکہ اس کی دیت بھی خبیث ہے اور اس کی لاش بھی خبیث ہے۔

(۲۸) مَا حَفِظْتُ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ

بنو قریظہ کے بارے میں جو روایات میں نے محفوظ کی ہیں

(۳۷۹۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَوَّاتَ بْنَ

جُبَيْرٍ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى فَرَسٍ يُقَالُ لَهُ : جَنَاحٌ. (بخاری ۴۱۱۷۔ مسلم ۱۳۸۹)

(۳۷۹۸۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خوّات بن جبیر کو بنو قریظہ کی طرف ایک جناح نامی گھوڑے پر سوار کر کے بھیجا۔

(۳۷۹۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَوَضَعَ السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ ، أَتَاهُ جِبْرِيلُ ، وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ ، فَقَالَ : وَضَعْتَ السِّلاَحَ ؟ فَوَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَأَيْنَ ؟ قَالَ : هَاهُنَا ، وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ ، قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ.

(۳۷۹۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ یوم الخندق سے واپس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اسلحہ رکھ دیا اور غسل فرما لیا۔ تو آپ ﷺ کے پاس جبرائیل حاضر ہوئے اور ان کے سر پر غبار تھا تو انہوں نے فرمایا۔ آپ نے اسلحہ رکھ دیا ہے۔ بخدا! میں نے تو اسلحہ نہیں رکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر کدھر؟ حضرت جبرائیل نے جواب دیا۔ اِدھر! اور انہوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ بنو قریظہ کی طرف نکل پڑے۔

(۳۷۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ : الْحَرْبُ خَدْعَةٌ.

(۳۷۹۸۲) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم قریظہ کو فرمایا: جنگ دھوکہ ہے۔

(۳۷۹۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : عَاهَدَ حُيَيُّ بْنُ أَخْطَبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ يُظَاهِرَ عَلَيْهِ أَحَدًا، وَجَعَلَ اللَّهَ عَلَيْهِ كَفِيلاً، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ قُرَيْظَةَ، أُتِيَ بِهِ وَبِابْنِهِ سَلْمًا ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْفِي الْكَفِيلَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ ، وَعُنُقُ ابْنِهِ.

(۳۷۹۸۳) حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حیی بن اخطب نے رسول اللہ ﷺ سے اس شرط پر معاہدہ کیا کہ وہ آپ ﷺ کے خلاف کسی کی مدد نہیں کرے گا اور اس بات پر اس نے اللہ تعالیٰ کو کفیل بنایا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جب بنو قریظہ کا دن آیا۔ اس کو اور اس کے بیٹے کو لایا گیا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا انہیں کفیل کے بدلے میں لایا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ پس اس کی اور اس کے بیٹے کی گردن ماردی گئی۔

(۳۷۹۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ ، فَقَالَ : فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

(۳۷۹۸۴) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ والے دن میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں، باپ قربان ہوں۔

(۳۷۹۸۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، سَمِعَهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولُ : نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ ، قَالَ : فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ ، قَالَ : فَلَمَّا أَنْ دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ ، أَوْ خَيْرِكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَؤُلاَءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ ، قَالَ : تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ ، وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ ، وَرُبَّمَا قَالَ : قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ. (بخاری ۴۱۲۱۔ مسلم ۱۳۸۸)

(۳۷۹۸۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قریظہ، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اُترے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف کسی کو بھیجا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، ایک گدھے پر تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں: پھر جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ، مسجد کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے سردار'' یا فرمایا: ''اپنے میں سے بہترین شخص۔'' کی تعظیم میں کھڑے ہو جاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلاشبہ یہ لوگ تمہارے فیصلہ پر اُترے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قید کر لیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مالک (الملک) کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ کبھی راوی یہ قول نقل کرتے ہیں: تم نے خدا کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

(۳۷۹۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ؛ أَنَّهُمْ نَزَلُوا عَلَى حكمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَدُّوا الْحُكْمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَحَكَمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ : أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ ، وَتُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ ، وَتُقَسَّمُ أَمْوَالُهُمْ ، قَالَ هِشَامٌ : قَالَ أَبِي : فَأُخْبِرْتُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ.

(۳۷۹۸۶) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ بنو قریظہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر اُترے۔ پھر انہوں نے فیصلہ کرنے کو، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابن معاذ نے ان کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا: کہ ان کے مقاتلین کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قید کر دیا جائے اور ان کے اموال کو تقسیم کر دیا جائے۔ ہشام کہتے ہیں۔ میرے والد نے بتایا ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اے معاذ رضی اللہ عنہ!) تو نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

(۳۷۹۸۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : رَمَى أَهْلُ قُرَيْظَةَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ ، فَأَصَابُوا أَكْحَلَهُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْنِي حَتَّى تَشْفِيَنِي مِنْهُمْ ، قَالَ : فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَحَكَمَ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِحُكْمِ اللهِ حَكَمْتَ.

(۳۷۹۸۷) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوقریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا۔ اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ کو زخمی کر دیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی۔ اے اللہ! تو مجھے موت نہ دینا یہاں تک کہ تو مجھے ان سے شفاء دے دے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ لوگ حضرت معاذ بن سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اُتر (راضی ہو) گئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ ان کے مقاتلین کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قیدی بنایا جائے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے خدا کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

(۳۷۹۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، يَقُولُ :دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

(۳۷۹۸۸) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب (کفار کے لشکروں) پر یہ بددعا فرمائی۔ اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والی ذات، جلد حساب لینے والی ذات، لشکروں کو شکست دینے والی ذات، ان کو شکست دے اور ان کو ہلا کر رکھ دے۔

(۳۷۹۸۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الأَصَمِّ ، قَالَ :لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ الأَحْزَابَ ، وَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِهِ ، فَأَخَذَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ ، أَتَاهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ :عَفَا اللَّهُ عَنْكَ ، وَضَعْتَ السِّلاَحَ وَلَمْ تَضَعْهُ مَلاَئِكَةُ السَّمَاءِ ؟ ائْتِنَا عِنْدَ حِصْنِ بَنِي قُرَيْظَةَ ، فَنَادَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ :أَنَ ائْتُوا حِصْنَ بَنِي قُرَيْظَةَ ، ثُمَّ اغْتَسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَاهُمْ عِنْدَ الْحِصْنِ. (ابن سعد ۷۵)

(۳۷۹۸۹) حضرت یزید بن اصم سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے لشکروں کو دور کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے گھر کی طرف لوٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک دھونا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ سے درگزر فرمائے۔ آپ نے اسلحہ رکھ دیا ہے۔ حالانکہ آسمان کے فرشتوں نے اسلحہ نہیں رکھا؟ آپ ہمارے ساتھ بنوقریظہ کے قلعہ کی طرف تشریف لائیے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں منادی کروائی کہ بنوقریظہ کے قلعہ پر پہنچو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے پاس قلعہ پر تشریف لے گئے۔

(۲۹) مَا حَفِظْتُ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ

جو روایات میں نے غزوہ بنی المصطلق کے بارے میں محفوظ کی ہیں

(۳۷۹۹۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَهُمْ

غَارُّونَ ، وَنَعَمُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ ، فَكَانَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِمَّا أَصَابُوا ، وَكُنْتُ فِي الْخَيْلِ.

(۳۷۹۹۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوالمصطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ غافل تھے اوران کے جانور پانی پر آئے ہوئے تھے اور جویریہ بنت الحارث بھی متاثرین میں سے تھی اور میں گھوڑسواروں میں تھا۔

(۳۷۹۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ أَنَا ، وَأَبُو صِرْمَةَ الْمَازِنِيُّ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْعَزْلِ ؟ فَقَالَ :أَسَرْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ ، أَسَرْنَا نِسَاءَ بَنِي عَبْدِ الْمُصْطَلِقِ ، فَأَرَدْنَا الْعَزْلَ ، وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ ، فَقَالَ بَعْضُنَا :أَتَعْزِلُونَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ؟ فَأَتَيْنَاهُ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَسَرْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ ، أَسَرْنَا نِسَاءَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، فَأَرَدْنَا الْعَزْلَ ، وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَسَمَةٍ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَنْ تَكُونَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ وَهِيَ كَائِنَةٌ. (نسائی ۵۰۴۵۔ مالك ۹۵)

(۳۷۹۹۱) حضرت ابن محیریز کہتے ہیں کہ میں اور ابوصرمہ مازنی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے عزل کے بارے میں پوچھا۔انہوں نے جواب میں ارشادفرمایا: ہم نے عرب کی صاحب زادیاں قید کی تھی ہم نے بنوالمصطلق کی عورتوں کوقید کیا اور ہم نے (ان کے ساتھ) عزل کا ارادہ کیا اور فدیہ لینے میں رغبت ظاہر کی۔ہم میں سے بعض لوگوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان موجود ہیں اور تم عزل کرتے ہو؟ تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے عرب کی صاحبزادیاں قید کی ہیں۔ہم نے بنوالمصطلق کی عورتیں قیدی بنائی ہیں۔اور ہم عزل کا ارادہ رکھتے ہیں اور فدیہ لینے میں رغبت رکھتے ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نہیں! تم یہ کام نہ کرو۔کیونکہ قیامت تک کوئی بھی جان جس کے ہونے کو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ بہرحال ہوکر رہے گی۔

(۳۷۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ لَمَّا أَتَوُا الْمَنْزِلَ ، وَقَدْ جَلاَ أَهْلُهُ ، أَجْهَضُوهُمْ ، وَقَدْ بَقِيَ دَجَاجٌ فِي الْمَعْدِنِ ، فَكَانَ بَيْنَ غِلْمَانٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغِلْمَانٍ مِنَ الأَنْصَارِ قِتَالٌ ، فَقَالَ غِلْمَانٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ :يَا لَلْمُهَاجِرِينَ ، وَقَالَ غِلْمَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ :يَا لَلأَنْصَارِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ ، فَقَالَ :أَمَا وَاللهِ لَوْ أَنَّهُمْ لَمْ يُنْفِقُوا عَلَيْهِمَ انْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ ، أَمَا وَاللهِ :(لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ) فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالرَّحِيلِ ، فَكَأَنَّهُ يَشْغَلُهُمْ ، فَأَدْرَكَ رَكْبًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ فِي الْمَسِيرِ ، فَقَالَ لَهُمْ :أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا قَالَ الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ؟ قَالُوا :وَمَاذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :قَالَ :أَمَا وَاللهِ لَوْ لَمْ تُنْفِقُوا عَلَيْهِمْ لاَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ ، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ ،

قَالُوا : صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَأَنْتَ وَاللهِ الْعَزِيزُ ، وَهُوَ الذَّلِيلُ.

(۳۷۹۹۲) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ غزوہ بنوالمصطلق میں جب منزل پر پہنچے۔ تو مہاجرین اور انصار کے کم عمر لڑکوں میں کوئی جھگڑا ہو گیا۔ مہاجرین کے لڑکوں نے کہا۔ یا للمهاجرین. اور انصار کے لڑکوں نے کہا۔ یا للانصار. یہ خبر عبداللہ بن ابی بن سلول کو پہنچی تو اس نے کہا۔ ہاں! بخدا! اگر انصار، مہاجرین پر خرچہ نہ کرتے تو وہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے گرد سے چلے جاتے۔ ہاں! بخدا! اگر ہم مدینہ کی طرف واپس لوٹ گئے تو البتہ ضرور بالضرور عزت والے مدینہ سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ پس یہ بات نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو پہنچی۔ تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ گویا کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انہیں مشغول کر رہے تھے۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دوران سفر بنو عبدالاشہل میں ایک سوار جماعت کو پایا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انہیں فرمایا: تمہیں معلوم نہیں ہے کہ منافق عبداللہ بن اُبی نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے پوچھا: یارسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اس نے کیا کہا ہے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس نے کہا ہے۔ ہاں! بخدا! اگر تم (انصار) ان (مہاجرین) پر خرچ نہ کرو تو یہ محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس سے چلے جائیں گے۔ ہاں۔ بخدا! اگر ہم مدینہ واپس گئے تو البتہ ضرور بالضرور عزت والے، مدینہ سے ذلت والوں کو باہر نکال دیں گے۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! سچ کہا۔ آپ اور اللہ تعالیٰ عزت والے جبکہ وہ ذلیل ہے۔

(٣٠) غَزْوَةُ الْحُدَيْبِيَةِ

غزوہ حدیبیہ

(٣٧٩٩٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ ، قَالَ : الْحُدَيْبِيَةُ. (بخاری ۴۸۳۴۔ مسلم ۱۴۱۳)

(۳۷۹۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آیت مبارکہ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ اس سے مراد حدیبیہ ہے۔

(٣٧٩٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُدَيْبِيَةِ ، وَكَانَتِ الْحُدَيْبِيَةُ فِي شَوَّالٍ ، قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِعُسْفَانَ ، لَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كَعْبٍ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا تَرَكْنَا قُرَيْشًا وَقَدْ جَمَعَتْ لَكَ أَحَابِيشَهَا تُطْعِمُهَا الْخَزِيرَ ، يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا تَبَرَّزَ مِنْ عُسْفَانَ ، لَقِيَهُمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ طَلِيعَةً لِقُرَيْشٍ ، فَاسْتَقْبَلَهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلُمَّ هَاهُنَا ، فَأَخَذَ بَيْنَ سَرْوَعَتَيْنِ ، يَعْنِي شَجَرَتَيْنِ ، وَمَالَ عَنْ سَنَنِ الطَّرِيقِ حَتَّى نَزَلَ الْغَمِيمَ. فَلَمَّا نَزَلَ الْغَمِيمَ خَطَبَ النَّاسَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ قَالَ :

أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ جَمَعَتْ لَكُمْ أَحَابِيشَهَا تُطْعِمُهَا الْخَزِيرَ ، يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ ، فَأَشِيرُوا عَلَيَّ بِمَا تَرَوْنَ ؟ أَنْ تَعْمِدُوا إِلَى الرَّأْسِ ، يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ ، أَمْ تَرَوْنَ أَنْ تَعْمِدُوا إِلَى الَّذِينَ أَعَانُوهُمْ ، فَنُخَالِفُهُمْ إِلَى نِسَائِهِمْ وَصِبْيَانِهِمْ ، فَإِنْ جَلَسُوا جَلَسُوا مَوْتُورِينَ مَهْزُومِينَ ، وَإِنْ طَلَبُونَا طَلَبُونَا طَلَبًا مُتَدَارِيًا ضَعِيفًا ، فَأَخْزَاهُمَ اللَّهُ ؟.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، نَرَى أَنْ تَعْمِدَ إِلَى الرَّأْسِ ، فَإِنَّ اللَّهَ مُعِينُكَ ، وَإِنَّ اللَّهَ نَاصِرُكَ ، وَإِنَّ اللَّهَ مُظْهِرُكَ ، قَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ وَهُوَ فِي رَحْلِهِ :إِنَّا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، لاَ نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِنَبِيِّهَا : ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ ، إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ ، إِنَّا مَعَكُمْ مُقَاتِلُونَ.

فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا غَشِيَ الْحَرَمَ وَدَخَلَ أَنْصَابَهُ ، بَرَكَتْ نَاقَتُهُ الْجَدْعَاءُ ، فَقَالُوا: خَلأَتْ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا خَلأَتْ، وَمَا الْخَلأُ بِعَادَتِهَا، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ عَنْ مَكَّةَ، لاَ تَدْعُونِي قُرَيْشٌ إِلَى تَعْظِيمِ الْمَحَارِمِ فَيَسْبِقُونِي إِلَيْهِ ، هَلُمَّ هَاهُنَا لأَصْحَابِهِ ، فَأَخَذَ ذَاتَ الْيَمِينِ فِي ثَنِيَّةٍ تُدْعَى ذَاتَ الْحَنْظَلِ ، حَتَّى هَبَطَ عَلَى الْحُدَيْبِيَةِ ، فَلَمَّا نَزَلَ اسْتَقَى النَّاسُ مِنَ الْبِئْرِ ، فَنَزَفَتْ وَلَمْ تَقُمْ بِهِمْ ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَأَعْطَاهُمْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَةٍ ، فَقَالَ :اغْرِزُوهُ فِي الْبِئْرِ ، فَغَرَزُوهُ فِي الْبِئْرِ ، فَجَاشَتْ وَطَمَا مَاؤُهَا حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ.

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِهِ قُرَيْشٌ أَرْسَلُوا إِلَيْهِ أَخَا بَنِي حُلَيْسٍ ، وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْهَدْيَ ، فَقَالَ :ابْعَثُوا الْهَدْيَ ، فَلَمَّا رَأَى الْهَدْيَ لَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً ، وَانْصَرَفَ مِنْ مَكَانِهِ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالَ : يَا قَوْمُ الْقَلاَئِدُ وَالْبُدْنُ وَالْهَدْيُ ، فَحَذَّرَهُمْ وَعَظَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَسَبُّوهُ وَتَجَهَّمُوهُ ، وَقَالُوا :إِنَّمَا أَنْتَ أَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ لاَ نَعْجَبُ مِنْكَ ، وَلَكِنَّا نَعْجَبُ مِنْ أَنْفُسِنَا إِذْ أَرْسَلْنَاكَ ، اجْلِسْ.

ثُمَّ قَالُوا لِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ :انْطَلِقْ إِلَى مُحَمَّدٍ ، وَلاَ نُؤْتَيَنَّ مِنْ وَرَائِكَ ، فَخَرَجَ عُرْوَةُ حَتَّى أَتَاهُ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، مَا رَأَيْتُ رَجُلاً مِنَ الْعَرَبِ سَارَ إِلَى مِثْلِ مَا سِرْتَ إِلَيْهِ ، سِرْتَ بِأَوْبَاشِ النَّاسِ إِلَى عِتْرَتِكَ وَبَيْضَتِكَ الَّتِي تَفَلَّقَتْ عَنْكَ لِتُبِيدَ خَضْرَائَهَا ، تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ، وَعَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ، قَدْ لَبِسُوا جُلُودَ النُّمُورِ عِنْدَ الْعُوذِ الْمَطَافِيلِ يُقْسِمُونَ بِاللهِ لاَ تَعْرِضُ لَهُمْ خُطَّةً إِلاَّ عَرَضُوا لَكَ أَمَرَّ مِنْهَا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا لَمْ نَأْتِ لِقِتَالٍ ، وَلَكِنَّا أَرَدْنَا أَنْ نَقْضِيَ عُمْرَتَنَا وَنَنْحَرَ هَدْيَنَا ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ قَوْمَكَ ، فَإِنَّهُمْ أَهْلُ قَتَبٍ ، وَإِنَّ الْحَرْبَ قَدْ أَخَافَتْهُمْ ، وَإِنَّهُ لاَ خَيْرَ لَهُمْ أَنْ تَأْكُلَ الْحَرْبُ مِنْهُمْ إِلاَّ مَا قَدْ أَكَلَتْ ، فَيُخَلُّونَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ ، فَنَقْضِي عُمْرَتَنَا وَنَنْحَرُ هَدْيَنَا ، وَيَجْعَلُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ

مُدَّةً ، نُزِيلُ فِيهَا نِسَائَهُمْ وَيَأْمَنُ فِيهَا سَرْبُهُمْ ، وَيُخَلُّونَ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ ، فَإِنِّي وَاللهِ لأُقَاتِلَنَّ عَلَى هَذَا الأَمْرِ الأَحْمَرَ وَالأَسْوَدَ حَتَّى يُظْهِرَنِي اللَّهُ ، أَوْ تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي ، فَإِنْ أَصَابَنِي النَّاسُ فَذَاكَ الَّذِي يُرِيدُونَ ، وَإِنْ أَظْهَرَنِي اللَّهُ عَلَيْهِمَ اخْتَارُوا ؛ إِمَّا قَاتَلُوا مُعَدِّينَ ، وَإِمَّا دَخَلُوا فِي السِّلْمِ وَافِرِينَ.

قَالَ :فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالَ :تَعْلَمُنَّ وَاللهِ مَا عَلَى الأَرْضِ قَوْمٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكُمْ ، إِنَّكُمْ لإِخْوَانِي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَلَقَدَ اسْتَنْصَرْتُ لَكُمُ النَّاسَ فِي الْمَجَامِعِ ، فَلَمَّا لَمْ يَنْصُرُوكُمْ أَتَيْتُكُمْ بِأَهْلِي حَتَّى نَزَلْتُ مَعَكُمْ إِرَادَةَ أَنْ أُوَاسِيَكُمْ ، وَاللهِ مَا أُحِبُّ الْحَيَاةَ بَعْدَكُمْ ، تَعْلَمُنَّ أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ عَرَضَ نِصْفًا فَاقْبَلُوهُ ، تَعْلَمُنَّ أَنِّي قَدْ قَدِمْتُ عَلَى الْمُلُوكِ ، وَرَأَيْتُ الْعُظَمَاءَ ، فَأُقْسِمُ بِاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا ، وَلاَ عَظِيمًا أَعْظَمَ فِي أَصْحَابِهِ مِنْهُ ، إِنْ يَتَكَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى يَسْتَأْذِنَهُ ، فَإِنْ هُوَ أَذِنَ لَهُ تَكَلَّمَ ، وَإِنْ لَمْ يَأْذَنْ لَهُ سَكَتَ ، ثُمَّ إِنَّهُ لَيَتَوَضَّأُ فَيَبْتَدِرُونَ وَضُوئَهُ يَصُبُّونَهُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ ، يَتَّخِذُونَهُ حَنَانًا.

فَلَمَّا سَمِعُوا مَقَالَتَهُ أَرْسَلُوا إِلَيْهِ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو ، وَمِكْرَزَ بْنَ حَفْصٍ ، فَقَالُوا :انْطَلِقُوا إِلَى مُحَمَّدٍ ، فَإِنْ أَعْطَاكُمْ مَا ذَكَرَ عُرْوَةُ ، فَقَاضِيَاهُ عَلَى أَنْ يَرْجِعَ عَامَهُ هَذَا عَنَّا ، وَلاَ يَخْلُصَ إِلَى الْبَيْتِ ، حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ يَسْمَعُ بِمَسِيرِهِ مِنَ الْعَرَبِ ؛ أَنَّا قَدْ صَدَدْنَاهُ ، فَخَرَجَ سُهَيْلٌ ، وَمِكْرَزٌ حَتَّى أَتَيَاهُ وَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ ، فَأَعْطَاهُمَا الَّذِي سَأَلاَ ، فَقَالَ :اُكْتُبُوا :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، قَالُوا :وَاللهِ لاَ نَكْتُبُ هَذَا أَبَدًا ، قَالَ : فَكَيْفَ ؟ قَالُوا :نَكْتُبُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، قَالَ :وَهَذِهِ فَاكْتُبُوهَا ، فَكَتَبُوهَا ، ثُمَّ قَالَ :

اُكْتُبْ :هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، فَقَالُوا :وَاللهِ مَا نَخْتَلِفُ إِلاَّ فِي هَذَا ، فَقَالَ :مَا أَكْتُبُ ؟ فَقَالُوا :انْتَسِبْ ، فَاكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :وَهَذِهِ حَسَنَةٌ ، اُكْتُبُوهَا ، فَكَتَبُوهَا.

وَكَانَ فِي شَرْطِهِمْ ، أَنَّ بَيْنَنَا الْعَيْبَةَ الْمَكْفُوفَةَ ، وَأَنَّهُ لاَ إِغْلاَلَ ، وَلاَ إِسْلاَلَ.

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ :الإِغْلاَلُ الدُّرُوعُ ، وَالإِسْلاَلُ السُّيُوفُ ، وَيَعْنِي بِالْعَيْبَةِ الْمَكْفُوفَةِ أَصْحَابَهُ يَكُفُّهُمْ عَنْهُمْ. وَأَنَّهُ مَنْ أَتَاكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا ، وَمَنْ أَتَانَا مِنْكُمْ لَمْ نَرْدُدْهُ عَلَيْكُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَمَنْ دَخَلَ مَعِي فَلَهُ مِثْلُ شَرْطِي ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ :مَنْ دَخَلَ مَعَنَا فَهُوَ مِنَّا ، لَهُ مِثْلُ شَرْطِنَا ، فَقَالَتْ بَنُو كَعْبٍ :نَحْنُ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَتْ بَنُو بَكْرٍ :نَحْنُ مَعَ قُرَيْشٍ.

فَبَيْنَمَا هُمْ فِي الْكِتَابِ إِذْ جَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَرْسُفُ فِي الْقُيُودِ ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ :هَذَا أَبُو جَنْدَلٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هُوَ لِي ، وَقَالَ سُهَيْلٌ :هُوَ لِي ، وَقَالَ سُهَيْلٌ :اقْرَأَ الْكِتَابَ ، فَإِذَا هُوَ لِسُهَيْلٍ ، فَقَالَ أَبُو جَنْدَلٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ :يَا أَبَا جَنْدَلٍ ، هَذَا السَّيْفُ ، فَإِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ وَرَجُلٌ ، فَقَالَ سُهَيْلٌ :أَعَنْتَ عَلَيَّ يَا عُمَرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسُھَیْلٍ: ھَبْہُ لِی ، قَالَ: لَا ، قَالَ :فَأَجِزْہُ لِی ، قَالَ: لَا ، قَالَ مِکْرَزٌ: قَدْ أَجَزْتُہُ لَکَ یَا مُحَمَّدُ، فَلَمْ یُھَجْ. (بخاری ۲۷۳۱۔ ابو داؤد ۲۷۵۹)

(۳۷۹۹۴) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کی طرف چلے۔ واقعہ حدیبیہ ماہ شوال میں پیش آیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ چل پڑے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ عسفان مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ کو بنی کعب کا ایک آدمی ملا اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے قریش کو اس حالت میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے آپ کے لئے اپنے مختلف النسل لوگوں کو جمع کیا ہے اور نہیں خزیر (قیمہ اور آٹا کا مرکب) کھلاتے ہیں۔ ان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے۔ پس آپ ﷺ نکل پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ عسفان مقام سے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کو قریش کے جاسوس خالد بن ولید ملے اور راستہ میں ان کا آپ ﷺ سے آمنا سامنا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم کو) فرمایا: ادھر آ جاؤ! پس آپ ﷺ دو درختوں کے درمیان ہو گئے اور آپ ﷺ ہموار راستہ سے ہٹ گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ غمیم پہنچے۔

۲۔ پس جب آپ ﷺ غمیم میں فروکش ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان، ثنا بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اما بعد! بلاشبہ قریش نے تمہارے لئے اپنے متفرق گروہوں کو جمع کیا ہے اور اس کو خزیر (خاص مرکب غذا) کھلانا شروع کیا ہے۔ اور ان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ ہمیں بیت اللہ سے روک ڈالیں۔ تو تم مجھے اپنی رائے سے مطلع کرو؟ تم لوگ سردار (یعنی اہل مکہ) کی طرف (مقابلہ کے لئے) جانا چاہتے ہو یا تم لوگ ان کے معاونین کی طرف (مقابلہ کے لئے) جانا چاہتے ہو تا کہ ہم ان کو واپس ان کی عورتوں اور بچوں کے پاس پہنچا دیں۔ پس اگر وہ بیٹھ جائیں گے تو وہ اس حالت میں بیٹھیں گے کہ وہ بے بس اور شکست خوردہ ہوں گے۔ اور اگر وہ ہم سے (مقابلہ کا) مطالبہ کریں گے تو وہ ہم سے ایک کمزور اور نرم مطالبہ کریں گے پھر اللہ تعالیٰ انہیں رسوا کر دے گا۔

۳۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! ہماری رائے تو یہ ہے کہ ہم سردار کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے مُعین ہیں اور آپ کے مددگار ہیں اور آپ کو غالب کرنے والے ہیں۔ حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا...... جبکہ وہ اپنے کجاوہ میں تھے...... بخدا! یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ سے ایسی بات نہیں کہیں گے جیسا کہ بنی اسرائیل نے اپنے نبی ﷺ سے کہی تھی کہ ﴿اذْھَبْ أَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا ، إِنَّا ھَاھُنَا قَاعِدُونَ﴾ بلکہ ہم تو کہیں گے۔ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑے اور ہم آپ کے ہمراہ لڑیں گے۔

۴۔ پس رسول اللہ ﷺ (وہاں سے) نکلے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ حرم کے قریب پہنچے اور اس کی حدود میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی جدعاء اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے کہا۔ یہ اونٹنی اڑ گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! اونٹنی اڑی نہیں ہے اور نہ ہی اڑنا اس کی عادت ہے بلکہ اس کو تو اس ذات نے روکا ہے جس نے ہاتھیوں کو مکہ سے روکا تھا۔ (پھر آپ ﷺ نے

فرمایا) (اگر) قریش مجھے تعظیم محارم کے لئے دعوت دیں گے تو وہ اس عمل میں مجھ پر سبقت نہیں پاسکیں گے (آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا) ادھر آؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ذات الحنظل نامی چوٹی کے دائیں جانب کا راستہ پکڑ لیا یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیبیہ پر پہنچے۔ پس جب آپ ﷺ نے وہاں پر پڑاؤ ڈالا تو لوگوں نے ایک کنواں سے پانی لینا شروع کیا۔ ابھی تمام لوگ سیراب نہیں ہوئے تھے کہ کنواں خالی ہو گیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے سامنے اس بات کی شکایت کی۔ تو آپ ﷺ نے لوگوں کو ترکش میں سے ایک تیر نکال کر دیا اور فرمایا: اس تیر کو کنویں میں گاڑھ دو۔ لوگوں نے اس تیر کو کنویں میں گاڑا تو کنواں پانی سے اُبلنے لگا اور اس کا پانی اوپر آ گیا یہاں تک کہ لوگ خوب سیراب ہو گئے۔

۵۔ جب قریش کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے آپ ﷺ کی طرف بنو حُلیس کے بھائی کو بھیجا...... یہ اس قوم کا فرد تھا جن کے ہاں ہدی کی تعظیم ہوتی تھی...... آپ ﷺ نے فرمایا: ہدی کو کھڑا کر دو۔ پس جب اس نے ہدی (کے جانور کو) دیکھا تو کوئی بھی بات نہیں کی۔ اور اپنی جگہ سے ہی قریش کی طرف پھر گیا۔ اور (جا کر) کہا: اے میری قوم! قلائد، اونٹ اور ہدی کے جانوروں (کا احترام کرو)۔ اس نے قریش کو خوب ڈرایا اور ان پر کڑی تنقید کی قریش نے اس کو گالیاں دیں اور اس سے ترش رو ہو گئے اور کہنے لگے۔ تم تو بیوقوف دیہاتی ہو۔ ہمیں تم سے کوئی تعجب نہیں ہے۔ بلکہ تجھے بھیجنے پر ہمیں اپنے آپ پر تعجب ہے۔ بیٹھ جاؤ۔

۶۔ پھر قریش نے عروہ بن مسعود کو کہا۔ تم محمد ﷺ کی طرف جاؤ اور ہم تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے تو عروہ (وہاں سے) نکلا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا۔ اے محمد! میں نے سارے عرب میں کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو آپ کی طرح (بھروسہ کر کے) چلا ہو۔ تم مختلف لوگوں کو لے کر اپنے اس قوم وقبیلہ کی طرف آئے ہو۔ یقین کرو! میں تمہارے پاس کعب بن لوی، اور عامر بن لوی کے ہاں سے آیا ہوں۔ انہوں نے اپنے بیوی بچوں کے سامنے چیتوں کا لباس پہن کر اللہ کے نام کی قسمیں کھائی ہیں۔ کہ: آپ ان کے سامنے جو بات رکھو گے وہ اس سے بھی سخت تر بات آپ کے سامنے رکھیں گے۔

۷۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ لڑنے کے لئے نہیں آئے بلکہ ہمارا ارادہ تو یہ ہے کہ ہم اپنا عمرہ پورا کریں گے اور اپنے ہدی کے جانور نحر کریں۔ تو کیا تم اپنی قوم کے پاس جاؤ گے کیونکہ وہ بھی پالان والے (یعنی کمزور) ہیں اور جنگیں انہیں بھی کھا چکی ہیں۔ اور ان کے لئے بھی اس بات میں کوئی خیر نہیں ہے کہ جنگ ان کو مزید کھائے۔ پس وہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان سے ہٹ جائیں تاکہ ہم اپنا عمرہ ادا کریں اور اپنے ہدی کے جانور نحر کریں۔ اور یہ لوگ میرے اور اپنے درمیان ایک مدت رکھ لیں۔ اور یہ لوگ میرے اور لوگوں کے درمیان سے ہٹ جائیں۔ خدا کی قسم! میں تو اس معاملہ (کلمہ کے معاملہ) میں ہر سُرخ اور سیاہ کے ساتھ لڑوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے غالب کر دے یا میں خود بھی اس راہ میں قتل کر دیا جاؤں۔ پس اگر لوگ مجھے قتل کر دیں گے تو یہی لوگوں کی مراد ہے اور اگر اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ دے تو پھر انہیں اختیار ہوگا یا تو خوب تیاری کے ساتھ لڑیں گے اور یا فوج در فوج اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

۸۔ راوی کہتے ہیں: پھر عروہ، قریش کی طرف واپس آیا اور اس نے کہا۔ یقین کر لو! بخدا! مجھے روئے زمین پر تم سے زیادہ

محبوب کوئی قوم نہیں۔ تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو اور میرے بھائی ہو...... اور میں نے مجامع میں تمہاری مدد کے لئے لوگوں کو بلایا لیکن جب وہ لوگ تمہاری مدد کے لئے نہیں آئے۔ تو میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تمہارے پاس آ گیا اور میں نے یہ سوچ کر تمہارے ہاں پڑاؤ ڈالا تاکہ میں تمہارے لیے مواسات کر سکوں۔ خدا کی قسم! تمہارے بعد مجھے زندگی سے کوئی محبت نہیں ہے۔ تم لوگ یقین کر لو! کہ اس آدمی (محمد ﷺ) نے انصاف کی بات پیش کی ہے تم اس بات کو قبول کر لو۔ یقین کرو! میں کئی بادشاہوں کے ہاں گیا ہوں اور میں نے کئی وڈیروں کو دیکھا ہے میں بقسم یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے کوئی بادشاہ یا وڈیرہ، اپنے ساتھیوں میں اتنا باعظمت نہیں دیکھا جتنا آپ کو دیکھا۔ آپ سے اجازت حاصل کئے بغیر کوئی آدمی گفتگو نہیں کرتا۔ جب آپ اجازت گفتگو دیتے ہیں تو بولنے والا بولتا ہے اور اگر آپ اجازت نہیں دیتے تو خاموش رہتا ہے پھر جب آپ وضو کرتے ہیں تو آپ کے ساتھی آپ کے دھوون کو جلدی سے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور اپنے سروں پر بہاتے ہیں اور اس کو برکت کی چیز سمجھتے ہیں۔

۹۔ پس جب اہل مکہ نے اس کی بات سُنی تو انہوں نے آپ ﷺ کی طرف سہیل بن عمرو اور مکرز بن حفص کو بھیجا اور کہا۔ تم لوگ محمد ﷺ کی طرف جاؤ پھر اگر وہ تمہیں وہی کچھ (تاثر) دے جو عروہ نے ذکر کیا ہے تو تم اس کو یہ فیصلہ سُنا دینا کہ وہ اس سال ہمارے ہاں سے لوٹ جائیں۔ اور بیت اللہ تک نہ آئیں تاکہ جو کوئی عربی بھی ان کے سفر عمرہ کے بارے میں سُنے تو وہ یہ بات بھی سُنے کہ ''ہم نے اس (محمد) کو بیت اللہ سے روک دیا ہے'' سہیل اور مکرز چل پڑے یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے یہ بات آپ ﷺ سے ذکر کی۔ آپ ﷺ نے ان کو ان کے سوال کے مطابق جواب عطا فرمایا اور کہا۔ لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وہ کہنے لگے۔ بخدا! یہ الفاظ تو ہم کبھی بھی نہیں لکھیں گے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ پھر کیا لکھو گے؟ انہوں نے کہا۔ ہم تو یہ الفاظ لکھیں گے۔ باسمك اللّٰهم. آپ ﷺ نے فرمایا: یہی لکھ لو۔ پھر انہوں نے یہ جملہ لکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو، کہ یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد رسول اللہ کے ساتھ فیصلہ ہوا ہے وہ لوگ کہنے لگے۔ خدا کی قسم! ہمارا اسی بات میں تو تم سے اختلاف ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ میں کیسے لکھواؤں؟ انہوں نے کہا: آپ اپنا نسب بیان کر کے تحریر لکھوائیں۔ کہ محمد بن عبد اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اچھی بات ہے اسی کو لکھ لو۔ تو انہوں نے یہ جملہ لکھ لیا۔

۱۰۔ اور ان کی شرائط میں یہ بات بھی تھی کہ ہمارے درمیان آپس میں صلح وصفائی رہے گی۔ نہ کوئی خیانت (کرے گا) اور نہ کوئی خفیہ جھوٹ اور تلوار سونتے گا۔

۱۱۔ اور یہ بھی شرط تھی کہ ہم میں سے جو تمہارے پاس آئے گا۔ اُسے تم ہمارے پاس واپس بھیجو گے۔ اور جو شخص تم میں سے ہمارے پاس آئے گا ہم اس کو تمہارے پاس واپس نہیں لوٹائیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی میرے ساتھ داخل (ملنا چاہے) ہوگا تو اس کے لئے بھی میری شرط کے موافق شرط ہوگی۔ اس پر قریش نے کہا۔ جو ہمارے ساتھ داخل (ملنا چاہے) ہوگا وہ ہمارا ساتھی شمار ہوگا۔ اور اس کے لئے بھی ہمارے والی شرطیں ہوں گی۔ پھر بنو کعب نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اور بنو بکر نے کہا۔ ہم قریش کے ساتھ ہیں۔

۱۲۔ ابھی مسلمان اور اہل مکہ تحریر لکھ رہے تھے کہ اس دوران حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے حاضر ہوئے۔ مسلمانوں نے کہا۔ یہ ابو جندل رضی اللہ عنہ آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے (پاس ہوں گے)۔ سہیل نے کہا۔ یہ میرے پاس ہوں گے۔ سہیل نے کہا۔ تحریر پڑھیں۔ تو اس تحریر کی رو سے وہ سہیل کے حق میں چلے گئے۔ حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اے گروہِ مسلمین! مجھے مشرکین کی طرف واپس کیا جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو جندل رضی اللہ عنہ! یہ ہے تلوار! دو بندے ہی تو ہیں۔ سہیل نے کہا۔ اے عمر! تم نے میرے خلاف معاونت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل سے کہا یہ شخص مجھے ہدیہ کر دو۔ سہیل نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تم اس کو رکھنے کی اجازت دے دو۔ سہیل نے کہا نہیں۔ مکرز نے کہا۔ اے محمد! میں تمہیں اس کے رکھنے کی اجازت دیتا ہوں۔

(٣٧٩٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ مَرْوَانَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ صَدُّوهُ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْحُدَيْبِيَةِ اضْطَرَبَ فِي الْحِلِّ ، وَكَانَ مُصَلاَّهُ فِي الْحَرَمِ ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْقَضِيَّةَ وَفَرَغُوا مِنْهَا ، دَخَلَ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ أَمْرٌ عَظِيمٌ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، انْحَرُوا ، وَاحْلِقُوا ، وَأَحِلُّوا ، فَمَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ ، ثُمَّ أَعَادَهَا فَمَا قَامَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ ، فَدَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، فَقَالَ : مَا رَأَيْتِ مَا دَخَلَ عَلَى النَّاسِ ؟ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اذْهَبْ ، فَانْحَرْ هَدْيَك ، وَاحْلِقْ ، وَأَحِلَ ، فَإِنَّ النَّاسَ سَيُحِلُّونَ ، فَنَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَلَقَ ، وَأَحَلَّ. (احمد ٣٢٣)

(۳۷۹۹۵) حضرت مروان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... جس سال مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا ...... اس سال چلے پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ تک پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حِل میں ہی مجبوراً روک دیا گیا۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ حرم میں نماز کا تھا۔ پس جب لوگوں نے فیصلہ تحریر کر دیا اور اس تحریر سے فارغ ہو گئے تو لوگ اس فیصلہ سے بہت دل برداشتہ ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! نحر کرو اور حلق کرواؤ اور حلال ہو جاؤ۔ کوئی آدمی بھی کھڑا نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دوبارہ ارشاد فرمائی۔ لیکن پھر کوئی آدمی نہ کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: لوگوں کی جو حالت ہو چکی ہے اس میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جا کر اپنی ہدی کو نحر کریں اور حلق کروا کر حلال ہو جائیں۔ لوگ بھی حلال ہو جائیں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلق کروا کر حلال ہو گئے۔

(٣٧٩٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : لَمَّا حُصِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْتِ ، صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلاَثًا ، وَلاَ يَدْخُلَهَا إِلاَّ بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ : السَّيْفِ وَقِرَابِهِ ، وَلاَ يَخْرُجَ مَعَهُ بِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِهَا ، وَلاَ يَمْنَعَ أَحَدًا أَنْ يَمْكُثَ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ : اُكْتُبَ الشَّرْطَ بَيْنَنَا : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ

الْمُشْرِكُونَ :لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ تَابَعْنَاكَ ، وَلَكِنِ اكْتُبْ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحُوَهَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لاَ وَاللهِ ، لاَ أَمْحُوهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَرِنِي مَكَانَهَا ، فَأَرَاهُ مَكَانَهَا ، فَمَحَاهَا ، وَكَتَبَ :ابْنُ عَبْدِ اللهِ ، فَأَقَامَ فِيهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ ، قَالُوا لِعَلِيٍّ :هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ ، فَمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ ، فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ :نَعَمْ ، فَخَرَجَ.

(بخاری ۲۶۹۸۔ مسلم ۱۴۱۰)

(۳۷۹۹۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ سے روک دیا گیا (تو اس وقت) اہل مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر مصالحت کرلی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (آئندہ سال) مکہ میں داخل ہوں گے اور وہاں پر تین دن قیام کریں گے اور مکہ میں صرف اسلحہ کے تھیلے کو، جس میں تلوار اور زرہ ہوگی ...... لے کر آئیں گے اور اہل مکہ میں سے کسی کو لے کر نہیں جائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ ہوں گے ان میں سے کسی کو یہاں ٹھہرنے سے آپ منع نہیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ہمارے درمیان معاہدہ تحریر کرو۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم. یہ وہ شرائط ہیں جن پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ہے۔'' مشرکین کہنے لگے۔ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول، مانتے تو ہم آپ کے متبع بن جاتے لیکن (چونکہ ہم نہیں مانتے لہٰذا) آپ یوں لکھیں۔ محمد بن عبداللہ۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ پہلی والی عبارت مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ نہیں! خدا کی قسم! میں اس کو نہیں مٹاؤں گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے وہ جگہ دکھاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہ دکھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملہ کو مٹا دیا۔ اور (اس کی جگہ) لکھا۔ ابن عبداللہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اگلے سال) تین دن مکہ میں قیام فرمایا۔ جب تیسرا دن آیا تو مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ یہ تمہارے ساتھی کی شرط کے مطابق آخری دن ہے پس تم ان سے کہو کہ وہ مکہ سے باہر چلے جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے۔

(۳۷۹۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :نَزَلْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَوَجَدْنَا مَاءَهَا قَدْ شَرِبَهُ أَوَائِلُ النَّاسِ ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبِئْرِ ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْهَا ، فَأَخَذَ مِنْهُ بِفِيهِ ، ثُمَّ مَجَّهُ فِيهَا وَدَعَا اللَّهَ ، فَكَثُرَ مَاؤُهَا حَتَّى تَرَوَّى النَّاسُ مِنْهَا.

(۳۷۹۹۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے (جب) حدیبیہ کے دن پڑاؤ کیا تو ہم نے اس کے کنویں کو اس حال میں پایا کہ (ہم سے) پہلے والے لوگ اس سے پی چکے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنویں کے منڈیر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک ڈول منگوایا اور اس میں سے اپنے منہ مبارک میں پانی لیا اور پھر اس پانی کو دوبارہ ڈول میں کلی کر دیا اور اللہ سے دعا کی۔ تو اس کنویں کا پانی اتنا زیادہ ہوگیا کہ سارے لوگ اس سے سیراب ہوگئے۔

(۳۷۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُعْتَمِرًا فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَمَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ حَتَّى أَتَى الْحُدَيْبِيَةَ ، فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَرَدُّوهُ عَنِ الْبَيْتِ ، حَتَّى كَانَ بَيْنَهُمْ كَلاَمٌ وَتَنَازُعٌ ، حَتَّى كَادَ يَكُونُ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ ، قَالَ : فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُهُ وَعِدَّتُهُمْ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِئَةٍ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، وَذَلِكَ يَوْمُ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ ، فَقَاضَاهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ : نُقَاضِيكَ عَلَى أَنْ تَنْحَرَ الْهَدْيَ مَكَانَهُ ، وَتَحْلِقَ وَتَرْجِعَ ، حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ نُخَلِّي لَكَ مَكَّةَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، فَفَعَلَ.

قَالَ : فَخَرَجُوا إِلَى عُكَاظٍ ، فَأَقَامُوا فِيهَا ثَلاَثًا ، وَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَدْخُلَهَا بِسِلاَحٍ إِلاَّ بِالسَّيْفِ ، وَلاَ تَخْرُجَ بِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ إِنْ خَرَجَ مَعَكَ ، فَنَحَرَ الْهَدْيَ مَكَانَهُ ، وَحَلَقَ وَرَجَعَ ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي قَابِلٍ فِي تِلْكَ الأَيَّامِ دَخَلَ مَكَّةَ ، وَجَاءَ بِالْبُدْنِ مَعَهُ ، وَجَاءَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ : ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ، لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ﴾ قَالَ : وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ : ﴿الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ، فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ﴾ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَاتِلُوهُمْ ، فَأَحَلَّ اللَّهُ لَهُمْ إِنْ قَاتَلُوهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ يُقَاتِلَهُمْ فِيهِ ، فَأَتَاهُ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، وَكَانَ مُوثَقًا ، أَوْثَقَهُ أَبُوهُ ، فَرَدَّهُ إِلَى أَبِيهِ.

(۳۷۹۹۸) حضرت عطاء سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کے لئے نکلے۔ آپ ﷺ کے ساتھ مہاجرین وانصار کی ایک جماعت بھی تھی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ خیبر میں پہنچے۔ پس آپ ﷺ کے پاس قریش کے لوگ آ گئے تا کہ آپ ﷺ کو بیت اللہ سے واپس کر دیں اس دوران ان کے درمیان سخت گفتگو اور نزاع کھڑا ہو گیا۔ قریب تھا کہ یہ لوگ باہم لڑ پڑتے۔ راوی کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی۔ صحابہ کی تعداد ایک ہزار پانچ سو تھی۔ یہی بیعتِ رضوان کا دن کہلاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے قریش کے ساتھ مصالحت فرمائی۔ قریش نے کہا۔ ہم آپ کے ساتھ اس شرط پر صلح کرتے ہیں کہ آپ ہدی کے جانور یہیں ذبح کر دیں اور حلق کر کے لوٹ جائیں۔ اور جب آئندہ سال آئے گا تو ہم آپ کو تین دن تک مکہ میں رہنے کی اجازت دیں گے۔ پس آپ ﷺ نے یہ بات مان لی۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگ عکاظ کی طرف نکل گئے اور انہوں نے وہاں پر تین دن قیام کیا۔ مشرکین نے یہ بھی شرط رکھی تھی کہ آپ ﷺ مکہ میں تلوار کے علاوہ کوئی اسلحہ لے کر داخل نہیں ہوں گے۔ اور اہل مکہ میں سے اگر کوئی آپ کے ساتھ جانا چاہے گا تو آپ اُسے لے کر نہیں جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے ہدی کے جانور کو اسی جگہ نحر کر دیا اور حلق کروا کر واپس تشریف لے آئے۔ جب آئندہ سال کے یہی ایام آئے تو آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ اپنے ہمراہ کئی اونٹ لے کر تشریف لائے اور بہت سے لوگ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ پس یہ لوگ مسجد حرام میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ کلمات نازل فرمائے۔ ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ، لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ﴾ راوی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی۔ ﴿الشَّهْرُ الْحَرَامُ

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ، فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ﴾ یعنی اگر وہ تم سے مسجد حرام میں لڑیں تو تم بھی ان سے لڑو۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ بات حلال کردی ہے کہ اگر وہ نبی کریم صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے مسجد حرام میں لڑیں تو آپ بھی مسجد حرام میں ان سے لڑیں۔ ابو جندل رَضِیَ اللهُ عَنْهُ بن سہیل بن عمرو، آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس آئے جبکہ وہ بندھے ہوئے تھے اور انہیں ان کے والد نے باندھا تھا۔ لیکن آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انہیں ان کے والد کی طرف رد کر دیا۔

(۳۷۹۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي الْهُدْنَةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَ الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ، قَالَ : وَالْمُشْرِكُونَ عِنْدَ بَابِ النَّدْوَةِ مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ ، وَقَدْ تَحَدَّثُوا أَنَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ جُهْدًا وَهُزْلاً ، فَلَمَّا اسْتَلَمُوا ، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُمْ قَدْ تَحَدَّثُوا أَنَّ بِكُمْ جُهْدًا وَهُزْلاً ، فَارْمُلُوا ثَلاَثَةَ أَشْوَاطٍ حَتَّى يَرَوْا أَنَّ بِكُمْ قُوَّةً ، قَالَ : فَلَمَّا اسْتَلَمُوا الْحَجَرَ رَفَعُوا أَرْجُلَهُمْ فَرَمَلُوا ، حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : أَلَيْسَ زَعَمْتُمْ أَنَّ بِهِمْ هُزْلاً وَجُهْدًا ، وَهُمْ لاَ يَرْضَوْنَ بِالْمَشْيِ حَتَّى يَسْعَوْا سَعْيًا ؟. (احمد ۳۵۶۔ طبرانی ۱۲۰۷۷)

(۳۷۹۹۹) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ رَضِیَ اللهُ عَنْهُم، مشرکین اور آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے درمیان ہونے والی صلح کے بعد تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں: مشرکین حجر اسود سے متصل باب الندوۃ کے پاس موجود تھے اور باہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ کو کمزوری اور لاغری لاحق ہوگئی ہے۔ تو جب صحابہ رَضِیَ اللهُ عَنْهُم نے استلام کیا، آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ رَضِیَ اللهُ عَنْهُم سے فرمایا: یہ لوگ باہم یہ گفتگو کر رہے ہیں کہ تمہیں کمزوری اور لاغری لاحق ہو چکی ہے۔ پس تم تین چکروں میں رمل کرو۔ تاکہ وہ دیکھ لیں کہ تم قوی ہو۔ راوی کہتے ہیں: جب صحابہ رَضِیَ اللهُ عَنْهُم نے استلام کیا تو قدم اٹھاتے ہی انہوں نے رمل شروع کر دیا۔ اس پر مشرکین میں سے بعض نے بعض سے کہا۔ تمہارا تو خیال یہ نہیں تھا کہ انہیں کمزوری اور لاغری لاحق ہو چکی ہے۔ جبکہ یہ لوگ تو خالی چلنے پر راضی نہیں ہیں جب تک کہ دوڑ نہ لیں۔

(۳۸۰۰۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا إِذَا النَّاسُ يُوجِفُونَ الأَبَاعِرَ ، فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ : مَا لِلنَّاسِ ؟ فَقَالُوا : أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَخَرَجْنَا نُوجِفُ مَعَ النَّاسِ حَتَّى وَجَدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ بَعْضُ مَا يُرِيدُ مِنَ النَّاسِ ، قَرَأَ عَلَيْهِمْ : (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَفَتْحٌ هُوَ ؟ قَالَ : إِيْ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّهُ لَفَتْحٌ ، قَالَ : فَقُسِّمَتْ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ ، عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِئَةٍ ، وَثَلاَثُ مِئَة

فَارِسٍ ، فَكَانَ لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ.

(۳۸۰۰۰) حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں، حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ پس جب ہم حدیبیہ سے واپس پلٹے تو لوگوں نے اونٹوں کو تیز رفتار سے بھگانا شروع کیا۔ پھر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بعض سے پوچھا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم بھی لوگوں کے ہمراہ سواریاں دوڑاتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کراع غمیم نامی پہاڑ کے پاس کھڑے پایا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے مطلوبہ افراد جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ فتح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ یہ فتح ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس اہل حدیبیہ پر اٹھارہ حصوں میں یہ فتح تقسیم کی گئی۔ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی۔ اور تین سو (ان میں) گھڑ سوار تھے۔ اور گھڑ سوار کو دو حصے ملے تھے۔

(۳۸۰۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَنَحَرَ مِئَةَ بَدَنَةٍ ، وَنَحْنُ سَبْعَ عَشْرَةَ مِئَة ، وَمَعَهُمْ عِدَّةُ السِّلاَحِ وَالرِّجَالِ وَالْخَيْلِ ، وَكَانَ فِي بُدْنِهِ جَمَلٌ ، فَنَزَلَ الْحُدَيْبِيَةَ فَصَالَحَتْهُ قُرَيْشٌ عَلَى أَنَّ هَذَا الْهَدْيَ مَحِلُّهُ حَيْثُ حَبَسْنَاهُ. (ابن سعد ۱۰۲)

(۳۸۰۰۱) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صد جانور نحر کئے۔ ہماری تعداد سترہ سو تھی اور ان کے پاس، اسلحہ، افراد اور گھوڑوں کی تیاری بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانوروں میں اونٹ بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں پڑاؤ ڈالا تو قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر صلح کر لی کہ ہم نے جہاں پر ہدی کے جانوروں کو روکا ہے وہیں پر ان کو حلال کر دیا جائے۔

(۳۸۰۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ : لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ نَرَى قِتَالاً لَقَاتَلْنَا ، وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ ، وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ؟ قَالَ : يَابْنَ الْخَطَّابِ ، إِنِّي رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا ، قَالَ : فَانْطَلَقَ عُمَرُ ، وَلَمْ يَصْبِرْ ، مُتَغَيِّظًا حَتَّى أَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَعَلَى مَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ،

وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا ، قَالَ: فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَفَتْحٌ هُوَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ. (بخاری ۳۱۸۲۔ مسلم ۱۴۱۱)

(۳۸۰۰۲) حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ اگر ہماری رائے قتال کی ہو جاتی تو ہم قتال کرتے۔ یہ اس صلح کے دوران کی بات ہے جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور وہ لوگ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا ہمارے مقتولین جنت میں اور ان کے مقتولین جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ پھر ہم ایسی گھٹیا بات کہہ کر کیوں لوٹ رہے ہیں؟ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کریں گے۔

راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صبر نہ آیا اور وہ غصہ کی حالت میں چل دیئے اور حضرت ابو بکر کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اے ابو بکر! کیا ہم لوگ حق پر اور وہ لوگ باطل پر نہیں ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا ہمارے مقتولین جنت میں اور ان کے مقتولین جہنم میں نہیں جائیں گے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پھر ہم اپنے دین کے متعلق ایسی گھٹیا بات کہہ کر کیوں جا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ابھی تک ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خطاب کے بیٹے! وہ خدا کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہیں کریں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ پر فتح (کے وعدہ کے) ساتھ قرآن نازل ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف آدمی بھیجا اور (بلا کر) انہیں یہ قرآن پڑھایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دل خوش ہو گیا اور وہ لوٹ گئے۔

(۳۸۰۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اُكْتُبْ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: أَمَّا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، وَلَكِنِ اُكْتُبْ بِمَا نَعْرِفُ: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، فَقَالَ: اُكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ، قَالُوا: لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ اتَّبَعْنَاكَ ، وَلَكِنِ اُكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُكْتُبْ: مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ ، وَمَنْ جَائَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ، أَتَكْتُبُ هَذَا ؟ قَالَ: نَعَمْ ، إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ جَائَنَا

مِنهُم سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا. (بخاری ۴۱۵۴۔ مسلم ۱۴۸۴)

(۳۸۰۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصالحت کی جبکہ ان (مصالحت کرنے والوں) میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو! بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سہیل نے کہا یہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ہم نہیں جانتے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کیا ہے۔ ہاں وہ بات لکھو جس کو ہم جانتے ہیں۔ باسْمِكَ اللَّهُمَّ. پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لکھو! محمد رسول اللہ کی طرف سے۔ وہ کہنے لگے۔ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو ہم آپ کی اتباع ہی کر لیتے۔ ہاں اپنا اور اپنے والد کا نام لکھو۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لکھو! محمد بن عبد اللہ کی طرف سے۔ پھر مشرکین قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ شرط لگائی کہ تم میں سے جو آدمی (ہمارے پاس) آئے گا ہم اس کو تمہیں واپس نہیں کریں گے۔ اور ہم میں سے جو آدمی تمہارے پاس آئے گا تو تم اس کو ہماری طرف واپس کرو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ بات بھی لکھی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! جو آدمی ہم میں سے ان کی طرف جائے گا تو اللہ اس کو دور کر دے گا۔ اور جو ہمارے پاس ان میں سے آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے راہ اور مخرج پیدا کر دے گا۔

(٣٨٠٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ : كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِئَةٍ ، فَقَالَ لَنَا : أَنْتُمَ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ.

(۳۸۰۰۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم یوم الحدیبیہ کو چودہ سو کی تعداد میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: آج کے دن تم لوگ اہل زمین میں سب سے زیادہ بہتر ہو۔

(٣٨٠٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ ، وَمَرْوَانَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِئَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ ، وَأَشْعَرَ ، وَأَحْرَمَ.

(۳۸۰۰۵) حضرت مسور اور مروان سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار سے کچھ زیادہ تعداد میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ نکلے پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو مقلد کیا اور شعار کر کے احرام باندھا۔

(٣٨٠٠٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَتْ قُرَيْشٌ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو ، وَحُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى ، وَمِكْرَزَ بْنَ حَفْصٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَالِحُوهُ ، فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلٌ ، قَالَ : قَدْ سَهُلَ مِنْ أَمْرِكُمْ ، الْقَوْمُ يَأْتُونَ إِلَيْكُمْ بِأَرْحَامِهِمْ ، وَسَائِلُوكُمُ الصُّلْحَ ، فَابْعَثُوا الْهَدْيَ ، وَأَظْهِرُوا التَّلْبِيَةَ ، لَعَلَّ ذَلِكَ يُلَيِّنُ قُلُوبَهُمْ ، فَلَبَّوْا مِنْ نَوَاحِي الْعَسْكَرِ ، حَتَّى ارْتَجَّتْ أَصْوَاتُهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ ، قَالَ : فَجَاؤُوهُ فَسَأَلُوا الصُّلْحَ.
قَالَ : فَبَيْنَمَا النَّاسُ قَدْ تَوَادَعُوا ، وَفِي الْمُسْلِمِينَ نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، وَفِي الْمُشْرِكِينَ نَاسٌ مِنَ

الْمُسْلِمِينَ ، فَقِيلَ : أَبُو سُفْيَانَ ، فَإِذَا الْوَادِي يَسِيلُ بِالرِّجَالِ وَالسِّلاَحِ ، قَالَ : قَالَ إِيَاسٌ : قَالَ سَلَمَةُ : فَجِئْتُ بِسِتَّةٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مُسَلَّحِينَ أَسُوقُهُمْ ، مَا يَمْلِكُونَ لأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا ، وَلاَ ضَرًّا ، فَأَتَيْنَا بِهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَسْلُبْ ، وَلَمْ يَقْتُلْ ، وَعَفَا ، قَالَ : فَشَدَدْنَا عَلَى مَا فِي أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ مِنَّا ، فَمَا تَرَكْنَا فِيهِمْ رَجُلاً مِنَّا إِلاَّ اسْتَنْقَذْنَاهُ ، قَالَ : وَغُلِبْنَا عَلَى مَنْ فِي أَيْدِينَا مِنْهُمْ.

ثُمَّ إِنَّ قُرَيْشًا أَتَتْ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو ، وَحُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى ، فَوَلُّوا صُلْحَهُمْ ، وَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا ، وَطَلْحَةَ ، فَكَتَبَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ قُرَيْشًا ، صَالَحَهُمْ عَلَى أَنَّهُ لاَ إِغْلاَلَ ، وَلاَ إِسْلاَلَ ، وَعَلَى أَنَّهُ مَنْ قَدِمَ مَكَّةَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا ، أَوْ يَبْتَغِي مِنْ فَضْلِ اللهِ ، فَهُوَ آمِنٌ عَلَى دَمِهِ وَمَالِهِ ، وَمَنْ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ قُرَيْشٍ مُجْتَازًا إِلَى مِصْرَ وَإِلَى الشَّامِ ، يَبْتَغِي مِنْ فَضْلِ اللهِ ، فَهُوَ آمِنٌ عَلَى دَمِهِ وَمَالِهِ ، وَعَلَى أَنَّهُ مَنْ جَاءَ مُحَمَّدًا مِنْ قُرَيْشٍ فَهُوَ رَدٌّ ، وَمَنْ جَائَهُمْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ لَهُمْ.

فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ جَائَهُمْ مِنَّا فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ جَائَنَا مِنْهُمْ رَدَدْنَاهُ إِلَيْهِمْ ، يَعْلَمُ اللَّهُ الإِسْلاَمَ مِنْ نَفْسِهِ يَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ مَخْرَجًا.

وَصَالَحُوهُ عَلَى أَنَّهُ يَعْتَمِرُ عَامًا قَابِلاً فِي مِثْلِ هَذَا الشَّهْرِ ، لاَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِخَيْلٍ ، وَلاَ سِلاَحٍ ، إِلاَّ مَا يَحْمِلُ الْمُسَافِرُ فِي قِرَابِهِ ، فَيَمْكُثُ فِيهَا ثَلاَثَ لَيَالٍ ، وَعَلَى أَنَّ هَذَا الْهَدْيَ حَيْثُ حَبَسْنَاهُ فَهُوَ مَحِلُّهُ ، لاَ يُقْدِمُهُ عَلَيْنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَحْنُ نَسُوقُهُ ، وَأَنْتُمْ تَرُدُّونَ وَجْهَهُ. (طبری ۹۶)

(۳۸۰۰۶) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب ابن عبد العزی اور مکرز بن حفص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کریں۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سہیل کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا معاملہ آسان ہو گیا ہے۔ لوگ تمہارے پاس اپنے رشتوں کے ہمراہ آ رہے ہیں۔ اور تم سے صلح کا سوال کر رہے ہیں۔ پس ہدی کے جانوروں کو کھڑا کر دو اور تلبیہ کو ظاہر کرو۔ شاید کہ یہ ان کے دلوں کو نرم کر دے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لشکر کے اطراف سے تلبیہ بلند کیا یہاں تک کہ ان کے تلبیہ میں ان کی آوازوں سے گونج پیدا ہو گئی۔ راوی کہتے ہیں: پس مشرکین آئے اور انہوں نے صلح کی بات کی۔

۲۔ راوی کہتے ہیں: اس دوران جبکہ یہ لوگ باہم۔ مسلمانوں کے لشکر میں مشرکین اور مشرکین کے لشکر میں مسلمان موجود تھے۔ کہا گیا: ابوسفیان!!!! اچانک وادی لوگوں اور اسلحہ سے بہنے لگی۔ راوی کہتے ہیں: ایاس بیان کرتے ہیں کہ سلمہ نے کہا۔ میں نے مشرکین میں سے چھ مسلح افراد کو ہانک لیا درانحالیکہ وہ اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں تھے۔ ہم انہیں لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل کیا اور نہ مال چھینا بلکہ معاف فرما دیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر

مشرکین کے قبضہ میں ہمارے جو ساتھی تھے ہم نے ان کے بارے میں سختی کی اور مشرکین کے قبضہ میں ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا بلکہ چھڑا لیا۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے قبضہ میں جوان کے افراد تھے ہم ان پر غالب رہے۔

۳۔ پھر قریش، سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزی کے پاس گئے اور انہیں اپنی صلح کا متولی بنایا۔ اور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان فیصلہ تحریر کیا۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد رسول اللہ نے قریش سے صلح کی ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے اس بات پر صلح کی ہے کہ نہ تو دھوکہ دہی ہوگی اور نہ ہی شرائط کی خلاف ورزی اور یہ بھی شرط ہے کہ اصحاب محمد ﷺ میں سے جو آدمی حج و عمرہ کرنے یا اللہ کی رضا کے لئے مکہ مکرمہ آئے گا تو اس کے خون اور مال کو امن ہوگا۔ اور قریش میں سے جو شخص مدینہ میں مصر یا شام کی طرف جانے کے لئے آئے اور اللہ کے فضل کا متلاشی ہو تو اس کا مال اور خون بھی مامون ہوگا۔ اور یہ شرط بھی تھی کہ قریش میں سے جو شخص محمد ﷺ کے پاس آئے گا تو واپس کیا جائے گا اور جو شخص محمد ﷺ کے صحابہ میں سے قریش کی طرف آئے گا تو وہ انہی کے پاس ہوگا۔

۴۔ یہ بات اہل اسلام پر بہت شاق گزری۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان میں سے ہماری طرف آئے گا تو ہم اس کو ان کی طرف واپس کر دیں گے (حالانکہ) اللہ تعالیٰ اس کے دل سے اسلام کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے راہ بنا دے گا۔

۵۔ قریش نے نبی کریم ﷺ سے اس بات پر صلح کی کہ آپ ﷺ آئندہ سال انہی مہینوں میں عمرہ کریں گے (لیکن) ہمارے پاس گھوڑے اور اسلحہ لے کر نہیں آئیں گے سوائے اس مقدار کے جو ایک مسافر اپنے تھیلے میں رکھتا ہے۔ اور آپ ﷺ (آئندہ سال) مکہ میں تین دن قیام کریں گے۔ اور یہ شرط بھی تھی کہ اس ہدی کو جہاں پر ہم نے روکا ہے وہیں پر اس کو حلال کریں۔ ان کو مزید آگے نہیں ہانکیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہم تو اس کو ہانکیں گے اور تم اس کو واپس موڑ دینا۔

(۳۸۰۰۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَتْ قُرَيْشٌ خَارِجَةَ بْنَ كُرْزٍ يَطَّلِعُ لَهُمْ طَلِيعَةً ، فَرَجَعَ حَامِدًا يُحْسِنُ الثَّنَاءَ ، فَقَالُوا لَهُ : إِنَّكَ أَعْرَابِيٌّ ، قَعْقَعُوا لَكَ السِّلاَحَ فَطَارَ فُؤَادُكَ ، فَمَا دَرَيْتَ مَا قِيلَ لَكَ وَمَا قُلْتَ ، ثُمَّ أَرْسَلُوا عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَائَهُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، مَا هَذَا الْحَدِيثُ ؟ تَدْعُو إِلَى ذَاتِ اللهِ ، ثُمَّ جِئْتَ قَوْمَكَ بِأَوْبَاشِ النَّاسِ ، مَنْ تَعْرِفُ وَمَنْ لاَ تَعْرِفُ ، لِتَقْطَعَ أَرْحَامَهُمْ ، وَتَسْتَحِلَّ حُرْمَتَهُمْ وَدِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي لَمْ آتِ قَوْمِي إِلاَّ لأَصِلَ أَرْحَامَهُمْ ، يُبَدِّلُهُمُ اللَّهُ بِدِينٍ خَيْرٍ مِنْ دِينِهِمْ ، وَمَعَايِشَ خَيْرٍ مِنْ مَعَايِشِهِمْ ، فَرَجَعَ حَامِدًا بِحُسْنِ الثَّنَاءِ.

قَالَ : قَالَ إِيَاسٌ ، عَنْ أَبِيهِ : فَاشْتَدَّ الْبَلاَءُ عَلَى مَنْ كَانَ فِي يَدِ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي إِخْوَانَكَ مِنْ أُسَارَى الْمُسْلِمِينَ ؟ فَقَالَ : لاَ ، يَا نَبِيَّ اللهِ ، وَاللهِ مَا لِي بِمَكَّةَ مِنْ عَشِيرَةٍ ، غَيْرِي أَكْثَرُ عَشِيرَةً مِنِّي ، فَدَعَا عُثْمَانَ فَأَرْسَلَهُ إِلَيْهِمْ ، فَخَرَجَ عُثْمَانُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، حَتَّى جَاءَ عَسْكَرَ الْمُشْرِكِينَ ، فَعَبِثُوا بِهِ ، وَأَسَاؤُوا لَهُ الْقَوْلَ ،

ثُمَّ أَجَارَهُ أَبَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ، ابْنُ عَمِّهِ ، وَحَمَلَهُ عَلَى السَّرْجِ وَرَدِفَهُ ، فَلَمَّا قَدِمَ ، قَالَ : يَابْنَ عَمِّ ، مَا لِي أَرَاكَ مُتَحَشِّفًا ؟ أَسْبِلْ ، قَالَ : وَكَانَ إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : هَكَذَا إِزْرَةُ صَاحِبِنَا ، فَلَمْ يَدَعْ أَحَدًا بِمَكَّةَ مِنْ أُسَارَى الْمُسْلِمِينَ ، إِلاَّ أَبْلَغَهُمْ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ سَلَمَةُ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ قَائِلُونَ ، نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، الْبَيْعَةَ ، الْبَيْعَةَ ، نَزَلَ رُوحُ الْقُدُسِ ، قَالَ : فَسِرْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةِ سَمُرَةٍ ، فَبَايَعْنَاهُ ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ : ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ قَالَ : فَبَايَعَ لِعُثْمَانَ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ، فَقَالَ النَّاسُ : هَنِيئًا لأَبِي عَبْدِ اللهِ ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَنَحْنُ هَاهُنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ مَكَثَ كَذَا وَكَذَا سَنَةً ، مَا طَافَ حَتَّى أَطُوفَ.

(۳۸۰۰۷) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش نے خارجہ بن کرز کو اپنے لئے جاسوسی کرنے کے لئے بھیجا۔ تو وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی) تعریفیں کرتے ہوئے واپس پلٹا۔ تو قریش نے اس سے کہا۔ تو دیہاتی آدمی ہے۔ انہوں نے تجھے اسلحہ کی جھنکار سنائی تو تیرا دل اڑ گیا۔ پس تجھے کچھ پتہ نہیں چلا کہ تجھے کیا کیا گیا اور تو نے کیا کہا۔ پھر قریش نے عروہ بن مسعود کو بھیجا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اے محمد! یہ کیا بات ہے؟ تو خدا کی ذات کی طرف بلاتا ہے اور پھر تو اپنی قوم کے پاس اوباش لوگوں کو لاتا ہے۔ جن میں سے بعض کو تو جانتا ہے اور بعض کو نہیں جانتا...... تاکہ تو ان سے قطع رحمی کرے اور ان کی حرمتوں، خون اور اموال کو حلال کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو اپنی قوم کے پاس صرف اس لئے آیا ہوں تاکہ میں ان سے صلح رحمی کروں۔ اللہ ان کو ان کے دین کے بدلہ ایک اس سے بہتر دین اور ان کی معیشت سے بہتر معیشت دیتا ہے۔ پس (یہ بات سن کر) وہ بھی تعریفیں کرتے ہوئے لوٹا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ایاس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، مشرکین کے قبضہ میں جو مسلمان موجود تھے ان پر مصائب کی شدت اور بڑھ گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اشارہ فرمایا۔ اے عمر! کیا اپنے مسلمان قیدی بھائیوں کو تم اپنی طرف سے پیغام پہنچا (آؤ) گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میرا تو مکہ میں کوئی بڑا خاندان نہیں ہے۔ جبکہ میرے علاوہ لوگ مجھ سے زیادہ وہاں خاندانی روابط رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو اہل مکہ کی طرف روانہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، اپنی سواری پر سوار ہو کر نکلے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ مشرکین کے لشکر کے پاس پہنچے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے لایعنی باتیں شروع کیں۔ اور بیہودہ گفتگو کی۔ لیکن پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ابان بن سعد بن العاص نے...... جو حضرت عثمان کا چچا زاد تھا...... پناہ دی۔ اور انہیں اپنی زین پر سوار کیا اور خود آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہو گیا پھر جب یہ کچھ آگے بڑھے تو اس نے کہا۔ اے چچا زاد! کیا وجہ ہے کہ میں تجھے پرانے کپڑے پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟ شلوار نیچے کرو (یعنی ٹخنے ڈھانپ لو)۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ازار نصف پنڈلی تک تھی...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواباً اس کو ارشاد فرمایا: ہمارے صاحب (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی ازار بھی اسی طرح ہوتی ہے۔ پھر حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمان قیدیوں میں سے کسی کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا پیغام پہنچائے بغیر نہیں چھوڑا (یعنی سب کو پیغام دیا) حضرت سلمہ فرماتے ہیں۔ اس دوران جبکہ ہم قیلولہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے منادی نے آواز دی۔ اے لوگو! بیعت (محمد) بیعت! روح القدس نازل ہوئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پس ہم رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف چل دیئے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک کیکر کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ ہم نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے بیعت کی۔ اسی کا ذکر اس آیت میں ہے۔ ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾

راوی کہتے ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے بیعت اس طرح لی کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھ لیا۔ لوگ کہنے لگے۔ ابو عبداللہ کی خوش قسمتی ہے۔ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے اور ہم یہاں پر ہیں۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ کئی سال بھی وہاں رہے تب بھی طواف نہیں کرے گا جب تک میں طواف نہیں کروں گا۔

(۳۸۰۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ : لاَ تُوقِدُوا نَارًا بِلَيْلٍ ، ثُمَّ قَالَ : أَوْقِدُوا وَاصْطَنِعُوا ، فَإِنَّهُ لَنْ يُدْرِكَ قَوْمٌ بَعْدَكُمْ مُدَّكُمْ ، وَلاَ صَاعَكُمْ.

(۳۸۰۰۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حدیبیہ کے دن ارشاد فرمایا: تم لوگ رات کے وقت آگ نہ جلانا۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: آگ جلاؤ اور (کھانا) بناؤ۔ تمہارے بعد کوئی قوم تمہارے مُد اور صاع (کے ثواب) کو نہیں پا سکے گی۔

(۳۸۰۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَصَابَ النَّاسَ عَطَشٌ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، قَالَ : فَجَهَشَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ مِثْلَ الْعُيُونِ ، قَالَ : قُلْتُ : كَمْ كُنْتُمْ ؟ قَالَ : لَوْ كُنَّا مِئَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا ، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِئَةً.

(بخاری ۳۵۷۶۔ مسلم ۱۴۸۴)

(۳۸۰۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو شدید پیاس لگی۔ راوی کہتے ہیں: لوگ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف لپکے۔ چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنا ہاتھ چمڑے کے برتن میں رکھا تو میں نے پانی کو چشموں کی طرح دیکھا۔ حضرت سالم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم لوگ کتنی تعداد میں تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کفایت کر جاتا (ویسے) ہم پندرہ سو کی تعداد میں تھے۔

(۳۸۰۱۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي أَلْفٍ وَثَمَانِ مِئَةٍ ، وَبَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ ، يُدْعَى نَاجِيَةَ ، يَأْتِيهِ بِخَبَرِ الْقَوْمِ ، حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدِيرًا بِعُسْفَانَ ، يُقَالُ لَهُ : غَدِيرُ الأَشْطَاطِ ، فَلَقِيَهُ عَيْنُهُ بِغَدِيرِ الأَشْطَاطِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، تَرَكْتُ قَوْمَكَ ؛ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ قَدَ اسْتَنْفَرُوا لَكَ الأَحَابِيشَ ، وَمَنْ أَطَاعَهُمْ ، قَدْ سَمِعُوا بِمَسِيرِكَ ، وَتَرَكْتُ عِبْدَانَهُمْ يُطْعِمُونَ الْخَزِيرَ فِي دُورِهِمْ ، وَهَذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي خَيْلٍ بَعَثُوهُ.

فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَاذَا تَقُولُونَ ؟ مَاذَا تَأْمُرُونَ ؟ أَشِيرُوا عَلَيَّ ، قَدْ جَائَكُمْ خَبَرُ قُرَيْشٍ ، مَرَّتَيْنِ ، وَمَا صَنَعَتْ ، فَهَذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ ، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَرَوْنَ أَنْ نَمْضِيَ لِوَجْهِنَا ، مَنْ صَدَّنَا عَنِ الْبَيْتِ قَاتَلْنَاهُ ؟ أَمْ تَرَوْنَ أَنْ نُخَالِفَ هَؤُلاَءِ إِلَى مَنْ تَرَكُوا وَرَائَهُمْ ، فَإِنِ اتَّبَعَنَا مِنْهُمْ عُنُقٌ قَطَعَهُ اللَّهُ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، الأَمْرُ أَمْرُكَ ، وَالرَّأْيُ رَأْيُكَ ، فَتَيَامَنُوا فِي هَذَا الْعَصَلِ ، فَلَمْ يَشْعُرْ بِهِ خَالِدٌ ، وَلاَ الْخَيْلُ الَّتِي مَعَهُ حَتَّى جَاوَزَ بِهِمْ قَتَرَةَ الْجَيْشِ.

وَأَوْفَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى ثَنِيَّةٍ تَهْبِطُ عَلَى غَائِطِ الْقَوْمِ ، يُقَالُ لَهُ بَلْدَحُ ، فَبَرَكَتْ ، فَقَالَ : حَلْ حَلْ ، فَلَمْ تَنْبَعِثْ ، فَقَالُوا : خَلأَتِ الْقَصْوَاءُ ، قَالَ : إِنَّهَا وَاللهِ مَا خَلأَتْ ، وَلاَ هُوَ لَهَا بِخُلُقٍ ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ، أَمَّا وَاللهِ لاَ يَدْعُونِي الْيَوْمَ إِلَى خُطَّةٍ ، يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرْمَةً ، وَلاَ يَدْعُونِي فِيهَا إِلَى صِلَةٍ إِلاَّ أَجَبْتُهُمْ إِلَيْهَا ، ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ ، فَرَجَعَ مِنْ حَيْثُ جَاءَ ، عَوْدَهُ عَلَى بَدْئِهِ ، حَتَّى نَزَلَ بِالنَّاسِ عَلَى ثَمَدٍ مِنْ ثِمَادِ الْحُدَيْبِيَةِ ظَنُونٍ ، قَلِيلِ الْمَاءِ ، يَتَبَرَّضُ النَّاسُ مَائَهَا تَبَرُّضًا ، فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِلَّةَ الْمَاءِ ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ، فَأَمَرَ رَجُلاً فَغَرَزَهُ فِي جَوْفِ الْقَلِيبِ ، فَجَاشَ بِالْمَاءِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ عَنْهُ بِعَطَنٍ.

فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِهِ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي رَكْبٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، هَؤُلاَءِ قَوْمُكَ قَدْ خَرَجُوا بِالْعُوذِ الْمَطَافِيلِ ، يُقْسِمُونَ بِاللهِ لَيَحُولُنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَكَّةَ حَتَّى لاَ يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ ، قَالَ : يَا بُدَيْلُ ، إِنِّي لَمْ آتِ لِقِتَالِ أَحَدٍ ، إِنَّمَا جِئْتُ أَقْضِي نُسُكِي وَأَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ ، وَإِلاَّ فَهَلْ لِقُرَيْشٍ فِي غَيْرِ ذَلِكَ ، هَلْ لَهُمْ إِلَى أَنْ أُمَادَّهُمْ مُدَّةً يَأْمَنُونَ فِيهَا وَيَسْتَجِمُّونَ ، وَيُخَلُّونَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ ، فَإِنْ ظَهَرَ فِيهَا أَمْرِي عَلَى النَّاسِ كَانُوا فِيهَا بِالْخِيَارِ : أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ ، وَبَيْنَ أَنْ يُقَاتِلُوا وَقَدْ جَمَعُوا وَأَعَدُّوا ، قَالَ بُدَيْلٌ : سَأَعْرِضُ هَذَا عَلَى قَوْمِكَ.

فَرَكِبَ بُدَيْلٌ حَتَّى مَرَّ بِقُرَيْشٍ ، فَقَالُوا : مِنْ أَيْنَ ؟ قَالَ : جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَعَلْتُ ، فَقَالَ أُنَاسٌ مِنْ سُفَهَائِهِمْ : لاَ تُخْبِرْنَا عَنْهُ شَيْئًا ، وَقَالَ نَاسٌ مِنْ ذَوِي أَسْنَانِهِمْ وَحُكَمَائِهِمْ : بَلْ أَخْبِرْنَا مَا الَّذِي رَأَيْتَ ؟ وَمَا الَّذِي سَمِعْتَ ؟ فَاقْتَصَّ عَلَيْهِمْ بُدَيْلٌ قِصَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا عَرَضَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمُدَّةِ ، قَالَ : وَفِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ ، فَوَثَبَ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، هَلْ تَتَّهِمُونَنِي فِي شَيْءٍ ؟ أَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ ؟ أَوَلَسْتُمْ

بِالْوَالِدِ ؟ أَوَلَسْتُ قَدِ اسْتَنْفَرْتُ لَكُمْ أَهْلَ عُكَاظٍ ، فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ نَفَرْتُ إِلَيْكُمْ بِنَفْسِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي ، قَالُوا : بَلَى ، قَدْ فَعَلْتَ ، قَالَ : فَاقْبَلُوا مِنْ بُدَيْلٍ مَا جَائَكُمْ بِهِ ، وَمَا عَرَضَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَابْعَثُونِي حَتَّى آتِيَكُمْ بِمُصَادِقِهَا مِنْ عِنْدِهِ ، قَالُوا : فَاذْهَبْ.

فَخَرَجَ عُرْوَةُ حَتَّى نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، هَؤُلاَءِ قَوْمُكَ ؛ كَعْبُ بْنُ لُؤَيٍّ ، وَعَامِرُ بْنُ لُؤَيٍّ قَدْ خَرَجُوا بِالْعُوذِ الْمَطَافِيلِ ، يُقْسِمُونَ : لاَ يُخَلُّونَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَكَّةَ حَتَّى تُبِيدَ خَضْرَائَهُمْ ، وَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ قِتَالِهِمْ بَيْنَ أَحَدِ أَمْرَيْنِ : أَنْ تَجْتَاحَ قَوْمَكَ ، فَلَمْ تَسْمَعْ بِرَجُلٍ قَطُّ اجْتَاحَ أَصْلَهُ قَبْلَكَ ، وَبَيْنَ أَنْ يُسْلِمَكَ مَنْ أَرَى مَعَكَ ، فَإِنِّي لاَ أَرَى مَعَكَ إِلاَّ أَوْبَاشًا مِنَ النَّاسِ ، لاَ أَعْرِفُ أَسْمَائَهُمْ ، وَلاَ وُجُوهَهُمْ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ، وَغَضِبَ : امْصُصْ بَظْرَ اللاَّتِ ، أَنَحْنُ نَخْذُلُهُ ، أَوْ نُسْلِمُهُ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ : أَمَا وَاللهِ لَوْلاَ يَدٌ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لأَجَبْتُكَ فِيمَا قُلْتَ ، وَكَانَ عُرْوَةُ قَدْ تَحَمَّلَ بِدِيَةٍ ، فَأَعَانَهُ أَبُو بَكْرٍ فِيهَا بِعَوْنٍ حَسَنٍ.

وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَى وَجْهِهِ الْمِغْفَرُ ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ عُرْوَةُ ، وَكَانَ عُرْوَةُ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا مَدَّ يَدَهُ ، يَمَسُّ لِحْيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَعَهَا الْمُغِيرَةُ بِقَدَحٍ كَانَ فِي يَدِهِ ، حَتَّى إِذَا أَحْرَجَهُ ، قَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : هَذَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، قَالَ عُرْوَةُ : أَنْتَ بِذَاكَ يَا غُدَرُ ، وَهَلْ غَسَلْتَ عَنْكَ غَدْرَتَكَ إِلاَّ أَمْسِ بِعُكَاظٍ ؟. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَ مَا قَالَ لِبُدَيْلٍ.

فَقَامَ عُرْوَةُ ، فَخَرَجَ حَتَّى جَاءَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، إِنِّي قَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ ، عَلَى قَيْصَرَ فِي مُلْكِهِ بِالشَّامِ ، وَعَلَى النَّجَاشِيِّ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ ، وَعَلَى كِسْرَى بِالْعِرَاقِ ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا رَأَيْتُ مَلِكًا هُوَ أَعْظَمُ فِيمَنْ هُوَ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ مِنْ مُحَمَّدٍ فِي أَصْحَابِهِ ، وَاللهِ مَا يَشُدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ ، وَمَا يَرْفَعُونَ عِنْدَهُ الصَّوْتَ ، وَمَا يَتَوَضَّأُ مِنْ وَضُوءٍ إِلاَّ ازْدَحَمُوا عَلَيْهِ ، أَيُّهُمْ يَظْفَرُ مِنْهُ بِشَيْءٍ ، فَاقْبَلُوا الَّذِي جَائَكُمْ بِهِ بُدَيْلٌ ؛ فَإِنَّهَا خُطَّةُ رُشْدٍ.

قَالُوا : اجْلِسْ ، وَدَعَوْا رَجُلاً مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ، يُقَالُ لَهُ : الْحُلَيْسُ ، فَقَالُوا : انْطَلِقْ ، فَانْظُرْ مَا قِبَلُ هَذَا الرَّجُلِ ، وَمَا يَلْقَاكَ بِهِ ، فَخَرَجَ الْحُلَيْسُ ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلاً عَرَفَهُ ، قَالَ : هَذَا الْحُلَيْسُ ، وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْهَدْيَ ، فَابْعَثُوا الْهَدْيَ فِي وَجْهِهِ ، فَبَعَثُوا الْهَدْيَ فِي وَجْهِهِ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : فَاخْتَلَفَ الْحَدِيثُ فِي الْحُلَيْسِ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : جَائَهُ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِبُدَيْلٍ وَعُرْوَةَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَمَّا رَأَى الْهَدْيَ رَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ امْرَئًا لَئِنْ صَدَدْتُمُوهُ

إِنِّي لَخَائِفٌ عَلَيْكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ عَنَتٌ ، فَأَبْصِرُوا بَصَرَكُمْ.

قَالُوا : اجْلِسْ ، وَدَعَوْا رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ : مِكْرَزُ بْنُ حَفْصِ بْنِ الأَحْنَفِ ، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ، فَبَعَثُوهُ ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : هَذَا رَجُلٌ فَاجِرٌ يَنْظُرُ بِعَيْنٍ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِبُدَيْلٍ وَلأَصْحَابِهِ فِي الْمُدَّةِ ، فَجَائَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ ، فَبَعَثُوا سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ يُكَاتِبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِي دَعَا إِلَيْهِ ، فَجَائَهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو ، فَقَالَ : قَدْ بَعَثَتْنِي قُرَيْشٌ إِلَيْكَ أُكَاتِبُكَ عَلَى قَضِيَّةٍ ، نَرْتَضِي أَنَا وَأَنْتَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَعَمْ ، اُكْتُبْ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، قَالَ : قَالَ : مَا أَعْرِفُ اللَّهَ ، وَلاَ أَعْرِفُ الرَّحْمَنَ ، وَلَكِنْ أَكْتُبَ كَمَا كُنَّا نَكْتُبُ : بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، فَوَجَدَ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ ، وَقَالُوا :

لاَ نُكَاتِبُكَ عَلَى خُطَّةٍ حَتَّى تُقِرَّ بِالرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ ، قَالَ سُهَيْلٌ : إِذًا لاَ أُكَاتِبُهُ عَلَى خُطَّةٍ حَتَّى أَرْجِعَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُكْتُبْ : بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : لاَ أُقِرُّ ، لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا خَالَفْتُكَ ، وَلاَ عَصَيْتُكَ ، وَلَكِنْ اُكْتُبْ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، فَوَجَدَ النَّاسُ مِنهَا أَيْضًا ، قَالَ : اُكْتُبْ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ . سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو.

فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ ، أَوَلَيْسَ عَدُوُّنَا عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَعَلَى مَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ؟ قَالَ : إِنِّي رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ أَعْصِيَهُ ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي ، وَأَبُو بَكْرٍ مُتَنَحٍّ نَاحِيَةً ، فَأَتَاهُ عُمَرُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ ، أَوَلَيْسَ عَدُوُّنَا عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَعَلَى مَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ؟ قَالَ : دَعْ عَنْكَ مَا تَرَى يَا عُمَرُ ، فَإِنَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ ، وَلَنْ يَعْصِيَهُ.

وَكَانَ فِي شَرْطِ الْكِتَابِ أَنَّهُ : مَنْ كَانَ مِنَّا فَأَتَاكَ ، فَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا ، وَمَنْ جَائَنَا مِنْ قِبَلِكَ رَدَدْنَاهُ إِلَيْكَ ، قَالَ : أَمَا مَنْ جَاءَ مِنْ قِبَلِي فَلاَ حَاجَةَ لِي بِرَدِّهِ ، وَأَمَّا الَّتِي اشْتَرَطْتَ لِنَفْسِكَ فَتِلْكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ.

فَبَيْنَمَا النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، يَرْسُفُ فِي الْحَدِيدِ ، قَدْ خَلاَ لَهُ أَسْفَلُ مَكَّةَ مُتَوَشِّحًا السَّيْفَ ، فَرَفَعَ سُهَيْلٌ رَأْسَهُ ، فَإِذَا هُوَ بِابْنِهِ أَبِي جَنْدَلٍ ، فَقَالَ : هَذَا أَوَّلُ مَنْ قَاضَيْتُكَ عَلَى رَدِّهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا سُهَيْلُ ، إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ ، قَالَ : وَلاَ أُكَاتِبُكَ عَلَى خُطَّةٍ حَتَّى تَرُدَّهُ ، قَالَ : فَشَأْنُكَ بِهِ ، قَالَ : فَبَهَشَ أَبُو جَنْدَلٍ إِلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ يَفْتِنُونَنِي فِي دِينِي ؟ فَلَصِقَ بِهِ عُمَرُ وَأَبُوهُ آخِذٌ بِيَدِهِ يَجْتَرُّهُ ، وَعُمَرُ يَقُولُ : إِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ ، وَمَعَكَ السَّيْفُ ، فَانْطَلَقَ بِهِ أَبُوهُ.

فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ مَنْ جَاءَ مِنْ قِبَلِهِمْ يَدْخُلُ فِي دِينِهِ ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا نَفَرٌ فِيهِمْ أَبُو بَصِيرٍ وَرَدَّهُمْ إِلَيْهِمْ ، أَقَامُوا بِسَاحِلِ الْبَحْرِ ، فَكَانُوا قَطَعُوا عَلَى قُرَيْشٍ مَتْجَرَهُمْ إِلَى الشَّامِ ، فَبَعَثُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا نَرَاهَا مِنْك صِلَةً ، أَنْ تَرُدَّهُمْ إِلَيْك وَتَجْمَعَهُمْ ، فَرَدَّهُمْ إِلَيْهِ.

وَكَانَ فِيمَا أَرَادَهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابِ :أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ ، فَيَقْضِي نُسُكَهُ ، وَيَنْحَرُ هَدْيَهُ بَيْنَ ظَهْرَيْهِمْ ، فَقَالُوا :لاَ تَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّكَ أَخَذْتَنَا ضَغْطَةً أَبَدًا ، وَلَكِنِ ارْجِعْ عَامَكَ هَذَا ، فَإِذَا كَانَ قَابِلٌ أَذِنَّا لَكَ ، فَاعْتَمَرْتَ وَأَقَمْتَ ثَلاَثًا.

وَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ :قُومُوا فَانْحَرُوا هَدْيَكُمْ ، وَاحْلِقُوا وَأَحِلُّوا ، فَمَا قَامَ رَجُلٌ وَلاَ تَحَرَّكَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَمَا تَحَرَّكَ رَجُلٌ وَلاَ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، وَكَانَ خَرَجَ بِهَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ ، فَقَالَ :يَا أُمَّ سَلَمَةَ ، مَا بَالُ النَّاسِ ، أَمَرْتُهُمْ ثَلاَثَ مِرَارٍ أَنْ يَنْحَرُوا ، وَأَنْ يَحْلِقُوا ، وَأَنْ يَحِلُّوا ، فَمَا قَامَ رَجُلٌ إِلَى مَا أَمَرْتُهُ بِهِ ؟ قَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، اُخْرُجْ أَنْتَ فَاصْنَعْ ذَلِكَ ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَمَّمَ هَدْيَهُ ، فَنَحَرَهُ ، وَدَعَا حَلاَّقًا فَحَلَقَهُ ، فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبُوا إِلَى هَدْيِهِمْ فَنَحَرُوهُ ، وَأَكَبَّ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا ، حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَغُمَّ بَعْضًا مِنَ الزِّحَامِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :وَكَانَ الْهَدْيُ الَّذِي سَاقَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ سَبْعِينَ بَدَنَةً.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :فَقَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ ، عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، لِكُلِّ مِئَةِ رَجُلٍ سَهْمٌ.

(۳۸۰۱۰) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے دن اٹھارہ سو کی تعداد کو لے کر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے بنوخزاعہ کے ایک شخص ...... جس کا نام ناجیہ تھا...... کو بھیجا تا کہ وہ لوگوں کی خبر لائے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عسفان کے کنویں پر پہنچے جس کا نام غدیر اشطاط تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جاسوس غدیر اشطاط پر ملا اور اس نے کہا: اے محمد! میں نے تیری قوم ...... کعب بن لوی اور عامر بن لوی ...... کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے آپ کے لئے متفرق لوگوں کو اور جو کوئی ان کی مانتا ہے ان کو نفیر عام کیا ہے۔ انہوں نے تیرے چلنے کی خبر سن لی ہے۔ اور میں نے ان کے غلاموں کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہیں گھروں میں خزیر (خاص کھانا) کھلایا جاتا ہے۔ اور خالد بن ولید کو تو انہوں نے یہ سامنے گھڑ سواروں کی جماعت کے ہمراہ بھیجا ہے۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) پوچھا۔ تم کیا کہتے ہو؟ تمہارا کیا حکم ہے؟ مجھے

بتاؤ۔ قریش اور ان کی تیاریوں کی خبر تمہیں دو مرتبہ پہنچ چکی ہے۔ اور یہ مقام غمیم میں خالد بن ولید بھی پہنچ چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا۔ کیا تمہاری رائے یہ ہے کہ ہم اپنے رُخ پر چلتے رہیں اور جو کوئی ہمیں بیت اللہ سے روکے ہم اس سے لڑائی کریں۔ یا تمہاری رائے یہ ہے کہ ہم ان کے برخلاف ان کے پچھلوں کی طرف بڑھیں۔ پھر اگر ان میں سے کوئی جماعت پیچھے آئے گی تو اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! حکم، آپ کا حکم ہے۔ اور رائے بھی آپ کی رائے ہے۔ پھر یہ لوگ اس ٹیلے کے دائیں بائیں چل دیئے۔ اس بات کا خالد اور اس کے ہمراہ لشکر کو پتہ نہیں چلا۔ یہاں تک کہ یہ لوگ لشکر کے غبار کو کراس کر گئے۔

۳۔ آپ ﷺ کی اونٹنی آپ ﷺ کو ایک بلند ٹیلے سے ایک پست زمین کی طرف لے گئی۔ جس کا نام بلدح تھا۔ اور (وہاں جا کر) بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حَلْ حَلْ. لیکن وہ اونٹنی نہیں اٹھی۔ لوگوں نے کہا۔ قصواء (اونٹنی کا نام ہے) اڑ گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا یہ اونٹنی نہیں اَڑی اور نہ ہی اڑنا اس کی عادت ہے لیکن اس کو ہاتھیوں کو روکنے والے نے روک دیا ہے۔ سنو! بخدا اگر آج کے دن وہ مجھے کسی مقام کی طرف...... جس کا وہ بہت احترام کرتے ہیں...... بلائیں گے یا مجھے وہ کسی صلہ رحمی کی طرف بلائیں گے تو میں انہیں مثبت جواب دوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹنی کو دوڑایا تو وہ اُچھل پڑی پس آپ ﷺ اپنے قدم کے نشانات پر وہیں واپس ہو گئے جہاں سے تشریف لائے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ لوگوں کو لے کر حدیبیہ کے ایک مقام پر فروکش ہوئے جہاں پر پانی اتنا قلیل تھا کہ لوگ تھوڑا تھوڑا پانی لے رہے تھے۔ تو (اس پر) لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پانی کی قلت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور ایک آدمی کو حکم دیا اور اس نے اس تیر کو کنویں کے درمیان میں گاڑ دیا۔ پس پانی نے اتنا جوش مارا کہ لوگ اس پانی سے خوب سیراب ہو گئے۔

۴۔ نبی کریم ﷺ ابھی اسی حالت میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی، اپنی قوم خزاعہ کے ایک گروہ کے ہمراہ آپ ﷺ کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا۔ اے محمد ﷺ! یہ تیری قوم کے لوگ عورتوں اور بچوں سمیت نکل چکے ہیں اور وہ خدا کے نام پر اس بات کی قسم کھا رہے ہیں کہ ضرور بالضرور تیرے اور مکہ کے درمیان حائل ہوں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک بھی نہ بچے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بدیل! میں تو کسی کے ساتھ بھی لڑنے نہیں آیا۔ میں تو صرف اس لئے آیا ہوں تا کہ اپنے افعال عبادت ادا کر سکوں اور اس خانہ خدا کا طواف کروں۔ اور اگر یہ کام نہ ہو تو پھر کیا قریش کا کوئی اور ارادہ ہے؟ کیا وہ اس بات پر راضی ہیں کہ میں ان کے ساتھ ایک مدت طے کر لوں جس میں وہ مامون رہیں گے اور اتنی مدت تک وہ اکٹھے بھی ہو جائیں۔ اور اس دوران وہ مجھے اور لوگوں کو کھلا چھوڑ دیں۔ اگر میرا معاملہ لوگوں پر غالب آ گیا تو انہیں اس بات کا اختیار ہو گا۔ چاہے تو لوگوں کی طرح یہ بھی دین میں داخل ہو جائیں اور چاہے تو یہ لڑائی کر لیں درآنحالیکہ انہوں نے اپنی تعداد بڑھا کر خوب تیاری کر لی ہو گی۔ بدیل نے کہا۔ میں یہ بات آپ ﷺ کی قوم کو پیش کروں گا۔

۵۔ پس بدیل سوار ہو کر (چل پڑا) یہاں تک کہ وہ قریش کے پاس سے گزرا تو قریش نے اس سے پوچھا۔ تم کہاں سے آ

رہے ہو؟ بدیل نے کہا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آرہا ہوں۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس بات کی خبر دیتا ہوں جو میں نے آپ ﷺ سے سُنی اور کہی ہے۔ قریش میں سے بیوقوف قسم کے لوگوں نے کہا۔ تم ہمیں اس کی بات نہ بتاؤ جو تم دیکھ کر اور سن کر آئے ہو۔ بدیل نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بیان کیا اور جو آپ ﷺ نے مدت کی پیش کش کی تھی وہ بیان کی۔ راوی کہتے ہیں: اس دن قریش (کے اس گروہ) میں عروہ بن مسعود ثقفی بھی موجود تھا۔ وہ اُچھل پڑا اور اس نے کہا۔ اے گروہِ قریش! کیا تم مجھ پر کسی شئی کی تہمت لگاتے ہو۔ کیا میں (تمہارا) بچہ نہیں ہوں؟ اور کیا تم (میرے) والد نہیں ہو؟ کیا میں نے تمہارے لئے اہل عکاظ سے مدد طلب نہیں کی اور جب انہوں نے مجھے منع کر دیا تو میں خود اور اپنے بچوں اور ماتحتوں کو لے کر تمہارے پاس نہیں آ گیا۔ انہوں نے جواباً کہا: کیوں نہیں! تو نے ایسا ہی کیا ہے۔ عروہ نے کہا: پھر تم بدیل کی اس بات کو قبول کر لو جو وہ تمہارے پاس لے کر آیا ہے اور جو تمہارے اُوپر رسول اللہ ﷺ نے پیش کی ہے۔ اور تم مجھے بھیجو تا کہ میں تمہارے پاس اس خیر کی آپ ﷺ سے توفیق لے کر آؤں۔ قریش نے (اس سے) کہا۔ چل جا۔

٦۔ عروہ وہاں سے نکلا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مقام حدیبیہ میں اُترا اور اس نے کہا۔ اے محمد! یہ تیری قوم ...... کعب بن لوی اور عامر بن لوی ...... کے لوگ ہیں جو عورتوں اور بچوں سمیت باہر نکلے ہیں۔ انہوں نے قسم اٹھائی ہے کہ یہ لوگ تجھے مکہ کی طرف راستہ نہیں دیں گے حتی کہ ان کے نوجوان ہلاک ہو جائیں۔ اور اب آپ کو اپنی قوم سے لڑائی کی دو صورتیں ہیں۔ (ایک تو یہ ہے کہ) تو اپنی قوم کو (لڑائی کر کے) نیست و نابود کر دے اور تو نے کسی آدمی کے بارے میں نہیں سنا ہوگا کہ اس نے تجھ سے پہلے اپنی قوم کو تباہ و برباد کیا ہو۔ اور (دوسری صورت یہ ہے کہ) جن کو میں آپ کے ہمراہ دیکھ رہا ہوں یہ آپ کو حوالہ کر دیں۔ مجھے تو تمہارے ہمراہ اجنبی قسم کے متفرق لوگ نظر آ رہے ہیں۔ مجھے تو ان کے ناموں اور شکلوں سے بھی معرفت نہیں ہے۔

٧۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ...... کو غصہ آ گیا اور ...... ارشاد فرمایا: تم لات کی فرج چوسو۔ کیا ہم آپ ﷺ کو رسوا کریں گے اور آپ ﷺ کو حوالہ کریں گے؟ عروہ نے کہا: بخدا! اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں نے بدلہ نہیں دیا۔ تو میں تمہیں تمہاری بات کا ضرور جواب دیتا۔

٨۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے تھے اور ان کے چہرے پر خود تھی۔ (جس کی وجہ سے) عروہ نے ان کو نہ پہچانا۔ اور عروہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ اور جب بھی عروہ اپنا ہاتھ پھیلاتا تو رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک کو چھوتا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جو نیزہ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ عروہ کو خبردار کیا۔ جب مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عروہ کو پریشان کیا تو اس نے پوچھا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا۔ کہ یہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ عروہ نے کہا۔ اے عہد شکن! تم یہاں ہو۔ تم نے کل مقام عکاظ میں اپنی عہد شکنی کو خود سے کیوں نہ دھو ڈالا؟ نبی کریم ﷺ نے عروہ بن مسعود کو وہی بات کہی جو آپ ﷺ نے بدیل سے کہی تھی۔

٩۔ عروہ وہاں سے کھڑا ہوا اور چل دیا یہاں تک کہ وہ اپنی قوم میں آیا اور اس نے کہا۔ اے گروہِ قریش! میں شاہوں کے

دربار میں بھی گیا ہوں۔ میں قیصر کے پاس اس کے ملک شام میں گیا ہوں اور نجاشی کے پاس ارض حبشہ میں گیا ہوں اور عراق میں کسریٰ کے پاس بھی گیا ہوں۔ (لیکن) بخدا میں کسی بادشاہ کو اپنے لوگوں میں اس قدر عظمت والا نہیں دیکھا جس قدر میں محمد کو اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں باعظمت دیکھا ہے۔ بخدا وہ محمد کی طرف نظر گاڑھ کر نہیں دیکھتے اور اس کے پاس آواز اونچی نہیں کرتے۔ اور محمد جس پانی سے وضو کرتا ہے تو اس کے ساتھی اس دھوون پر جمع ہو جاتے ہیں کہ کس کو اس میں سے کتنا حصہ ملتا ہے؟ پس بدیل جو خبر تمہارے پاس لایا ہے اس کو قبول کرلو کیونکہ یہ سمجھ داری والا معاملہ ہے۔

۱۰۔ قریش نے کہا: تم بیٹھ جاؤ۔ اور قریش نے بنی حارث بن عبد مناف کے ایک آدمی کو بلایا جس کا نام ''حُلیس'' تھا اور (اس کو) کہا۔ تم جاؤ اور جو تمہیں اُس آدمی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے نظر آئے اور معلوم ہو اس کو دیکھو۔

۱۱۔ حُلیس وہاں سے نکلا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچان لیا اور ارشاد فرمایا: یہ ''حُلیس ہے۔ اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو ہدی کی تعظیم کرتے ہیں۔ پس تم اس کے رُخ پر ہدی کو چلا دو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے رُخ پر ہدی کو چلا دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں۔ حُلیس کے بارے میں احادیث (میں بیان) مختلف نقل ہوا ہے۔ بعض راویوں نے بیان کیا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وہی بات ارشاد فرمائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل اور عروہ سے کہی تھی۔ اور بعض راوی بیان کرتے ہیں کہ جب اس نے ہدی (کے جانور کو) دیکھا تو وہ قریش کی طرف واپس چل دیا اور اس نے (قریش سے) کہا۔ یقیناً میں ایسی بات دیکھی ہے کہ اگر تم ان کو روکو گے تو مجھے خوف ہے کہ تم غلطی کا ارتکاب کرو گے۔ پس (اب) تم اپنا معاملہ خود ہی دیکھ لو۔

۱۲۔ قریش نے (اس سے بھی) کہا۔ تم بیٹھ جاؤ اور قریش کے ایک آدمی کو بلایا۔ جس کا نام ''مکرز بن حفص بن الاخیف'' تھا۔ یہ شخص بنو عامر بن لؤی سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس کو بھیجا۔ پس جب اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ ایک فاجر آدمی ہے جو آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی مدت کے بارے میں ویسی بات کہی جیسی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل اور اس کے دیگر ساتھیوں سے کہی تھی۔ مکرز وہاں سے مشرکین کے پاس واپس آیا اور اس نے (آکر) انہیں خبر دی۔

۱۳۔ اس پر قریش نے بنو عامر بن لؤی کے سہیل بن عمرو کو بھیجا تاکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات تحریر کروائے جس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دے رہے ہیں۔ سہیل بن عمرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا۔ مجھے قریش نے آپ کی طرف اس لئے بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے ایسا فیصلہ تحریر کرواؤں جس پر میں اور آپ راضی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں (ٹھیک ہے)، لکھو، بسم اللہ الرحمان الرحیم. راوی کہتے ہیں: سہیل بن عمرو کہنے لگا۔ میں تو اللہ کو نہیں جانتا اور نہ ہی مجھے رحمٰن کی معرفت ہے۔ لیکن میں تو ایسے ہی لکھوں گا جیسا کہ ہم لکھتے ہیں۔ یعنی۔ باسمك اللّٰھم. لوگوں کو اس بات پر غصہ آ گیا اور کہنے لگے۔ ہم تمہارے ساتھ کسی بھی طرح کی مکاتبت نہیں کریں گے یہاں تک کہ تو رحمٰن و رحیم کا اقرار کرے۔ سہیل نے کہا: پھر تو میں تمہارے ساتھ کسی طرح کی مکاتبت نہیں کروں گا اور لوٹ جاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لکھو۔ باسمك اللّٰھم. یہ وہ تحریر ہے

جس پر ''محمد رسول اللہ'' نے باہم صلح کی ہے۔ سہیل نے کہا۔ میں اس بات کا اقرار نہیں کرتا۔ اگر میں آپ کو اللہ کا رسول جانتا ہوتا تو میں آپ کی مخالفت نہ کرتا اور نہ ہی آپ کی نافرمانی کرتا۔ لیکن میں تو ''محمد بن عبد اللہ'' لکھوں گا۔ اس بات پر بھی لوگوں کو غصہ آیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لکھو۔ (محمد بن عبد اللہ، سہیل بن عمرو)

۱۴۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کھڑے ہو گئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیوں نہیں (ایسا ہی ہے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ پھر ہم کس بنیاد پر اپنے دین میں یہ گھٹیا پن گوارا کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں خدا کا رسول ہوں۔ اور میں ہرگز اس کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اور وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں گوشہ نشین تھے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے اور کہا۔ اے ابوبکر! انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں (ایسا ہی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تو پھر کس وجہ سے ہم اپنے دین میں یہ گھٹیا پن گوارا کر رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! اپنا یہ خیال چھوڑ دو۔ اس لئے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اللہ پاک، آپ ﷺ کو ہرگز ضائع نہیں ہونے دیں گے اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ہرگز نافرمانی نہیں کریں گے۔

۱۵۔ اور اس خط کی شرائط میں ایک بات یہ بھی تھی کہ ہم میں سے جو تمہارے پاس آجائے ...... اگرچہ وہ تمہارے دین پر ہو ...... تم اس کو ہماری طرف واپس کرو گے۔ اور تمہارے پاس سے جو ہمارے ہاں آئے گا ہم اس کو تمہاری طرف واپس ...... نہیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری جانب سے (تمہاری طرف) آئے گا مجھے اس کی واپسی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور جو تو نے اپنے لئے شرائط ٹھہرائی ہے یہ میرے اور تیرے درمیان (عہد) ہے۔

۱۶۔ لوگ ابھی اسی حالت میں تھے کہ اچانک مسلمانوں کو ابو جندل بن سہیل بن عمرو بیڑیوں میں گھسٹتا ہوا دکھائی دیا۔ پس سہیل نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو ناگہاں اس کا اپنا بیٹا ابو جندل تھا۔ سہیل نے کہا: یہ پہلا شخص ہے جس کی واپسی پر میں نے تیرے ساتھ صلح کی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سہیل! ہم تو ابھی تحریر سے فارغ ہی نہیں ہوئے۔ سہیل نے کہا۔ جب تک آپ اس کو واپس نہیں کرتے ہیں آپ سے خط و کتابت ہی نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا معاملہ تیرے حوالہ ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ ابو جندل، مسلمانوں کی طرف تیز چل کر آیا اور اس نے کہا۔ اے جماعتِ مسلمین! مجھے مشرکین کی طرف واپس کیا جا رہا ہے جبکہ وہ مجھے میرے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا کریں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چپک گئے اور اس کے والد نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو کھینچ لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ ایک ہی تو بندہ ہے اور تمہارے پاس تلوار بھی ہے۔ لیکن ان کا والد انہیں ساتھ لے گیا۔

۱۷۔ پس نبی کریم ﷺ ان لوگوں کو مشرکین کی طرف واپس بھیجتے تھے جو مشرکین کی طرف سے دین اسلام قبول کر کے آتے تھے۔ پس جب یہ واپس ہونے والے افراد ایک جماعت کی شکل اختیار کر گئے اور انہی میں ابو البصیر بھی تھے ...... درآنحالیکہ

آپ ﷺ ان کو واپس بھیجتے رہے تھے۔ تو یہ لوگ سمندر کے ساحل پر ٹھہر گئے اور انہوں نے قریش کے شام کی طرف جانے والے قافلوں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ اس پر قریش نے نبی کریم ﷺ کی طرف (آدمی) بھیجا کہ ہمیں تم سے صلہ رحمی کی امید ہے۔ آپ ان (مفرور) لوگوں کو اپنے پاس واپس بلالیں اور اپنے پاس اکٹھا کرلیں۔ پس آپ ﷺ نے اُنہیں اپنی طرف واپس بلالیا۔

۱۸۔ اور تحریر میں آپ ﷺ نے ان کے سامنے جو ارادہ ظاہر کیا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ قریش کے لوگ آپ ﷺ کو چھوڑیں تا کہ آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوں اور اپنے مناسک کو ادا کریں اور ان کے ہاں اپنے ہدی کے جانور نحر کریں۔ قریش نے کہا نہیں! عرب کے لوگ ہمیں ہمیشہ کے لئے کہیں یہ طعنہ نہ دیں کہ آپ نے ہمارے ساتھ چستی کا مظاہرہ کر دکھایا ہے۔ لیکن آپ اس سال واپس جائیں اور جب آئندہ سال ہوگا تو ہم آپ کو اجازت دیں گے آپ عمرہ بھی ادا فرمائیں اور تین دن قیام بھی فرمائیں۔

۱۹۔ رسول اللہ ﷺ (وہاں سے) کھڑے ہوئے اور لوگوں سے ارشاد فرمایا: ''اٹھو اور اپنے ہدی کے جانور نحر کر دو۔ اور حلق کروالو اور حلال ہو جاؤ۔'' (یہ بات سن کر) کوئی آدمی کھڑا ہوا اور نہ ہی کسی نے کوئی حرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس بات کا تین مرتبہ حکم ارشاد فرمایا لیکن کوئی آدمی بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور نہ ہی کسی نے کوئی حرکت کی۔ جب نبی کریم ﷺ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے ...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ تشریف لائی تھیں۔ اور فرمایا: ''اے ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ میں نے ان کو تین مرتبہ اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ نحر کرلیں اور حلق کروالیں اور حلال ہو جائیں۔ لیکن کوئی آدمی بھی میرے حکم کو پورا کرنے کے لئے نہیں اٹھا؟'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ باہر تشریف لے جائیں اور یہ کام (پہلے خود) کریں۔ پس رسول اللہ ﷺ (وہاں سے) اٹھے اور آپ ﷺ نے اپنے ہدی کے جانور کی طرف قصد کیا اور اس کو نحر فرمایا۔ اور آپ ﷺ نے حلق کرنے والے کو بلایا اور اس نے آپ ﷺ (کے سر مبارک) کو حلق کیا۔ پس جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس عمل کو دیکھا تو اپنی اپنی ہدی کی طرف لپک پڑے اور اس کو نحر کر دیا۔ اور بعض، بعض کے اوپر جھک گئے اور حلق کرنے لگے۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ بعض، بعض کو بھیڑ کی وجہ سے نیچے دے دیتے۔

۲۰۔ ابن شہاب کہتے ہیں۔ ہدی کے وہ جانور جو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نے ساتھ لیے تھے۔ وہ ستر تھے۔

۲۱۔ ابن شہاب کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو اہل حدیبیہ پر اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ ہر ایک سو افراد کے لئے ایک حصہ تھا۔

(۳۸۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ مَنْزِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي الْحَرَمِ.

(۳۸۰۱۱) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پڑاؤ کا مقام حرم تھا۔

(۳۸۰۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِئَةٍ.

(۳۸۰۱۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ حدیبیہ کے روز ہم لوگوں کی تعداد چودہ سو تھی۔

(٣٨٠١٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ الْهَدْيُ دُونَ الْجِبَالِ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى وَادِي الثَّنِيَّةِ ، عَرَضَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ ، فَرَدُّوا وُجُوهَ بُدْنِهِ ، فَنَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ حَبَسُوهُ وَهِيَ الْحُدَيْبِيَةُ ، وَحَلَقَ وَائْتَسَى بِهِ نَاسٌ فَحَلَقُوا ، وَتَرَبَّصَ آخَرُونَ ، قَالُوا :لَعَلَّنَا نَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قِيلَ :وَالْمُقَصِّرِينَ ، قَالَ :رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ثَلاَثًا.

(۳۸۰۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہدی کے جانور (ابھی) ان پہاڑوں سے پیچھے تھے جن پہاڑوں پر ثنیة وادی دکھائی دیتی ہے۔ تو مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے جانوروں کے رُخ پھیر دیئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی مقام پر نحر کیا جہاں پر مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا تھا۔ اور یہ مقام حدیبیہ تھا۔ اور (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق فرمایا اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حلق کروایا۔ اور کچھ دیگر لوگ انتظار میں رہے۔ اور انہوں نے کہا۔ ہوسکتا ہے کہ ہم بیت اللہ کا طواف کرلیں۔ (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حلق کروانے والوں پر رحم فرمائے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا گیا۔ اور قصر کروانے والے......؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حلق کروانے والوں پر رحم فرمائے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(٣٨٠١٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ، إِلاَّ عُثْمَانَ وَأَبَا قَتَادَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا :وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا :وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا :وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :وَالْمُقَصِّرِينَ.

(۳۸۰۱۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے حدیبیہ کے دن حلق کروایا سوائے عثمان رضی اللہ عنہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈانے (حلق) والوں پر رحم کرے۔ لوگوں نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور کتروانے والوں پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈانے (حلق) والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے (سہ بارہ) سوال کیا۔ اور بال کترانے والوں پر؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈانے (حلق) والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اور کتروانے والوں پر؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: کتروانے والوں پر (بھی رحم فرمائے)۔

(٣٨٠١٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ

نَاجِيَةَ بْنِ جُنْدُبِ بْنِ نَاجِيَةَ ، قَالَ :لَمَّا كُنَّا بِالْغَمِيمِ لَقِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ قُرَيْشٍ ، أَنَّهَا بَعَثَتْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِي جَرِيدَةِ خَيْلٍ ، تَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْقَاهُ ، وَكَانَ بِهِمْ رَحِيمًا ، فَقَالَ :مَنْ رَجُلٌ يَعْدِلُنَا عَنِ الطَّرِيقِ ؟ فَقُلْتُ :أَنَا ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :فَأَخَذْتُ بِهِمْ فِي طَرِيقٍ قَدْ كَانَ حَزْنٌ ؛ بِهَا فَدَافِدٌ وَعِقَابٌ ، فَاسْتَوَتْ بِي الأَرْضُ حَتَّى أَنْزَلْتُهُ عَلَى الْحُدَيْبِيَةِ ، وَهِيَ نَزَحٌ ، قَالَ :فَأَلْقَى فِيهَا سَهْمًا ، أَوْ سَهْمَيْنِ مِنْ كِنَانَتِهِ ، ثُمَّ بَصَقَ فِيهَا ، ثُمَّ دَعَا ، قَالَ :فَعَادَتْ عُيُونُهَا حَتَّى إِنِّي لأَقُولُ ، أَوْ نَقُولُ :لَوْ شِئْنَا لاَغْتَرَفْنَا بِأَقْدَاحِنَا. (طبرانی ۱۷۲۷)

(۳۸۰۱۵) حضرت ناجیہ بن جندب بن ناجیہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مقام غمیم میں (پہنچے) تھے تو رسول اللہ ﷺ کو قریش کی اطلاع ملی کہ انہوں نے خالد بن ولید کو گھڑ سواروں کے ایک دستہ کے ہمراہ روانہ کیا ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرنے والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ آپ ان سے ملاقات کریں۔ کیونکہ آپ ﷺ ان پر بہت رحم کھاتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون آدمی ہے جو ہمیں اس راستہ سے ہٹا دے؟ (یعنی دوسرے راستہ پر لے جائے) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں لے جاؤں گا۔ فرماتے ہیں: پس میں نے انہیں ایک ایسے کٹھن راستہ پر ڈال دیا۔ جس میں گھاٹیاں اور اُتار چڑھاؤ تھا۔ پھر جب ہموار زمین آئی تو میں نے آپ ﷺ کو مقام حدیبیہ میں پڑاؤ کروایا اور اس جگہ کا پانی ختم تھا۔ ناجیہ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کے کنویں میں اپنے ترکش سے ایک یا دو تیر ڈالے پھر آپ ﷺ نے اس میں اپنا لعاب مبارک ڈالا پھر دعا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: پس اس کے چشمے لوٹ آئے یہاں تک کہ میں نے ...... یا ہم لوگوں نے ...... کہا اگر ہم چاہیں تو اپنے پیالے (برتن) سے پانی بھر لیں۔

(۳۸۰۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَالْمُقَصِّرِينَ ؟ قَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ثَلاَثًا ، قَالُوا :وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :وَالْمُقَصِّرِينَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا بَالُ الْمُحَلِّقِينَ ظَاهَرْتَ لَهُمُ التَّرَحُّمَ ؟ قَالَ :إِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوا.

(۳۸۰۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن ارشاد فرمایا: اللہ پاک سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا: یا رسول اللہ! بال کتروانے والوں پر؟ آپ ﷺ نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے ...... یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی ...... صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! قصر کروانے والوں پر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قصر کروانے والوں پر (بھی رحم فرما)۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! سر منڈانے (حلق) والوں کی کیا وجہ تھی کہ آپ نے ان پر رحم کی دعا زیادہ (تین بار) فرمائی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے کسی درجہ میں بھی شک نہیں کیا۔

(۳۸۰۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَذَكَرُوا أَنَّهُمْ نَزَلُوا دَهَاسًا مِنَ الأَرْضِ ، يَعْنِي بِالدَّهَاسِ الرَّمْلَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَكْلَؤُنَا ؟ قَالَ : فَقَالَ بِلاَلٌ : أَنَا ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذًا نَنَامُ ، قَالَ : فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، فَاسْتَيْقَظَ أُنَاسٌ فِيهِمْ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفِيهِمْ عُمَرُ ، قَالَ : فَقُلْنَا : اهْضِبُوا ، يَعْنِي تَكَلَّمُوا ، قَالَ : فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ ، قَالَ : فَفَعَلْنَا ، قَالَ : كَذَلِكَ فَافْعَلُوا لِمَنْ نَامَ ، أَوْ نَسِيَ.

قَالَ : وَضَلَّتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَبْتُهَا ، قَالَ : فَوَجَدْتُ حَبْلَهَا قَدْ تَعَلَّقَ بِشَجَرَةٍ ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ فَسِرْنَا ، قَالَ : وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، وَعَرَفْنَا ذَلِكَ فِيهِ ، قَالَ : فَتَنَحَّى مُنْتَبِذًا خَلْفَنَا ، قَالَ : فَجَعَلَ يُغَطِّي رَأْسَهُ بِثَوْبِهِ ، وَيَشْتَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى عَرَفْنَا أَنَّهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ ، فَأَتَوْنَا فَأَخْبَرُونَا أَنَّهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ : ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾.

(۳۸۰۱۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ سے (واپس) آئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ہم ریتلی زمین پر اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں کون بیدار کرے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں بیدار کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تو ہم سوتے ہیں۔ تمام لوگ سوئے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ تو کچھ لوگ...... جن میں فلاں، فلاں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے...... بیدار ہو گئے۔ ہم نے کہا (آپس میں) باتیں کرو۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی آنکھ مبارک کھل گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس طرح کر رہے تھے ویسے ہی کرتے رہو (یعنی باتیں کرلو)۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے پھر وہی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی سویا ہو یا اس کو نماز بھول گئی ہو تو تم اس کے ساتھ یہی کچھ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی تو میں اس کی تلاش میں نکلا فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ اس کی رسی ایک درخت کے ساتھ اٹکی ہوئی تھی۔ پس میں (اسے لے کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور ہم روانہ ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کو اس حالت میں شدت ہوتی تھی۔ اور ہمیں یہ شدت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر محسوس ہوتی تھی۔ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیچھے ایک طرف ہو کر کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت شدت کے آثار ظاہر ہوئے یہاں تک کہ ہم سمجھ گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾.

(۳۱) غَزْوَةُ بَنِي لِحْيَانَ

غزوہ بنی لحیان

(۳۸۰۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُمْ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا بَنِي لِحْيَانَ : لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ، وَالأَجْرُ بَيْنَهُمَا. (مسلم ۱۵۰۷۔ احمد ۱۳۷)

(۳۸۰۱۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بنی لحیان کے ساتھ کیے گئے غزوہ میں ارشاد فرمایا۔ تم میں سے ہر دو آدمیوں میں سے ایک نکل جائے۔ اور اجر ان دونوں کو ملے گا۔

(۳۸۰۱۹) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الأَنْصَارِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ، أَوْ عُمَرُ بْنُ أُسَيْدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ ، فَخَرَجُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَّةِ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ ، يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مِئَةَ رَجُلٍ رَامِيًا ، فَوَجَدُوا مَأْكَلَهُمْ حَيْثُ أَكَلُوا التَّمْرَ ، فَقَالُوا : هَذَا نَوَى يَثْرِبَ ، ثُمَّ اتَّبَعُوا آثَارَهُمْ ، حَتَّى إِذَا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَؤُوا إِلَى جَبَلٍ ، فَأَحَاطَ بِهِمَ الآخَرُونَ ، فَاسْتَنْزَلُوهُمْ وَأَعْطَوْهُمَ الْعَهْدَ ، فَقَالَ عَاصِمٌ : وَاللهِ لاَ أَنْزِلُ عَلَى عَهْدِ كَافِرٍ ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ نَبِيَّكَ عَنَّا ، وَنَزَلَ إِلَيْهِ ابْنُ دَثِنَةَ الْبَيَاضِيُّ. (بخاری ۳۰۴۵۔ ابوداؤد ۲۶۵۳)

(۳۸۰۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس افراد پر مشتمل ایک جاسوس سریہ روانہ فرمایا اور ان پر عاصم بن ثابت کو امیر مقرر فرمایا۔ پس یہ لوگ نکلے یہاں تک کہ جب یہ لوگ مقام ہدہ میں تھے تو (ان کے بارے میں) ہذیل کی ایک شاخ بنولحیان سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے ان کی طرف ایک سو تیر انداز مرد بھیجے۔ ان تیر اندازوں نے ان کے کھانے کے مقام کو ...... جہاں انہوں نے کھجوریں کھائی تھیں ...... دیکھا تو بولے، یہ تو یثرب کی (کھجوروں کی) گٹھلیاں ہیں۔ پھر وہ لوگ ان کے نشانات قدم پر چلے یہاں تک کہ جب عاصم اور ان کے ساتھیوں کو ان کے آنے کا احساس ہوا تو انہوں نے ایک پہاڑ کی طرف پناہ پکڑی۔ اور دوسرے لوگوں (تیر اندازوں) نے ان کا احاطہ کر لیا اور ان سے نیچے اترنے کو کہا۔ اور انہیں عہد (امان) دیا۔ تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی کافر کے عہد (امان) پر نیچے نہیں اتروں گا۔ اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے بارے میں خبر پہنچا دے اور ابن دثنہ بیاظی اس کی طرف اُتر گیا۔

(۳۲) مَا ذُكِرَ فِي نَجْدٍ، وَمَا نُقِلَ عَنْهَا

نجد کے بارے میں جو ذکر ہوا اور اس کے بارے میں جو نقل ہوا

(۳۸۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ إِلَى نَجْدٍ ، قَالَ :فَأَصَبْنَا نَعَمًا كَثِيرَةً ، قَالَ :فَنَفَّلَنَا صَاحِبُنَا الَّذِي كَانَ عَلَيْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا ، ثُمَّ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَصَبْنَا ، فَكَانَتْ سُهْمَانُنَا بَعْدَ الْخُمُسِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا ، اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا ، فَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا ثَلاَثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا بِالْبَعِيرِ الَّذِي نَفَّلَنَا صَاحِبُنَا ، فَمَا عَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَاحِبِنَا مَا حَاسَبَنَا بِهِ فِي سُهْمَانِنَا.

(ابو داؤد ۲۷۴۳۔ بیہقی ۳۱۲)

(۳۸۰۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجد کی طرف ایک سریہ میں روانہ کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہمیں (وہاں سے) بہت زیادہ چیزیں غنیمت میں ملیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ہمیں ہمارے ساتھی نے جو ہم پر امیر تھا۔ ایک ایک اونٹ عطیہ میں دے دیا۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ اشیاء لے کر پہنچے۔ تو ہمیں پھر خمس کے اخراج کے بعد جو حصہ ملا وہ بارہ، بارہ اونٹ تھے۔ پس ہم میں سے ہر ایک آدمی کو اس اونٹ سمیت جو ہمارے ساتھی نے ہمیں عطیہ میں دیا تھا۔ تیرہ اونٹ ملے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھی سے اس اونٹ کے حساب پر کوئی بات نہیں کی۔

(۳۸۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ إِلَى نَجْدٍ ، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا ، وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بَعِيرًا. (ابو داؤد ۲۷۴۳۔ بیہقی ۳۱۲)

(۳۸۰۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجد کی طرف ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ تو ہمارے حصوں میں بارہ بارہ اونٹ آئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک اونٹ عطیہ فرمایا۔

(۳۸۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ مِنَ الْمَغْنَمِ فِي بِدَايَتِهِ الرُّبُعَ ، وَفِي رَجْعَتِهِ الثُّلُثَ. (طبرانی ۳۵۲۷)

(۳۸۰۲۲) حضرت حبیب بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آغاز میں غنیمت میں سے ایک رُبع کو عطیہ کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں ایک تہائی میں سے عطیہ کرتے تھے۔

(۳۸۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرَقِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مَكْحُولٍ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ ، وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ.

(ترمذی ۱۵۶۱۔ ابن ماجہ ۲۸۵۲)

(۳۸۰۲۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آغاز میں ایک چوتھائی میں سے اور بعد میں

ایک تہائی سے عطیہ دیتے تھے۔

(۳۸.۲٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ التَّنُوخِیُّ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، عَنْ زِیَادِ بْنِ جَارِیَةَ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ. (احمد ۱۵۹۔ حاکم ۴۳۲)

(۳۸۰۲۴) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جہاد میں) شریک ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (غنیمت کے) ثلث میں سے عطیہ دیا۔

(۳۸.۲٥) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، عَنْ زِیَادِ بْنِ جَارِیَةَ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ مَسْلَمَةَ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ. (ابوداؤد ۲۷۴۲۔ احمد ۱۵۹)

(۳۸۰۲۵) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غنیمت میں سے) خمس کے بعد ایک تہائی میں سے عطیہ دیا۔

(۳۸.۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : تَذَاکَرَ أَبُو سَلَمَةَ ، وَیَحْیَی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْمُغِیرَةِ ، وَأَنَا مَعَهُمَ الأَنْفَالَ ، فَأَرْسَلُوا إِلَی سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ یَسْأَلُونَهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَجَاءَ الرَّسُولُ ، فَقَالَ : أَبَی أَنْ یُخْبِرَنِی شَیْئًا ، قَالَ : فَأَرْسَلَ سَعِیدٌ غُلاَمَهُ ، فَقَالَ : إِنَّ سَعِیدًا یَقُولُ لَکُمْ : إِنَّکُمْ أَرْسَلْتُمْ تَسْأَلُونَنِی عَنِ الأَنْفَالِ ، وَإِنَّهُ لاَ نَفَلَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. (طبری ۱۷۷۔ ابن حبان ۴۸۳۵)

(۳۸۰۲۶) حضرت محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ابوسلمہ، یحییٰ بن عبدالرحمان اور عبدالملک بن مغیرہ...... اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا...... آپس میں انفال...... عطایا...... کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے۔ تو انہوں نے سعید بن مسیّب کی طرف یہ بات پوچھنے کے لئے بھیجا۔ تو (ان کا) قاصد واپس آیا اور اس نے کہا کہ سعید نے مجھے کچھ بھی بتانے سے انکار کر دیا ہے...... راوی کہتے ہیں: پھر سعید نے اپنا غلام بھیجا اور اس نے (آکر) کہا۔ سعید، تمہیں کہہ رہے ہیں۔ کہ تم نے میرے پاس انفال...... عطایا...... کے بارے میں پوچھنے کے لئے قاصد بھیجا تھا۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انفال...... عطایا...... نہیں ہیں۔

(۳۸.۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، قَالَ : حدَّثَنِی الْحَجَّاجُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّصْرِیُّ ، قَالَ : النَّفَلُ حَقٌّ ، نَفَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. (طبرانی ۳۱۹۸۔ ابو نعیم ۱۹۵۳)

(۳۸۰۲۷) حجاج بن عبداللہ نصری بیان کرتے ہیں کہ عطیہ برحق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطیہ عطا فرمایا۔

(۳۳) غَزْوَةُ خَیْبَرَ

غزوہ خیبر

(۳۸.۲۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِینًا﴾ قَالَ : خَیْبَرَ. (حاکم ۴۵۹)

(۳۸۰۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ (آیت قرآنی) ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ خیبر (والی فتح) ہے۔

(۳۸۰۲۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي ، قَالَ :بَارَزَ عَمِّي يَوْمَ خَيْبَرَ مَرْحَبًا الْيَهُودِيَّ ، فَقَالَ مَرْحَبٌ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلاَحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَمِّي عَامِرٌ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلاَحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ

فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ ، فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ ، فَرَجَعَ السَّيْفُ عَلَى سَاقِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ ، فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ ، قَالَ سَلَمَةُ :فَلَقِيتُ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا :بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ ، قَتَلَ نَفْسَهُ ، قَالَ سَلَمَةُ :فَجِئْتُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْكِي ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ ؟ قَالَ :مَنْ قَالَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ :أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ ، بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ :

حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ جَعَلَ يَرْجُزُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَسُوقُ الرِّكَابَ ، وَهُوَ يَقُولُ :

تَاللهِ لَوْلاَ اللهِ مَا اهْتَدَيْنَا وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا
إِنَّ الَّذِينَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا فَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا
وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ هَذَا ؟ قَالَ :عَامِرٌ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ ، قَالَ : وَمَا اسْتَغْفَرَ لإِنْسَانٍ قَطُّ يَخُصُّهُ إِلاَّ اسْتُشْهِدَ ، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْلاَ مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ ، فَقَامَ فَاسْتُشْهِدَ.

قَالَ سَلَمَةُ :ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ :لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ :فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ أَرْمَدَ ، قَالَ :فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، فَخَرَجَ مَرْحَبٌ يَخْطُرُ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ   شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ   كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ

أُوفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

فَفَلَقَ رَأْسَ مَرْحَبٍ بِالسَّيْفِ ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۸۰۲۹) حضرت ایاس بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ میرے چچا نے خیبر کے دن مرحب یہودی سے مبارزت کی تو مرحب نے کہا۔ع

ترجمہ: ''خیبر (کا خطہ) جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں۔ اسلحہ سے لیس ایک مجرب بہادر ہوں۔ جب جنگیں آتیں ہیں تو وہ شعلہ وار ہو جاتا ہے۔''

اس پر میرے چچا نے یہ شعر کہا۔ع

ترجمہ: ''تحقیق خیبر (کا خطہ) مجھے جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔ اسلحہ سے لیس اور جان پر کھیلنے والا سپوت ہوں۔''

پس دونوں (کی) ضربیں ایک دوسرے پر شروع ہو گئیں۔ اور مرحب کی تلوار حضرت عامر کی ڈھال میں آ پڑی۔ (جس کی وجہ سے) حضرت عامر کی تلوار ان کی پنڈلی پر آ لگی اور اس نے ان کی رگ کو کاٹ دیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملا تو انہوں نے کہا: عامر کے اعمال ضائع ہو گئے۔ انہوں نے خود کو قتل کیا ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ بات کہی ہے جھوٹ کہی ہے۔ بلکہ اس کے لئے تو دوہرا اجر ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو رجز کہہ رہے تھے۔ اور انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ رکاب کو ہانک رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ ع۔

① بخدا!! اگر خدا نے ہمیں ہدایت نہ دی ہوتی۔ تو ہم صدقہ بھی نہ کرتے اور نمازیں بھی نہ پڑھتے۔

② بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہم پر سرکشی کی۔ جب وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کر دیتے ہیں۔

③ ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہو سکتے پس اگر ہماری (دشمن سے) ملاقات ہو جائے تو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ اور ہم پر سکینہ نازل فرما۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کون ہے؟ کسی نے عرض کیا۔ عامر رضی اللہ عنہ ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار تمہاری مغفرت فرمائے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے جس آدمی کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ استغفار کیا وہ آدمی شہید ہی ہوا۔ پس جب یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سُنی تو انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مزید کیوں مستفید نہ ہونے دیا۔ پھر حضرت عامر (میدان جنگ میں مبارزت کے جواب میں) کھڑے ہوئے اور شہید ہو گئے۔

۶۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: آج کے دن میں یہ جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے...... یا فرمایا...... جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس حال میں چلا کر لایا کہ ان کو آشوب چشم تھا۔ راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا۔ مرحب اپنی تلوار کو اوپر نیچے ہلاتا ہوا باہر نکلا اور کہہ رہا تھا۔

تحقیق خیبر (کے لوگ) مجھے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں، اسلحہ سے لیس تجربہ کار سپوت ہوں۔ جب جنگیں آگے بڑھتی ہیں تو میں شعلہ وار ہو جاتا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ع

''میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے۔ جنگل کے شیر کی طرح نہایت مہیب ہوں اور میں دشمنوں کے پیمانہ کے ساتھ پورا ناپ کر دیتا ہوں۔''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر کو (دو حصوں میں) تلوار سے پھاڑ دیا۔ اور یہ فتح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے حاصل ہوئی۔

(۳۸۰۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ :قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى مِنْ خَيْبَرَ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : فَمَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَان بْنُ عَفَّانَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَؤُلاَءِ إِخْوَتُكَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، لاَ يُنْكَرُ فَضْلُهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ بِهِ مِنْهُمْ ، أَرَأَيْتَ إِخْوَتَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ دُونَنَا ، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فِي النَّسَبِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقُونَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۳۸۰۳۰) حضرت جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں سے ذوی القربیٰ کے حصے کو بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب پر تقسیم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نکلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ آپ بنی ہاشم کے جو بھائی ہیں۔ ان کی اس فضیلت کا انکار نہیں کیا جا سکتا جو اللہ

تعالیٰ نے آپ کو ان میں بھیج کر عطا فرمائی ہے۔ لیکن آپ ہمارے بنی عبد المطلب کے بھائیوں کو کیسا دیکھتے ہیں۔ آپ نے انہیں ہم سے تھوڑا اعطا فرمایا ہے۔ حالانکہ ہم اور وہ، نسب کے اعتبار سے ایک ہی مرتبہ کے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے ہمارا حالت اسلام اور جاہلیت میں کبھی ساتھ نہیں چھوڑا۔

(٣٨.٣١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يُغِيرُ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَسْتَمِعَ ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ ، قَالَ فَأَتَى خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا مِنْ حُصُونِهِمْ ، فَتَفَرَّقُوا فِي أَرْضِيهِمْ ، مَعَهُمْ مَكَاتِلُهُمْ وَفُؤُوسُهُمْ وَمُرُورُهُمْ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ، قَالُوا :مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ :إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ، فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، فَقَسَمَ الْغَنَائِمَ ، فَوَقَعَتْ صَفِيَّةُ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ الْكَلْبِي.

فَقِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ قَدْ وَقَعَتْ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ الْكَلْبِي ، فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ، فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصْلِحُهَا ، قَالَ :وَلاَ أَعْلَمُ إِلاَّ إِنَّهُ قَالَ :وَتَعْتَدُّ عِنْدَهَا ، فَلَمَّا أَرَادَ الشُّخُوصَ ، قَالَ النَّاسُ :مَا نَدْرِي اتَّخَذَهَا سُرِّيَّةً ، أَمْ تَزَوَّجَهَا ؟ فَلَمَّا رَكِبَ سَتَرَهَا وَأَرْدَفَهَا خَلْفَهُ ، فَأَقْبَلُوا حَتَّى إِذَا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ أَوْضَعُوا ، وَكَذَلِكَ كَانُوا يَصْنَعُونَ إِذَا رَجَعُوا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَعَثَرَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَقَطَ وَسَقَطَتْ ، وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرْنَ مُشْرِفَاتٍ ، فَقُلْنَ :أَبْعَدَ اللَّهُ الْيَهُودِيَّةَ وَأَسْحَقَهَا ، فَسَتَرَهَا وَحَمَلَهَا.

(بخاری ۹۴۷۔ ابو داؤد ۲۹۹۰)

(۳۸۰۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (کسی بستی پر) حملہ نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جائے اور آپ ﷺ سماعت کر لیں۔ پس اگر آپ ﷺ کو اذان کی آواز سنائی دیتی تو آپ ﷺ رک جاتے اور اگر آپ ﷺ اذان کی آواز نہ سنتے تو آپ ﷺ (بستی پر) حملہ آور ہو جاتے۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ ﷺ (جب) خیبر کے علاقہ میں تشریف لائے تو (اس وقت) وہ لوگ اپنے قلعوں سے باہر نکل چکے تھے اور اپنی زمینوں میں پھیل گئے تھے۔ اور ان کے ہمراہ زنبیل، کلہاڑیاں اور پھاوڑے وغیرہ تھے۔ پس جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو بولے۔ محمد اور لشکر!!!

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ اکبر۔ خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے علاقہ میں پڑاؤ ڈال دیتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے (آگاہ کردہ) لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ لڑائی کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتح عطا فرمائی اور آپ ﷺ نے غنائم کو تقسیم فرمایا۔ صفیہ، حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں۔ تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا۔ کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک خوبصورت لونڈی آئی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو

سات غلاموں کے عوض خرید لیا اور انہیں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا تا کہ وہ انہیں درست کریں۔ راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہ ان کے پاس عدت گزاریں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہاں سے) روانگی کا قصد فرمایا۔ تو لوگ کہنے لگے۔ نامعلوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو بطور قیدی کے پکڑا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے شادی کی ہے؟ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو باپردہ کر کے انہیں اپنے پیچھے سوار کیا۔ پھر لوگ چل پڑے یہاں تک کہ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو لوگوں نے جانوروں کو تیز دوڑایا...... لوگوں کی عادت یہی تھی کہ جب وہ (سفر سے) واپسی کرتے اور مدینہ کے قریب پہنچتے تو یونہی کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو ٹھوکر لگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گر پڑے اور صفیہ بھی گر گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں منتظر ہو کر دیکھ رہی تھیں۔ تو انہوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ یہودیہ (صفیہ) کو دور کرے اور برباد کرے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو باپردہ کیا اور ان کو (اونٹنی پر) سوار کیا۔

(۳۸۰۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ :كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي ، فَلَمَّا رَأَوْنَا ، قَالُوا : مُحَمَّدٌ وَاللهِ ، مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ. (احمد ۲۹۔ طبرانی ۴۷۰۳)

(۳۸۰۳۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ جب ہم (خیبر) پہنچے تو وہ لوگ (اپنے کھیتوں میں) بیلچوں کے ساتھ نکل چکے تھے۔ پس جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد! بخدا! محمد اور لشکر؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔

(۳۸۰۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَى خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ ، ثُمَّ بَعَثَ ابْنَ رَوَاحَةَ عِنْدَ الْقِسْمَةِ فَخَيَّرَهُمْ .

(۳۸۰۳۳) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے ایک حصہ کو کرایہ پر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو تقسیم کے وقت بھیجا اور آپ نے انہیں اختیار دیا۔

(۳۸۰۳٤) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ خَيْبَرَ ، فَزِعَ أَهْلُ خَيْبَرَ ، وَقَالُوا :جَاءَ مُحَمَّدٌ فِي أَهْلِ يَثْرِبَ ، قَالَ :فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِالنَّاسِ فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ ، فَرَدُّوهُ وَكَشَفُوهُ هُوَ وَأَصْحَابَهُ ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَبِّنُ أَصْحَابَهُ وَيُجَبِّنُهُ أَصْحَابُهُ ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لأُعْطِيَنَّ اللِّوَاءَ غَدًا رَجُلاً

يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.
قَالَ :فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ تَصَادَرَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَ :فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَرْمَدُ ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ بِالنَّاسِ ، قَالَ :فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ وَلَقِيَ مَرْحَبًا الْخَيْبَرِيَّ ، وَإِذَا هُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُولُ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلاَحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ

قَالَ : فَالْتَقَى هُوَ وَعَلِيٌّ ، فَضَرَبَهُ ضَرْبَةً عَلَى هَامَتِهِ بِالسَّيْفِ ، عَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِالأَضْرَاسِ ، وَسَمِعَ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ أَهْلُ الْعَسْكَرِ ، قَالَ :فَمَا تَتَامَّ آخِرُ النَّاسِ حَتَّى فُتِحَ لأَوَّلِهِمْ. (نسائی ۸۴۰۳۔ احمد ۳۵۸)

(۳۸۰۳۴) حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے علاقہ میں فروکش ہوئے تو اہل خیبر گھبرا گئے اور کہنے لگے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اہل یثرب کے ہمراہ آ گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چند لوگوں کے ہمراہ بھیجا وہ اہل خیبر سے ملے لیکن اہل خیبر نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو واپس کر دیا پس یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو بزدل کہہ رہے تھے اور ان کے ساتھی انہیں بزدلی کا کہہ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جھنڈا کل ایسے آدمی کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس (آدمی) سے محبت کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: پس جب اگلا دن آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اس جھنڈے کے امیدوار تھے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ میں تھتکارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو علم تھما دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر چل دیئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سامنا اہل خیبر سے ہوا اور مرحب خیبری سے آپ رضی اللہ عنہ کا سامنا ہوا تو وہ یہ رجز پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ع

① تحقیق خیبر والے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں، اسلحہ سے لیس اور تجربہ کار بہادر ہوں۔
② جب شیر آگے بڑھتے ہیں تو میں شعلہ وار ہو جاتا ہوں، کبھی نیزہ بازی کرتا ہوں اور کبھی تلوار بازی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مرحب کا ٹکراؤ ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کھوپڑی پر تلوار کے ساتھ ایسی ضرب لگائی۔ کہ تلوار نے اس کی کھوپڑی سے داڑھوں تک کاٹ کر رکھ دیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی ضرب کی آواز تمام لشکر نے سُنی مسلمانوں کے لشکر کے ابتدائی حصہ کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کر دی۔

(۳۸۰۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى خَيْبَرَ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ بَقِيَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَصَامَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ آخَرُونَ ، فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ.

(۳۸۰۳۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ہمراہ مکہ سے خیبر کی طرف نکلے جبکہ رمضان میں سے بارہ دن باقی تھے۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھیوں میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے روزہ چھوڑ دیا۔ لیکن آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کسی پر طعن نہیں فرمایا۔

(٣٨٠٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لِجَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَلَمْ يَشْهَدُوا الْوَقْعَةَ.

(۳۸۰۳۶) حضرت حکم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو خیبر کے دن تقسیم میں شامل فرمایا۔ حالانکہ یہ لوگ جنگ خیبر میں شریک نہیں تھے۔

(٣٨٠٣٧) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لأَدْفَعَنِ اللِّوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ بِهِ ، قَالَ عُمَرُ : مَا تَمَنَّيْتُ الإِمْرَةَ إِلاَّ يَوْمَئِذٍ ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ تَطَاوَلْتُ لَهَا ، قَالَ : فَقَالَ : يَا عَلِيُّ ، قُمْ اذْهَبْ فَقَاتِلْ ، وَلاَ تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ ، فَلَمَّا قَفَّى ، كَرِهَ أَنْ يَلْتَفِتَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلاَمَ أُقَاتِلُهُمْ ؟ قَالَ : حَتَّى يَقُولُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا حَرُمَتْ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا. (مسلم ۱۸۷۱۔ احمد ۳۸۴)

(۳۸۰۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا۔ اللہ پاک اس کے ذریعہ فتح عطا فرمائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے امارت کی تمنا اس دن کے سوا کبھی نہیں کی۔ پھر جب اگلا دن (کل کا دن) آیا تو میں اس کو اونچا ہو کر دیکھنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! کھڑے ہو جاؤ، جاؤ اور جا کر لڑو۔ کسی طرف توجہ نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے (ہاتھ) پر فتح دے دیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رُخ پھیرا تو انہوں نے (واپس) مڑنا ناپسند کیا۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! میں ان کفار سے کس بات پر لڑوں؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا۔ (لڑو) یہاں تک کہ وہ کہہ دیں۔ لا الہ الا اللہ. پس جب وہ یہ بات کہہ دیں تو ان کے اموال اور ان کے خون محفوظ ہو جائیں گے سوائے کسی حق کی صورت میں۔

(٣٨٠٣٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، وَالْحَكَمِ ، وَعِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا كُنْتُ مَعَنَا يَا أَبَا لَيْلَى بِخَيْبَرَ ؟ قُلْتُ : بَلَى وَاللهِ ، لَقَدْ كُنْت مَعَكُمْ ، قَالَ : فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ فَسَارَ بِالنَّاسِ ، فَانْهَزَمَ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ ، وَبَعَثَ عُمَرَ فَانْهَزَمَ بِالنَّاسِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَعَانِي ، فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَرْمَدُ لاَ أُبْصِرُ شَيْئًا ، فَدَفَعَ إِلَيَّ الرَّايَةَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ وَأَنَا أَرْمَدُ لاَ أُبْصِرُ شَيْئًا ؟ قَالَ : فَتَفَلَ فِي

عَيْنِي ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ ، اكْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ ، قَالَ : فَمَا آذَانِي بَعْدُ حَرٌّ ، وَلاَ بَرْدٌ.

(۳۸۰۳۸) حضرت عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے ابو لیلیٰ! تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! بخدا میں تو تمہارے ساتھ تھا۔ (پھر) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور وہ لوگوں کو لے کر (میدان کی طرف) چلے لیکن پسپا ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس تشریف لے آئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی لوگوں کے ہمراہ پسپا ہو گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس آ گئے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (اب) میں یہ جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ بھاگنے والا آدمی نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف آدمی بھیجا اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوا کہ میں آشوب چشم میں مبتلا تھا۔ اور مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھنڈا اعطا فرمایا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (یہ مجھے آپ) کیسے دے رہے ہیں؟ جبکہ مجھے تو آشوب چشم ہے اور میں کچھ نہیں دیکھ رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں لعابِ دہن ڈالا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو ان کو سردی اور گرمی سے کافی ہو جا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے اس کے بعد کبھی سردی یا گرمی نے تکلیف نہیں دی۔

(۳۸۰۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ نَحْوَ الْمَغْرِبِ ، فَفَتَحْنَا قَرْيَةً ، يُقَالُ لَهَا جَرْبَةُ ، قَالَ : فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَقُولُ فِيكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يَسْقِيَنَّ مَائَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ ، وَلاَ يَبِيعَنَّ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ ، وَلاَ يَرْكَبَنَّ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ ، فَإِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ ، وَلاَ يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءٍ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ.

(۳۸۰۳۹) تجیب کے غلام حضرت ابو مرزوق سے روایت ہے کہ ہم نے رویفع بن ثابت انصاری کے ہمراہ مغرب کی طرف ایک غزوہ لڑا۔ اور ہم نے ایک بستی...... جس کو جَربَہ کہا جاتا تھا...... کو فتح کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم میں ایک خطیب صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا۔ میں تم سے وہی بات کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی اور وہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خیبر کے دن ارشاد فرمائی تھی۔ (وہ بات یہ ہے) ''جو شخص اللہ پر، یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اس کا پانی ہرگز دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے اور وہ غنیمت میں سے تقسیم ہونے سے قبل کچھ نہ بیچے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے مالِ فیئ کے کسی جانور پر اس طرح سوار ہو کہ جب وہ جانور کمزور ہو جائے تو یہ اس کو واپس مالِ فیئ میں داخل کر دے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے مالِ فیئ سے اس طرح کوئی کپڑا پہنے کہ جب وہ کپڑے پرانا کر دے تو اس کو مالِ فیئ میں واپس کر دے۔

(۳۸۰۴۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : فُلاَنٌ شَهِيدٌ ، فُلاَنٌ شَهِيدٌ ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ ، فَقَالُوا : فُلاَنٌ شَهِيدٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلاَّ ، إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا ، أَوْ فِي عَبَاءَةٍ غَلَّهَا ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَابْنَ الْخَطَّابِ ، اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ : أَنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ الْمُؤْمِنُونَ ، قَالَ : فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ : أَنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ الْمُؤْمِنُونَ. (مسلم ۱۰۷۔ احمد ۴۷)

(۳۸۰۴۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کا دن تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوا اور وہ لوگ کہنے لگے۔ فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک آدمی کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا (یہ) فلاں بھی شہید ہے۔ تو (اس پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! میں نے اس آدمی کو جہنم میں دیکھا ہے اس چادر میں یا اس عباء میں جو اس نے مالِ غنیمت سے خیانت کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! جاؤ اور لوگوں میں یہ منادی کر دو کہ جنت میں صرف صاحب ایمان ہی داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس میں وہاں سے نکلا اور میں نے منادی کی، کہ جنت میں صرف صاحب ایمان ہی داخل ہوں گے۔

(۳۸۰۴۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ الأَشْجَعِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ ؛ أَنَّهَا غَزَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ سَادِسَةَ سِتِّ نِسْوَةٍ ، فَبَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ : بِأَمْرِ مَنْ خَرَجْتُنَّ ؟ وَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، خَرَجْنَا وَمَعَنَا دَوَاءٌ نُدَاوِي بِهِ ، وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ ، وَنَسْقِي السَّوِيقَ ، وَنَغْزِلُ الشَّعْرَ ، نُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ لَنَا : أَقِمْنَ ، فَلَمَّا أَنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ قَسَمَ لَنَا كَمَا قَسَمَ لِلرِّجَالِ.

(۳۸۰۴۱) حضرت حشرج بن زیاد اشجعی اپنی دادی سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ عورتوں کے ساتھ خیبر کے دن جہاد میں شرکت کی، پھر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف قاصد بھیجا اور پوچھا کہ تم کس کے کہنے پر (جہاد میں) نکلی ہو؟ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سوال میں غصہ محسوس کیا تو ہم نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم (جہاد میں) نکلی ہیں اور ہمارے پاس دوائیں بھی ہیں جن کے ذریعہ ہم علاج کریں گی۔ اور ہم تیر پکڑائیں گی اور ستو پلائیں گی اور ہم وہ شعر کہیں گی۔ جن کے ذریعہ سے ہم راہِ خدا میں (مجاہدین کی) مدد کریں گی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر تم (یہیں) رہو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کی جنگ میں فتح نصیب فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو جس طرح حصہ دیا، اسی طرح ہمیں بھی حصہ دیا۔

(۳۸۰۴۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، قَالَ : شَهِدْتُ

خَيْبَرَ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، فَلَمَّا فَتَحُوهَا أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا ، فَقَالَ : تَقَلَّدْ هَذَا ، وَأَعْطَانِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِي بِسَهْمٍ.

(۳۸۰۴۲) حضرت عمیر مولیٰ ابی اللحم روایت کرتے ہیں کہ میں خیبر کے جہاد میں شریک تھا اور میں ایک مملوکہ غلام تھا۔ جب صحابہ کرام نے خیبر کو فتح کر لیا تو نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک تلوار عطا فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا۔ یہ تلوار لٹکا لو اور آپ ﷺ نے مجھے غنیمت میں سے عطیہ دیا لیکن میرا (پورا) حصہ نہیں نکالا۔

(٣٨.٤٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ ، فَقَسَمَ لَنَا ، وَلَمْ يَقْسِمْ لأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا.

(۳۸۰۴۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر کے فتح ہونے کے تین (دن) بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہمارا بھی تقسیم میں حصہ رکھا۔ ہمارے سوا جو لوگ اس فتح میں شریک نہیں ہوئے تھے ان میں سے کسی کو بھی آپ ﷺ نے حصہ نہیں دیا۔

(٣٨.٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ ذَبَحَ النَّاسُ الْحُمُرَ ، فَأَغْلُوا بِهَا الْقُدُورَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ ، فَنَادَى : إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ ، فَكُفِئَتِ الْقُدُورُ.

(۳۸۰۴۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن لوگوں نے گدھوں کو ذبح کیا اور ان کو ہانڈیوں میں ڈال کر جوش دیا جا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ کو حکم دیا اور انہوں نے یہ منادی کی۔ ''بے شک اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ نجس ہیں۔'' پس (یہ سنتے ہی) ہانڈیاں الٹا دی گئیں۔

(٣٨.٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ ، قَالَ : فَالْتَزَمْتُهُ ، وَقُلْتُ : هَذَا لَا أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا ، قَالَ : فَالْتَفَتُّ ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ ، فَاسْتَحْيَيْتُ.

(۳۸۰۴۵) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے دن مجھے چربی کے ایک تھیلے کے بارے میں بتایا گیا عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اس سے چمٹ گیا اور میں نے کہا۔ میں اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ کھڑے مسکرا رہے تھے۔ مجھے (اس پر) بہت شرمندگی ہوئی۔

(٣٨.٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلِيطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَلِيطٍ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ : لَقَدْ أَتَى نَهْيُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ ، وَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي بِهَا ، قَالَ : فَكَفَأْنَاهَا عَلَى وُجُوهِهَا.

(۳۸۰۴۶) حضرت عبداللہ بن ابی سلیط، اپنے والد ابی سلیط سے روایت کرتے ہیں...... اور ان کے والد بدری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں...... یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پالتو گدھے کے کھانے کے ممانعت اس حال میں (ہم تک) پہنچی جبکہ ہانڈیوں میں یہی گوشت اُبل رہا تھا...... ابی سلیط کہتے ہیں...... پس ہم نے ہانڈیوں کو اوندھے منہ گرا دیا۔

(۳۸۰۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الأَهْلِيِّ ، وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ ، وَعَنْ أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقْسَمَ ، وَأَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا ، وَلَعَنَ يَوْمَئِذٍ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ ، وَالْخَامِشَةَ وَجْهَهَا ، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا.

(۳۸۰۴۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھے کے کھانے سے منع کیا اور ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع کیا۔ اور اس بات سے منع کیا کہ حاملہ عورت سے وضع حمل سے قبل وطی کی جائے اور مال غنیمت کے حصہ کے تقسیم ہونے سے قبل بیچنے سے منع کیا۔ اور پھل کو اس کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے سے منع کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن دوسری عورت کے بال لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت فرمائی اور اسی طرح گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر لعنت فرمائی اور اپنا چہرہ نوچنے والی پر لعنت فرمائی اور اپنا گریبان چاک کرنے والے پر بھی لعنت فرمائی۔

(۳۸۰۴۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ ، وَأَخَذُوا الْحُمُرَ الإِنْسِيَّةَ ، فَذَبَحُوهَا وَمَلَؤُوا مِنْهَا الْقُدُورَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَأْنَا الْقُدُورَ ، وَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ سَيَأْتِيكُمْ بِرِزْقٍ هُوَ أَحَلُّ مِنْ ذَا وَأَطْيَبُ ، فَكَفَأْنَا الْقُدُورَ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ تَغْلِي ، فَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ لُحُومَ الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ وَلُحُومَ الْبِغَالِ ، وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ، وَحَرَّمَ الْمُجَثَّمَةَ ، وَالْخُلْسَةَ ، وَالنُّهْبَةَ.

(۳۸۰۴۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ خیبر کا دن تھا تو لوگوں کو (شدید) بھوک نے آلیا۔ لوگوں نے پالتو گدھوں کو پکڑا اور انہیں ذبح کر کے ان کے گوشت سے ہانڈیوں کو بھر دیا۔ یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا پس ہم نے ہانڈیوں کو اُلٹ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ عنقریب تمہیں ایسا رزق دے گا جو اس سے زیادہ حلال اور طیب ہوگا۔ پس ہم نے ان ہانڈیوں کو اس حال میں الٹ دیا جبکہ وہ جوش دے رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن پالتو گدھوں اور خچروں کے گوشت کو حرام قرار دیا اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچلی والے ہر درندے کو حرام قرار دیا اور پنجے سے شکار کرنے والے ہر پرندے کو حرام قرار دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ (وہ بکری جس کو پتھر مار مار کر ہلاک کیا جائے)، جھپٹی ہوئی چیز اور لوٹی ہوئی چیز کو حرام قرار دیا۔

(۳۸۰٤۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَارَ رَسُولُ اللهِ إِلَى خَيْبَرَ ، فَلَمَّا أَتَاهَا بَعَثَ عُمَرَ وَمَعَهُ النَّاسُ ، إِلَى مَدِينَتِهِمْ ، أَوْ إِلَى قَصْرِهِمْ ، فَقَاتَلُوهُمْ ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنِ انْهَزَمَ عُمَرُ وَأَصْحَابُهُ ، فَجَاءَ يُجَبِّنُهُمْ وَيُجَبِّنُونَهُ ، فَسَاءَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، يُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ ، فَتَطَاوَلَ النَّاسُ لَهَا ، وَمَدُّوا أَعْنَاقَهُمْ ، يُرُونَهُ أَنْفُسَهُمْ ، رَجَاءَ مَا قَالَ ، فَمَكَثَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ عَلِيٌّ ؟ فَقَالُوا : هُوَ أَرْمَدُ ، فَقَالَ : ادْعُوهُ لِي ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ ، فَتَحَ عَيْنَيَّ ، ثُمَّ تَفَلَ فِيهِمَا ، ثُمَّ أَعْطَانِي اللِّوَاءَ ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ سَعْيًا ، خَشْيَةَ أَنْ يُحْدِثَ رَسُولُ اللهِ فِيهِمْ حَدَثًا ، أَوْ فِي ، حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَقَاتَلْتُهُمْ ، فَبَرَزَ مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ ، وَبَرَزْتُ لَهُ أَرْتَجِزُ كَمَا يَرْتَجِزُ ، حَتَّى الْتَقَيْنَا ، فَقَتَلَهُ اللَّهُ بِيَدَي ، وَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ ، فَتَحَصَّنُوا وَأَغْلَقُوا الْبَابَ ، فَأَتَيْنَا الْبَابَ ، فَلَمْ أَزَلْ أُعَالِجُهُ حَتَّى فَتَحَهُ اللَّهُ. (حاکم ۳۷)

(۳۸۰۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف سفر فرمایا پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوران کے ہمراہ کچھ لوگوں کو اہل خیبر کے شہر یا قلعہ کی طرف روانہ فرمایا۔ انہوں نے (جا کر) ان کے ساتھ لڑائی کی۔ لیکن کچھ ہی دیر میں یہ مسلمانوں کا گروہ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی ...... پسپا ہو گیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اپنے ساتھیوں کو اوران کے ساتھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بزدلی کا طعنہ دیتے ہوئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اب میں ضرور یہود کی طرف ایسا آدمی بھیجوں گا جو اللہ اوراس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اوراس کے رسول بھی اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ ان کے ساتھ لڑتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسی کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائیں گے۔ وہ آدمی بھاگنے والا نہیں ہوگا۔'' (یہ بات سن کر) بہت سے لوگ اس کے امیدوار بن گئے اور اپنی گردنیں دراز کرنے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے ہوئے کو اپنے بارے میں دیکھنے کے منتظر ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر ارشاد فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس بلاؤ۔ پھر جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھیں کھولیں اوران میں اپنا لعاب مبارک ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھنڈا اعطا فرمایا۔ اور میں اس جھنڈے کو لے کر دوڑتا ہوا چلا کہ مبادا میرے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کوئی خیال نہ آجائے یا کسی اور کے بارے میں کوئی خیال نہ آجائے۔ یہاں تک کہ میں دشمنوں کے پاس پہنچ گیا اور میں نے ان کے ساتھ قتال کیا۔ مرحب یہودی رجزیہ اشعار پڑھتا ہوا مبارزت کے لئے آیا تو میں بھی اس کے جواب میں رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے مبارزت کے لئے باہر نکلا پھر ہماری باہم مڈبھیڑ ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے ہاتھ سے قتل کروادیا۔ اوراس کے ساتھی پسپا ہو گئے اور قلعہ بند ہو گئے انہوں نے دروازہ بند کرلیا۔ ہم دروازہ پر پہنچے پس میں نے مسلسل دروازہ پر ضرب لگائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھول دیا۔

(۳۸۰۵۰) حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُنَیْنٍ، عَنْ أَبِی حَازِمٍ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ نَبِیُّ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَأَدْفَعَنَّ الْیَوْمَ الرَّایَةَ إِلَی رَجُلٍ یُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: أَیْنَ عَلِیٌّ؟ فَقَالُوا: یَشْتَکِی عَیْنَهُ، فَدَعَاهُ فَبَزَقَ فِی کَفَّیْهِ، وَمَسَحَ بِهِمَا عَیْنَ عَلِیٍّ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَیْهِ الرَّایَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَیْهِ یَوْمَئِذٍ.

(۳۸۰۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کے دن میں ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا کہ جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ اس پر لوگوں نے اوپر اوپر اٹھ کر دیکھنا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: ان کی آنکھ میں شکایت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں پر تھوکا اور ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ پر پھیرا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا حوالہ کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسی دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

(۳۸۰۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، یَقُولُ: لَوْلاَ أَنْ یُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لاَ شَیْءَ لَهُمْ، مَا افْتَتَحَ الْمُسْلِمُونَ قَرْیَةً مِنْ قُرَی الْکُفَّارِ إِلاَّ قَسَمْتُهَا بَیْنَهُمْ سُهْمَانًا کَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ سُهْمَانًا، وَلَکِنِّی أَرَدْتُ أَنْ تَکُونَ جَرِیَّةً تَجْرِی عَلَی الْمُسْلِمِینَ، وَکَرِهْتُ أَنْ یُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لاَ شَیْءَ لَهُ.

(۳۸۰۵۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر یہ ضابطہ نہ ہوتا کہ لشکر کے آخری حصہ کو کچھ نہ ملے تو مسلمان کافروں کی جو بستی بھی فتح کرتے میں اسے مسلمانوں کے درمیان حصوں میں تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو مسلمانوں میں حصوں میں تقسیم فرما دیا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایک اصول مسلمانوں میں چلتا رہے۔ اور میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ بعد کے لوگوں کو کچھ نہ دیا جائے۔

(۳۸۰۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَکَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَبَی رَجُلٌ امْرَأَةً یَوْمَ خَیْبَرَ، فَحَمَلَهَا خَلْفَهُ فَنَازَعَتْهُ قَائِمَ سَیْفِهِ، فَقَتَلَهَا، فَأَبْصَرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ هَذِهِ؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَنَهَی عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ.

(۳۸۰۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خیبر کے دن ایک عورت کو قید کیا اور اس کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ اس عورت نے اس آدمی کی تلوار کے قبضہ پر جھگڑا کیا تو اس آدمی نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو (مقتول) دیکھا تو ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو کس نے قتل کیا ہے؟ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۸۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی النَّفَرَ الَّذِینَ بَعَثَ إِلَی ابْنِ أَبِی الْحُقَیْقِ بِخَیْبَرَ لِیَقْتُلُوهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ.

(۳۸۰۵۳) حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس لشکر کو جسے آپ ﷺ نے ابن ابی الحقیق کو خیبر میں قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس کو آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ عورتوں اور بچوں کو قتل کرے۔

(٣٤) حَدِيثُ فَتْحِ مَكَّةَ

فتح مکہ کی احادیث

(٣٨٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ :وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ، فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَصْنَعُ لِبَعْضٍ الطَّعَامَ ، قَالَ :فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّنْ يَصْنَعُ لَنَا فَيُكْثِرُ فَيَدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ ، قَالَ :قُلْتُ :أَلاَ أَصْنَعُ لأَصْحَابِنَا فَأَدْعُوهُمْ إِلَى رَحْلِي ، قَالَ :فَأَمَرْت بِطَعَامٍ فَصُنِعَ ، وَلَقِيت أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ ، فَقُلْتُ :الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ: أَسَبَقْتَنِي ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَدَعَوْتُهُمْ فَهُمْ عِنْدِي ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :أَلاَ أُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ؟ قَالَ :ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ.

قَالَ :أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ ، وَبَعَثَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الأُخْرَى ، وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ ، فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي ، قَالَ :وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

كَتِيبَةٍ ، قَالَ :فَنَادَانِي ، قَالَ :يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، قُلْتُ :لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :اهْتِفْ لِي بِالأَنْصَارِ ، وَلاَ يَأْتِينِي إِلاَّ أَنْصَارِيٌّ . قَالَ :فَهَتَفْتُ بِهِمْ ، قَالَ :فَجَاؤُوا حَتَّى أَطَافُوا بِهِ.

قَالَ :وَقَدْ وَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا ، قَالُوا :نُقَدِّمُ هَؤُلاَءِ ، فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ ، وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ حِينَ أَطَافُوا بِهِ :أَتَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ؟ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى :احْصُدُوهُمْ ، ثُمَّ ضَرَبَ سُلَيْمَانُ بِحَرْفِ كَفِّهِ الْيُمْنَى عَلَى بَطْنِ كَفِّهِ الْيُسْرَى :احْصُدُوهُمْ حَصْدًا حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا ، قَالَ :فَانْطَلَقْنَا ، فَمَا أَحَدٌ مِنَّا يَشَاءُ أَنْ يَقْتُلَ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلاَّ قَتَلَهُ ، وَأَمَّا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ ، لاَ قُرَيْشَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ ، قَالَ :فَغَلَّقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ.

قَالَ :فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ ، فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى

جَنْبِ الْبَيْتِ يَعْبُدُونَهُ ، وَفِي يَدِهِ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ ، فَجَعَلَ يَطْعُنُ بِهَا فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ : ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾

حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلاَهَا حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَذْكُرُهُ ، وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ ، قَالَ : وَالأَنْصَارُ تَحْتَهُ ، قَالَ : تَقُولُ الأَنْصَارُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ : أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ.

قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : وَجَاءَ الْوَحْيُ ، وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَمْ يَخْفَ عَلَيْنَا ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ ، فَلَمَّا قَضَى الْوَحْيُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، قَالُوا : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُمْ : أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ ، قَالُوا : قَدْ قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَمَا اسْمِي إِذًا ؟ كَلاَّ إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ ، الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ ، قَالَ : فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ ، يَقُولُونَ : وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلاَّ لِلضَّنِّ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ ، قَالَ : فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَعْذُرَانِكُمْ وَيُصَدِّقَانِكُمْ.

(مسلم ۱۴۰۵۔ ابو داؤد ۱۸۶۷)

(۳۸۰۵۴) حضرت عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ وفود گئے اور ہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ رمضان کے دنوں کی بات ہے۔ پس ہم میں سے بعض، بعض کے لئے کھانے کی دعوت کا اہتمام کرتے۔ راوی کا بیان ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان میں سے تھے جو ہمارے لئے بہت زیادہ کھانے کی دعوت کا اہتمام کرتے تھے۔ اور ہمیں اپنے کجاوہ (منزل) کی طرف بلا لیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا کہ کیوں نہ میں اپنے ساتھیوں کے لئے دعوت کا اہتمام کروں اور انہیں اپنے کجاوہ کی طرف بُلاؤں۔ کہتے ہیں: پس میں نے کھانے کا کہا اور وہ تیار کر لیا گیا اور شام کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے (ان سے) کہا۔ آج کی رات میری طرف دعوت ہے۔ انہوں نے (آگے سے) فرمایا: کیا تم مجھ پر (آج) سبقت لے گئے ہو؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پس میں نے سب کو بلایا اور وہ میرے پاس آ گئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اے گروہِ انصار! کیا میں تمہیں، تمہاری باتوں میں سے ہی کچھ سُناؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے فتح مکہ کا (واقعہ) ذکر کیا۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمنہ اور میسرہ میں سے ایک لشکر پر حضرت زبیر کو مقرر فرمایا اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو دوسرے لشکر پر مقرر فرمایا۔ اور حضرت ابو عبیدہ کو خالی ہاتھ لوگوں پر مقرر فرمایا۔ پھر وہ لوگ وادی کے آنگن میں داخل ہو گئے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھوٹے سے لشکر میں تھے۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی۔ فرمایا۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض

کیا۔ میں حاضر ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے انصار کو آواز دو۔ میرے پاس صرف میرے انصار (صحابہ) ہی آئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس میں نے انہیں آواز دی۔ کہتے ہیں: وہ سب حاضر ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے آپ ﷺ کو اپنے جھرمٹ میں لے لیا۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: قریش نے اپنے بہت سے پیرو اور متفرق لوگوں کو جمع کر رکھا تھا۔ اور قریش کہہ رہے تھے۔ ہم ان لوگوں کو (پہلے) آگے بھیجیں گے پس اگر ان کو کچھ (فائدہ) ملا تو ہم ان کے ساتھ شریک ہوں گے اور اگر یہ لوگ مارے گئے تو ہم سے جو سوال کیا گیا ہم وہ دے چکے ہوں گے۔

۴۔ جب انصار نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا۔ قریش کے پیرو اور ان متفرق لوگوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں میں سے ایک دوسرے کے ساتھ مار کر اشارہ فرماتے ہوئے کہا۔ ان کو مار ڈالو...... سلمان راوی نے بھی اپنے دائیں ہتھیلی کے کنارے کو بائیں ہتھیلی پر مارا...... ان کو خوب مارو یہاں تک کہ تم مجھے صفاء پر ملو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ہم اس حالت میں روانہ ہوئے کہ ہم سے جو کوئی بھی اُن (اتباعِ قریش) میں سے کسی کو قتل کرنا چاہے تو اس کو قتل کر سکتا تھا۔ اور ان میں سے کوئی بھی ہمیں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ ابوسفیان نے (نبی کریم ﷺ سے) عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! قریش کے عوام کو مباح قرار دیا گیا ہے؟ (پھر تو) آج کے بعد قریش (باقی) نہیں ہوں گے...... راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے گا وہ مامون ہوگا اور جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بھی مامون ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگوں نے اپنے اپنے دروازے بند کر لیے۔

۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر آپ ﷺ بیت اللہ کی ایک جانب رکھے ہوئے بُت کی طرف آئے جس کی مشرکین مکہ عبادت کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں (اس وقت) کمان تھی اور آپ ﷺ نے اس کو ٹیڑھی جانب سے پکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس قوس (کمان) کو اس بت کی آنکھ میں مارنا شروع کیا اور ارشاد فرمایا: حق آن پہنچا اور باطل مٹ گیا اور یقیناً باطل ایسی چیز ہے جو مٹنے والی ہے۔ پھر جب آپ ﷺ طواف سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور آپ ﷺ اس پر اس جگہ تک بلند ہوئے جہاں سے بیت اللہ دکھائی دیتا ہے تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خدا کا ذکر کرنے لگے اور جو آپ ﷺ کا مانگنا مطلوب تھا وہ کچھ آپ ﷺ نے مانگا...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انصار آپ ﷺ سے نیچے تھے۔ راوی کہتے ہیں: انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ اس آدمی (نبی ﷺ) کو اپنی بستی میں رغبت اور اپنی قوم سے محبت نے آ لیا ہے۔

۶۔ راوی کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اسی دوران) آپ ﷺ پر وحی آ گئی۔ جب آپ ﷺ پر وحی آتی تھی تو یہ بات ہم پر مخفی نہ رہتی تھی۔ اور اس کیفیت (نزول وحی) کے ختم ہونے تک لوگوں میں سے کوئی بھی شخص آپ ﷺ کی طرف نظر اٹھا

کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ پس جب وحی (کی کیفیت) ختم ہوگئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے گروہِ انصار! انصار نے جواباً عرض کیا۔ ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ بات کہی ہے کہ اس آدمی کو، اس کی بستی کی رغبت اور اس کی قوم کی محبت نے آلیا ہے...... انصار نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے (واقعی) یہ بات کہی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس وقت میرا نام کیا ہوگا؟ ہرگز نہیں! میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ زندگی تمہارے ساتھ ہوگی اور موت بھی تمہارے ساتھ ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: انصار نے (یہ بات سن کر) آپ ﷺ کی طرف رخ کر کے رونا شروع کر دیا اور کہنے لگے۔ بخدا! اے رسول اللہ ﷺ! جو بات ہم نے کہی ہے وہ محض اللہ اور اس کے رسول پر ناز کی وجہ سے کہی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری معذرت کو قبول کرتے ہیں اور تمہاری تصدیق کرتے ہیں۔

(۳۸۰۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالاَ :كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ هُدْنَةٌ ، فَكَانَ بَيْنَ بَنِي كَعْبٍ وَبَيْنَ بَنِي بَكْرٍ قِتَالٌ بِمَكَّةَ ، فَقَدِمَ صَرِيخٌ لِبَنِي كَعْبٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :

اللَّهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا ... حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الأَتْلَدَا

فَانْصُرْ هَدَاكَ اللَّهُ نَصْرًا أَعْتَدَا ... وَادْعُ عِبَادَ اللهِ يَأْتُوا مَدَدَا

فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَرَعَدَتْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ هَذِهِ لَتَرْعَدُ بِنَصْرِ بَنِي كَعْبٍ ، ثُمَّ قَالَ لِعَائِشَةَ :جَهِّزِينِي ، وَلاَ تُعْلِمَنَّ بِذَلِكَ أَحَدًا ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَنْكَرَ بَعْضَ شَأْنِهَا ، فَقَالَ :مَا هَذَا ، قَالَتْ :أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُجَهِّزَهُ ، قَالَ :إِلَى أَيْنَ ، قَالَتْ :إِلَى مَكَّةَ ، قَالَ :فَوَاللهِ مَا انْقَضَتِ الْهُدْنَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بَعْدُ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُمْ أَوَّلُ مَنْ غَدَرَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالطَّرِيقِ فَحُبِسَتْ ، ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُونَ مَعَهُ ، فَغُمَّ لأَهْلِ مَكَّةَ لاَ يَأْتِيهِمْ خَبَرٌ ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ لِحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ :أَيْ حَكِيمُ ، وَاللهِ لَقَدْ غَمَمْنَا وَاغْتَمَمْنَا ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَرْكَبَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَرٍّ ، لَعَلَّنَا أَنْ نَلْقَى خَبَرًا ، فَقَالَ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْكَعْبِيُّ مِنْ خُزَاعَةَ :وَأَنَا مَعَكُمْ ، قَالاَ :وَأَنْتَ إِنْ شِئْتَ ، قَالَ :فَرَكِبُوا حَتَّى إِذَا دَنَوْا مِنْ ثَنِيَّةِ مَرٍّ أَظْلَمُوا فَأَشْرَفُوا عَلَى الثَّنِيَّةِ ، فَإِذَا النِّيرَانُ قَدْ أَخَذَتِ الْوَادِيَ كُلَّهُ ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ لِحَكِيمٍ :مَا هَذِهِ النِّيرَانُ ، قَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ :هَذِهِ نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو ، جَوَّعَتْهَا الْحَرْبُ ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ :لاَ وَأَبِيكَ لَبَنُو عَمْرٍو أَذَلُّ وَأَقَلُّ مِنْ هَؤُلاَءِ ، فَتَكَشَّفَ عَنْهُمُ الأَرَاكُ ، فَأَخَذَهُمْ حَرَسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ عَلَى الْحَرَسِ ، فَجَاؤُوا بِهِمْ إِلَيْهِ ، فَقَالُوا :جِئْنَاكَ بِنَفَرٍ أَخَذْنَاهُمْ مِنْ أَهْلِ

مَكَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ وَهُوَ يَضْحَكُ إِلَيْهِمْ :وَاللهِ لَوْ جِئْتُمُونِى بِأَبِى سُفْيَانَ مَا زِدْتُمْ ، قَالُوا :قَدْ وَاللهِ أَتَيْنَاكَ بِأَبِى سُفْيَانَ ، فَقَالَ :احْبِسُوهُ ، فَحَبَسُوهُ حَتَّى أَصْبَحَ ، فَغَدَا بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقِيلَ لَهُ: بَايِعْ ، فَقَالَ :لاَ أَجِدُ إِلاَّ ذَاكَ ، أَوْ شَرًّا مِنْهُ ، فَبَايَعَ ، ثُمَّ قِيلَ لِحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ :بَايِعْ ، فَقَالَ :أُبَايِعُكَ ، وَلاَ أَخِرُّ إِلاَّ قَائِمًا ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَّا مِنْ قِبَلِنَا فَلَنْ تَخِرَّ إِلاَّ قَائِمًا.

فَلَمَّا وَلَّوْا ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :أَىْ رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ السَّمَاعَ ، يَعْنِى الشَّرَفَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِى سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ إِلاَّ ابْنَ خَطَلٍ ، وَمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ اللَّيْثِيَّ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِى سَرْحٍ ، وَالْقَيْنَتَيْنِ ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاقْتُلُوهُمْ ، قَالَ :فَلَمَّا وَلَّوْا ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْ أَمَرْتَ بِأَبِى سُفْيَانَ فَحُبِسَ عَلَى الطَّرِيقِ ، وَأَذَّنَ فِى النَّاسِ بِالرَّحِيلِ ، فَأَدْرَكَهُ الْعَبَّاسُ ، فَقَالَ :هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ تَجْلِسَ حَتَّى تَنْظُرَ ؟ قَالَ :بَلَى ، وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إِلاَّ لِيَرَى ضَعْفَةً فَيَسْأَلَهُمْ ، فَمَرَّتْ جُهَيْنَةُ ، فَقَالَ :أَىْ عَبَّاسُ ، مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ :هَذِهِ جُهَيْنَةُ ، قَالَ :مَا لِى وَلِجُهَيْنَةَ ؟ وَاللهِ مَا كَانَتْ بَيْنِى وَبَيْنَهُمْ حَرْبٌ قَطُّ ، ثُمَّ مَرَّتْ مُزَيْنَةُ ، فَقَالَ :أَىْ عَبَّاسُ ، مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ : هَذِهِ مُزَيْنَةُ ، قَالَ :مَا لِى وَلِمُزَيْنَةَ ، وَاللهِ مَا كَانَتْ بَيْنِى وَبَيْنَهُمْ حَرْبٌ قَطُّ ، ثُمَّ مَرَّتْ سُلَيْمٌ ، فَقَالَ :أَىْ عَبَّاسُ ، مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ :هَذِهِ سُلَيْمٌ ، قَالَ :ثُمَّ جَعَلَتْ تَمُرُّ طَوَائِفُ الْعَرَبِ ، فَمَرَّتْ عَلَيْهِ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ فَيَسْأَلُ عَنْهَا فَيُخْبِرُهُ الْعَبَّاسُ.

حَتَّى مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى أُخْرَيَاتِ النَّاسِ ، فِى الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ وَالأَنْصَارِ ، فِى لأمةٍ تَلْتَمِعُ الْبَصَرَ ، فَقَالَ :أَىْ عَبَّاسُ ، مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ :هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ، فِى الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ وَالأَنْصَارِ ، قَالَ :لَقَدْ أَصْبَحَ ابْنُ أَخِيكَ عَظِيمَ الْمُلْكِ ، قَالَ :لاَ وَاللهِ ، مَا هُوَ بِمُلْكٍ ، وَلَكِنَّهَا النُّبُوَّةُ ، وَكَانُوا عَشَرَةَ آلاَفٍ ، أَوِ اثْنَىْ عَشَرَ أَلْفًا.

قَالَ :وَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، فَدَفَعَهَا سَعْدٌ إِلَى ابْنِهِ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، وَرَكِبَ أَبُو سُفْيَانَ فَسَبَقَ النَّاسَ حَتَّى اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ مِنَ الثَّنِيَّةِ ، قَالَ لَهُ أَهْلُ مَكَّةَ :مَا وَرَائَكَ ؟ قَالَ : وَرَائِى الدَّهْمُ ، وَرَائِى مَا لاَ قِبَلَ لَكُمْ بِهِ ، وَرَائِى مَنْ لَمْ أَرَ مِثْلَهُ ، مَنْ دَخَلَ دَارِى فَهُوَ آمِنٌ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَقْتَحِمُونَ دَارَهِ ، وَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ بِالْحَجُونِ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، وَبَعَثَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ فِى الْخَيْلِ فِى أَعْلَى الْوَادِى ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِى الْخَيْلِ فِى أَسْفَلِ الْوَادِى ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللهِ إِلَى اللهِ ، وَإِنِّى وَاللهِ لَوْ لَمْ أُخْرَجْ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ كَانَ قَبْلِى ، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِى ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِى سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ،

وَهِيَ سَاعَتِي هَذِهِ ، حَرَامٌ لاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا ، وَلاَ يُحْتَشُّ حَبْلُهَا ، وَلاَ يَلْتَقِطُ ضَالَّتَهَا إِلاَّ مُنْشِدٌ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ :شَاهٌ ، وَالنَّاسُ يَقُولُونَ :قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِلاَّ الإِذْخِرَ ، فَإِنَّهُ لِبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا وَقُيُونِنَا ، أَوْ لِقُيُونِنَا وَقُبُورِنَا.

فَأَمَّا ابْنُ خَطَلٍ فَوُجِدَ مُتَعَلِّقًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقُتِلَ ، وَأَمَّا مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ فَوَجَدُوهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَبَادَرَهُ نَفَرٌ مِنْ بَنِي كَعْبٍ لِيَقْتُلُوهُ ، فَقَالَ ابْنُ عَمِّهِ نُمَيْلَةُ :خَلُّوا عَنْهُ ، فَوَاللهِ لاَ يَدْنُو مِنْهُ رَجُلٌ إِلاَّ ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي هَذَا حَتَّى يَبْرُدَ ، فَتَأَخَّرُوا عَنْهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ بِسَيْفِهِ فَفَلَقَ بِهِ هَامَتَهُ ، وَكَرِهَ أَنْ يَفْخَرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

ثُمَّ طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ، فَقَالَ :أَيْ عُثْمَان ، أَيْنَ الْمِفْتَاحُ ؟ فَقَالَ :هُوَ عِنْدَ أُمِّي سُلاَفَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :لاَ وَاللاَّتِ وَالْعُزَّى ، لاَ أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ أَبَدًا ، قَالَ :إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرٌ غَيْرُ الأَمْرِ الَّذِي كُنَّا عَلَيْهِ ، فَإِنَّكِ إِنْ لَمْ تَفْعَلِي قُتِلْتُ أَنَا وَأَخِي ، قَالَ :فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :فَأَقْبَلَ بِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ وِجَاهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَثَرَ فَسَقَطَ الْمِفْتَاحُ مِنْهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْنَى عَلَيْهِ ثَوْبَهُ ، ثُمَّ فَتَحَ لَهُ عُثْمَان ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ ، فَكَبَّرَ فِي زَوَايَاهَا وَأَرْجَائِهَا ، وَحَمِدَ اللَّهَ ، ثُمَّ صَلَّى بَيْنَ الأُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :فَتَطَاوَلْت لَهَا وَرَجَوْت أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْنَا الْمِفْتَاحَ ، فَتَكُونُ فِينَا السِّقَايَةُ وَالْحِجَابَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيْنَ عُثْمَان ؟ هَاكُمْ مَا أَعْطَاكُمَ اللَّهُ ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْمِفْتَاحَ.

ثُمَّ رَقَى بِلاَلٌ عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ فَأَذَّنَ ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ أُسَيْدٍ :مَا هَذَا الصَّوْتُ ؟ قَالُوا :بِلاَلُ بْنُ رَبَاحٍ ، قَالَ : عَبْدُ أَبِي بَكْرٍ الْحَبَشِيُّ؟ قَالُوا:نَعَمْ ، قَالَ :أَيْنَ ؟ قَالُوا :عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ ، قَالَ :عَلَى مَرْقَبَةِ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :مَا يَقُولُ ؟ قَالُوا :يَقُولُ :أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : لَقَدْ أَكْرَمَ اللَّهُ أَبَا خَالِدٍ عَنْ أَنْ يَسْمَعَ هَذَا الصَّوْتَ ، يَعْنِي أَبَاهُ ، وَكَانَ مِمَّنْ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي الْمُشْرِكِينَ.

وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُنَيْنٍ ، وَجَمَعَتْ لَهُ هَوَازِنُ بِحُنَيْنٍ ، فَاقْتَتَلُوا ، فَهُزِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ اللَّهُ :﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا﴾ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَابَّتِهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّك إِنْ شِئْت لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ ، شَاهَتِ الْوُجُوهُ ، ثُمَّ رَمَاهُم بِحَصْبَاءَ كَانَتْ فِي يَدِهِ ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّبْيَ وَالأَمْوَالَ ، فَقَالَ لَهُمْ :إِنْ شِئْتُمْ فَالْفِدَاءُ ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَالسَّبْيُ ، قَالُوا :لَنْ نُؤْثِرَ الْيَوْمَ عَلَى الْحَسَبِ شَيْئًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذًا

خَرَجْتُ فَاسْأَلُونِي ، فَإِنِّي سَأُعْطِيكُمَ الَّذِي لِي ، وَلَنْ يَتَعَذَّرَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَلَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحُوا إِلَيْهِ ، فَقَالَ :أَمَّا الَّذِي لِي فَقَدْ أَعْطَيْتُكُمُوهُ ، وَقَالَ الْمُسْلِمُونَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ ، فَإِنَّهُ قَالَ :أَمَّا الَّذِي لِي فَإِنِّي لَا أُعْطِيهِ ، قَالَ :أَنْتَ عَلَى حَقِّكَ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ :فَصَارَتْ لَهُ يَوْمَئِذٍ عَجُوزٌ عَوْرَاءُ.

ثُمَّ حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :أَيْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، دَعْنِي فَأَدْخُلَ عَلَيْهِمْ ، فَأَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ ، قَالَ :إِنَّهُمْ إِذًا قَاتِلُوكَ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مَالِكٍ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِثْلُهُ فِي قَوْمِهِ مِثْلُ صَاحِبِ يَاسِينَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خُذُوا مَوَاشِيَهُمْ وَضَيِّقُوا عَلَيْهِمْ.

ثُمَّ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا حَتَّى إِذَا كَانَ بِنَخْلَةٍ ، جَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ ، قَالَ أَنَسٌ : حَتَّى انْتَزَعُوا رِدَائَهُ عَنْ ظَهْرِهِ ، فَأَبْدَوْا عَنْ مِثْلِ فِلْقَةِ الْقَمَرِ ، فَقَالَ :رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي ، لَا أَبَا لَكُمْ ، أَتُبَخِّلُونَنِي ، فَوَاللهِ أَنْ لَوْ كَانَ مَا بَيْنَهُمَا إِبِلاً وَغَنَمًا لَأَعْطَيْتُكُمُوهُ ، فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ يَوْمَئِذٍ مِئَةً مِئَةً مِنَ الإِبِلِ، وَأَعْطَى النَّاسَ.

فَقَالَتِ الأَنْصَارُ عِنْدَ ذَلِكَ ، فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ؟ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالاً فَهَدَاكُمَ اللَّهُ بِي ؟ قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :أَوَلَمْ أَجِدْكُمْ عَالَةً فَأَغْنَاكُمَ اللَّهُ بِي ؟ قَالُوا :بَلَى ، قَالَ : أَلَمْ أَجِدْكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بِي ؟ قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ :قَدْ جِئْتَنَا مَخْذُولاً فَنَصَرْنَاكَ ، قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، قَالَ :لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ :جِئْتَنَا طَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ ، قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، وَلَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ : جِئْتَنَا عَائِلاً فَآسَيْنَاكَ ، قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، قَالَ :أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَنْقَلِبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ ، وَتَنْقَلِبُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى دِيَارِكُمْ ؟ قَالُوا :بَلَى ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ دِثَارٌ ، وَالأَنْصَارُ شِعَارٌ.

وَجَعَلَ عَلَى الْمَقَاسِمِ عَبَّادَ بْنَ وَقْشٍ أَخَا بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَارِيًا لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ ، فَقَالَ :اُكْسُنِي مِنْ هَذِهِ الْبُرُودِ بُرْدَةً ، قَالَ :إِنَّمَا هِيَ مَقَاسِمُ الْمُسْلِمِينَ ، وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أُعْطِيَكَ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ قَوْمُهُ :اُكْسُهُ مِنْهَا بُرْدَةً ، فَإِنْ تَكَلَّمَ فِيهَا أَحَدٌ ، فَهِيَ مِنْ قِسْمِنَا وَأُعْطِيَّاتِنَا ، فَأَعْطَاهُ بُرْدَةً ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :مَا كُنْتُ أَخْشَى هَذَا عَلَيْهِ ، مَا كُنْتُ أَخْشَاكُمْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا ، حَتَّى قَالَ قَوْمُهُ :إِنْ تَكَلَّمَ فِيهَا أَحَدٌ فَهِيَ مِنْ قِسْمِنَا وَأُعْطِيَّاتِنَا ، فَقَالَ :

جَزَاکُمَ اللّٰہُ خَیْرًا ، جَزَاکُمَ اللّٰہُ خَیْرًا. (ترمذی ۳۹۲۵۔ ابن حبان ۳۷۰۸)

(۳۸۰۵۵) حضرت ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمان بن حاطب دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین (مکہ) کے درمیان جنگ بندی کا وقفہ تھا۔ اور بنوکعب بنوبکر کے درمیان مکہ میں لڑائی ہوگئی۔ بنی کعب کی طرف سے ایک فریادی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ ع

① اے خدا! میں محمد کو اپنے اور اس کے آباء کی پرانی قسم دیتا ہوں۔

② کہ تم مدد کرو۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔ سخت مدد اور اللہ کے بندوں کو بلاؤ وہ مدد کے لئے آئیں گے۔

۲۔ پس ایک بادل گزرا اور وہ کڑکا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ بادل بنوکعب کی مدد کے لئے کھڑک رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرا سامان تیار کرو۔ اور کسی کو یہ بات نہ بتانا۔ پس (اسی دوران) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حالت کو متغیر پایا تو انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں آپ ﷺ کا سامان تیار کروں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کہاں کے لئے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ مکہ کے لئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ بخدا! ابھی تک ہمارے اور ان کے درمیان جنگ بندی کا وقفہ ختم تو نہیں ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ان لوگوں نے پہلے غدر کیا ہے۔

۳۔ پھر آپ ﷺ نے راستہ بند کرنے کا حکم دیا پھر آپ ﷺ اور دیگر مسلمان نکل پڑے اور اہل مکہ کو یوں گھیر لیا کہ ان کو کوئی خبر نہ مل سکی۔ ابوسفیان نے حکیم بن حزام سے کہا۔ اے حکیم! بخدا! ہم لوگوں کو گھیر لیا گیا ہے اور ہم ڈھک چکے ہیں۔ کیا تم اس کام کے لئے تیار ہو۔ کہ ہم یہاں سے مرالظہر ان تک سوار ہو کر (حالات) دیکھیں۔ شاید ہمیں کوئی خبر مل جائے۔ قبیلہ خزاعہ کے بدیل بن ورقاء کعبی نے کہا۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں۔ ابوسفیان اور حکیم نے کہا۔ اگر تم چاہو تو چل پڑو۔ راوی کہتے ہیں۔ پس یہ لوگ سوار ہو کر جب مرالظہر ان کی پہاڑی کے قریب پہنچے۔ اور گاٹی پر چڑھ گئے۔

۴۔ پس جب یہ پیلو کے درخت سے آگے گزرے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کے پہرہ داروں نے...... انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے پکڑ لیا۔ اس رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پہرہ داروں پر ذمہ دار تھے۔ پہرہ دار صحابہ رضی اللہ عنہم ان کو...... ابوسفیان وغیرہ کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آ کر کہنے لگے۔ ہم آپ کے پاس اہل مکہ میں سے چند لوگ پکڑ کر لائے ہیں۔ حضرت عمر...... انہیں دیکھ کر ہنسنے لگے اور...... فرمایا: خدا کی قسم! اگر تم میرے پاس ابوسفیان کو لے آتے تو بھی کچھ زیادہ نہ ہوتا۔ پہرہ دار صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: خدا کی قسم! ہم آپ کے پاس ابوسفیان ہی کو لائے ہیں۔ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بند کر لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ابوسفیان کو بند کر لیا۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوسفیان سے کہا گیا۔ بیعت (اسلام) کر لو۔ ابوسفیان نے کہا...... میں اس وقت یہی صورت یا اس سے بھی بدتر

صورت ہی موجود پاتا ہوں۔ پھر اس نے (آپ ﷺ سے) بیعت کرلی۔ پھر حکیم بن حزام سے کہا گیا۔ تم (بھی) بیعت کرلو۔ اس نے کہا: میں آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ لیکن میں کھڑا ہی رہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہماری طرف سے بھی کھڑے رہنے کو قبول کرو۔

۵۔ پس جب یہ لوگ واپس ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ابوسفیان ایک ایسا آدمی ہے جو شہرت کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ مامون ہے سوائے ابن خطل، مقیس بن صبابہ اللیثی، عبداللہ بن سعد بن سرح اور دو باندیاں۔ اگر تم ان (مستثنیٰ) لوگوں کو کعبہ کے غلافوں میں بھی چمٹا ہوا پاؤ تو بھی ان کو قتل کر ڈالو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جب یہ لوگ واپس ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اگر آپ ابوسفیان کے بارے میں حکم دیں کہ اس کو راستہ میں روک دیا جائے اور پھر آپ لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیں۔ پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو راستہ میں پالیا (اور روک دیا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا۔ کیا تم بیٹھو گے تاکہ کچھ نظارہ کرو؟ ابوسفیان نے کہا: کیوں نہیں! اور یہ (راستہ میں روکنا اور نظارہ دکھانا) سب کچھ صرف اس لئے تھا کہ ابوسفیان ان کی کثرت کو دیکھے اور ان کے بارے میں پوچھے۔

۶۔ اسی دوران قبیلہ جہینہ کے لوگ گزرے تو ابوسفیان نے پوچھا: اے عباس! یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ جہینہ کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ مجھے اجہینہ والوں سے کیا مطلب؟ خدا کی قسم! میری اور ان کی کبھی جنگ نہیں ہوئی۔ پھر قبیلہ مزینہ کے لوگ گزرے تو ابوسفیان نے پوچھا۔ اے عباس! یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہ قبیلہ مزینہ کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ مجھے مزینہ سے کیا مطلب؟ خدا کی قسم! مزینہ اور میرے درمیان کبھی جنگ نہیں ہوئی۔ پھر قبیلہ سُلیم کے لوگ گزرے تو ابوسفیان نے کہا۔ اے عباس! یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہ قبیلہ سُلیم کے لوگ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر (اس طرح) عرب کے گروہ گزرتے رہے اس دوران قبیلہ اسلم اور غفار بھی گزرے۔ ابوسفیان نے ان کے بارے میں پوچھا۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کو بتاتے رہے۔

۷۔ یہاں تک کہ تمام لوگوں کے آخر میں نبی کریم ﷺ مہاجرین اولین اور انصار کے ہمراہ لڑائی کے سامان کے ساتھ گزرے جو آنکھوں کو چندھیار ہا تھا۔ ابوسفیان نے کہا۔ اے عباس، یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو مہاجرین اولین اور انصار کے ہمراہ ہیں۔ ابوسفیان کہنے لگا۔ میرا بھتیجا تو بڑی بادشاہی والا ہو گیا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں! بخدا! یہ بادشاہی نہیں ہے بلکہ یہ نبوت ہے۔ یہ لوگ دس ہزار یا بارہ ہزار کی تعداد میں تھے۔

۸۔ راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ کو دیا اور پھر انہوں نے اپنے بیٹے قیس بن سعد کو دے دیا۔ اور ابوسفیان سوار ہو کر لوگوں سے آگے نکل گیا یہاں تک کہ اس نے پہاڑی سے اہل مکہ کو دیکھا۔ اہل مکہ نے اس سے پوچھا۔ تیرے پیچھے کیسا لشکر ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میرے پیچھے بہت بڑی تعداد ہے۔ میرے پیچھے وہ لشکر ہے جس کی تمہیں طاقت نہیں

میرے، پیچھے ایسا لشکر ہے کہ جس کی مثال میں نے نہیں دیکھی۔ جو شخص میرے گھر میں داخل ہو جائے گا۔ وہ امن پا جائے گا۔ پس لوگوں نے حضرت ابوسفیان کے گھر میں زبردستی گھسنا شروع کر دیا۔

۹۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ مکہ کے بالائی حصہ میں مقام حجون پر ٹھہر گئے اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو گھڑ سواروں کے امیر کے طور پر وادی کے بالائی حصہ سے بھیجا۔ اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گھڑ سواروں پر مقرر فرما کر وادی کے نچلے حصہ میں بھیجا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''تحقیق تو (مکہ) خدا کی زمین کا بہترین حصہ ہے اور خدا تعالیٰ کی زمین میں سے خدا تعالیٰ کو محبوب ترین حصہ ہے۔ بخدا! اگر مجھے تجھ سے نکالا جاتا تو میں ہرگز نہ نکلتا۔ اور (فرمایا) یہ قطعہ زمین مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی میرے بعد اور کسی کے لئے حلال کیا جائے گا۔ میرے لئے یہ دن کی ایک گھڑی کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ اور یہ موجودہ گھڑی ہے۔ یہ مکہ حرام ہے اس کے درخت کو نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے حُبل (لوبیاں کے مشابہ پھل) کو نہیں کاٹا جائے گا اور اس کی گمشدہ چیز کو کوئی بھی نہیں اٹھائے گا الا یہ کہ وہ اس کا اعلان کرنے کے لئے اٹھائے۔'' آپ ﷺ سے ایک آدمی نے ...... جس کو شاہ کہا جاتا تھا ...... کہا: بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اذخر کو مستثنیٰ کر دیجئے۔ کیونکہ وہ تو ہمارے گھروں، قبروں اور لوہاروں کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ یا فرمایا: ہمارے لوہاروں اور قبروں کے استعمال میں آتی ہے۔

۱۰۔ پھر ابن خطل کو کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا پایا گیا تو اس کو قتل کر دیا گیا اور مقیس بن صبابہ کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان پایا تو بنو کعب کی ایک جماعت اس کی طرف لپکی تا کہ اس کو قتل کر دے۔ لیکن اس کے چچا زاد نمیلہ نے کہا۔ اس کو تم چھوڑ دو۔ خدا کی قسم کوئی آدمی اس کے قریب نہیں آئے گا مگر یہ کہ میں اس کو اپنی اس تلوار کے ذریعہ مار کر ٹھنڈا کر دوں گا۔ لوگ اس سے پیچھے ہٹ گئے اس کے بعد اس نے اپنی تلوار سے اس (مقیس) پر حملہ کیا اور تلوار سے اس کی کھوپڑی کو پھاڑ ڈالا۔ اور اس کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی (دوسرا) مسلمان آدمی اس کے قتل پر فخر کرے۔

۱۱۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر عثمان بن طلحہ آئے تو آپ ﷺ نے (ان سے) کہا۔ اے عثمان! چابی کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ وہ تو میری والدہ کے پاس ہے یعنی سلافہ بنت سعد کے پاس۔ نبی کریم ﷺ اس عورت کی طرف عثمان کو بھیجا تو اس نے جواب میں کہا۔ نہ ''لات اور عُزّیٰ کی قسم! میں یہ چابی نبی کریم ﷺ کے حوالہ نہیں کروں گی۔ عثمان نے کہا۔ (امی) اب ہماری حالت پہلے والی نہیں رہی۔ اگر تم چابی حوالہ نہ کرو گی تو میں اور میرا بھائی قتل ہو جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اس نے چابی بیٹے کے حوالہ کر دی۔ راوی کہتے ہیں: وہ یہ چابی لے کر آپ ﷺ کی طرف آئے یہاں تک کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچے اور ان سے چابی گر گئی آپ ﷺ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اس پر اپنا کپڑا لٹکایا پھر عثمان نے آپ ﷺ کو بیت اللہ کا دروازہ کھول کر دیا اور آپ ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے بیت اللہ کے کونوں اور کناروں میں اللہ کی بڑائی اور تعریف بیان کی پھر آپ ﷺ نے دو ستونوں کے درمیان دو رکعات نماز ادا

فرمائی۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور چوکھٹوں کے درمیان کھڑے ہوگئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں چابی کو بلند ہو کر دیکھنے لگا اور مجھے اس (کے حاصل ہونے) کی امید ہوئی کہ آپ ﷺ یہ چابی ہمیں حوالہ فرمائیں گے پس ہمارے ہاں بیت اللہ کا سقایہ اور چوکیداری جمع ہو جائے گی لیکن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ عثمان کہاں ہیں؟ یہ لو جو تمہیں خدا نے دیا ہے۔ (یہ کہہ کر) آپ ﷺ نے چابی ان کے حوالہ کر دی۔

۱۲۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی چھت پر چڑھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ تو خالد بن اُسید نے پوچھا۔ یہ کون سی آواز ہے؟ لوگوں نے کہا۔ بلال بن رباح (کی آواز ہے)۔ خالد کہنے لگا ابوبکر کا حبشی غلام؟ لوگوں نے کہا: ہاں! کہنے لگا۔ کہاں ہے وہ؟ لوگوں نے کہا۔ بیت اللہ کی چھت پر۔ خالد نے پوچھا: بنوابی طلحہ کے مقام عزت پر؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں! خالد نے پوچھا: بلال کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ کہہ رہا ہے۔ اشهد ان لا اله الا الله. اور اشهد ان محمدًا رسول الله. خالد کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے ابو خالد کو اس آواز کے سننے سے محفوظ رکھ کر عزت دی۔ ابو خالد سے اس کا اپنا باپ مراد تھا اور یہ جنگ بدر میں مشرکین کے ہمراہ قتل کیا گیا تھا۔

۱۳۔ پھر رسول اللہ ﷺ حنین کی طرف نکل پڑے۔ حنین میں آپ ﷺ (سے مقابلہ) کے لئے قبیلہ ہوازن اکٹھا ہوا۔ اور انہوں نے لڑائی لڑی (عارضی طور پر) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو شکست ہوئی۔ ارشاد خداوندی ہے۔ (ترجمہ)۔ ''اور حنین کے دن جب تمہاری تعداد کی کثرت نے تمہیں مگن کر دیا تھا مگر وہ کثرت تعداد تمہارے کچھ کام نہ آئی۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور اہل ایمان پر سکینہ نازل فرمائی۔ نبی کریم ﷺ اپنی سواری سے نیچے تشریف لائے اور یہ دُعا مانگی۔ اے اللہ! اگر آپ چاہتے ہیں، آج کے بعد آپ کی عبادت نہ کی جائے۔ چہروں کو بدصورت فرما۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فریق مخالف کی طرف وہ کنکریاں پھینک دیں جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھیں۔ جس پر وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ تو جناب نبی کریم ﷺ نے قیدیوں اور اموال پر قبضہ فرما لیا۔ اور پھر آپ ﷺ نے ان سے کہا۔ اگر تم چاہو تو فدیہ دے دو اور اگر چاہو تو قید ہو جاؤ۔ اُن لوگوں نے کہا۔ آج کے دن ہم اپنے حسب پر کسی بات کو پسند نہیں کرتے۔ (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں نکلوں تو تم مجھ سے سوال کرنا میں تمہیں اپنا حصہ دے دوں گا اور مسلمانوں میں سے بھی کوئی میری بات کو نہیں روکے گا پھر جب رسول اللہ ﷺ (باہر) نکلے تو وہ لوگ آپ ﷺ کی طرف لپکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو میرا حصہ ہے وہ تو میں نے تمہیں دے دیا۔ اور دیگر مسلمانوں نے بھی یہی بات اُن لوگوں سے کہی سوائے عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کے۔ انہوں نے کہا۔ جو میرا حصہ ہے میں تو وہ نہیں دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس میں سے تمہارا حق ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: پس اس دن انہیں ایک بھینگی بوڑھی حصہ میں ملی۔

۱۴۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کا تقریباً ایک مہینہ تک محاصرہ فرمایا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اجازت دیں میں ان کے پاس جاتا ہوں اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تب تو وہ لوگ تمہیں قتل کر دیں گے پھر حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ان اہل طائف کے پاس گئے اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دی تو بنو مالک

میں سے ایک آدمی نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو تیر مار کر قتل کر ڈالا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عروہ کی مثال اپنی قوم میں ایسی ہے جیسا کہ یاسین کا ساتھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے جانوروں پر قبضہ کرلو اور ان پر تنگی کر دو۔

۱۵۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپسی کے لئے چل پڑے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نخلہ مقام کے پاس پہنچے تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنا شروع کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک آپ کے کندھے سے اتار ڈالی اور انہوں نے (گویا) چاند کا ٹکڑا ظاہر کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''مجھے میری چادر واپس کر دو۔ کیا تم لوگ مجھ پر کنجوسی کا الزام لگاتے ہوتے ہو۔ بخدا اگر میرے پاس اونٹ اور بکریاں ہوتی تو میں تمہیں دے دیتا'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤلفۃ القلوب کو اس دن سو سو اونٹ دیئے اور دیگر لوگوں کو بھی عطا فرمایا۔

۱۶۔ اس پر انصار نے بھی کچھ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ کیا تم نے یہ بات کہی ہے؟ کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے ہدایت دی؟ انصار نے جواباً کہا۔ کیوں نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا میں نے تمہیں تنگ دست نہیں پایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے مالدار کر دیا۔ انصار نے جواباً کہا۔ کیوں نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا میں نے تمہیں باہم دشمن نہیں پایا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں میرے ذریعے محبت ڈالی؟ انصار نے جواباً کہا: کیوں نہیں!۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو تو تم بھی یوں کہو کہ آپ بھی تو ہمارے پاس بے یار و مددگار آئے تھے اور پھر ہم نے آپ کی نصرت کی۔ انصار نے کہا۔ (نہیں) اللہ اور اس کے رسول کا احسان زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ اگر تم چاہو تو تم بھی یوں کہہ سکتے ہو کہ آپ ہمارے پاس نکالے ہوئے آئے تھے تو ہم نے آپ کو ٹھکانہ دیا تھا۔ انصار نے جواباً کہا۔ (نہیں) اللہ اور اس کے رسول کا احسان زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بھی ہمارے پاس تنگدست آئے تھے پھر ہم نے آپ کے ساتھ غمخواری کی تھی انصار نے جواباً کہا۔ اللہ اور اس کے رسول کا احسان زیادہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسولِ خدا کو لے کر پلٹو؟ انصار نے عرض کیا۔ کیوں نہیں! اس پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیگر لوگ تو اُوپر والا کپڑا ہیں اور انصار جسم کے ساتھ کا کپڑا ہیں۔

۱۷۔ (راوی کہتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد الاشہل کے حلیف عباد بن وقش کو تقسیم شدہ چیزوں پر مقرر فرمایا۔ تو (ان کے پاس) قبیلہ اسلم کا ایک ننگا آدمی آیا جس پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ اس نے آ کر کہا۔ مجھے ان چادروں میں سے ایک چادر پہنا دو۔ عباد نے جواباً کہا۔ یہ تو مسلمانوں کے تقسیم شدہ حصے ہیں۔ اور میرے لئے یہ بات حلال نہیں ہے کہ میں ان میں سے تجھے کچھ دوں۔ (یہ سن کر) اسلم قبیلہ کے دیگر (مسلمان) لوگوں نے کہا۔ ان میں سے اس کو ایک چادر دے دو۔ پھر اگر کسی نے اس کے بارے میں بات کی تو یہ ہماری تقسیم اور حصہ میں سے ہوگی۔ عباد نے اس سائل کو ایک چادر دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا خدشہ نہیں تھا۔ عباد نے جواب دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ

چادر اس کو نہیں دی یہاں تک کہ اس کی قوم نے کہا کہ اگر کسی نے اس کے بارے میں بات کی تو وہ ہماری تقسیم اور حصوں میں سے شمار کر لی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہتر بدلہ دے، اللہ تعالیٰ تمہیں بہتر بدلہ دے۔

(۳۸۰۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوَلَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ الْمِفْتَاحَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ. (عبدالرزاق ۹۰۷۳)

(۳۸۰۵۶) حضرت ابن سابط سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو کپڑے کے پیچھے سے (کعبہ کی) چابی عطا کی)۔

(۳۸۰۵۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَمَّا وَادَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ ، وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَتْ بَنُو بَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ ، فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِي صُلْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَدَخَلَتْ بَنُو بَكْرٍ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ ، فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَنِي بَكْرٍ قِتَالٌ ، فَأَمَدَّتْهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلاَحٍ وَطَعَامٍ ، وَظَلَّلُوا عَلَيْهِمْ ، فَظَهَرَتْ بَنُو بَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ ، وَقَتَلُوا فِيهِمْ ، فَخَافَتْ قُرَيْشٌ أَنْ يَكُونُوا قَدْ نَقَضُوا ، فَقَالُوا لأَبِي سُفْيَانَ : اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَأَجِزِ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ.

فَانْطَلَقَ أَبُو سُفْيَانَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ جَائَكُمْ أَبُو سُفْيَانَ ، وَسَيَرْجِعُ رَاضِيًا بِغَيْرِ حَاجَتِهِ ، فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، أَجِزِ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ ، أَوْ قَالَ : بَيْنَ قَوْمِكَ ، قَالَ : لَيْسَ الأَمْرُ إِلَيَّ ، الأَمْرُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، قَالَ : وَقَدْ قَالَ لَهُ فِيمَا قَالَ : لَيْسَ مِنْ قَوْمٍ ظَلَّلُوا عَلَى قَوْمٍ وَأَمَدُّوهُمْ بِسِلاَحٍ وَطَعَامٍ ، أَنْ يَكُونُوا نَقَضُوا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : الأَمْرُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ.

ثُمَّ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لأَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَنَقَضْتُمْ ؟ فَمَا كَانَ مِنْهُ جَدِيدًا فَأَبْلاَهُ اللَّهُ ، وَمَا كَانَ مِنْهُ شَدِيدًا ، أَوْ مَتِينًا فَقَطَعَهُ اللَّهُ ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ : مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ شَاهِدَ عَشِيرَةٍ ، ثُمَّ أَتَى فَاطِمَةَ ، فَقَالَ : يَا فَاطِمَةُ ، هَلْ لَكِ فِي أَمْرٍ تَسُودِينَ فِيهِ نِسَاءَ قَوْمِكِ ، ثُمَّ ذَكَرَ لَهَا نَحْوًا مِمَّا ذَكَرَ لأَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَتْ : لَيْسَ الأَمْرُ إِلَيَّ ، الأَمْرُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، ثُمَّ أَتَى عَلِيًّا ، فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لأَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلاً أَضَلَّ ، أَنْتَ سَيِّدُ النَّاسِ ، فَأَجِزِ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ ، قَالَ : فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ، وَقَالَ : قَدْ أَجَرْتُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

ثُمَّ ذَهَبَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى مَكَّةَ فَأَخْبَرَهُمْ بِمَا صَنَعَ ، فَقَالُوا : وَاللهِ مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ وَافِدَ قَوْمٍ ، وَاللهِ مَا أَتَيْتَنَا بِحَرْبٍ فَنَحْذَرَ ، وَلاَ أَتَيْتَنَا بِصُلْحٍ فَنَأْمَنَ ، ارْجِعْ.

قَالَ : وَقَدِمَ وَافِدُ خُزَاعَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ ، وَدَعَا إِلَى النُّصْرَةِ ،

وَأَنْشَدَهُ فِي ذَلِكَ شِعْرًا :

لَاهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا
وَوَالِدًا كُنْتَ وَكُنَّا وَلَدًا إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا
وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا وَجَعَلُوا لِي بِكَدَاءٍ رُصَّدَا
وَزَعَمَتْ أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدًا فَهُمْ أَذَلُّ وَأَقَلُّ عَدَدَا
وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدًا نَتْلُو الْقُرْآنَ رُكَّعًا وَسُجَّدًا
ثُمَّتَ أَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا فَانْصُرْ رَسُولَ اللهِ نَصْرًا أَعْتَدَا
وَابْعَثْ جُنُودَ اللهِ تَأْتِي مَدَدًا فِي فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَأْتِي مُزْبِدَا
فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ قَدْ تَجَرَّدَا إِنْ سِيمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا

قَالَ حَمَّادٌ :هَذَا الشِّعْرُ بَعْضُهُ عَنْ أَيُّوبَ ، وَبَعْضُهُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ ، وَأَكْثَرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ.

قَالَ :قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ :

أَتَانِي وَلَمْ أَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ رِجَالُ بَنِي كَعْبٍ تُحَزَّ رِقَابُهَا
وَصَفْوَانُ عُودٌ حُزَّ مِنْ وَدَقِ اسْتِهِ فَذَاكَ أَوَانُ الْحَرْبِ شُدَّ عِصَابُهَا
فَلَا تَجْزَعَنْ يَاابْنَ أُمِّ مُجَالِدٍ فَقَدْ صَرَّحَتْ صِرْفًا وَأَعْصل نَابهَا
فَيَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ يَنَالَنَّ مَرَّةً سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو حَوْبُهَا وَعِقَابُهَا

قَالَ :فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ ، فَارْتَحَلُوا ، فَسَارُوا حَتَّى نَزَلُوا مَرًّا ، قَالَ :وَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ حَتَّى نَزَلَ مَرًّا لَيْلاً ، قَالَ :فَرَأَى الْعَسْكَرَ وَالنِّيرَانَ ، فَقَالَ :مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ فَقِيلَ :هَذِهِ تَمِيمٌ ، مَحَلَتْ بِلَادُهَا فَانْتَجَعَتْ بِلَادَكُمْ ، قَالَ :وَاللهِ ، لَهَؤُلَاءِ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ مِنًى ، أَوْ قَالَ :مِثْلُ أَهْلِ مِنًى ، فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : دُلُّونِي عَلَى الْعَبَّاسِ ، فَأَتَى الْعَبَّاسَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، وَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ :يَا أَبَا سُفْيَانَ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ ، فَقَالَ :كَيْفَ أَصْنَعُ بِاللاَّتِ وَالْعُزَّى ؟.

قَالَ أَيُّوبُ :فَحَدَّثَنِي أَبُو الْخَلِيلِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْقُبَّةِ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ :إِخْرَ عَلَيْهَا ، أَمَّا وَاللهِ أَنْ لَوْ كُنْتَ خَارِجًا مِنَ الْقُبَّةِ مَا قُلْتَهَا أَبَدًا.

قَالَ :قَالَ أَبُو سُفْيَانَ :مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا :عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ.

فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ ، وَذَهَبَ بِهِ الْعَبَّاسُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارَ النَّاسُ لِطُهُورِهِمْ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ :يَا أَبَا الْفَضْلِ ، مَا لِلنَّاسِ ؟ أُمِرُوا بِشَيْءٍ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّهُمْ قَامُوا إِلَى الصَّلاَةِ ، قَالَ :فَأَمَرَهُ الْعَبَّاسُ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ كَبَّرَ ، فَكَبَّرَ النَّاسُ ، ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا ، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ :مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ طَاعَةَ قَوْمٍ جَمَعَهُمْ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا ، وَلاَ فَارِسَ الأَكَارِمَ ، وَلاَ الرُّومَ ذَاتَ الْقُرُونِ ، بِأَطْوَعَ مِنْهُمْ لَهُ.

قَالَ حَمَّادٌ :وَزَعَمَ يَزِيدُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ :يَا أَبَا الْفَضْلِ ، أَصْبَحَ ابْنُ أَخِيك وَاللهِ عَظِيمَ الْمُلْكِ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ :إِنَّهُ لَيْسَ بِمُلْكٍ وَلَكِنَّهَا النُّبُوَّةُ ، قَالَ :أَوْ ذَاكَ ، أَوْ ذَاكَ.

ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ.

قَالَ :قَالَ أَبُو سُفْيَانَ :وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ ، قَالَ :فَقَالَ الْعَبَّاسُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْ أَذِنْتَ لِي فَأَتَيْتُهُمْ ، فَدَعَوْتُهُمْ ، فَأَمَّنْتَهُمْ ، وَجَعَلْتَ لأَبِي سُفْيَانَ شَيْئًا يُذْكَرُ بِهِ ، فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ ، فَرَكِبَ بَغْلَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ وَانْطَلَقَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رُدُّوا عَلَيَّ أَبِي ، رُدُّوا عَلَيَّ أَبِي ، فَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَفْعَلَ بِهِ قُرَيْشٌ مَا فَعَلَتْ ثَقِيفٌ بِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ ، دَعَاهُمْ إِلَى اللهِ فَقَتَلُوهُ ، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ رَكِبُوهَا مِنْهُ لأُضْرِمَنَّهَا عَلَيْهِمْ نَارًا.

فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ ، فَقَالَ :يَا أَهْلَ مَكَّةَ ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا ، قَدِ اسْتُبْطِنْتُمْ بِأَشْهَبَ بَاذِلٍ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ الزُّبَيْرَ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ ، فَقَالَ لَهُمُ الْعَبَّاسُ :هَذَا الزُّبَيْرُ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَهَذَا خَالِدٌ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ ، وَخَالِدٌ مَا خَالِدٌ ؟ وَخُزَاعَةُ الْمُجَدَّعَةُ الأُنُوفِ ، ثُمَّ قَالَ :مَنْ أَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَامَوْا بِشَيْءٍ مِنَ النَّبْلِ.

ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ ، فَأَمَّنَ النَّاسَ إِلاَّ خُزَاعَةَ مِنْ بَنِي بَكْرٍ ، فَذَكَرَ أَرْبَعَةً : مِقْيَسَ بْنَ صَبَابَةَ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي سَرْحٍ ، وَابْنَ خَطَلٍ ، وَسَارَةَ مَوْلاَةَ بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ حَمَّادٌ :سَارَةُ ، فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ ، وَفِي حَدِيثِ غَيْرِهِ :قَالَ :فَقَتَلَهُمْ خُزَاعَةُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿أَلاَ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَؤُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ، أَتَخْشَوْنَهُمْ ، فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ، قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ ، وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ ، وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ﴾ قَالَ :خُزَاعَةُ ، ﴿وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ﴾ قَالَ :خُزَاعَةُ ، ﴿وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ﴾ قَالَ :خُزَاعَةُ.

(۳۸۰۵۷) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اہل مکہ کے ساتھ صلح کی اور قبیلہ خزاعہ والے رسول اللہ ﷺ کے جاہلیت میں بھی حلیف تھے اور بنو بکر قریش کے حلیف تھے۔ لہٰذا (اس صلح میں بھی) خزاعہ والے رسول اللہ ﷺ کی صلح میں داخل ہو گئے اور بنو بکر قریش کی صلح میں داخل ہو گئے۔ پھر بنو خزاعہ اور بنو بکر میں کوئی لڑائی ہوئی تو قریش نے بنو بکر کی اسلحہ اور کھانے کے ساتھ خوب مدد کی۔ اور (گویا) ان پر سایہ فگن ہو گئے۔ پس بنو بکر، قبیلہ خزاعہ پر غالب آ گئے اور بنو بکر نے قبیلہ خزاعہ کے بہت لوگ قتل کیے۔ پھر قریش کو یہ خیال ہوا کہ وہ اپنا عہد (جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا ہو) توڑ چکے ہیں۔ تو انہوں نے ابو سفیان سے کہا۔ جاؤ محمد کی طرف اور معاہدہ کی تجدید کروالو اور لوگوں میں صلح کروالو۔

۲۔ ابو سفیان چل پڑا یہاں تک کہ وہ مدینہ میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تحقیق تمہارے پاس ابو سفیان آ رہا ہے اور عنقریب وہ اپنی حاجت (پوری کیے) بغیر واپس پلٹے گا۔ چنانچہ ابو سفیان، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے ابو بکر! معاہدہ کو برقرار رکھو اور لوگوں کے درمیان صلح ہی رہنے دو۔ یا یہ الفاظ کہے کہ...... اپنی قوم کے درمیان صلح ہی رہنے دو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ یہ معاملہ میرے بس میں نہیں ہے یہ تو اللہ اور اس کے رسول کے بس میں ہے۔ راوی کہتے ہیں: ابو سفیان نے جو باتیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہیں ان میں یہ بات بھی تھی کہ۔ یہ بات نہیں ہے کہ اگر کسی قوم نے دوسری قوم کو اسلحہ اور کھانے کے ذریعہ سے مدد کی ہو اور ان پر سایہ کیا ہو تو وہ عہد کو توڑنے والے ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ یہ معاملہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بس میں ہے۔

۳۔ پھر ابو سفیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے بھی ویسی باتیں کہیں جیسی باتیں اس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا۔ کیا تم نے عہد توڑ دیا ہے؟ پس اس بارے میں جو نئی بات تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے پُرانا کر دیا ہے اور جو مضبوط اور سخت بات تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے توڑ ڈالا ہے۔ ابو سفیان کہتا ہے میں نے اس دن کی طرح قوم کو نہیں دیکھا؟ پھر ابو سفیان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم وہ کام کرو گی جس میں تم اپنی قوم کی خواتین کی سیادت کرو۔ پھر ابو سفیان نے ان سے بھی ویسی بات ذکر کی جیسی بات اس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ یہ معاملہ میرے اختیار میں نہیں ہے (بلکہ) یہ معاملہ تو اللہ اور اس کے رسول کے اختیار میں ہے۔ پھر ابو سفیان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ویسی بات ہی کہی جیسی بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب دیا۔ میں نے آج کے دن (کے آدمی) کی طرح کوئی گمراہ آدمی نہیں دیکھا! تم تو لوگوں کے سردار ہو پس تم معاہدہ کو برقرار رکھو اور لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ ابو سفیان نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور کہنے لگا۔ تحقیق میں نے لوگوں میں سے بعض کو بعض سے پناہ دے دی ہے۔

۴۔ پھر ابو سفیان چل پڑا یہاں تک کہ وہ اہل مکہ کے پاس پہنچا اور انہیں وہ بات بتلائی جو اس نے سرانجام دی تھی۔ تو انہوں نے (آگے سے) کہا۔ خدا کی قسم! ہم نے آج کے دن (کے آدمی) کی طرح کوئی قوم کا نمائندہ نہیں دیکھا۔ بخدا! نہ تو تم جنگ کی خبر

ہمارے پاس لائے ہو کہ ہم (اس سے) بچاؤ کریں اور نہ ہی تم ہمارے پاس صلح کی خبر لے کر آئے ہو کہ ہم مامون ہو جائیں۔ (لہٰذا) تم واپس جاؤ۔

۵۔ راوی کہتے ہیں: (اتنے میں) قبیلہ خزاعہ کا نمائندہ وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا اور اس نے آپ ﷺ کو مشرکین مکہ کے کئے کی خبر سنائی اور آپ ﷺ کو مدد کے لئے بلایا اور اس بات کو اس نے ان شعروں میں بیان کیا۔

(۱) اے اللہ! محمد کو اپنے اور ان کے آباء کا پرانا عہد یاد دلاتا ہوں۔

(۲) اور (یہ بات کہ) آپ والد ہیں اور ہم بیٹے ہیں۔ بلاشبہ قریش نے آپ کے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے۔

(۳) اور انہوں نے آپ کے پختہ عہد کو توڑ ڈالا ہے اور انہوں نے ہمارے لئے مقام کداء میں گھات لگایا ہے۔

(۴) اور انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ میں کسی کو (مدد کے لئے) نہیں بلاؤں گا۔ حالانکہ وہ لوگ تو تعداد میں تھوڑے اور ذلیل ہیں۔

(۵) وہ لوگ ہم پر مقام وتیر میں صبح کو حملہ آور ہوئے جبکہ ہم رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔

(۶) ہم نے اسلام قبول کیا ہے اور اپنا ہاتھ واپس نہیں کھینچا۔ پس...... اے اللہ کے رسول...... خوب سخت مدد کیجئے۔

(۷) اور آپ اللہ کے لشکروں کو ابھاریں پس یہ آپ کے پاس مدد کیلئے ایسے سمندروں کی طرح آئیں گے جو جھاگ مار رہا ہو۔

(۸) اور ان میں اللہ کے رسول بھی ہوں جن کی تلوار نیام سے باہر ہو۔ کہ اگر وہ آپ ﷺ کی ذات کو نقصان پہنچانا چاہیں تو آپ کا چہرہ غضب کی وجہ سے تمتمانے لگے۔

حماد راوی کہتے ہیں۔ ان اشعار میں سے بعض حضرت ایوب رحمہ اللہ (کی روایت) سے ہیں اور بعض دیگر اشعار حضرت یزید بن حازم رحمہ اللہ (کی روایت) سے ہیں اور ان میں سے اکثر اشعار محمد بن اسحق (کی روایت) سے ہیں۔ پھر راوی دوبارہ ایوب کی عکرمہ سے روایت کی طرف لوٹے۔

۶۔ اور فرمایا: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے شعر کہے۔

''مجھے افسوس ہے کہ ہم مکہ کی وادی میں بنو کعب کے ان لوگوں کی مدد نہ کر سکے جن کی گردنیں کاٹی جا رہی تھیں، صفوان اس بوڑھے اونٹ کی مانند ہے جس کی سرین کے سوراخ کو کشادہ کیا گیا ہو، پس یہ تو جنگ کا وقت تھا جس میں جنگ کو خوب بھڑکایا گیا تھا، اے ام مجالد کے بیٹے! جب جنگ کا میدان گرم ہو جائے اور لڑائی اپنی تیزی دکھانے لگے تو ہم سے مامون ہو کے نہ بیٹھ جا، کاش میرے اشعار، میرے نیزے کی نوک اور میرے نیزے کی سزا سہیل بن عمرو کو جا پہنچتی۔''

۷۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوچ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو لوگوں نے کوچ کر لیا اور روانہ ہو کر چل دیئے یہاں تک کہ صحابہ نبی ﷺ مقام مرالظہر ان میں اترے۔ راوی کہتے ہیں: ابوسفیان (بھی) آ رہا تھا یہاں تک کہ وہ بھی رات کے وقت مقام مرالظہر ان میں اترا۔ راوی کہتے ہیں: اس نے لشکر اور آگ کو دیکھا تو پوچھنے لگا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے (جواباً) کہا یہ بنو تمیم ہیں ان کے علاقوں میں خشک سالی آ گئی ہے اور یہ تمہارے علاقوں میں گزر بسر کے لئے آئے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ بخدا! یہ

لوگ تو اہل منیٰ سے بھی زیادہ ہیں۔ یا یہ کہا: اہل منیٰ کے مثل ہیں۔ پھر جب اس کو اس بات کا علم ہوا کہ یہ نبی کریم ﷺ (کا لشکر) ہے تو اس نے کہا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف میری راہ نمائی کرو۔ چنانچہ یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے قبہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے ابوسفیان سے کہا۔ اے ابوسفیان! اسلام لے آؤ۔ سلامتی پا جاؤ گے۔ اس نے آگے سے جواب دیا۔ میں لات اور عزیٰ کا کیا کروں گا؟

۸۔ راوی ایوب کہتے ہیں کہ مجھے ابوالخلیل نے یہ روایت سعید بن جبیر کے حوالہ سے بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے ابوسفیان سے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبہ سے باہر تھے اور ان کی گردن میں تلوار تھی۔ اس پر لید کر دے۔ ہاں بخدا! اگر تم قبہ سے باہر ہوتے تو میں تمہیں یہ بات کبھی نہ کہتا۔

۹۔ راوی کہتے ہیں۔ ابوسفیان نے پوچھا۔ یہ کون شخص ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے۔

۱۰۔ پھر راوی حضرت ایوب کی عکرمہ سے روایت کی طرف متوجہ ہوئے۔

۱۱۔ پھر ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ انہیں لے کر اپنی منزل کی طرف چل پڑے۔ پھر جب صبح ہوئی تو لوگ اپنے اپنے وضو کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: ابوسفیان نے پوچھا: اے ابوالفضل! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہیں کس کام کا حکم دیا گیا ہے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں! بلکہ یہ لوگ نماز قائم کرنے کے لئے اٹھے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو کہا تو انہوں نے بھی وضو کیا اور پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ انہیں لے کر جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نماز میں شروع ہوئے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور لوگوں نے اپنے سروں کو اٹھایا۔ (یہ منظر دیکھ کر) ابوسفیان نے کہا۔ میں نے آج کے دن (کی اطاعت) سے بڑھ کر کسی قوم کی شروع سے آخر تک، ساری جماعت کی ایسی اطاعت نہیں دیکھی۔ نہ تو فارس کے معززین کی اور نہ ہی مقتدر روم کی۔ کہ وہ آپ ﷺ کی اطاعت سے زیادہ مطیع ہوں۔

۱۲۔ حماد راوی کہتے ہیں: یزید بن حازم حضرت عکرمہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان نے کہا۔ اے ابوالفضل! خدا کی قسم! تیرا بھتیجا تو بڑی بادشاہی کا مالک ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا۔ یہ بادشاہت نہیں ہے بلکہ یہ تو نبوت ہے۔ ابوسفیان نے کہا: ہاں وہی ہے، ہاں وہی ہے۔

۱۳۔ پھر راوی عکرمہ کے واسطہ سے ایوب کی طرف لوٹے اور کہا۔ ابوسفیان نے کہا۔ قریش کی صبح کیسی ہے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ان کے پاس جاؤں اور انہیں دعوت دوں اور میں انہیں امن دے دوں۔ آپ ابوسفیان کے لئے کوئی ایسی چیز مقرر فرما دیں۔ جس سے ان کو یاد کیا جائے۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ چل پڑے اور آپ ﷺ کے کالے سفید بالوں والی پیشانی کے خچر پر سوار ہو کر چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے باپ کو میری طرف واپس کرو۔ میرے باپ کو میری طرف واپس کرو۔ کیونکہ آدمی کا چچا آدمی کے والد کے مثل ہوتا

ہے۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ قریش ان کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو قبیلہ ثقیف نے عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا۔ کہ انہوں نے تو ثقیف والوں کو اللہ کی طرف دعوت دی اور انہوں نے عروہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔ خبردار! بخدا اگر وہ لوگ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے خلاف کھڑے ہوئے تو میں انہیں آگ میں جلا دوں گا۔

۱۴۔ پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ (وہاں سے) چلے یہاں تک کہ مکہ میں پہنچ گئے اور فرمایا: اے مکہ والو! اسلام لے آؤ، سلامتی پا جاؤ گے۔ تم لوگوں کو ایک شدید معاملہ درپیش ہو چکا ہے۔ "تحقیق جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو مکہ کے بالائی طرف سے بھیجا تھا اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو مکہ کے نچلے حصہ کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا۔ یہ مکہ کے بالائی حصہ سے زبیر آ رہے ہیں اور مکہ کے تحتانی حصہ سے حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں۔ اور خالد کے بارے میں جانتے ہو کہ خالد، کون خالد؟ اور خزاعہ قبیلہ جن کے ناک کٹے ہوئے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جو کوئی اپنا اسلحہ ڈال دے گا وہ امن پالے گا پھر (اس کے بعد) جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مخالفین نے تھوڑی سی تیراندازی کی۔

۱۵۔ (لیکن) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان (مخالفین) پر غلبہ حاصل ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دے دیا۔ سوائے خزاعہ اور بنو بکر کے۔ پھر راوی نے چار نام ذکر فرمائے۔ مقیس بن صبابۃ، عبداللہ بن ابی سرح، ابن خطل، بنی ہاشم کی لونڈی سارہ، حماد راوی کہتے ہیں: حدیث ایوب میں "سارہ" کا ذکر ہے اور اس کے سوا دیگر حدیثوں میں ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس خزاعہ نے آدھا دن لڑائی کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ)۔ کیا تم ان لوگوں سے جنگ نہیں کرو گے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑا اور رسول کو (وطن سے) نکالنے کا ارادہ کیا اور وہی ہیں جنہوں نے تمہارے خلاف (چھیڑ چھاڑ کرنے میں) پہلی کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ (اگر ایسا ہے) تو اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو، اگر تم مؤمن ہو۔ ان سے جنگ کرو تا کہ اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے، انہیں رسوا کرے، ان کے خلاف تمہاری مدد کرے اور مومنوں کے دل ٹھنڈے کر دے (راوی کہتے ہی) اس سے خزاعہ مراد ہیں) اور ان کے دل کی کڑھن دور کر دے (مراد خزاعہ) اور جس کی چاہے توبہ قبول کرے (خزاعہ)

(۳۸.۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي إِسْحَاقَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ ، فَسَايَرَنَا رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِسْحَاقَ : كَيْفَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ رَعَدَتْ هَذِهِ السَّحَابَةُ بِنَصْرِ بَنِي كَعْبٍ ؟ فَقَالَ الْخُزَاعِيُّ : لَقَدْ فَصَلَتْ بِنَصْرِ بَنِي كَعْبٍ ، ثُمَّ أَخْرَجَ إِلَيْنَا رِسَالَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خُزَاعَةَ ، وَكَتَبْتُهَا يَوْمَئِذٍ ، كَانَ فِيهَا : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُدَيْلٍ ، وَبُسْرٍ ، وَسَرَوَاتِ بَنِي عَمْرٍو ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ ، الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدَ ذَلِكُمْ : فَإِنِّي لَمْ آثَمْ بِإِلِّكُمْ ، وَلَمْ أَضَعْ فِي جَنْبِكُمْ ، وَإِنَّ أَكْرَمَ أَهْلِ تِهَامَةَ عَلَيَّ أَنْتُمْ ، وَأَقْرَبُهُ رَحِمًا ، وَمَنْ تَبِعَكُمْ مِنَ الْمُطَيَّبِينَ ، وَإِنِّي قَدْ أَخَذْتُ لِمَنْ هَاجَرَ مِنْكُمْ

مِثْلَ مَا أَخَذْتُ لِنَفْسِي ، وَلَوْ هَاجَرَ بِأَرْضِهِ غَيْرَ سَاكِنِ مَكَّةَ ، إِلاَّ مُعْتَمِرًا ، أَوْ حَاجًّا ، وَإِنِّي لَمْ أَضَعْ فِيكُمْ إِنْ سَلِمْتُمْ ، وَإِنَّكُمْ غَيْرُ خَائِفِينَ مِنْ قِبَلِي ، وَلاَ مُحْصَرِينَ.

أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ قَدْ أَسْلَمَ عَلْقَمَةُ بْنُ عُلاَثَةَ ، وَابْنُ هَوْذَةَ ، وَبَايَعَا وَهَاجَرَا عَلَى مَنِ اتَّبَعَهُمَا مِنْ عِكْرِمَةَ ، وَأَخَذَ لِمَنْ تَبِعَهُ مِثْلَ مَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ ، وَإِنَّ بَعْضَنَا مِنْ بَعْضٍ فِي الْحَلاَلِ وَالْحَرَامِ ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا كَذَبْتُكُمْ ، وَلِيُحَيِّكُمْ رَبُّكُمْ.

قَالَ :وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :هَؤُلاَءِ خُزَاعَةُ ، وَهُمْ مِنْ أَهْلِي ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُمْ يَوْمَئِذٍ نُزُولٌ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَمَكَّةَ ، وَلَمْ يُسْلِمُوا حَيْثُ كَتَبَ إِلَيْهِمْ ، وَقَدْ كَانُوا حُلَفَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۰۵۸) حضرت زکریا بن ابی زائدہ سے روایت ہے کہ میں ابواسحاق کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا۔ تو بنوخزاعہ کا ایک آدمی ہمارے پاس آیا۔ ابواسحاق نے اس سے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات کیسے فرمائی تھی۔ کہ تحقیق یہ بدلی بنی کعب کی مدد کے لئے کڑک رہی ہے؟ تو اس خزاعی آدمی نے جواب دیا۔ تحقیق اس بدلی نے فیصلہ کر دیا تھا بنوکعب کی مدد کا۔ پھر اس خزاعی نے ہمیں ایک خط نکال کر دکھایا جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے خزاعہ کی طرف تھا۔ اور میں نے اس خط کو اسی دن لکھا۔ اس میں لکھا تھا۔'' اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بدیل، بسر اور سرواتِ بنی عمرو کی طرف ہے۔ پس بے شک میں تمہارے سامنے اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بہر حال اس کے بعد، میں نے تمہارا عہد نہیں توڑا اور نہ ہی میں نے تمہاری زمین کو مباح کیا ہے۔ اور اہل تہامہ میں سے میرے ہاں سب سے زیادہ تم لوگ معزز ہو۔ اور سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ اور (اسی طرح) وہ لوگ جنہوں نے تمہاری اتباع کی ہے (یعنی بنوہاشم، بنوزہرہ وغیرہ)۔ اور میں نے تم میں سے ہجرت کرنے والوں کے لئے بھی وہی پیمان باندھا ہے جو میں نے اپنے لئے باندھا ہے۔ اور اگر (تم میں سے) کوئی اپنی زمین سے (اسی طرح) ہجرت کرے کہ وہاں سکونت نہ رکھے مگر حج اور عمرہ کے لئے۔ اگر تم سلامتی قبول کر لو تو میں تمہارے بارے میں کوئی حکم نہیں دوں گا۔ اور تم لوگ میری طرف سے نہ خائف ہو اور نہ محصور۔

۲۔ اما بعد! پس بلاشبہ علقمہ بن علاثہ اور ابن ہوزہ نے اسلام قبول کر لیا اور انہوں نے اپنے تابع ...... عکرمہ ...... کے ہمراہ ہجرت کی ہے۔ اور ان کے لئے بھی اس نے وہی کچھ پیمان باندھا ہے جو اس نے اپنے لیے باندھا ہے۔ اور ہم میں سے بعض، بعض کے حکم میں ہے حلال اور حرام ہونے کے اعتبار سے۔ اور بخدا میں نے تمہیں نہیں جھٹلایا اور پس تمہارا پروردگار تمہیں حیات دے۔

۳۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے زہری سے یہ بات پہنچی کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ لوگ خزاعہ کے ہیں۔ اور یہ میرے اہل میں سے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کی طرف خط تحریر فرمایا۔ یہ لوگ اس وقت عرفات اور مکہ کے درمیان پڑاؤ کئے ہوئے تھے۔ اور یہ لوگ جناب نبی کریم ﷺ کے حلیف تھے۔

(۳۸.۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : كُفُّوا السِّلاَحَ ، إِلاَّ خُزَاعَةَ عَنْ بَنِي بَكْرٍ ، فَأَذِنَ لَهُمْ حَتَّى صَلَّوُا الْعَصْرَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : كُفُّوا السِّلاَحَ ، فَلَقِيَ مِنَ الْغَدِ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ رَجُلاً مِنْ بَنِي بَكْرٍ فَقَتَلَهُ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ خَطِيبًا ، فَقَالَ : إِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللهِ مَنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ ، وَمَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ ، وَمَنْ قَتَلَ بِذُحُولِ الْجَاهِلِيَّةِ. (احمد ۲۰۷)

(۳۸۰۵۹) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح۔ مکہ والے دن ارشاد فرمایا۔ سوائے خزاعہ کے بنوبکر سے (بقیہ لوگ) اسلحہ روک لو۔ اور آپ ﷺ نے خزاعہ کو اجازت دی یہاں تک کہ انہوں نے نماز عصر پڑھ لی پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا۔ تم (بھی) اسلحہ روک لو۔ اس کے بعد اگلے دن بنوخزاعہ کا ایک آدمی بنوبکر کے ایک آدمی سے ملا تو اس نے بنوبکر کے آدمی کو مزدلفہ میں قتل کر دیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ لوگوں میں سب سے زیادہ دشمنی کرنے والا شخص وہ ہے جو (کسی کو) حرم میں قتل کرے اور (وہ) جو اپنے قاتل کے علاوہ (کسی کو) قتل کر ڈالے اور (وہ) جو جاہلیت کے انتقام میں قتل کرے۔

(۳۸.۶۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، وَفِي الْبَيْتِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا ، تُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُبَّتْ كُلُّهَا لِوُجُوهِهَا ، ثُمَّ قَالَ : ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ ، فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، فَرَأَى فِيهِ تِمْثَالَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ، وَقَدْ جَعَلُوا فِي يَدِ إِبْرَاهِيمَ الأَزْلاَمَ يَسْتَقْسِمُ بِهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَاتَلَهُمَ اللَّهُ ، مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَسْتَقْسِمُ بِالأَزْلاَمِ ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَعْفَرَانٍ ، فَلَطَّخَهُ بِتِلْكَ التَّمَاثِيلِ.

(۳۸۰۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ میں (بھی) داخل ہوئے اور بیت اللہ کے گرد تین سو ساٹھ بت ایسے موجود تھے جن کی خدا کے سوا عبادت کی جاتی تھی...... راوی بیان کرتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے ان بتوں کے بارے میں حکم فرمایا تو تمام بتوں کو اوندھے منہ گرا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق آن پہنچا اور باطل مٹ گیا اور یقیناً باطل ایسی ہی چیز ہے جو مٹنے والی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے اور آپ ﷺ نے بیت اللہ میں دو رکعات نماز ادا فرمائی۔ اور آپ ﷺ نے بیت اللہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی (طرف منسوب) تصویریں دیکھیں اس حال میں کہ ان کے ہاتھوں میں مشرکین نے تیروں (کی تصویر) بنائی ہوئی تھی جن کے ذریعہ سے قسمت آزمائی کی جاتی تھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے (یہ منظر دیکھ کر) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان

(مشرکین) کو ہلاک کرے، ابراہیم علیہ السلام تو تیروں سے قسمت آزمائی نہیں کرتے تھے۔ پھر جناب نبی کریم ﷺ نے زعفران منگوایا اور اس کے ذریعہ آپ ﷺ نے ان تصاویر کو مسخ فرما دیا۔

(۳۸۰۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا ، فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ كَانَ فِي يَدِهِ ، وَيَقُولُ : ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ ﴿جَاءَ الْحَقُّ ، وَمَا يُبْدِءُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ﴾.

(بخاری ۲۴۷۸۔ مسلم ۱۴۰۸)

(۳۸۰۶۱) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کے گرد تین سو ساٹھ بت موجود تھے۔ پس آپ ﷺ نے ان کو اس لکڑی سے مارنا شروع فرمایا جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی اور فرمایا۔ ''حق آن پہنچا اور باطل مٹ گیا اور یقیناً باطل ایسی ہی چیز ہے جو مٹنے والی ہے''۔ ''حق آ چکا ہے اور باطل میں نہ کچھ شروع کرنے کا دم ہے اور نہ دوبارہ کرنے کا۔

(۳۸۰۶۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : انْطَلَقَ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى بِي الْكَعْبَةَ ، فَقَالَ : اجْلِسْ ، فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِ الْكَعْبَةِ ، وَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبَيَّ ، ثُمَّ قَالَ لِي : انْهَضْ بِي ، فَنَهَضْتُ بِهِ ، فَلَمَّا رَأَى ضَعْفِي تَحْتَهُ ، قَالَ : اجْلِسْ ، فَجَلَسْتُ فَنَزَلَ عَنِّي ، وَجَلَسَ لِي ، فَقَالَ : يَا عَلِيُّ ، اصْعَدْ عَلَى مَنْكِبَيَّ ، فَصَعِدْتُ عَلَى مَنْكِبِهِ ، ثُمَّ نَهَضَ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا نَهَضَ بِي خُيِّلَ إِلَيَّ أَنِّي لَوْ شِئْتُ نِلْتُ أُفُقَ السَّمَاءِ ، فَصَعِدْتُ عَلَى الْكَعْبَةِ ، وَتَنَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِي : أَلْقِ صَنَمَهُمُ الأَكْبَرَ ، صَنَمَ قُرَيْشٍ ، وَكَانَ مِنْ نُحَاسٍ ، وَكَانَ مَوْتُودًا بِأَوْتَادٍ مِنْ حَدِيدٍ فِي الأَرْضِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَالِجْهُ ، فَجَعَلْتُ أُعَالِجُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِي : إِيهٍ ، فَلَمْ أَزَلْ أُعَالِجُهُ حَتَّى اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ ، فَقَالَ : اقْذِفْهُ ، فَقَذَفْتُهُ وَنَزَلْتُ. (حاکم ۳۶۶۔ احمد ۸۴)

(۳۸۰۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ساتھ لے کر چلے یہاں تک کہ آپ ﷺ مجھے لے کر کعبہ میں پہنچے اور پھر فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ میں کعبہ کی ایک جانب بیٹھ گیا اور رسول اللہ ﷺ میرے کندھوں پر سوار ہوئے اور پھر مجھے فرمایا۔ مجھے لے کر اُوپر اٹھو۔ میں آپ ﷺ کو لے کر اُوپر اٹھا لیکن (جب) آپ ﷺ کو اٹھا کر کھڑے ہونے میں کمزوری دیکھی تو پھر فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ میں نیچے بیٹھ گیا اور آپ ﷺ میرے اوپر سے اُتر گئے پھر آپ ﷺ میرے لئے بیٹھ گئے اور فرمایا۔ اے علی! میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ۔ پس میں آپ ﷺ کے کندھوں پر سوار ہو گیا پھر جناب نبی کریم ﷺ مجھے لے کر اُوپر کی طرف بلند ہوئے۔ جب آپ ﷺ مجھے لے کر اُوپر اٹھے تو مجھے یہ خیال ہوا کہ اگر میں چاہوں تو میں آسمان افق کو بھی ہاتھ میں لا سکتا ہوں پھر میں کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا اور رسول اللہ ﷺ ایک طرف ہٹ گئے اور مجھے ارشاد فرمایا۔ (اوپر موجود) بتوں

میں سے سب سے بڑے بت کو جو کہ قریش ہے نیچے پھینک دو۔ اور وہ بت تانبے کا تھا اور لوہے کی کیلوں کے ساتھ چھت پر گاڑھا ہوا تھا۔ تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: اس کو ہلاؤ۔ چنانچہ میں نے اس کو ہلانا شروع کیا اور آپ ﷺ مجھے فرماتے جا رہے تھے۔ اور ہلاؤ، اور ہلاؤ۔ پس میں اس کو ہلاتا رہا یہاں تک کہ وہ بت میرے قابو میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس کو نیچے پھینک دو۔ چنانچہ میں نے اس بت کو نیچے پھینک دیا اور پھر میں (خود بھی) نیچے اُتر آیا۔

(٣٨٠٦٣) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَصُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي الْبَيْتِ، وَفِي أَيْدِيهِمَا الْقِدَاحُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لإِبْرَاهِيمَ وَلِلْقِدَاحِ ؟ وَاللهِ مَا اسْتَقْسَمَ بِهَا قَطُّ، ثُمَّ أَمَرَ بِثَوْبٍ فَبُلَّ وَمَحَى بِهِ صُوَرَهُمَا.

(۳۸۰۶۳) حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن تشریف لائے۔ بیت اللہ میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی تصاویر تھیں۔ اور ان کے ہاتھوں میں تیر تھے۔ تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام اور تیروں کا (آپس میں) کیا جوڑ ہے؟ بخدا! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی تیروں کے ذریعہ قسمت آزمائی نہیں کی۔ پھر آپ ﷺ نے کپڑا لانے کا حکم دیا اور اس کو تر کر کے ان حضرات کی تصاویر کو مٹا دیا گیا۔

(٣٨٠٦٤) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَالأَنْصَابُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ، فَجَعَلَ يُكْفِؤُهَا لِوُجُوهِهَا ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا ، فَقَالَ : أَلاَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَامٌ أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي ، غَيْرَ أَنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا ، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا ، وَلاَ تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلاَّ أَنْ تُعَرَّفَ ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِلاَّ الإِذْخِرَ ، لِصَاغَتِنَا وَبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا ، فَقَالَ : إِلاَّ الإِذْخِرَ ، إِلاَّ الإِذْخِرَ. (بخاری ۴۳۱۳)

(۳۸۰۶۴) حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو رکن اور مقام کے درمیان بت پڑے ہوئے تھے۔ پس آپ ﷺ نے اُن بتوں کو اوندھے منہ گرا دیا۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا۔ ''خبردار! مکہ قیامت کے دن تک ہمیشہ کے لئے حرم (محترم) ہے۔ مجھ سے پہلے بھی یہ خطہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا۔ اور نہ ہی میرے بعد یہ خطہ کسی کے لئے حلال ہوگا۔ ہاں اتنی بات ہے کہ میرے لئے اس مقام کو دن کے کچھ حصہ کے لیے حلال کر دیا گیا ہے۔ اس علاقہ (مکہ) کی گھاس کو نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے شکار کو بدکایا نہیں جائے گا اور نہ ہی اس کے درختوں کو کاٹا جائے گا۔ اور نہ ہی اس میں گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے گا اِلّا یہ کہ اس لقطہ کی تعریف کرنے کا ارادہ ہو۔'' (یہ بات سن کر) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اذخر (گھاس کی قسم) کو مستثنیٰ کر دیجئے ہمارے لوہاروں، گھروں اور قبروں میں استعمال کے لیے۔ نبی کریم ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ ہاں اذخر مستثنیٰ ہے۔ ہاں اذخر مستثنیٰ ہے۔

(٣٨٠٦٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ صُورَةً ، فَأَمَرَنِي فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ تِلْكَ الصُّورَةَ وَيَقُولُ :قَاتَلَ اللَّهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لاَ يَخْلُقُونَ.

(۳۸۰۶۵) حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صَلَّانِیْنِمَ کے ہمراہ بیت اللہ میں داخل ہوا۔ تو آپ صَلَّانِیْنِمَ نے بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں۔ تو آپ صَلَّانِیْنِمَ نے مجھے حکم فرمایا اور میں آپ صَلَّانِیْنِمَ کے پاس ایک ڈول پانی لے کر حاضر ہوا۔ آپ صَلَّانِیْنِمَ نے اُن تصویروں پر پانی مارنا شروع فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ اللہ پاک اس قوم کو ہلاک فرمائے جو ان چیزوں کی تصویر بناتی ہے جس کو وہ پیدا نہیں کرتی۔

(٣٨٠٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَاءَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ :لاَ تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(احمد ۴۱۲۔ طبرانی ۳۳۳۵)

(۳۸۰۶۶) حضرت حارث بن مالک بن برصاء سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صَلَّانِیْنِمَ نے فتح مکہ والے دن ارشاد فرمایا۔ آج کے بعد قیامت کے دن تک (مکہ میں) لڑائی نہیں لڑی جائے گی۔

(٣٨٠٦٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطِيعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا.

(۳۸۰۶۷) حضرت عبداللہ بن مطیع، اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّانِیْنِمَ نے ارشاد فرمایا۔ آج کے دن کے بعد ہمیشہ کے لئے (یہ حکم ہے کہ) کوئی قریشی قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٣٨٠٦٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :زَعَمَ السُّدِّيُّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ ، أَمَّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلاَّ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ ، وَقَالَ :اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ :عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ خَطَلٍ ، وَمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ.

فَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَطَلٍ فَأُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ، فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارٌ ، فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا ، وَكَانَ أَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ ، وَأَمَّا مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوقِ فَقَتَلُوهُ.

وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ ، فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِينَةِ لأَهْلِ السَّفِينَةِ :أَخْلِصُوا ، فَإِنَّ آلِهَتَكُمْ لاَ تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هَاهُنَا ، فَقَالَ عِكْرِمَةُ :وَاللهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّينِي فِي الْبَحْرِ إِلاَّ الإِخْلاَصُ مَا يُنَجِّينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ ، اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَهْدًا إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ ، أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا حَتَّى أَضَعَ يَدَيَّ فِي يَدِهِ ،

فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا ، قَالَ :فَجَاءَ فَأَسْلَمَ.

وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ ، فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ لِلْبَيْعَةِ ، جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَايِعْ عَبْدَ اللهِ ، قَالَ :فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا ، كُلُّ ذَلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ :أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ ؟ قَالُوا :وَمَا يُدْرِينَا يَا رَسُولَ اللهِ مَا فِي نَفْسِكَ ، أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ ؟ قَالَ :إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ أَعْيُنٍ.

(حاکم ۵۴۔ ابویعلی ۷۵۳)

(۳۸۰۶۸) حضرت مصعب بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو جناب نبی کریم ﷺ نے تمام لوگوں کو امن دے دیا سوائے چار مرد اور دو عورتوں کے، اور ارشاد فرمایا: تم لوگ ان کو اگرچہ کعبہ کے پردوں میں بھی لپٹا ہوا پاؤ ان کو تب بھی قتل کر ڈالو۔ (وہ یہ لوگ تھے) عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن ابی سرح، پھر عبداللہ بن خطل کو تو اس حالت میں پایا گیا کہ وہ (واقعۃً) کعبہ کے پردوں میں لپٹا ہوا تھا۔ تو اس کی طرف حضرت سعید بن حُریث اور عمار (دونوں) لپکے لیکن حضرت سعید، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ گئے اور یہ سعید، عمار سے زیادہ جوان تھے۔ اور انہوں نے ابن خطل کو قتل کر دیا۔ اور مقیس بن صُبابہ کو لوگوں نے بازار میں پالیا اور اس کو (وہیں) قتل کر دیا اور رہا عکرمہ، تو سمندر میں (کشتی پر) سوار ہوا تو ان (کشتی والوں) کو تیز آندھی نے آلیا۔ چنانچہ کشتی والوں نے سواروں سے کہنا شروع کیا۔ (خدا کو) خالص طریقہ سے پکارو، کیونکہ تمہارے معبودان (باطلہ) یہاں پر تمہیں کسی شی کا فائدہ نہیں دیں گے۔ عکرمہ نے (دل میں) کہا۔ بخدا! اگر مجھے اس سمندر میں خالص طریقہ پر (خدا کو) پکارنا ہی نجات دے سکتا ہے تو پھر خشکی پر بھی یہی نجات دے سکتا ہے۔ اے اللہ! میرا تیرے ساتھ عہد ہے کہ اگر آپ مجھے اس موجودہ مصیبت سے عافیت عطا کریں گے تو میں حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھ دوں گا میں ضرور بالضرور ان کو معاف کرنے والا اور کرم کرنے والا پاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا معاملہ یہ ہوا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں (جا کر) چھپ گیا پھر جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، ان کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں آنجناب ﷺ کی خدمت میں کھڑا کر دیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! عبداللہ سے بیعت لے لیجئے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُوپر اُٹھایا اور ان کی طرف تین مرتبہ دیکھا۔ ہر مرتبہ آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ پھر تین مرتبہ کے بعد آپ ﷺ نے ان کو بیعت فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی سمجھ دار آدمی موجود نہیں تھا جو اس کو (مارنے) کھڑا ہو جاتا جبکہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے اپنا ہاتھ اس کی بیعت لینے سے روکا ہو

اٹھا۔ اور اس کو قتل کر دیتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کیا علم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی آنکھ کے ساتھ اشارہ کیوں نہیں کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی نبی کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ اس کی آنکھ خیانت کرنے والی ہو۔

(۳۸۰۶۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ ، فَلَمَّا أَنْ دَخَلَ نَزَعَهُ ، فَقِيلَ لَهُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ :اقْتُلُوهُ.

(۳۸۰۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خود اتار دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہے ابن خطل، کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مار ڈالو۔

(۳۸۰۷۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ؛ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَتَلَ ابْنَ خَطَلٍ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ.

(۳۸۰۷۰) حضرت ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابو برزہ نے ابن خطل کو اس حالت میں قتل کیا کہ وہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔

(۳۸۰۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ ثَمَانِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ ، فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِلْمًا ، فَعَفَا عَنْهُمْ ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ :﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾. (مسلم ۱۴۴۲۔ ابو داؤد ۲۶۸۱)

(۳۸۰۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ میں سے اسی (۸۰) افراد، جبل تنعیم سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر (حملہ کے لئے) اُترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صحیح وسالم پکڑ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف فرما دیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترجمہ) اور وہی اللہ ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان تک پہنچنے سے روک دیا۔ جبکہ وہ تمہیں اُن پر قابو دے چکا تھا۔

(۳۸۰۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ :قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ ، تَعْنِي ضَفَائِرَ.

(۳۸۰۷۲) حضرت مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ام ہانی بیان کرتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر چار چوٹیاں تھیں۔

(۳۸.۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

(۳۸۰۷۳) حضرت جابر سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ مکہ میں اس حالت میں اندر داخل ہوئے کہ آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۳۸.۷٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ (ح) وَعَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ حِينَ دَخَلَهَا وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِشُقَّةِ بُرْدٍ أَسْوَدَ ، فَطَافَ عَلَى رَاحِلَتِهِ الْقَصْوَاءِ ، وَفِي يَدِهِ مِحْجَنٌ يَسْتَلِمُ بِهِ الأَرْكَانَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : فَمَا وَجَدْنَا لَهَا مُنَاخًا فِي الْمَسْجِدِ ، حَتَّى نَزَلَ عَلَى أَيْدِي الرِّجَالِ ، ثُمَّ خُرِجَ بِهَا حَتَّى أُنِيخَتْ فِي الْوَادِي ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ عَلَى رِجْلَيْهِ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَضَعَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِآبَائِهَا ، النَّاسُ رَجُلاَنِ : فَبَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللهِ ، وَكَافِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللهِ ، أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى ، وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ أَقُولُ هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

قَالَ : ثُمَّ عَدَلَ إِلَى جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، فَأُتِيَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ، فَغَسَلَ مِنْهَا وَجْهَهُ ، مَا تَقَعُ مِنْهُ قَطْرَةٌ إِلاَّ فِي يَدِ إِنْسَانٍ ، إِنْ كَانَتْ قَدْرَ مَا يَحْسُوهَا حَسَاهَا ، وَإِلاَّ مَسَحَ بِهَا ، وَالْمُشْرِكُونَ يَنْظُرُونَ ، فَقَالُوا : مَا رَأَيْنَا مَلِكًا قَطُّ أَعْظَمَ مِنَ الْيَوْمِ ، وَلاَ قَوْمًا أَحْمَقَ مِنَ الْيَوْمِ.

ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلاً ، فَرَقَى عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ ، فَأَذَّنَ بِالصَّلاَةِ ، وَقَامَ الْمُسْلِمُونَ فَتَجَرَّدُوا فِي الأُزُرِ ، وَأَخَذُوا الدِّلاَءَ ، وَارْتَجَزُوا عَلَى زَمْزَمَ يَغْسِلُونَ الْكَعْبَةَ ، ظَهْرَهَا وَبَطْنَهَا ، فَلَمْ يَدَعُوا أَثَرًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلاَّ مَحَوْهُ ، أَوْ غَسَلُوهُ. (ترمذی ۳۲۷۰)

(۳۸۰۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ سیاہ رنگ کی چادر کی پگڑی کے شملہ کو اپنے چہرے پر ڈالے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی قصواء اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک خمدار سوٹی تھی جس کے ذریعہ سے آپ ﷺ ارکان کا استلام کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہم نے آپ ﷺ کی اونٹنی کے لئے مسجد میں بٹھانے کی جگہ نہ پائی تو آپ ﷺ لوگوں کے ہاتھوں پر نیچے تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ ﷺ کی اونٹنی کو باہر نکالا گیا اور اس کو وادی میں بٹھایا گیا پھر جناب نبی کریم ﷺ نے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف کی اور ایسی ثنا بیان کی جس کے آپ اہل تھے اور فرمایا:

۲۔ اے لوگو! تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور ونخوت ختم کر دیا ہے اور جاہلیت کے زمانہ پر اپنے آباء کے ذریعہ اظہار عظمت کو بھی ختم کر دیا ہے۔ (اب) لوگ دو قسم پر ہیں۔ نیک اور متقی آدمی اللہ تعالیٰ کے قابل عزت وتکریم ہے اور کافر، بد بخت اللہ تعالیٰ پر ہلکا اور بے وزن ہے۔ اے لوگوں! بلاشبہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (ترجمہ) اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لئے تقسیم کیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ہر چیز سے باخبر ہے۔ میں یہ بات کہتا ہوں اور اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طالب ہوں۔

۳۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جناب نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک طرف چل دیئے۔ آپ ﷺ کے پاس زمزم کے پانی کا ایک ڈول لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے اپنا چہرہ مبارک دھویا۔ اس کے دھوون میں سے ہر ایک قطرہ بھی انسانی ہاتھ ہی میں گرا۔ پھر اگر وہ قطرہ اتنا ہوتا جس کو پیا جا سکتا تھا تو وہ آدمی اس کو پی لیتا وگرنہ اس کو اپنے اوپر مَل لیتا۔ مشرکین مکہ (یہ منظر) دیکھ رہے تھے۔ تو وہ کہنے لگے۔ ہم نے (جو بادشاہت) آج دیکھی ہے اس سے بڑی بادشاہی کبھی نہیں دیکھی اور نہ ہی ایسی قوم دیکھی ہے جو آج دیکھی ہوئی قوم سے زیادہ بیوقوف ہے۔

۴۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا چنانچہ وہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گئے اور انہوں نے نماز کے لئے اذان دی۔ اور مسلمان اٹھ کھڑے ہوئے اور محض ازار بند پہنے ہوئے انہوں نے ڈول پکڑ لیے اور زمزم پر شعر کہتے ہوئے پہنچ گئے اور کعبہ کو انہوں نے اندر باہر سے دھوڈالا اور مشرکین کے کسی اثر کو کعبہ میں باقی نہیں چھوڑا بلکہ اس کو مٹا دیا یا دھو دیا۔

(۳۸۰۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالاَ :وَكَانَ بِهَا يَوْمَئِذٍ سِتُّونَ وَثَلاَثُ مِئَةِ وَثَنٍ عَلَى الصَّفَا ، وَعَلَى الْمَرْوَةِ صَنَمٌ ، وَمَا بَيْنَهُمَا مَحْفُوفٌ بِالأَوْثَانِ ، وَالْكَعْبَةُ قَدْ أُحِيطَتْ بِالأَوْثَانِ ، قَالَ :فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ :فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَضِيبٌ يُشِيرُ بِهِ إِلَى الأَوْثَانِ ، فَمَا هُوَ إِلاَّ أَنْ يُشِيرَ إِلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَيَتَسَاقَطَ ، حَتَّى أَتَى إِسَافًا وَنَائِلَةَ ، وَهُمَا قُدَّامَ الْمَقَامِ ، مُسْتَقْبِلُ بَابَ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ :عَفِّرُوهُمَا ، فَأَلْقَاهُمَا الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ :قُولُوا ، قَالُوا :مَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :قُولُوا :صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

(۳۸۰۷۵) حضرت یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی اور محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ اس دن (فتح مکہ کے دن) کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے۔ صفا اور مروہ پر بھی ایک بت تھا ان کے درمیان (کی جگہ تو) بتوں سے اٹی ہوئی تھی اور کعبہ کے گرد بھی بتوں کا احاطہ تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ محمد ابن المنکدر کہتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس کے ذریعہ سے آپ ﷺ بتوں کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ ان بتوں میں سے جس بت کی طرف بھی جناب نبی کریم ﷺ

اشارہ فرماتے وہ بت گر جاتا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اساف اور نائلہ (نامی) بت کے پاس پہنچے یہ دونوں کعبہ کے سامنے مقام کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ان دونوں کو خاک میں ملا دو۔ چنانچہ مسلمانوں نے ان دونوں بتوں کے نیچے گرا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو: اللہ کا وعدہ سچا ثابت ہوا اور اس نے اپنے بندہ کی مدد کی اور اکیلے ہی تمام لشکروں کو شکست دے دی۔

(٣٨٠٧٦) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلاً مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ ، بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ ، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ، أَلاَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي ، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ كَانَ بَعْدِي ، أَلاَ وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، أَلاَ وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ ، حَرَامٌ ، لاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا ، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا ، وَلاَ يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلاَّ مُنْشِد ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ : إِمَّا أَنْ يَقْتُلَ ، وَإِمَّا أَنْ يُفَادِيَ أَهْلَ الْقَتِيلِ.
قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : أَبُو شَاهٍ ، فَقَالَ : اُكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : اُكْتُبُوا لأَبِي شَاهٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ : إِلاَّ الإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلاَّ الإِذْخِرَ.

(۳۸۰۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوخزاعہ نے فتح مکہ کے سال بنولیث کے ایک آدمی کو اپنے اس مقتول کے بدلے میں قتل کیا جس کو بنولیث نے (کبھی) قتل کیا تھا۔ اس بات کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو ہاتھیوں والوں سے محفوظ رکھا اور مکہ پر اپنے رسول اور اہل ایمان کو (لڑائی کے لئے) مسلط فرمایا۔ خبردار! یہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا۔ خبردار! میرے لئے بھی یہ مکہ دن کی ایک گھڑی (ہی) کے لیے حلال کیا گیا تھا خبردار! میری اس گھڑی میں مکہ حرام ہے۔ اس کا کانٹا بھی نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے درخت کو بھی نہیں کاٹا جائے گا اور اس کی گری پڑی چیز کو نہیں اٹھائے گا مگر تعریف کرنے والا۔ اور جس کا کوئی قتل کیا گیا ہو تو اس کو دو چیزوں میں اختیار ہے۔ یا تو وہ بھی قتل ہو اور یا اہل مقتول کو فدیہ دے دے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ کے پاس ایک صاحب، ابوشاہ نامی، حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! مجھے (یہ بات) لکھ دیں۔ آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا۔ ابوشاہ کو (یہ بات) لکھ دو۔ پھر قریش کے ایک آدمی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! اذخر کو مستثنیٰ کر دیجئے کیونکہ ہم اس کو اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اذخر مستثنیٰ ہے۔

(٣٨٠٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الدُّؤَلِ بْنِ بَكْرٍ : لَوَدِدْتُ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ مِنْهُ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ : انْطَلِقْ

مَعِی ، فَقَالَ : إِنِّی أَخَافُ أَنْ تَقْتُلَنِی خُزَاعَةُ ، فَلَمْ یَزَلْ بِهِ حَتَّى انْطَلَقَ ، فَلَقِیَهُ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ ، فَعَرَفَهُ فَضَرَبَ بَطْنَهُ بِالسَّیْفِ ، قَالَ : قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُمْ سَیَقْتُلُونَنِی ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَیْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَرَّمَ مَكَّةَ ، لَیْسَ النَّاسُ حَرَّمُوهَا ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِی سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، وَهِیَ بَعْدُ حَرَمٌ ، وَإِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللهِ ثَلاَثَةٌ : مَنْ قَتَلَ فِیهَا ، أَوْ قَتَلَ غَیْرَ قَاتِلٍ ، أَوْ طَلَبَ بِذُحُولِ الْجَاهِلِیَّةِ ، فَلأَدِیَنَّ هَذَا الرَّجُلَ.

قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ : فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِیثِ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ ، فَقُلْتُ : أَعْدَى اللَّهَ ، فَقَالَ : أَعْدَى.

(۳۸۰۷۷) حضرت زہری روایت بیان کرتے ہیں کہ بنودؤل بن بکر کے ایک آدمی نے کہا۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کروں اور آپ ﷺ سے کچھ ارشادات سنوں۔ چنانچہ اس نے ایک آدمی سے کہا۔ تم میرے ساتھ چلو۔ اس آدمی نے کہا۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں بنوخزاعہ کے لوگ مجھے قتل نہ کر دیں۔ (بہر حال) یہ اس کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی اس کو ملا اور اس نے اس کو پہچان لیا اور اس نے اس کے پیٹ میں تلوار ماری۔ اس مقتول نے کہا۔ میں نے تمہیں (پہلے) خبر دی تھی کہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے۔ پھر یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے (خود) مکہ کو حرم بنایا ہے لوگوں نے مکہ کو حرم نہیں بنایا۔ یہ مکہ تو میرے لئے دن کی ایک گھڑی میں حلال ہوا تھا اور اس کے بعد ابھی تک حرام ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے والے تین لوگ ہیں۔ ① وہ آدمی جو مکہ میں قتل کرے۔ ② وہ آدمی جو غیر قاتل کو قتل کرے۔ ③ وہ آدمی جو جاہلیت کے انتقام مانگے۔ پس البتہ میں (خود) اس آدمی کی دیت دوں گا۔''

(۳۸۰۷۸) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ ابْنِ إِدْرِیسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ لَمَّا جَائَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَبِی سُفْیَانَ ، فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : یَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبَا سُفْیَانَ رَجُلٌ یُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ ، فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَیْئًا؟ قَالَ ، نَعَمْ، مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِی سُفْیَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ.

(ابوداؤد ۳۰۱۵۔ بیہقی ۳۰۱۶)

(۳۸۰۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کے سال حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابوسفیان نے مقام مرالظہر ان میں اسلام قبول کیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ابوسفیان ایسا آدمی ہے جو فخر کو پسند کرتا ہے۔ اگر آپ ﷺ اس کے لئے کوئی ایسی (فخریہ) چیز مقرر فرما دیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے تو وہ مامون ہوگا اور جو کوئی شخص اپنا دروازہ بند کر لے وہ بھی مامون ہوگا۔

(۳۸۰۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذِهِ حَرَمٌ ، يَعْنِي مَكَّةَ ، حَرَّمَهَا اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ ، وَوَضَعَ هَذَيْنِ الأَخْشَبَيْنِ ، لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي ، وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلاَّ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهَا ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا ، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا ، وَلاَ تُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلاَّ لِمُنْشِدٍ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ لاَ صَبْرَ لَهُمْ عَنِ الإِذْخِرِ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُنْيَانِهِمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلاَّ الإِذْخِرَ.

(دار قطني ۲۳۵۔ طحاوی ۲۶۰)

(۳۸۰۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مقام حرم ہے یعنی مکہ۔ جس دن اللہ تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا تھا اسی دن سے اس کو حرمت بخشی تھی۔ یہ زمین مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں کی گئی اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگی۔ اور میرے لئے بھی محض دن کی ایک گھڑی حلال کی گئی ہے۔ اس کے کانٹے کو نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے شکار کو نہیں بدکایا جائے گا۔ اور اس کے گھاس کو نہیں کاٹا جائے گا اور نہ ہی اس کے گمشدہ مال کو اٹھایا جائے گا لیکن تعریف کرنے والے کو اٹھانا درست ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اہل مکہ کو اذخر گھاس سے رُکنا مشکل ہے کیونکہ وہ اپنی بنیادوں اور لوہے کے کام میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذخر مستثنیٰ ہے۔

(۳۸۰۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ صَعِدَ بِلاَلٌ الْبَيْتَ فَأَذَّنَ ، فَقَالَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ لِلْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ : أَلاَ تَرَى إِلَى هَذَا الْعَبْدِ ، فَقَالَ الْحَارِثُ : إِنْ يَكْرَهْهُ اللَّهُ يُغَيِّرْهُ.

(۳۸۰۸۰) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی چھت پر چڑھ گئے اور اذان دی۔ تو صفوان بن امیہ نے حارث بن ہشام سے کہا۔ کیا تم یہ غلام نہیں دیکھ رہے؟ حارث نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ کو یہ ناپسند ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دیتے۔

(۳۸۰۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ بِلاَلاً أَذَّنَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوْقَ الْكَعْبَةِ.

(۳۸۰۸۱) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے دن بیت اللہ کی چھت پر اذان دی۔

(۳۸۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنَ الْمَدِينَةِ بِثَمَانِيَةِ آلاَفٍ ، أَوْ عَشَرَةِ آلاَفٍ ، وَمِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بِأَلْفَيْنِ. (ابن سعد ۱۳۹)

(۳۸۰۸۲) حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مدینہ منورہ سے آٹھ ہزار، یا دس ہزار کے لشکر کے ہمراہ نکلے تھے۔ اور اہل مکہ میں سے دو ہزار لوگ تھے۔

(۳۸۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى

عَقِیلِ بْنِ أَبِی طَالِبٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِی طَالِبٍ ، قَالَتْ : لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ ، قَالَتْ : فَخَبَّأْتُهُمَا فِي بَيْتِي ، فَدَخَلَ عَلَيَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ : لأَقْتُلَنَّهُمَا ، قَالَتْ : فَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ فِي جَفْنَةٍ ، إِنَّ فِيهَا أَثَرَ الْعَجِينِ ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ.

فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُسْلِهِ ، أَخَذَ ثَوْبًا فَتَوَشَّحَ بِهِ ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مِنَ الضُّحَى ، ثُمَّ أَقْبَلَ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا وَأَهْلاً بِأُمِّ هَانِءٍ ، مَا جَاءَ بِكَ ؟ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي ، فَدَخَلَ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَاتِلُهُمَا ، فَقَالَ : لاَ ، قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِءٍ ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ.

(۳۸۰۸۳) حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو میرے سسرال بنو مخزوم میں سے دو آدمی میری طرف بھاگ کر آ گئے۔ ام ہانی کہتی ہیں۔ پس میں نے انہیں اپنے گھروں میں چھپا دیا۔ پھر میرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب میرے ہاں آئے اور کہنے لگے، میں ضرور بالضرور ان دونوں کو قتل کر دوں گا۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے ان دونوں آدمیوں کو (کمرہ میں داخل کر کے) دروازہ بند کر دیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ کے بالائی مقام پر حاضر ہوئی تب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹب میں غسل فرما رہے تھے جس میں گوندھے آٹے کے اثرات تھے اور حضرت فاطمہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پردہ کیے ہوئے تھی۔

پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، اپنے غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے پکڑے اور زیب تن فرمائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعات نماز ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (میری طرف) متوجہ ہوئے اور فرمایا: ام ہانی! مرحبا خوش آمدید۔ کس غرض سے آئی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میرے سسرالی رشتہ داروں میں سے دو بندے (پناہ کے لئے) میری طرف بھاگ کر آئے ہیں اور پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میرے پاس آ گئے اور اب علی رضی اللہ عنہ کا ارادہ ان دونوں کو قتل کرنے کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نہیں! یقین کرو۔ اے ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی ہے ہم نے بھی اس کو پناہ دی اور جس کو تم نے امن دیا ہے اس کو ہم نے بھی امن دیا ہے۔

(۳۸۰۸٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ : ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ ، قَالَ : قَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَتَمَهَا ، وَقَالَ : النَّاسُ حَيِّزٌ ، وَأَنَا وَأَصْحَابِي حَيِّزٌ ، وَقَالَ : لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ. فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ : كَذَبْتَ ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ، وَهُمَا قَاعِدَانِ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ : لَوْ شَاءَ هَذَانِ لَحَدَّثَاكَ ، وَلَكِنْ هَذَا يَخَافُ أَنْ تَنْزِعَهُ عَنْ

عِرَافَةِ قَوْمِهِ ، وَهَذَا يَخْشَى أَنْ تَنْزِعَهُ عَنِ الصَّدَقَةِ ، فَسَكَتَا ، فَرَفَعَ مَرْوَانُ الدِّرَّةَ لِيَضْرِبَهُ ، فَلَمَّا رَأَيَا ذَلِكَ ، قَالَا :صَدَقَ. (احمد ۲۲۔ طبرانی ۴۴۴۴)

(۳۸۰۸۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورۃ اذا جاء نصر اللّٰہ و الفتح . نازل ہوئی۔ مکمل تلاوت فرمائی یہاں تک کہ اس کو ختم فرمایا۔ اور پھر ارشاد فرمایا۔ ایک جہت میں (بعد والے) لوگ ہیں اور ایک جہت میں میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم (پہلے ایمان لانے والے) ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نبوت باقی ہے۔ مروان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔ (اس وقت) مروان کے پاس زید بن ثابت اور رافع بن خدیج موجود تھے اور اس کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ دونوں چاہتے تو یہ بھی تمہیں (یہ) حدیث بیان کرتے لیکن (ان میں سے) ایک اس بات سے خوف کھاتا ہے کہ تم اس کو اپنی قوم کی طرف سے نکال دو گے اور (ان میں سے) ایک اس بات سے خوف کھاتا ہے تم اس کو صدقہ سے نکال دو گے۔ لیکن یہ دونوں حضرات خاموش رہے کہ اسی دوران مروان نے درہ بلند کیا تا کہ ابوسعید کو مارے۔ پس جب ان دونوں حضرات نے یہ دیکھا تو دونوں نے فرمایا۔ ابوسعید نے سچ بات بتائی ہے۔

(٣٨٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.

(بخاری ۱۵۸۷۔ مسلم ۹۸۶)

(۳۸۰۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت (کا ثواب) باقی نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے پس جب تم سے نکلنے کو کہا جائے تو تم (راہِ خدا میں) نکلو۔

(٣٨٠٨٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أُمِّ يَحْيَى بِنْتِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهَا ، قَالَ : جِئْتُ بِأَبِي يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا يُبَايِعُك عَلَى الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ :لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

(۳۸۰۸۶) حضرت ام یحییٰ بنت یعلیٰ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے والد کو لے کر فتح مکہ والے دن حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔

(٣٨٠٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

(بخاری ۳۰۸۰۔ مسلم ۱۴۸۸)

(۳۸۰۸۷) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔

(۳۸۰۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَخِي ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ : بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ : مَضَتِ الْهِجْرَةُ لأَهْلِهَا ، فَقُلْتُ : عَلاَمَ نُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : عَلَى الإِسْلاَمِ وَالْجِهَادِ ، قَالَ : فَلَقِيتُ أَخَاهُ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : صَدَقَ مُجَاشِعٌ. (بخاری ۲۹۶۲۔ مسلم ۱۴۸۷)

(۳۸۰۸۸) حضرت مجاشع بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی، جناب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا۔ ہجرت تو اہل ہجرت کے لئے ختم ہوگئی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! ہم آپ سے کس چیز پر بیعت کریں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اسلام اور جہاد پر۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں مجاشع کے بھائی سے ملا اور میں نے اس سے پوچھا: انہوں نے جواب دیا: مجاشع نے سچ بات بتائی ہے۔

(۳۸۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ، ثُمَّ أَفْطَرَ ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالآخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۰۸۹) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مکہ فتح کے سال روزہ رکھا یہاں تک کہ جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مقام کدید میں پہنچے پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے افطار کرلیا۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے افعال میں سے تو آخری عمل کو ہی لیا جائے گا۔

(۳۸۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ حَيْثُ فَتَحَ مَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ ، يَقْصُرُ الصَّلاَةَ حَتَّى سَارَ إِلَى حُنَيْنٍ.

(۳۸۰۹۰) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فتح مکہ کیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پندرہ روز قیام کیا اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نماز قصر پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حنین کی طرف روانگی کی۔

(۳۸۰۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، أَمَّنَ النَّاسَ إِلاَّ أَرْبَعَةً. (دارقطنی ۱۶۷)

(۳۸۰۹۱) حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتح مکہ والے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے چار افراد کے سوا بقیہ تمام لوگوں کو امن عطا فرمایا۔

(۳۸۰۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ ، وَأَصْحَابُهُ مُخَالِطُوا

الْحُزْنِ وَالْكَآبَةِ ، قَالَ : نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا جَمِيعًا ، فَلَمَّا تَلاَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :هَنِيئًا مَرِيئًا ، قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ مَا يُفْعَلُ بِكَ، فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا : ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ.

(بخاری ۴۱۷۲۔ مسلم ۱۴۱۳)

(۳۸۰۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب صلح حدیبیہ سے واپسی پر آیات ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ آخر تک، نازل ہوئیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ غم اور شکستگی کی ملی جلی حالت میں تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے وہ تو آپ کے ساتھ کیا جائے گا۔آپ اس کو خوشگواری اور مزہ سے پائیں لیکن ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے ان آیات پر اگلی آیت نازل فرمائی (ترجمہ) تاکہ وہ مؤمن مردوں اور عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔آخر آیت تک۔

(۳۸۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ تَلَقَّتْهُ الْجِنُّ بِالشَّرَرِ يَرْمُونَهُ ، فَقَالَ جِبْرَائِيلُ :تَعَوَّذْ يَا مُحَمَّدُ ، فَتَعَوَّذَ بِهَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ فَدُحِرُوا عَنْهُ ، فَقَالَ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ ، الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلاَ فَاجِرٌ ، مِنْ شَرِّ مَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا بُثَّ فِي الأَرْضِ ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ ، إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ.

(۳۸۰۹۳) حضرت مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو جنات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراروں کے ساتھ ہدف بنایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! پناہ حاصل کیجئے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کے ذریعہ سے پناہ پکڑی پس ان جنات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کر دیا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات تامہ کے ذریعہ سے پناہ پکڑتا ہوں جن سے آگے کوئی نیک و بد نہیں جا سکتا۔ ہر اس بُری چیز سے جو آسمان سے نازل ہو اور آسمان کی طرف اُوپر چڑھے اور ہر اس شر سے جو زمین میں پھیلے اور ہر اس شر سے جو زمین سے نکلے اور رات، دن کے شر سے اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اُس رات کے آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے۔اے رحمٰن۔''

(۳۸۰۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ :مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى اللاَّتِ ، فَقَالَ :

يَا عُزَّ كُفْرَانَكِ لاَ سُبْحَانَكِ   إِنِّي رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ أَهَانَكِ

(طبرانی ۳۸۱۱)

(۳۸۰۹۴) حضرت عبداللہ بن حبیب روایت کرتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لات پر سے گزرے تو فرمایا:

ع: اے کافروں کے بت! تیری کوئی قدر نہیں ہے   میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل کر دیا ہے۔

(٣٨.٩٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، دَعَا شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ بِالْمِفْتَاحِ ، مِفْتَاحِ الْكَعْبَةِ ، فَتَلَكَّأَ ، فَقَالَ لِعُمَرَ : قُمْ فَاذْهَبْ مَعَهُ ، فَإِنْ جَاءَ بِهَا وَإِلاَّ فَاجْلِدْ رَأْسَهُ ، قَالَ : فَجَاءَ بِهَا ، قَالَ : فَأَجَالَهَا فِي حَجْرِهِ وَشَيْبَةُ قَائِمٌ ، قَالَ : فَبَكَى شَيْبَةُ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَاكَ فَخُذْهَا ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ رَضِيَ لَكُمْ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۳۸۰۹۵) حضرت ابو السفر سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیبہ بن عثمان (صحیح قول کے مطابق یہ نام عثمان بن طلحہ ہے) کو پیغام بھیجا کہ کعبہ کی چابی لے آئیں۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کے ساتھ جاؤ، اگر وہ چابی لے آئیں تو ٹھیک ورنہ انہیں مار ڈالنا۔ وہ چابی لے آئے۔ آپ نے چابی لے لی تو شیبہ رونے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ چابی لے لو، اللہ تعالیٰ جاہلیت اور اسلام میں تمہارے پاس اس چابی کے ہونے سے خوش ہے۔

(٣٨.٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوَلَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ الْمِفْتَاحَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ.

(۳۸۰۹۶) حضرت ابن سابط سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ کو (بیت اللہ کی) چابی پردے کے پیچھے سے عطا فرمائی۔

(٣٨.٩٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ لِعَشْرٍ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

(احمد ٣١٥۔ ابن سعد ١٣٧)

(۳۸۰۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان کے دس دن گزرنے کے بعد (سفر مکہ پر) نکلے۔

(٣٨.٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ تُطْمَسَ التَّمَاثِيلُ الَّتِي حَوْلَ الْكَعْبَةِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ.

(۳۸۰۹۸) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن حکم فرمایا کہ جو تصاویر کعبہ کے گرد موجود ہیں ان کو مٹا دیا جائے۔

(٣٨.٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ عَامَ الْفَتْحِ مِنَ

الْجِعْرَانَةِ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ عُمْرَتِهِ اسْتَخْلَفَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى مَكَّةَ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ الْمَنَاسِكَ ، وَأَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ :مَنْ حَجَّ الْعَامَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَلاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

(۳۸۰۹۹) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے سال مقام جعرانہ سے عمرہ فرمایا۔ پھر جب آپ ﷺ اپنے عمرہ سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ پر خلیفہ بنا دیا اور انہیں یہ حکم دیا کہ لوگوں کو افعال حج کی تعلیم دیں۔ اور یہ کہ وہ لوگوں میں اس بات کا اعلان کر دیں کہ جو شخص اس سال بیت اللہ کا حج کرے گا وہ امن پا جائے گا اور اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کر سکے گا۔ اور نہ ہی بیت اللہ کا ننگا طواف کرے گا۔

(۳۸۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَا بَيْعَ الْخَمْرِ ، وَالْخَنَازِيرِ ، وَالْمَيْتَةِ ، وَالأَصْنَامِ ، قَالَ :فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَرَى فِي شُحُومِ الْمَيْتَةِ ؛ فَإِنَّهَا تُدْهَنُ بِهَا السُّفُنُ وَالْجُلُودُ وَيُسْتَصْبَحُ بِهَا ؟ قَالَ : قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا، أَخَذُوهَا فَجَمَلُوهَا ، ثُمَّ بَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا.

(۳۸۱۰۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے سال یہ بات سُنی کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، خنزیروں، مردار اور بتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ ان کے ذریعہ سے تو کشتیوں کو تیل ملا جاتا ہے اور کھالوں کو بھی۔ اور ان کے ذریعہ سے چراغ روشن کیے جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر (مردار کی) چربیوں کو حرام کیا تو انہوں نے اس کو پکڑ کر پگھلا لیا اور پھر اس کو بیچ کر اس کا ثمن (آمدنی) کھا لیا۔

(۳۸۱۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَزْهَرِ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ، وَأَنَا غُلاَمٌ شَابٌّ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَأُتِيَ بِشَارِبٍ ، فَأَمَرَهُمْ فَضَرَبُوهُ بِمَا فِي أَيْدِيهِمْ ، فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ ، وَبِالنَّعْلِ ، وَبِالْعِصِي ، وَحَثَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ ، فَلَمَّا كَانَ أَبُو بَكْرٍ أُتِيَ بِشَارِبٍ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ : كَمْ ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ضَرَبَ ؟ فَحَزَّرَهُ أَرْبَعِينَ ، فَضَرَبَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ.

(بیہقی ۳۲۰۔ احمد ۸۸)

(۳۸۱۰۱) حضرت عبدالرحمان بن ازہر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال دیکھا جبکہ میں ایک نوعمر لڑکا تھا۔ آپ ﷺ حضرت خالد بن ولید کے گھر کا پوچھ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شرابی کو لایا گیا تو

آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا چنانچہ جو کچھ ان کے ہاتھ میں تھا انہوں نے اسے مارنا شروع کیا۔ کچھ نے کوڑے کے ساتھ اور کچھ نے جوتیوں کے ساتھ اور کچھ نے لاٹھی کے ساتھ مارا۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر مٹی گرائی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شرابی کو لایا گیا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔ جس آدمی کو رسول اللہ ﷺ نے مارا تھا اس کو آپ ﷺ نے کتنا مارا تھا؟ تو اس کا اندازہ چالیس لگایا گیا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔

(۳۸۱۰۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ ، ابْنِ أَخِي يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ يَعْلَى ، قَالَ : جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي أُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، بَايِعْ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ ، فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ. (نسائی ۷۷۹۱۔ احمد ۲۲۳)

(۳۸۱۰۲) حضرت یعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے موقع پر اپنے والد امیہ کو لے کر حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد کو ہجرت پر بیعت کر لیجئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ (نہیں) بلکہ میں تو ان سے جہاد پر بیعت لوں گا کیونکہ ہجرت تو ختم ہوگئی ہے۔

(۳۸۱۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ السَّائِبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُشَارِكُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الإِسْلاَمِ فِي التِّجَارَةِ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ أَتَاهُ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِأَخِي وَشَرِيكِي كَانَ لاَ يُدَارِي ، وَلاَ يُمَارِي يَا سَائِبُ ، قَدْ كُنْت تَعْمَلُ أَعْمَالاً فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، لاَ تُتَقَبَّلُ مِنْك ، وَهِيَ الْيَوْمُ تُتَقَبَّلُ مِنْك . وَكَانَ ذَا سَلَفٍ وَصِلَةٍ. (احمد ۴۲۵۔ حاکم ۶۱)

(۳۸۱۰۳) حضرت سائب سے روایت ہے کہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ اسلام (کی آمد) سے پہلے تجارت میں شریک تھے۔ چنانچہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو یہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرحبا! میرے بھائی اور میرے شریک (تجارت)! جو نہ دھوکہ دیتا تھا اور نہ ہی بحث و مباحثہ کرتا تھا۔ اے سائب! تحقیق تم جاہلیت میں کچھ ایسے (اچھے) اعمال کرتے تھے جو تم سے قبول نہیں کیے جاتے تھے۔ آج وہ اعمال تم سے قبول کیے جائیں گے۔

(۳۸۱۰۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ ، دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَدَخَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقْتُلَنَّ ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْقَتْلِ ، فَقَالَ : مَا حَمَلَك عَلَى مَا صَنَعْت ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا قَدَرْتُ عَلَى أَنْ لاَ أَصْنَعَ إِلاَّ الَّذِي صَنَعْتُ.

(۳۸۱۰۴) حضرت حمزہ زیات روایت کرتے ہیں کہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو جناب نبی کریم ﷺ مکہ کے بالائی حصہ سے داخل ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مکہ کے نچلے حصہ سے داخل ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا: تم ہرگز قتل

نہ کرنا۔ پھران کا ہاتھ قتل میں ملوث ہوگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے جو کچھ کیا اس پر تمہیں کس چیز نے اُبھارا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں نے جو کچھ کیا ہے میں اس کے سوا کسی بات کی قدرت نہیں رکھتا تھا۔

(۳۸۱۰۵) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ : مُحَمَّدُ (بْنُ عَبَّادِ) بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي حَدِيثًا ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ ، فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ ، فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمَّا ذَكَرَ عِيسَى ، أَوْ مُوسَى ، أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ. (مسلم ۳۳۶۔ احمد ۳)

(۳۸۱۰۵) حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اپنے نعلین مبارک اتار کر اپنے بائیں طرف رکھے پھر آپ ﷺ نے سورۃ المومنون شروع فرمائی۔ پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا موسیٰ علیہ السلام کا ذکر (سورۃ) میں آیا تو آپ ﷺ کو کھانسی آ گئی چنانچہ آپ ﷺ نے رکوع فرما لیا۔

(۳۸۱۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ فَجَلَسَ عِنْدَ بَابِهَا ، وَكَانَ إِذَا جَلَسَ وَحْدَهُ لَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ حَتَّى يَدْعُوَهُ ، قَالَ : ادْعُ لِي أَبَا بَكْرٍ ، قَالَ : فَجَاءَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَاجَاهُ طَوِيلاً ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِهِ ، أَوْ عَنْ يَسَارِهِ ، ثُمَّ قَالَ : ادْعُ لِي عُمَرَ ، فَجَاءَ فَجَلَسَ مَجْلِسَ أَبِي بَكْرٍ فَنَاجَاهُ طَوِيلا ، فَرَفَعَ عُمَرُ صَوْتَهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هُمْ رَأْسُ الْكُفْرِ ، هُمَ الَّذِينَ زَعَمُوا أَنَّك سَاحِرٌ ، وَأَنَّك كَاهِنٌ ، وَأَنَّك كَذَّابٌ ، وَأَنَّك مُفْتَرٍ ، وَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا مِمَّا كَانَ أَهْلُ مَكَّةَ يَقُولُونَهُ إِلاَّ ذَكَرَهُ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالآخَرُ عَنْ يَسَارِهِ.

ثُمَّ دَعَا النَّاسَ ، فَقَالَ : أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِمِثْلِ صَاحِبَيْكُمْ هَذَيْنِ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أَلْيَنَ فِي اللهِ مِنَ الدُّهْنِ فِي اللَّبَنِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ نُوحًا كَانَ أَشَدَّ فِي اللهِ مِنَ الْحَجَرِ ، وَإِنَّ الأَمْرَ أَمْرُ عُمَرَ ، فَتَجَهَّزُوا ، فَقَامُوا فَتَبِعُوا أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالُوا : يَا أَبَا بَكْرٍ ، إِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نَسْأَلَ عُمَرَ ، مَا هَذَا الَّذِي نَاجَاك بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : قَالَ لِي : كَيْفَ تَأْمُرُونِي فِي غَزْوِ مَكَّةَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هُمْ قَوْمُك ، قَالَ : حَتَّى رَأَيْتُ أَنَّهُ سَيُطِيعُنِي ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّهُمْ رَأْسُ الْكُفْرِ ، حَتَّى ذَكَرَ كُلَّ سُوءٍ كَانُوا يَذْكُرُونَهُ ، وَأَيْمُ اللهِ لاَ تَذِلُّ الْعَرَبُ حَتَّى يَذِلَّ أَهْلُ مَكَّةَ ، فَأَمَرَكُمْ بِالْجِهَادِ لِتَغْزُوا مَكَّةَ.

(۳۸۱۰۶) حضرت محمد بن الحنفیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی حجرہ مبارک سے باہر نکلے اور اس کے دروازہ پر

تشریف فرما ہو گئے اور (عادت یہ تھی کہ) جب آپ ﷺ اکیلے تشریف فرما ہوتے تو آپ ﷺ کے پاس کوئی بھی نہیں آتا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کسی کو خود بلاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے، آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کافی دیر تک سرگوشی کی پھر آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا چنانچہ وہ آپ ﷺ کے دائیں جانب یا بائیں جانب بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جگہ (سامنے) بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے ان سے بھی کافی لمبی سرگوشی فرمائی اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہوگئی اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو کفر کے سردار ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کو جادوگر گمان کیا اور آپ کو کاہن کہا اور آپ کو کذاب سمجھا اور آپ کو جھوٹ باندھنے والا کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تمام باتوں کا ذکر فرمایا جو اہل مکہ آپ ﷺ کے بارے کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ آپ ﷺ کی دوسری جانب بیٹھ جائیں۔ چنانچہ ان حضرات شیخین میں سے ایک آپ ﷺ کے دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھ گیا۔ پھر جناب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے ان دو ساتھیوں کی مثال نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ ﷺ! پس رسول اللہ ﷺ نے اپنا رُخ مبارک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف پھیرا اور ارشاد فرمایا: یقین کرو کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بارے میں دودھ میں تیل سے بھی زیادہ نرم تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا رُخ مبارک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف کیا اور فرمایا۔ حضرت نوح علیہ السلام اللہ کے بارے میں پتھر سے بھی زیادہ سخت تھے۔ اور فیصلہ تو وہی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تیاری شروع کر دی اور کھڑے ہو گئے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے چل پڑے اور کہنے لگے۔ اے ابو بکر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھنا تو ہم پسند نہیں کرتے۔ (لیکن) رسول اللہ ﷺ نے آپ کے ساتھ کیا سرگوشی کی تھی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ ﷺ نے مجھے یہ فرمایا تھا کہ تم مکہ (والوں سے) لڑنے کے بارے میں مجھے کیا کہتے ہو؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ ہی کی قوم ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ عنقریب میری اطاعت کر لیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہ لوگ تو کفر کے سردار ہیں حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر اُس بُری بات کا ذکر کر دیا جو وہ لوگ کہتے تھے۔ اور خدا کی قسم! جب تک مکہ والے ذلیل نہیں ہوں گے تب تک عرب والے ذلیل نہیں ہوں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تمہیں جہاد کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ مکہ پر حملہ کرو۔

(۳۵) مَا ذَكَرُوا فِي الطَّائِفِ

وہ احادیث جو غزوہ طائف کے بارے میں ذکر ہوئی ہیں

(۳۸۱۰۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، وَقَالَ مَرَّةً : عَنِ ابْنِ

عُمَرَ ، قَالَ : حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا ، فَقَالَ : إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ : نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ ، فَغَدَوْا ، فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا ، فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۴۳۲۵۔ مسلم ۱۴۰۲)

(۳۸۱۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ان میں سے کوئی بھی نہیں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم کل واپس چلے جائیں گے۔ مسلمانوں نے عرض کیا۔ ہم واپس لوٹ جائیں گے حالانکہ ہم نے اس کو فتح نہیں کیا۔ اس پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (چلو) صبح بھی لڑائی کرلو۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے صبح قتال کیا تو انہی کو زخم پہنچ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم کل واپس روانہ ہو جائیں گے۔ تو یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پسند آئی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

(۳۸۱۰۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ جَبْرٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ ، فَحَاصَرَهُمْ تِسْعَ عَشْرَةَ ، أَوْ ثَمَانِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَفْتَتِحْهَا ، ثُمَّ أَوْغَلَ رَوْحَةً ، أَوْ غَدْوَةً ، فَنَزَلَ ، ثُمَّ هَجَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ ، فَأُوصِيكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمَ الْحَوْضُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَتُقِيمُنَّ الصَّلاَةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً مِنِّي ، أَوْ كَنَفْسِي ، فَلَيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَ مُقَاتِلَتِهِمْ وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّهُمْ ، قَالَ : فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرُ ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : هَذَا.

(۳۸۱۰۸) حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف چل پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا اٹھارہ یا انیس (دن) محاصرہ کیا لیکن طائف کو فتح نہ کر سکے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح یا ایک شام محاصرہ کو شدید کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ ڈالا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت (ہی) چل پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تم سے پہلے (آگے) پہنچنے والا ہوں لہٰذا میں تمہیں اپنی عزت کے ساتھ خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ اور یقین جانو کہ تمہارے ساتھ میرے وعدہ کی جگہ حوض ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ نماز کو ضرور بالضرور قائم کرتے رہنا اور زکوۃ کو ضرور بالضرور ادا کرتے رہنا یا میں تمہاری طرف اپنے میں سے ایک اپنی طرح کا ایک آدمی بھیج دوں گا۔ جو اُن (اہل ایمان) سے لڑنے والوں کی گردنیں مارے گا اور ان کے افراد کو قیدی بنا لائے گا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کا خیال یہ ہوا کہ یہ آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں گے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ لیکن جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: وہ آدمی یہ ہے۔

(۳۸۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ ، فَجَائَهُ أَصْحَابُهُ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا ، مَرَّتَيْنِ.

قَالَ : وَجَائَتْهُ خَوْلَةُ ، فَقَالَتْ : إِنِّي نُبِّئْتُ أَنَّ بِنْتَ خُزَاعَةَ ذَاتُ حُلِيٍّ ، فَنَفِّلْنِي حُلِيَّهَا إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ الطَّائِفَ غَدًا ، قَالَ :إِنْ لَمْ يَكُنْ أُذِنَ لَنَا فِي قِتَالِهِمْ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ ، نُرَاهُ عُمَرَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا مُقَامُكَ عَلَى قَوْمٍ لَمْ يُؤْذَنْ لَكَ فِي قِتَالِهِمْ ؟ قَالَ :فَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالرَّحِيلِ ، فَنَزَلَ الْجِعْرَانَةَ، فَقَسَّمَ بِهَا غَنَائِمَ حُنَيْنٍ ، ثُمَّ دَخَلَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۸۱۰۹) حضرت ابو الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں تو بنو ثقیف کے نیزوں نے جلا ڈالا ہے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف بددعا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بنو ثقیف کو ہدایت دے۔ دو مرتبہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت خولہ حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ خزاعہ کی بیٹی بہت زیورات والی ہے۔ لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ کل آپ کو طائف فتح کروا دیں تو آپ اس کے زیورات مجھے ہدیہ فرما دیجئے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے لڑائی کی اجازت ہی نہ دی ہو؟ اس پر ایک آدمی نے...... ہمارے خیال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے...... کہا...... یا رسول اللہ ﷺ! جس قوم کے بارے میں آپ کو لڑائی کی اجازت نہیں دی گئی اس پر آپ نے پڑاؤ کیوں ڈالا ہوا ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ (آکر) مقام جعرانہ میں اترے اور وہاں آپ ﷺ نے حنین کی غنیمتوں کو تقسیم فرمایا پھر آپ ﷺ وہیں سے عمرہ کے لئے داخل ہو گئے پھر (عمرہ کے بعد) مدینہ منورہ چلے گئے۔

(۳۸۱۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ كُلَّ مَنْ خَرَجَ إِلَيْهِ مِنْ رَقِيقِ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۸۱۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے دن، مشرکین کے غلاموں میں سے جو کوئی بھی آپ ﷺ کی طرف آیا آپ ﷺ نے اس کو آزاد فرما دیا۔

(۳۸۱۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :خَرَجَ غُلاَمَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ فَأَعْتَقَهُمَا ، أَحَدُهُمَا أَبُو بَكْرَةَ ، فَكَانَا مَوْلَيَيْهِ.

(۳۸۱۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کی طرف دو غلام طائف کے دن نکل کر آئے تھے اور آپ ﷺ نے ان دونوں کو آزاد فرما دیا تھا۔ ان میں سے ایک ابو بکرہ تھے۔ چنانچہ یہ دونوں آپ ﷺ کے موالی (آزاد کردہ) تھے۔

(۳۸۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُحَاصِرًا وَادِیَ الْقُرَی. (بیھقی ۳۲۴)

(۳۸۱۱۲) حضرت عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے وادی قُریٰ کا محاصرہ فرمایا۔

(۳۸۱۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا ، يَدْعُو عَلَيْهِمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ.

(۳۸۱۱۳) حضرت عبد اللہ بن سنان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل طائف کا پچیس دن تک محاصرہ فرمایا اور آپ ﷺ نے ان کے خلاف ہر نماز کے بعد بددعا فرمائی۔

(۳۸۱۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا مِنْ بَنِي عَامِرٍ ، أَحَدِ بَنِي سُوَائَةَ ، يُقَالُ لَهُ : عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَيَّةَ ، قَالَ : أُصِيبَ رَجُلاَنِ يَوْمَ الطَّائِفِ ، قَالَ : فَحُمِلاَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَأُخْبِرَ بِهِمَا ، فَأَمَرَ بِهِمَا أَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ أُصِيبَا وَلُقِيَا.

(۳۸۱۱۴) حضرت عبداللہ بن معیہ بیان کرتے ہیں کہ طائف کے دن دو افراد زخمی ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ اور آپ ﷺ کو ان کے بارے میں بتایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں یہ حکم دیا کہ جہاں پر یہ پائے گئے اور قتل ہوئے وہیں پر ان کو دفن کیا جائے۔

(۳۸۱۱٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ بِالنَّبَاةِ ، أَوْ بِالنَّبَاوَةِ ، وَالنَّبَاوَةُ مِنَ الطَّائِفِ : تُوشِكُونَ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، وَخِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ ، قَالُوا : بِمَ ، يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ : بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّءِ ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الأَرْضِ. (ابن ماجه ۴۲۲۱۔ احمد ۴۱۶)

(۳۸۱۱۵) حضرت ابوبکر بن ابی زہیر ثقفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو مقام نَبَاۃ یا مقام نَبَاوَۃ میں...... نباوہ طائف کا حصہ ہے۔ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے۔ ''قریب ہے کہ تم اہل جنت کو اہل جہنم سے (جدا) پہچان لو۔ اور اپنے بہتر لوگوں کو بدتر لوگوں سے (جدا) پہچان لو۔'' لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کس ذریعہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اچھی تعریف کے ذریعہ سے اور بُری تعریف کے ذریعہ سے، تم لوگ زمین میں خدا کے گواہ ہو۔''

(۳۸۱۱٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ مُحَاصِرٌ ثَقِيفًا : مَا رَأَيْتُ الْمَلَكَ مُنْذُ نَزَلْتُ مَنْزِلِي هَذَا ، قَالَ : فَانْطَلَقَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةُ ، فَحَدَّثَتْ ذَلِكَ عُمَرَ ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَهَا ، فَقَالَ : صَدَقَتْ ، فَأَشَارَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ ، فَارْتَحَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۱۱۶) حضرت عبد الملک بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب بنو ثقیف کا محاصرہ کیا ہوا تھا تب آپ ﷺ نے فرمایا: جب سے میں نے اس جگہ پڑاؤ کیا ہے تب سے میں نے فرشتہ نہیں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں: (یہ بات سن کر) حضرت خولہ بنت حکیم سلیمہ رضی اللہ عنہا چل پڑیں اور انہوں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بیان فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے خولہ کی بات بیان کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خولہ سچ کہتی ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کوچ کرنے کا اشارہ کیا چنانچہ آپ ﷺ نے کوچ فرمالیا۔

(۳۸۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : لَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعْدَ الطَّائِفِ ، قَالَ : أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ ، فَإِنَّ الْغُلُولَ نَارٌ ، وَعَارٌ ، وَشَنَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ الْخُمُسَ ، ثُمَّ تَنَاوَلَ شَعَرَةً مِنْ بَعِيرٍ ، فَقَالَ : مَا لِي مِنْ مَالِكُمْ هَذَا إِلاَّ الْخُمُسُ ، وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ. (عبدالرزاق ۹۴۹۸۔ احمد ۱۸۴)

(۳۸۱۱۷) حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف کے بعد حنین سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سوئی، دھاگہ (تک) جمع کروادو۔ کیونکہ غنیمت میں خیانت جہنم ہے اور خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن عیب و رسوائی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اونٹ کا ایک بال پکڑا اور فرمایا ''میرے لئے تمہارے اس مال میں سے یہ بھی نہیں ہے سوائے خمس کے اور خمس بھی (انجام کے اعتبار سے) تمہاری طرف رد ہو جاتا ہے۔

(۳۸۱۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُتْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّائِفِ نَزَلَ الْجِعْرَانَةَ ، فَقَسَّمَ بِهَا الْغَنَائِمَ ، ثُمَّ اعْتَمَرَ مِنْهَا ، وَذَلِكَ لِلَيْلَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ شَوَّالٍ. (ابن سعد ۱۷۱۔ ابویعلی ۲۳۷۰)

(۳۸۱۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف سے تشریف لائے تو مقام جعرانہ میں فروکش ہوئے اور وہیں پر آپ ﷺ نے غنیمتوں کو تقسیم فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے اسی مقام پر عمرہ ادا فرمایا۔ اور یہ واقعہ شوال کی آخری دو راتوں سے قبل کا ہے۔

(۳۸۱۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ مَلَكَ يَوْمَ الطَّائِفِ خَالاَتٍ لَهُ ، فَأُعْتِقْنَ بِمِلْكِهِ إِيَّاهُنَّ.

(۳۸۱۱۹) حضرت زبیر سے روایت ہے کہ وہ طائف کے دن اپنی کچھ خالاؤں کے مالک ہوئے (لیکن) پھر وہ خالائیں ان کی ملکیت میں آنے کی وجہ سے ان پر آزاد ہو گئیں۔

(٣٦) مَا حَفِظْتُ فِي بَعْثِ مُؤْتَةَ

غزوہ موتہ میں بھیجنے کے بارے میں محفوظ روایات

(٣٨١٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى مُؤْتَةَ ، فَاسْتَعْمَلَ زَيْدًا ، فَإِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ ، فَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَابْنُ رَوَاحَةَ ، فَتَخَلَّفَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَجَمَّعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا خَلَّفَكَ ؟ قَالَ : أُجَمِّعُ مَعَكَ ، قَالَ : لَغَدْوَةٌ ، أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(٣٨١٢٠) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موتہ کے طرف لشکر روانہ فرمایا اوران پر حضرت زید کو حاکم مقرر فرمایا اور اگر یہ قتل ہو جائیں تو پھر حضرت جعفر امیر ہوں گے اور اگر یہ بھی قتل ہو جائیں تو پھر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ لشکر سے پیچھے رہ گئے اور انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جمعہ کی نماز ادا فرمائی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا اور پوچھا۔ تمہیں کس چیز نے (لشکر سے) پیچھے کر دیا؟ انہوں نے جواب دیا۔ (اس لئے رُکا) تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جمعہ کی نماز ادا کرلوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

(٣٨١٢١) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : وَكَانَتِ الأَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الأُمَرَاءِ ، وَقَالَ : عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ ، فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، فَوَثَبَ جَعْفَرٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا كُنْتُ أَرْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمِلَ عَلَيَّ زَيْدًا ، فَقَالَ : امْضِ ، فَإِنَّك لاَ تَدْرِي أَيُّ ذَلِكَ خَيْرٌ.

فَانْطَلَقُوا ، فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ ، وَأَمَرَ فَنُودِيَ : الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ثَابَ خَيْرٌ ، ثَابَ خَيْرٌ ، ثَلاَثًا ، أُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَازِي ، انْطَلَقُوا فَلَقُوا الْعَدُوَّ ، فَقُتِلَ زَيْدٌ شَهِيدًا ، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا ، اشْهَدُوا لَهُ بِالشَّهَادَةِ ، وَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، فَأَثْبَتَ قَدَمَيْهِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا ، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الأُمَرَاءِ ، هُوَ أَمَّرَ نَفْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِكَ ، فَأَنْتَ تَنْصُرُهُ ، فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ سَيْفَ اللهِ الْمَسْلُولَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :انْفِرُوا ، فَأَمِدُّوا إِخْوَانَكُمْ ، وَلاَ يَتَخَلَّفَنَّ مِنكُمْ أَحَدٌ ، فَنَفَرُوا مُشَاةً وَرُكْبَانًا ، وَذَلِكَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ. فَبَيْنَمَا هُمْ لَيْلَةً مُمَايِلِينَ عَنِ الطَّرِيقِ ، إِذْ نَعَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَالَ عَنِ الرَّحْلِ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَدَعَّمْتُهُ بِيَدَيَّ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ يَدِ رَجُلٍ اعْتَدَلَ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ :أَبُو قَتَادَةَ ، فَسَارَ أَيْضًا ثُمَّ نَعَسَ حَتَّى مَالَ عَنِ الرَّحْلِ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَدَعَّمْتُهُ بِيَدَيَّ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ يَدِ رَجُلٍ اعْتَدَلَ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ :أَبُو قَتَادَةَ ، قَالَ فِي الثَّانِيَةِ ، أَوِ الثَّالِثَةِ ، قَالَ :مَا أُرَانِي إِلاَّ قَدْ شَقَقْتُ عَلَيْكَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ ، قَالَ :قُلْتُ : كَلاَّ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، وَلَكِنْ أَرَى الْكَرَى أَوِ النُّعَاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْكَ ، فَلَوْ عَدَلْتَ فَنَزَلْتَ حَتَّى يَذْهَبَ كَرَاكَ ، قَالَ :إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُخْذَلَ النَّاسُ ، قَالَ :قُلْتُ :كَلاَّ ، بِأَبِي وَأُمِّي.

قَالَ:فَابْغِنَا مَكَانًا خَمِيرًا، قَالَ:فَعَدَلْتُ عَنِ الطَّرِيقِ، فَإِذَا أَنَا بِعُقْدَةٍ مِنْ شَجَرٍ، فَجِئْتُ، فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللهِ، هَذِهِ عُقْدَةٌ مِنْ شَجَرٍ قَدْ أَصَبْتُهَا ، قَالَ :فَعَدَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَدَلَ مَعَهُ مَنْ يَلِيهِ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيقِ ، فَنَزَلُوا وَاسْتَتَرُوا بِالْعُقْدَةِ مِنَ الطَّرِيقِ ، فَمَا اسْتَيْقَظْنَا إِلاَّ بِالشَّمْسِ طَالِعَةً عَلَيْنَا ، فَقُمْنَا وَنَحْنُ وَهِلِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رُوَيْدًا رُوَيْدًا ، حَتَّى تَعَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ قَالَ :مَنْ كَانَ يُصَلِّي هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْغَدَاةِ فَلْيُصَلِّهِمَا ، فَصَلاَّهُمَا مَنْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا ، وَمَنْ كَانَ لاَ يُصَلِّيهِمَا. ثُمَّ أَمَرَ فَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا ، فَلَمَّا سَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ ، أَنَا لَمْ نَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا يَشْغَلُنَا عَنْ صَلاَتِنَا ، وَلَكِنْ أَرْوَاحَنَا كَانَتْ بِيَدِ اللهِ ، أَرْسَلَهَا أَنَّى شَاءَ ، أَلاَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ الصَّلاَةُ مِنْ عَبْدٍ صَالِحٍ فَلْيَقْضِ مَعَهَا مِثْلَهَا.

قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، الْعَطَشُ ، قَالَ :لاَ عَطَشَ ، يَا أَبَا قَتَادَةَ ، أَرِنِي الْمِيضَأَةَ ، قَالَ :فَأَتَيْتُهُ بِهَا ، فَجَعَلَهَا فِي ضِبْنِهِ ، ثُمَّ الْتَقَمَ فَمَهَا ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَفَثَ فِيهَا ، أَمْ لاَ ، ثُمَّ قَالَ :يَا أَبَا قَتَادَةَ ، أَرِنِي الْغُمَرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، فَأَتَيْته بِقَدَحٍ بَيْنَ الْقَدَحَيْنِ ، فَصَبَّ فِيهِ ، فَقَالَ :اسْقِ الْقَوْمَ ، وَنَادَى رَسُولُ اللهِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ :أَلاَ مَنْ أَتَاهُ إِنَاؤُهُ فَلْيَشْرَبْهُ ، فَأَتَيْتُ رَجُلاً فَسَقَيْتُهُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلَةِ الْقَدَحِ ، فَذَهَبْتُ فَسَقَيْتُ الَّذِي يَلِيهِ ، حَتَّى سَقَيْتُ أَهْلَ تِلْكَ الْحَلْقَةِ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلَةِ الْقَدَحِ ، فَذَهَبْتُ فَسَقَيْتُ حَلْقَةً أُخْرَى ، حَتَّى سَقَيْت سَبْعَةَ رُفَقٍ.

وَجَعَلْتُ أَتَطَاوَلُ ، أَنْظُرُ هَلْ بَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ ، فَصَبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَحِ ، فَقَالَ لِي:اشْرَبْ ، قَالَ :قُلْتُ :بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، إِنِّي لاَ أَجِدُ بِي كَثِيرَ عَطَشٍ ، قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي ، فَإِنِّي سَاقِي الْقَوْمِ مُنْذُ الْيَوْمِ ، قَالَ :فَصَبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَحِ فَشَرِبَ ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْقَدَحِ فَشَرِبَ ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْقَدَحِ فَشَرِبَ ، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْنَا.

ثُمَّ قَالَ : كَيْفَ تَرَى الْقَوْمَ صَنَعُوا حِينَ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ ، وَأَرْهَقَتْهُمْ صَلاَتُهُمْ ؟ قُلْتُ :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : أَلَيْسَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ؟ إِنْ يُطِيعُوهُمَا فَقَدْ رَشِدُوا ، وَرَشِدَتْ أُمَّتُهُمْ ، وَإِنْ يَعْصُوهُمَا فَقَدْ غَوَوْا وَغَوَتْ أُمَّتُهُمْ ، قَالَهَا ثَلاَثًا ، ثُمَّ سَارَ وَسِرْنَا ، حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ ، إِذَا نَاسٌ يَتَّبِعُونَ ظِلاَلَ الشَّجَرَةِ، فَأَتَيْنَاهُمْ ، فَإِذَا نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ :فَقُلْنَا لَهُمْ :كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ فَقَدْتُمْ نَبِيَّكُمْ ، وَأَرْهَقَتْكُمْ صَلاَتُكُمْ ؟ قَالُوا :نَحْنُ وَاللهِ نُخْبِرُكُمْ ، وَثَبَ عُمَرُ ، فَقَالَ لأَبِي بَكْرٍ :إِنَّ اللَّهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ:﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ تَوَفَّى نَبِيَّهُ ، فَقُمْ فَصَلِّ وَانْطَلِقْ، إِنِّي نَاظِرٌ بَعْدَكَ وَمُتَلَوِّمٌ ، فَإِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا وَإِلاَّ لَحِقْتُ بِكَ ، قَالَ :وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، وَانْقَطَعَ الْحَدِيثُ.

(ابو داؤد ۴۳۸۔ ترمذی ۱۷۷)

(۳۸۱۲۱) حضرت خالد بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عبداللہ بن رباح انصاری تشریف لائے ......اور انصار صحابہ ان کو فقیہ سمجھتے تھے تو انہوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے گھڑ سوار ابو قتادہ نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے جیش الامراء (غزوہ موتہ کا لشکر) کو روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: ''تم پر زید بن حارثہ حاکم ہیں۔ پس اگر یہ قتل ہو جائیں تو پھر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر یہ بھی قتل ہو جائیں تو پھر عبداللہ بن رواحہ ہیں۔'' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اچھل پڑے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں اس بات سے خوف نہیں کھاتا کہ آپ مجھ پر زید کو حاکم بنائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانے دو! تم نہیں جانتے کہ ان میں کیا چیز خیر ہے۔

۲۔ پھر یہ لوگ چل پڑے اور جتنی دیر اللہ کو منظور تھا یہ لوگ وہاں رہے۔ پھر (ایک دن) رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حکم دیا اور یہ منادی کی گئی کہ الصلاۃ جامعۃ. چنانچہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''خیر کی بات پہنچی ہے، خیر کی بات پہنچی ہے۔ یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی...... میں تمہیں اس لڑنے والے لشکر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ یہ لوگ (یہاں سے) چلے تو ان کی دشمن سے ملاقات (اور لڑائی) ہوئی چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ شہادت کی حالت میں قتل کر دیئے گئے۔ تم لوگ ان کے لئے استغفار کرو، پھر جھنڈا حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سنبھال لیا اور انہوں نے دشمن پر خوب حملہ کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہادت کی حالت میں قتل ہو گئے۔ تم ان کی شہادت پر گواہ بن جاؤ اور ان کے لئے استغفار کرو۔ پھر جھنڈا، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے سنبھال لیا اور اپنے قدم خوب جما لئے (لیکن) آخر کار وہ شہید کر دیئے گئے۔ تم ان کے لئے استغفار کرو پھر (ان کے بعد) جھنڈا حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سنبھال لیا ہے حالانکہ وہ (پہلے سے متعین) امیروں میں سے نہیں تھے (بلکہ) انہوں نے خود اپنے آپ کو امیر بنا لیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے دعا مانگی ''اے اللہ! یہ خالد تو تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں تو ہی ان کی مدد فرما۔'' اس دن سے حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا نام سیف اللہ المسلول پڑ گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نکل جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو۔ کوئی بھی تم میں سے پیچھے نہ رہے۔'' چنانچہ صحابہ کرام پیدل اور

سوار ہو کر نکل پڑے اور یہ سخت گرمی کا وقت تھا۔

۳۔ ایک رات صحابہ رضی اللہ عنہم راستہ سے ہٹے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آ گئی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کجاوہ سے ایک طرف جھک گئے۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے سہارا دیا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھا کرنے والے آدمی کے ہاتھ کا چھونا محسوس فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا: ابو قتادہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے پھر (دوبارہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آئی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کجاوہ سے ایک طرف جھک گئے۔ میں (دوبارہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں نے اپنے ہاتھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سیدھا کرنے والے آدمی کے ہاتھ کا چُھونا محسوس کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ابوقتادہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا: میرا خیال تو اپنے بارے میں یہ ہے کہ میں نے تمہیں آج کی رات مشقت میں ڈال دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ ہرگز نہیں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں تو دیکھ رہا ہوں کہ نیند یا اُونگھ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ لہٰذا اگر آپ ایک طرف ہو جائیں اور پڑاؤ ڈال لیں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند ختم ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا خوف ہے کہ لوگ ان یخذل الناس. راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: ہرگز نہیں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تم ہمارے واسطے پردے والی جگہ تلاش کرو۔'' راوی کہتے ہیں: میں راستہ سے اُترا تو اچانک مجھے درختوں کا ایک جھنڈ نظر آیا۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ درختوں کا جُھنڈ ہے جو مجھے ملا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راستہ پر تھے وہ راستہ سے ایک طرف ہٹے اور انہوں نے پڑاؤ کیا اور درختوں کے جھنڈ میں راستہ سے پردہ کر لیا۔ پھر ہماری آنکھ اس حالت میں کھلی کہ سورج ہم پر طلوع ہو چکا تھا۔ چنانچہ ہم کھڑے ہوئے درآنحالیکہ ہم خوف زدہ تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آرام آرام سے'' یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی نے ان دو رکعات کو صبح کی نماز سے پہلے ادا کیا ہے وہ بھی ان کو ادا کر لے۔'' چنانچہ یہ دو رکعات ان لوگوں نے بھی پڑھیں جنہوں نے ان کو (پہلے) پڑھا تھا اور انہوں نے بھی پڑھا جنہوں نے پہلے نہیں پڑھا تھا۔

۵۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور نماز کے لئے منادی کی گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔ ہم کسی ایسی دنیوی چیز میں مشغول نہیں تھے کہ جس نے ہمیں نماز سے لاپرواہ کر دیا ہو بلکہ ہماری ارواح اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں تھیں۔ جب چاہتے ہیں روحوں کو بھیجتے ہیں۔ خبردار! جس آدمی کو یہ نماز کسی بندہ صالح کی طرف سے آ لے تو اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ ایسی نماز ہی قضا کر لے۔''

۶۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پیاس؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی پیاس نہیں ہے۔ اے ابوقتادہ! مجھے

وضو والا برتن دو''۔ راوی کہتے ہیں: میں آپ ﷺ کے پاس وضو والا برتن لے کر حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے اس کو اپنی گود میں رکھ لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے منہ کے ساتھ منہ لگایا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں پھونک ماری یا نہیں ماری۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ! مجھے کجاوہ پر سے چھوٹا پیالہ پکڑا دو۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں دو پیالہ کے درمیان کا پیالہ لے کر حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے اس میں پانی ڈالا اور فرمایا: لوگوں کو پلاؤ۔ اور (خود) رسول اللہ ﷺ نے آواز لگائی اور بلند آواز کر کے فرمایا: خبردار! جس کسی کے پاس بھی برتن پہنچے تو اس کو چاہیے کہ وہ پانی پی لے۔ پس میں ایک آدمی کے پاس پہنچا اور اس کو پانی پلایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف پیالہ میں بقیہ پانی لے کر لوٹا (وہاں سے مزید لے کر) میں گیا اور میں نے پہلے آدمی کے ساتھ والے کو پانی پلایا۔ یہاں تک کہ اس حلقہ کے تمام لوگوں کو میں نے پانی پلایا۔ پھر میں پیالہ کا بقیہ پانی لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا (وہاں سے مزید لے کر) اور میں گیا اور میں نے دوسرے حلقہ کو پانی پلایا یہاں تک کہ میں نے سات حلقوں کو پانی پلایا۔

۷۔ میں نے نظر لمبی کر کے وضو کے برتن میں دیکھنا شروع کیا کہ اس میں کچھ باقی ہے؟ کہ آپ ﷺ نے پیالہ میں پانی انڈیلا اور مجھے فرمایا: تو پی! راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ مجھے کچھ زیادہ پیاس نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سے دور رہو۔ آج کے دن تو لوگوں کو پلانے والا میں ہوں۔'' راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے پیالہ میں پانی ڈالا اور اس کو نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ پیالہ میں پانی ڈالا اور نوش فرمایا پھر سہ بارہ آپ ﷺ نے پیالہ میں پانی ڈالا اور نوش فرمایا۔ پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے اور ہم بھی سوار ہو گئے۔

۸۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب لوگ اپنے پیغمبر کو غیر موجود پائیں اور ان کی نماز ان کے بہت قریب آ جائے تو تم ایسے لوگوں کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہو کہ وہ کیا کریں'' میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ان میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ موجود نہیں ہیں۔ اگر لوگ ان دونوں کی بات مانیں گے تو ہدایت پا جائیں گے اور ان کی جماعتیں بھی ہدایت پا جائیں گی اور اگر لوگ ان دونوں کی نافرمانی کریں گے تو لوگ بھی گمراہ ہوں گے اور ان کی جماعتیں بھی گمراہ ہوں گی'' یہ بات آپ ﷺ تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

۹۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے اور ہم بھی چل پڑے۔ یہاں تک کہ جب ہم نصف دن میں پہنچے تو لوگوں نے درختوں کے سایہ کو تلاش کیا۔ پھر ہم کچھ مہاجرین کے پاس آئے۔ ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اگر تم اپنے نبی کو نہ پاؤ اور نماز کا وقت ہو جائے تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ بخدا ہم تمہیں بتائیں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ میرے خیال میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اپنے پاس بلائے گا۔ آپ کھڑے ہوں اور نماز پڑھائیں۔ میں آپ کے جانے کے بعد نگرانی کروں گا۔ اگر معاملات ٹھیک ہوئے تو ساتھ آ ملوں گا۔ پھر نماز کھڑی ہو گئی اور گفتگو رک گئی۔

(۳۸۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ : لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْحُزْنُ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ ، فَذَكَرَ مِنْ بُكَائِهِنَّ ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ.

(۳۸۱۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جعفر بن ابی طالب، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی موت کی خبر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہو گئے اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غم کے اثرات ظاہر تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں (آپ ﷺ کو) دروازہ کی پھاڑ سے دیکھ رہی تھی کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! جعفر کی عورتیں ...... پھر اس آدمی نے ان عورتوں کے رونے کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اس آدمی سے کہا کہ وہ انہیں (جا کر) منع کرے۔

(۳۸۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ زَعَمَ ؛ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ بِالْبَلْقَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ بِأَفْضَلِ مَا خَلَفْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

(۳۸۱۲۳) حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جعفر بن ابی طالب غزوہ موتہ میں مقام بلقاء میں شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! جعفر کے گھر جعفر کا وہ بہترین خلیفہ پیدا فرما جو تو اپنے نیک بندوں میں سے کسی بندہ کو عطا کرتا ہے۔

(۳۸۱۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، يَقُولُ : لَقَدِ انْدَقَّ فِي يَدَيَّ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ ، فَمَا صَبَرَتْ فِي يَدِي إِلاَّ صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَّةٌ.

(۳۸۱۲۴) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹ گئیں۔ پھر (آخر) میرے ہاتھ میں ایک چوڑی تلوار باقی رہی۔

(۳۸۱۲۵) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى الثَّلاَثَةَ الَّذِينَ قُتِلُوا بِمُؤْتَةَ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِمْ.

(۳۸۱۲۵) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ موتہ میں قتل کیے جانے والے تین صحابہ رضی اللہ عنہم کی موت کی خبر سنائی اور پھر آپ ﷺ نے ان پر جنازہ پڑھایا۔

(۳۸۱۲٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا اشْتَدَّ حُزْنُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ أُصِيبَ مِنْهُمْ مَعَ زَيْدٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيُدْرِكَنَّ الْمَسِيحَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ أَقْوَامٌ ، إِنَّهُمْ لَمِثْلُكُمْ ، أَوْ خَيْرٌ ،

ثَلاثَ مَرَّاتٍ ، وَلَنْ يُخْزِيَ اللَّهُ أُمَّةً ، أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا.

(۳۸۱۲۶) حضرت عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر کہتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو غزوہ موتہ میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہونے والے حضرات پر شدید غم ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ضرور بالضرور اسی امت میں سے کچھ قومیں حضرت مسیح علیہ السلام کو پالیں گی۔ اور وہ لوگ تم سے بہتر یا تم جیسے ہوں گے۔'' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ کہی۔ ''اور اللہ تعالیٰ ایسی امت کو ہلاک نہیں کرے گا جس کے اول میں میں اور آخر میں مسیح علیہ السلام ہوں گے۔

(۳۸۱۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا أَتَتْ وَفَاةُ جَعْفَرٍ ، عَرَفْنَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُزْنَ ، قَالَتْ : فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ النِّسَاءَ يَبْكِينَ ، قَالَ : فَارْجِعْ إِلَيْهِنَّ فَأَسْكِتْهُنَّ ، فَإِنْ أَبَيْنَ فَاحْثُ فِي وُجُوهِهِنَّ التُّرَابَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ فِي نَفْسِي : وَاللهِ مَا تَرَكْتَ نَفْسَكَ ، وَلاَ أَنْتَ مُطِيعٌ رَسُولَ اللهِ.

(۳۸۱۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات (کی خبر) آئی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور پر غم (کے آثار) دیکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی طرف واپس جاؤ۔ انہیں خاموش کرواؤ۔ اور اگر وہ انکار کریں تو تم ان کے منہ پر مٹی ڈال دینا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے اپنے دل میں کہا: تو اپنے آپ کو بھی نہیں چھوڑتا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کے حکم کو بجالاتا ہے۔

(۳۸۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الَّذِي أَرْضَعَنِي مِنْ بَنِي مُرَّةَ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ ، نَزَلَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَرْقَبَهَا ، ثُمَّ مَضَى فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

(۳۸۱۲۸) حضرت یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر، اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے بنو مرہ کے اس آدمی نے بیان کیا جس نے (یعنی جس کی بیوی نے) مجھے دودھ پلایا تھا۔ اس نے کہا۔ گویا کہ میں غزوہ موتہ میں جعفر کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنے سفید و سرخ گھوڑے سے نیچے اترے اور پھر اس کی کونچیں کاٹیں اور چل دیئے اور جا کر لڑائی کی یہاں تک کہ قتل (شہید) کر دیئے گئے۔

(۳۸۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُ قَتْلِ زَيْدٍ ، وَجَعْفَرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ نَعَاهُمْ إِلَى النَّاسِ ، وَتَرَكَ أَسْمَاءَ حَتَّى أَفَاضَتْ مِنْ عَبْرَتِهَا : ثُمَّ أَتَاهَا فَعَزَّاهَا ، وَقَالَ : ادْعِي لِي بَنِي أَخِي ، قَالَ : فَجَائَتْ بِثَلاَثَةِ بَنِينَ ، كَأَنَّهُمْ أَفْرُخٌ ، قَالَتْ : فَدَعَا الْحَلاَّقَ فَحَلَقَ رُؤُوسَهُمْ ، فَقَالَ : أَمَّا مُحَمَّدٌ فَشَبِيهُ عَمِّنَا أَبِي

طَالِبٍ ، وَأَمَّا عَوْنُ اللهِ فَشَبِيهُ خَلْقِي وَخُلُقِي ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَالَهَا ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لِعَبْدِ اللهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ ، قَالَ : فَجَعَلَتْ أُمُّهُمْ تُفْرِحُ لَهُ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَخْشَيْنَ عَلَيْهِمُ الضَّيْعَةَ وَأَنَا وَلِيُّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ؟. (ابن سعد ۳۶۔ احمد ۲۰۴)

(۳۸۱۲۹) حضرت حسن بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ وفات کی خبر سُنائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو اس حالت میں چھوڑا تھا کہ وہ آنسو بہا رہی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (دوبارہ) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان سے تعزیت کی اور فرمایا: میرے پاس میرے بھتیجوں کو بلا کر لاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا...... پرندوں کے بچوں کی طرح کے...... تین بچے لے کر حاضر ہوئیں۔ اسماء کہتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نائی کو بلایا اور ان کے سر منڈوائے اور فرمایا: ''محمد تو ہمارے چچا ابو طالب کے مشابہ ہے اور عون اللہ تو صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہے۔ اور عبداللہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اوپر اٹھایا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! عبداللہ کے دائیں ہاتھ کے سودے میں برکت دے۔ راوی کہتے ہیں: ان کی ماں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی (لاوارثی) کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا۔ کیا تم ان کے ضائع ہونے کا خوف کھاتی ہو؟ حالانکہ میں دنیا و آخرت میں ان کا ولی ہوں۔

(۳۸۱۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : أُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، فَرَأَى جَعْفَرًا مَلَكًا ذَا جَنَاحَيْنِ ، مُضَرَّجًا بِالدِّمَاءِ ، وَزَيْدًا مُقَابِلَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، قَالَ : وَابْنَ رَوَاحَةَ جَالِسًا مَعَهُمْ كَأَنَّهُمْ مُعْرِضُونَ عَنْهُ.

(۳۸۱۳۰) حضرت سالم بن ابی جعد سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداء موتہ...... خواب میں دکھائے گئے۔ چنانچہ آپ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ایک ایسے فرشتے کی شکل میں دیکھا جس کے دو پر تھے اور وہ خون میں لتھڑے ہوئے تھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مقابل تخت پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ ابن رواحہ ان کے ساتھ یوں بیٹھے ہوئے تھے گویا کہ وہ ان سے اعراض کیے ہوئے ہیں۔

(۳۸۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّهُ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرٍ ، وَزَيْدٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، ذَكَرَ أَمْرَهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَعْفَرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ.

(۳۸۱۳۱) حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر اور زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے قتل کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کرتے ہوئے دُعا فرمائی۔ اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! جعفر کی مغفرت فرما۔ اور عبداللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما۔

(۳۸۱۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : جَاءَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بَعْدَ قَتْلِ أَبِيهِ ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَ فَقَامَ مَقَامَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُلاَقِي مِنْكَ الْيَوْمَ مَا لَقِيتُ مِنْكَ أَمْسِ ؟.

(۳۸۱۳۲) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ، اپنے والد کے قتل کے بعد حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے (استقبال کے لئے) کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بھر آئیں۔ پھر جب اگلا دن آیا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور پھر اپنی اسی جگہ پر کھڑے ہو گئے تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں آج بھی تمہارا استقبال اس طرح کروں جس طرح میں نے کل تمہارا استقبال کیا تھا''؟

(۳۸۱۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُد ، قَالَ :سَمِعْتُ الْبَهِيَّ يُحَدِّثُ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ :مَا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي جَيْشٍ قَطُّ ، إِلاَّ أَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ ، وَلَوْ بَقِيَ بَعْدَهُ لاَسْتَخْلَفَهُ.

(۳۸۱۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو کسی لشکر میں روانہ نہیں فرمایا مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس لشکر میں امیر مقرر فرمایا۔ اور اگر حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خلیفہ (بھی) بناتے۔

(۳۸۱۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ :لَوْ أَنَّ زَيْدًا حَيٌّ لاَسْتَخْلَفَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۱۳۴) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ اگر حضرت زید رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو خلیفہ بناتے۔

(۳۸۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَطَعَ بَعْثًا قِبَلَ مُؤْتَةَ ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَفِي ذَلِكَ الْبَعْثِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَ : فَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَطْعَنُونَ فِي ذَلِكَ ، لِتَأْمِيرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ أُنَاسًا مِنْكُمْ قَدْ طَعَنُوا عَلَيَّ فِي تَأْمِيرِ أُسَامَةَ ، وَإِنَّمَا طَعَنُوا فِي تَأْمِيرِ أُسَامَةَ كَمَا طَعَنُوا فِي تَأْمِيرِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ ، وَايْمُ اللهِ ، إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلإِمَارَةِ ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَإِنَّ ابْنَهُ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ ، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ مِنْ صَالِحِيكُمْ ، فَاسْتَوْصُوا بِهِ خَيْرًا.

(۳۸۱۳۵) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موتہ کی طرف ایک لشکر

روانہ فرمایا اور ان پر حضرت اسامہ بن زید کو امیر مقرر فرمایا۔ اسی لشکر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے...... راوی کہتے ہیں: بعض لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اس لشکر والوں پر امیر بنانے پر اعتراض کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا: ''یقیناً تم میں سے کچھ لوگ میری طرف سے اسامہ کو امیر بنانے پر اعتراض کر رہے ہیں۔ یہ لوگ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے امیر بنانے پر اسی طرح اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے اس سے پہلے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد کو امیر بنانے پر اعتراض کیا تھا۔ خدا کی قسم! بلاشبہ وہ امیر بننے کے لائق تھے اور لوگوں میں سب سے زیادہ مجھے محبوب تھے۔ اور ان کا بیٹا ان کے بعد مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ تم میں سے نیکو کار لوگوں میں سے ہوگا۔ تم اس کے ساتھ اچھائی کا ارادہ کرو۔''

(۳۸۱۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَتَهُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ حَتَّى أَفَاضَتْ عَبْرَتَهَا ، وَذَهَبَ بَعْضُ حُزْنِهَا ، ثُمَّ أَتَاهَا فَعَزَّاهَا ، وَدَعَا بَنِي جَعْفَرٍ فَدَعَا لَهُمْ ، وَدَعَا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي صَفْقَةِ يَدِهِ ، فَكَانَ لاَ يَشْتَرِي شَيْئًا إِلاَّ رَبِحَ فِيهِ.

فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ هَؤُلاَءِ يَزْعُمُونَ أَنَّا لَسْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، فَقَالَ : كَذَبُوا ، لَكُمُ الْهِجْرَةُ مَرَّتَيْنِ ، هَاجَرْتُمْ إِلَى النَّجَاشِيِّ ، وَهَاجَرْتُمْ إِلَيَّ.

(۳۸۱۳۶) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر کی بیوی اسماء بنت عمیس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ انہوں نے آنسو بہا لئے اور غم ہلکا ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تعزیت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو بلایا اور ان کے لئے دُعا فرمائی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعا کی کہ ان کے سودے میں برکت دی جائے۔ پس عبد اللہ جب بھی کوئی چیز خریدتے تو انہیں اس میں نفع ہوتا۔ پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم مہاجرین میں سے نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''لوگ جھوٹ کہتے ہیں۔ تم نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے۔ (ایک مرتبہ) تم نے نجاشی کی طرف ہجرت کی اور (ایک مرتبہ) تم نے میری طرف ہجرت کی۔

(۳۸۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الأَزْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو أُوَيْسٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنْتُ بِمُؤْتَةِ ، فَلَمَّا فَقَدْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ طَلَبْنَاهُ فِي الْقَتْلَى ، فَوَجَدْنَا فِيهِ خَمْسِينَ ؛ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ ، وَوَجَدْنَا ذَلِكَ فِيمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ،

(۳۸۱۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مقام موتہ میں موجود تھا۔ پس جب ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

کو غیر موجود پایا تو ہم نے ان کو مقتولین میں تلاش (کرنا شروع) کیا چنانچہ ہم نے ان کو اس حالت میں پایا کہ ان کو پچاس کے قریب تلواروں اور نیزوں کے زخم لگے ہوئے تھے۔ اور ہم نے یہ سارے زخم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے جسم کے اگلے حصہ میں پائے۔

(۳۷) غَزْوَةُ حُنَيْنٍ ، وَمَا جَاءَ فِيهَا

غزوہ حنین کے بارے میں منقول احادیث

(۳۸۱۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ : هَلْ كُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، يَا أَبَا عُمَارَةَ ؟ فَقَالَ : أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلَّى ، وَلَكِنِ انْطَلَقَ جُفَاءٌ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ ، وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ ، فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ ، قَالَ : فَانْكَشَفُوا ، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ هُنَالِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بَغْلَتَهُ ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْصَرَ ، وَهُوَ يَقُولُ :

أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِب　　　أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

اللَّهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ ، قَالَ : وَكُنَّا وَاللهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ.

(مسلم ۱۴۰۱۔ بیہقی ۱۳۴)

(۳۸۱۳۸) حضرت ابو اسحاق روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے ابو عمارہ! کیا تم لوگ حنین کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ لیکن کچھ لوگ جلد بازی میں خالی ہاتھ قبیلہ ہوازن کی طرف چل پڑے تھے حالانکہ ہوازن والے تو ایک تیر انداز قوم تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس (خالی ہاتھ) جماعت کو تیز تیر پھینکنے والی کمان کے ذریعہ سے خوب تیر برسائے یوں لگتا تھا کہ گویا تیروں کا مجموعہ آ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس لوگ چھٹ گئے اور اس وقت ہوازن کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے جبکہ ابوسفیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کو ہانک رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (خچر سے) نیچے تشریف لائے اور مدد کے لئے پکارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے۔

''میں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔　　　میں تو عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔''

اے اللہ! اپنی مدد نازل فرما'' راوی کہتے ہیں: خدا کی قسم! جب جنگ خوب شعلہ زن ہوتی تھی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ میں (اپنا) بچاؤ کرتے تھے۔ اور یقیناً (اس وقت) بہادر وہی شخص ہوتا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوتا تھا۔

(۳۸۱۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : لاَ وَاللهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ دُبُرَهُ ، قَالَ : وَالْعَبَّاسُ ، وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذَانِ بِلِجَامِ بَغْلَتِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ :

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(۳۸۱۳۹) حضرت براء سے روایت ہے کہ نہیں خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے حنین کی جنگ کے دن اپنی پشت نہیں پھیری۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ کے خچر کی لگام کو پکڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کہہ رہے تھے۔

''میں جھوٹا نبی نہیں ہوں میں تو عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔''

(۳۸۱۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ.

(۳۸۱۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حنین کے دن، جناب نبی کریم ﷺ کی دعاء یہ تھی۔ ''اے اللہ! اگر آپ چاہتے ہیں تو آج کے بعد آپ کی عبادت نہیں کی جائے گی۔''

(۳۸۱۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ جَمَعَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعًا كَثِيرًا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فِي عَشَرَةِ آلَافٍ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ آلَافٍ، قَالَ: وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ، قَالَ: فَجَاؤُوا بِالنَّعَمِ وَالذُّرِّيَّةِ، فَجُعِلُوا خَلْفَ ظُهُورِهِمْ، قَالَ: فَلَمَّا الْتَقَوْا وَلَّى النَّاسُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ، قَالَ: فَنَزَلَ، فَقَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، قَالَ: وَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ، لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا كَلَامًا، فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ، فَقَالَ: أَيْ مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، فَقَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، نَحْنُ مَعَكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: أَيْ مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، فَقَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، نَحْنُ مَعَكَ.

ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الأَرْضِ فَالْتَقَوْا، فَهَزَمُوا وَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ، فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّلَقَاءَ وَقَسَمَ فِيهَا، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: نُدْعَى عِنْدَ الشِّدَّةِ وَتُقْسَمُ الْغَنِيمَةُ لِغَيْرِنَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ، وَقَعَدَ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: أَيْ مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟ فَسَكَتُوا، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، لَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ شِعْبًا لأَخَذْتُ شِعْبَ الأَنْصَارِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ فَقَالُوا: رَضِينَا، رَضِينَا يَا رَسُولَ اللهِ.
قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: قَالَ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ: قُلْتُ لأَنَسٍ: وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذَلِكَ؟ قَالَ: وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْ ذَلِكَ؟.

(بخاری ۴۳۳۳۔ مسلم ۷۳۵)

(۳۸۱۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حنین کا دن تھا تو قبیلہ ہوازن اور غطفان نے نبی کریم ﷺ کے لئے ایک بہت بڑی تعداد جمع کر لی اور نبی کریم ﷺ بھی اس دن دس ہزار یا دس ہزار سے بھی زیادہ کی تعداد کے ہمراہ تھے۔ راوی کہتے ہیں:

آپ ﷺ کے ساتھ طلقاء (فتح مکہ کے موقع کے مسلمان) بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں: دشمن اپنے مال مویشی اور بیوی بچوں کو ساتھ لایا تھا اور انہیں اپنے پیچھے چھوڑا ہوا تھا۔ پس جب دونوں گروہوں کی آپس میں مڈبھیڑ ہوئی تو کچھ لوگ بھاگ گئے۔ جناب نبی کریم ﷺ اس دن ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ (خچر سے) نیچے اترے اور فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' راوی کہتے ہیں: اس دن آپ ﷺ نے دو مرتبہ (یہ) آواز لگائی اور ان کے درمیان کوئی اور کلام مخلوط نہیں فرمایا چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے دائیں طرف رُخ کیا اور آواز لگائی۔ ''اے گروہ انصار!'' انصار نے جواب میں کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم حاضر ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے بائیں طرف رُخ کیا اور آواز دی، اے گروہِ انصار!'' انصار نے جواب دیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم حاضر ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ زمین پر اترے اور (دوبارہ) آمنا سامنا ہوا تو دشمن شکست خوردہ ہوا اور مسلمانوں کو بہت سی غنیمتیں ملیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ غنائم طلقاء کو عطا فرمائیں اور ان میں تقسیم کر دیں۔ (اس پر) انصار نے کہا۔ سختی کے وقت ہمیں پکارا جاتا ہے اور غنیمتیں ہمارے سوا اوروں کو تقسیم کی جاتی ہیں۔ یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے تمام انصار کو جمع فرمایا اور آپ ﷺ (ان کے ساتھ) ایک قبہ میں بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: ''اے گروہِ انصار! مجھے تمہاری طرف سے کیا بات پہنچی ہے؟'' انصار صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے گروہ انصار! اگر لوگ ایک کشادہ اور صاف راستہ پر چلیں اور انصار ایک پہاڑی گھاٹی پر چلیں تو میں انصار کی گھاٹی کو (چلنے کے لئے) پکڑوں گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا'' کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا (کا سامان) لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے جاؤ اور اپنے گھروں میں پناہ دو؟'' انصار کہنے لگے۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم راضی ہیں، ہم راضی ہیں۔ ابن عون کہتے ہیں کہ ہشام بن زید کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ اس وقت حاضر تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ تو میں اس وقت کہاں غائب ہوتا؟۔

(۳۸۱۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ يُضْحِكُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَمْ تَرَ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا أَرَدْتِ إِلَيْهِ؟ قَالَتْ: أَرَدْتُ إِنْ دَنَا إِلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ طَعَنْتُهُ بِهِ.

(مسلم ۱۴۴۳۔ ابن حبان ۷۱۸۵)

(۳۸۱۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو ہنسانے لگے اور فرمایا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ام سلیم کو نہیں دیکھا ان کے ہاتھ میں چھرا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ ''اے ام سلیم! اس چھرے سے تمہارا کیا ارادہ ہے؟'' حضرت ام سلیم نے جواب دیا۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر کوئی دشمن میرے قریب آیا تو میں یہ چھرا اُسے گھونپ دوں گی۔

(۳۸۱۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ

أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ :مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ ، فَقَتَلَ يَوْمَئِذٍ أَبُو طَلْحَةَ عِشْرِينَ رَجُلاً ، فَأَخَذَ أَسْلاَبَهُمْ.

(۳۸۱۴۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے دن ارشاد فرمایا تھا ''جس نے کسی کو قتل کیا تو اس (قاتل) کو مقتول کا سامان ملے گا۔'' چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمی قتل کیے اور ان کا سامان حاصل کیا۔

(۳۸۱٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، قَالَ :انْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، فَنُودُوا :يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، قَالَ :فَرَجَعُوا وَلَهُمْ حَنِينٌ ، يَعْنِي بُكَاءً.

(۳۸۱۴۴) حضرت طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ حنین کے دن مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انہیں آواز دی گئی۔ اے سورۂ بقرہ والو! راوی کہتے ہیں: پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس پلٹ آئے اور ان کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔

(۳۸۱٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ انْكَشَفَ النَّاسُ عَنْهُ ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلاَّ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ :زَيْدٌ ، آخِذٌ بِعَنَانِ بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ ، وَهِيَ الَّتِي أَهْدَاهَا لَهُ النَّجَاشِيُّ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَيْحَك يَا زَيْدُ ، اُدْعُ النَّاسَ ، فَنَادَى :أَيُّهَا النَّاسُ ، هَذَا رَسُولُ اللهِ يَدْعُوكُمْ ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ عِنْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ :وَيْحَك ، حُضَّ الأَوْسَ وَالْخَزْرَجَ ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ الأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ ، هَذَا رَسُولُ اللهِ يَدْعُوكُمْ ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ عِنْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ :وَيْحَك ، اُدْعُ الْمُهَاجِرِينَ ، فَإِنَّ لِلَّهِ فِي أَعْنَاقِهِمْ بَيْعَةً ، قَالَ :فَحَدَّثَتْنِي بُرَيْدَةُ ، أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنْهُمْ أَلْفٌ ، قَدْ طَرَحُوا الْجُفُونَ وَكَسَرُوهَا ، ثُمَّ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى فُتِحَ عَلَيْهِمْ.

(بزار ۱۸۲۸)

(۳۸۱۴۵) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن لوگ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ایک آدمی رہ گیا جس کا نام زید تھا۔ اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھورے رنگ کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھا...... یہ وہی خچر تھا جو نجاشی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کیا تھا...... جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید سے کہا۔ ''تو ہلاک ہو جائے اے زید! لوگوں کو بلاؤ'' چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی۔ اے لوگو! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں۔ لیکن کسی نے زید کو اس وقت جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تو ہلاک ہو جائے! اوس اور خزرج کو خاص کر کے بلاؤ'' چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی۔ اے اوس و خزرج کے لوگو! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں۔ لیکن اس وقت بھی زید کو کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) فرمایا ''تو ہلاک ہو جائے۔ مہاجرین کو بلالو کیونکہ ان کی گردنوں میں تو اللہ کے لئے بیعت ہے۔'' راوی کہتے ہیں: مجھے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں میں سے ایک ہزار ایسے لوگ (واپس) متوجہ ہوئے جنہوں نے نیاموں کو توڑا اور پھینک دیا تھا۔ پھر یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور لڑے) یہاں تک کہ کفار پر ان کو فتح ہوئی۔

(۳۸۱٤٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَرُ مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ : نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَةٍ كَانَ عَلَيْهَا ، فَجَعَلَ يَصْرُخُ بِالنَّاسِ : يَا أَهْلَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، يَا أَهْلَ بَيْعَةِ الشَّجَرَةِ ، أَنَا رَسُولُ اللهِ وَنَبِيُّهُ ، وَتَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ.

(۳۸۱۴۶) حضرت عمر مولیٰ غفرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس خچر پر تھے آپ ﷺ اس سے نیچے تشریف لائے اور لوگوں کو آواز دینے لگے۔ ''اے سورۃ بقرہ والو!......اے درخت کی (جگہ) بیعت کرنے والو! میں اللہ کا رسول ہوں (کیا یہ) لوگ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں گے؟

(۳۸۱٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَوْفَى بِيَدِهِ ضَرْبَةٌ ، فَقُلْتُ : مَا هَذَا ؟ فَقَالَ : ضُرِبْتُهَا يَوْمَ حُنَيْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : وَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ؟ قَالَ : نَعَمْ. (بخاری ۴۳۱۴)

(۳۸۱۴۷) حضرت اسمٰعیل بن ابی خالد روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں زخم کے آثار تھے تو میں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ غزوہ حنین کے دن میرے اس ہاتھ پر ضرب لگ گئی تھی۔ اسمٰعیل کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا: آپ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حنین میں حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں!

(۳۸۱٤٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ هَوَازِنَ جَاؤُوا بَعْدَ الْوَقْعَةِ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَرْغَبُ فِي رَسُولِ اللهِ ، قَالَ : فِي أَيِّ ذَلِكَ تَرْغَبُونَ ، أَفِي الْحَسَبِ ، أَمْ فِي الْمَالِ؟ قَالُوا : بَلْ فِي الْحَسَبِ ، وَالأُمَّهَاتِ ، وَالْبَنَاتِ ، وَأَمَّا الْمَالُ فَسَيَرْزُقُنَا اللَّهُ ، قَالَ : أَمَّا أَنَا ، فَأَرُدُّ مَا فِي يَدِي وَأَيْدِي بَنِي هَاشِمٍ مِنْ عَوْرَتِكُمْ ، وَأَمَّا النَّاسُ فَسَأَشْفَعُ لَكُمْ إِلَيْهِمْ إِذَا صَلَّيْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَقُومُوا فَقُولُوا كَذَا وَكَذَا ، فَعَلَّمَهُمْ مَا يَقُولُونَ ، فَفَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ بِهِ ، وَشَفَعَ لَهُمْ ، فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ رَدَّ مَا فِي يَدَيْهِ مِنْ عَوْرَتِهِمْ ، غَيْرَ الأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ ، أَمْسَكَا امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا فِي أَيْدِيهِمَا.

(۳۸۱۴۸) حضرت عبد اللہ بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے بعد قبیلہ ہوازن کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں آپ سے ایک رغبت ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا ''تمہاری رغبت کس چیز میں ہے۔ حسب (رشتہ داروں میں) یا مال میں'' انہوں نے جواب دیا (مال میں نہیں) بلکہ حسب میں، ماؤں میں اور بیٹیوں میں۔ رہا مال تو وہ اللہ تعالیٰ ہمیں پھر دے دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ میرے اور بنو ہاشم کے قبضہ میں موجود ہے وہ تو میں واپس کرتا ہوں اور باقی لوگوں سے میں تمہارے لئے سفارش کروں گا جب میں نماز پڑھ لوں گا۔ انشاء اللہ۔ پس تم کھڑے ہو جانا اور یوں یوں کہنا۔ پس جو انہوں نے کہنا تھا آپ ﷺ نے انہیں وہ سکھا دیا۔ چنانچہ انہوں نے وہی کچھ کہا جو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا۔ اور آپ ﷺ نے ان کی سفارش فرمائی۔ چنانچہ جو کچھ عورتوں میں سے مسلمانوں کے قبضے میں موجود تھیں وہ سارا کچھ

مسلمانوں نے واپس کر دیا سوائے حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے اور عیینہ بن حصن کے۔ جو عورتیں ان دونوں کے پاس تھیں انہوں نے انہیں اپنے پاس ہی رکھا۔

(٣٨١٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ :لَمَّا فَرَّ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :

أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

قَالَ :فَلَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ :ثَلاَثَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، وَرَجُلٌ مِنْ غَيْرِهِمْ :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْعَبَّاسُ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِالْعَنَانِ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْ جَانِبِهِ الأَيْسَرِ ، قَالَ :فَلَيْسَ يُقْبِلُ نَحْوَهُ أَحَدٌ إِلاَّ قُتِلَ ، وَالْمُشْرِكُونَ حَوْلَهُ صَرْعَى بِحِسَابِ الإِكْلِيلِ.

(٣٨١٤٩) حضرت حکم بن عتیبہ روایت کرتے ہیں کہ جب غزوہ حنین کے دن بہت سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بھاگ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں جھوٹا نبی نہیں ہوں میں تو عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔''

راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف چار آدمی رہ گئے۔ تین آدمی بنو ہاشم میں سے تھے اور ایک آدمی ان کے سوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اور حضرت ابوسفیان، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی) لگام پکڑے ہوئے تھے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو کافر بھی بڑھتا تھا وہ قتل کر دیا جاتا تھا۔ مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد قتل ہوئے پڑے تھے۔

(٣٨١٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ ، وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ ، فَقَالَ نَاسٌ مِنَ الأَنْصَارِ :يُعْطِي رَسُولُ اللهِ غَنَائِمَنَا نَاسًا تَقْطُرُ سُيُوفُنَا مِنْ دِمَائِهِمْ ، أَوْ سُيُوفُهُمْ مِنْ دِمَائِنَا ؟ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَجَاؤُوا ، فَقَالَ لَهُمْ :فِيكُمْ غَيْرُكُمْ ؟ قَالُوا :لاَ ، إِلاَّ ابْنُ أُخْتِنَا ، قَالَ :ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ، فَقَالَ :قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِمُحَمَّدٍ إِلَى دِيَارِكُمْ ؟ قَالُوا :بَلَى ، يَا رَسُولَ اللَّه ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ دِثَارٌ ، وَالأَنْصَارُ شِعَارٌ ، الأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ.

(٣٨١٥٠) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی غنائم میں سے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو ایک سو اونٹ عطا فرمائے اور عیینہ بن حصن کو بھی ایک سو اونٹ عطا فرمائے۔ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری (حاصل کردہ) غنائم ایسے لوگوں کو عطاء فرمائی ہیں جن کے (رشتہ داروں کے) خون سے ہماری تلواریں تر ہیں یا ان کی

تلواریں ہمارے (رشتہ داروں کے) خون سے تر ہیں؟ یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے ان انصار کی طرف قاصد بھیجا چنانچہ یہ تمام انصار آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم میں تمہارے (انصار کے) سوا بھی کوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! لیکن ہمارے بھانجے (ہمارے ساتھ ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قوم کے بھانجے بھی قوم کا حصہ ہیں'' پھر آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''تم لوگوں نے یہ یہ بات کہی ہے؟ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم لوگ اپنے گھروں میں محمد ﷺ کو لے جاؤ؟'' انصار نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگ اوپر کا کپڑا ہیں اور انصار جسم کے ساتھ والا کپڑا ہیں۔ انصار میرے مخلص دوست اور راز دار ہیں اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔

(۳۸۱۵۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ ، وَحَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ ، وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ خَرَجُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ يَنْظُرُونَ عَلَى مَنْ تَكُونُ الدَّبْرَةُ ، فَمَرَّ بِهِمْ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالُوا : يَا عَبْدَ اللهِ ، مَا فَعَلَ النَّاسُ ؟ قَالَ : لاَ يَسْتَقْبِلُهَا مُحَمَّدٌ أَبَدًا ، قَالَ : وَذَلِكَ حِينَ تَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : لَرَبٌّ مِنْ قُرَيْشٍ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ رَبٍّ مِنَ الأَعْرَابِ ، يَا فُلاَنُ ، اذْهَبْ فَأْتِنَا بِالْخَبَرِ لِصَاحِبٍ لَهُمْ ، قَالَ : فَذَهَبَ حَتَّى كَانَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْقَوْمِ ، فَسَمِعَهُمْ يَقُولُونَ : يَا لَلأَوْسِ ، يَا لَلْخَزْرَجِ ، وَقَدْ عَلَوُا الْقَوْمَ ، وَكَانَ شِعَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۱۵۱) حضرت عبد اللہ بن عبیدہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن ابوسفیان، حکیم بن حزام اور صفوان بن امیہ (اس ارادہ سے نکلے کہ) وہ دیکھیں کس کو شکست ہوتی ہے۔ (اس دوران) ان کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا تو انہوں نے پوچھا۔ اے عبد اللہ! لوگوں کا کیا بنا؟ اس نے جواب دیا۔ محمد کبھی بھی حنین سے آگے نہیں جا سکتا۔ راوی کہتے ہیں: یہ اس وقت کا تاثر تھا جب آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ سے متفرق ہو گئے تھے..... تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا۔ قریش میں سے کوئی رب (بڑا) بن جائے یہ بات ہمیں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ دیہاتیوں میں سے کوئی رب (بڑا) بنے۔ پھر آپس میں سے ایک سے کہا۔ اے فلاں! جاؤ اور ہمارے پاس کوئی خبر لاؤ۔ راوی کہتے ہیں؛ وہ آدمی چل پڑا یہاں تک کہ جب وہ قوم کے درمیان پہنچا تو اس نے انہیں یہ کہتے ہوئے سُنا۔ اے اوس، اے خزرج! وہ لوگوں پر بلند ہو گئے۔ وہ اور نبی کریم ﷺ کا شعار تھا۔

(۳۸۱۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّبْيَ بِالْجِعْرَانَةِ ، أَعْطَى عَطَايَا قُرَيْشًا وَغَيْرَهَا مِنَ الْعَرَبِ ، وَلَمْ يَكُنْ فِي الأَنْصَارِ مِنْهَا شَيْءٌ ، فَكَثُرَتِ الْقَالَةُ وَفَشَتْ ، حَتَّى قَالَ قَائِلُهُمْ : أَمَّا رَسُولُ اللهِ فَقَدْ لَقِيَ قَوْمَهُ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، فَقَالَ : مَا مَقَالَةٌ بَلَغَتْنِي عَنْ قَوْمِكَ ، أَكْثَرُوا فِيهَا ؟ قَالَ : فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : فَقَدْ كَانَ مَا بَلَغَك ، قَالَ : فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالَ : مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْ

قَوْمِي ، قَالَ :فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ ، وَقَالَ :اجْمَعْ قَوْمَكَ ، وَلاَ يَكُنْ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ ، قَالَ :فَجَمَعَهُمْ فِي حَظِيرَةٍ مِنْ حَظَائِرِ السَّبْيِ ، وَقَامَ عَلَى بَابِهَا ، وَجَعَلَ لاَ يَتْرُكُ إِلاَّ مَنْ كَانَ مِنْ قَوْمِهِ ، وَقَدْ تَرَكَ رِجَالاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَرَدَّ أُنَاسًا ، قَالَ :ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلاَّلاً فَهَدَاكُمُ اللَّهُ ؟ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ ، يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ عَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ ؟ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ ، يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَقَالَ :أَلاَ تُجِيبُونَ ؟ قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ وَأَفْضَلُ.

فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ ، قَالَ :وَلَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ فَصَدَقْتُمْ وَصُدِّقْتُمْ :أَلَمْ نَجِدْكَ طَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ ، وَمُكَذَّبًا فَصَدَّقْنَاكَ، وَعَائِلاً فَآسَيْنَاكَ ، وَمَخْذُولاً فَنَصَرْنَاكَ ؟ فَجَعَلُوا يَبْكُونَ ، وَيَقُولُونَ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ وَأَفْضَلُ ، قَالَ : أَوَجَدْتُمْ مِنْ شَيْءٍ مِنْ دُنْيَا أَعْطَيْتُهَا قَوْمًا ، أَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الإِسْلاَمِ ، وَوَكَلْتُكُمْ إِلَى إِسْلاَمِكُمْ ، لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا ، وَسَلَكْتُمْ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا ، لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ ، أَوْ شِعْبَكُمْ ، أَنْتُمْ شِعَارٌ ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ.

ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِنِّي لأَرَى مَا تَحْتَ مَنْكِبَيْهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ ، وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ ، وَلأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى بُيُوتِكُمْ ؟ فَبَكَى الْقَوْمُ حَتَّى أَخْضَلُوا لِحَاهُمْ ، وَانْصَرَفُوا وَهُمْ يَقُولُونَ :رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا ، وَبِرَسُولِهِ حَظًّا وَنَصِيبًا.

(۳۸۱۵۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ میں قیدیوں کو تقسیم فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش وغیرہ کو قیدی عطا فرمائے لیکن ان قیدیوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کو کچھ بھی نہ دیا۔ اس پر بہت سی باتیں کہی گئیں اور پھیلائی گئیں۔ یہاں تک کہ ایک کہنے والے نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو اپنی قوم کے ساتھ مل گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا اور استفسار فرمایا کہ ''مجھے تمہاری جانب سے کیسی بات پہنچی ہے جو وہ بہت زیادہ کر رہے ہیں؟'' راوی کہتے ہیں: انہوں نے جواب دیا۔ یقیناً ایسی بات ہوئی ہو گی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں تو اپنی قوم کا محض ایک فرد ہوں۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ زیادہ ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی قوم کو جمع کرو اور ان کے ساتھ کوئی اور (قوم) نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انصار کو قیدیوں کے باڑوں میں سے ایک باڑہ میں جمع کیا اور خود اس باڑہ کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور جو ان کی قوم میں سے آتا تھا اسی کو (اندر جانے کے لئے) چھوڑتے تھے۔ اور کچھ مہاجرین کو بھی انہوں نے (اندر جانے کے لئے) چھوڑ دیا۔ اور کچھ کو واپس کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، غصہ

آپ ﷺ کے چہرہ انور سے ظاہر ہو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

''اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت دی؟'' انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے غصہ سے۔ ''اے گروہِ انصار! کیا میں نے تمہیں تنگدست نہیں پایا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں غنی بنا دیا؟'' انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غصہ سے۔ ''اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں (باہم) دشمن نہیں پایا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا'' انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کے غصہ سے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ انصار نے کہا۔ اللہ اور اس کے رسول زیادہ بڑے محسن ہیں۔ پھر جب آپ ﷺ کی (یہ غصہ کی حالت) ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہتے تو تم یہ بات کہتے اور سچ کہتے، تمہاری تصدیق بھی کی جاتی کہ: ''کیا ہم نے آپ کو نکالا ہوا نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کو ٹھکانا دیا۔ اور کیا ہم نے آپ کو جھٹلایا ہوا نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کی تصدیق کی۔ اور کیا ہم نے آپ کو تنگدست نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کے ساتھ موالات کیا۔ اور کیا ہم نے آپ کو بے یار و مددگار نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کی مدد کی؟'' اس پر انصار نے رونا شروع کیا اور کہنے لگے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ بڑے محسن اور فضیلت والے ہیں۔'' کیا تم نے دنیا کی اس چیز کو جو میں نے کسی قوم کو اس لئے دی تا کہ میں انہیں اسلام کے ساتھ مضبوط کر سکوں...... محسوس کیا ہے...... اور میں نے تمہیں تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا (یعنی تم پختہ ایمان والے ہو) اگر سب لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور تم انصار ایک دوسری وادی یا گھاٹی میں چلو تو البتہ میں تمہاری وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ تم لوگ جسم سے متصل کپڑے (کی طرح) ہو اور بقیہ لوگ جسم کے اوپر والے کپڑے (کی طرح) ہیں۔ اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک فرد ہوتا۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے حتی کہ آپ ﷺ کے مونڈھوں کے نیچے کا حصہ (بغلیں) دکھائی دینے لگیں اور آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ ''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، اور انصار کے بچوں کی مغفرت فرما۔ اور انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت فرما۔ کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی لوگ تو بکریاں، اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟'' اس پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم رونے لگے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں۔ اور وہ لوگ یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اس کے رسول ﷺ کے حصہ اور نصیب ہونے پر راضی ہیں۔

(۳۸۱۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ ، فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِ ، فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلاَلِ الشَّجَرِ ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لأَمَتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، وَرَحْمَةُ اللهِ ، الرَّوَاحُ ، حَانَ الرَّوَاحُ ، فَقَالَ : أَجَلْ ، فَقَالَ : يَا بِلاَلُ ، فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ ،

كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ ، فَقَالَ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَأَنَا فِدَاؤُكَ ، فَقَالَ : أَسْرِجْ لِي فَرَسِي ، فَأَخْرَجَ سَرْجًا دَفَّتَاهُ مِنْ لِيفٍ ، لَيْسَ فِيهِمَا أَشَرٌ ، وَلاَ بَطَرٌ ، قَالَ : فَأَسْرَجَ.

فَرَكِبَ ، وَرَكِبْنَا فَصَافَفْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَيْلَتَنَا ، فَتَشَامَّتِ الْخَيْلاَنِ ، فَوَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ كَمَا قَالَ اللَّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عِبَادَ اللهِ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ اقْتَحَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسِهِ ، فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ ، فَأَخْبَرَنِي الَّذِي كَانَ أَدْنَى إِلَيْهِ مِنِّي أَنَّهُ ضَرَبَ بِهِ وُجُوهَهُمْ ، وَقَالَ : شَاهَتِ الْوُجُوهُ ، قَالَ : فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ.

قَالَ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ : فَحَدَّثَنِي أَبْنَاؤُهُمْ ، عَنْ آبَائِهِمْ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : لَمْ يَبْقَ مِنَّا أَحَدٌ إِلاَّ امْتَلأَتْ عَيْنَاهُ وَفَمُهُ تُرَابًا ، وَسَمِعْنَا صَلْصَلَةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ، كَإِمْرَارِ الْحَدِيدِ عَلَى الطَّسْتِ الْحَدِيدِ.

(ابو داؤد ۵۱۳۷ - احمد ۲۸۶)

(۳۸۱۵۳) حضرت عبدالرحمٰن الفہری سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم ایک انتہائی سخت گرمی والے دن میں چلے پھر ہم نے درختوں کے سایہ میں پڑاؤ کیا۔ پھر جب سورج زوال کر گیا تو میں نے اپنا سامان حرب پہن لیا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیا۔ آپ ﷺ اپنے خیمہ میں تھے۔ میں نے (جا کر) کہا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، وَرَحْمَةُ اللهِ روانگی! روانگی کا وقت ہو گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! پس وہ بھی ایک ایسے درخت کے نیچے سے گردجھاڑتے ہوئے اٹھے جس کا سایہ پرندے کے سایہ کی طرح تھا۔ اور انہوں نے (آ کر) عرض کیا۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے گھوڑے پر زین کس دو۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک زین نکالی جس کے اطراف میں گھاس لگا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے گھوڑے پر زین کس دی۔

۲۔ پھر آپ ﷺ بھی سوار ہو گئے اور ہم بھی سوار ہو گئے اور ہم نے رات، دن ان کے سامنے صف بندی کی اور مسلمانوں اور کافروں کے گھڑسواروں کی آپس میں مڈبھیڑ ہوئی۔ جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے آواز دی۔ ''اے خدا کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' اے گروہ مہاجرین! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں۔ پھر آپ ﷺ اپنے گھوڑے اترے اور ایک مٹھی مٹی کی لی مجھے اس صحابی نے بتایا جو مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کے قریب تھا کہ آپ ﷺ نے یہ مٹی ان کے چہروں کی طرف پھینکی اور فرمایا۔'' چہرے بگڑ جائیں۔'' راوی کہتے ہیں: پس اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی۔

۳۔ یعلی بن عطاء کہتے ہیں۔ مجھ سے مخالفین کے بیٹوں نے اپنے آباء کی سند سے بیان کیا کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں بچا مگر یہ کہ اس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے بھر گیا اور ہم نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک گھنٹی کی آواز سنی جیسا کہ لوہے کی طشت پر لوہا

مارنے سے نکلتی ہے۔

(۳۸۱۵٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ هَوَازِنَ جَائَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِالصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ وَالإِبِلِ وَالْغَنَمِ ، فَجَعَلُوهَا صُفُوفًا ، يُكْثِرُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا الْتَقَوْا ، وَلَّى الْمُسْلِمُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عِبَادَ اللهِ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : فَهَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يُضْرَبْ بِسَيْفٍ ، وَلَمْ يُطْعَنْ بِرُمْحٍ ، قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ :مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ ، قَالَ :فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلا ، فَأَخَذَ أَسْلاَبَهُمْ.

وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي ضَرَبْتُ رَجُلاً عَلَى حَبْلِ الْعَاتِقِ ، وَعَلَيْهِ دِرْعٌ لَهُ فَأُجْهِضْتُ عَنْهُ ، وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ :فَأَعْجَلْتُ عَنْهُ ، قَالَ :فَانْظُرْ مَنْ أَخَذَهَا ، قَالَ :فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :أَنَا أَخَذْتُهَا ، فَأَرْضِهِ مِنْهَا وَأَعْطِنِيهَا ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ ، أَوْ سَكَتَ ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :لاَ ، وَاللهِ لاَ يَفِيئُهَا اللَّهُ عَلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِهِ وَيُعْطِيكَهَا ، قَالَ : فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ :صَدَقَ عُمَرُ.

وَلَقِيَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا خِنْجَرٌ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هَذَا مَعَكِ؟ قَالَتْ: أَرَدْتُ إِنْ دَنَا مِنِّي بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ أَنْ أَبْعَجَ بِهِ بَطْنَهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلاَ تَسْمَعُ مَا تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ؟ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، قُتِلَ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ، انْهَزَمُوا بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ.

(ابو داؤد ۲۷۱۲۔ احمد ۲۷۹)

(۳۸۱۵۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہوازن والے غزوہ حنین کے موقع پر (اپنے) بچوں عورتوں، اونٹوں اور بکریوں کو ساتھ لائے اور انہیں صفوں کی حالت میں جمع کر دیا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زیادہ لگیں۔ پس جب آمنا سامنا ہوا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ مسلمان بھاگ نکلے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے گروہ مہاجرین! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں۔'' راوی کہتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کیا۔ کوئی تلوار نہیں ماری گئی اور نہ ہی کوئی نیزہ بازی کی گئی۔ راوی کہتے ہیں: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن ارشاد فرمایا: ''جو کسی کافر کو قتل کرے گا وہی اس کا سامان لے گا۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، چنانچہ اس دن حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس (۲۰) آدمیوں کو قتل کیا اور ان کے سامان کو لے لیا۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک آدمی کو گردن پر تلوار مار کر ہلاک کیا اس کے جسم پر زرہ تھی لیکن مجھ سے پہلے ہی کسی نے وہ زرہ اتار لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دیکھو کس نے وہ زرہ لی ہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا۔ میں نے وہ زرہ

لی ہے۔ آپ اس کو اس زرہ سے راضی کر دیں۔ (یعنی چھوڑنے پر) اور یہ زرہ مجھے دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی شیٔ کا سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ وہ چیز عطا فرما دیتے یا خاموش رہتے (یعنی انکار نہ کرتے)۔ چنانچہ آپ ﷺ (یہ بات سن کر) خاموش ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ نہیں خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے شیروں میں سے ایک شیر پر سے یہ غنیمت نہیں ہٹائیں گے اور نہ یہ تجھے دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر نے سچ کہا ہے۔''

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ام سُلیم رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی۔ حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا کے پاس چُھرا تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ اے اُم سلیم رضی اللہ عنہا! یہ آپ کے پاس کیا ہے؟ وہ فرمانے لگیں۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر مشرکین میں سے کوئی میرے قریب آیا تو میں اس چُھرے کے ذریعہ سے پیٹ پھاڑ کر اس کی آنتیں باہر نکال دوں گی۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (آپ ﷺ سے) عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اُم سلیم جو کچھ کہہ رہی ہیں۔ آپ نے نہیں سُنا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے بعد طلقاء میں سے جو لوگ ہیں ان کو خوب قتل کریں۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ لوگ آپ کے ذریعہ (خوب) شکست کھا چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: ''یقیناً اللہ کافی ہے اور خوب ہے۔''

(٣٨١٥٥) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحَّى ، وَعَامَّتُنَا مُشَاةٌ ، فِينَا ضَعَفَةٌ ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ ، فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ ، فَقَيَّدَ بِهِ جَمَلَهُ رَجُلٌ شَابٌّ ، ثُمَّ جَاءَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ ، فَلَمَّا رَأَى ضَعْفَهُمْ وَقِلَّةَ ظَهْرِهِمْ خَرَجَ يَعْدُو إِلَى جَمَلِهِ فَأَطْلَقَهُ ، ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُهُ ، وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ ، هِيَ أَمْثَلُ ظَهْرِ الْقَوْمِ ، فَقَعَدَ فَاتَّبَعَهُ ، فَخَرَجْتُ أَعْدُو فَأَدْرَكْتُهُ وَرَأْسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ، وَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ، وَكُنْتُ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ ، فَأَنَخْتُهُ ، فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ بِالأَرْضِ ، اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَأَضْرِبُ رَأْسَهُ ، فَنَدَرَ فَجِئْتُ بِرَاحِلَتِهِ ، وَمَا عَلَيْهَا أَقُودُهُ ، فَاسْتَقْبَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلاً ، فَقَالَ : مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ ؟ فَقَالُوا : ابْنُ الأَكْوَعِ ، فَنَفَلَهُ سَلَبَهُ.

(٣٨١٥٥) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن کے جہاد میں شرکت کی تھی۔ ہم صبح کا کھانا کھا رہے تھے اور ہمارے اکثر لوگ پیدل تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے کہ ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس نے اپنے (اونٹ) کے کجاوہ سے ایک چمڑے کی رسی کو پھینکا اور ایک نوجوان آدمی نے اس کے ساتھ اس کے اونٹ کو باندھ دیا۔ پھر وہ آیا اور اس نے لوگوں کے ہمراہ کھانا کھایا۔ جب اس نے لوگوں کی کمزوری اور کمی کو دیکھا تو وہ اپنے اونٹ کی طرف بھاگ نکلا اور اس نے اس کو کھول لیا پھر اس کو بٹھایا اور اس پر سوار ہو گیا اور پھر اس اونٹ کو مہمیز کرنا شروع کیا۔ نبی کریم ﷺ

کے صحابہ میں سے ایک آدمی...... جن کا تعلق بنو اسلم سے تھا...... ایک اونٹنی پران کے پیچھے گئے۔ میں نے بھاگتے ہوئے اس شخص کا پیچھا کیا۔ ابھی بنو اسلم کے آدمی کی اونٹنی اس آدمی کے اونٹ کے قریب ہی پہنچی تھی کہ میں نے آگے بڑھ کر اونٹ کی لگام کو پکڑ لیا۔ جونہی وہ نیچے ہوئے میں نے اس آدمی کو قتل کر دیا۔ پھر میں وہ سواری اور اس کا سامان لے کر حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ اس آدمی کو کس نے مارا؟ لوگوں نے بتایا کہ ابن اکوع نے۔ پس آپ نے اس کا ساز وسامان مجھے دے دیا۔

(۳۸۱۵۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَا أَفَاءَ ، قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ ، وَلَمْ يَقْسِمْ وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئًا ، فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ ، فَخَطَبَهُمْ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلاَّلاً فَهَدَاكُمَ اللَّهُ بِي ؟ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللَّهُ بِي ؟ وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمَ اللَّهُ بِي ، قَالَ : كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا ، قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، قَالَ : فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا؟ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ : قَالَ : لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ : جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ ، لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ ، الأَنْصَارُ شِعَارٌ ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ .

(۳۸۱۵۶) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو غزوہ حنین میں جو مال غنیمت میں دینا مقصود تھا وہ عطا فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ مال لوگوں میں اور مؤلفۃ القلوب میں تقسیم فرمایا اور آپ ﷺ نے انصار میں کوئی مال بھی تقسیم نہیں فرمایا اور ان کو نہیں دیا۔ اس پر گویا جب انہیں حصہ نہیں ملا تو انہوں نے محسوس کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا۔ ''اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے ہدایت بخشی اور تم لوگ پراگندہ و منتشر تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے اکٹھا فرمایا۔ اور کیا میں نے تمہیں تنگدست نہیں پایا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے غنی کر دیا۔'' راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بھی کوئی بات پوچھتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم جواب میں کہتے: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بڑے محسن ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں جواب دینے سے کیا چیز مانع ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول زیادہ بڑے محسن ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو یوں کہو۔ آپ ایسی ایسی حالت میں ہمارے پاس آئے تھے۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اپنے کجاووں کی طرف اللہ کے رسول کو لے جاؤ؟ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار لوگ جسم سے متصل کپڑے (کی مانند) ہیں اور بقیہ لوگ جسم سے اوپر کے کپڑے (کی مانند) ہیں۔ تم لوگ میرے بعد ترجیح نفس کا مشاہدہ کرو گے لیکن تم صبر کرنا، یہاں تک کہ تم میرے ساتھ حوض پر آملو۔

(۳۸) مَا جَاءَ فِي غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ

غزوہ ذی قرد کے بارے میں روایات

(۳۸۱۵۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَرَجْت أَنَا وَرَبَاحٌ ، غُلاَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الإِبِلِ ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيهِ مَعَ الإِبِلِ ، فَلَمَّا كَانَ بِغَلَسٍ أَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَتَلَ رَاعِيَهَا ، وَخَرَجَ يَطْرُدُهَا هُوَ وَأُنَاسٌ مَعَهُ فِي خَيْلٍ ، فَقُلْتُ :يَا رَبَاحُ ، اقْعُدْ عَلَى هَذَا الْفَرَسِ ، فَأَلْحِقْهُ بِطَلْحَةَ ، وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَدْ أُغِيرَ عَلَى سَرْحِهِ.

قَالَ :فَقُمْت عَلَى تَلٍّ ، وَجَعَلْت وَجْهِي مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ نَادَيْت ثَلاَثَ مَرَّاتٍ :يَا صَبَاحَاهُ ، ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ مَعِي سَيْفِي وَنَبْلِي، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ، وَذَاكَ حِينَ يَكْثُرُ الشَّجَرُ، قَالَ:فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ جَلَسْتُ لَهُ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ ، ثُمَّ رَمَيْتُ ، فَلاَ يُقْبِلُ عَلَيَّ فَارِسٌ إِلاَّ عَقَرْتُ بِهِ ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ :

أَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَأَلْحَقُ بِرَجُلٍ فَأَرْمِيهِ وَهُوَ عَلَى رَحْلِهِ ، فَيَقَعُ سَهْمِي فِي الرَّجُلِ ، حَتَّى انْتَظَمْتُ كَتِفَهُ ، قُلْتُ :خُذْهَا :

وَأَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَإِذَا كُنْتُ فِي الشَّجَرَةِ أَحْرَقْتُهُمْ بِالنَّبْلِ ، وَإِذَا تَضَايَقَتِ الثَّنَايَا عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَرَدَّيْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ ، فَمَا زَالَ ذَلِكَ شَأْنِي وَشَأْنُهُمْ، أَتْبَعُهُمْ وَأَرْتَجِزُ، حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي ، وَاسْتَنْقَذْتُهُ مِنْ أَيْدِيهِمْ ، قَالَ :ثُمَّ لَمْ أَزَلْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثِينَ رُمْحًا ، وَأَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثِينَ بُرْدَةً ، يَسْتَخِفُّونَ مِنْهَا ، وَلاَ يُلْقُونَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلاَّ جَعَلْت عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ ، وَجَمَعْتُهُ عَلَى طَرِيقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا امْتَدَّ الضُّحَى، أَتَاهُمْ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِي، مُمِدًّا لَهُمْ، وَهُمْ فِي ثَنِيَّةٍ ضَيِّقَةٍ، ثُمَّ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَأَنَا فَوْقَهُمْ، قَالَ عُيَيْنَةُ:مَا هَذَا الَّذِي أَرَى؟ قَالُوا: لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبَرْحَ ، مَا فَارَقَنَا بِسَحَرٍ حَتَّى الآنَ ، وَأَخَذَ كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا ، وَجَعَلَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ، فَقَالَ عُيَيْنَةُ :لَوْلاَ أَنَّ هَذَا يَرَى أَنَّ وَرَائَهُ طَلَبًا لَقَدْ تَرَكَكُمْ ، قَالَ :لِيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ ، فَقَامَ إِلَيَّ نَفَرٌ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ ، فَصَعِدُوا فِي الْجَبَلِ، فَلَمَّا أَسْمَعْتُهُمَ الصَّوْتَ، قُلْتُ لَهُمْ:أَتَعْرِفُونِي؟ قَالُوا:وَمَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ:أَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ، وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لاَ يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِي ، وَلاَ أَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِي ، قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ :إِنْ أَظُنُّ.

قَالَ :فَمَا بَرِحْتُ مَقْعَدِی ذَاكَ حَتَّی نَظَرْتُ إِلَی فَوَارِسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ، وَإِذَا أَوَّلُهُمُ الأَخْرَمُ الأَسَدِیُّ ، وَعَلَی أَثَرِهِ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَی أَثَرِ أَبِی قَتَادَةَ الْمِقْدَادُ الْكِنْدِیُّ ، قَالَ : فَوَلَّوُا الْمُشْرِكِينَ مُدْبِرِينَ ، وَأَنْزِلُ مِنَ الْجَبَلِ ، فَأَعْرِضُ لِلأَخْرَمِ ، فَآخُذُ عَنَانَ فَرَسِهِ ، قُلْتُ :يَا أَخْرَمُ ، أَنْذِرْ بِالْقَوْمِ ، يَعْنِی أُحَذِّرُهُمْ ، فَإِنِّی لاَ آمَنُ أَنْ يَقْطَعُوك ، فَاتَّئِدْ حَتَّی يَلْحَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ، قَالَ :يَا سَلَمَةُ ، إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ، وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ ، فَلاَ تَحُل بَيْنِی وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ ، قَالَ :فَخَلَّيْتُ عَنَانَ فَرَسِهِ ، فَيَلْحَقُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْنَةَ ، وَيَعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَان ، فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ ، فَعَقَرَ الأَخْرَمُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ ، وَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَی فَرَسِ الأَخْرَمِ.

فَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ بِأَبِی قَتَادَةَ ، وَقَتَلَهُ أَبُو قَتَادَةَ ، وَتَحَوَّلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَی فَرَسِ الأَخْرَمِ.

ثُمَّ إِنِّی خَرَجْتُ أَعْدُو فِی أَثَرِ الْقَوْمِ ، حَتَّی مَا أَرَی مِنْ غُبَارِ صَحَابَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ، وَيَعْرِضُونَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ إِلَی شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ ، يُقَالُ لَهُ :ذُو قَرَدٍ ، فَأَرَادُوا أَنْ يَشْرَبُوا مِنْهُ ، فَأَبْصَرُونِی أَعْدُو وَرَائَهُمْ ، فَعَطَفُوا عَنْهُ ، وَشَدُّوا فِی الثَّنِيَّةِ ، ثَنِيَّةِ ذِی ثَبِيرٍ ، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَلْحَقُ بِهِمْ رَجُلاً فَأَرْمِيهِ، فَقُلْتُ :خُذْهَا :

وَأَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَقَالَ :يَا ثَكِلَتْنِی أُمِّی ، أَكْوَعِی بُكْرَةً ، قُلْتُ :نَعَمْ أَیْ عَدُوَّ نَفْسِهِ ، وَكَانَ الَّذِی رَمَيْتُهُ بُكْرَةً فَأَتْبَعْتُهُ بِسَهْمٍ آخَرَ ، فَعَلَقَ فِيهِ سَهْمَان ، وَتَخَلَّفُوا فَرَسَيْنِ ، فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ عَلَی الْمَاءِ الَّذِی حَلأْتُهُمْ عَنْهُ :ذِی قَرَدٍ.

فَإِذَا نَبِیُّ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی خَمْسِ مِئَةٍ ، وَإِذَا بِلاَلٌ قَدْ نَحَرَ جَزُورًا مِمَّا خَلَّفْتُ ، فَهُوَ يَشْوِی لِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، خَلِّنِی ، فَأَنْتَخِبُ مِنْ أَصْحَابِكَ مِئَةَ رَجُلٍ ، فَآخُذَ عَلَی الْكُفَّارِ بِالْعَشْوَةِ ، فَلاَ يَبْقَی مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلاَّ قَتَلْتُهُ ، قَالَ :أَكُنْتَ فَاعِلاً ذَاكَ يَا سَلَمَةُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَالَّذِی أَكْرَمَ وَجْهَك ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّی رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ فِی ضَوْءِ النَّارِ.

قَالَ: ثُمَّ قَالَ :إِنَّهُمْ يُقْرَوْنَ الآنَ بِأَرْضِ غَطَفَانَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ ، قَالَ :مَرُّوا عَلَی فُلاَنِ الْغَطَفَانِی ، فَنَحَرَ لَهُمْ جَزُورًا ، فَلَمَّا أَخَذُوا يَكْشِطُونَ جِلْدَهَا ، رَأَوْا غَبَرَةً فَتَرَكُوهَا وَخَرَجُوا هُرَّابًا ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ، فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ جَمِيعًا، ثُمَّ أَرْدَفَنِي وَرَائَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ. فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا قَرِيبٌ مِنْ ضَحْوَةٍ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، كَانَ لاَ يُسْبَقُ، فَجَعَلَ يُنَادِي: هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ، أَلاَ رَجُلٌ يُسَابِقُ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَعَلَ ذَلِكَ مِرَارًا، وَأَنَا وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْدَفًا، قُلْتُ لَهُ: أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا، وَلاَ تَهَابُ شَرِيفًا؟ قَالَ: لاَ، إِلاَّ رَسُولَ اللهِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي خَلِّنِي، فَلأُسَابِقُ الرَّجُلَ، قَالَ: إِنْ شِئْتَ، قُلْتُ: اِذْهَبْ إِلَيْك، فَطَفَرَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، وَثَنَيْت رِجْلِي فَطَفَرْت عَنِ النَّاقَةِ، ثُمَّ إِنِّي رَبَطْتُ عَلَيْهَا شَرَفًا، أَوْ شَرَفَيْنِ، يَعْنِي اسْتَبْقَيْت نَفْسِي، ثُمَّ إِنِّي عَدَوْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ، فَأَصُكَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِيَدَيَّ، فَقُلْتُ سَبَقْتُك وَاللهِ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ: فَضَحِكَ، وَقَالَ: إِنْ أَظُنُّ، حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ. (مسلم ۱۴۳۳۔ احمد ۵۲)

(۳۸۱۵۷) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں صلح حدیبیہ کے دنوں میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ میں آیا تھا۔ پس (ایک مرتبہ) میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام حضرت رباح باہر نکلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رباح کو اونٹوں کے ہمراہ بھیجا اور میں ان کے ساتھ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا لے کر نکلا اور اونٹوں کے ساتھ میں گھوڑے کو ایڑ لگاتا رہا۔ پس جب صبح کا اندھیرا (چھایا ہوا) تھا تو عبد الرحمان بن عیینہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کر دیا اور اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ اور وہ اس کے ساتھ جو گھڑ سوار لوگ تھے وہ اونٹوں کو لے گئے۔ میں نے کہا۔ اے رباح! اس گھوڑے پر بیٹھ جاؤ اور یہ حضرت طلحہ تک پہنچا دو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے دو کہ ان پر حملہ ہو گیا ہے۔

۲۔ سلمہ کہتے ہیں: پھر میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہو گیا اور اپنا منہ مدینہ کی طرف کیا اور پھر میں نے تین مرتبہ آواز لگائی۔ یا صباحاہ! اس کے بعد ان لوگوں کے پیچھے چل نکلا۔ میرے پاس میری تلوار اور تیر تھے۔ پس میں نے ان کی طرف تیر پھینکنے شروع کیے اور ان کو زخمی کر کے روکنے لگا۔ اور یہ بات تب ہوتی جب درخت زیادہ ہوتے...... کہتے ہیں: جب میری طرف کوئی سوار آتا تو میں کسی درخت کی اوٹ میں بیٹھ جاتا اور پھر تیر اندازی کرتا۔ چنانچہ کوئی سوار میری طرف نہ بڑھتا مگر یہ کہ میں اس کو زخمی کر کے روک دیتا میں ان پر تیر برساتا اور یہ کہتا۔ میں ابن الاکوع ہوں اور آج کا دن ذلیلوں کی ہلاکت کا دن ہے۔

۳۔ پھر میں ایک آدمی کے پاس پہنچا تو میں نے اس کو تیر مارا جبکہ وہ اپنی سواری پر تھا۔ میرا تیر اس آدمی کو لگا یہاں تک کہ وہ اس کے کندھے میں پیوست ہو گیا۔ میں نے کہا۔ اس کو پکڑ۔ اور

''میں ابن الاکوع ہوں۔ اور آج کا دن ذلیلوں کی ہلاکت کا دن ہے۔''

۴۔ جب میں درختوں (کے جھرمٹ) میں ہوتا تو میں ان لوگوں پر خوب تیر اندازی کرتا اور جب گھاٹیاں تنگ ہو جاتیں تو میں پہاڑ پر چڑھ جاتا اور ان پر پتھر پھینکتا۔ میری اور ان کی یہی حالت رہی کہ میں ان کے پیچھے دوڑتا رہا اور رجزیہ اشعار پڑھتا رہا۔ یہاں

تک کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی سواریوں میں سے جو کچھ پیدا کیا ہوا تھا میں اس سب کو اپنے پیچھے چھوڑ آیا اور میں نے اس کو حملہ آوروں سے چھڑا لیا۔

۵۔ سلمہ کہتے ہیں: پس میں ان پر تیراندازی کرتا رہا یہاں تک کہ تیس سے زیادہ نیزے اور تیس سے زیادہ چادریں گرا دیں جن کو وہ ہلکا (گھٹیا) سمجھتے تھے۔ وہ جو کچھ بھی پھینکتے تھے میں ان پر پتھروں کو رکھ دیتا تھا۔ اور میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے راستہ پر جمع کر دیتا تھا۔ یہاں تک کہ جب چاشت کا وقت ہوا تو حملہ آوروں کے پاس عیینہ بن بدر فزاری مدد کرنے کے لئے آ پہنچا اور یہ لوگ ایک تنگ گھاٹی میں تھے۔ میں پہاڑ پر چڑھ گیا چنانچہ میں ان سے بلند ہو گیا۔ عیینہ نے کہا میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟ حملہ آوروں نے جواب دیا۔ ہمیں یہ مصیبت چمٹی ہوئی ہے۔ صبح سے ابھی تک اس نے ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا۔ جو کچھ ہمارے پاس تھا وہ اس نے ہم سے لے لیا ہے اور اس کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس پر عیینہ نے کہا۔ اگر اس کو اپنے پیچھے سے کسی طلب (کمک) کا خیال نہ ہوتا تو البتہ یہ تمہیں چھوڑ دیتا۔ عیینہ نے کہا۔ تم میں سے ایک جماعت اس کی طرف (لڑنے کے لئے) اٹھنی چاہیے۔ چنانچہ میری جانب ایک جماعت اٹھی جس میں چار افراد تھے۔ انہوں نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا پس جب وہ میری آواز کے قریب پہنچے تو میں نے ان سے کہا۔ کیا تم مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں ابن الاکوع ہوں۔ قسم اس ذات کی جس نے محمد کے چہرے کو عزت بخشی تم میں سے کوئی آدمی مجھے پکڑنا چاہے تو نہیں پکڑ سکتا اور میں جس کو پکڑنا چاہوں وہ چھوٹ نہیں سکتا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔ مجھے بھی یہی گمان ہے۔

۶۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں اپنی اسی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو درختوں کے درمیان سے دیکھا کہ ان کے اول میں اخرم اسدی ہیں اور ان کے پیچھے رسول اللہ ﷺ کے شہسوار حضرت ابوقتادہ تھے اور ابوقتادہ کے پیچھے مقداد کندی رضی اللہ عنہ تھے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس مشرکین پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ میں پہاڑ سے اترا اور حضرت اخرم کے پاس پہنچا اور میں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ میں نے کہا۔ اے اخرم! ان لوگوں سے ڈرو (یعنی ابھی رک جاؤ) کیونکہ مجھے اس بات پر امن نہیں ہے کہ یہ لوگ تمہیں قتل کر دیں گے۔ پس تم رکو یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم (ہم تک) پہنچ جائیں۔ اخرم رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے سلمہ رضی اللہ عنہ! اگر تم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور جانتے ہو کہ جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے تو تم میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہ ہو۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے ان کے گھوڑے کی لگام چھوڑ دی اور وہ (جا کر) عبدالرحمان بن عیینہ سے ٹکرائے اور عبدالرحمان نے ان پر حملہ کیا اور دونوں طرف سے وار ہوئے۔ حضرت اخرم نے عبدالرحمان کے (گھوڑے کی) پانچیں کاٹ دیں اور عبدالرحمان نے حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کو وار کر کے قتل کر دیا۔ اور عبدالرحمان، حضرت اخرم رضی اللہ عنہ (کا گھوڑا لے کر) واپس چلا گیا۔

۷۔ پھر ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن کے پاس پہنچے اور دونوں طرف وار ہوئے تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے پاؤں عبدالرحمٰن نے کاٹ ڈالے اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمان کو قتل کر دیا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر

سوار ہو کر واپس پلٹے۔

۸۔ میں نے پھر ان لوگوں کے اثرات قدم کے پیچھے دوڑنا شروع کیا (اور اتنا آگے نکل گیا) یہاں تک کہ مجھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا غبار بھی دکھائی دینا بند ہو گیا۔ غروب آفتاب سے قبل یہ لوگ ایک گھاٹی میں میرے سامنے آئے جس میں ایک ذوقرد نام کا کنواں تھا۔ ان لوگوں نے اس کنویں سے پانی پینے کا ارادہ کیا تھا کہ انہوں نے مجھے اپنے پیچھے دوڑتا ہوا دیکھ لیا چنانچہ وہ لوگ وہاں سے نکلے اور ایک دوسری گھاٹی جس کا نام ثنیۃ ذی ثبیر تھا اس میں مضبوط ہو گئے اسی دوران سورج ڈوب گیا اور میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس جا پہنچا اور میں نے اس کی طرف تیر پھینکا اور میں ـ نے کہا۔ اس (تیر) کو پکڑ لو۔ ع

''اور میں ابن الاکوع ہوں۔ آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔''

۹۔ اس آدمی نے کہا...... ہائے! میری ماں مجھے گم کرے۔ کیا تم صبح والے ابن الاکوع ہو؟ میں نے جواب دیا: ہاں! اے اپنی جان کے دشمن! اور یہ وہی شخص تھا جس کو میں نے صبح تیر مارا تھا۔ چنانچہ میں نے اس کو ایک اور تیر دے مارا اور اس میں دو تیر پیوست ہو گئے۔ یہ لوگ (مزید) دو گھوڑے پیچھے چھوڑ گئے۔ میں ان دونوں گھوڑوں کو ہانک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) اسی کنویں پر تشریف فرما تھے جس سے میں نے ان حملہ آوروں کو بھگایا تھا۔ یعنی ذوقرد

۱۰۔ پس (وہاں) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانچ صد افراد کے ہمراہ موجود تھے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک اونٹ کو نحر کیا تھا جن کو میں اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کی کلیجی اور کوہان کو بھون رہے تھے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے چھوڑیں (یعنی اجازت دیں) میں آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک سو افراد کو منتخب کرتا ہوں اور (ان کے ذریعہ) میں کفار پر رات کو حملہ کروں گا اور ان میں سے کسی مخبر کو قتل کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اے سلمہ رضی اللہ عنہ! کیا تم یہ کام کر لو گے؟'' حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ جی ہاں! قسم اس ذات کی جس نے آپ کے رُخ انور کو عزت بخشی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آگ کی روشنی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھوں کو دیکھ لیا۔

۱۱۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ لوگ اس وقت مقام غطفان میں مہمانی کھا رہے ہیں۔'' پھر اس کے بعد مقام غطفان سے ایک آدمی آیا اور اس نے بتایا کہ یہ لوگ فلاں غطفانی کے ہاں سے گزرے تو اس نے ان کے لئے اونٹ ذبح کیا پھر جب انہوں نے اس کی کھال اتارنا شروع کی تو انہوں نے گرد و غبار دیکھی اور اونٹ کو (وہیں) چھوڑ دیا اور بھاگ نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے گھڑ سواروں میں سب سے بہتر گھڑ سوار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ہمارے پا پیادہ میں سب سے بہتر حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھڑ سوار اور پا پیادہ دونوں کے حصے عطا فرمائے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے کان چری اونٹنی پر سوار فرمایا۔ جبکہ ہم مدینہ کی طرف واپس آ رہے تھے۔

۱۲۔ پھر جب ہم مدینہ کے قریب نصف النہار کو پہنچے تو انصار میں سے ایک آدمی تھا وہ جب بھی آگے ہوتا تو یہ آواز لگاتا۔ کیا

کوئی مقابلہ کرنے والا ہے؟ کیا کوئی آدمی مدینہ تک دوڑ لگا کر مقابلہ کرے گا؟ یہ حرکت اس نے کئی مرتبہ کی۔ جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ میں نے ان صاحب سے کہا۔ تمہیں کسی کریم کی عزت اور کسی شریف کی ہیبت کا خیال نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کا نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے چھوڑیے۔ تا کہ میں اس آدمی سے مقابلہ کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو (ٹھیک ہے)۔ میں نے (اس آدمی سے) کہا۔ تیاری کرو۔ پس وہ اپنی سواری سے اُترا اور میں نے اپنے پاؤں موڑے اور میں بھی اونٹنی سے اُترا۔ پھر میں نے دوڑ لگائی یہاں تک کہ میں نے اس کو جا پکڑا اور میں نے اس کے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ زور سے مارا اور میں نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم! میں تم سے آگے گزر گیا ہوں۔ یا اسی طرح کی کوئی بات کہی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ وہ صاحب ہنس پڑے اور کہنے لگے۔ میرا گمان بھی یہی تھا کہ تم مجھ پر سبقت لے جاؤ گے۔ (پھر ہم چلتے رہے) یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

(۳۸۱۵۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ أَبِی الْجَھْمِ بْنِ صُخَیْرَۃَ الْعَدَوِیِّ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَۃَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلاَۃَ الْخَوْفِ بِذِی قَرَدٍ، أَرْضٌ مِنْ أَرْضِ بَنِی سُلَیْمٍ ، فَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَہُ صَفَّیْنِ : صَفٌّ خَلْفَہُ ، وَصَفٌّ مُوَازِی الْعَدُوِّ ، فَصَلَّی بِالصَّفِّ الَّذِی یَلِیہِ رَکْعَۃً ، ثُمَّ نَکَصَ ہَؤُلاَءِ إِلَی مَصَافِّ ہَؤُلاَءِ ، وَہَؤُلاَءِ إِلَی مَصَافِّ ہَؤُلاَءِ ، فَصَلَّی بِہِمْ رَکْعَۃً.

(۳۸۱۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ذی قرد میں ...... بنوسلیم کے علاقہ میں ..... نماز خوف ادا فرمائی۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے لوگوں نے دو صفیں بنالیں۔ ایک صف نے آپ کے پیچھے (پہلے ایک رکعت) نماز پڑھی اور ایک صف دشمن کے مقابل کھڑی ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس صف کو جو آپ ﷺ کے پاس تھی ایک رکعت نماز پڑھائی پھر یہ لوگ اُن لوگوں کی صف کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان لوگوں کی صف کی جگہ چلے آئے اور آپ ﷺ نے اُن کو بھی ایک رکعت پڑھائی۔

(۳۸۱۵۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنِ الرُّکَیْنِ الْفَزَارِیِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی صَلاَۃَ الْخَوْفِ ، فَذَکَرَ مِثْلَ حَدِیثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

(۳۸۱۵۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز خوف ادا فرمائی ..... پھر اس کے بعد حضرت زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ والی روایت بیان فرمائی۔

(۳۹) مَا حَفِظَ أَبُو بَکْرٍ فِی غَزْوَۃِ تَبُوکَ

غزوہ تبوک کے بارے میں احادیث

(۳۸۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَکِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ ، عَنْ أَبِیہِ،

قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً ، وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ ، سَافَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا ، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ عَنْ أَمْرِهِمْ ، وَأَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ ، وَأَخْبَرَهُمْ بِالْوَجْهِ الَّذِي يُرِيدُ. (ابوداؤد ۲۶۳۰۔ احمد ۳۸۷)

(۳۸۱۶۰) حضرت عبدالرحمان بن کعب بن مالک، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی عادت یہ تھی کہ) جب کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو کسی دوسرے کے ساتھ توریہ فرما لیتے حتی کہ غزوہ تبوک پیش آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تبوک کا سفر سخت گرمی میں کیا اور اس سفر میں آپ ﷺ کو دور جگہ جانا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ان کے معاملہ (یعنی غزوہ) کے بارے میں وضاحت فرما دی اور انہیں اس کی خبر دے دی تاکہ لوگ دشمن کے سامان کی شایان شان تیاری کر لیں۔ اور جس طرف آپ ﷺ کا ارادہ تھا وہ بھی آپ ﷺ نے صحابہ ﷺ کو بتا دیا۔

(۳۸۱۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ ، حَتَّى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرَى ، وَإِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُخْرُصُوا ، قَالَ : فَخَرَصَ الْقَوْمُ، وَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ ، وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ : احْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ تَبُوكَ ، فَقَالَ : إِنَّهَا سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ ، فَلَا يَقُومَنَّ فِيهَا رَجُلٌ ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُوثِقْ عِقَالَهُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ : فَعَقَلْنَاهَا ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ هَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ ، فَقَامَ فِيهَا رَجُلٌ ، فَأَلْقَتْهُ فِي جَبَلَيْ طَيِّئٍ.

ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِكُ أَيْلَةَ ، فَأَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، فَكَسَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَحْرِهِمْ.

قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ، وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرَى، فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ: كَمْ حَدِيقَتُكِ؟ قَالَتْ: عَشَرَةُ أَوْسُقٍ، خَرْصُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي مُتَعَجِّلٌ ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ فَلْيَفْعَلْ ، قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَوْفَى عَلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ : هَذِهِ طَابَةُ ، فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا ، قَالَ : هَذَا جَبَلٌ ، يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. (بخاری ۱۴۸۱۔ مسلم ۱۰۱۱)

(۳۸۱۶۱) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تبوک کے سال (غزوہ کے لئے) نکلے یہاں تک کہ جب ہم وادی قُریٰ میں پہنچے تو ایک عورت (کو ہم نے دیکھا جو) اپنے باغ میں کھڑی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: ''(کھجوروں کا) اندازہ لگاؤ'' راوی کہتے ہیں۔ لوگوں نے (کھجوروں کا) اندازہ لگایا اور آپ ﷺ نے بھی کھجوروں

کا اندازہ لگایا اور دس وسق کا اندازہ ہوا۔ آپ ﷺ نے عورت سے فرمایا: ''ان کھجوروں سے جتنی (زکوۃ) نکلتی ہے اس کا حساب کرلینا۔ میں ان شاء اللہ تمہارے پاس واپس آؤں گا۔'' راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ (وہاں سے) نکلے یہاں تک کہ آپ ﷺ تبوک میں تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''آج کی رات تم پر شدید ہوا چلے گی۔ پس کوئی آدمی اس ہوا میں کھڑا نہ ہو۔ اور جس آدمی کے پاس اونٹ ہو وہ اس اونٹ کی رسی باندھ دے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نے اونٹوں کو باندھ لیا۔ پس جب رات ہوئی تو خوب تیز ہوا چلی۔ اور اس ہوا میں ایک آدمی کھڑا ہوا تو ہوا نے اس کو طئی کے دو پہاڑوں میں دے مارا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شاہِ ایلہ حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ کو ایک سفید خچر ہدیہ کیا۔ آپ ﷺ نے اس کو ایک چادر عطا فرمائی اور اس کو ان کے سمندر کے بارے میں تحریر لکھ دی۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ آگے بڑھے یہاں تک کہ ہم وادی قُریٰ میں پہنچے۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا۔ تمہارے باغ (کی زکوۃ کتنی) ہے؟ عورت نے جواب دیا۔ آپ کے اندازہ کے مطابق دس وسق ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو جلدی چلوں گا۔ تم میں سے جو آدمی جلدی چلنا چاہے وہ بھی (میرے ساتھ) چلے'' راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ جب ہم مدینہ کے سامنے پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پاکیزہ جگہ ہے'' پھر جب آپ ﷺ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا ''یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

(۳۸۱۶۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَمَّ بِبَنِي الأَصْفَرِ أَنْ يَغْزُوَهُمْ ، جَلَّى لِلنَّاسِ أَمْرَهُمْ ، وَكَانَ قَلَّمَا أَرَادَ غَزْوَةً إِلاَّ وَرَّى عنها بِغَيْرِهَا ، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ ، فَاسْتَقْبَلَ حَرًّا شَدِيدًا ، وَسَفَرًا بَعِيدًا ، وَعَدُوًّا جَدِيدًا ، فَكَشَفَ لِلنَّاسِ الْوَجْهَ الَّذِي خَرَجَ بِهِمْ إِلَيْهِ ، لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ.

فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَتَجَهَّزَ النَّاسُ مَعَهُ ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو لأَتَجَهَّزَ ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ، حَتَّى فَرَغَ النَّاسُ ، وَقِيلَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادٍ وَخَارِجٌ إِلَى وُجْهَةٍ ، فَقُلْتُ : أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ ، أَوْ يَوْمَيْنِ ، ثُمَّ أُدْرِكُهُمْ ، وَعِنْدِي رَاحِلَتَانِ ، مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي رَاحِلَتَانِ قَطُّ قَبْلَهُمَا ، فَأَنَا قَادِرٌ فِي نَفْسِي ، قَوِيٌّ بِعُدَّتِي ، فَمَا زِلْتُ أَغْدُو بَعْدَهُ وَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ، حَتَّى أَمْعَنَ الْقَوْمُ وَأَسْرَعُوا ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِلْحَدِيثِ ، وَيَشْغَلُنِي الرِّحَالُ ، فَأَجْمَعْتُ الْقُعُودَ حَتَّى سَبَقَنِي الْقَوْمُ ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو فَلاَ أَرَى إِلاَّ رَجُلاً مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ ، أَوْ رَجُلاً مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ ، فَيُحْزِنُنِي ذَلِكَ.

فَطَفِقْتُ أُعِدُّ الْعُذْرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ ، وَأُهَيِّءُ الْكَلاَمَ ، وَقُدِّرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ يَذْكُرَنِي حَتَّى نَزَلَ تَبُوكَ ، فَقَالَ فِي النَّاسِ بِتَبُوكَ وَهُوَ جَالِسٌ : مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ؟ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي ، فَقَالَ : شَغَلَهُ بُرْدَاهُ ، وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ رَجُلٌ آخَرُ ، فَقَالَ : وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنْ عَلِمْنَا إِلاَّ خَيْرًا ، فَصَمَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا قِيلَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا ، زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ ، وَمَا كُنْتُ أَجْمَعُ مِنَ الْكَذِبِ وَالْعُذْرِ ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَنْ يُنْجِيَنِي مِنْهُ إِلاَّ الصِّدْقُ ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ ، وَصَبَّحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَدِمَ ، فَغَدَوْتُ إِلَيْهِ ، فَإِذَا هُوَ فِي النَّاسِ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ ، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ دَعَانِي ، فَقَالَ : هَلُمَّ يَا كَعْبُ ، مَا خَلَّفَكَ عَنِّي ؟ وَتَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لاَ عُذْرَ لِي ، مَا كُنْت قَطُّ أَقْوَى ، وَلاَ أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْك ، وَقَدْ جَائَهُ الْمُتَخَلِّفُونَ يَحْلِفُونَ ، فَيَقْبَلُ مِنْهُمْ ، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمْ ، وَيَكِلُ سَرَائِرَهُمْ فِي ذَلِكَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَلَمَّا صَدَقْتُهُ ، قَالَ : أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ مَا هُوَ قَاضٍ ، فَقُمْتُ .

فَقَامَ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، فَقَالُوا : وَاللهِ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ، وَاللهِ إِنْ كَانَ لَكَافِيكَ مِنْ ذَنْبِكَ الَّذِي أَذْنَبْت اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَك ، كَمَا صَنَعَ ذَلِكَ لِغَيْرِكَ ، فَقَدْ قَبِلَ مِنْهُمْ عُذْرَهُمْ ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ ، فَمَا زَالُوا يَلُومُونَنِي حَتَّى هَمَمْتُ أَنْ أَرْجِعَ ، فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ : هَلْ قَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ أَحَدٌ ، أَوِ اعْتَذَرَ بِمِثْلِ مَا اعْتَذَرْت بِهِ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قُلْتُ : مَنْ ؟ قَالُوا : هِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ ، وَرَبِيعَةُ بْنُ مَرَارَةَ الْعَامِرِي ، وَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا ، قَدِ اعْتَذَرَا بِمِثْلِ الَّذِي اعْتَذَرْت بِهِ ، وَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ الَّذِي قِيلَ لَكَ .

قَالَ : وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلاَمِنَا ، فَطَفِقْنَا نَغْدُو فِي النَّاسِ ، لاَ يُكَلِّمُنَا أَحَدٌ ، وَلاَ يُسَلِّمُ عَلَيْنَا أَحَدٌ ، وَلاَ يَرُدُّ عَلَيْنَا سَلاَمًا ، حَتَّى إِذَا وَفَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً ، جَائَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اعْتَزِلُوا نِسَائَكُمْ ، فَأَمَّا هِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ ، فَجَائَتِ امْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ لَهُ : إِنَّهُ شَيْخٌ قَدْ ضَعُفَ بَصَرُهُ ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَصْنَعَ لَهُ طَعَامَهُ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ لاَ يَقْرَبَنَّكِ ، قَالَتْ : إِنَّهُ وَاللهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ ، وَاللهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا ، قَالَ : فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي : لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ ، كَمَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ ، فَقَدْ أَذِنَ لَهَا أَنْ تَخْدِمَهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : وَاللهِ ، لاَ أَسْتَأْذِنُهُ فِيهَا ، وَمَا أَدْرِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِ اسْتَأْذَنْتُهُ ، وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ ، فَقُلْتُ لاِمْرَأَتِي : اِلْحَقِي

بِأَهْلِكِ ، حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مَا هُوَ قَاضٍ ، وَطَفِقْنَا نَمْشِي فِي النَّاسِ ، وَلاَ يُكَلِّمُنَا أَحَدٌ ، وَلاَ يَرُدُّ عَلَيْنَا سَلاَمًا.

قَالَ: فَأَقْبَلْتُ ، حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارًا لاِبْنِ عَمٍّ لِي فِي حَائِطِهِ ، فَسَلَّمْتُ ، فَمَا حَرَّكَ شَفَتَيْهِ يَرُدُّ عَلَيَّ السَّلاَمَ، فَقُلْتُ: أُنْشِدُكَ بِاللهِ ، أَتَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَمَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً ، ثُمَّ عُدْتُ فَلَمْ يُكَلِّمْنِي ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوِ الرَّابِعَةِ ، قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

فَخَرَجْت ، فَإِنِّي لأَمْشِي فِي السُّوقِ إِذِ النَّاسُ يُشِيرُونَ إِلَيَّ بِأَيْدِيهِمْ ، وَإِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِّي، فَطَفِقُوا يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ ، حَتَّى جَائَنِي ، فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ بَعْضِ قَوْمِي بِالشَّامِ: إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا مَا صَنَعَ بِكَ صَاحِبُكَ ، وَجَفْوَتُهُ عَنْكَ ، فَالْحَقْ بِنَا ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْكَ بِدَارِ هَوَانٍ ، وَلاَ دَارِ مَضْيَعَةٍ ، نُوَاسِكَ فِي أَمْوَالِنَا ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا لِلَّهِ ، قَدْ طَمِعَ فِيَّ أَهْلُ الْكُفْرِ ، فَيَمَّمْتُ بِهِ تَنُّورًا ، فَسَجَرْتُهُ بِهِ.

فَوَاللهِ إِنِّي لَعَلَى تِلْكَ الْحَالِ الَّتِي قَدْ ذَكَرَ اللَّهُ ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيْنَا الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ، وَضَاقَتْ عَلَيْنَا أَنْفُسُنَا ، صَبَاحِيةُ خَمْسِينَ لَيْلَةً مُذْ نُهِيَ عَنْ كَلاَمِنَا ، أُنْزِلَتِ التَّوْبَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ آذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا ، وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا ، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ ، فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ ، وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ ، فَنَادَى: يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ ، أَبْشِرْ ، فَخَرَرْت سَاجِدًا ، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ الْفَرَجُ ، فَلَمَّا جَائَنِي الَّذِي سَمِعْت صَوْتَهُ ، خَفَفْتُ لَهُ ثَوْبَيْنِ بِبُشْرَاهُ ، وَوَاللهِ مَا أَمْلِكُ يَوْمَئِذٍ ثَوْبَيْنِ غَيْرَهُمَا.

وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ ، فَخَرَجْتُ قِبَلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَقِيَنِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا ، يُهَنِّئُونَنِي بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيَّ ، حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ ، حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي ، وَمَا قَامَ إِلَيَّ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ ، فَكَانَ كَعْبٌ لاَ يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتَّى وَقَفْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ ، كَانَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَذَلِكَ ، فَنَادَانِي: هَلُمَّ يَا كَعْبُ، أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِ اللهِ ، أَمْ مِنْ عِنْدِكَ ؟ قَالَ: لاَ ، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ ، إِنَّكُمْ صَدَقْتُمُ اللَّهَ فَصَدَّقَكُمْ.

قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي الْيَوْمَ أَنْ أُخْرِجَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ ، قُلْتُ: أُمْسِكُ سَهْمِي بِخَيْبَرَ ، قَالَ كَعْبٌ: فَوَاللهِ مَا أَبْلَى اللَّهُ رَجُلاً فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مَا أَبْلاَنِي. (بخاری ۴۴۱۸۔ مسلم ۲۱۲۰)

(۳۸۱۶۲) حضرت عبدالرحمان بن عبداللہ بن کعب بن مالک، اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنوالاصفر کا ارادہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ لڑائی کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے

ان کے معاملہ کو کھول کر بیان فرمایا...... آپ ﷺ کی عادت یہ تھی کہ جب بھی کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو کسی دوسرے سفر سے توریہ فرما لیتے ...... تا آنکہ یہ غزوہ پیش آیا۔ اس میں آپ ﷺ کو شدید گرمی، دور کے سفر اور نئے دشمن سے سابقہ پیش آیا چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کو وہ مقصد کھول کر بیان کر دیا جس میں آپ ﷺ انہیں لے کر جا رہے تھے تا کہ مسلمان، دشمن کے شایانِ شان تیاری کر لیں۔

۲۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تیاری فرمائی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تیاری کر لی۔ میں نے صبح کے وقت تیاری کرنا چاہی لیکن میں تیاری نہ کر سکا یہاں تک کہ لوگ (تیار ہوکر) فارغ ہو گئے اور کہا جانے لگا کہ رسول اللہ ﷺ صبح ہوتے ہی اپنے سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔ میں نے (دل میں) کہا۔ میں آپ ﷺ کے بعد ایک دو دن میں تیاری کر لوں گا اور پھر آپ ﷺ کو پالوں گا۔ میرے پاس دوسواریاں تھیں۔ جبکہ میرے پاس اس سے پہلے کبھی دوسواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں۔ پس میں اپنی ذات کے اعتبار سے بھی قادر تھا اور اپنے زادِ راہ کے حوالہ سے بھی قوی تھا۔ آپ ﷺ کے بعد مسلسل دن گزرتے رہے اور میں کچھ بھی نہ کر سکا یہاں تک کہ لشکر کے لوگ تیزی سے سفر کرنے لگے۔

پھر مجھ پر ایک دن ایسا آیا کہ میں نے (پیچھے رہنے والوں میں) صرف ایسے آدمی کو دیکھا جس کو اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دے رکھا تھا۔ یا ایسے آدمی کو دیکھا جس کے بارے میں نفاق کا چرچا تھا۔ اس بات نے مجھے بہت غمگین کر دیا۔

۳۔ اب میں نے رسول اللہ ﷺ کے واپس آ جانے کے وقت کے لئے عذر تیار کرنا شروع کیا اور باتیں بنانے کی کوشش شروع کی۔ اور رسول اللہ ﷺ کو ایسی تقدیر پیش آئی کہ آپ ﷺ کو تبوک کے مقام پر پہنچنے تک میری یاد ہی نہیں آئی۔ آپ ﷺ مقام تبوک میں لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے پوچھا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟'' میری قوم کے آدمی نے کھڑے ہوکر عرض کیا۔ اسے کچھ چیزوں نے مصروف رکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ ایک دوسرا آدمی بولا اور اس نے کہا۔ خدا کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو اچھی بات ہی کو جانتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔

۴۔ پھر جب کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ واپس پہنچنے والے ہیں۔ تو مجھ سے ہر باطل اور جو کچھ میں نے جھوٹ، عذر گھڑے تھے وہ سب دور ہو گئے۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ مجھے اس حالت میں صرف سچ ہی نجات دے سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے سچ کو اکٹھا کیا۔ (جب) رسول اللہ ﷺ نے صبح کی تو آپ ﷺ (مدینہ میں) تشریف لائے۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے اور مسجد میں تھے۔ آپ ﷺ کی عادت یہ تھی کہ جب آپ ﷺ سفر سے واپسی فرماتے تو مسجد میں آتے اور وہاں دو رکعات ادا کرتے پھر آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لے جاتے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا۔ جب آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا تو مجھے بلایا اور فرمایا۔ اے کعب! ادھر آؤ تمہیں کس چیز نے میرے ساتھ سے پیچھے رکھا؟ آپ ﷺ غصہ والے آدمی کی طرح مسکرائے۔ کعب کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ میں آپ کے ساتھ سے پیچھے رہنے کے وقت جس قدر وسعت اور قدرت میں تھا اتنا

میں کبھی نہیں ہوا۔ (اس وقت) آپ ﷺ کے پاس پیچھے رہ جانے والے لوگ آ کر قسمیں کھا رہے تھے اور آپ ﷺ ان کی قسموں کا اعتبار کر کے ان کے لئے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ اور ان کے خفیہ ارادوں کو اللہ کی طرف سپرد فرما رہے تھے۔ پس جب میں نے آپ ﷺ سے سچ بات کہہ ڈالی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''رہا یہ آدمی! تو اس نے سچ بولا ہے۔ پس تم کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں جو فیصلہ کرنا ہے وہ کر دے۔'' چنانچہ میں (وہاں سے) اٹھ کھڑا ہوا۔

۵۔ بنوسلمہ کے کچھ لوگ میری جانب اٹھے اور کہنے لگے۔ خدا کی قسم! تم نے کوئی (کام کی) بات نہیں کی۔ خدا کی قسم! تمہارے کردہ گناہ کے لئے تو رسول اللہ ﷺ کا استغفار ہی کافی ہو جاتا۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے تیرے علاوہ دیگر لوگوں کے لئے استغفار کیا ہے۔ کہ آپ ﷺ نے ان کی طرف سے عذر قبول فرما لیا اور ان کے لئے مغفرت طلب کی۔ پس بنوسلمہ کے لوگ مجھے مسلسل ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں (آپ ﷺ کے پاس) واپس جاتا ہوں اور اپنی تکذیب کرتا ہوں۔ پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ کیا یہ بات کسی اور نے بھی کہی ہے یا جو عذر میں نے بیان کیا ہے ایسا کسی اور نے بھی کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں نے پوچھا: کس نے؟ انہوں نے کہا: ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ اور ربیعہ بن مرارہ عمری رضی اللہ عنہ نے۔ اور لوگوں نے مجھے ان دو نیک آدمیوں کا بتایا جو کہ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ کہ انہوں نے بھی تیری طرح کا عذر بیان کیا ہے۔ اور ان کو بھی وہی بات کہی گئی ہے جو تمہیں کہی گئی ہے۔

راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں کو) ہمارے ساتھ بات کرنے سے منع کر دیا۔ چنانچہ ہم صبح کے وقت لوگوں میں گئے تو ہم سے کوئی شخص بات نہیں کرتا تھا۔ اور نہ ہی کوئی ہمیں سلام کرتا تھا۔ اور نہ ہمارے سلام کا جواب دیتا تھا۔ یہاں تک کہ جب چالیس راتیں پوری ہو گئیں تو ہمیں رسول اللہ ﷺ (کا پیغام) آیا کہ تم اپنی بیویوں سے جدا ہو جاؤ۔ چنانچہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی جو بیوی تھی وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے عرض کیا۔ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بوڑھے آدمی ہیں اور ان کی نگاہ بھی کمزور ہے، کیا آپ اس بات کو بھی ناپسند کرتے ہیں کہ میں انہیں کھانا بنا دیا کروں؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: نہیں (اس کو تو ناپسند نہیں کرتا) لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئے۔ ہلال کی بیوی کہنے لگیں۔ بخدا! ان کو تو ایسی کسی چیز کی خواہش ہی نہیں ہے۔ خدا کی قسم! جب سے ان کا یہ معاملہ ہوا ہے وہ تو اس دن سے آج تک مسلسل رو رہے ہیں۔

۷۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا۔ تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت طلب کر لو جیسا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اجازت طلب کر لی ہے اور آپ ﷺ نے اس کو اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ ہلال کی خدمت کریں۔ کعب کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ خدا کی قسم! میں تو آپ ﷺ سے (اس بات کی) اجازت نہیں مانگوں گا۔ اور اگر میں آپ ﷺ سے (اس بات کی) اجازت مانگوں تو مجھے خبر نہیں ہے کہ آپ ﷺ مجھے کیا جواب دیں گے۔ کیونکہ وہ تو بوڑھے ہیں اور میں ایک جوان آدمی ہوں۔ چنانچہ میں نے اپنی بیوی سے کہا۔ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا فیصلہ کرنا ہو وہ کر دیں۔ اور ہم لوگوں کے درمیان اس حالت میں چلتے تھے کہ کوئی ہم سے کلام نہیں کرتا

تھا اور نہ ہی ہمارے سلام کا جواب ہمیں دیتا تھا۔

۸۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں چلا یہاں تک کہ میں اپنے چچا زاد کے باغ کی دیوار کو پھلانگ گیا اور میں نے سلام کیا لیکن انہوں نے سلام کے جواب میں اپنے ہونٹوں کو بھی حرکت نہ دی۔ میں نے (ان سے) کہا۔ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی بات بھی نہ کی۔ میں نے پھر دوبارہ یہ بات دہرائی لیکن انہوں نے میرے ساتھ بات نہیں کی۔ یہاں تک کہ جب تیسری یا چوتھی بار یہ بات میں نے کہی تو انہوں نے جواب میں کہا۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔

۹۔ پس میں (وہاں سے) نکلا اور میں بازار میں چلنے لگا تو لوگ میری طرف ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے۔ اور ایک شامی عیسائی، عالم میرے بارے میں (لوگوں سے) سوال کر رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے شام میں رہنے والے میری قوم میں سے کسی کا خط دیا کہ: ہمیں وہ بات پہنچی ہے جو تیرے ساتھ تیرے ساتھی نے کی ہے۔ اور تم سے اس کی بے رخی کرنا بھی ہمیں پہنچا ہے۔ پس تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ کیونکہ اللہ نے تمہیں ذلت کی جگہ اور ضائع ہونے کی جگہ نہیں بنایا۔ ہم تمہارے ساتھ اپنے اموال میں ہمدردی کریں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اِنَّا للّٰہ. اہل کفر بھی مجھ میں طمع کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ میں وہ خط لے کر تنور کی طرف گیا اور میں نے اس خط کو تنور میں پھینک دیا۔

۱۰۔ خدا کی قسم! میں اپنی اسی حالت میں تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ تحقیق زمین باوجود اپنی وسعت کے ہم پر تنگ ہوگئی اور ہمارے اپنے دل ہم پر تنگ ہوگئے۔ جس دن (لوگوں کو) ہم سے گفتگو کرنے سے منع کیا گیا تھا اس کے بعد سے پچاسویں صبح تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر توبہ (کی قبولیت کی خبر) نازل ہوئی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فجر کی نماز پڑھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا۔ اس پر لوگ ہمیں بشارتیں دینے لگے۔ اور ایک آدمی نے میری طرف گھوڑا دوڑایا اور بنو اسلم میں سے ایک آدمی دوڑ کر آیا اور وہ پہاڑ پر کھڑا ہوا اور آواز دی اور آواز گھوڑے سے بھی زیادہ تیز رفتار تھی۔ پس اس نے آواز دی۔ اے کعب بن مالک! تمہیں خوشخبری ہو! میں (یہ سن کر) سجدہ میں گر گیا اور مجھے پتہ چل گیا کہ پریشانی دور ہوگئی ہے۔ پھر جب وہ آدمی میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سُنی تھی تو میں نے اس کو خوشخبری سنانے کے عوض دونوں کپڑے اتار کر دے دیئے۔ اور خدا کی قسم! میں اس دن ان دونوں کپڑوں کے علاوہ کسی شئی کا مالک نہیں تھا۔

۱۱۔ میں نے دو کپڑے مستعار لئے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل نکلا۔ مجھے لوگ فوج در فوج ملے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ کی قبولیت پر مبارک باد دیتے تھے۔ یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ میری طرف دوڑتے ہوئے آئے اور انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔ مہاجرین میں سے کوئی آدمی ان کے سوا میری طرف کھڑا نہیں ہوا۔ اسی لئے حضرت کعب رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نہیں بھولتے تھے۔ پھر میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کھڑا ہوا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا تھا ...... اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی ہوتی تو

آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اسی طرح روشن ہو جاتا تھا...... آپ ﷺ نے مجھے آواز دی ''اے کعب رضی اللہ عنہ! ادھر آؤ۔ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا ہے۔ اس وقت سے اب تک کے دنوں میں سے بہترین دن کی تمہیں بشارت ہو'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ آپ کی طرف سے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے۔ بے شک تم نے اللہ کے ساتھ سچ بولا چنانچہ اللہ نے تمہاری تصدیق کی۔

۱۲۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ آج میری توبہ میں یہ چیز بھی ہے کہ میں اپنے مال میں سے اللہ اور اس کے رسول کو صدقہ دوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے مال میں سے بعض کو روک لو'' میں نے عرض کیا۔ میں نے خیبر میں اپنا حصہ روک لیا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو سچی بات کہنے میں اس طرح نہیں آزمایا جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے آزمایا۔

(۳۸۱۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، خَلَّفَ عَلِيًّا فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ؟ فَقَالَ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي.

(۳۸۱۶۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے بمنزلہ موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام کے ہو، مگر یہ بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۳۸۱٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ ، وَيَقُولُ : مَا عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا. (ترمذی ۳۷۰۱۔ احمد ۶۳)

(۳۸۱۶۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس دینار لے کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان دیناروں کو اپنی جھولی میں ڈال لیا اور ان کو الٹ پلٹ کرنے لگے اور ارشاد فرمایا۔ ''اس (خیر کے کام) کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جو کچھ بھی کرے اس کو نقصان نہیں ہوگا۔

(۳۸۱٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، وَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لأَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا ، وَلاَ قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلاَّ كَانُوا مَعَكُمْ فِيهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ : وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.

(بخاری ۲۸۳۸۔ ابن ماجہ ۲۷۶۴)

(۳۸۱۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے تھے کہ تم نے جو بھی سفر کیا یا جو وادی بھی قطع مسافت کی تو وہ لوگ اس میں (ثواب کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ شریک تھے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! وہ لوگ مدینہ میں تھے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''ہاں! وہ مدینہ میں تھے اور ان کو عذر نے (وہاں) روک رکھا تھا۔''

(۳۸۱۶۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ.

(۳۸۱۶۶) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے غزوہ تبوک میں مسافر کے لئے تین دن، رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات تک موزوں پر مسح کا حکم فرمایا۔

(۳۸۱۶۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ الأَنْمَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، سَارَعَ نَاسٌ إِلَى أَصْحَابِ الْحِجْرِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِمْ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ فَنُودِيَ : إِنَّ الصَّلاَةَ جَامِعَةٌ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ مُمْسِكٌ بِبَعِيرِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : عَلاَمَ تَدْخُلُونَ عَلَى قَوْمٍ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ : فَنَادَاهُ رَجُلٌ تَعَجُّبًا مِنْهُمْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِمَا هُوَ أَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ ؟ رَجُلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ ، يُحَدِّثُكُمْ بِمَا كَانَ قَبْلَكُمْ ، وَبِمَا يَكُونُ بَعْدَكُمْ ، اسْتَقِيمُوا وَسَدِّدُوا ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَعْبَأُ بِعَذَابِكُمْ شَيْئًا ، وَسَيَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ لاَ يَدْفَعُونَ عَنْ أَنْفُسِهِمْ بِشَيْءٍ. (احمد ۲۳۱۔ طبرانی ۸۵۱)

(۳۸۱۶۷) حضرت محمد بن کبشہ انماری، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ہم لوگ) جب غزوہ تبوک (میں) تھے تو کچھ لوگ جلدی جلدی اصحاب الحجر (کے کھنڈرات) میں داخل ہونے لگے تو یہ بات جناب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو پہنچی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حکم دیا تو آواز لگائی گئی۔ ان الصلاۃ جامعۃ ...... راوی کہتے ہیں: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنی اونٹنی پر بیٹھے ہوئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''خدا کی غضب شدہ قوم پر تم کیوں داخل ہوئے؟'' راوی کہتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! ان سے تعجب میں پڑ کر۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس سے بھی عجیب بات نہ بتاؤں؟ ایک آدمی تمہیں میں سے ہے اور وہ تم کو پہلوں کی باتیں بیان کرتا ہے اور آنے والی بھی بیان کرتا ہے۔ استقامت کا مظاہرہ کرو اور سیدھے ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دینے میں کسی شئی کی پروا نہیں ہے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لائیں گے جو خود سے کسی شئی کو دور نہیں کریں گے۔

(٤٠) حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ

حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کی حدیث

(٣٨١٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ إِلَى إِضَمٍ ، قَالَ : فَلَقِينَا عَامِرَ بْنَ الأَضْبَطِ ، قَالَ : فَحَيَّا بِتَحِيَّةِ الإِسْلاَمِ ، فَنَزَعْنَا عَنْهُ ، وَحَمَلَ عَلَيْهِ مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ فَقَتَلَهُ ، فَلَمَّا قَتَلَهُ سَلَبَهُ بَعِيرًا لَهُ ، وَأَهُبًا ، وَمُتَيعًا كَانَ لَهُ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ، جِئْنَا بِشَأْنِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخْبَرْنَاهُ بِأَمْرِهِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَتَبَيَّنُوا وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلاَمَ﴾ الآيَةَ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ : فَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ ،

قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي وَعَمِّي ، وَكَانَا شَهِدَا حُنَيْنًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالاَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ، ثُمَّ جَلَسَ تَحْتَ شَجَرَةٍ ، فَقَامَ إِلَيْهِ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ ، وَهُوَ سَيِّدُ خِنْدِفَ ، يَرُدُّ عَنْ دَمِ مُحَلِّمٍ ، وَقَامَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ يَطْلُبُ بِدَمِ عَامِرِ بْنِ الأَضْبَطِ الْقَيْسِيِّ ، وَكَانَ أَشْجَعِيًّا ، قَالَ : فَسَمِعْتُ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ يَقُولُ : لأُذِيقَنَّ نِسَائَهُ مِنَ الْحُزْنِ مِثْلَ مَا أَذَاقَ نِسَائِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَقْبَلُونَ الدِّيَةَ ؟ فَأَبَوْا ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ ، يُقَالُ لَهُ : مُكَيْتِلٌ ، فَقَالَ : وَاللهِ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا شَبَّهْتُ هَذَا الْقَتِيلَ فِي غُرَّةِ الإِسْلاَمِ ، إِلاَّ كَغَنَمٍ وَرَدَتْ ، فَرُمِيَتْ ، فَنَفَرَ آخِرُهَا ، اسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ : لَكُمْ خَمْسُونَ فِي سَفَرِنَا هَذَا ، وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا ، قَالَ : فَقَبِلُوا الدِّيَةَ.

قَالَ : فَقَالُوا : ائْتُوا بِصَاحِبِكُمْ يَسْتَغْفِرْ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَجِيءَ بِهِ ، فَوَصَفَ حِلْيَتَهُ ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قَدْ تَهَيَّأَ فِيهَا لِلْقَتْلِ ، حَتَّى أُجْلِسَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ، وَوَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُمَا ، : اللَّهُمَّ لاَ تَغْفِرْ لِمُحَلِّمِ بْنِ جَثَّامَةَ ، قَالَ : فَتَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا أَنَّهُ إِنَّمَا أَظْهَرَ هَذَا ، وَقَدِ اسْتَغْفَرَ لَهُ فِي السِّرِّ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ : فَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّنْتَهُ بِاللهِ ثُمَّ قَتَلْتَهُ ؟ فَوَاللهِ مَا مَكَثَ إِلاَّ سَبْعًا حَتَّى مَاتَ مُحَلِّمٌ ، قَالَ : فَسَمِعْتُ الْحَسَنَ يَحْلِفُ بِاللهِ : لَدُفِنَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، كُلَّ ذَلِكَ تَلْفِظُهُ الأَرْضُ ، قَالَ : فَجَعَلُوهُ بَيْنَ سَدَّيْ جَبَلٍ وَرَضَمُوا عَلَيْهِ مِنَ الْحِجَارَةِ ،

فَأَكَلَتْهُ السِّبَاعُ ، فَذَكَرُوا أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَمَا وَاللهِ إِنَّ الأَرْضَ لَتُطْبِقُ عَلَى مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُخْبِرَكُمْ بِحُرْمَتِكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ. (ابو داؤد ۴۴۹۶)

(۳۸۱۶۸) حضرت عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اضم کی طرف ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پس ہم عامر بن اضبط کو ملے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے ہمیں مسلمانوں والا اسلام کیا۔ لیکن ہم نے ان سے اسلحہ چھین لیا۔ اور محلم بن جثامہ نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا۔ پھر جب اس کو قتل کر دیا تو اس کا ایک اونٹ، ساز و سامان قبضہ کر لیا۔ پس جب ہم واپس آئے تو ہم نے ان کا معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے معاملہ کی خبر سنائی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے ایمان والو! جب تم اللہ کے راستے میں جہاد کر لو تو تحقیق کر لو اور ایسے شخص کو جو اسلام کا اظہار کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مؤمن نہیں ہے۔''

۲۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں۔ مجھے محمد بن جعفر نے زید بن ضمرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں...... مجھے میرے والد اور چچا نے بیان کیا...... اور یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں شریک تھے...... یہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ تو قبیلہ خندف کے سردار حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہوئے اور یہ محلم کے خون سے مانع بن رہے تھے۔ اور حضرت عیینہ بن حصن کھڑے ہوئے اور عامر بن اضبط قیسی کا خون بہا طلب کرنے لگے...... اور یہ اشجعی تھے...... راوی کہتے ہیں: میں نے عیینہ بن حصن کو کہتے ہوئے سُنا کہ میں اس کی عورتوں کو غم و حزن کی وہ کیفیت ضرور چکھاؤں گا جو اس نے میری عورتوں کو چکھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''تم لوگ دیت قبول کر لو؟'' انہوں نے انکار کیا۔ تو بنو لیث میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کو مُکَیتل کہا جاتا تھا اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم! میں اسلام کے روشن زمانے میں اس مقتول کو تشبیہ نہیں دوں گا مگر ایسی بکری سے جو بکری کہیں آ گئی ہو اور اس کو تیر لگ گیا تو اس نے دوسروں کو بھی بھگا دیا۔ آپ آج کے دن ہی کوئی راستہ متعین کر دیں اور کل (آنے والے حالات) کو بدل دیں۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا: ''ہمارے اس سفر میں تمہیں پچاس ملیں گے اور پچاس تب ملیں گے جب ہم واپس پلٹ آئیں گے''۔ راوی کہتے ہیں: پس انہوں نے دیت قبول کر لی۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: تم اپنے آدمی کو لے آؤ تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے استغفار کریں۔ پس اس آدمی کو لایا گیا۔ راوی اس کی حالت بیان کرتے ہیں کہ اس پر وہی جوڑا تھا جس میں اس نے قتل کیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بٹھا دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا: مُحَلَّم بن جثامہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (اور کہا) اے اللہ! محلم بن جثامہ کی مغفرت نہ فرمانا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس شخص نے ہمیں بیان کیا کہ یہ (بددعاء والی) بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہراً فرمائی تھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے تنہائی میں استغفار کیا تھا۔

۴۔ ابن اسحاق کہتے ہیں۔ عمرو بن عبید نے مجھے حضرت حسن کے حوالہ سے بتایا کہ آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے محلم سے کہا۔ تم نے اس کو (پہلے) خدا کے نام پر پناہ دے دی اور پھر اس کو قتل کر دیا۔ خدا کی قسم! محلم سات دن بھی نہ رہا کہ مر گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت حسن کو خدا کی قسم کھاتے ہوئے سُنا کہ: محلم کو تین مرتبہ دفن کیا گیا لیکن ہر مرتبہ زمین اس کو باہر پھینک دیتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ لوگوں نے انہیں دو پہاڑوں کے درمیان رکھا اور ان پر بڑے بڑے پتھر رکھ دیئے پھر ان کو درندوں نے کھالیا۔ لوگوں نے رسول اللہ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے ان صاحب کا معاملہ ذکر کیا تو آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''بہر حال خدا کی قسم! زمین تو اس سے بھی زیادہ شریر لوگوں کو چھپا لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تم کو آپس کی حرمت کے بارے میں خبر دے (اس لئے یہ واقعہ رونما ہوا)۔

(۶۱) مَا ذَكَرُوا فِي أَهْلِ نَجْرَانَ، وَمَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ

اہل نجران کے بارے میں ذکر ہونے والی احادیث اور جو کچھ نبی کریم صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان کے ساتھ ارادہ کیا، اس کا بیان

(۳۸۱۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُلَاعِنَ أَهْلَ نَجْرَانَ قَبِلُوا الْجِزْيَةَ أَنْ يُعْطُوهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أَتَانِي الْبَشِيرُ بِهَلَكَةِ أَهْلِ نَجْرَانَ، لَوْ تَمُّوا عَلَى الْمُلَاعَنَةِ، حَتَّى الطَّيْرِ عَلَى الشَّجَرِ، أَوِ الْعُصْفُورِ عَلَى الشَّجَرِ، وَلَمَّا غَدَا إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي خَلْفَهُ.

(۳۸۱۶۹) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اہل نجران کے ساتھ مباہلہ کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو جزیہ ادا کرنا قبول کر لیا۔ اس پر آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''تحقیق مجھے ایک بشارت دینے والے نے اہل نجران کی ہلاکت کی اطلاع دی تھی اگر یہ لوگ مباہلہ میں مکمل شریک ہو جاتے حتیٰ کہ درختوں پر پرندے بھی...... یا...... فرمایا...... درختوں پر چڑیا بھی۔'' اور جب رسول اللہ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان اہل نجران کی طرف جا رہے تھے تو آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے چل رہی تھیں۔

(۳۸۱۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ نَجْرَانَ وَهُمْ نَصَارَى: أَنَّ مَنْ بَايَعَ مِنْكُمْ بِالرِّبَا، فَلَا ذِمَّةَ لَهُ.

(۳۸۱۷۰) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اہل نجران کو تحریر فرمایا...... یہ عیسائی لوگ ہیں...... ''کہ تم میں سے جو سود پر خرید و فروخت کرے گا اس کا (ہم پر) کوئی ذمہ نہیں۔''

(۳۸۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ عُمَرَ أَجْلَى أَهْلَ نَجْرَانَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، وَاشْتَرَى بَيَاضَ أَرْضِهِمْ وَكُرُومِهِمْ، فَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ؛ إِنْ هُمْ جَاؤُوا بِالْبَقَرِ وَالْحَدِيدِ مِنْ عِنْدِهِمْ، فَلَهُمْ

الثُّلُثَانِ وَلِعُمَرَ الثُّلُثُ ، وَإِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ ، فَلَهُ الشَّطْرُ ، وَعَامَلَهُمُ النَّخْلَ عَلَى أَنَّ لَهُمُ الْخُمُسَ وَلِعُمَرَ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ ، وَعَامَلَهُمُ الْكَرْمَ عَلَى أَنَّ لَهُمُ الثُّلُثَ ، وَلِعُمَرَ الثُّلُثَانِ.

(۳۸۱۷۱) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل نجران ...... یہود ونصاریٰ ......کو جلا وطن کیا اور ان کی زمینوں اور انگوروں کی بیلوں کو خرید لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان سے یہ) معاملہ کیا کہ اگر وہ بیل اور ہل کا سامان خود مہیا کریں تو ان کو (پیداوار کا) دوثلث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ثلث ملے گا اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیج مہیا کریں تو ان کو نصف حصہ ملے گا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھجوروں کا اس شرط پر معاملہ کیا کہ (پیداوار کا) ایک خمس ان کا ہوگا اور چار خمس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوں گے......اور انگوروں میں ان کے ساتھ اس شرط پر معاملہ کیا کہ ان کا حصہ ایک ثلث ہوگا اور حضرت عمر کا حصہ دوثلث ہوں گے۔

(۳۸۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ نَجْرَانَ قَدْ بَلَغُوا أَرْبَعِينَ أَلْفًا ، قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ يَخَافُهُمْ أَنْ يَمِيلُوا عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَتَحَاسَدُوا بَيْنَهُمْ ، قَالَ : فَأَتَوْا عُمَرَ ، فَقَالُوا : إِنَّا قَدْ تَحَاسَدْنَا بَيْنَنَا فَأَجْلِنَا ، قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا أَنْ لاَ يُجْلَوْا ، قَالَ : فَاغْتَنَمَهَا عُمَرُ فَأَجْلاَهُمْ ، فَنَدِمُوا ، فَأَتَوْهُ ، فَقَالُوا : أَقِلْنَا ، فَأَبَى أَنْ يُقِيلَهُمْ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ أَتَوْهُ ، فَقَالُوا : إِنَّا نَسْأَلُكَ بِخَطِّ يَمِينِكَ ، وَشَفَاعَتِكَ عِنْدَ نَبِيِّكَ إِلاَّ أَقَلْتَنَا ، فَأَبَى ، وَقَالَ : وَيْحَكُمْ ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيدَ الأَمْرِ.

قَالَ سَالِمٌ : فَكَانُوا يَرَوْنَ ، أَنَّ عَلِيًّا لَوْ كَانَ طَاعِنًا عَلَى عُمَرَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ ؛ طَعَنَ عَلَيْهِ فِي أَهْلِ نَجْرَانَ.

(۳۸۱۷۲) حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اہل نجران کی تعداد (جب) چالیس ہزار کو پہنچ گئی ......راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے اس بات کا خوف کرتے تھے کہ یہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوجائیں گے۔ تو (اتفاقاً) ان میں باہم حسد پیدا ہوگیا۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ہم لوگوں میں باہم حسد پیدا ہوگیا ہے پس آپ ہمیں جلا وطن کردیں......راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک تحریر لکھ دی تھی کہ انہیں جلا وطن نہیں کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو غنیمت سمجھا اور ان کو جلا وطن فرما دیا۔ اس کے بعد اہل نجران کو ندامت ہوئی اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے ہم اپنی بات سے معذرت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی معذرت قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ ہم آپ سے آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر اور آپ کے نبی کی سفارش کے ذریعہ سوال کرتے ہیں کہ آپ ہماری معذرت قبول کرلیں۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرما دیا اور کہا۔ تم ہلاک ہوجاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو ایک بصیرت والے شخص تھے۔

سالم راوی کہتے ہیں۔ اسلاف کی رائے یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی بات پر معترض ہوتے تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کو اہل نجران کے بارے میں اعتراض دیتے۔

(۳۸۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْقُفَا نَجْرَانَ ؛ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ ، فَقَالاَ : ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلاً أَمِينًا ، حَقَّ أَمِينٍ، حَقَّ أَمِينٍ ، فَقَالَ : لأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلاً حَقَّ أَمِينٍ ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، فَأَرْسَلَهُ مَعَهُمْ.

(۳۸۱۷۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجران کے دوراہب عاقب اور سید حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا۔ آپ ہمارے ساتھ خوب امانتدار شخص بھیج دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ضرور بالضرور تمہارے ہمراہ ایک کامل امانتدار آدمی کو بھیجوں گا'' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہ اس معاملہ کا انتظار کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوعبیدہ بن الجراح! اٹھو'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُن کے ہمراہ بھیج دیا۔

(۳۸۱۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ ، فَقَالُوا لِي : إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ : ﴿يَا أُخْتَ هَارُونَ﴾ وَبَيْنَ مُوسَى وَعِيسَى مَا شَاءَ اللَّهُ مِنَ السِّنِينَ ؟ فَلَمْ أَدْرِ مَا أُجِيبُهُمْ بِهِ ، حَتَّى رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ : أَلاَ أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ، وَالصَّالِحِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؟ (مسلم ۱۶۸۵۔ احمد ۲۵۲)

(۳۸۱۷۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران (والوں) کی طرف بھیجا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ تم لوگ تو پڑھتے ہو ﴿يَا أُخْتَ هَارُونَ﴾ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان بہت زیادہ سالوں کا وقفہ ہے؟ مجھے ان کے اس سوال کا جواب معلوم نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے انہیں یہ کیوں نہیں بتایا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے والے انبیاء اور صالحین کے ناموں کے مطابق نام رکھتے تھے''۔؟

(۳۸۱۷٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُسْقُفِ نَجْرَانَ : يَا أَبَا الْحَارِثِ ، أَسْلِمْ ، قَالَ : إِنِّي مُسْلِمٌ ، قَالَ : يَا أَبَا الْحَارِثِ ، أَسْلِمْ ، قَالَ : قَدْ أَسْلَمْتُ قَبْلَكَ ، قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَذَبْتَ ، مَنَعَكَ مِنَ الإِسْلاَمِ ثَلاَثَةٌ : ادِّعَاؤُكَ لِلَّهِ وَلَدًا ، وَأَكْلُكَ الْخِنْزِيرَ ، وَشُرْبُكَ الْخَمْرَ.

(۳۸۱۷۵) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے اُسقف سے فرمایا: ''اے ابوالحارث! اسلام لے آؤ'' اس نے جواب دیا۔ میں تو مسلمان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) فرمایا۔ اے ابوالحارث! اسلام لے آؤ'' اس نے (دوبارہ) جواب میں کہا۔ تحقیق میں آپ سے پہلے ہی اسلام لے آیا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تو جھوٹ بولتا ہے۔ تجھے تین چیزوں نے اسلام سے روکا ہے۔ ① تمہارا خدا کے لئے بیٹے کا دعویٰ کرنا۔ ② تمہارا خنزیر کھانا۔ ③ تمہارا شراب پینا۔

(٤٢) مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بارے میں آنے والی احادیث

(٣٨١٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ أَبُو بَكْرٍ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ، فَجَاءَ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى، فَوَضَعَ فَاهُ عَلَى جَبِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَعَلَ يُقَبِّلُهُ وَيَبْكِي وَيَقُولُ : بِأَبِي وَأُمِّي ، طِبْتَ حَيًّا ، وَطِبْتَ مَيِّتًا ، فَلَمَّا خَرَجَ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُولُ : مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ يَمُوتُ حَتَّى يَقْتُلَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ ، وَحَتَّى يُخْزِيَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ ، قَالَ : وَكَانُوا قَدِ اسْتَبْشَرُوا بِمَوْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ ، فَقَالَ : أَيُّهَا الرَّجُلُ ، ارْبَعْ عَلَى نَفْسِكَ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ قَدْ مَاتَ ، أَلَمْ تَسْمَعِ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ ، وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ وَقَالَ : ﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ، أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ﴾.

قَالَ : ثُمَّ أَتَى الْمِنْبَرَ فَصَعِدَهُ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنْ كَانَ مُحَمَّدٌ إِلَهَكُمُ الَّذِي تَعْبُدُونَ ، فَإِنَّ إِلَهَكُمْ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ ، وَإِنْ كَانَ إِلَهُكُمُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ ، فَإِنَّ إِلَهَكُمْ لَمْ يَمُتْ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ، أَفَإِنْ مَاتَ ، أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ ، ثُمَّ نَزَلَ ، وَقَدِ اسْتَبْشَرَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ وَاشْتَدَّ فَرَحُهُمْ ، وَأَخَذَتِ الْمُنَافِقِينَ الْكَآبَةُ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ : فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَكَأَنَّمَا كَانَتْ عَلَى وُجُوهِنَا أَغْطِيَةٌ ، فَكُشِفَتْ. (بزار ٨٥٢)

(۳۸۱۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک قبض ہوئی تو (اس وقت) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، مدینہ کے گوشہ میں تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوئے جبکہ آپ ﷺ کو ڈھکا ہوا تھا۔ اور انہوں نے آپ ﷺ کی پیشانی پر اپنا منہ رکھا اور آپ ﷺ کو بوسہ دے کر رونا شروع کر دیا اور کہنے لگے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ زندگی میں بھی خوشبودار تھے اور مر کر بھی خوشبودار ہیں۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (وہاں سے) نکلے تو ان کا گزر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ وہ کہہ رہے تھے۔ اللہ کے رسول کو موت نہیں آئی اور آپ ﷺ کو موت نہیں آئے گی حتی کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو موت دے دے اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو رسوا کر دے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی موت کی وجہ سے (منافقین نے) خوشی محسوس کی تھی چنانچہ انہوں نے اپنے سر اٹھا لئے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے آدمی! ٹھہرو (ذرا چپ کرو) کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سُنا۔ ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ ، وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ اور ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ، أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ﴾.

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر کے پاس آئے اور اس پر چڑھ گئے۔ اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا اے لوگو! اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے الٰہ تھے جس کی تم عبادت کرتے تھے تو یقین جانو کہ تمہارے الٰہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ اور اگر تمہارا الٰہ وہ ذات ہے جو آسمانوں میں ہے تو پھر یقین کرو کہ تمہارا الٰہ نہیں مرا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ، أَفَإِنْ مَاتَ ، أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾۔

یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مکمل فرما دی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نیچے تشریف لے آئے اور (اب) ان باتوں سے مسلمانوں نے خوشی محسوس کی اور یہ خوب خوش ہوئے اور منافقین کو مصیبت پڑ گئی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یوں لگتا تھا جیسا کہ ہمارے چہروں پر پردے تھے جو ہٹا دیے گئے۔

(۳۸۱۷۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيْنَ يَدْفِنُونَهُ ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :إِنَّ النَّبِيَّ لاَ يُحَوَّلُ عَنْ مَكَانِهِ ، وَيُدْفَنُ حَيْثُ يَمُوتُ ، فَنَحَّوْا فِرَاشَهُ ، فَحَفَرُوا لَهُ مَوْضِعَ فِرَاشِهِ. (ترمذی ۱۰۱۸۔ ابن ماجہ ۱۶۲۸)

(۳۸۱۷۷) حضرت ابن جریج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے متعلق تردد ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دفن کریں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا تھا کہ ''نبی کو اس کی جگہ سے نہیں ہٹایا جاتا اور جہاں وہ فوت ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے'' چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ایک طرف کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر والی جگہ پر آپ کی قبر کھودی گئی۔

(۳۸۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : كُنْتُ بِالْيَمَنِ ، فَلَقِيت رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلاَعٍ وَذَا عَمْرٍو ، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالاَ :إِنْ كَانَ حَقًّا مَا تَقُولُ ، فَقَدْ مَرَّ صَاحِبُك عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلاَثٍ ، فَأَقْبَلْتُ وَأَقْبَلاَ مَعِيَ ، حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ ، فَسَأَلْنَاهُمْ ، فَقَالُوا :قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ ، وَالنَّاسُ صَالِحُونَ ، قَالَ :فَقَالاَ لِي :أَخْبِرْ صَاحِبَك أَنَّا قَدْ جِئْنَا ، وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ :فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ ، قَالَ :أَفَلاَ جِئْتَ بِهِمْ ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ ، قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو :يَا جَرِيرُ ، إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً ، وَإِنِّي مُخْبِرُك خَبَرًا ، إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ ، إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ ، وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ. (بخاری ۴۳۵۹۔ احمد ۳۶۳)

(۳۸۱۷۸) حضرت جریر سے روایت ہے کہ میں یمن میں تھا کہ مجھے اہل یمن میں سے دو آدمی ملے جن کے نام ذوکلاع اور ذوعمرو تھے۔ پس میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتانا شروع کیا تو ان دونوں نے کہا۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اگر یہ سچ ہے تو

پھر تمہارے یہ ساتھی (آپ ﷺ) تین دن پہلے اپنی مدت عمر گزار چکے ہیں۔ چنانچہ میں بھی چلا اور وہ بھی چلے یہاں تک کہ جب ہم کچھ راستہ طے کر چکے تو مدینہ کی جانب سے ایک لشکر ہماری جانب آ رہا تھا تو ہم نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ تمام لوگ نیکی کے پابند ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ آپ اپنے ساتھی (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو بتا دینا کہ ہم آئے تھے۔ اور شاید کہ ہم واپس آئیں گے انشاء اللہ۔ اور (پھر) وہ دونوں یمن کی طرف چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی بات بتائی تو انہوں نے فرمایا: تم انہیں لے کر کیوں نہ آئے۔!!!

راوی کہتے ہیں: پھر اس کے بعد ذوعمرو نے مجھ سے کہا۔ اے جریر! تمہیں مجھ پر ایک عزت و شرافت حاصل ہے اور میں تمہیں ایک بات بتایا ہوں۔ تم اہل عرب ہمیشہ خیر کی حالت میں رہو گے۔ جب تک تمہاری کیفیت یہ ہوگی کہ جب (تمہارا) امیر فوت ہو جائے تو تم کسی اور کو امیر مان لو۔ لیکن جب تلوار آ جائے گی تو پھر (تمہارے امیر) بادشاہ ہوں گے اور ان کے غصے بادشاہوں کے غصے ہوں گے اور ان کی رضا بادشاہوں کی رضا کی طرح ہوگی۔

(۳۸۱۷۹) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ ، قَالَ : أَقْبَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ ، وَيَدْخُلُ آخَرُونَ كَذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : يُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ؟ قَالَ : يُصَلُّونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ.

(۳۸۱۷۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگ آپ ﷺ پر (حجرہ میں) داخل ہوتے۔ آپ پر نماز پڑھتے اور نکل جاتے پھر اسی طرح اور لوگ اندر چلے جاتے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عطاء سے پوچھا۔ وہ نماز پڑھتے تھے اور دعا مانگتے تھے؟ عطاء نے کہا۔ نماز پڑھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۳۸۱۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمْ يُؤَمَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَامٌ ، وَكَانُوا يَدْخُلُونَ أَفْوَاجًا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَخْرُجُونَ.

(۳۸۱۸۰) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی کسی امام نے (نماز جنازہ کی) امامت نہیں کروائی۔ بلکہ لوگ جماعت جماعت کی شکل میں آپ ﷺ پر (حجرہ میں) داخل ہوتے تھے۔ آپ ﷺ پر نماز جنازہ پڑھتے اور نکل آتے تھے۔

(۳۸۱۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَبْكِي ، فَقِيلَ لَهَا : لِمَ تَبْكِينَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ ؟ قَالَتْ : أَبْكِي عَلَى خَبَرِ السَّمَاءِ ، انْقَطَعَ عَنَّا. (ابن سعد ۲۲۶۔ طبرانی ۲۲۷)

(۳۸۱۸۱) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک قبض ہوئی تو ام ایمن رضی اللہ عنہا نے

رونا شروع کیا۔ ان سے کہا گیا۔ اے ام ایمن رضی اللہ عنہا! تم کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ آسمانی خبریں (اب) ہم پر منقطع ہوگئی ہیں۔

(۳۸۱۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ ، أَوْ عُمَرُ لأَبِي بَكْرٍ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا ، فَانْطَلَقَا إِلَيْهَا ، فَجَعَلَتْ تَبْكِي ، فَقَالاَ لَهَا : يَا أُمَّ أَيْمَنَ ، إِنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَكِنِّي أَبْكِي عَلَى خَبَرِ السَّمَاءِ ، انْقَطَعَ عَنَّا ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ ، فَجَعَلاَ يَبْكِيَانِ مَعَهَا. (مسلم ۱۹۰۷۔ ابن ماجہ ۱۶۳۵)

(۳۸۱۸۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ہمارے ساتھ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلو تا کہ ہم ان کو دیکھیں۔ پس ہم ان کے پاس گئے تو وہ رونے لگیں۔ شیخین نے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے کہا۔ اے ام ایمن! جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے وہ بہتر ہے۔ اس پر ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا۔ یقیناً مجھے بھی اس بات کا علم ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے لیکن میں تو اس بات پر رو رہی ہوں کہ ہم سے آسمان کی خبریں منقطع ہوگئیں۔ پس ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو بھی رونے پر ابھار دیا چنانچہ وہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

(۳۸۱۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَتْ صَفِيَّةُ ، وَقَدْ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهِيَ تَلْمَعُ بِثَوْبِهَا ، يَعْنِي تُشِيرُ بِهِ ، وَهِيَ تَقُولُ :

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ أَنْبَاءٌ وَهَنْبَثَةٌ لَوْ كُنْتَ شَاهِدُهَا لَمْ تُكْثِرِ الْخُطَبَ

(۳۸۱۸۳) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوگئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا باہر آئیں اور اپنے کپڑے سے اشارہ کرتی ہوئی فرما رہی تھیں۔

''تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سی باتیں اور شدید معاملات ہوں گے۔ اگر آپ ان کو دیکھتے تو مصائب کثیر نہ ہوتے۔''

(۳۸۱۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ الَّذِي وَلِيَ دَفْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجْنَانَهُ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ دُونَ النَّاسِ : عَلِيٌّ ، وَعَبَّاسٌ ، وَالْفَضْلُ ، وَصَالِحٌ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَحَدُوا لَهُ ، وَنَصَبُوا عَلَيْهِ اللَّبِنَ نَصْبًا.

(۳۸۱۸۴) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ تمام لوگوں میں سے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفن کرنا اور قبر میں اتارنا سونپا گیا تھا وہ چار لوگ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت فضل رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام صالح۔ چنانچہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچی اینٹیں نصب کیں۔

(۳۸۱۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : دَخَلَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، وَالْفَضْلُ ، وَأُسَامَةُ.

قَالَ الشَّعْبِيُّ : وَحَدَّثَنِي مَرْحَبٌ ، أَوِ ابْنُ أَبِي مَرْحَبٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ دَخَلَ مَعَهُمُ الْقَبْرَ.

(ابن سعد ۳۰۰۔ بیہقی ۳۹۵)

(۳۸۱۸۵) حضرت عامر سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی قبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ مجھے مرحب یا ابن ابی مرحب نے بیان کیا کہ حضرت عبد الرحمان بن عوف بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے۔

(۳۸۱۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : غَسَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، وَالْفَضْلُ ، وَأُسَامَةُ.

قَالَ : وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْحَبٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ دَخَلَ مَعَهُمُ الْقَبْرَ.

قَالَ : وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : مِنْ يَلِي الْمَيِّتَ إِلاَّ أَهْلُهُ.

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ : وَجَعَلَ عَلِيٌّ يَقُولُ : بِأَبِي وَأُمِّي ، طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا.

(۳۸۱۸۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے غسل دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ مجھے ابن ابی مرحب نے بیان کیا کہ حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: میت کے ولی اس کے اہل ہی ہوتے ہیں۔ ابو ادریس کی حدیث میں ابن ابی خالد کے حوالہ سے نقل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ میرے ماں، باپ آپ پر قربان ہوں آپ زندگی میں بھی خوشبو دار تھے اور موت کے بعد بھی خوشبودار ہیں۔

(۳۸۱۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : غُسِّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصٍ ، فَوَلِيَ عَلِيٌّ سِفْلَتَهُ ، وَالْفَضْلُ مُحْتَضِنُهُ ، وَالْعَبَّاسُ يَصُبُّ الْمَاءَ ، قَالَ : وَالْفَضْلُ يَقُولُ : أَرِحْنِي ، قَطَعْتَ وَتِينِي ، إِنِّي لأَجِدُ شَيْئًا يَنْزِلُ عَلَيَّ ، قَالَ : وَغُسِّلَ مِنْ بِئْرِ سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ بِقُبَاءَ ، وَهِيَ الْبِئْرُ الَّتِي يُقَالُ لَهَا : بِئْرُ أَرِيسٍ ، قَالَ : وَقَدْ وَاللهِ شَرِبْتُ مِنْهَا وَاغْتَسَلْتُ. (عبدالرزاق ۶۰۷۷)

(۳۸۱۸۷) حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو ایک قمیص میں غسل دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قمیص کا نچلا حصہ سپرد ہوا اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سینہ سے بغل اور پہلو تک کا حصہ سپرد ہوا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، پانی بہا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ کوئی چیز مجھ پر اُتر رہی ہے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو مقام قباء میں واقع سعد بن خیثمہ کے کنویں سے غسل دیا گیا تھا۔'' یہ وہی کنواں ہے جس کو بیر اریس کہا جاتا

ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں نے (خود بھی) اس کنویں سے پانی پیا ہے اور غسل بھی کیا ہے۔

(۳۸۱۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، وَابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا الْتَمَسَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُلْتَمَسُ مِنَ الْمَيِّتِ ، فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا ، فَقَالَ : بِأَبِي وَأُمِّي ، طِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا.

(۳۸۱۸۸) حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کچھ تلاش کرنا چاہا جو کچھ میت سے تلاش کیا جاتا ہے لیکن انہوں نے کچھ بھی نہ پایا تو کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ زندگی میں بھی خوشبودار تھے اور موت کے بعد بھی خوشبودار ہیں۔

(۳۸۱۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يُغَسِّلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ ، فَأَرَادُوا أَنْ يَنْزِعُوهُ ، فَسَمِعُوا نِدَاءً مِنَ الْبَيْتِ : أَنْ لاَ تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ.

(۳۸۱۸۹) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر قمیص تھی۔ انہوں نے اس قمیص کو اتارنا چاہا تو انہوں نے کمرہ میں سے ایک آواز سنی۔ قمیص نہ اُتارو۔

(۳۸۱۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا مَاتَ.

(بخاری ۴۴۵۵۔ ابن ماجہ ۱۴۵۷)

(۳۸۱۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چوما تھا۔

(۳۸۱۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى النَّاسُ ، فَقَامَ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيبًا ، فَقَالَ : لاَ أَسْمَعُ أَحَدًا يَزْعُمُ أَنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ ، وَلَكِنْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَبُّهُ ، كَمَا أَرْسَلَ إِلَى مُوسَى رَبُّهُ ، فَقَدْ أَرْسَلَ اللَّهُ إِلَى مُوسَى ، فَلَبِثَ عَنْ قَوْمِهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تُقْطَعَ أَيْدِي رِجَالٍ وَأَرْجُلِهِمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ مَاتَ.

(۳۸۱۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لوگ رونے لگے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں کسی آدمی کے بارے میں نہ سُنوں کہ اس کا یہ گمان ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان کے پروردگار نے ایسی ہی حالت بھیجی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف ان کے پروردگار نے بھیجی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف پیغام بھیجا تھا تو وہ اپنی قوم سے چالیس دن تک (دور) ٹھہرے رہے۔ خدا کی قسم! مجھے تو اس بات کی پختہ امید ہے کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ، پاؤں کٹ جائیں گے جن کا یہ خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر

موت واقع ہوگئی ہے۔

(۳۸۱۹۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، فَأَهْوَى قِبَلَ الْمِنْبَرِ ، حَتَّى اسْتَوَى عَلَيْهِ فَاتَّبَعْنَاهُ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ السَّاعَةَ ، وَقَالَ : إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ، فَاخْتَارَ الآخِرَةَ ، فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ إِلاَّ أَبُو بَكْرٍ ، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ، وَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا ، وَأُمَّهَاتِنَا ، وَأَنْفُسِنَا ، وَأَمْوَالِنَا ، قَالَ : ثُمَّ هَبَطَ ، فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۱۹۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں اپنے سر مبارک کو ایک پٹی سے باندھا ہوا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی جانب بڑھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بلاشبہ میں اس وقت حوض کوثر پر کھڑا ہوں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ایک بندے پر دنیا اور اس کی زینت کو پیش کیا گیا لیکن اس نے آخرت کو پسند کیا''۔ یہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور آدمی نہیں سمجھ سکا۔ چنانچہ ان کی آنکھیں بہہ پڑیں اور وہ رونے لگے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ بلکہ ہم تو آپ پر اپنے آباء، امہات، جانیں اور اموال بھی فدا کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے تشریف لے آئے۔ پھر (اس کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (موت تک دوبارہ) تشریف فرما نہیں ہوئے۔

(۳۸۱۹۳) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَيْنَ أَكُونُ غَدًا ؟ قَالُوا : عِنْدَ فُلاَنَةَ ، قَالَ : أَيْنَ أَكُونُ بَعْدَ غَدٍ ؟ قَالُوا : عِنْدَ فُلاَنَةَ ، فَعَرَفْنَ أَزْوَاجُهُ أَنَّهُ إِنَّمَا يُرِيدُ عَائِشَةَ ، فَقُلْنَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ وَهَبْنَا أَيَّامَنَا لأُخْتِنَا عَائِشَةَ. (ابن سعد ۲۳۳)

(۳۸۱۹۳) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بوجھل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ''میں کل کہاں ہوں گا۔؟'' لوگوں نے کہا: فلانی زوجہ کے ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) پوچھا۔ میں اس کے بعد کہاں ہوں گا؟'' لوگوں نے کہا۔ فلانی زوجہ کے پاس۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے معلوم کر لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ تو تمام ازواج نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اپنی باریاں اپنی بہن عائشہ کو ہدیہ کر دی ہیں۔

(۳۸۱۹۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ : حَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : [illegible] مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، قَالَتْ : فَأَفَاقَ ، فَقَالَ : [illegible]

الْمِخْضَبِ ، فَفَعَلْنَا ، قَالَتْ :فَاغْتَسَلَ ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، قَالَتْ :ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ :ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ ، قَالَتْ :قَدْ فَعَلْنَا ، قَالَتْ :فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ :أَصَلَّى النَّاسُ بَعْدُ ؟ فَقُلْنَا :لاَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، هُمْ يَنْتَظِرُونَك ، قَالَتْ :وَالنَّاسُ عُكُوفٌ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ عِشَاءَ الآخِرَةِ.

قَالَتْ :فَاغْتَسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ :أَصَلَّى النَّاسُ بَعْدُ ؟ قُلْتُ :لاَ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، قَالَتْ : فَأَتَاهُ الرَّسُولُ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُك أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ :يَا عُمَرُ ، صَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ :أَنْتَ أَحَقُّ ، إِنَّمَا أَرْسَلَ إِلَيْك رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الأَيَّامَ.

ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً مِنْ نَفْسِهِ ، فَخَرَجَ لِصَلاَةِ الظُّهْرِ ، بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ ، فَقَالَ لَهُمَا :أَجْلِسَانِي عَنْ يَمِينِهِ ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ، ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَثْبُتَ مَكَانَهُ ، قَالَتْ :فَأَجْلَسَاهُ عَنْ يَمِينِهِ ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ.

قَالَ :فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ :أَلاَ أَعْرِضُ عَلَيْك مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ ؟ قَالَ :هَاتِ ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ هَذَا ، فَلَمْ يُنْكِرْ مِنْهُ شَيْئًا ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :أَخْبَرَتْك مَنِ الرَّجُلُ الآخَرُ ؟ قَالَ :قُلْتُ :لاَ ، فَقَالَ :هُوَ عَلِيٌّ رَحِمَهُ اللهُ.

(۳۸۱۹۴) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا۔ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے بارے میں بیان کریں۔ انہوں نے کہا: ہاں (بیان کرتا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بوجھل ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے واسطے لگن میں پانی رکھ دو۔'' چنانچہ ہم نے یہ حکم پورا کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے لگے تھے کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''میرے واسطے لگن میں پانی رکھ دو''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ ہم نے یہ حکم پورا کر دیا۔ فرماتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا اور اٹھنے لگے تھے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ '' کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔؟'' ہم نے عرض کیا۔ نہیں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ لوگ خوب جھک کر (متوجہ ہوکر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائیں۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ آپ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے غسل فرمایا اور آپ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٹھنا چاہتے تھے کہ آپ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر غشی طاری ہوگئی پھر آپ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کوافاقہ ہوا اور آپ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پوچھا۔ ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔؟'' میں نے عرض کیا: نہیں! چنانچہ آپ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد آیا اور آ کر کہا۔ اللہ کے رسول صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ رسول اللہ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے آپ ہی کی طرف قاصد بھیجا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دنوں میں لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔

۳۔ پھر رسول اللہ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے نفس میں ہلکا پن محسوس کیا تو آپ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی کے درمیان نماز ظہر کے لئے باہر تشریف لائے۔ آپ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان دونوں سے فرمایا۔ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بٹھا دو۔ پس جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو انہیں آپ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ محسوس ہوئے وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ پر ہی رہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ چنانچہ ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما نے آپ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بٹھا دیا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی (اقتداء میں) نماز پڑھنے لگے اور باقی لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کی اقتداء میں) نماز پڑھنے لگے۔

۴۔ روای کہتے ہیں: پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ کیا میں آپ پر وہ حدیث پیش نہ کروں جو مجھ سے امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا۔ لاؤ۔ پس میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر پیش کی تو انہوں نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہ کیا مگر انہوں نے یہ کہا۔ کیا انہوں نے تمہیں بتایا کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ نہیں! انہوں نے فرمایا: یہ دوسرا آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۸۱۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خُطَبَاءُ الأَنْصَارِ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْكُمْ ، قَرَنَ مَعَهُ رَجُلاً مِنَّا ، فَنَرَى أَنْ يَلِيَ هَذَا الأَمْرَ رَجُلاَنِ ؛ أَحَدُهُمَا مِنْكُمْ وَالآخَرُ مِنَّا ، قَالَ : فَتَتَابَعَتْ خُطَبَاءُ الأَنْصَارِ عَلَى ذَلِكَ ، فَقَامَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَإِنَّ الإِمَامَ إِنَّمَا يَكُونُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَنَحْنُ أَنْصَارُهُ كَمَا كُنَّا أَنْصَارَ رَسُولِ اللهِ ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : جَزَاكُمُ اللَّهُ خَيْرًا ، يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، وَثَبَّتَ قَائِلَكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللهِ لَوْ فَعَلْتُمْ غَيْرَ ذَلِكَ ، لَمَا صَالَحْنَاكُمْ. (احمد ۱۸۵۔ ابن سعد ۲۱۲)

(۳۸۱۹۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی وفات ہوئی تو انصار کے خطیب اٹھ کھڑے ہوئے

اوران میں سے ایک نے کہنا شروع کیا۔ اے جماعت مہاجرین! رسول اللہ ﷺ جب تم میں سے کسی کو عادل (امیر) مقرر کرتے تو اس کے ساتھ ہم میں سے بھی ایک آدمی کو ملا دیتے۔ پس ہماری رائے تو یہ ہے کہ یہ معاملہ (خلافت) بھی دو آدمیوں کو سونپ دیا جائے جن میں ایک تم سے ہو اور ایک ہم سے ہو۔ راوی کہتے ہیں: پس انصار کے بہت سے خطباء نے تسلسل سے یہ بات کہی۔ تو اس پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے۔ لہٰذا امام بھی مہاجرین میں سے ہوگا۔ اور اہم اس امام کے بھی اسی طرح مددگار رہوں گے جس طرح ہم رسول اللہ ﷺ کے مددگار تھے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے جماعت انصار! اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ دے اور تمہارے قائل کو ثابت قدم رکھے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر تم اس کے علاوہ (فیصلہ) کرتے تو ہم آپ سے مصالحت نہ کرتے۔

(۳۸۱۹۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَكَانَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ زُمَرًا زُمَرًا ، يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَخْرُجُونَ ، وَلَمْ يَؤُمَّهُمْ أَحد ، وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الاثْنَيْنِ ، وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (ابن سعد ۲۸۸)

(۳۸۱۹۶) حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ ﷺ کو ایک تخت پر رکھ دیا گیا۔ اور لوگ جماعت، جماعت کی صورت میں آپ ﷺ کے حجرہ میں داخل ہوتے اور آپ ﷺ پر نماز پڑھتے اور باہر نکل آتے لیکن کوئی ان کی امامت نہ کرواتا۔ اور آپ ﷺ کی وفات پیر کے روز ہوئی اور منگل کے روز آپ ﷺ کو دفنایا گیا۔

(۴۳) مَا جَاءَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَسِيرَتِهِ فِي الرِّدَّةِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں وارد احادیث اور آپ رضی اللہ عنہ کا ارتداد کے بارے میں طریقہ کار

(۳۸۱۹۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ يُحَدِّثُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : حَجَّ عُمَرُ فَأَرَادَ أَنْ يَخْطُبَ النَّاسَ خُطْبَةً ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ : إنَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدَكَ رِعَاعُ النَّاسِ وَسِفْلَتُهُمْ ، فَأَخِّرْ ذَلِكَ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ دَنَوْتُ قَرِيبًا مِنَ الْمِنْبَرِ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : إنِّي قَدْ عَرَفْتُ ، أَنَّ أُنَاسًا يَقُولُونَ : إنَّ خِلاَفَةَ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةٌ ، وَإِنَّمَا كَانَتْ فَلْتَةً ، وَلَكِنَّ اللَّهَ وَقَى شَرَّهَا ، إنَّهُ لاَ خِلاَفَةَ إلاَّ عَنْ مَشْوَرَةٍ.

(۳۸۱۹۷) حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک خطبہ دینے کا ارادہ کیا۔ تو حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ (اس وقت) آپ کے پاس معمولی درجہ کے اور متفرق مقامات

کے لوگ جمع ہیں۔ لہٰذا آپ مدینہ آنے تک خطبہ کا ارادہ مؤخر کر دیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر جب میں مدینہ پہنچا تو میں منبر کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا۔ مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ لوگ کہتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اچانک رونما ہو گئی تھی۔ واقعۃً وہ اچانک تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی خلافت کے شر (کے امکان کو) ختم فرما دیا (اور اب) یہ خلافت مشورہ سے ہی (باقی) ہے۔

(۳۸۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَنَحْنُ بِمِنًى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أُعَلِّمُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ الْقُرْآنَ ، فَأَتَيْتُهُ فِي الْمَنْزِلِ ، فَلَمْ أَجِدْهُ ، فَقِيلَ : هُوَ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى جَاءَ ، فَقَالَ لِي : قَدْ غَضِبَ هَذَا الْيَوْمَ غَضَبًا مَا رَأَيْته غَضِبَ مِثْلَهُ مُنْذُ كَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ : بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ ذَكَرَا بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالاَ : وَاللهِ مَا كَانَتْ إِلاَّ فَلْتَةً ، فَمَا يَمْنَعُ امْرَئًا إِنْ هَلَكَ هَذَا أَنْ يَقُومَ إِلَى مَنْ يُحِبُّ ، فَيَضْرِبُ عَلَى يَدِهِ ، فَتَكُونُ كَمَا كَانَتْ ، قَالَ : فَهَمَّ عُمَرُ أَنْ يُكَلِّمَ النَّاسَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : لاَ تَفْعَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّك بِبَلَدٍ قَدِ اجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ أَفْنَاءُ الْعَرَبِ كُلُّهَا ، وَإِنَّك إِنْ قُلْتَ مَقَالَةً حُمِلَتْ عَنْك وَانْتَشَرَتْ فِي الأَرْضِ كُلِّهَا ، فَلَمْ تَدْرِ مَا يَكُونُ فِي ذَلِكَ ، وَإِنَّمَا يُعِينُك مَنْ قَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ سَيَصِيرُ إِلَى الْمَدِينَةِ.

فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ رُحْتُ مُهَجِّرًا ، حَتَّى أَخَذْتُ عِضَادَةَ الْمِنْبَرِ الْيُمْنَى ، وَرَاحَ إِلَيَّ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ، حَتَّى جَلَسَ مَعِي ، فَقُلْتُ : لَيَقُولَنَّ هَذَا الْيَوْمَ مَقَالَةً ، مَا قَالَهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ ، قَالَ : وَمَا عَسَى أَنْ يَقُولَ ؟ قُلْتُ : سَتَسْمَعُ ذَلِكَ.

قَالَ : فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ خَرَجَ عُمَرُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، ثُمَّ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَبْقَى رَسُولَهُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا ، يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ مِنَ اللهِ ، يُحِلُّ بِهِ وَيُحَرِّمُ ، ثُمَّ قَبَضَ اللَّهُ رَسُولَهُ ، فَرَفَعَ مِنْهُ مَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَ ، وَأَبْقَى مِنْهُ مَا شَاءَ أَنْ يُبْقِي ، فَتَشَبَّثْنَا بِبَعْضٍ ، وَفَاتَنَا بَعْضٌ ، فَكَانَ مِمَّا كُنَّا نَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ : لاَ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ ، فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ ، وَنَزَلَتْ آيَةُ الرَّجْمِ ، فَرَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا مَعَهُ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَقَدْ حَفِظْتُهَا وَعَلِمْتُهَا وَعَقَلْتُهَا ، وَلَوْلاَ أَنْ يُقَالَ : كَتَبَ عُمَرُ فِي الْمُصْحَفِ مَا لَيْسَ فِيهِ ، لَكَتَبْتُهَا بِيَدِي كِتَابًا ، وَالرَّجْمُ عَلَى ثَلاَثَةِ مَنَازِلَ : حَمْلٌ بَيِّنٌ ، أَوِ اعْتِرَافٌ مِنْ صَاحِبِهِ ، أَوْ شُهُود عَدْلٌ ، كَمَا أَمَرَ اللَّهُ.

وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالاً يَقُولُونَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّهَا كَانَتْ فَلْتَةً ، وَلَعَمْرِي إِنْ كَانَتْ كَذَلِكَ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعْطَى خَيْرَهَا ، وَوَقَى شَرَّهَا ، وَأَيُّكُمْ هَذَا الَّذِي تَنْقَطِعُ إِلَيْهِ الأَعْنَاقُ كَانْقِطَاعِهَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ.

إِنَّهُ كَانَ مِنْ شَأْنِ النَّاسِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ ، فَأَتَيْنَا ، فَقِيلَ لَنَا : إِنَّ الأَنْصَارَ قَدِ اجْتَمَعَتْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يُبَايِعُونَهُ ، فَقُمْتُ ، وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَحْوَهُمْ ، فَزِعِينَ أَنْ يُحْدِثُوا فِي الإِسْلاَمِ فَتْقًا ، فَلَقِيَنَا رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ ؛ رَجُلُ صِدْقٍ ، عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ ، وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ ، فَقَالاَ : أَيْنَ تُرِيدُونَ ؟ فَقُلْنَا : قَوْمَكُمْ ، لِمَا بَلَغَنَا مِنْ أَمْرِهِمْ ، فَقَالاَ : ارْجِعُوا فَإِنَّكُمْ لَنْ تُخَالَفُوا ، وَلَنْ يُؤْتَ شَيْءٌ تَكْرَهُونَهُ ، فَأَبَيْنَا إِلاَّ أَنْ نَمْضِيَ ، وَأَنَا أُزَوِّرُ كَلاَمًا أُرِيدُ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ ، وَإِذَا هُمْ عَكَرٌ هُنَالِكَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ مَرِيضٌ ، فَلَمَّا غَشِيْنَاهُمْ ، تَكَلَّمُوا فَقَالُوا : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ ، فَقَامَ الْحُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، فَقَالَ : أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ ، وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ ، إِنْ شِئْتُمْ وَاللهِ رَدَدْنَاهَا جَذَعَةً.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : عَلَى رِسْلِكُمْ ، فَذَهَبْتُ لأَتَكَلَّمَ ، فَقَالَ : أَنْصِتْ يَا عُمَرُ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، إِنَّا وَاللهِ مَا نُنْكِرُ فَضْلَكُمْ ، وَلاَ بَلاَئَكُمْ فِي الإِسْلاَمِ ، وَلاَ حَقَّكُمُ الْوَاجِبَ عَلَيْنَا ، وَلَكِنَّكُمْ قَدْ عَرَفْتُمْ أَنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَنْزِلَةٍ مِنَ الْعَرَبِ ، لَيْسَ بِهَا غَيْرُهُمْ ، وَأَنَّ الْعَرَبَ لَنْ تَجْتَمِعَ إِلاَّ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ ، فَنَحْنُ الأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ ، وَلاَ تَصَدَّعُوا الإِسْلاَمَ ، وَلاَ تَكُونُوا أَوَّلَ مَنْ أَحْدَثَ فِي الإِسْلاَمِ ، أَلاَ وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ ، لِي وَلأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، فَأَيُّهُمَا مَا بَايَعْتُمْ فَهُوَ لَكُمْ ثِقَةٌ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا بَقِيَ شَيْءٌ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَقُولَهُ إِلاَّ وَقَدْ قَالَهُ ، يَوْمَئِذٍ ، غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ، فَوَاللهِ لأَنْ أُقْتَلَ ، ثُمَّ أُحْيَى ، ثُمَّ أُقْتَلَ ، ثُمَّ أُحْيَى ، فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ أَمِيرًا عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ.

قَالَ ، ثُمَّ قُلْتُ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ : ﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾ أَبُو بَكْرٍ السَّبَّاقُ الْمَتِينُ ، ثُمَّ أَخَذْتُ بِيَدِهِ ، وَبَادَرَنِي رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَضَرَبَ عَلَى يَدِهِ قَبْلَ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ ، ثُمَّ ضَرَبْتُ عَلَى يَدِهِ ، وَتَتَابَعَ النَّاسُ ، وَمِيلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، فَقَالَ النَّاسُ : قُتِلَ سَعْدٌ ، فَقُلْتُ : اقْتُلُوهُ ، قَتَلَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا ، وَقَدْ جَمَعَ اللَّهُ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ بِأَبِي بَكْرٍ ، فَكَانَتْ لَعَمْرُ اللهِ فَلْتَةٌ كَمَا قُلْتُمْ ، أَعْطَى اللَّهُ خَيْرَهَا وَوَقَى شَرَّهَا ، فَمَنْ دَعَا إِلَى مِثْلِهَا ، فَهُوَ الَّذِي لاَ بَيْعَةَ لَهُ ، وَلاَ لِمَنْ بَايَعَهُ. (بخاری ۲۴۸۴۔ ابوداؤد ۴۴۱۷)

(۳۸۱۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہتا تھا اور (اس وقت) ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام منیٰ میں تھے۔ میں عبد الرحمان بن عوف کو قرآن پڑھاتا تھا پس میں ان کے پاس منزل میں آیا تو میں نے انہیں نہیں پایا۔ کہا گیا کہ وہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے پاس ہیں۔ چنانچہ میں ان کا انتظار کرنے لگا یہاں تک کہ وہ

آ گئے اور انہوں نے بتایا۔ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اتنا شدید غصہ آیا تھا کہ اس سے پہلے کبھی ان کو اتنا غصہ نہیں آیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: یہ کیوں؟ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ انصار میں سے دو آدمیوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کا ذکر کیا تو پھر ان دونوں نے کہا۔ بخدا! ان کی بیعت تو اچانک ہوگئی تھی۔

وہ اس کے ہاتھ پر مارتا پھر جو ہوتا سو ہوتا۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گفتگو کرنے کا ارادہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! آپ (ابھی) گفتگو نہ کریں کیونکہ آپ (اس وقت) ایسے شہر میں ہیں کہ آپ کے پاس تمام عرب کے دور دراز غیر معروف علاقوں کے لوگ جمع ہیں۔ اور آپ اگر (اب) کوئی بھی بات کریں گے تو وہ آپ سے منسوب ہو کر تمام زمین میں پھیل جائے گی۔ پھر آپ کو نہیں معلوم کہ کیا ہوگا۔ آپ کے مطلب کے لوگ تو وہی ہیں جن کو آپ جانتے ہیں کہ وہ مدینہ واپس جائیں گے۔

۲۔ پھر جب ہم مدینہ میں آئے تو میں سویرے سویرے چلا گیا یہاں تک کہ میں نے منبر کے دائیں پائے (کے ساتھ جگہ) پکڑ لی۔ پھر حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بھی میری طرف آئے یہاں تک کہ وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ گئے۔ میں نے (ان سے) کہا۔ آج کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسی گفتگو کریں گے کہ ویسی گفتگو انہوں نے خلیفہ بننے کے بعد سے کبھی نہیں کی۔ سعید نے پوچھا۔ وہ کیسی بات کریں گے؟ میں نے جواب دیا، ابھی تم وہ بات سُن لو گے۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: پھر جب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے درمیان باقی رکھا ان پر اللہ کی جانب سے وحی نازل ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ذریعہ حلال و حرام بیان کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (کی روح کو) قبض کر لیا پس جو کچھ ان کے ہمراہ اللہ نے اٹھانا چاہا وہ اٹھا لیا۔ اور جس کو اللہ نے باقی رکھنا چاہا تھا اس کو باقی رکھا۔ چنانچہ بعض باتوں کے ساتھ تو ہم وابستہ رہے اور بعض باتیں ہم سے فوت ہو گئیں۔ پس ہم قرآن میں سے جو کچھ پڑھتے تھے اس میں یہ بھی تھا۔ ولا ترغبوا عن آباء کم فانہ کفر بکم ان ترغبوا عن آباء کم. اور رجم کی آیت بھی نازل ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم بھی کیا تھا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رجم کیا تھا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! بلاشبہ میں نے (خود) اس آیت کو یاد کیا تھا اور اس کو سمجھا تھا اور معلوم کیا تھا۔ اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ کہا جائے گا۔ عمر نے قرآن میں اس بات کو لکھا جو اس میں سے نہیں ہے تو البتہ میں اس آیت رجم کو اپنے ہاتھوں سے لکھتا۔ رجم کی تین حالات ہیں۔ واضح حمل ہو۔ یا زانی کی طرف سے اقرار ہو یا عادل گواہ ہوں۔ جیسا کہ حکم خداوندی ہے۔

۴۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں یہ بات کہی ہے کہ یہ تو اچانک ہوگئی تھی۔ میری عمر کی قسم! اگرچہ بات ایسی ہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خلافت کی خیر و برکت عطا فرمائی اور اس کے شر سے محفوظ

فرمالیا۔ تم میں سے کون سا آدمی ہے جس کے لئے (لوگوں کی) گردنیں یوں خم ہو جائیں جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے خم ہوگئیں تھیں۔

۵۔ یقیناً لوگوں کا معاملہ کچھ ایسا تھا کہ (جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو ہمارے پاس معاملہ لایا گیا اور ہمیں کہا گیا۔ انصار، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس بنو ساعدہ میں جمع ہیں اور سعد رضی اللہ عنہ کی بیعت کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان کی طرف پریشانی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے کہ (مبادا) وہ اسلام میں کوئی دراڑ پیدا کر دیں۔ پس ہمیں انصار ہی میں سے دو سچے آدمی ملے۔ عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی۔ انہوں نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: تمہاری قوم کے پاس، کیونکہ ہمیں ان کے بارے میں کوئی بات پہنچی ہے۔ ان دونوں نے کہا۔ واپس چلے جاؤ کیونکہ تمہاری مخالفت نہیں کی جائے گی اور ایسی چیز نہیں لائی جائے گی جس کو تم ناپسند کرو۔ لیکن ہم نے آگے جانے پر ہی اصرار کیا۔ اور میں (عمر رضی اللہ عنہ) وہ کلام تیار کر رہا تھا جس کے بارے میں میرا ارادہ بیان کا تھا۔ یہاں تک کہ ہم ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے وہ لوگ تو سارے کے سارے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر جھکے ہوئے تھے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اپنے تخت پر تشریف فرما تھے۔ اور بیمار تھے۔ پس جب ہم اوپر سے ان لوگوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے بات شروع کی اور کہنے لگے۔ اے گروہ قریش! ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا۔ اس پر حضرت حُباب بن منذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ میں ذی رائے اور معتمد لوگوں میں سے ہوں۔ اگر تم چاہو۔

۶۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اپنی حالت پر رہو۔ پس میں نے گفتگو کرنا چاہی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر صلی اللہ علیہ وسلم! خاموش رہو، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور پھر کہا۔ اے گروہ انصار! خدا کی قسم! ہم تمہاری فضیلت کے منکر نہیں ہیں اور نہ ہی اسلام کے بارے میں تمہاری محنت ومشقت کے منکر ہیں۔ اور نہ ہی خود پر واجب تمہارے حق کے منکر ہیں۔ لیکن یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ قبیلہ قریش پورے عرب میں اس مقام پر ہے جس پر اس کے علاوہ کوئی قبیلہ نہیں ہے۔ اور عرب کے لوگ قریش ہی کے کسی آدمی پر جمع ہوں گے۔ پس ہم (میں سے) امراء ہوں گے اور تم (میں سے) وزراء ہوں گے۔ پس اللہ سے ڈرو اور اسلام میں دراڑ نہ ڈالو۔ اور اسلام میں نئی بات ایجاد کرنے والے نہ بنو۔ اور بغور یہ بات سنو کہ مجھے تمہارے لئے ان دو افراد میں سے کسی ایک پر راضی ہوں۔ مراد میں (عمر رضی اللہ عنہ) تھا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔ پس ان دونوں میں سے جس پر بھی تم بیعت کر لو تو وہ تمہارے لئے ثقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ خدا کی قسم! جو بات کہنا مجھے پسند تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے کوئی بات نہ چھوڑی بلکہ سب کہہ دی۔ سوائے آخری بات کے۔ خدا کی قسم! میں غیر معصیت کی حالت میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں تو بھی مجھے یہ بات اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایسی قوم پر امیر بنوں جس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔

۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نے عرض کیا۔ اے گروہِ انصار! اے گروہِ مسلمین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ (یعنی

خلافت) کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ حق دار آپ ﷺ کے بعد وہ ہیں جو غار میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو ہر میدان میں سبقت رکھنے والے اور مضبوط ہیں۔ پھر میں نے آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا (پکڑنا چاہا) لیکن انصار میں سے ایک آدمی مجھ سے پہل کر گیا پس اس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا قبل اس کے کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا۔ پھر میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا (یعنی بیعت کی) اور پھر دیگر لوگوں نے تسلسل کے ساتھ بیعت کی۔ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسے زیادتی ہوگئی اور لوگوں نے کہا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے۔ میں نے کہا۔ ان کو قتل (ہی) کر دو۔ اللہ ان کو قتل کرے۔ پھر ہم (وہاں سے) واپس پلٹ گئے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے معاملہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (کے ہاتھ) پر جمع کر دیا تھا۔ پس خدا کی قسم! خلافتِ (صدیقی) تھی تو اچانک ہی جیسا کہ تم کہتے ہو (لیکن) اللہ تعالیٰ نے اسی کی خیر و برکت (امت کو) عطا کر دی اور اس کے شر سے (امت کو) بچالیا۔ پس (اب) جو آدمی ایسی بیعت (خلافت) کا داعی ہو تو اس کی بیعت نہ ہوگی اور نہ ہی بیعت کرنے والوں کی بیعت ہوگی۔

(٣٨١٩٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتِ الأَنْصَارُ : مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ ، قَالَ : فَأَتَاهُمْ عُمَرُ ، فَقَالَ : يَا مَعَاشِرَ الأَنْصَارِ ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ ؟ فَقَالُوا : نَعُوذُ بِاللهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ .

(۳۸۱۹۹) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ (کی روح مبارکہ) قبض ہوئی تو انصار نے کہا۔ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: اے گروہِ انصار! کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں؟ انصار نے کہا۔ کیوں نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پھر تم میں سے کس کا دل اس بات پر خوش ہے کہ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھے۔ انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ سے اس بات کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھیں۔

(٣٨٢٠٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّهُ حِينَ بُويِعَ لأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ يَدْخُلاَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيُشَاوِرُونَهَا وَيَرْتَجِعُونَ فِي أَمْرِهِمْ ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ ، فَقَالَ : يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاللهِ مَا مِنَ الْخَلْقِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَبِيك ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيك مِنْك ، وَأَيْمُ اللهِ ، مَا ذَاكَ بِمَانِعِيَّ إِنِ اجْتَمَعَ هَؤُلاَءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ ، أَنْ آمُرَ بِهِمْ أَنْ يُحَرَّقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتُ.

قَالَ : فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاؤُوهَا ، فَقَالَتْ : تَعْلَمُونَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَائَنِي ، وَقَدْ حَلَفَ بِاللهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحَرِّقَنَّ

عَلَيْكُمُ الْبَيْتَ ، وَأَيْمُ اللهِ ، لَيَمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ ، فَانْصَرِفُوا رَاشِدِينَ ، فَرُوْا رَأْيَكُمْ ، وَلاَ تَرْجِعُوا إِلَيَّ ، فَانْصَرَفُوا عنها ، فَلَمْ يَرْجِعُوا إِلَيْهَا ، حَتَّى بَايَعُوا لأَبِي بَكْرٍ.

(۳۸۲۰۰) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (کی وفات) کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آنے جانے لگے اور ان سے مشاورت کرنے لگے اور اپنے معاملہ (خلافت) میں ان سے تقاضا کرنے لگے۔ پس جب یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوئے اور فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی! خدا کی قسم! تمام مخلوق میں ہمیں تمہارے والد سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ اور آپ کے بعد والد کے بعد ہمیں آپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ خدا کی قسم! (لیکن) اگر یہ آپ کے پاس (دوبارہ) جمع ہوئے تو مجھے یہ (محبت والی) بات اس سے مانع نہیں ہوگی کہ میں لوگوں کو حکم دوں اور ان تمام (گھر میں موجود) افراد پر گھر کو جلا دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے تو یہ حضرات بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تھے۔ اور انہوں نے خدا کی قسم کھا کر کہا ہے کہ اگر تم لوگ دوبارہ جمع ہوئے تو وہ ضرور بالضرور تمہیں گھر میں جلا دیں گے۔ اور خدا کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا ہے وہ اس کو ضرور پورا کریں گے۔ پس تم لوگ اچھی حالت میں ہی واپس چلے جاؤ۔ اور اپنی رائے کو دیکھ لو۔ میری طرف واپس نہ آنا چنانچہ لوگ وہاں سے واپس ہو گئے اور جب تک ان لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی یہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس) واپس نہیں آئے۔

(۳۸۲۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمْ يَشْهَدَا دَفْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَا فِي الأَنْصَارِ ، فَبُويِعَا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَا.

(۳۸۲۰۱) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے دفن میں حاضر نہیں تھے۔ یہ دونوں انصار میں موجود تھے۔ پس ان کے واپس آنے سے پہلے ان کی بیعت ہو گئی۔

(۳۸۲۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِسَانِهِ يُنَضْنِضُهُ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : اللَّهَ اللَّهَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : هَاهْ ، إِنَّ هَذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ.

(۳۸۲۰۲) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو (دیکھا کہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑے ہوئے تھے اور اس کو ہلا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے خلیفہ رسول ﷺ! اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ ہاں اسی زبان نے مجھے بہت سے گھاٹوں پر اتارا ہے۔

(۳۸۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لأَبِي بَكْرٍ : يَا خَلِيفَةَ اللهِ ، قَالَ :

لَسْتُ بِخَلِيفَةِ اللهِ ، وَلَكِنِّي خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ ، أَنَا رَاضٍ بِذَلِكَ.

(۳۸۲۰۳) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے خلیفۃ اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں خلیفۃ اللہ نہیں ہوں۔ بلکہ میں خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور میں اس پر راضی ہوں۔

(٣٨٢٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي ، وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ ، وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ مِنْ شَيْءٍ فَصَدِّقُوهُ.

(۳۸۲۰۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''میں نہیں جانتا کہ میری تم میں رہنے کی مقدار کتنی باقی ہے۔ پس تم ان دونوں کی اقتداء کرنا جو میرے بعد (خلیفہ) ہوں گے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا: ''اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے طریقہ کے مطابق چلنا۔ اور جو حدیث تم کو ابن مسعود بیان کرے تو اس کی تصدیق کرو۔''

(٣٨٢٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَالِمٍ الْمُرَادِيِّ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ ، رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ حُذَيْفَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، إِلاَّ إِنَّهُ قَالَ : تَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. (ترمذی ۳۶۶۳۔ ابن سعد ۳۳۴)

(۳۸۲۰۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر (اس کے بعد) انہوں نے عبد الملک بن عمیر کی طرح ہی حدیث بیان کی...... لیکن انہوں نے یہ بھی کہا۔ اور ابن ام عبد کے عہد کو مضبوطی سے پکڑو۔

(٣٨٢٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ حَتَّى أَتَيَا الأَنْصَارَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، إِنَّا لاَ نُنْكِرُ حَقَّكُمْ ، وَلاَ يُنْكِرُ حَقَّكُمْ مُؤْمِنٌ ، وَإِنَّا وَاللهِ مَا أَصَبْنَا خَيْرًا إِلاَّ مَا شَارَكْتُمُونَا فِيهِ ، وَلَكِنْ لاَ تَرْضَى الْعَرَبُ وَلاَ تُقِرُّ إِلاَّ عَلَى رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، لأَنَّهُمْ أَفْصَحُ النَّاسِ أَلْسِنَةً ، وَأَحْسَنُ النَّاسِ وُجُوهًا ، وَأَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا ، وَأَكْثَرُ النَّاسِ شُجْنَةً فِي الْعَرَبِ ، فَهَلُمُّوا إِلَى عُمَرَ فَبَايِعُوهُ ، قَالَ : فَقَالُوا : لاَ ، فَقَالَ عُمَرُ : لِمَ ؟ فَقَالُوا : نَخَافُ الأَثَرَةَ ، قَالَ عُمَرُ : أَمَّا مَا عِشْتُ فَلاَ ، قَالَ : فَبَايِعُوا أَبَا بَكْرٍ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ : أَنْتَ أَقْوَى مِنِّي ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ أَفْضَلُ مِنِّي ، فَقَالاَهَا الثَّانِيَةَ ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ ، قَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنَّ قُوَّتِي لَكَ مَعَ فَضْلِكَ ، قَالَ : فَبَايَعُوا أَبَا بَكْرٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَأَتَى النَّاسُ عِنْدَ بَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَ : أَتَأْتُونِي وَفِيكُمْ ثَالِثُ ثَلاَثَةٍ ،

يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :مَنْ ثَالِثُ ثَلاَثَةٍ ، قَالَ :قَوْلُ اللهِ :﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾.

(۳۸۲۰۶) بنوزریقؓ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ جب یہ دن تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے یہاں تک کہ وہ انصار کے پاس آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے گروہ انصار! یقیناً ہم تمہارے حق کے منکر نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی مؤمن تمہارے حق کا منکر ہوسکتا ہے۔ اور خدا کی قسم! بلاشبہ ہم نے جو خیر بھی حاصل کی ہے تم اس میں ہمارے ساتھ شریک تھے۔ لیکن قریش کے آدمی کے علاوہ کسی اور آدمی پر اہل عرب راضی ہوں گے اور نہ قرار پکڑیں گے۔ کیونکہ قریش کے لوگ سب سے زیادہ فصیح اللسان ہیں اور تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت چہرے والے ہیں۔ اور اہل عرب میں سے سب سے وسیع گھر والے ہیں اور عرب کے لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت ہیں۔ پس تم آؤ عمر کی طرف اور ان کی بیعت کرو۔ راوی کہتے ہیں: انصار نے کہا: نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیوں؟ انصار نے جواب دیا۔ ہمیں ترجیح دیے جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ بہر حال جب تک میں زندہ ہوں تب تک تو (یہ) نہیں ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ چلو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلو۔

۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تم مجھ سے زیادہ قوی ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) فرمایا: آپ مجھ سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ پھر دوبارہ ان دونوں حضرات نے باہم ان جملوں کا تکرار کیا۔ پھر جب تیسری مرتبہ یہ بات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ یقیناً میری قوت بھی آپ کے لئے ہے اور اس کے ساتھ آپ کو فضیلت بھی حاصل ہے۔ چنانچہ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔

۳۔ محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت لوگ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا۔ تم لوگ میرے پاس آئے ہو حالانکہ تم میں تین میں سے تیسرا موجود ہے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

۴۔ ابن عون کہتے ہیں: میں نے محمد سے پوچھا۔ تین میں سے تیسرا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾.

(۳۸۲۰۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَخْلِفُ ، أَوِ اسْتَخْلَفَ ؟ قَالَتْ :أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :ثُمَّ قِيلَ لَهَا :ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ :ثُمَّ عُمَرُ ، قِيلَ :مَنْ بَعْدَ عُمَرَ ؟ قَالَتْ :أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى ذَلِكَ.

(۳۸۲۰۷) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور (ان سے) سوال کیا گیا تھا۔ اے ام المؤمنین! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بناتے تو کس کو خلیفہ بناتے؟ انہوں نے جواب دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پوچھا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہاں

پہنچ کر رک گئیں۔

(۳۸۲۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ ، فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسُنَّتِهِ ، ثُمَّ قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ ، فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَّتِهِمَا، ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ .

(۳۸۲۰۸) حضرت عبد خیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بہترین حالت میں موت آئی جس بہترین حالت پر انبیاء کرام کو موت آتی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی۔ (پھر) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کام کیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت بھی اس بہترین حالت میں آئی جس پر کسی آدمی کی بہترین موت آسکتی ہے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس امت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا چنانچہ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمل اور سنت کے مطابق عمل کیا پھر ان کو بھی اس بہترین حالت میں موت آئی جس پر کسی بھی آدمی کو بہترین موت آسکتی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس امت میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہترین شخص تھے۔

(۳۸۲۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : لَمَّا ارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، أَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُجَاهِدَهُمْ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنِّي لاَ أُقَاتِلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ ؟ وَاللهِ، لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى أَجْمَعَهُمَا ، قَالَ عُمَرُ : فَقَاتَلْنَا مَعَهُ ، فَكَانَ وَاللهِ رَشَدًا ، فَلَمَّا ظَفِرَ بِمَنْ ظَفِرَ بِهِ مِنْهُمْ ، قَالَ : اخْتَارُوا بَيْنَ خِطَّتَيْنِ : إِمَّا حَرْبٌ مُجَلِّيَةٌ ، وَإِمَّا الْخُطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ، قَالُوا : هَذِهِ الْحَرْبُ الْمُجَلِّيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا ، فَمَا الْخُطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ؟ قَالَ : تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلاَنَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلَى قَتْلاَكُمْ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ . فَفَعَلُوا.

(۳۸۲۰۹) حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مرتد ہونے والے لوگ مرتد ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کرنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا آپ ان سے قتال کریں گے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ: ''جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور

محمد ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں تو اس کا مال اور اس کا خون حرمت حاصل کر لیتا ہے مگر حق کے بدلے میں (حرمت ختم ہو سکتی ہے) اور اس کا (باطنی) حساب اللہ کے ذمہ ہے''؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں کیسے اس آدمی سے قتال نہ کروں جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میں تو ضرور بالضرور اس آدمی سے قتال کروں گا جو ان دونوں میں فرق کرے گا یہاں تک کہ وہ ان دونوں کو جمع کر لے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر ہم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قتال کیا۔ پس خدا کی قسم! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ راہ حق پر سختی سے قائم رہنے والے تھے۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین میں سے کچھ لوگوں کو قابو کر لیا تو آپ نے فرمایا: تم دو لائحہ عمل میں سے کسی کو اختیار کر لو۔ یا تو ننگی جنگ ہے۔ اور یا رسوا کن لائحہ عمل ہے۔ انہوں نے کہا۔ یہ ننگی جنگ تم ہم جانتے ہیں لیکن رسوا کن لائحہ عمل کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے مقتولین کے بارے میں یہ گواہی دو کہ وہ جنت میں ہیں اور اپنے مقتولین کے بارے میں گواہی دو کہ وہ جہنم میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہی کام کیا۔

(۳۸۲۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ : تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ بِأَبِي بَكْرٍ مَا لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ لَهَاضَهَا ، اشْرَأَبَّ النِّفَاقُ بِالْمَدِينَةِ ، وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ ، فَوَاللهِ مَا اخْتَلَفُوا فِي نُقْطَةٍ إِلاَّ طَارَ أَبِي بِحَظِّهَا وَعَنَائِهَا فِي الإِسْلاَمِ ، وَكَانَتْ تَقُولُ مَعَ هَذَا : وَمَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ غِنَاءً لِلإِسْلاَمِ ، كَانَ وَاللهِ أَحْوَذِيًّا ، نَسِيجَ وَحْدِهِ ، قَدْ أَعَدَّ لِلأُمُورِ أَقْرَانَهَا. (احمد ۶۸)

(۳۸۲۱۰) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر ایسے مصائب اترے کہ اگر وہ مصائب کسی پہاڑ پر اترتے تو اس پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیتے۔ مدینہ میں نفاق پھیل گیا اور عرب کے (بہت) لوگ مرتد ہو گئے۔ پس خدا کی قسم! لوگوں نے اسلام کے کسی حکم میں اختلاف نہیں کیا مگر یہ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے تحفظ اور دفاع کے لئے دوڑ پڑے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ یہ بھی کہتی تھیں۔ اور جو شخص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تو جان لیتا کہ اس کو اسلام سے نقصان دور کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور خدا کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام معاملات میں نہایت چاق و چوبند تھے بے مثال تھے۔ اور انہوں نے معاملات کے لئے ان کے مناسب لوگوں کو تیار کیا۔

(۴۴) مَا جَاءَ فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں آنے والی احادیث

(۳۸۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ يَسْتَخْلِفُهُ ، فَقَالَ النَّاسُ : تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا فَظًّا غَلِيظًا ، وَلَوْ قَدْ وَلِيَنَا كَانَ أَفَظَّ وَأَغْلَظَ ، فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا لَقِيتَهُ ، وَقَدِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا عُمَرَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَبِرَبِّي تُخَوِّفُونِي ؟

أَقُولُ :اللَّهُمَّ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ خَلْقِكَ.

ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنِّي مُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ إِنْ أَنْتَ حَفِظْتَهَا :إِنَّ لِلَّهِ حَقًّا بِالنَّهَارِ لاَ يَقْبَلُهُ بِاللَّيْلِ ، وَإِنَّ لِلَّهِ حَقًّا بِاللَّيْلِ لاَ يَقْبَلُهُ بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّهُ لاَ يَقْبَلُ نَافِلَةً حَتَّى تُؤَدَّى الْفَرِيضَةَ ، وَإِنَّمَا ثَقُلَتْ مَوَازِينُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمْ فِي الدُّنْيَا الْحَقَّ وَثِقَلُهُ عَلَيْهِمْ ، وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ إِلاَّ الْحَقُّ أَنْ يَكُونَ ثَقِيلاً ، وَإِنَّمَا خَفَّتْ مَوَازِينُ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمَ الْبَاطِلَ وَخِفَّتُهُ عَلَيْهِمْ ، وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ إِلاَّ الْبَاطِلُ أَنْ يَكُونَ خَفِيفًا ، وَإِنَّ اللَّهَ ذَكَرَ أَهْلَ الْجَنَّةِ بِصَالِحِ مَا عَمِلُوا ، وَأَنَّهُ تَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ : لاَ أَبْلُغُ هَؤُلاَءِ ، وَذَكَرَ أَهْلَ النَّارِ بِأَسْوَإِ مَا عَمِلُوا ، وَأَنَّهُ رَدَّ عَلَيْهِمْ صَالِحَ مَا عَمِلُوا ، فَيَقُولُ قَائِلٌ :أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَؤُلاَءِ ، وَذَكَرَ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَآيَةَ الْعَذَابِ ، لِيَكُونَ الْمُؤْمِنُ رَاغِبًا وَرَاهِبًا ، لاَ يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ غَيْرَ الْحَقِّ ، وَلاَ يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ.

فَإِنْ أَنْتَ حَفِظْتَ وَصِيَّتِي ، لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ ، وَإِنْ أَنْتَ ضَيَّعْتَ وَصِيَّتِي لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَبْغَضَ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ ، وَلَنْ تُعْجِزَهُ.

(۳۸۲۱۱) حضرت زبید بن الحارث سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ اس پر لوگوں نے کہا۔ آپ ہم پر ایک ترش مزاج اور سخت آدمی کو خلیفہ بنا رہے ہیں۔ اور اگر وہ ہمارے والی بن گئے تو وہ مزید ترش مزاج اور سخت آدمی ہو جائیں گے۔ پس جب آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہم پر خلیفہ بنائیں گے تو آپ اپنے رب سے ملاقات کے وقت اپنے پروردگار کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ میرے پروردگار سے مجھے ڈرا رہے ہو؟ میں (اللہ تعالیٰ کو) یہ جواب دوں گا۔ اے اللہ! میں نے لوگوں پر آپ کی مخلوق میں بہترین شخص کو خلیفہ بنایا ہے۔

۲۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا (اور بلا کر) فرمایا۔ اگر تم یاد رکھو تو میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں۔ یقیناً دن کے وقت اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا حق ہے جس کو وہ رات کے وقت قبول نہیں کرتا اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ کا رات کے وقت کوئی ایسا حق ہے جس کو وہ دن کے وقت قبول نہیں کرتا۔ اور بلاشبہ جب تک فرائض کو ادا نہ کیا جائے نوافل کو قبول نہیں کیا جاتا۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن میزان میں بھاری ہوں گے ان کے اعمال صرف اس وجہ سے بھاری ہوں گے کہ دنیا میں ان لوگوں نے حق کی اتباع کی ہوگی اور حق ان پر وزنی رہا ہوگا۔ اور میزان کے لئے بھی یہ بات حق ہے کہ (جب) اس میں صرف حق ہی کو رکھا جائے تو وہ وزنی ہو جائے۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن میزان میں ہلکے ہوں گے تو اس کی وجہ صرف یہ ہو گی کہ ان لوگوں نے باطل کی پیروی کی اور باطل ان لوگوں پر ہلکا رہا ہوگا۔ اور میزان کے لئے بھی یہ بات حق ہے کہ جب اس میں صرف باطل ہی کو رکھا جائے تو وہ ہلکا ہو جائے۔

۳۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا ذکر ان کے بہترین اعمال کی وجہ سے کیا ہے اور ان کی غلطیوں سے درگزر فرمایا ہے۔ پس کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ میں تو ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کا ذکر ان کے بد اعمال کے ساتھ کیا ہے۔ اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم پر ان کے اعمال صالحہ کو رد فرما دیا ہے۔ پس کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ میں تو ان سے بہتر ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رحمت والی آیت اور عذاب والی آیت (دونوں) کو ذکر فرمایا تا کہ مؤمن رغبت بھی کرے اور خوف بھی۔ اللہ تعالیٰ پر ناحق امیدیں نہ کرے اور اپنے ہاتھ سے ہلاکت کی طرف نہ پڑے۔

۴۔ پس اگر تم نے میری وصیت کی حفاظت کی تو تمہیں کوئی غائب چیز موت سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی۔ اور اگر تم نے میری وصیت کو ضائع کیا تو کوئی غائب چیز تمہیں موت سے زیادہ مبغوض نہیں ہوگی۔ اور تم ہرگز موت کو عاجز نہیں کر سکتے۔

(۳۸۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَبِيَدِهِ عَسِيبُ نَخْلٍ ، وَهُوَ يُجْلِسُ النَّاسَ ، وَيَقُولُ : اسْمَعُوا لِقَوْلِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللهِ ، قَالَ : فَجَاءَ مَوْلًى لأَبِي بَكْرٍ يُقَالُ لَهُ : شَدِيدٌ بِصَحِيفَةٍ ، فَقَرَأَهَا عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ : اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِمَنْ فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ، فَوَاللهِ مَا أَلَوْتُكُمْ ، قَالَ قَيْسٌ : فَرَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

(۳۸۲۱۲) حضرت قیس بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں کھجور کی صاف شاخ تھی اور وہ لوگوں کو بٹھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی بات سنو۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا غلام...... جس کو شدید کہا جاتا تھا...... ایک رقعہ لے کر آیا۔ اور وہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا۔ اس نے کہا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس آدمی کی بات سنو اور اطاعت کرو جس کا اس صحیفہ میں نام ہے۔ خدا کی قسم! میں نے تمہیں خیر تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ قیس راوی کہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا۔

(۳۸۲۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَفْرَسُ النَّاسِ ثَلاَثَةٌ : أَبُو بَكْرٍ حِينَ تَفَرَّسَ فِي عُمَرَ فَاسْتَخْلَفَهُ ، وَالَّتِي قَالَتْ : ﴿اسْتَأْجِرْهُ ، إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ﴾ وَالْعَزِيزُ حِينَ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : ﴿أَكْرِمِي مَثْوَاهُ﴾.

(۳۸۲۱۳) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ فراست والے تین لوگ ہوئے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فراست کا اظہار کیا اور انہیں خلیفہ بنایا۔ اور (دوسری) وہ عورت جس نے کہا تھا۔ ﴿اسْتَأْجِرْهُ ، إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ﴾ اور (تیسرا) عزیز مصر جب اس نے اپنی بیوی سے کہا۔ ﴿أَكْرِمِي مَثْوَاهُ﴾.

(۳۸۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : جِئْتُ وَإِذَا عُمَرُ وَاقِفٌ عَلَى حُذَيْفَةَ ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ : تَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ ، فَقَالَ : حُذَيْفَةُ : لَوْ شِئْتُ

لَأَضْعَفْتُ أَرْضِي ، وَقَالَ عُثْمَان :لَقَدْ حَمَّلْتُ أَرْضِي أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، وَمَا فِيهَا كَثِيرُ فَضْلٍ ، فَقَالَ :انْظُرَا مَا لَدَيْكُمَا ، أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ ، لأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لاَ يَحْتَجْنَ بَعْدِي إِلَى أَحَدٍ أَبَدًا ، قَالَ :فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ.

قَالَ:وَكَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَامَ بَيْنَ الصُّفُوفِ ، فَقَالَ :اسْتَوُوا ، فَإِذَا اسْتَوَوْا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ ، قَالَ:فَلَمَّا كَبَّرَ طُعِنَ مَكَانَهُ، قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي الْكَلْبُ، أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ، قَالَ عَمْرٌو :مَا أَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ؟ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ ، وَطَارَ الْعِلْجُ وَبِيَدِهِ سِكِّينٌ ذَاتُ طَرَفَيْنِ، مَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ يَمِينًا، وَلاَ شِمَالاً إِلاَّ طَعَنَهُ حَتَّى أَصَابَ مِنْهُمْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلا ، فَمَاتَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ، قَالَ :فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا لِيَأْخُذَهُ ، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ.

قَالَ :فَصَلَّيْنَا الْفَجْرَ صَلاَةً خَفِيفَةً ، قَالَ :فَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَلاَ يَدْرُونَ مَا الأَمْرُ إِلاَّ أَنَّهُمْ حَيْثُ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ ، جَعَلُوا يَقُولُونَ :سُبْحَانَ اللهِ ، مَرَّتَيْنِ ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا كَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي ؟ قَالَ :فَجَالَ سَاعَةً ، ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ :غُلاَمُ الْمُغِيرَةِ الصَّنَّاعُ ، وَكَانَ نَجَّارًا ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مُنْيَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ ، قَاتَلَهُ اللَّهُ ، لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا ، قَالَ :ثُمَّ قَالَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ :لَقَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ ، قَالَ :فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنْ شِئْتَ فَعَلْنَا ، فَقَالَ :بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِكَلاَمِكُمْ وَصَلَّوْا صَلاَتَكُمْ وَنَسَكُوا نُسُكَكُمْ ؟.

قَالَ:فَقَالَ لَهُ النَّاسُ:لَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ ، قَالَ:فَدَعَا بِنَبِيذٍ فَشَرِبَ ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، ثُمَّ دَعَا بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، فَظَنَّ أَنَّهُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَاحْسِبْهُ ، فَقَالَ : سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا ، فَقَالَ :إِنْ وَفَى بِهَا مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهَا عَنِّي مِنْ أَمْوَالِهِمْ ، وَإِلاَّ فَسَلْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَإِنْ تَفِي مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلاَّ فَسَلْ قُرَيْشًا ، وَلاَ تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ ، فَأَدِّهَا عَنِّي.

اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَسَلِّمْ وَقُلْ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَلاَ تَقُلْ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنِّي لَسْتُ لَهُمُ الْيَوْمَ بِأَمِيرٍ ، أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ ، قَالَ :فَأَتَاهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ ، قَالَتْ :قَدْ وَاللهِ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي ، وَلأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي ، فَلَمَّا جَاءَ ، قِيلَ :هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :فَقَالَ :ارْفَعَانِي ، فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ ، فَقَالَ:مَا لَدَيْكَ ؟ قَالَ :أَذِنَتْ لَكَ ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ عِنْدِي مِنْ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ :إِذَا أَنَا مِتُّ فَاحْمِلُونِي عَلَى سَرِيرِي ، ثُمَّ اسْتَأْذِنْ ، فَقُلْ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَإِنْ أَذِنَتْ لَكَ ؛ فَأَدْخِلْنِي ، وَإِنْ لَمْ تَأْذَنْ فَرُدَّنِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ :فَلَمَّا حُمِلَ كَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ إِلاَّ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ :

فَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، وَقَالَ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَأَذِنَتْ لَهُ ، حَيْثُ أَكْرَمَهُ اللَّهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ.

فَقَالُوا لَهُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ :اسْتَخْلِفْ ، فَقَالَ :لاَ أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْ هَؤُلاَءِ النَّفَرِ ، الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ ، فَأَيُّهُمُ اسْتَخْلَفُوا فَهُوَ الْخَلِيفَةُ بَعْدِي ، فَسَمَّى عَلِيًّا ، وَعُثْمَانَ ، وَطَلْحَةَ ، وَالزُّبَيْرَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ ، وَسَعْدًا ، فَإِنْ أَصَابَتْ سَعْدًا فَذَلِكَ ، وَإِلاَّ فَأَيُّهُمُ اسْتُخْلِفَ فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ ، فَإِنِّي لَمْ أَنْزَعْهُ عَنْ عَجْزٍ ، وَلاَ خِيَانَةٍ ،

قَالَ :وَجَعَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُشَاوِرُ مَعَهُمْ ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ.

قَالَ :فَلَمَّا اجْتَمَعُوا ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلاَثَةِ نَفَرٍ ، قَالَ :فَجَعَلَ الزُّبَيْرُ أَمْرَهُ إِلَى عَلِيٍّ، وَجَعَلَ طَلْحَةُ أَمْرَهُ إِلَى عُثْمَانَ، وَجَعَلَ سَعْدٌ أَمْرَهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ:فَأْتَمِرُوا أُولَئِكَ الثَّلاَثَةُ حِينَ جُعِلَ الأَمْرُ إِلَيْهِمْ ، قَالَ :فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ :أَيُّكُمْ يَتَبَرَّأُ مِنَ الأَمْرِ وَيَجْعَلُ الأَمْرَ إِلَيَّ ، وَلَكُمُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لاَ آلُو عَنْ أَفْضَلِكُمْ وَخَيْرِكُمْ لِلْمُسْلِمِينَ؟ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ، فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ: تَجْعَلاَنِهِ إِلَيَّ وَأَنَا أَخْرُجُ مِنْهَا ، فَوَاللهِ لاَ آلُوكُمْ عَنْ أَفْضَلِكُمْ وَخَيْرِكُمْ لِلْمُسْلِمِينَ؟ قَالُوا:نَعَمْ، فَخَلاَ بِعَلِيٍّ، فَقَالَ:إِنَّ لَكَ مِنَ الْقَرَابَةِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمِ ، وَلِي اللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنِ اسْتُخْلِفْتَ لَتَعْدِلَنَّ ، وَلَئِنِ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ؟ قَالَ :فَقَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :وَخَلاَ بِعُثْمَانَ ، فَقَالَ :مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ :نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ :يَا عُثْمَانُ ، أَبْسِطْ يَدَكَ ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ ، وَبَايَعَهُ عَلِيٌّ وَالنَّاسُ.

ثُمَّ قَالَ عُمَرُ :أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِتَقْوَى اللهِ ، وَالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ ، وَيَعْرِفَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ ، وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الأَمْصَارِ خَيْرًا ، فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الإِسْلاَمِ ، وَغَيْظُ الْعَدُوِّ ، وَجُبَاةُ الأَمْوَالِ ، أَنْ لاَ يُؤْخَذَ مِنْهُمْ فَيْؤُهُمْ إِلاَّ عَنْ رِضًا مِنْهُمْ ، وَأُوصِيهِ بِالأَنْصَارِ خَيْرًا ؛ الَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ ، أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزَ عَنْ مُسِيئِهِمْ ، وَأُوصِيهِ بِالأَعْرَابِ خَيْرًا ، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الإِسْلاَمِ ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ فَتُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ ، أَنْ يُوفِيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ ، وَأَنْ لاَ يُكَلَّفُوا إِلاَّ طَاقَتَهُمْ ، وَأَنْ يُقَاتِلَ مَنْ وَرَائَهُمْ. (بخاری ۱۳۹۲)

(۳۸۲۱۴) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے ہیں اور فرمار ہے ہیں۔ تم خوف کرو کہ تم نے زمین کو اس قدر عوض پر دیا ہے جو وسعت سے زیادہ ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اگر میں چاہوں تو اپنی زمین کو دو چند (عوض پر) کر دوں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے اپنی زمین کو ایسے معاملہ کے عوض میں رکھا جو اس کے مطابق ہے اور اس میں بہت زیادہ اضافہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کے محتاجوں کو ایسی حالت میں چھوڑوں گا کہ میرے بعد وہ کسی اور کے محتاج نہیں ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چار دن ہی گزر رہے تھے کہ انہیں شہید کر دیا گیا۔

۲۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ صفوں کے درمیان کھڑے ہو جاتے اور فرماتے۔ (صفوں میں) سیدھے ہو جاؤ۔ پس جب لوگ سیدھے ہو جاتے تو آپ رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر (جب ایک صبح) آپ رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی تو آپ رضی اللہ عنہ کی جگہ وار کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ مجھے کتے نے قتل کر ڈالا ...... یا...... مجھے کُتے نے کھالیا۔ راوی عمرو کہتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیا کہا؟ میرے اور ان کے درمیان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑا اور آگے کر دیا...... وہ قاتل دوڑنے لگا جبکہ اس کے ہاتھ میں دو دھاری چھری تھی وہ دائیں بائیں جس آدمی کے پاس سے گزرتا اس کو مارتا جاتا یہاں تک کہ اس نے تیرہ لوگوں کو زخمی کر دیا۔ پھر ان زخمیوں میں سے نو افراد وفات بھی پا گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب یہ منظر ایک مسلمان نے دیکھا تو اس نے اس کو پکڑنے کے لئے اس پر ایک بڑی چادر ڈال دی۔ پھر جب اس قاتل کو یہ یقین ہو گیا کہ وہ پکڑا جائے گا تو اس نے خود کو ذبح کر لیا۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: پس ہم نے فجر کی ہلکی سی نماز ادا کی۔ راوی کہتے ہیں: مسجد کے کناروں والے لوگوں کو پتہ ہی نہیں لگا کہ کیا معاملہ ہوا ہے۔ ہاں جب انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی آواز) کو نہ پایا تو یہ کہنا شروع کیا۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! پھر جب لوگ چلے گئے تو پہلا شخص جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان سے) کہا۔ دیکھو (معلوم کرو) مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھوڑا سا گھوم کر واپس آئے اور بتایا۔ حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ کے کاریگر غلام نے۔ اور یہ غلام بڑھئی تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے میری موت کسی ایسے آدمی کے ہاتھ سے واقع نہیں کی جو اسلام کا دعویدار ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے۔ یقیناً میں نے اس کو بھلائی کا حکم دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تحقیق تم اور تمہارے والد اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مدینہ منورہ میں علوج زیادہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم یہ کرتے۔ ''انہوں نے کہا کہ بعد اس کے کہ تم اپنی بات کر چکے، اپنی نماز پڑھ چکے اور اپنے نسک ادا کر چکے۔''

۴۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ کو کوئی (بڑا) مسئلہ نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبیذ منگوائی اور اس کو پیا لیکن وہ آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے باہر نکل گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوایا اور اس کو پیا لیکن وہ بھی آپ کے زخموں سے باہر نکل گیا۔ چنانچہ آپ کو موت کا یقین ہو گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ مجھ پر جو قرض ہے اس کو دیکھو اور اس کا حساب کرو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ چھیاسی ہزار ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر یہ قرض آل عمر رضی اللہ عنہ کے مال سے پورا ہو جائے تو میری طرف سے ان کے اموال میں سے اس قرض کو ادا کر دو۔ وگرنہ بنو عدی بن کعب سے مانگ لینا۔ پھر اگر یہ

قرض ان کے اموال سے پورا ہو جائے تو ٹھیک وگرنہ قریش سے مانگ لینا اور ان کے سوا اور کسی سے نہ مانگنا۔ اور یہ میری طرف سے قرضہ ادا کر دینا۔

۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف جاؤ اور (انہیں) سلام کرو اور کہو۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ...... امیر المؤمنین کا لفظ نہ کہنا کیونکہ میں اس وقت لوگوں کا امیر نہیں ہوں...... اپنے دونوں ساتھیوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ دفن کئے جانے کی اجازت مانگتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بیٹھے روتے پایا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا پھر کہا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دفن کئے جانے کی اجازت مانگتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ خدا کی قسم! میں تو اس بات کو اپنے لئے چاہتی تھی (یعنی حجرہ میں دفن ہونا) لیکن میں آج اس رات (حجرہ میں دفن ہونا) میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ پھر جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو کہا گیا۔ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (واپس آ گئے) ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اٹھا دو پس ایک آدمی نے انہیں اپنی جانب ٹیک لگا کر اٹھایا تو انہوں نے پوچھا۔ تمہارے پاس کیا (خبر) ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ انہوں نے آپ کے لئے اجازت دے دی ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے نزدیک اس سے زیادہ اہم چیز کوئی نہیں تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو تم مجھے میری چارپائی پر سوار کر کے پھر اجازت طلب کرنا اور کہنا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اجازت مانگ رہا ہے۔ پس اگر وہ مجھے اجازت دے دیں تو تم مجھے اندر داخل کرنا اور اگر وہ مجھے اجازت نہ دیں تو تم مجھے مسلمانوں کے قبرستان کی طرف لوٹا دینا۔ راوی کہتے ہیں: پس جب آپ رضی اللہ عنہ (کی میت کو) اٹھایا گیا تو (حالت یہ تھی) گویا مسلمانوں اس دن کے سوا کبھی کوئی مصیبت پہنچی ہی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ (میت لے جا کر) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور پوچھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اجازت طلب کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے اجازت دے دی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی معیت کا اعزاز بخشا تھا۔

۶۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، میں اس منصب کا حق دار ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں پاتا کہ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت راضی تھے۔ پس ان میں سے جو بھی خلیفہ بن جائے تو وہی میرے بعد خلیفہ ہوگا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ پس اگر یہ منصب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو مل جائے تو ٹھیک ہے وگرنہ ان تمام میں سے جو بھی خلیفہ بنے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے معاونت حاصل کرے۔ کیونکہ میں نے ان سے یہ چیز کسی عجز یا خیانت کی وجہ سے نہیں چھینی تھی اور مزید فرمایا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ان سے مشاورت کرنے کا حق ہے لیکن ان کو امر خلافت میں کوئی اختیار نہیں ہوگا۔

۷۔ راوی کہتے ہیں: پھر جب یہ حضرات باہم اکٹھے ہوئے تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم لوگ اپنا اختیار

تین افراد کو دے دو۔ چنانچہ...... راوی کہتے ہیں ...... حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا اختیار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا اختیار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا اختیار حضرت عبد الرحمان ابن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ تین لوگ ...... جب اختیار ان کے حوالہ ہو گیا تو ...... با اختیار ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم میں سے کون (اپنے) اختیار سے دست بردار ہوتا ہے اور اختیار میرے سپرد کرتا ہے۔ اور میں تمہیں خدا کو گواہ بنا کر یقین دلاتا ہوں کہ میں مسلمانوں کے لئے تم میں بہتر اور افضل کو نظر انداز کر کے یہ (خلافت) نہیں دوں گا؟ اس پر شیخین ...... علی رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ ...... خاموش کر دیئے گئے تو حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ تم دونوں اس (امر) کو میرے حوالہ کرتے ہو تاکہ میں اس سے نکلنے کی راہ پیدا کروں۔ خدا کی قسم! میں مسلمانوں کے لئے تم میں سے بہتر اور افضل شخص کو نظر انداز کر کے یہ (خلافت) حوالہ نہیں کروں گا؟ ان دونوں نے کہا۔ ٹھیک ہے پھر حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلوت میں لے کر کہا۔ یقیناً تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے قرابت اور فضیلت حاصل ہے تم مجھ سے خدا کو گواہ بنا کر کہو کہ اگر تمہیں خلیفہ بنایا جائے تو تم ضرور بالضرور انصاف کرو گے۔ اور اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا جائے تو تم ضرور بالضرور سمع و طاعت کرو گے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہاں! راوی کہتے ہیں: حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنہائی میں ایسی بات کہی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی عبد الرحمان رضی اللہ عنہ کو جواب دیا۔ ہاں! پھر حضرت عبد الرحماں نے کہا۔ اے عثمان رضی اللہ عنہ! ہاتھ پھیلاؤ۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاتھ پھیلایا اور حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے ان کی بیعت کر لی پھر حضرت علی اور دیگر لوگوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

۸۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور مہاجرین اولین کے بارے میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ خلیفہ ان کے حق کو پہچانے اور ان کے احترام کو جانے اور میں خلیفہ کو شہروں والوں کے بارے میں بہتر رویہ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ اسلام کے پشت پناہ ہوتے ہیں اور دشمن کا غصہ ہوتے ہیں۔ اور اموال کے وصول کنندہ ہوتے ہیں اور یہ کہ ان کے رضامندی کے بغیر ان سے ان کے فئی نہ لی جائے۔ اور میں خلیفہ کو انصار کے ساتھ اچھائی کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ انصار جنہوں نے کہ ان کی اچھائیوں کو قبول کرلے اور ان کی غلطیوں سے درگزر کرے اور میں اس خلیفہ کو دیہاتوں کے ساتھ بہتری کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ عرب کی اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ (اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ) ان کے اموال سے لے کر ان کے فقراء کی طرف رد کیا جائے۔ اور میں اس خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ ان کے عہد کو نبھایا جائے اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہ بنایا جائے اور خلیفہ ان کے اہل خانہ کے (دفاع میں) لڑے۔

(۳۸۲۱۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُونٍ الأَوْدِیِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا حُضِرَ ، قَالَ : اُدْعُوا لِی عَلِیًّا ، وَطَلْحَةَ ، وَالزُّبَیْرَ ، وَعُثْمَانَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ عَوْفٍ ، وَسَعْدًا ، قَالَ :

فَلَمْ یُکَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلاَّ عَلِیًّا ، وَعُثْمَانَ ، فَقَالَ : یَا عَلِیُّ ، لَعَلَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ یَعْرِفُونَ لَکَ قَرَابَتَکَ ، وَمَا آتَاکَ اللَّهُ مِنَ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ ، فَاتَّقِ اللَّهَ ، وَإِنْ وُلِّیتَ هَذَا الأَمْرَ فَلاَ تَرْفَعَنَّ بَنِی فُلاَنٍ عَلَی رِقَابِ النَّاسِ ، وَقَالَ لِعُثْمَانَ : یَا عُثْمَان ، إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُونَ لَکَ صِهْرَکَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَسِنَّکَ ، وَشَرَفَکَ ، فَإِنْ أَنْتَ وُلِّیتَ هَذَا الأَمْرَ فَاتَّقِ اللَّهَ ، وَلاَ تَرْفَعْ بَنِی فُلاَنٍ عَلَی رِقَابِ النَّاسِ ، فَقَالَ : اُدْعُوا لِی صُهَیْبًا ، فَقَالَ : صَلِّ بِالنَّاسِ ثَلاَثًا ، وَلْیَجْتَمِعْ هَؤُلاَءِ الرَّهْطُ فَلْیَخْلُوا ، فَإِنْ أَجْمَعُوا عَلَی رَجُلٍ ، فَاضْرِبُوا رَأْسَ مَنْ خَالَفَهُمْ.

(۳۸۲۱۵) حضرت عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت جب قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ، حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان میں سے) صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرمائی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے علی رضی اللہ عنہ! شاید یہ لوگ تمہارے بارے میں قرابت (نبوی) کو اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم اور فقہ عطاء کی ہے اس کو پہچانیں۔ پس تم اللہ سے ڈرنا۔ اور اگر تمہیں اس کام (خلافت) کی سپردگی ہو جائے تو تم بنو فلاں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا (یعنی برتری نہ دینا) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے عثمان! شاید یہ لوگ تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دامادی کا رشتہ، اور تمہاری عمر اور تمہاری شرافت کو پہچانیں۔ پس اگر تم اس امر (خلافت) کے متولی ٹھہرے تو اللہ سے ڈرنا اور بنو فلاں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے (انہیں) کہا۔ تم تین دن تک لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ ان (مذکورہ بالا) افراد کو چاہیے کہ اکٹھے ہوں اور خلوت میں (کوئی فیصلہ) کریں۔ پھر اگر یہ لوگ کسی ایک آدمی پر اکٹھے ہو جائیں تو اس کی مخالفت کرنے والے کا سر مار دو۔

(۳۸۲۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیَی ، عَنْ عَمَّیْهِ عِیسَی بْنِ طَلْحَةَ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ ، قَالاَ : قَالَ عُمَرُ : لِیُصَلِّ لَکُمْ صُهَیْبٌ ثَلاَثًا ، وَانْظُرُوا ، فَإِنْ کَانَ ذَلِکَ ، وَإِلاَّ فَإِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ یُتْرَکُ فَوْقَ ثَلاَثٍ سُدًّی.

(۳۸۲۱۶) حضرت عیسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں صہیب رضی اللہ عنہ تین دن نماز پڑھائیں۔ اور تم دیکھو اگر تو یہی (خلیفہ منتخب) ہو جائیں تو ٹھیک وگرنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تین دن سے زیادہ عبث نہیں چھوڑی جائے گی۔

(۳۸۲۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ الْغَطَفَانِیِّ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِی طَلْحَةَ الْیَعْمُرِیِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ خَطِیبًا یَوْمَ جُمُعَةٍ ، أَوْ خَطَبَ یَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَی عَلَیْهِ ، ثُمَّ

ذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رُؤْيَا كَأَنَّ دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ ، وَلاَ أَرَى ذَلِكَ إِلاَّ لِحُضُورِ أَجَلِي ، وَإِنَّ النَّاسَ يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَخِلاَفَتَهُ ، وَالَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ عُجِّلَ بِي أَمْرٌ ، فَالْخِلاَفَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلاَءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ ، الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ ، فَأَيُّهُمْ بَايَعْتُمْ لَهُ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ، وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رِجَالاً سَيَطْعَنُونَ فِي هَذَا الأَمْرِ ، وَإِنِّي قَاتَلْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللهِ الْكَفَرَةُ الضُّلاَّلُ.

إِنِّي وَاللهِ مَا أَدَعُ بَعْدِي أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ الْكَلاَلَةِ ، وَقَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهَا ، حَتَّى طَعَنَ بِأُصْبُعِهِ فِي جَنْبِي ، أَوْ صَدْرِي ، ثُمَّ قَالَ : يَا عُمَرُ ، تَكْفِيك آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي آخِرِ النِّسَاءِ ، وَإِنْ أَعِشْ فَسَأَقْضِي فِيهَا قَضِيَّةً لاَ يَخْتَلِفُ فِيهَا أَحَدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، أَوْ لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُك عَلَى أُمَرَاءِ الأَمْصَارِ ، فَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْأَهُمْ ، وَيَعْدِلُوا فِيهِمْ ، فَمَنْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ رَفَعَهُ إِلَيَّ.

ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لاَ أَرَاهُمَا إِلاَّ خَبِيثَتَيْنِ ؛ هَذَا الثُّومُ وَهَذَا الْبَصَلُ ، لَقَدْ كُنْت أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لاَ بُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

قَالَ : فَخَطَبَ بِهَا عُمَرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَأُصِيبَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ ، لأَرْبَعٍ بَقِينَ لِذِي الْحَجَّةِ.

(۳۸۲۱۷) حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے یا آپ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کا خطبہ دیا...... پس اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے لوگو! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ گویا کہ ایک مرغ تھا اس نے مجھے دو مرتبہ ٹھونگ ماری اور میں اس خواب کو اپنی عمر کے پورا ہونے سے ہی کنایہ دیکھ رہا ہوں اور لوگ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں خلیفہ مقرر کر دوں۔ یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو خلافت کو ضائع نہیں کرے گا اور اس چیز کو بھی ضائع نہیں کرے گا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہے۔ پس اگر مجھے جلد ہی موت نے آلیا تو پھر خلافت ان چھ لوگوں کے درمیان مشاورت کے ساتھ (طے) ہوگی جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رضا مندی کے ساتھ رخصت ہوئے۔ ان میں سے جس کی بھی تم بیعت کرلو تو پھر اس کی بات سنو اور مانو۔ یقیناً مجھے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ لوگ اس معاملہ میں طعن کریں گے۔

اگر یہ لوگ ایسا کریں گے تو یہ اللہ کے دشمن، کافر اور گمراہ ہوں گے۔

۲۔ میں نے اپنے بعد کلالۃ کے معاملہ سے زیادہ اہم بحث نہیں چھوڑی اور تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے بھی یہ سوال کیا تھا۔ اور آپ ﷺ نے مجھے کسی چیز میں اتنی سختی نہیں کی جو سختی آپ ﷺ نے میرے ساتھ اس (کلالہ) میں فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر رضی اللہ عنہ! تمہیں سورۃ نساء کے آخر میں نازل ہونے والی آیۃ الصیف کافی ہے۔'' اور اگر میں مزید زندہ رہا تو عنقریب میں کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کر جاؤں گا کہ پھر کوئی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں کرے گا۔ چاہے وہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو۔

۳۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا...... اے اللہ! میں تجھے شہروں کے امراء پر گواہ بناتا ہوں۔ کیونکہ میں نے انہیں صرف اس لئے بھیجا تھا تاکہ وہ لوگوں کو ان کا دین اور ان کے نبی ﷺ کی سُنّت سکھائیں۔ اور ان کی فئی ان ہی میں تقسیم کریں اور ان میں انصاف کریں اور انہیں جس بات کا اشکال ہو وہ بات مجھ تک لائیں۔

۴۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے لوگو! تم دو درخت (پیداوار) ایسے کھاتے ہو کہ جن کو میں خبیث (ناپسندیدہ) ہی خیال کرتا ہوں۔ یہ تھوم اور یہ پیاز ہے یقیناً میں ایک آدمی کو عہد پیغمبر ﷺ میں دیکھتا کہ اس سے یہ بو آتی تو اس کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر لے جایا جاتا یہاں تک کہ اس کو بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ پس جو شخص ان کو ضرور کھانا چاہے تو پکا کر ان کی بو کو مار ڈالے۔

۵۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ خطبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ارشاد فرمایا اور بدھ کے روز آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا۔ ابھی ذی الحجہ میں چار دن باقی تھے۔

(٣٨٢١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ السَّعْدِيِّ ، قَالَ :حَجَجْتُ الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ ، قَالَ :فَخَطَبَ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْتُ أَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ إِلاَّ جُمُعَةٌ ، أَوْ نَحْوَهَا حَتَّى أُصِيبَ ، قَالَ :فَأُذِنَ لأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الشَّامِ ، ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَكُنَّا آخِرَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ، وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِبُرْدٍ أَسْوَدَ ، وَالدِّمَاءُ تَسِيلُ ، كُلَّمَا دَخَلَ قَوْمٌ بَكَوْا وَأَثْنَوْا عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا لَهُ :أَوْصِنَا ، وَمَا سَأَلَهُ الْوَصِيَّةَ أَحَدٌ غَيْرُنَا ، فَقَالَ :عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُ ، وَأُوصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ ، وَأُوصِيكُمْ بِالأَنْصَارِ ، فَإِنَّهُمْ شِعْبُ الإِيمَانِ الَّذِي لَجَأَ إِلَيْهِ ، وَأُوصِيكُمْ بِالأَعْرَابِ فَإِنَّهَا أَصْلُكُمْ وَمَادَّتُكُمْ ، وَأُوصِيكُمْ بِذِمَّتِكُمْ ، فَإِنَّهَا ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ ، قُومُوا عَنِّي ، فَمَا زَادَنَا عَلَى هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ.

(۳۸۲۱۸) حضرت جاریہ بن قدامہ سعدی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا میں نے اس سال حج کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور (اس میں) ارشاد فرمایا۔ میں نے (خواب) دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے دو یا تین مرتبہ ٹھونگ ماری ہے۔ پھر اس کے بعد ایک جمعہ یا اس کے قریب ہی وقت گزرا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہو

گیا۔ راوی کہتے ہیں: پس (پہلے) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہ کو اجازت دی گئی۔ پھر اہل مدینہ کو اجازت دی گئی پھر اہل شام کو اجازت دی گئی پھر اہل عراق کو اجازت دی گئی۔ پس ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے والے آخری لوگ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا پیٹ سیاہ چادر سے باندھا ہوا تھا اور خون بہہ رہا تھا۔ جب بھی کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو لوگ رو پڑتے اور آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے۔ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ ہمیں وصیت کریں۔ اور ہمارے علاوہ کسی نے بھی آپ رضی اللہ عنہ سے وصیت کرنے کا سوال نہیں کیا...... چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کتاب اللہ کو لازم پکڑو۔ کیونکہ جب تک تم لوگ اس کی تابعداری کرتے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ اور میں تمہیں مہاجرین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ دیگر لوگ بڑھیں گے اور (یہ) کم ہوں گے۔ اور میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ ایمان کی ایسی گھاٹی ہیں جس کی طرف ایمان نے پناہ پکڑی اور میں تمہیں دیہاتیوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہاری اصل اور مادہ ہیں۔ اور میں تمہیں تمہارے ذمیوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں یہ لوگ تمہارے نبی ﷺ کا ذمہ ہیں اور تمہارے مال بچوں کی روزی ہیں۔ میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ اس سے زیادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ بات نہیں کی۔

(۳۸۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ ، مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ ، حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ ، فَنَادَى مُنَادٍ : الصَّلاَةُ ، فَقَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ ، فَقَرَأَ بِأَقْصَرِ سُورَتَيْنِ فِي الْقُرْآنِ : ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ ، وَ : ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ﴾ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ دَخَلَ عَلَيْهِ الطَّبِيبُ ، وَجُرْحُهُ يَسِيلُ دَمًا ، فَقَالَ : أَيُّ الشَّرَابِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : النَّبِيذُ ، فَدَعَا بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، فَقَالَ : هَذَا صَدِيدٌ ، ائْتُونِي بِلَبَنٍ ، فَأُتِيَ بِلَبَنٍ ، فَشَرِبَ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، فَقَالَ لَهُ الطَّبِيبُ : أَوْصِهِ ، فَإِنِّي لاَ أَظُنُّكَ إِلاَّ مَيِّتًا مِنْ يَوْمِكَ ، أَوْ مِنْ غَدٍ.

(۳۸۲۱۹) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا تو سب لوگ مضطرب ہو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو گیا۔ تو ایک آواز دینے والے نے ندا دی۔ نماز! چنانچہ لوگوں نے حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا۔ پس انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اور قرآن مجید کی دو مختصر سورتیں یعنی ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ اور ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ﴾ کو پڑھا۔ پھر جب دن نکل آیا تو ایک طبیب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ طبیب نے پوچھا۔ آپ کو کون سا مشروب پسند ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبیذ چنانچہ نبیذ منگوایا اور اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیا لیکن وہ آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے باہر نکل آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ خون ملی پیپ ہے۔ تم میرے پاس دودھ لاؤ۔ چنانچہ دودھ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے دودھ نوش فرمایا تو وہ بھی زخموں سے باہر نکل آیا۔ اس پر طبیب نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کوئی وصیت کر لو۔ کیونکہ میرے خیال میں آپ ایک یا دو دن میں فوت ہو جائیں گے۔

(۳۸۲۲۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حَلَفَ بِاللهِ ، لَقَدْ

طُعِنَ عُمَرُ وَإِنَّهُ لَفِي النَّحْلِ يَقْرَؤُهَا.

(۳۸۲۲۰) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تحقیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو وہ اس وقت سورۂ نحل کی قراءت کر رہے تھے۔

(۳۸۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ ، وَإِنَّ إِحْدَى أَصَابِعِي فِي جُرْحِهِ هَذِهِ ، أَوْ هَذِهِ ، أَوْ هَذِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، إِنِّي لاَ أَخَافُ النَّاسَ عَلَيْكُمْ ، إِنَّمَا أَخَافُكُمْ عَلَى النَّاسِ ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ ثِنْتَيْنِ ، لَنْ تَبْرَحُوا بِخَيْرٍ مَا لَزِمْتُمُوهُمَا : الْعَدْلُ فِي الْحُكْمِ ، وَالْعَدْلُ فِي الْقَسْمِ ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ مُخْرَفَةِ النَّعَمِ ، إِلاَّ أَنْ يَعْوَجَّ قَوْمٌ ، فَيُعْوَجَّ بِهِمْ.

(۳۸۲۲۱) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا...... جبکہ میری انگلیوں میں سے ایک انگلی ان کے زخم کے اندر تھی...... اے گروہ قریش! میں تمہارے خلاف لوگوں سے خوف نہیں رکھتا بلکہ مجھے تو صرف لوگوں کے خلاف تم سے خوف ہے۔ یقیناً میں دو چیزیں تم میں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان کو لازم پکڑو گے تب تک مسلسل خیر پر رہو گے۔ فیصلہ کرنے میں عدل اور تقسیم کرنے میں عدل۔ اور یقیناً میں تمہیں بالکل سیدھا چھوڑ کر جا رہا ہوں البتہ اگر کسی قوم نے ٹیڑھا راستہ اختیار کیا تو وہ ٹیڑھے راستے پر چل پڑیں گے۔

(۳۸۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا ، وَابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عُمَرَ بَعْدَ مَا طُعِنَ ، وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا : لاَ يَنْتَبِهُ لِشَيْءٍ أَفْزَعَ لَهُ مِنَ الصَّلاَةِ ، فَقُلْنَا : الصَّلاَةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَانْتَبَهَ ، وَقَالَ : الصَّلاَةُ ، وَلاَ حَظَّ فِي الإِسْلاَمِ لاِمْرِءٍ تَرَكَ الصَّلاَةَ ، فَصَلَّى وَإِنَّ جُرْحَهُ لَيَثْعَبُ دَمًا.

(۳۸۲۲۲) حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہونے کے بعد جبکہ ان پر بے ہوشی طاری تھی۔ داخل ہوئے۔ تو ہم نے کہا۔ ان کو نماز سے زیادہ گھبراہٹ میں ڈالنے والی کسی چیز سے نہیں بیدار کیا جا سکے گا۔ چنانچہ ہم نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! نماز! پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ متنبہ ہوئے اور فرمایا: نماز! ایسے آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جو نماز کو چھوڑ دے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔

(۳۸۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَدَعُ الصَّفَّ الأَوَّلَ هَيْبَةً لِعُمَرَ ، وَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي يَوْمَ أُصِيبَ ، فَجَاءَ ، فَقَالَ : الصَّلاَةُ عِبَادَ اللهِ ، اسْتَوُوا ، قَالَ : فَصَلَّى بِنَا ، فَطَعَنَهُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ طَعْنَتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ : وَعَلَى عُمَرَ ثَوْبٌ أَصْفَرُ ، قَالَ : فَجَمَعَهُ عَلَى صَدْرِهِ ، ثُمَّ أَهْوَى ، وَهُوَ يَقُولُ : ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَقْدُورًا﴾ فَقَتَلَ وَطَعَنَ اثْنَيْ عَشَرَ ، أَوْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ ، قَالَ :

وَمَالَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَاتَّكَأَ عَلَى خِنْجَرِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. (ابن سعد ۳۴۸)

(۳۸۲۲۳) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت کی وجہ سے پہلی صف کو چھوڑ دیتا تھا۔ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اس دن میں دوسری صف میں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا۔ اے بندگانِ خدا! نماز، (صفوں میں) سیدھے ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی۔ کہ ابولؤلؤ نے آپ رضی اللہ عنہ پر دو یا تین وار کیے۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زرد کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کپڑے کو اپنے سینے کی طرف اکٹھا کر لیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے۔ ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَقْدُورًا﴾

پھر اس نے مزید بارہ یا تیرہ لوگوں کو قتل کیا اور وار کیے۔ راوی کہتے ہیں۔ لوگ اس قاتل کی طرف بڑھے تو اس نے اپنے خنجر پر تکیہ لگا کر اپنے آپ کو قتل کر لیا۔

(۳۸۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ : إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ دِيكًا نَقَرَنِي ، وَرَأَيْتُهُ يُجْلِيهِ النَّاسُ عَنِّي ، وَإِنِّي أُقْسِمُ بِاللهِ لَئِنْ بَقِيتُ لأَجْعَلَنَّ سِفْلَةَ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْعَطَاءِ عَلَى أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلاَّ ثَلاَثًا ، حَتَّى قَتَلَهُ غُلاَمُ الْمُغِيرَةِ ، أَبُو لُؤْلُؤَةَ.

(۳۸۲۲۴) حضرت عبد اللہ بن الحارث خزاعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے خطبہ میں یہ کہتے سُنا کہ: میں نے گزشتہ رات (خواب میں) ایک مرغ کو دیکھا کہ وہ مجھے ٹھونگ مار رہا ہے اور میں نے اس کو دیکھا کہ لوگ اس کو مجھ سے دور کر رہے ہیں۔ اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں باقی رہا تو میں ضرور بالضرور عام مہاجرین کو بھی دو دو ہزار عطیہ دوں گا۔ لیکن تین دن ہی گزرے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤ نے قتل کر دیا۔

(۳۸۲۲٥) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : مَا خَصَّ عُمَرُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الشُّورَى دُونَ أَحَدٍ ، إِلاَّ إِنَّهُ خَلاَ بِعَلِيٍّ وَعُثْمَانَ ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ ، فَقَالَ : يَا فُلاَنُ ، اتَّقِ اللَّهَ ، فَإِنِ ابْتَلاَكَ اللَّهُ بِهَذَا الأَمْرِ ، فَلاَ تَرْفَعْ بَنِي فُلاَنٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ ، وَقَالَ لِلآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۸۲۲۵) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شوریٰ میں سے کسی کو خاص نہیں کیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے علیحدگی (میں کوئی بات) کی۔ اور ان میں سے بھی ہر ایک کو دوسرے سے علیحدہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے فلاں! اللہ سے ڈر اور اگر تجھے اس معاملہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ آزمائے تو تُو بنی فلاں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا۔ اور (اسی طرح) آپ رضی اللہ عنہ دوسرے (علی رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ میں) سے بھی ایسا کہا۔

(۳۸۲۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِعُثْمَانَ : اتَّقِ اللَّهَ ، وَإِنْ وُلِّيتَ شَيْئًا مِنْ أُمُورِ النَّاسِ ، فَلاَ تَحْمِلْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ : اتَّقِ اللَّهَ ، وَإِنْ

وُلِّيتَ شَيْئًا مِنْ أُمُورِ النَّاسِ ، فَلاَ تَحْمِلْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ.

(۳۸۲۲۶) حضرت حسن بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اللہ سے ڈرا اور اگر تجھے لوگوں کے معاملات میں سے کسی کی ولایت مل جائے تو تُو بنوابی معیط کے لوگوں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اللہ سے ڈر۔ اور اگر تجھے لوگوں کے معاملات میں سے کسی کا اختیار مل جائے تو تُو بنو ہاشم کو دیگر لوگوں کی گردن پر بلند نہ کرنا۔

(۳۸۲۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زُرْعَةَ ، عَالِمٍ مِنْ عُلَمَاءِ أَهْلِ الشَّامِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَنْ صَلَّى عَلَى عُمَرَ ؟ قَالَ : صُهَيْبٌ.

(۳۸۲۲۷) اہل شام کے علماء میں سے ایک عالم حضرت ابراہیم بن زرعہ سے عبدالعزیز بن عمر نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن زرعہ سے پوچھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ کس نے پڑھایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے۔

(۳۸۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ حِينَ طُعِنَ جَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ ، وَيَدْعُونَ لَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ : أَبِالإِمَارَةِ تُزَكُّونَنِي ؟ لَقَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُبِضَ وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ ، وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ ، فَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا سَامِعٌ مُطِيعٌ ، وَمَا أَصْبَحْتُ أَخَافُ عَلَى نَفْسِي إِلاَّ إِمَارَتَكُمْ.

(۳۸۲۲۸) حضرت قاسم سے روایت ہے۔ کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا تو لوگ (آپ رضی اللہ عنہ کے پاس) آکر آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگے اور آپ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ کیا تم لوگ خلافت کی بنیاد پر مجھے پاکیزہ سمجھ رہے ہو؟ تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں دنیا سے تشریف لے گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے خوش تھے پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی اور میں نے آپ رضی اللہ عنہ کا حکم سُنا اور مانا پھر آپ رضی اللہ عنہ کی وفات بھی اس حالت میں ہوئی کہ میں آپ کی بات سننے اور ماننے والا تھا۔ اور مجھے تو اپنے آپ پر صرف تمہاری امارت ہی کا خوف ہے۔

(۳۸۲۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، وَأَشْيَاخٌ ، قَالُوا : رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : رَأَيْتُ دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي ثَلاَثَ نَقَرَاتٍ ، بَيْنَ الثُّنَيَّةِ وَالسُّرَّةِ ، قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ، أُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ : قُولُوا لَهُ فَلْيُوصِ ، وَكَانَتْ تَعْبُرُ الرُّؤْيَا ، فَلاَ أَدْرِي أَبَلَغَهُ ذَلِكَ ، أَمْ لاَ ، فَجَائَهُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ الْكَافِرُ الْمَجُوسِيُّ ، عَبْدُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، فَقَالَ : إِنَّ الْمُغِيرَةَ قَدْ جَعَلَ عَلَيَّ مِنَ الْخَرَاجِ مَا لاَ أُطِيقُ ، قَالَ : كَمْ جَعَلَ عَلَيْك ؟ قَالَ ، كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : وَمَا عَمَلُك ؟ قَالَ : أَجُوبُ الأَرْحَاءَ ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ عَلَيْك بِكَثِيرٍ ، لَيْسَ بِأَرْضِنَا أَحَدٌ يَعْمَلُهَا غَيْرُك ، أَلاَ تَصْنَعُ

لِي رَحًى ؟ قَالَ : بَلَى ، وَاللهِ لأَجْعَلَنَّ لَكَ رَحًى يَسْمَعُ بِهَا أَهْلُ الآفَاقِ.

فَخَرَجَ عُمَرُ إِلَى الْحَجِّ ، فَلَمَّا صَدَرَ اضْطَجَعَ بِالْمُحَصَّبِ ، وَجَعَلَ رِدَائَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَأَعْجَبَهُ اسْتِوَاؤُهُ وَحُسْنُهُ ، فَقَالَ : بَدَأَ ضَعِيفًا ، ثُمَّ لَمْ يَزَلِ اللَّهُ يَزِيدُهُ وَيُنْمِيهِ حَتَّى اسْتَوَى ، فَكَانَ أَحْسَنَ مَا كَانَ ، ثُمَّ هُوَ يَنْقُصُ حَتَّى يَرْجِعَ كَمَا كَانَ ، وَكَذَلِكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ رَعِيَّتِي قَدْ كَثُرَتْ وَانْتَشَرَتْ ، فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ عَاجِزٍ ، وَلاَ مُضَيِّعٍ.

فَصَدَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَذُكِرَ لَهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَاتَتْ بِالْبَيْدَاءِ ، مَطْرُوحَةً عَلَى الأَرْضِ ، يَمُرُّ بِهَا النَّاسُ لاَ يُكَفِّنُهَا أَحَد ، وَلاَ يُوَارِيهَا أَحَدٌ ، حَتَّى مَرَّ بِهَا كُلَيْبُ بْنُ الْبُكَيْرِ اللَّيْثِي ، فَأَقَامَ عَلَيْهَا ، حَتَّى كَفَّنَهَا وَوَارَاهَا ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ ، فَقَالَ : مَنْ مَرَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟ فَقَالُوا : لَقَدْ مَرَّ عَلَيْهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، فِيمَنْ مَرَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَدَعَاهُ ، وَقَالَ : وَيْحَكَ ، مَرَرْتَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَطْرُوحَةً عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ ، فَلَمْ تُوَارِهَا وَلَمْ تُكَفِّنْهَا ؟ قَالَ : مَا شَعَرْتُ بِهَا ، وَلاَ ذَكَرَهَا لِي أَحَدٌ ، فَقَالَ : لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لاَ يَكُونَ فِيكَ خَيْرٌ ، فَقَالَ : مَنْ وَارَاهَا وَمَنْ كَفَّنَهَا ؟ قَالُوا : كُلَيْبُ بْنُ بُكَيْرٍ اللَّيْثِيُّ ، قَالَ : وَاللهِ لَحَرِيٌّ أَنْ يُصِيبَ كُلَيْبٌ خَيْرًا.

فَخَرَجَ عُمَرُ يُوقِظُ النَّاسَ بِدِرَّتِهِ لِصَلاَةِ الصُّبْحِ ، فَلَقِيَهُ الْكَافِرُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ ، فَطَعَنَهُ ثَلاَثَ طَعَنَاتٍ بَيْنَ الثُّنَّةِ وَالسُّرَّةِ ، وَطَعَنَ كُلَيْبَ بْنَ بُكَيْرٍ فَأَجْهَزَ عَلَيْهِ ، وَتَصَايَحَ النَّاسُ ، فَرَمَى رَجُلٌ عَلَى رَأْسِهِ بِبُرْنُسٍ ، ثُمَّ اضْطَبَعَهُ إِلَيْهِ ، وَحُمِلَ عُمَرُ إِلَى الدَّارِ ، فَصَلَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بِالنَّاسِ ، وَقِيلَ لِعُمَرَ : الصَّلاَةُ ، فَصَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ ، وَقَالَ : لاَ حَظَّ فِي الإِسْلاَمِ لِمَنْ لاَ صَلاَةَ لَهُ ، فَصَلَّى وَدَمُهُ يَثْعَبُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ بَأْسٌ ، وَإِنَّا لَنَرْجُو أَنْ يُنْسِءَ اللَّهُ فِي أَثَرِكَ ، وَيُؤَخِّرَكَ إِلَى حِينٍ ، أَوْ إِلَى خَيْرٍ.

فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَكَانَ يُعْجَبُ بِهِ ، فَقَالَ : اُخْرُجْ ، فَانْظُرْ مَنْ صَاحِبِي ؟ ثُمَّ خَرَجَ فَجَاءَ ، فَقَالَ : أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، صَاحِبُكَ أَبُو لُؤْلُؤَةَ الْمَجُوسِيُّ ، غُلاَمُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، فَكَبَّرَ حَتَّى خَرَجَ صَوْتُهُ مِنَ الْبَابِ ، ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْهُ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، يُحَاجُّنِي بِسَجْدَةٍ سَجَدَهَا لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ ، فَقَالَ : أَكَانَ هَذَا عَنْ مَلأٍ مِنْكُمْ ؟ فَقَالُوا : مَعَاذَ اللهِ ، وَاللهِ لَوَدِدْنَا أَنَّا فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا ، وَزِدْنَا فِي عُمْرِكَ مِنْ أَعْمَارِنَا ، إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ بَأْسٌ.

قَالَ : أَيْ يَرْفَأُ وَيْحَكَ ، اسْقِنِي ، فَجَائَهُ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ حُلْوٌ فَشَرِبَهُ ، فَأَلْصَقَ رِدَائَهُ بِبَطْنِهِ ، قَالَ : فَلَمَّا وَقَعَ الشَّرَابُ فِي بَطْنِهِ خَرَجَ مِنَ الطَّعَنَاتِ ، قَالُوا : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، هَذَا دَمٌ اسْتَكَنَ فِي جَوْفِكَ ، فَأَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْ

جَوْفِكَ ، قَالَ :أَیْ یَرْفَأُ ، وَیْحَكَ اسْقِنِی لَبَنًا ، فَجَاءَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ ، فَلَمَّا وَقَعَ فِی جَوْفِهِ خَرَجَ مِنَ الطَّعَنَاتِ ، فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ عَلِمُوا أَنَّهُ هَالِكٌ.

قَالُوا: جَزَاكَ اللَّهُ خَیْرًا ، قَدْ كُنْتَ تَعْمَلُ فِینَا بِكِتَابِ اللهِ ، وَتَتَّبِعُ سُنَّةَ صَاحِبَیْكَ ، لاَ تَعْدِلُ عَنْهَا إِلَى غَیْرِهَا، جَزَاكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ ، قَالَ :بِالإِمَارَةِ تَغْبِطُونَنِی ، فَوَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّی أَنْجُو مِنْهَا كَفَافًا لاَ عَلَیَّ ، وَلاَ لِی، قُومُوا فَتَشَاوَرُوا فِی أَمْرِكُمْ ، أَمِّرُوا عَلَیْكُمْ رَجُلاً مِنْكُمْ ، فَمَنْ خَالَفَهُ فَاضْرِبُوا رَأْسَهُ ، قَالَ :فَقَامُوا، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدُهُ إِلَى صَدْرِهِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :أَتُؤَمِّرُونَ وَأَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ حَیٌّ ؟ فَقَالَ عُمَرُ :لاَ ، وَلِیُصَلِّ صُهَیْبٌ ثَلاَثًا ، وَانْتَظِرُوا طَلْحَةَ ، وَتَشَاوَرُوا فِی أَمْرِكُمْ ، فَأَمِّرُوا عَلَیْكُمْ رَجُلاً مِنْكُمْ ، فَإِنْ خَالَفَكُمْ فَاضْرِبُوا رَأْسَهُ ، قَالَ :اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ ، فَاقْرَأْ عَلَیْهَا مِنِّی السَّلاَمَ ، وَقُلْ :إِنَّ عُمَرَ یَقُولُ :إِنْ كَانَ ذَلِكَ لاَ یَضُرُّ بِكِ ، وَلاَ یَضِیقُ عَلَیْكِ ، فَإِنِّی أُحِبُّ أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَیَّ ، وَإِنْ كَانَ یَضُرُّ بِكِ وَیَضِیقُ عَلَیْكِ ، فَلَعَمْرِی لَقَدْ دُفِنَ فِی هَذَا الْبَقِیعِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِینَ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنْ عُمَرَ ، فَجَائَهَا الرَّسُولُ ، فَقَالَتْ :إِنَّ ذَلِكَ لاَ یَضُرُّ ، وَلاَ یَضِیقُ عَلَیَّ ، قَالَ :فَادْفِنُونِی مَعَهُمَا ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ :فَجَعَلَ الْمَوْتُ یَغْشَاهُ ، وَأَنَا أُمْسِكُهُ إِلَى صَدْرِی ، قَالَ :وَیْحَكَ ضَعْ رَأْسِی بِالأَرْضِ ، قَالَ :فَأَخَذَتْهُ غَشْیَةٌ ، فَوَجَدْتُ مِنْ ذَلِكَ ، فَأَفَاقَ ، فَقَالَ :وَیْحَكَ ، ضَعْ رَأْسِی بِالأَرْضِ ، فَوَضَعْتُ رَأْسَهُ بِالأَرْضِ ، فَعَفَّرَهُ بِالتُّرَابِ ، فَقَالَ :وَیْلُ عُمَرَ ، وَوَیْلُ أُمِّهِ إِنْ لَمْ یَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو :وَأَهْلُ الشُّورَى :عَلِیٌّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَیْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ.

(۳۸۲۲۹) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اور دوسرے بزرگ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہادت سے پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغے نے ان کی ناف اور سینے کے درمیان چونچ ماری ہے۔ حضرت اسماء بنت عمیس تعبیر کی ماہر تھیں، انہوں نے یہ خواب سنا تو فرمایا کہ ان سے کہو کہ وصیت کردیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ تعبیر ان تک پہنچی یا نہیں۔ کچھ دنوں بعد مغیرہ بن شعبہ کا غلام ابو لؤلؤ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا میں چکیاں بناتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو بہت زیادہ نہیں کیونکہ یہاں تمہارے علاوہ کوئی یہ کام نہیں کرتا، کیا تم مجھے ایک چکی بنا کر دو گے؟ اس نے کہا میں آپ کو ایسی چکی بنا کر دوں گا کہ اس کی شہرت سارے عالم میں ہوگی۔

۲۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لئے چل پڑے پس جب آپ رضی اللہ عنہ پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ رمی جمار کی جگہ لیٹ گئے اور اپنی چادر کو اپنے سر کے نیچے رکھ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چاند کی طرف دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی خوبصورتی اور برابری بہت پیاری لگی اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ابتداء میں کمزور سا ظاہر ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ کرتے رہتے ہیں اور اس کو بڑھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ برابر ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ کمال حُسن تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر یہ کم ہونا شروع ہوتا ہے یہاں تک دوبارہ ویسا ہی (پہلے

جیسا) ہو جاتا ہے۔ ساری مخلوق کی حالت ایسی ہی ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا۔ اے اللہ! میری رعایا بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور بہت پھیل گئی ہے پس تو مجھے اپنی طرف واپس بلا لے عاجز اور ضائع کیے بغیر۔

۳۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ واپس آئے تو ان کے سامنے ذکر کیا گیا کہ مسلمانوں کی ایک عورت مقام بیداء میں مرگئی تھی۔ وہ زمین پر پڑی ہوئی تھی اور لوگ اس کے پاس سے گزرتے جارہے تھے۔ کسی نے بھی اس کو کفن نہ دیا اور نہ ہی اس کو دفنایا یہاں تک کہ حضرت کلیب بن بکیر لیثی اس عورت کے پاس سے گزرے تو وہ اس کے پاس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس کو کفن دیا اور دفنایا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ مسلمانوں میں سے کون لوگ اس کے پاس سے گزرے تھے؟ لوگوں نے جواب دیا۔ اس کے پاس سے گزرنے والے لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا۔ تو ہلاک ہو جائے۔ تو ایک مسلمان عورت پر سے جو راستہ میں زمین پر گری پڑی تھی گزرا اور تو نے اس کو کفنایا، دفنایا کیوں نہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے تو اس کا پتہ ہی نہیں چلا اور نہ ہی مجھ سے کسی نے اس کے بارے میں ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تو خیر سے خالی نہ ہو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ اس عورت کو کس نے کفن دیا اور دفنایا؟ لوگوں نے جواب دیا کہ کلیب بن بکیر لیثی نے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! کلیب اس بات کا حق دار ہے کہ اس کو خیر پہنچے۔

۴۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کرنے کے لئے نکلے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو ابو لؤلؤ کافر ملا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ کی ناف اور سینے کے درمیان تین وار کیے۔ اور حضرت کلیب بن بکیر کو مارا اور ان کا کام تمام کر دیا۔ لوگوں نے آوازیں بلند کیں تو ایک آدمی نے اس پر بڑی چادر پھینک دی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر لے جایا گیا۔ اور حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ نماز! تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ جس آدمی کی نماز نہیں، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں نماز ادا فرمائی کہ آپ رضی اللہ عنہ کا خون ٹپک رہا تھا۔ پھر لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے امیر المؤمنین! آپ کو کوئی زخم نہیں ہیں۔ اور یقیناً ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے فیض کو مزید باقی رکھے گا اور آپ رضی اللہ عنہ کو مزید ایک وقت تک یا ایک خیر (کے کام) تک مہلت دے گا۔

۵۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے محبت تھی ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم دیکھو کہ مجھے قتل کرنے والا کون ہے؟ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے پھر واپس آئے تو فرمایا۔ اے امیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ کا قاتل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام ابو لؤلؤ مجوسی ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا۔ یہاں تک (بلند آواز میں کہا کہ) آپ رضی اللہ عنہ کی آواز دروازے سے باہر نکل گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے قاتل کو مسلمان آدمی نہیں بنایا کہ بروز قیامت وہ میرے ساتھ کسی ایسے سجدہ کی وجہ سے مخاصمت کرتا جو اس نے صرف خدا کے لئے کیا ہوتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ کیا یہ آدمی

تمہارے قوم میں سے ہے؟ لوگوں نے کہا۔ اللہ کی پناہ! ہم تو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ہم آپ پر اپنے آباء کو فداء کر دیں اور آپ کی عمر میں اپنی عمروں سے اضافہ کر دیں۔ آپ کو کوئی زیادہ زخم نہیں ہیں۔

٦۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے یرفاء! تو مر جائے! مجھے کچھ پلاؤ۔ چنانچہ وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا جس میں بیٹھی نبیذ تھی پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر کو اپنے پیٹ کے ساتھ چمٹا لیا۔ راوی کہتے ہیں: پس جب یہ مشروب آپ رضی اللہ عنہ پیٹ میں پہنچا تو یہ زخموں سے باہر نکل آیا۔ لوگوں نے کہا۔ الحمد للہ۔ یہ خون آپ کے پیٹ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو آپ کے پیٹ سے باہر نکال دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے یرفاء! تو مر جائے۔ مجھے دودھ پلاؤ۔ چنانچہ وہ دودھ لے کر حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو نوش فرمایا۔ پس جب وہ بھی آپ کے پیٹ میں پہنچا تو زخموں سے باہر آ گیا۔ چنانچہ لوگوں نے یہ منظر دیکھا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اب) فوت ہو جائیں گے۔

٧۔ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا کرے۔ یقیناً آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب پر عمل کرتے تھے اور اپنے دو پیشواؤں کی سُنّت کی پیروی کرتے تھے۔ اس کے سوا آپ کسی چیز کی طرف نہیں جھکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا تم لوگ امارت کی وجہ سے مجھ پر رشک کر رہے ہو؟ خدا کی قسم! مجھے تو یہ بات محبوب ہے کہ میں امارت (کے حساب) سے برابر برابر نکل جاؤں۔ نہ مجھے کوئی نفع ہو نہ کوئی نقصان ہو۔ تم اٹھ جاؤ اور اپنے معاملہ میں مشاورت کرو۔ تم اپنے میں سے ایک آدمی کو خود پر امیر بنا لو۔ پھر جو کوئی اس کی مخالفت کرے تو تم اس کی گردن مار دو۔ راوی کہتے ہیں: پس لوگ اٹھ گئے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ کی طرف آپ رضی اللہ عنہ نے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا تم امیر مقرر کر رہے ہو جبکہ امیر المؤمنین زندہ ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! اور صہیب کو چاہیے کہ تین دن لوگوں کو نماز پڑھائے۔ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا انتظار کرو اور (پھر) تم اپنے معاملہ میں باہم مشاورت کرو۔ اور تم خود پر اپنے میں سے ایک آدمی کو امیر مقرر کر لو پھر اگر (کوئی) تمہارے مخالفت کرے تو اس کے سر کو اڑا دو۔

٨۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم جاؤ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اور انہیں میری طرف سے سلام کہو اور کہو کہ عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہا ہے اگر آپ کو تکلیف اور تنگی نہ ہو تو میں اس بات کو پسند کرتا ہوں۔ کہ میں اپنے دو ساتھیوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ دفن کیا جاؤں۔ اور اگر آپ کو تکلیف اور تنگی ہو تو میری عمر کی قسم! بقیع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور امہات المؤمنین میں سے ایسے لوگ دفن ہوئے ہیں جو عمر سے بہتر تھے۔ پس قاصد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ مجھے اس بات میں قطعاً کوئی تکلیف اور تنگی نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم لوگ مجھے ان دونوں کے ہمراہ دفن کر دینا۔

٩۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر موت نے ان کو آ ڈھانپا اور میں نے ان کو اپنے سینہ کی طرف اٹھایا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تو مر جائے۔ میرا سر زمین پر رکھ دے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غشی طاری ہو گئی تو میں اسی طرح رہا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تو مر جائے۔ میرا سر زمین پر رکھ دے۔ پس میں نے آپ رضی اللہ عنہ کا

سرزمین پر رکھ دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے سر کو خاک آلود کر لیا۔ اور فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے عمر کو معاف نہ کیا تو عمر ہلاک ہو جائے گا اور اس کے مال ہلاک ہو جائے گی۔

۱۰۔ محمد بن عمرو کہتے ہیں: اہل شوریٰ یہ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ۔

(۴۵) مَا جَاءَ فِي خِلاَفَةِ عُثْمَانَ وَقَتْلِهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اور آپ رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں احادیث

(۳۸۲۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ: حَجَجْتُ فِي إِمَارَةِ عُمَرَ، فَلَمْ يَكُونُوا يَشُكُّونَ أَنَّ الْخِلاَفَةَ مِنْ بَعْدِهِ لِعُثْمَانَ.

(۳۸۲۳۰) حضرت حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد امارت میں حج کیا تھا تو لوگوں کو اس بات میں شک نہیں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ہوگی۔ (یعنی یقین تھا)۔

(۳۸۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ حِينَ اُسْتُخْلِفَ عُثْمَان: مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(۳۸۲۳۱) حضرت عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو عبداللہ نے کہا۔ مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(۳۸۲۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ حِينَ بُويِعَ عُثْمَان: مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(۳۸۲۳۲) حضرت حکیم بن جابر سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہم نے مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(۳۸۲۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي هَرِمُ بْنُ الْحَارِثِ، وَأُسَامَةُ بْنُ خُرَيْمٍ، قَالَ: وَكَانَا يُغَازِيَانِ، فَحَدَّثَانِي جَمِيعًا، وَلاَ يَشْعُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَّ صَاحِبَهُ حَدَّثَنِيهِ، عَنْ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي فِتْنَةٍ تَثُورُ فِي أَقْطَارِ الأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي بَقَرٍ؟ قَالُوا: فَنَصْنَعُ مَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا وَأَصْحَابِهِ، قَالَ: فَأَسْرَعْت حَتَّى عَطَفْتُ عَلَى الرَّجُلِ، فَقُلْتُ: هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: هَذَا، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان.

(۳۸۲۳۳) حضرت مرہ خریم سے روایت ہے کہ ہم ایک دن مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستہ پر نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''تم اُس فتنہ میں کیا کرو گے جو زمین کے اطراف میں یوں پھیل جائے گا جیسے گائے کے سینگ ہوتے ہیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ! پھر ہم کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کو اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑنا۔'' راوی کہتے ہیں: پس میں (یہ سن کر) اس آدمی پر جلدی سے لپٹا اور میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی'' اور یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣٨٢٣٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَنْبَأَنِي وَثَّابٌ ، وَكَانَ مِمَّنْ أَدْرَكَهُ عِتْقُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ ، وَكَانَ يَكُونُ بَعْدُ بَيْنَ يَدَيْ عُثْمَانَ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ فِي حَلْقِهِ طَعْنَتَيْنِ ، كَأَنَّهُمَا كَيَّتَانِ طُعِنَهُمَا يَوْمَ الدَّارِ ، دَارِ عُثْمَانَ ، قَالَ : بَعَثَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ ، قَالَ : اُدْعُ لِي الأَشْتَرَ ، فَجَاءَ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : أَظُنُّهُ قَالَ : فَطَرَحْتُ لأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وِسَادَةً ، وَلَهُ وِسَادَةً ، فَقَالَ : يَا أَشْتَرُ ، مَا يُرِيدُ النَّاسُ مِنِّي؟ قَالَ : ثَلاَثًا ، لَيْسَ مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ، يُخَيِّرُونَك بَيْنَ أَنْ تَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ ، وَتَقُولُ : هَذَا أَمْرُكُمْ ، اخْتَارُوا لَهُ مَنْ شِئْتُمْ ، وَبَيْنَ أَنْ تُقِصَّ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ هَاتَيْنِ ، فَإِنَّ الْقَوْمَ قَاتِلُوك ، قَالَ : مَا مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ؟ قَالَ مَا مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ.

قَالَ : أَمَّا أَنْ أَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ ، فَمَا كُنْتُ أَخْلَعُ سِرْبَالاً سَرْبَلَنِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبَدًا ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : وَقَالَ غَيْرُ الْحَسَنِ : لأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْلَعَ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ، بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : وَهَذَا أَشْبَهُ بِكَلاَمِهِ ، وَأَمَّا أَنْ أُقِصَّ لَهُمْ مِنْ نَفْسِي ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ صَاحِبَيَّ بَيْنَ يَدَيَّ كَانَا يُقِصَّانِ مِنْ أَنْفُسِهِمَا ، وَمَا يَقُومُ بَدَنِي بِالْقِصَاصِ ، وَأَمَّا أَنْ يَقْتُلُونِي ، فَوَاللهِ لَوْ قَتَلُونِي لاَ يَتَحَابُّونَ بَعْدِي أَبَدًا ، وَلاَ يُقَاتِلُونَ بَعْدِي عَدُوًّا جَمِيعًا أَبَدًا.

قَالَ : فَقَامَ الأَشْتَرُ وَانْطَلَقَ ، فَمَكَثْنَا ، فَقُلْنَا : لَعَلَّ النَّاسَ ، ثُمَّ جَاءَ رُوَيْجِلٌ كَأَنَّهُ ذِئْبٌ ، فَاطَّلَعَ مِنَ الْبَابِ ، ثُمَّ رَجَعَ ، وَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي ثَلاَثَةَ عَشَرَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى عُثْمَانَ ، فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، فَقَالَ بِهَا ، حَتَّى سَمِعْتَ وَقْعَ أَضْرَاسِهِ ، وَقَالَ : مَا أَغْنَى عَنْك مُعَاوِيَةُ ، مَا أَغْنَى عَنْك ابْنُ عَامِرٍ ، مَا أَغْنَتْ عَنْك كُتُبُك ، فَقَالَ : أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي ابْنَ أَخِي ، أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي ابْنَ أَخِي.

قَالَ : فَأَنَا رَأَيْتُهُ اسْتَعْدَى رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ يُعِينُهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ ، حَتَّى وَجَأَ بِهِ فِي رَأْسِهِ فَأَثْبَتَهُ ، قَالَ : ثُمَّ مَهْ ؟ قَالَ : ثُمَّ دَخَلُوا عَلَيْهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۸۲۳۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ مجھے وثاب نے بیان کیا۔ اور یہ وثاب راوی کہتے ہیں۔ میں نے اس کے حلق میں تیر کے دو نشانات تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں محاصرہ کے دن یہ نیزے انہیں مارے گئے تھے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے امیر

المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھیجا اور فرمایا: اشتر کو میرے پاس لاؤ۔ ابن عون کہتے ہیں: میرا گمان یہ ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اس نے امیر المؤمنین کے پاس تکیہ چھوڑ دیا۔ اور اس کے پاس تکیہ تھا۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے اشتر! (باغی) لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ اشتر نے کہا۔ تین باتیں ہیں جن میں سے کسی ایک کا کرنا ضروری ہے۔ وہ لوگ آپ کو اس بات کا اختیار دیتے ہیں کہ یا تو آپ ان کی حکمرانی ان کے حوالہ کر دیں اور یہ کہہ دیں کہ یہ تمہاری حکمرانی ہے تم جس کو چاہو یہ حکمرانی سونپ دو۔ اور یا یہ ہے کہ آپ اپنے سے بدلہ لینے کا موقع دیں۔ پس اگر آپ ان دونوں باتوں سے انکار کرتے ہیں تو پھر لوگ آپ سے لڑیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ضروری ہے؟ اشتر نے کہا (جی) ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ضروری ہے۔

۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ میں ان کی حکمرانی کی ذمہ داری چھوڑ دوں۔ تو (سنو) میں وہ کبھی کرتا نہیں اتاروں گا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنایا ہے۔ ابن عون کہتے ہیں۔ حسن کے علاوہ دوسرا راوی بیان کرتا ہے کہ: اگر مجھے یوں پیش کیا جائے کہ میری گردن اڑا دی جائے تو بھی مجھے یہ بات اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ لوگوں کے درمیان چھوڑ دوں۔ ابن عون کہتے ہیں: یہ بات آپ رضی اللہ عنہ کے کلام سے ملتی جلتی ہے۔ اور رہی یہ بات کہ میں لوگوں کو خود سے بدلہ لینے کا موقع دوں تو خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ مجھ سے پہلے میرے دو ساتھی (لوگوں کو) اپنے آپ سے بدلہ لینے کا موقع دیتے تھے۔ لیکن میرا جسم قصاص کے لئے کھڑا نہیں ہوگا۔ اور یہ بات کہ لوگ مجھے قتل کریں گے تو خدا کی قسم (یاد رکھو) اگر وہ لوگ مجھے قتل کر دیں تو پھر میرے بعد کبھی آپس میں محبت نہیں کر سکیں گے۔ اور نہ ہی میرے بعد دشمن کے خلاف کبھی سارے اکٹھے ہو کر جہاد کر سکیں گے۔

۳۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اشتر اٹھ کر چل پڑا۔ ہم وہیں ٹھہرے اور ہم کہنے لگے۔ ہو سکتا ہے کہ لوگ واپس پیچھے چلے جائیں۔ پھر رو بجل آیا۔ یوں لگتا تھا کہ وہ بھیڑیا ہے۔ اور اس نے دروازے سے جھانکا اور واپس ہو گیا۔ پھر محمد بن ابی بکر تیرہ افراد کے ہمراہ کھڑا ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی کو پکڑ لیا اور وہ کہہ رہا تھا۔ تمہیں معاویہ نے کوئی فائدہ نہیں دیا! تمہیں ابن عامر نے کوئی فائدہ نہیں دیا! تمہیں تمہارے لشکروں نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے بھتیجے! میری داڑھی تو چھوڑ دے۔ اے بھتیجے! میری داڑھی تو چھوڑ دے۔

۴۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس کو دیکھا کہ اس نے (اپنی) قوم میں سے ایک آدمی سے مدد مانگی تو اس کے پاس ایک آدمی چوڑے پھل والا نیزہ لے کر آیا اور اس کے ذریعہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سر پر زور لگا کر اس کو آپ رضی اللہ عنہ کے سر میں اتار دیا۔ راوی (سے) پوچھا۔ پھر کیا ہوا؟ راوی نے جواب دیا۔ پھر یہ باغی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔

(٣٨٢٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا لَيْلَى الْكِنْدِيَّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ اطَّلَعَ إِلَى النَّاسِ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَقْتُلُونِي وَاسْتَعْتِبُونِي ، فَوَاللهِ لَئِنْ

تَنَلْتُمُونِي لاَ تُقَاتِلُونَ جَمِيعًا أَبَدًا ، وَلاَ تُجَاهِدُونَ عَدُوًّا أَبَدًا ، وَلَتَخْتَلِفُنَّ حَتَّى تَصِيرُوا هَكَذَا ، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ﴿وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ ، أَوْ قَوْمَ هُودٍ ، أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ، وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنكُمْ بِبَعِيدٍ﴾. قَالَ : وَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : الْكَفَّ الْكَفَّ ، فَإِنَّهُ أَبْلَغُ لَكَ فِي الْحُجَّةِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ.

(۳۸۲۳۵) حضرت ابولیلی کندی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے لوگوں کی طرف جھانکا...... جبکہ وہ محصور تھے......اور فرمایا......اے لوگو! مجھے قتل نہ کرو بلکہ تم مجھ سے رضا مندی اور خوشنودی چاہو۔ خدا کی قسم! اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو پھر کبھی تم لوگ اکٹھے ہو کر جہاد نہیں کرو گے۔ اور کبھی دشمن کے خلاف اکٹھے ہو کر لڑ نہیں سکو گے۔ اور تم اس حالت میں پیچھے رہ جاؤ گے کہ تم یوں ہو جاؤ گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیاں، انگلیوں میں داخل کیں۔ اور آیت پڑھی ﴿وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ ، أَوْ قَوْمَ هُودٍ ، أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ، وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنكُمْ بِبَعِيدٍ﴾

راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیج کر ان سے (اس معاملہ) میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا۔ رُکے رہو۔ رُکے رہو۔ کیونکہ یہ رویہ تمہارے حق میں خوب حجت ہوگا۔ چنانچہ یہ باغی لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔

(۳۸۲۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ ، يَقُولُ : إِنَّ أَعْظَمَكُمْ عِنْدِي غِنَاءً مَنْ كَفَّ سِلاَحَهُ وَيَدَهُ.

(۳۸۲۳۶) حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ بے شک میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ فائدہ والا شخص وہ ہے جو اپنے اسلحہ اور اپنے ہاتھ کو روک لے۔

(۳۸۲۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : جَاءَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ : هَذِهِ الأَنْصَارُ بِالْبَابِ ، قَالُوا : إِنْ شِئْتَ أَنْ نَكُونَ أَنْصَارَ اللهِ مَرَّتَيْنِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا قِتَالٌ فَلاَ.

(۳۸۲۳۷) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے۔ یہ دروازے پر انصار (صحابہ رضی اللہ عنہم) موجود ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ چاہیں تو ہم دوسری مرتبہ اللہ کے (دین کے) مددگار بنیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر لڑنے کے بارے میں کہتے ہیں تو بالکل نہیں۔

(۳۸۲۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ : اُخْرُجْ فَقَاتِلْهُمْ ، فَإِنَّ مَعَكَ مَنْ قَدْ نَصَرَ اللَّهُ بِأَقَلَّ مِنْهُ ، وَاللهِ ، إِنَّ قِتَالَهُمْ لَحَلاَلٌ ، قَالَ : فَأَبَى ، وَقَالَ : مَنْ كَانَ لِي عَلَيْهِ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ ، فَلْيُطِعْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَكَانَ أَمَّرَهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الدَّارِ ، وَكَانَ يَوْمَئِذٍ صَائِمًا.

(۳۸۲۳۸) حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے محاصرہ کے دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ باہر

آئیں اوران لوگوں سے لڑائی کریں۔ کیونکہ آپ کے ہمراہ (آج اتنے) لوگ ہیں کہ جن سے کم تعداد کی اللہ پاک نے مدد کی تھی۔ اور خدا کی قسم! ان لوگوں سے لڑنا حلال ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا اور حکم دیا۔ جو آدمی خود میری سمع و طاعت کو واجب سمجھتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس (محاصرے کے) دن ان کو گھر میں امیر مقرر فرمایا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس (محاصرہ کے) دن روزہ کی حالت میں تھے۔

(٣٨٢٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ : جَهْجَاهٌ تَنَاوَلَ عَصًا كَانَتْ فِي يَدِ عُثْمَانَ ، فَكَسَرَهَا بِرُكْبَتِهِ ، فَرُمِيَ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ بِأَكِلَةٍ.

(۳۸۲۳۹) حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک آدمی جس کو جہجاہ کہا جاتا تھا۔ اس نے حضرت عثمان کے ہاتھ میں موجود عصا لیا اور اس کو اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا۔ پس (آخر میں) اس آدمی کے اس مقام پر نہ ختم ہونے والی خارش شروع ہوگئی تھی۔

(٣٨٢٤٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيُّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ يُحَدِّثُ النَّاسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : يَا عُثْمَان ، أَفْطِرْ عِنْدَنَا ، فَأَصْبَحَ صَائِمًا وَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ.

(۳۸۲۴۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک صبح لوگوں سے بیان کیا۔ فرمایا۔ میں نے آج رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عثمان! تم روزہ ہمارے پاس افطار کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزہ کی حالت میں صبح کی اور پھر اسی دن شہید ہو گئے۔

(٣٨٢٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرَ وَأُخْتَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، وَلَوِ ارْفَضَّ أُحُدٌ مِمَّا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ حَقِيقًا.

(۳۸۲۴۱) حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر اور ان کی ہمشیرہ کو اسلام پر مضبوط کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تم نے جو کچھ کیا اگر اس کے بعد تمہارے ساتھ جو بھی سلوک کیا جائے وہ صحیح ہوگا۔

(٣٨٢٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي الدَّارِ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوهُ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَجَلِهِ إِلاَّ قَلِيلٌ ، وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لاَ تُصَلُّونَ جَمِيعًا أَبَدًا.

(۳۸۲۴۲) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گھر میں محاصرہ کیا گیا تو ابن سلام نے فرمایا۔ تم انہیں قتل نہ کرو۔ کیونکہ ان کی (ویسے ہی) تھوڑی سی زندگی باقی ہے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے انہیں قتل کر دیا تو پھر تم کبھی بھی اکٹھے نماز نہیں پڑھو گے۔

(٣٨٢٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْيَعْفُورِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمْ عُثْمَانَ لاَ تُصِيبُونَ مِنْهُ خَلَفًا.

(۳۸۲۴۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ خدا کی قسم! اگر تم نے عثمان کو قتل کر دیا تو ان کے بعد کسی صحیح جانشین کو نہیں پہنچ پاؤ گے۔

(٣٨٢٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ : ثُمَّامَةُ كَانَ عَلَى صَنْعَاءَ ، فَلَمَّا جَائَهُ قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى ، فَأَطَالَ الْبُكَاءَ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : الْيَوْمَ انْتُزِعَتِ النُّبُوَّةُ ، أَوَ قَالَ : الْخِلاَفَةُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَصَارَتْ مِلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، فَمَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ أَكَلَهُ.

(۳۸۲۴۴) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش کا ایک آدمی تھا جس کو ثمامہ کہا جاتا تھا وہ مقام صنعاء میں تھا۔ جب اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر پہنچی تو وہ رو پڑا اور خوب دیر تک روتا رہا۔ پھر جب اُسے افاقہ ہوا تو اس نے کہا۔ آج کے دن امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت واپس لے لی گئی ہے۔ خلافت واپس لے لی گئی ہے۔ اور (اب) بادشاہی اور سختی ہو گی۔ پس جو جس چیز پر غالب ہوگا اس کو کھا جائے گا۔

(٣٨٢٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان، قَامَ خُطَبَاءُ إِيلِيَاءَ، فَقَامَ مِنْ آخِرِهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ : مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ : لَوْلاَ حَدِيثٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً أَحْسَبُهُ ، قَالَ : فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِرِدَائِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذَا يَوْمَئِذٍ وَأَصْحَابُهُ عَلَى الْحَقِ، فَانْطَلَقْتُ، فَأَخَذْتُ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ : هَذَا؟ فَقَالَ : نَعَمْ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان.

(۳۸۲۴۵) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو مقام ایلیاء کے خطباء کھڑے ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے (ان کا) آخری خطیب کھڑا ہوا جس کو مرہ بن کعب کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا۔ اگر ایسی حدیث نہ ہوتی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے تو میں کھڑا نہ ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا...... میرے خیال کے مطابق راوی کہتے ہیں ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قریب الوقوع ہونا بیان کیا...... کہ اس دوران ایک آدمی اپنی چادر ڈالے ہوئے گزرا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس (فتنہ کے) دن یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں) پس میں چل پڑا اور میں نے ان صاحب کا رُخ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر کر عرض کیا۔ یہ آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''ہاں'' یہ آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣٨٢٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ ، لَرُجِمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوطٍ.

(۳۸۲۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اگر تمام لوگ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر اکٹھے ہو جاتے تو تمام لوگوں کو ہی سنگسار کر دیا جاتا جیسا کہ قوم لوط علیہ السلام کو سنگسار کیا گیا تھا۔

(۳۸۲٤۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ مِنَ الْقَصْرِ ، فَقَالَ : ائْتُونِي بِرَجُلٍ أُتَالِيهِ كِتَابَ اللهِ ، فَأَتَوْهُ بِصَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ ، وَكَانَ شَابًّا ، فَقَالَ : أَمَا وَجَدْتُمْ أَحَدًا تَأْتُونِي بِهِ غَيْرَ هَذَا الشَّابِّ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ صَعْصَعَةُ بِكَلاَمٍ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَان : اتْلُ ، فَقَالَ : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ فَقَالَ : كَذَبْتَ ، لَيْسَتْ لَكَ ، وَلاَ لأَصْحَابِكَ ، وَلَكِنَّهَا لِي وَلأَصْحَابِي ، ثُمَّ تَلاَ عُثْمَان : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حَتَّى بَلَغَ : ﴿وَإِلَى اللهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾.

(۳۸۲۴۷) حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر سے باغیوں کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا۔ تم میرے، پاس کوئی آدمی لاؤ جس سے میں اللہ کی کتاب پڑھواؤں۔ پس باغی صعصعہ بن صوحان کو لے آئے۔ یہ ایک جوان آدمی تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا تم نے اس نوجوان کے علاوہ کوئی آدمی نہیں پایا جس کو تم میرے پاس لائے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر صعصعہ نے کوئی گفتگو کی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ قرآن پڑھ۔ اس نے پڑھا۔ ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تو جھوٹ بول رہا ہے۔ یہ آیت تیرے اور تیرے ساتھیوں کے حق میں نہیں ہے بلکہ یہ آیت تو میرے اور میرے ساتھیوں کے لئے ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تلاوت کی۔ ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہاں تک پڑھا۔ ﴿وَإِلَى اللهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾.

(٤٦) مَا جَاءَ فِي خِلاَفَةِ عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں

(۳۸۲٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَادِي يَحْدُو بِعُثْمَانَ وَهُوَ يَقُولُ :

إِنَّ الأَمِيرَ بَعْدَهُ عَلِيٌّ   وَفِي الزُّبَيْرِ خَلَفٌ رَضِيٌّ

قَالَ : فَقَالَ كَعْبٌ : وَلَكِنَّهُ صَاحِبُ الْبَغْلَةِ الشَّهْبَاءِ ، يَعْنِي مُعَاوِيَةَ ، فَقِيلَ لِمُعَاوِيَةَ : إِنَّ كَعْبًا يَسْخَرُ بِكَ ، وَيَزْعُمُ أَنَّكَ تَلِي هَذَا الأَمْرَ ، قَالَ : فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا إِسْحَاقَ ، كَيْفَ وَهَا هُنَا عَلِيٌّ ، وَالزُّبَيْرُ ، وَأَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَنْتَ صَاحِبُهَا.

(۳۸۲۴۸) حضرت ابو صالح سے روایت ہے کہ ایک حدی خوان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے حدی پڑھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

''یقیناً عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر ہیں اور زبیر رضی اللہ عنہ میں پسندیدہ خلافت ہے۔''

راوی کہتے ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ لیکن وہ جو بھورے رنگ کے خچر والے معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت کعب آپ کے ساتھ مذاق کرتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ آپ اس امر خلافت کے ولی بنیں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا۔ اے ابو اسحاق! یہ بات تم نے کیسے کہی جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ کعب نے کہا۔ آپ ہی اس خلافت کے حق دار ہیں۔

(۳۸۲۴۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : لَمَّا بُويِعَ أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : أَخْطَأْتُمْ وَأَصَبْتُمْ ، أَمَّا لَوْ جَعَلْتُمُوهَا فِي أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَأَكَلْتُمُوهَا رَغَدًا.

(۳۸۲۴۹) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو راوی کہتے ہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم نے غلطی کی ہے اور درست (بھی) کیا ہے۔ اگر تم لوگ خلافت کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے حوالہ کرتے تو البتہ تم لوگ اس خلافت کو خوب آسودہ حالی کے ساتھ کھاتے۔

(۳۸۲۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : مَا رَزَأَ عَلِيٌّ مِنْ بَيْتِ مَالِنَا ، حَتَّى فَارَقَنَا إِلاَّ جُبَّةً مَحْشُوَّةً ، وَخَمِيصَةً دَرَابَجَرْدِيَّةً.

(۳۸۲۵۰) حضرت عبد الرحمان بن ابی بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے جدا ہونے تک بیت المال سے صرف ایک روئی بھرا چوغہ اور ایک کُرتا جس میں سرخ دھاریاں تھیں، لیا تھا۔

(۳۸۲۵۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا حِينَ ازْدَحَمُوا عَلَيْهِ حَتَّى أَدْمَوْا رِجْلَهُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ كَرِهْتُهُمْ ، وَكَرِهُونِي ، فَأَرِحْنِي مِنْهُمْ ، وَأَرِحْهُمْ مِنِّي.

(۳۸۲۵۱) حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبید اللہ بن ابی رافع کو کہتے سُنا کہ جب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ازدحام (رش) کیا اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو خون آلود کر دیا تو میں ان کو دیکھ رہا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے اللہ! تحقیق میں ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہوں اور یہ لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں۔ پس تو مجھے ان سے اور ان کو مجھ سے راحت دے دے۔

(۳۸۲۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : اكْتَنَفَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ ، وَشَبِيبٌ الأَشْجَعِيُّ عَلِيًّا حِينَ خَرَجَ إِلَى الْفَجْرِ ، فَأَمَّا شَبِيبٌ فَضَرَبَهُ فَأَخْطَأَهُ ، وَثَبَتَ سَيْفُهُ فِي الْحَائِطِ ، ثُمَّ أَحْضَرَ نَحْوَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ ، وَقَالَ النَّاسُ : عَلَيْكُمْ صَاحِبَ السَّيْفِ ، فَلَمَّا خَشِيَ أَنْ يُؤْخَذَ رَمَى بِالسَّيْفِ ، وَدَخَلَ فِي عُرْضِ النَّاسِ ، وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى قَرْنِهِ ، ثُمَّ أَحْضَرَ نَحْوَ بَابِ الْفِيلِ ، فَأَدْرَكَهُ عَرِيضٌ ، أَوْ عُوَيْضٌ الْحَضْرَمِيُّ فَأَخَذَهُ ، فَأَدْخَلَهُ عَلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنْ أَنَا مِتُّ فَاقْتُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ ، أَوْ دَعُوهُ ، وَإِنْ أَنَا نَجَوْتُ كَانَ الْقِصَاصُ.

(۳۸۲۵۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کے لئے نکلے تو عبد الرحمن بن ملجم نے اور شبیب اشجعی نے

آپ رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا۔ پس شبیب نے آپ رضی اللہ عنہ پر وار کیا لیکن وہ خطا ہو گیا اور اس کی تلوار دیوار میں جا لگی پھر اس کو کندہ کے دروازوں کی طرف محصور کر دیا گیا اور لوگ کہنے لگے۔ تلوار والے کو پکڑو پس جب شبیب نے پکڑے جانے کا خوف محسوس کیا تو اس نے تلوار پھینک دی اور عام لوگوں میں داخل ہو گیا۔ اور جو عبد الرحمان تھا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر تلوار ماری پھر اس کو بھی باب الفیل کی جانب محصور کر لیا گیا اور اس کو عریض یا عویض حضرمی نے پکڑ لیا۔ پس اس کو پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لائے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر میں مر جاؤں تو تم چاہو تو اس کو قتل کر دینا۔ یا اس کو چھوڑ دینا اور اگر میں بچ گیا تو پھر قصاص ہو گا۔

(٣٨٢٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُبَيْعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا ، فَمَا يُنْتَظَرُ بِالأَشْقَى ، قَالُوا : فَأَخْبِرْنَا بِهِ نُبِيرُ عِتْرَتَهُ ، قَالَ : إِذًا تَاللهِ تَقْتُلُوا غَيْرَ قَاتِلِي ، قَالُوا : أَفَلاَ تَسْتَخْلِفُ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِّي أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا لَقِيتَهُ ؟ قَالَ : أَقُولُ : اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ ، ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ. (احمد ١٣٠۔ ابن سعد ٣٤)

(۳۸۲۵۳) حضرت عبد اللہ بن سبیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ ضرور بالضرور یہ (داڑھی) اس سے رنگ جائے گی۔ لوگوں نے کہا۔ آپ ہمیں اس کے (قاتل کے) بارے میں بتائیں ہم اس کے خاندان کو ہلاک کر دیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خدا کی قسم! تب تو تم میرے قاتل کے علاوہ کو قتل کرو گے۔ لوگوں نے پوچھا۔ آپ خلیفہ مقرر کیوں نہیں کرتے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں تمہیں اسی طرح چھوڑ جاؤں گا جس طرح تمہیں اللہ کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ چھوڑ گئے تھے۔ لوگوں نے پوچھا۔ تو پھر جب آپ اپنے پروردگار سے ملیں گے تو ان سے کیا کہیں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کہوں گا۔ اے اللہ! تو نے مجھے ان میں (ایک مدت) چھوڑے رکھا پھر تو نے مجھے اپنی طرف بلا لیا جبکہ تو خود ان میں موجود تھا۔ پس اگر تو چاہتا ان کو درست کر دیتا اور اگر تو چاہتا تو ان کو خراب کر دیتا۔

(٣٨٢٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا ، يَقُولُ : يَا لِلدِّمَاءِ ، لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ دَمِ رَأْسِهِ.

(۳۸۲۵۴) حضرت ابو حمزہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ اے خون ضرور بالضرور یہ اس سے رنگین ہو جائے گی یعنی آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی آپ کے سر کے خون سے۔

(٣٨٢٥٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا يُحْبَسُ أَشْقَاهَا أَنْ يَجِيءَ فَيَقْتُلَنِي ، اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ سَئِمْتُهُمْ وَسَئِمُونِي ، فَأَرِحْنِي مِنْهُمْ وَأَرِحْهُمْ مِنِّي. (ابن سعد ٣٤)

(۳۸۲۵۵) حضرت عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ امت کے بد بخت کو اس بات سے کس چیز نے روکا ہوا ہے کہ وہ آئے اور مجھے قتل کر دے؟ اے اللہ! تحقیق میں ان لوگوں سے اُکتا گیا ہوں اور یہ لوگ مجھ سے اُکتا گئے ہیں۔ پس تو مجھے ان

سے اوران کو مجھ سے راحت نصیب فرمادے۔

(۴۷) مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْعَقَبَةِ

لیلۃ العقبہ کے بارے میں روایات

(۳۸۲۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ : أَخْرِجُوا إِلَيَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنكُمْ ، يَكُونُوا كُفَلَاءَ عَلَى قَوْمِهِمْ ، كَكَفَالَةِ الْحَوَارِيِّينَ لِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ، فَكَانَ نَقِيبَ بَنِي النَّجَّارِ ، قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ :وَهُمْ أَخْوَالُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ أَبُو أُمَامَةَ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، وَسَعْدُ بْنُ رَبِيعٍ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي سَلِمَةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي سَاعِدَةَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو ، وَكَانَ نَقِيبَ بَنِي زُرَيْقٍ رَافِعُ بْنُ مَالِكٍ ، وَكَانَ نَقِيبَ بَنِي عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ ، وَهُمَ الْقَوَاقِلُ ، عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ ، وَكَانَ نَقِيبَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ :سَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ. (ابن سعد ۶۰۲)

(۳۸۲۵۶) حضرت عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ العقبہ کو فرمایا۔ ''تم لوگ اپنے میں سے بارہ لوگوں کو میری طرف نکال دو جو اپنی اپنی قوم کے کفیل ہوں جیسا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے حواریوں کے کفیل تھے''۔ پس بنونجار کے کفیل...... ابن ادریس کہتے ہیں۔ بنونجار رسول اللہ ﷺ کے ماموں لگتے تھے...... اسعد بن زرارا اور ابو امامہ تھے اور بنو الحارث بن خزرج کے دونقیب (کفیل) حضرت عبداللہ بن رواحہ اور سعد بن ربیع تھے اور بنو سلمہ کے دونقیب حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام اور حضرت براء بن معرور تھے اور بنو ساعدہ کے دونقیب حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت منذر بن عمرو تھے۔ اور بنو زریق کے نقیب رافع بن مالک تھے اور بنوعوف بن خزرج کے نقیب...... یہ لوگ قواقل کے لقب سے ملقب تھے...... عبادہ بن صامت تھے اور بنوعبدالاشہل کے دونقیب حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت ابوالہیثم بن تیہان تھے اور بنوعمرو بن عوف کے نقیب حضرت سعد بن خیثمہ تھے۔

(۳۸۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: وَعَدَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ الأَضْحَى ، وَنَحْنُ سَبْعُونَ رَجُلاً، قَالَ عُقْبَةُ: إِنِّي مِنْ أَصْغَرِهِمْ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَوْجِزُوا فِي الْخُطْبَةِ ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ ، سَلْنَا لِرَبِّكَ ، وَسَلْنَا لِنَفْسِكَ ، وَسَلْنَا لأَصْحَابِكَ ، وَأَخْبِرْنَا مَا الثَّوَابُ عَلَى اللهِ وَعَلَيْكَ. فَقَالَ :أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تُؤْمِنُوا بِهِ ، وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، وَأَسْأَلُكُمْ لِنَفْسِي أَنْ تُطِيعُونِي ، أَهْدِيكُمْ سَبِيلَ

الرَّشَاد ، وَأَسْأَلُكُمْ لِي وَلأَصْحَابِي أَنْ تُوَاسُونَا فِي ذَاتِ أَيْدِيكُمْ ، وَأَنْ تَمْنَعُونَا مِمَّا مَنَعْتُمْ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ ، فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَلَكُمْ عَلَى اللهِ الْجَنَّةُ وَعَلَيَّ ، قَالَ : فَمَدَدْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ. (احمد ۱۲۰۔ حمید ۲۳۸)

(۳۸۲۵۷) حضرت عقبہ بن عمرو انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم الاضحیٰ کو گھاٹی کی جڑ میں ہم لوگوں سے وعدہ لیا اور ہم لوگ ستر کی تعداد میں تھے...... حضرت عقبہ کہتے ہیں۔ میں ان میں سب سے چھوٹا تھا...... پس رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ "گفتگو مختصر کرو کیونکہ مجھے تم پر قریش کے کفار کا ڈر ہے۔" راوی کہتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہم سے اپنے رب کے بارے میں سوال کریں اور آپ ہم سے اپنے بارے میں کوئی سوال کریں اور آپ ہم سے اپنے ساتھیوں کے بارے میں کچھ سوال کریں اور ہمیں بھی بتا دیں کہ اللہ پر اور آپ پر (ہمارے لئے) کیا ثواب دینا لازم ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اپنے رب کے بارے میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اس پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور میں تم سے اپنے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم میری بات مانو میں تمہیں راہ ہدایت کی جانب راہ نمائی کروں گا۔ اور میں تم سے اپنے ساتھیوں کے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ اپنے مال میں ہمدردی کرو اور یہ کہ تم ہم سے ان چیزوں کو روکو جن کو تم خود سے روکتے ہو۔ پس جب تم لوگ یہ کچھ کرو گے تو پھر تمہارے لئے اللہ پر اور مجھ پر جنت واجب ہے۔" راوی کہتے ہیں پس ہم نے اپنے ہاتھ دراز کیے اور ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی۔

(۳۸۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : انْطَلَقَ الْعَبَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الأَنْصَارِ ، فَقَالَ : تَكَلَّمُوا وَلاَ تُطِيلُوا الْخُطْبَةَ ، إِنَّ عَلَيْكُمْ عُيُونًا ، وَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ كُفَّارَ قُرَيْشٍ ، فَتَكَلَّمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُكَنَّى : أَبَا أُمَامَةَ ، وَكَانَ خَطِيبَهُمْ يَوْمَئِذٍ ، وَهُوَ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلْنَا لِرَبِّكَ ، وَسَلْنَا لِنَفْسِكَ ، وَسَلْنَا لأَصْحَابِكَ ، وَمَا الثَّوَابُ عَلَى ذَلِكَ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تَعْبُدُوهُ ، وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، وَلِنَفْسِي أَنْ تُؤْمِنُوا بِي وَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَبْنَائَكُمْ ، وَلأَصْحَابِي الْمُوَاسَاةَ فِي ذَاتِ أَيْدِيكُمْ ، قَالُوا : فَمَا لَنَا إِذَا فَعَلْنَا ذَلِكَ ؟ قَالَ : لَكُمْ عَلَى اللهِ الْجَنَّةُ. (احمد ۱۱۹۔ ابن سعد ۹)

(۳۸۲۵۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے ہمراہ انصار کی طرف چل کر آئے اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ "بات کرو لیکن گفتگو لمبی نہ کرنا۔ تم پر جاسوس متعین ہیں اور مجھے تمہارے بارے میں قریش کے کفار سے خوف ہے" پس ان میں سے ایک آدمی...... جس کی کنیت ابو امامہ تھی...... اس نے نبی کریم ﷺ سے کہا۔ آپ ہم سے اپنے رب کے لئے سوال کریں، آپ ہم سے اپنے لئے سوال کریں اور آپ ہم سے اپنے ساتھیوں کے لئے سوال کریں۔ اور (یہ بتائیں کہ) اس پر کیا ثواب ملے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "میں تم سے اپنے رب کے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور اپنے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم مجھ پر ایمان لاؤ اور مجھ سے ان چیزوں کو روکو جن چیزوں کو تم

اپنے اور اپنے بیٹوں سے روکتے ہو۔ اور اپنے ساتھیوں کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ اپنے اموال میں ہمدردی کرو'' انصار نے پوچھا۔ جب ہم یہ سب کچھ کریں گے تو ہمیں کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے لئے اللہ پر جنت واجب ہے۔

(۳۸۲۵۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ ، فَقَالَ : أُنْشِدُكَ بِاللهِ ، كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ : فَأَخْبِرْهُ ، فَقَدْ سَأَلَكَ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ : قَدْ كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : وَإِنْ كُنْتُ فِيهِمْ ، فَقَدْ كَانُوا خَمْسَةَ عَشَرَ ، أَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ للهِ وَرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الأَشْهَادُ ، وَعُذِرَ ثَلاَثَةٌ ، قَالُوا : مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ عَلِمْنَا مَا يُرِيدُ الْقَوْمُ. (مسلم ۲۱۴۴ـ احمد ۳۹۱)

(۳۸۲۵۹) حضرت ابوالطفیل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ اور اہل عقبہ میں سے ایک اور آدمی کے درمیان کچھ تکرار سی تھی تو انہوں نے پوچھا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتاؤ) اصحاب العقبہ کی تعداد کیا تھی؟ اس پر لوگوں نے بھی کہا۔ تم اس کو بتاؤ کیونکہ اس نے تم سے سوال کیا ہے۔ پس حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تحقیق ہمیں تو یہ خبر ملی تھی کہ وہ چودہ تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اور اگر آپ ان میں ہوتے تو وہ پندرہ ہوتے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو دنیا و آخرت میں اللہ اور اس کے رسول کے خلاف برسر پیکار تھے۔ اور تین نے معذرت کی تھی اور انہوں نے کہا تھا۔ ہم نے اللہ کے رسول کے منادی کو نہیں سنا اور ہمیں پتا نہیں کہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

(۳۸۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، يَقُولُ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

(۳۸۲۶۰) حضرت اسماعیل بن خالد سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن ابی اوفیٰ ...... یہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ...... کو کہتے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکروں کے خلاف بددعا کی اور فرمایا۔ ''اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، اے اللہ! تو ان کو شکست دے دے اور ان کو ہلا دے۔''

(۳۸۲۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، أَلْفًا وَأَرْبَعَمِئَةٍ ، أَوْ أَلْفًا وَثَلاَثَمِئَةٍ ، وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمْنَ الْمُهَاجِرِينَ. (مسلم ۱۴۸۵ـ طیالسی ۸۲۰)

(۳۸۲۶۱) حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے درخت کے نیچے نبی کریم ﷺ کی بیعت کی تھی وہ چودہ سو یا تیرہ سو تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا ایک ثمن تھے۔

(۳۸۲۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَبُو سِنَانٍ الأَسَدِيُّ وَهْبٌ ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أُبَايِعُك ، قَالَ : عَلاَمَ تُبَايِعُنِي ؟ قَالَ : عَلَى مَا فِي نَفْسِكَ ، قَالَ : فَبَايَعَهُ ، قَالَ : وَأَتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ ، فَقَالَ : أُبَايِعُك عَلَى مَا بَايَعَك عَلَيْهِ أَبُو سِنَانٍ ، فَبَايَعَهُ ، ثُمَّ بَايَعَهُ النَّاسُ.

(۳۸۲۶۲) حضرت عامر سے روایت ہے کہ درخت کے نیچے سب سے پہلے ابوسنان اسدی وھب نے بیعت کی تھی۔ یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا "تم کس بات پر میری بیعت کرتے ہو؟" ابوسنان نے کہا۔ اس بات پر جو آپ کے دل میں ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ان کو بیعت کیا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ایک اور آدمی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ جس بات پر ابوسنان نے بیعت کی ہے میں بھی اس پر آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ پس اس نے بھی آپ ﷺ کی بیعت کی۔ پھر باقی لوگوں نے آپ ﷺ کی بیعت کی۔

(۳۸۲۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : السَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مَنْ أَدْرَكَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ.

(۳۸۲۶۳) حضرت عامر سے روایت ہے کہ السَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعۃ الرضوان کی تھی۔



كِتَابُ الْفِتَنِ

یہ کتاب ہے فتنوں کی حقیقت کے بیان میں

(۱) مَنْ كَرِهَ الْخُرُوجَ فِي الْفِتْنَةِ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا

جن حضرات کے نزدیک فتنہ میں نکلنا ناپسندیدہ ہے اور انہوں نے اس سے پناہ مانگی ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٣٨٢٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُونَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَائَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِيهِ : الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ ، فَاجْتَمَعْنَا ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلاَّ كَانَ حَقَّ اللهِ عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُمْ ، وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ ، وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا ، وَإِنَّ آخِرَهَا سَيُصِيبُهُمْ بَلاَءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا فَمِنْ ثَمَّ تَجِيءُ الْفِتْنَةُ ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ : هَذِهِ مُهْلِكَتِي ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ ، ثُمَّ تَجِيءُ الْفِتْنَةُ ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ : هَذِهِ ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ ، فَمَنْ سَرَّهُ مِنْكُمْ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ ، فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ، وَلْيَأْتِ النَّاسَ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ ، وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ ، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا ، عُنُقَ الآخَرِ ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ ، فَقُلْتُ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ ، أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي ، قَالَ : قُلْتُ : هَذَا ابْنُ عَمِّكَ ، يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ ، وَأَنْ نَقْتُلَ أَنْفُسَنَا ، وَقَدْ

قَالَ اللَّهُ : ﴿لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ : فَجَمَعَ يَدَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَى جَبْهَتِهِ ، ثُمَّ نَكَسَ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللهِ ، وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(مسلم ۴۶- ابو داؤد ۴۲۴۷)

(۳۸۲۶۴) حضرت عبدالرحمان بن عبدرب الکعبہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے گرد جمع تھے۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا پس کچھ ہم میں سے وہ تھے جو خیمے نصب کرنے لگے اور کچھ وہ تھے جو تیر اندازی میں مقابلہ کرنے لگے اور کچھ وہ جو اپنے مویشیوں (کی دیکھ بھال) میں (لگ گئے) تھے۔

ناگاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا دی الصلوٰۃ جامعۃ پس ہم جمع ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا یقیناً مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر اللہ کیلئے اس پر حق تھا کہ اپنی امت کی رہنمائی کرے اس بات کی طرف جو ان کے لیے بہتر ہو اور ڈرائے ان کو اس بات سے جس کے بارے میں جانتا ہو یہ ان کے لیے بری ہے۔ بے شک یہ تمہاری امت اس کی عافیت اس کے اول حصے میں ہے اور اس کے آخری حصے کو عنقریب پہنچیں گی، مصیبتیں اور ایسے امور جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو اس موقعے پر ایک فتنہ آئے گا مومن کہے گا، یہ مجھے ہلاک کرنے والا ہے پھر وہ دور ہو جائے گا۔ پھر فتنہ آئے گا پس مومن کہے گا یہ مجھے ہلاک کرنے والا ہے پھر وہ دور ہو جائے گا پس وہ شخص جسے پسند ہے تم میں سے کہ اسے آگ سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرے جیسا وہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کریں اور وہ شخص جس نے کسی امام کی بیعت کی اور اس کو ہاتھ کا معاملہ اور دل کا پھل دے دے تو جہاں تک ہو سکے وہ اس کی اطاعت کرے پس اگر کوئی اس سے جھگڑا کرے تو اس دوسرے کی گردن مار دو۔

راوی فرماتے ہیں میں نے داخل کیا اپنا سر لوگوں کے درمیان پس میں نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ نے یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے راوی فرماتے ہیں انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اپنے کانوں کی طرف کہ میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے یاد کیا راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یہ آپ کے چچا کے بیٹے ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم اپنے مالوں کو ناحق طریقے سے کھائیں اور یہ کہ اپنے آپ کو قتل کریں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نہ کھاؤ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے پر اور ان (کے جھوٹے مقدمے) حکام کے یہاں اس غرض سے نہ لے جاؤ۔ آیت کے اخیر تک، راوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اپنے دونوں ہاتھ جمع کیے اور ان دونوں کو اپنی پیشانی پر رکھا پھر کچھ دیر سر جھکایا پھر فرمایا: اس کی اطاعت کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور اس کی نافرمانی کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں۔

(۳۸۲۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا ، قَالَ : وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلاَءٌ وَفِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، وَقَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. (ابن ماجه ۳۹۵۶۔ احمد ۱۹۱)

(۳۸۲۶۵) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی (مذکورہ روایت) کی مثل نقل کرتے ہیں لیکن وکیع نے یوں نقل کیا، اور عنقریب اس امت کے آخری حصے کو مصیبتیں اور فتن پہنچیں گے ان میں سے ایک دوسرے کو کمزور کر دے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی پسند کرے اس بات کو کہ اسے آگ سے بچالیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے پس اسے موت آئے پھر وکیع نے اوپر والی روایت کے مثل بقیہ روایت نقل کی۔

(۳۸۲۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ ، الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْجَالِسِ ، وَالْجَالِسُ خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَأْمُرُنِي ، قَالَ : مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَعْمَدْ إِلَى سَيْفِهِ فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى صَخْرَةٍ ، ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ. (مسلم ۱۳۔ احمد ۴۸)

(۳۸۲۶۶) ابو بکرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عنقریب ایک فتنہ ہوگا اس میں لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا اس میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں چلا جائے اور جس آدمی کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس آدمی کی زمین ہو وہ اپنی زمین میں چلا جائے اور جس آدمی کے پاس ان چیزوں میں سے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی تلوار کا قصد کرے اور اس کی دھار پتھر کی چٹان پر مارے پھر نجات پا سکتا ہے۔

(۳۸۲۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَعْدٍ رَفَعَهُ عَبِيدَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الأَعْلَى ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، وَالسَّاعِي خَيْرٌ مِنَ الْمُوضِعِ. (حاکم ۴۴۱)

(۳۸۲۶۷) حضرت سعد سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ہوگا اس میں بیٹھے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا اس میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا اور کوشش کرنے والا بہتر ہوگا اس میں جلدی چلنے والے سے۔

(۳۸۲۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُبَيْعٍ ، أَوْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فَجَلَبْتُ مِنْهَا دَوَابَّ ، فَإِنِّي لَفِي مَسْجِدِهَا ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، قَالَ: فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ ، عَنِ الشَّرِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْت هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي كُنَّا فِيهِ هَلْ كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ ؟ وَهَلْ كَائِنٌ بَعْدَهُ شَرٌّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ ؟ قَالَ : السَّيْفُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ مِنْ بَقِيَّةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، هُدْنَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا بَعْدَ الْهُدْنَةِ ؟ قَالَ : دُعَاةُ الضَّلاَلَةِ ، فَإِنْ رَأَيْت خَلِيفَةً فَالْزَمْهُ وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ ضَرْبًا وَأَخَذَ مَالَكَ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ خَلِيفَةٌ فَالْهَرَبُ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى شَجَرَةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا يَجِيءُ بِهِ الدَّجَّالُ ؟ قَالَ : يَجِيءُ بِنَارٍ وَنَهَرٍ ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ ، وَحُطَّ وِزْرُهُ ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهَرِهِ حبط أَجْرُهُ ، وَوَجَبَ وِزْرُهُ ، قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا بَعْدَ الدَّجَّالِ ؟ قَالَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْتَجَ فَرَسَهُ مَا رَكِبَ مُهْرَهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

(ابو داؤد ۴۲۴۶۔ احمد ۳۸۷)

(۳۸۲۶۸) حضرت خالد بن سبیع یا سبیع بن خالد فرماتے ہیں میں کوفہ آیا اور وہاں سے چوپائے ہانکے اور میں اس کی مسجد میں تھا اچانک ایک صاحب آئے لوگ ان کے پاس جمع ہوگئے میں نے کہا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں، راوی فرماتے ہیں میں ان کے پاس بیٹھ گیا پس انہوں نے فرمایا: لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اور میں ان سے برائی کے بارے میں پوچھتا تھا۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس برائی سے بچنے کا طریقہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلوار۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے بتلائیے یہ بھلائی جس میں ہم ہیں کیا اس سے پہلے برائی تھی اور کیا اس کے بعد برائی ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا تلوار کے بعد کچھ باقی ہوگا ارشاد فرمایا: کہ ہاں صلح میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صلح کے بعد کیا ہوگا ارشاد فرمایا: گمراہی کی دعوت دینے والے پس تو اگر دیکھے کوئی خلیفہ تو اس کے ساتھ ہو جانا اگر چہ وہ تیری پشت پر مار کر سخت سزا دے اور تیرا مال لے لے اور اگر کوئی خلیفہ نہ ہو تو بھاگ جانا یہاں تک کہ تمہیں موت آئے اس حال میں کہ تم درخت کھانے والے ہو۔

راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد کیا ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کا نکلنا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دجال کیا لائے گا، ارشاد فرمایا: آگ اور نہر لائے گا جو اس کی آگ میں پڑ گیا اس کا اجر ضائع ہو جائے گا اور گناہ لازم ہو جائے گا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دجال کے بعد کیا ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی ایک کے گھوڑے کا بچہ ہو تو وہ اس کے بچھیرے پر سوار نہیں ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(۳۸۲۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :قَالَ حُمَيْدٌ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا اليشكرى ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ النَّاسُ عَنِ الْخَيْرِ ، وَكُنْت أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِ ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيرَ لَنْ يَسْبِقَنِي ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ ؟ قَالَ :يَا حُذَيْفَةُ ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ، ثَلاَثًا ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ ؟ قَالَ :فِتْنَةٌ وَشَرٌّ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ ؟ قَالَ :يَا حُذَيْفَةُ ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ ؟ قَالَ :فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ ، فَأَنْ تَمُوتَ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتَبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ. (ابو داؤد ۴۲۴۳۔ احمد ۳۸۶)

(۳۸۲۶۹) حضرت یشکری فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں آپ سے برائی کے بارے میں پوچھتا تھا اور میں پہچان چکا تھا کہ خیر مجھ سے ہرگز نہیں بڑھے گی راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا اس خیر کے بعد برائی ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ اللہ کی کتاب سیکھو اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرو تین مرتبہ (فرمایا) راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا اس برائی کے بعد بھلائی ہوگی ارشاد فرمایا اے حذیفہ اللہ کی کتاب سیکھو اور جو اس میں ہے اس کی پیروی کرو تین مرتبہ فرمایا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول کیا اس خیر کے بعد برائی ہوگی ارشاد فرمایا: اندھا اور بہرا فتنہ ہوگا اس پر قائم ہوں گے جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے اے حذیفہ اگر تمہیں موت آئے اس حال میں کہ تم درخت کے تنے کو کھانے والے ہو یہ بہتر ہے اس بات سے کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

(۳۸۲۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :بَيْنَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ ، أَوْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ ، قَالَ :فَقَالَ :إِذَا رَأَيْت النَّاسَ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ ، وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ، قَالَ :فَقُمْت إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ :كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَائَك ، قَالَ :فَقَالَ لِي : الْزَمْ بَيْتَكَ ، وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ، وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ ، وَذَرْ مَا تُنْكِرُ ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ ، وَذَرْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ. (ابو داؤد ۴۳۴۵۔ احمد ۲۱۲)

(۳۸۲۷۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد تھے جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتنے کا تذکرہ کیا یا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اس کا تذکرہ کیا گیا۔ فرماتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب تو لوگوں کو دیکھے کہ ان کے وعدے خراب ہو جائیں اور امانتیں ہلکی ہو جائیں اور وہ ہو جائیں اس طرح اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا، راوی فرماتے ہیں میں آپ کی طرف کھڑا ہوا میں نے عرض کیا اس وقت میں کیسے کروں اللہ مجھے آپ پر قربان کرے فرماتے ہیں مجھ سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ارشاد فرمایا: اپنے گھر کو لازم پکڑنا اور اپنی زبان کو روک کر رکھنا جو جانتے ہو وہ لے لینا اور جو نہیں جانتے وہ چھوڑ دینا اور تم پر لازم ہے خاص طور پر تمہاری ذات اور عامۃ الناس کے معاملے کو چھوڑ دینا۔

(۳۸۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ. (بخاری ۱۹۔ احمد ۳۰)

(۳۸۲۷۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لیے وہاں سے بھاگ جائے گا۔

(۳۸۲۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ : ائْتِ قَوْمَكَ فَانْهَهُمْ أَنْ يَخِفُّوا فِي هَذَا الأَمْرِ ، فَقُلْتُ : إِنِّي فِيهِمْ لَمَغْمُورٌ ، وَمَا أَنَا فِيهِمْ بِالْمُطَاعِ ، قَالَ : فَأَبْلِغْهُمْ عَنِّي لأَنْ أَكُونَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فِي أَعْنُزٍ حَضَنِيَّاتٍ أَرْعَاهَا فِي رَأْسِ جَبَلٍ حَتَّى يُدْرِكَنِي الْمَوْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَرْمِيَ فِي أَحَدٍ مِنَ الصَّفَّيْنِ بِسَهْمٍ أَخْطَأْتُ ، أَوْ أَصَبْتُ.

(۳۸۲۷۲) حضرت حجیر بن الربیع فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان کو اس معاملے میں جلدی کرنے سے روکو میں نے عرض کیا میں ان میں مامور ہوں اور میں ان میں امیر نہیں ہوں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہیں میری جانب سے یہ پیغام پہنچا دو کہ اگر میں ایک حبشی غلام ہوں عیب دار ہوں بھیڑوں کو چراؤں ایک پہاڑ کی چوٹی میں یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے یہ بات مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں دونوں صفوں میں سے کسی ایک میں تیر ماروں چاہے درستگی تک پہنچ جاؤں یا غلطی پر ہوں۔

(۳۸۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إِنَّ لِلْفِتْنَةِ وَقَفَاتٍ وَبَعَثَاتٍ ، فَإِنَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فِي وَقَفَاتِهَا فَافْعَلْ. (حاکم ۴۳۳)

(۳۸۲۷۳) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً فتنے میں تلواریں سونتی بھی جاتی ہیں اور نیام میں بھی ڈال لی جاتی ہیں۔ یا یقیناً فتنہ رکتا بھی ہے اور اٹھتا بھی ہے پس اگر تم سے ہو سکے کہ تمہیں موت آئے اس کے رکنے کے وقت تو ایسا ہی کرنا۔

(۳۸۲۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ زِيَادِ بن سِمِيْنْ كُوش الْيُمَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ ، أَوْ فِتَنٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ ، قَتْلاَهَا فِي النَّارِ ، اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ.

(ابو داؤد ۴۲۶۴۔ احمد ۲۱۱)

(۳۸۲۷۴) حضرت زیاد بن سیمین کوش الیمانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا فتنہ ہوگا یا فتنے ہوں گے جو سارے عرب کو ہلاک کر دیں گے ان فتنوں کے مقتول آگ میں ہوں گے ان میں زبان (سے بات کرنا) تلوار مارنے سے سخت ہوگی۔

(۳۸۲۷۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : خَطَبَنَا ، فَقَالَ : أَلَا وَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا ، وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ الرَّاكِبِ ، قَالُوا : فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ : كُونُوا أَحْلَاسَ الْبُيُوتِ. (ابو داؤد ۴۲۶۱۔ احمد ۴۰۸)

(۳۸۲۷۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا پس فرمایا خبردار ہو یقیناً تمہارے سامنے فتنے ہیں اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر اور صبح کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا، ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور پیدل چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہو جانا گھروں کے ٹاٹ۔

(۳۸۲۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا ، وَيَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا. (ابو نعیم ۱۳)

(۳۸۲۷۶) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا اور لوگ اپنے دین کو بیچیں گے دنیاوی سامان کے بدلے میں۔

(۳۸۲۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ هُذَيْلٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اكْسِرُوا قِسِيَّكُمْ ، يَعْنِي فِي الْفِتْنَةِ ، وَقَطِّعُوا الْأَوْتَارَ وَالْزَمُوا أَجْوَافَ الْبُيُوتِ ، وَكُونُوا فِيهَا كَالْخَيِّرِ مِنِ ابْنَيْ آدَمَ. (احمد ۴۰۸)

(۳۸۲۷۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اپنی کمانیں توڑ دو فتنے کے بارے میں فرما رہے تھے اور کمان کی تانتیں کاٹ دو اور اپنے گھروں کے اندرونی حصوں کو لازم پکڑو اور ہو جاؤ ان میں آدم کے دو بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی طرح۔

(۳۸۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا ذَرٍّ ، أَرَأَيْتَ إِنِ اقْتَتَلَ النَّاسُ حَتَّى تَغْرَقَ

حِجَارَةُ الزَّيْتِ مِنَ الدِّمَاءِ كَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ ؟ قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : تَدْخُلُ بَيْتَكَ ، قَالَ : قُلْتُ : أَفَأَحْمِلُ السِّلاَحَ ؟ قَالَ : إِذًا تشارك ، قَالَ : قُلْتُ : فَمَا أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : إِنْ خِفْت أَنْ يَغْلِبَ شُعَاعُ الشَّمْسِ فَأَلْقِ مِنْ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ. (احمد ۱۴۹۔ حاکم ۱۵۶)

(۳۸۲۷۸) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر مجھے بتاؤ تو سہی اگر لوگ لڑائی کریں یہاں تک کہ (مقام) حجارۃ الزیت خون سے ڈوب جائے تو تو کیا کرنے والا ہوگا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھر میں داخل ہوجانا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا، کہ کیا میں اسلحہ اٹھاؤں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم بھی شریک ہوجاؤ گے، حضرت ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا میں کیا کروں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں خوف ہو کہ سورج کی شعاعیں تم پر غالب آجائیں گی تو اپنے چہرے پر اپنی چادر ڈال لینا وہ لوٹے گا تمہارے گناہ اور اپنے گناہ کو لے کر۔ (مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی گھر میں آکر بھی حملہ کرے تو جواب نہ دینا وہ حملہ آور ہی وبال کے ساتھ لوٹے گا)

(۳۸۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ : الْقَتْلُ. (مسلم ۲۰۵۷۔ احمد ۳۸۹)

(۳۸۲۷۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تمہارے سامنے ایسے ایام آئیں گے جن میں جہالت اترے گی اور علم اٹھالیا جائے گا اور ہرج کثرت سے ہوجائے گا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہرج سے کیا مراد ہے ارشاد فرمایا قتل۔

(۳۸۲۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : أَتَتكُمُ الْفِتَنُ مِثْلَ قِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يَهْلِكُ فِيهَا كُلُّ شُجَاعٍ بَطَلٍ ، وَكُلُّ رَاكِبٍ مُوضِعٍ ، وَكُلُّ خَطِيبٍ مِصْقَعٍ.

(۳۸۲۸۰) حضرت یزید بن الاصم فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم پر فتنے آئیں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہلاک ہوگا ان میں ہر دلیر اور بہادر اور ہر تیز رفتار سوار اور ہر بلیغ و بلند آواز خطیب۔

(۳۸۲۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ لِلإِسْلاَمِ مُنْتَهًى ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ ، أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللَّهُ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الإِسْلاَمَ ، قَالَ : ثُمَّ مَهْ ؟ قَالَ : ثُمَّ الْفِتَنُ تَقَعُ كَالظُّلَلِ تَعُودُونَ فِيهَا أَسَاوِدَ صُبًّا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ، وَالأَسْوَدُ : الْحَيَّةُ تَرْتَفِعُ ، ثُمَّ تَنْصَبُّ. (احمد ۴۷۷۔ طبرانی ۴۴۲)

(۳۸۲۸۱) حضرت کرز بن علقمہ الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اسلام کے لیے

انتہاء ہے حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں کوئی بھی عرب یا عجم میں سے گھر والے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں گے ان پر اسلام کو داخل کر دیں گے، انہوں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا ارشاد فرمایا: پھر فتنے ہوں گے جو بادلوں کی طرح وقوع پذیر ہوں گے تم ان میں ڈسنے والے ناگ بن کر لوٹو گے ایک دوسرے کی گردنیں مارو گے، کالا سانپ سر اٹھاتا ہے پھر ڈسنے کے لیے (شکار) پر گرتا ہے۔

(۳۸۲۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ قَالَ :هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

(بخاری ۷۰۶۰۔ مسلم ۲۲۱۱)

(۳۸۲۸۲) حضرت عروہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ کے ٹیلوں میں سے کچھ ٹیلوں کی طرف جھانکا پھر ارشاد فرمایا کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں، میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو بارش کے قطروں کی طرح اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

(۳۸۲۸۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلاَمَةَ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ زَمَنُ أُخْرِجَ ابْنُ زِيَادٍ وَثَبَ مَرْوَانُ بِالشَّامِ حِينَ وَثَبَ ، وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ ، وَوَثَبَت الْقُرَّاءُ بِالْبُصْرَةِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الْمِنْهَالِ :غُمَّ أَبِي غَمًّا شَدِيدًا ، قَالَ :وَكَانَ يُثْنِي عَلَى أَبِيهِ خَيْرًا ، قَالَ :قَالَ لِي أَبِي :أَيْ بُنَيَّ ، انْطَلِقْ بِنَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ مِنْ صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ شَدِيدِ الْحَرِّ ، وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عُلْوٍ مِنْ قَصَبٍ ، فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيثَ ، فَقَالَ :يَا أَبَا بَرْزَةَ ، أَلاَ تَرَى ؟ أَلاَ تَرَى ؟ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ ، قَالَ :أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ ، إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّتِي قَدْ عَلِمْتُمْ مِنْ قِلَّتِكُمْ وَجَاهِلِيَّتِكُمْ ، وَإِنَّ اللَّهَ نَعَشَكُمْ بِالإِسْلاَمِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ ، وَإِنَّ هَذِهِ الدُّنْيَا هِيَ الَّتِي قَدْ أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ ، إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ ، يَعْنِي مَرْوَانَ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلاَّ عَلَى الدُّنْيَا ، وَإِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ ، وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلَ إِلاَّ عَلَى الدُّنْيَا ، وَإِنَّ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ حَوْلَكُمْ تَدْعُونَهُمْ قُرَّائَكُمْ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلاَّ عَلَى الدُّنْيَا، قَالَ :فَلَمَّا لَمْ يَدَعْ أَحَدًا ، قَالَ لَهُ أَبِي :أَبَا بَرْزَةَ ، مَا تَرَى ؟ قَالَ :لاَ أَرَى الْيَوْمَ خَيْرًا مِنْ عِصَابَةٍ مُلَبَّدَةٍ، خِمَاصُ بُطُونِهِمْ مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ ، خِفَافُ ظُهُورِهِمْ مِنْ دِمَائِهِمْ. (حاکم ۴۷۰)

(۳۸۲۸۳) حضرت ابو المنہال سیار بن سلامہ روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جس زمانے میں ابن زیاد کو نکالا گیا تو مروان نے شام پر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ اور قراء نے بصرہ پر حملہ کیا اوف کہتے ہیں، ابو المنہال نے فرمایا میرے والد بہت زیادہ غمگین ہوئے اور راوی کہتے ہیں حضرت ابو المنہال اپنے والد کی اچھی تعریف کرتے تھے۔ ابو المنہال نے فرمایا مجھ سے میرے

والد نے کہا کہ اے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے اس آدمی کی طرف ہمیں لے چلو پس ہم نکلے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی طرف ایسے دن میں جو سخت گرمی والا تھا پس وہ بیٹھے ہوئے تھے بلند سایے میں جوان کے لیے بانس سے بنایا گیا تھا۔ پس شروع ہوئے میرے والد کہ ان سے گفتگو چاہتے تھے پس میرے والد نے کہا اے ابا برزہ! کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ پس پہلی بات جو انہوں نے کہی فرمایا میں قریش کے قبائل پر ناراض ہوں۔ یقیناً اے عرب کے قبائل تم تھے اس قلت اور جاہلیت کی حالت پر جو تم جانتے ہو۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد ﷺ کے ذریعے بلند کیا یہاں تک کہ تم اس حالت پر پہنچ گئے جو تم دیکھ رہے ہو، اور یہ دنیا ہی ہے جس نے تمہارے درمیان فساد برپا کر دیا ہے۔ بیشک یہ جو شام میں ہیں ان کی مراد تھی مروان۔ بخدا نہیں وہ لڑائی کر رہا مگر دنیا کے لیے اور بیشک یہ جو تمہارے گرد ہیں جنہیں تم اپنے قراء کہتے ہو بخدا یہ بھی نہیں لڑ رہے مگر دنیا کے لیے۔

ابوالمنہال راوی فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا تو ان سے میرے والد نے کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا میں تو آج اس جماعت سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتا جو زمین سے چپکی ہوئی ہو ان کے پیٹ لوگوں کے مالوں سے خالی ہوں ان کی کمریں لوگوں کے خونوں کی ذمہ داری سے فارغ ہوں۔

(۳۸۲۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ ، فَقَالَ : أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ ؟ فَقُلْتُ : أَنَا ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّكَ لَجَرِيءٌ ، وَكَيْفَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ ، عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ ، إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ ، قَالَ : قُلْتُ : مَالَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا ، قَالَ : فَيُكْسَرُ الْبَابُ ، أَمْ يُفْتَحُ ، قَالَ : قُلْتُ : لاَ ، بَلْ يُكْسَرُ ، قَالَ : ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا ، قَالَ : قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ : هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ ، قَالَ : نَعَمْ ، كَمَا أَعْلَمُ ، أَنَّ غَدًا دُونَ اللَّيْلَةِ ، إِنِّي حَدَّثْته حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ ، قَالَ : فَهِبْنَا حُذَيْفَةَ أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ : سَلْهُ ، فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : عُمَرُ. (مسلم ۲۲۱۸۔ ابن ماجہ ۳۹۵۵)

(۳۸۲۸۴) حضرت شقیق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا تم میں کون ہے جسے فتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ایسے ہی یاد ہے جیسے آپ نے ارشاد فرمائی میں نے عرض کیا کہ میں ہوں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً تو جری ہے اور حضور ﷺ نے کیسے ارشاد فرمایا میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے آدمی کے گھر اور مال اور اپنی ذات اور پڑوسی میں فتنہ اس کا کفارہ ہو جائے گا روزہ اور صدقہ اور اچھائی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری یہ مراد نہیں ہے میری مراد تو وہ فتنہ ہے جو

سمندر کی موج کی طرح زور پر ہوگا راوی کہتے ہیں میں نے کہا آپ کو اس سے کیا غرض امیر المؤمنین بلاشبہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا دروازہ توڑا جائے یا کھولا جائے گا راوی حضرت حذیفہ فرماتے ہیں میں نے کہا نہیں بلکہ توڑا جائے گا انہوں نے فرمایا یہ (دروازہ) زیادہ لائق ہے اس بات کے کہ اسے کبھی بند نہ کیا جائے۔ شقیق راوی کہتے ہیں ہم نے حضرت حذیفہ سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے دروازہ کون ہے انہوں نے فرمایا ہاں جیسے میں جانتا ہوں کہ صبح رات سے پہلے ہے میں نے ان سے حدیث بیان کی ہے نہ کہ مغالطہ آمیز باتیں راوی حضرت شقیق کہتے ہیں ہم حضرت حذیفہ سے یہ بات کہ دروازہ کون ہے پوچھنے سے ڈر گئے ہم نے حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا آپ ان سے پوچھیں انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

(٣٨٢٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَفِتْنَةُ السَّوْطِ أَشَدُّ مِنْ فِتْنَةِ السَّيْفِ ، قَالُوا :وَكَيْفَ ذَاكَ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ لَيُضْرَبُ بِالسَّوْطِ حَتَّى يَرْكَبَ الْخَشَبَةَ.

(۳۸۲۸۵) حضرت شقیق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوڑے کا فتنہ تلوار کے فتنے سے زیادہ سخت ہے تو ان کے اصحاب نے عرض کیا یہ کیسے ہوسکتا ہے انہوں نے فرمایا بے شک آدمی کو کوڑا مارا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ لکڑی پر سوار ہو جاتا ہے۔

(٣٨٢٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا ، قَالَ :فَقُلْنَا ، أَوْ قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَئِنْ أَدْرَكْنَا هَذَا لَنَهْلِكَنَّ ، قَالَ :كَلاَّ ، إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلُ.
قَالَ سَعِيدٌ :فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا. (احمد ۱۸۹۔ طبرانی ۳۴۶)

(۳۸۲۸۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک فتنے کا تذکرہ فرمایا اس کے معاملے کو بڑا جانا راوی فرماتے ہیں ہم نے یا انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم نے اسے پالیا تو ہم ہلاک ہو جائیں گے ارشاد ہرگز نہیں تمہیں کافی ہوگا قتل حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ سب قتل کیے گئے۔

(٣٨٢٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :تَكُونُ ثَلاَثُ فِتَنٍ ، الرَّابِعَةُ تَسُوقُهُمْ إِلَى الدَّجَّالِ ، الَّتِي تَرْمِي بِالنَّشَفِ وَالَّتِي تَرْمِي بِالرَّضْفِ ، وَالْمُظْلِمَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ.

(۳۸۲۸۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین فتنے واقع ہونگے اور چوتھا فتنہ لوگوں کو دجال کی طرف لے جائے گا ان کے لیے پہلا فتنہ پانی خشک کرنے والے پتھر مارے گا اور دوسرا گرم پتھر پھینکے گا اور تیسرا وہ اندھیرا پھیلائے گا جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔

(۳۸۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : قَالَ حُمَيْدٌ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْيَشْكُرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ ، فَأَنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتْبَعَ أَحَدًا مِنْهُمْ.

(۳۸۲۸۸) حضرت یشکری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک اندھا بہرہ فتنہ ہوگا جس کی طرف بلانے والے جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہونگے ۔ اے حذیفہ! تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم درخت کی جڑ کو کھانے والے ہو یہ بات بہتر ہے اس سے کہ تم ان میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔

(۳۸۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِحُذَيْفَةَ : كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا اقْتَتَلَ الْمُصَلُّونَ ؟ قَالَ : تَدْخُلُ بَيْتَكَ ، قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ أَصْنَعُ إِنْ دُخِلَ بَيْتِي ؟ قَالَ : قُلْ : إِنِّي لَنْ أَقْتُلَكَ ﴿إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ﴾. (نعيم بن حماد ۳۵۰)

(۳۸۲۸۹) حضرت ربعی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حذیفہ ؓ سے پوچھا جب نمازی آپس میں جھگڑا کریں تو میں کیا کروں حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا کہ اپنے گھر میں پناہ پکڑنا اس صاحب نے کہا کہ اگر وہ میرے گھر میں بھی داخل ہو جائیں تو میں کیا صورت اختیار کروں تو حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا کہہ دینا تمہیں ہرگز نہیں قتل کرونگا کیونکہ میں تمام جہانوں کے پروردگار سے ڈرتا ہوں۔

(۳۸۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : وُكِّلَتِ الْفِتْنَةُ بِثَلاثَةٍ : بِالْجَادِّ النِّحْرِيرِ الَّذِي لاَ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَفِعَ لَهُ شيء إِلاَّ قَمَعَهُ بِالسَّيْفِ ، وَبِالْخَطِيبِ الَّذِي يَدْعُو إِلَيْهِ الأُمُورَ ، وَبِالشَّرِيفِ الْمَذْكُورِ ، فَأَمَّا الْجَادُّ النِّحْرِيرُ فَتَصْرَعُهُ ، وَأَمَّا هَذَانِ فَتَبْحَثُهُمَا فَتَبْلُو مَا عِنْدَهُمَا.

(۳۸۲۹۰) حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں فتنہ تین آدمیوں کی وجہ سے قائم ہوگا ایک تو محنتی صاحب بصیرت آدمی جب بھی اس کے سامنے کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو وہ اسے تلوار سے ختم کر دیتا ہے اور وہ خطیب جس کی طرف تمام امور دعوت دیتے ہیں اور مذکورہ شریف باقی وہ محنتی صاحب بصیرت اس فتنے کو پچھاڑ دیتا ہے اور باقی یہ دو فتنہ ان کو تلاش کرتا ہے اور جوان کے پاس ہوتا ہے اسے پرانا کر دیتا ہے۔

(۳۸۲۹۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ هَوْذَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا بَرَكَتْ تَجُرُّ خِطَامَهَا فَأَتَتْكُمْ مِنْ هَاهُنَا وَمِنْ هَاهُنَا ، قَالُوا : لاَ نَدْرِي وَاللهِ ، قَالَ : لَكِنِّي وَاللهِ أَدْرِي ، أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَالْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ إِنْ سَبَّهُ السَّيِّدُ لَمْ يَسْتَطِعِ الْعَبْدُ أَنْ يَسُبَّهُ ، وَإِنْ ضَرَبَهُ لَمْ يَسْتَطِعِ الْعَبْدُ أَنْ يَضْرِبَهُ.

(۳۸۲۹۱) حضرت خرشہ بن حر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا کیا حالت ہوگی تمہاری اس وقت جب وہ (فتنہ)

تمہاری طرف آئے گا اپنی لگام کو کھینچتے ہوئے پس وہ تمہارے پاس اس طرف سے بھی آئیگا اور اس طرف سے بھی آئے گا۔ لوگوں نے عرض کیا بخدا ہم تو نہیں جانتے، تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تم اس دن غلام اور آقا کی طرح ہو گے اگر آقا اسے برا بھلا کہے تو غلام اس کو برا بھلا نہیں کہہ سکتا اور اگر وہ اسے مارے تو غلام اس کو نہیں مار سکتا۔

(۳۸۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامُ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ هَوْذَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا انْفَرَجْتُمْ ، عَنْ دِينِكُمْ كَمَا تَنْفَرِجُ الْمَرْأَةُ ، عَنْ قُبُلِهَا لاَ تَمْنَعُ مَنْ يَأْتِيهَا ، قَالُوا : لاَ نَدْرِي ، قَالَ : لَكِنِّي وَاللهِ أَدْرِي ، أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ بَيْنَ عَاجِزٍ وَفَاجِرٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : قُبِّحَ الْعَاجِزُ عَنْ ذَاكَ ، قَالَ : فَضَرَبَ ظَهْرَهُ حُذَيْفَةُ مِرَارًا ، ثُمَّ قَالَ : قُبِّحْتَ أَنْتَ ، قُبِّحْتَ أَنْتَ.

(۳۸۲۹۲) حضرت خرشہ رحمہ اللہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا اس وقت جب تم اپنے دین کو ارزاں کر دو گے جیسے ارزاں کر دیتی ہے وہ عورت اپنی شرم گاہ کو جو اپنے پاس آنے سے کسی کو نہیں روکتی، پھر لوگوں نے عرض کیا ہم نہیں جانتے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تم اس دن عاجز اور فاجر کے درمیان ہو گے۔ لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا یہ عاجز اس فاجر کے مقابلے میں بھلائی سے دور کیا جائے، راوی فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی پشت پر کئی مرتبہ مارا تو بھلائی سے دور کیا جائے تو بھلائی سے دور کیا جائے۔

(۳۸۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ هَوْذَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ يُقْرِءُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، فَقَالَ : إِنْ تَكُونُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ ، لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا ، وَإِنْ تَدَعُوهُ فَقَدْ ضَلَلْتُمْ ، قَالَ : ثُمَّ جَلَسَ إِلَى حَلْقَةٍ ، فَقَالَ : إِنَّا كُنَّا قَوْمًا آمَنَّا قَبْلَ أَنْ نَقْرَأَ وَإِنَّ قَوْمًا سَيَقْرَؤُونَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمِنُوا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : تِلْكَ الْفِتْنَةُ ، قَالَ : أَجَلْ ، قَدْ أَتَتْكُمْ مِنْ أَمَامِكُمْ حَيْثُ تَسُوءُ وُجُوهَكُمْ ، ثُمَّ لَتَأْتِيَكُمْ دِيَمًا دِيَمًا ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ فَيَأْتَمِرُ الأَمْرَيْنِ : أَحَدُهُمَا عَجْزٌ وَالآخَرُ فُجُورٌ ، قَالَ خَرَشَةُ : فَمَا بَرِحْتُ إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّى رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَخْرُجُ بِسَيْفِهِ يَسْتَعْرِضُ النَّاسَ.

(۳۸۲۹۳) حضرت خرشہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن میں سے کچھ دوسروں کو قرآن پڑھا رہے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم درست طریقے پر قائم ہو تو تم بہت سبقت لے گئے ہو اور اگر تم اسے چھوڑ چکے ہو تو تم گمراہ ہو چکے ہو راوی فرماتے ہیں پھر ایک حلقہ میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا بلاشبہ ہم لوگ قرآن پڑھنے سے پہلے ایمان لائے اور آئندہ کچھ لوگ ایمان لانے سے پہلے قرآن پڑھیں گے لوگوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا یہ فتنہ ہوگا ارشاد فرمایا ہاں وہ تمہارے سامنے سے جہاں سے تم رنجیدہ ہو وہاں سے آئے گا پھر رِش کی طرح (آہستہ آہستہ ہمیشگی کے ساتھ) آتا رہے گا۔ بلاشبہ کوئی آدمی اس سے لوٹے گا اور دو کاموں کا حکم دے گا ایک ان میں سے عجز اور دوسرا فسق و فجور ہے۔ حضرت خرشہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں (اس بات کے) تھوڑی ہی مدت کے بعد میں نے دیکھا ایک آدمی کو کہ وہ

اپنی تلوار لے کر نکلا لوگوں کا پیچھا کرتا تھا۔

(۳۸۲۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : مَا وَقَفَاتُ الْفِتْنَةِ ، وَمَا بَعَثَاتُهَا ، قَالَ : بَعَثَاتُهَا سَلُّ السَّيْفِ ، وَوَقَفَاتُهَا إغْمَادُهُ.

(۳۸۲۹۴) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا فتنے کے وقفات اور بعثات سے کیا مراد ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا فتنے کے بعثات سے مراد تلواروں کا سونتنا ہے کا اور اس کے وقفات سے مراد تلواروں کا نیاموں میں ڈالنا ہے۔

(۳۸۲۹٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ ، قَالَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ وَفِتْنَةٌ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا غَنِيٌّ خَفِيٌّ ؟ قَالَ : قُلْتُ : وَكَيْفَ ؟ وَإِنَّمَا هُوَ عَطَاءٌ أَحَدُنَا يَطْرَحُ بِهِ كُلَّ مُطْرَحٍ ، وَيَرْمِي بِهِ كُلَّ مَرْمًى ، قَالَ : كُنْ إذًا كَابْنِ الْمَخَاضِ لاَ رَكُوبَةَ فَتُرْكَبُ وَلاَ حَلُوبَةَ فَتُحْلَبُ.

(۳۸۲۹۵) حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا حالت ہوگی تمہاری جبکہ ایک فتنہ ہوگا اس میں لوگوں میں سے سب سے بہتر پوشیدہ غنی آدمی ہوگا۔ حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کہا یہ کیسے ہوگا انہوں نے فرمایا بلاشبہ وہ ہم میں سے کسی کی عطاء ہے جسے وہ ڈالنے والی جگہ ڈال دیتا ہے اور پھینکنے والی جگہ میں پھینک دیتا ہے (اور) فرمایا اس وقت اونٹنی کے ایک سال کے بچے کی طرح ہو جانا جو نہ سواری بن سکتا ہے کہ اسے سواری بنایا جائے اور نہ دودھ دینے والا ہوتا ہے کہ اس سے دودھ دھویا جائے۔

(۳۸۲۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّوَّاعِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ تُقْبِلُ مُشَبَّهَةً وَتُدْبِرُ منتنة ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فَالْبُدو لبود الرَّاعِي عَلَى عَصَاهُ خَلْفَ غَنَمِهِ ، لاَ يَذْهَبُ بِكُمُ السَّيْلُ.

(۳۸۲۹۶) حضرت عبداللہ بن الرواع حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جو آئے گا شبہات ڈالتے ہوئے اور واپس ہوگا تعفن پھیلائے ہوئے پس اگر یہ ہو جائے تو تم چرواہے کے اپنی بکریوں کے پیچھے لاٹھی پر چمٹنے کی طرح زمین کی طرف چمٹ جانا تاکہ سیلاب بہا کر نہ لے جائے۔

(۳۸۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : أَكَفَرَتْ بَنُو إسْرَائِيلَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ كَانَتْ تُعْرَضُ عَلَيْهِمُ الْفِتْنَةُ فَيَأْبَوْنَهَا فَيُكْرَهُونَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ تُعْرَضُ عَلَيْهِمْ فَيَأْبَوْنَهَا حَتَّى ضُرِبُوا عَلَيْهَا بِالسِّيَاطِ وَالسُّيُوفِ حَتَّى خَاضُوا إخَاضَةَ الْمَاءِ حَتَّى لَمْ يَعْرِفُوا مَعْرُوفًا وَلَمْ يُنْكِرُوا مُنْكَرًا.

(۳۸۲۹۷) حضرت میمون بن ابوشبیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، بنی اسرائیل نے ایک دن میں کفر کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا نہیں لیکن ان پر فتنہ پیش کیا جاتا تھا اور وہ اسے اختیار کرنے سے انکار کرتے تھے پس انہیں اس پر مجبور کیا جاتا تھا پھر فتنہ ان پر پیش کیا گیا انہوں نے اسے اختیار کرنے سے انکار کیا، یہاں تک کہ انہیں اس کے اختیار کرنے پر کوڑوں اور تلواروں کے ذریعے مارا گیا یہاں تک کہ وہ اس فتنے میں گھس گئے پانی میں گھس جانے کی طرح (نوبت بایں جارسید) یہاں تک کہ وہ کسی نیکی کو نہ جانتے پہچانتے تھے اور نہ کسی منکر پر انکار کرتے تھے۔

(۳۸۲۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً فِي جَنَازَةِ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : سَمِعْت صَاحِبَ هَذَا السَّرِيرِ يَقُولُ : مَا بِي بَأْسٌ مُذْ سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَلَئِنِ اقْتَتَلْتُمْ لأَدْخُلَنَّ بَيْتِي ، فَلَئِنْ دُخِلَ عَلَيَّ لأَقُولَنَّ : هَا بُؤْ بِإِثْمِي وَإِثْمِك. (احمد ۳۸۹۔ طیالسی ۴۱۷)

(۳۸۲۹۸) حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ایک صاحب کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس چارپائی والے کو فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے کوئی پروا نہیں جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہے کہ اگر تم آپس میں لڑائی کرو گے تو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں گا اور اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہوگا تو میں کہوں گا لے میرا اور اپنے گناہ کا وبال لے کر لوٹ۔

(۳۸۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فقد فَارَقَ الإِسْلاَمَ.

(۳۸۲۹۹) حضرت سعد سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو آدمی ایک بالشت بھی جماعت (المسلمین) سے ہٹا تو وہ اسلام سے جدا ہو گیا۔

(۳۸۳۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَنْجُو فِيهِ إِلاَّ الَّذِي يَدْعُو بِدُعَاءٍ كَدُعَاءِ الْغَرِيقِ.

(۳۸۳۰۰) حضرت ہمام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ضرور بالضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں نہیں نجات پائے گا مگر وہ شخص جو ڈوبنے والے آدمی کی طرح دعا مانگے گا۔

(۳۸۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَنْجُو فِيهِ إِلاَّ مَنْ دَعَا بِدُعَاءٍ كَدُعَاءِ الْغَرِيقِ.

(۳۸۳۰۱) حضرت ابوعمار سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ضرور بالضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں نجات نہیں پائے گا مگر وہ شخص جو ڈوبنے والے کی طرح دعا مانگے گا۔

(۳۸۳۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : وَاللهِ إِنَّ

الرَّجُلَ لَيُصْبِحُ بَصِيرًا ، ثُمَّ يُمْسِي ، وَمَا يَنْظُرُ بِشُفْرٍ.

(۳۸۳۰۲) حضرت ابو عمار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم کوئی آدمی صبح کے وقت دیکھنے والا ہوگا پھر شام کرے گا اور کسی چیز کے کنارے کو بھی دیکھنے کی قدرت نہ رکھتا ہوگا۔

(٣٨٣٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زيد ، قَالَ : قَرَأَ حُذَيْفَةُ هَذِهِ الآيَةَ ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ ، قَالَ : مَا قُوتِلَ أَهْلُ هَذِهِ الآيَةِ بَعْدُ.

(۳۸۳۰۳) حضرت زید فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ تلاوت کی (یعنی کفر کے رہنماؤں کو قتل کرو) پھر ارشاد فرمایا اس آیت کے مصداق لوگوں سے اس کے بعد قتال نہیں کیا گیا۔

(٣٨٣٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ : أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا ، فَقَالَ : قَاتِلْ بِهِ الْمُشْرِكِينَ مَا قُوتِلُوا ، فَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَاعْمِدْ بِهِ إِلَى صَخْرَةٍ فَاضْرِبْهُ بِهَا حَتَّى يَنْكَسِرَ ، ثُمَّ اقْعُدْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ ، أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ. (احمد ۲۲۵)

(۳۸۳۰۴) حضرت حسن حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار عطاء فرمائی اور فرمایا اس سے مشرکین کے ساتھ قتال کرنا جب تک ان سے قتال کیا جائے اور جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ ایک دوسرے کو مارنا شروع ہو گئے (راوی فرماتے ہیں) یا اسی کے مثل کوئی بات فرمائی تو پھر تلوار لے کر کسی چٹان کا قصد کرنا اور تلوار کو اس چٹان پر مار دینا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے پھر اپنے گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تیرے پاس کوئی غلطی کرنے والا ہاتھ یا فیصلہ کرنے والی موت آ جائے۔

(٣٨٣٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : إِيَّاكُمْ وَقِتَالَ عِمِّيَّةٍ وَمِيتَةَ جَاهِلِيَّةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا قِتَالُ عِمِّيَّةٍ ، قَالَ : إِذَا قِيلَ : يَا لَفُلاَنٍ ، يَا بَنِي فُلاَنٍ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ ، قَالَ : أَنْ تَمُوتَ وَلاَ إِمَامَ عَلَيْكَ.

(۳۸۳۰۵) حضرت ابو المتوکل الناجی رحمہ اللہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا بچو تم اندھی لڑائی اور جاہلیت کی موت سے راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اندھی لڑائی کیا ہے ارشاد فرمایا جب یہ پکار ہو اے فلاں اے فلاں کے بیٹے راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی جاہلیت کی موت سے کیا مراد ہے ارشاد فرمایا تجھے موت اس حالت میں آئے کہ تم پر کوئی امام مقرر نہ ہو۔

(٣٨٣٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ قُتِلَ فِي قِتَالِ عِمِّيَّةٍ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ.

(۳۸۳۰۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جو آدمی اندھے قتال کے اندر مارا گیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

(۳۸۳۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمَّا تَشَعَّبَ النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلَى عُثْمَانَ قَامَ أَبِي فَصَلَّى مِنَ اللَّيْلِ ، ثُمَّ نَامَ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : قُمْ فَاسْأَلِ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكَ مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي أَعَاذَ مِنْهَا عِبَادَهُ الصَّالِحِينَ ، قَالَ : فَقَامَ فَمَرِضَ فَمَا رُئِيَ خَارِجًا حَتَّى مَاتَ.

(۳۸۳۰۷) حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طعن کے بارے میں گروہوں میں بٹ گئے تو میرے والد کھڑے ہوئے صلاۃ اللیل ادا کی اور پھر سو گئے فرماتے ہیں ان سے کہا گیا آپ کھڑے ہو جائیں اور اللہ سے سوال کریں کہ وہ آپ کو اس فتنے سے پناہ دے جس سے اس نے نیک لوگوں کو پناہ بخشی ہے راوی فرماتے ہیں پھر وہ کھڑے ہوئے اور بیمار ہو گئے پھر انہیں گھر سے باہر نہیں دیکھا گیا حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔

(۳۸۳۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَنْقُصُ الإِسْلاَم حَتَّى لاَ يُقَالُ : اللَّهُ اللَّهُ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ ضَرَبَ يَعْسُوبُ الدِّينِ بِذَنَبِهِ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ بُعِثَ قَوْمٌ يَجْتَمِعُونَ كَمَا يَجْتَمِعُ قَزَعُ الْخَرِيفِ ، وَاللهِ إِنِّي لأَعْرِفُ اسْمَ أَمِيرِهِمْ وَمُنَاخَ رِكَابِهِمْ.

(۳۸۳۰۸) حضرت سوید بن الحارث رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ارشاد فرمایا اسلام (پر عمل) میں کمی واقع ہو جائے گی یہاں تک کہ اللہ اللہ نہیں کہا جائے گا جب ایسا ہو جائے گا تو دین کے سردار اپنی دم سے ماریں گے (مراد یہ ہے کہ لوگ فتنے میں اپنے سرداروں کی بات لیں گے) یہ بات ہو جائے گی تو کچھ لوگ اٹھیں گے جو خزاں کی بدلیوں کی طرح جمع ہوں گے اور اللہ کی قسم میں ان کے امیر کا نام اور ان کی سواریاں بٹھانے کی جگہوں کو بھی جانتا ہوں۔

(۳۸۳۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلاَمِ مِنْ عُنُقِهِ.

(۳۸۳۰۹) حضرت سعد بن حذیفہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو آدمی ایک بالشت کے برابر جماعت سے جدا ہوا تو اس نے اسلام کا ذمہ اپنی گردن سے اتار دیا۔

(۳۸۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَرْثَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو صادق ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ نَزَعَ رِبْقَةَ الإِسْلاَمِ مِنْ عُنُقِهِ.

(۳۸۳۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ائمہ قریش سے ہوں گے اور جو آدمی ایک بالشت برابر بھی جماعت سے جدا ہوا تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے کھینچ دی۔

(۳۸۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبِسَتْكُمُ الْفِتْنَةُ يَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ ، وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ ، وَيَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً ، فَإِنْ غُيِّرَ مِنْهَا شَيْءٌ قِيلَ : غُيِّرَتِ السُّنَّةُ ، قَالُوا : مَتَى يَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ قَالَ : إِذَا كَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ ، وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ ،

وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الآخِرَةِ.

(۳۸۳۱۱) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کیا ہوگی تمہاری حالت اس وقت جب ایک فتنہ مسلسل تم پر طاری رہے گا جس میں چھوٹے پرورش پا جائیں گے اور بڑے بوڑھے ہو جائیں گے یہ لوگ اسے سنت قرار دیں گے اگر اس میں سے کچھ بدلا جائے گا تو کہا جائے گا سنت تبدیل کردی گئی لوگوں نے عرض کیا یہ کب واقع ہوگا اے ابوعبدالرحمان تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تمہارے قراء زیادہ ہو جائیں گے اور تمہارے امین کم ہو جائیں گے اور تمہارے امراء زیادہ ہو جائیں گے اور تمہارے فقہاء کم ہو جائیں گے اور دنیا تلاش کی جائے گی آخرت کے اعمال سے۔

(۳۸۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : وَضَعَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَمْسَ فِتَنٍ : فِتْنَةً عَامَّةً ، ثُمَّ فِتْنَةً خَاصَّةً ، ثُمَّ فِتْنَةً عَامَّةً ، ثُمَّ فِتْنَةً خَاصَّةً ، ثُمَّ فِتْنَةً تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ ، يُصْبِحُ النَّاسُ فِيهَا كَالْبَهَائِمِ. (عبدالرزاق ۲۰۷۳۳۔ حاکم ۴۳۷)

(۳۸۳۱۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس امت میں پانچ فتنے مقرر کیے ہیں ایک عام فتنہ پھر خاص فتنہ پھر عام فتنہ پھر خاص فتنہ پھر ایسا فتنہ ہوگا جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا جس میں لوگ چوپایوں کی طرح ہو جائیں گے۔

(۳۸۳۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَحْمَرَ ، أَوِ ابْنَ أَحْمَرَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

(۳۸۳۱۳) حضرت ابورجاء العطاروی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جو آدمی ایک بالشت جماعت سے جدا ہو گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۳۸۳۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا سُئِلْتُمَ الْحَقَّ ، فَأَعْطَيْتُمُوهُ ، وَمُنِعْتُمْ حَقَّكُمْ ؟ قَالَ : إِذًا نَصْبِرُ ، قَالَ : دَخَلْتُمُوهَا إِذا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

(۳۸۳۱۴) حضرت حذیفہ نے فرمایا: تمہاری کیسی حالت ہوگی جب تم سے حق مانگا جائے گا اور تم حق دو گے اور تم سے تمہارا حق روک لیا جائے گا۔ عرض کیا: تب ہم صبر کریں گے۔ فرمایا تب تم لوگ جنت میں داخل ہو گے۔ رب کعبہ کی قسم۔

(۳۸۳۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى حُذَيْفَةَ وَإِلَى أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ وَهُمَا جَالِسَانِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ طَرَدَ أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ ، فَقَالَ : مَا يُجْلِسُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ النَّاسُ ؟ فَوَاللهِ إِنَّا لَعَلَى السُّنَّةِ ، فَقَالاَ : وَكَيْفَ تَكُونُونَ عَلَى السُّنَّةِ وَقَدْ طَرَدْتُمْ إِمَامَكُمْ ، وَاللهِ لاَ تَكُونُونَ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّى يُشْفِقَ الرَّاعِي وَتُنْصَحَ الرَّعِيَّةُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : فَإِنْ لَمْ يُشْفِقِ الرَّاعِي وَتُنْصَحِ الرَّعِيَّةُ فَمَا تَأْمُرُنَا ، قَالَ : نَخْرُجُ وَنَدَعُكُمْ.

(۳۸۳۱۵) حضرت ابو صالح حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما کے پاس آئے وہ دونوں مسجد میں تشریف فرما تھے اور کوفہ والوں نے سعید بن العاص کو نکال دیا تھا تو اس آدمی نے کہا کس چیز نے تمہیں بٹھایا ہوا ہے، حالانکہ لوگ تو نکل چکے ہیں بخدا ہم سنت پر ہیں تو ان دونوں حضرات نے فرمایا تم کیسے سنت پر ہو سکتے ہو جبکہ تم نے اپنے امام کو نکال دیا ہے۔ اللہ کی قسم تم سنت پر قائم نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حکمران مہربانی کرے اور رعایا خیر خواہی چاہتی ہو راوی کہتے ہیں کہ ان سے اس آدمی نے کہا کہ اگر امیر نرمی نہ کرے اور رعایا خیر خواہی کرے تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا ہم نکلیں گے اور تمہیں بھی دعوت دینگے۔

(۳۸۳۱۶) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُهَيْبٍ الْفَقِيرِ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّهُ مَا تَقَلَّدَ رَجُلٌ سَيْفًا فِي فِتْنَةٍ إِلاَّ لَمْ يَزَلْ مَسْخُوطًا عَلَيْهِ حَتَّى يَضَعَهُ.

(۳۸۳۱۶) حضرت یزید بن صہیب فقیر فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کوئی آدمی کسی فتنے میں تلوار گلے میں نہیں لٹکاتا مگر وہ مسلسل (اللہ کی) ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے رکھ دے۔

(۳۸۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ : أَيُّ يَوْمٍ أحرم ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالُوا : يَوْمُ الْحَجِّ الأَكْبَرِ ، قَالَ : فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، أَلاَ لاَ يَجْنِي جَانٍ إِلاَّ عَلَى نَفْسِهِ ، لاَ يَجْنِي جَانٍ إِلاَّ عَلَى نَفْسِهِ ، لاَ يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ ، وَلاَ مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ ، أَلاَ يَا أُمَّتَاهُ هَلْ بَلَّغْت ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. (ابو داؤد ۳۳۲۷۔ ترمذی ۲۱۵۹)

(۳۸۳۱۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا کس دن میں نے احرام باندھا ہے؟ تین مرتبہ یہ سوال فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جواب دیا حج والے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں اس دن (یعنی عرفہ کی) کی حرمت کی طرح اس مہینے میں اس شہر میں خبردار نہ جنایت کرے جنایت کرنے والا مگر اپنی ہی ذات پر نہ جنایت کرے جنایت کرنے والا مگر اپنی ذات پر زیادتی کرے والد اپنی اولاد پر اور نہ اولاد اپنے والد پر، خبردار اے میری امت کیا میں نے پہنچا دیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جواب دیا جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ گواہ رہنا یہ تین مرتبہ فرمایا۔

(۳۸۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبِي عَمْرٍو ، قَالَ : سَمِعْتُ الْعَدَّاءَ بْنَ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ ، قَالَ : حَجَجْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ : تَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا ؟ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا ؟ قَالَ : فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، هَلْ بَلَّغْت ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ. (ابو داؤد ۱۹۱۲۔ احمد ۳۰)

(۳۸۳۱۸) حضرت عداء بن خالد بن ھوذہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر حج کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ (اونٹ کی) رکابوں میں کھڑے ارشاد فرما رہے تھے کیا تم جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے کون سا شہر ہے (پھر) ارشاد فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال آپس ایک دوسرے پر حرام ہیں تمہارے اس دن کی حرمت کی طرح تمہارے اس مہینے کی حرمت کی طرح۔ تمہارے اس شہر کی حرمت کی طرح۔ کیا میں نے پہنچا دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں ارشاد فرمایا اے اللہ گواہ رہنا۔

(۳۸۳۱۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :أَيُّ شَهْرٍ هَذَا ؟ قُلْنَا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ :فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ :أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا :بَلَى ، قَالَ :فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا ؟ قُلْنَا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ :أَلَيْسَ الْبَلَدَ الْحَرَامَ ؟ قُلْنَا :نَعَمْ ، قَالَ :أَيُّ يَوْمٍ هَذَا ؟ قُلْنَا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ :فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ :أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ ؟ قُلْنَا :بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :وَأَحْسَبُهُ ، قَالَ :وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ.(بخاری ۴۴۰۶۔ مسلم ۳۰)

(۳۸۳۱۹) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں، راوی فرماتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مہینے کو اس کے نام کے علاوہ دوسرا نام دیں گے پھر ارشاد فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں، ہم نے عرض کیا کیوں نہیں ارشاد فرمایا یہ کونسا شہر ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ہمیں یہ گمان ہوا کہ اس شہر کو کوئی اور نام سے موسوم کریں گے ارشاد فرمایا کیا یہ بلد حرام نہیں ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں ارشاد فرمایا یہ کونسا ہے دن ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں راوی فرماتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ اس دن کو کوئی اور نام دیں گے ارشاد فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھر ارشاد فرمایا بلا شبہ تمہارے خون اور تمہارے اموال محمد بن سیرین راوی فرماتے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس شہر میں اس مہینے میں اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔

(۳۸۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةٍ:أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟ قَالَ:فَقُلْنَا:يَوْمُنَا هَذَا، قَالَ:فَأَيُّ بَلَدٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً، قَالَ:قُلْنَا:بَلَدُنَا هَذَا، قَالَ:فَأَيُّ شَهْرٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً قُلْنَا:شَهْرُنَا هَذَا، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فَإِنَّ دِمَائَكُمْ

وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا. (ابن ماجه ۳۹۳۱۔ احمد ۸۰)

(۳۸۳۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کونسا شہر حرمت کے اعتبار سے عظیم ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا ہمارا مہینہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے مال آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں اس دن کی حرمت کی طرح اس شہر میں اس مہینے میں۔

(۳۸۳۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ مُخَضْرَمَةٍ ، فَقَالَ : أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمِكُمْ هَذَا أَتَدْرُونَ أَيَّ شَهْرِكُمْ هَذَا أَتَدْرُونَ أَيَّ بَلَدِكُمْ هَذَا ، قَالَ : فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا.

(۳۸۳۲۱) ماقبل والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۸۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَرَعَةِ قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : أَلاَ تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ ، قَالَ : مَا يُخْرِجُنِي مَعَهُمْ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُمْ لَمْ يُهْرِيقُوا بَيْنَهُمْ مِحْجَمًا مِنْ دَمٍ حَتَّى يَرْجِعُوا ، وَلَقَدْ ذُكِرَ فِي حَدِيثِ الْجَرَعَةِ حَدِيثٌ كَثِيرٌ : مَا أُحِبّ ، أَنَّ لِي بِهِ مَا فِي بَيْتِكُمْ ، إِنَّ الْفِتْنَةَ تَسْتَشْرِفُ مَنِ اسْتَشْرَفَ لَهَا. (احمد ۳۹۴)

(۳۸۳۲۲) حضرت زید بن وہب سے روایت ہے کہ جب جرعہ والے دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں نکلتے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کونسی چیز مجھے ان کے ساتھ نکالے گی حالانکہ میں جانتا ہوں کہ انہوں نے آپس میں لوٹنے تک پچھنا لگانے کے برابر خون بھی نہیں بہایا اور جرعہ کے بارے میں بہت ساری باتیں ذکر کی گئی ہیں مجھے یہ پسند نہیں کہ ان کے بدلے میں...... مجھے وہ چیزیں ملیں جو تمہارے گھر میں ہیں بلاشبہ فتنہ اس آدمی کی طرف جھانکتا ہے جو فتنے کی طرف سر اٹھا کر دیکھے (یوم الجرعہ سے مراد وہ دن ہے جس دن کوفے والے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے نکلے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں والی مقرر کیا تھا پھر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو والی مقرر کیا)

(۳۸۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي مِئَةَ رَجُلٍ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذَهَبٍ فَأَصْعَدُ عَلَى صَخْرَةٍ فَأُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا لاَ تَضُرُّهُمْ فِتْنَةٌ بَعْدَهُ أَبَدًا ، ثُمَّ أَذْهَبُ قَلِيلاً قَلِيلاً فَلاَ أَرَاهُمْ وَلاَ يَرَوْنَنِي.

(۳۸۳۲۳) حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے پاس سو آدمی ہوں جنکے قلوب سونے کی طرح ہوں میں کسی چٹان پر چڑھ کر جاؤں اور ان کے سامنے ایسی حدیث بیان کروں جس کے بیان کے بعد کوئی فتنہ کبھی بھی نقصان نہ پہنچائے پھر میں آہستہ آہستہ وہاں سے چلا جاؤں پس میں نہ ان کو دیکھوں اور نہ وہ

مجھے دیکھیں۔

(۳۸۳۲٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِی الْبَخْتَرِیِّ ، عَنْ حُذَیْفَةَ ، قَالَ : لَوْ حَدَّثْتُکُمْ مَا أَعْلَمُ لاَفْتَرَقْتُمْ عَلَی ثَلاَثِ فِرَقٍ : فِرْقَةٍ تُقَاتِلُنِی ، وَفِرْقَةٍ لاَ تَنْصُرُنِی ، وَفِرْقَةٍ تُکَذِّبُنِی.

(۳۸۳۲۴) حضرت ابوالبختری ؒ حضرت حذیفہ ؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا اگر میں تم سے وہ باتیں بیان کروں جو میں جانتا ہوں تو تم میرے خلاف تین گروہوں میں بٹ جاؤ ایک گروہ مجھ سے لڑائی کرے گا اور دوسرا میری مدد کرے گا اور تیسرا میری تکذیب کرے گا۔

(۳۸۳۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : حَدَّثَنِی ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَیْفَةُ : مَا مِنْ رَجُلٍ إِلاَّ بِهِ أُمَّةٌ یُنَجِّسُهَا الظَّفَرُ إِلاَّ رَجُلَیْنِ : أَحَدُهُمَا قَدْ بَرَزَ وَالآخَرُ فِیهِ مُنَازَعَةٌ ، فَأَمَّا الَّذِی بَرَزَ فَعُمَرُ ، وَأَمَّا الَّذِی فِیهِ مُنَازَعَةٌ فَعَلِیٌّ.

(۳۸۳۲۵) حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کوئی بھی ایسا آدمی جس کی کوئی جماعت پیروی کرتی ہو فتح و کامیابی اس میں بگاڑ پیدا کرتی ہے سوائے دو آدمیوں کے ان دونوں میں سے ایک تو نمایاں ہو گئے اور دوسرے اس سلسلے میں لڑ رہے ہیں باقی جو نمایاں ہو گئے وہ تو حضرت عمر ؓ اور جو ابھی لڑ رہے ہیں وہ حضرت علی ؓ ہیں۔

(۳۸۳۲٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ ، عَنِ الْحَارِثِ الأَزْدِیِّ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِیَّةِ ، قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً کَفَّ یَدَهُ وَأَمْسَكَ لِسَانَهُ وَأَغْنَى نَفْسَهُ وَجَلَسَ فِی بَیْتِهِ ، لَهُ مَا احْتَسَبَ وَهُوَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ ، أَلاَ إِنَّ الأَعْمَالَ أَسْرَعُ إِلَیْهِمْ مِنْ سُیُوفِ الْمُؤْمِنِینَ ، أَلاَ إِنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً یَأْتِی بِهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ.

(۳۸۳۲۶) حضرت حارث ازدی ؒ حضرت ابن حنفیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس آدمی پر جس نے اپنے ہاتھ کو روکا اور اپنی زبان کو قابو کیا اور اپنے آپ کو بے نیاز کیا (دوسروں سے) اور اپنے گھر میں بیٹھ گیا اس کے لیے وہی ثواب ہے جس کی اس نے نیت کی اور وہ قیامت والے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس نے محبت کی خبر دار بلاشبہ اعمال ان کی طرف مسلمانوں کی تلواروں سے جلدی پہنچتے ہیں آگاہ و خبر دار ہو حق کے لیے پلٹنا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جب چاہیں اسے لے آتے ہیں۔

(۳۸۳۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ وَوَکِیعٌ ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ ، عَنْ قَیْسٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِیِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ یَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : أَنَا فَرَطُکُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، وَإِنِّی مُکَاثِرٌ بِکُمَ الأُمَمَ فَلاَ تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِی. (احمد ۳۵۱۔ ابن حبان ۵۹۸۵)

(۳۸۳۲۷) حضرت قیس صنابحی ؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرمایا میں تمہارے لیے بہتے حوض پر پیشگی اجر ہوں اور بلاشبہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا لہٰذا میرے بعد آپس میں لڑائی نہ کرنا۔

(۳۸۳۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ الأَحْمَسِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (احمد ۳۵۱)

(۳۸۳۲۸) حضرت قیس حضرت صنابحی احمسی رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل نقل کرتے ہیں۔

(۳۸۳۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ :وَيْحَكُمْ ، أَوْ قَالَ :وَيْلَكُمْ ، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. (بخاری ۷۱۶۶۔ مسلم ۸۲)

(۳۸۳۲۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: تمہارے لیے ہلاکت ہو میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو (یا میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو)

(۳۸۳۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :بَلَغَنَا ، أَنَّ جَرِيرًا ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ :لاَ أَعْرِفَنَّكُمْ بَعْدُ مَا أَرَى ، تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

(۳۸۳۳۰) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: لوگوں کو خاموش کرا دو پھر اس وقت ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ تم میرے بعد کافر بن کر لوٹ جاؤ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۳۸۳۳۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ ، عن جرير أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ :اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ، وَقَالَ : لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. (بخاری ۶۸۶۹۔ مسلم ۱۱۸)

(۳۸۳۳۱) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: لوگوں کو خاموش کرا دو اور ارشاد فرمایا: میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۳۸۳۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلأُنَازِعَنَّ أَقْوَامًا ، ثُمَّ لأُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ ، فَأَقُولُ :يَا رَبِّ ، أَصْحَابِي ، فَيُقَالُ : إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. (مسلم ۱۷۹۷۔ احمد ۳۸۸)

(۳۸۳۳۲) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں تمہارے لیے پیشگی اجر ہوں حوض پر اور مجھ سے چند لوگوں کے سلسلے میں جھگڑا کیا جائے گا پھر اس سلسلے میں مجھ پر غلبہ پالیا جائے گا میں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہیں کہا جائے گا بلاشبہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا کیا چیزیں تمہارے بعد گھڑ لیں تھیں۔

(۳۸۳۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَوْثَرُ نَهْرٌ وَعَدَنِي رَبِّي ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ ، هُوَ حَوْضِي تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ : رَبِّ ، إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي ، فَيَقُولُ : لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ.

(۳۸۳۳۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کوثر نہر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا مجھ سے وعدہ کیا اس پر خیر کثیر ہے وہ میرا حوض ہے جس پر میری امت قیامت والے دن آئے گی اس کے برتن ستاروں کے بقدر ہیں ان میں سے (یعنی میری امت میں سے) کچھ لوگوں کو اس سے روک لیا جائے گا میں کہوں گا اے میرے رب یہ میری امت میں سے ہے پس ارشاد خداوندی ہو گا تم نہیں جانتے کہ اس نے تمہارے بعد کیا باتیں (دین میں) گھڑ لیں۔

(۳۸۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنبَرِ : إِنِّي سَلَفٌ لَكُمْ عَلَى الْكَوْثَرِ ، فَبَيْنَمَا أَنَا عَلَيْهِ إِذْ مُرَّ بِكُمْ أَرْسَالاً مُخَالِفًا بِكُمْ ، فَأُنَادِي : هَلُمَّ ، فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُولُ : أَلاَ إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ ، فَأَقُولُ : أَلاَ سُحْقًا.

(۳۸۳۳۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا حوض کوثر پر پس میں حوض پر ہوں گا اچانک کچھ گروہ گزریں گے تمہارے بعد میں انہیں پکاروں گا کہ ادھر آجاؤ ایک ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا خبردار انہوں نے آپ کے بعد (دین کو) بدل دیا تھا میں کہوں گا خبردار دور ہی رہو۔

(۳۸۳۳۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، أَنْظُرُكُمْ وَأُكَاثِرُ بِكُمَ الأُمَمَ ، فَلاَ تُسَوِّدُوا وَجْهِي.

(۳۸۳۳۵) حضرت مرّہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: خبردار میں تمہارے لیے حوض پر پہلے پہنچنے والا ہوں گا میں تمہیں دیکھوں گا اور تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا لہٰذا میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا (مراد یہ ہے کہ مجھے رنجیدہ نہ کرنا)

(۳۸۳۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : إِنَّ لِلنَّاسِ نُفْرَةً عَنْ سُلْطَانِهِمْ ، فَأَعُوذُ بِاللهِ أَنْ تُدْرِكَنِي وَإِيَّاكُمْ ضَغَائِنَ مَحْمُولَةً ، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً ، وَأَهْوَاءَ مُتَّبَعَةً ، وَإِنَّهُ سَتُدْعَى الْقَبَائِلُ ، وَذَلِكَ نَخْوَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فَالسَّيْفَ السَّيْفَ ، الْقَتْلَ الْقَتْلَ ، يَقُولُونَ : يَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ ، يَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ.

(۳۸۳۳۶) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا بے شک لوگوں میں اپنے

دشاہ کے بارے میں نفرت ہوتی ہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ یہ نفرت مجھے پا لے۔ اور بجو تم پوشیدہ اٹھائی ہوئی دشمنی سے اور ترجیح دی جانے والی دنیا سے اور پیروی کی جانے والی خواہشات سے اور قبائل کو عنقریب بلایا جائے گا اور یہ شیطان کے بھارنے کی وجہ سے ہوگا پس اگر ایسا ہو جائے تو ہر طرف تلوار ہوگی اور قتل ہوگا۔ وہ کہیں گے اے اہل اسلام اے اہل اسلام۔

(۳۸۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنِ اتَّصَلَ بِالْقَبَائِلِ فَأَعْضُوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلاَ تَكْنُوه. (نسائی)

(۳۸۳۳۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی قبائل کے ساتھ مل گیا اس کا تذکرہ برائی ساتھ کرواسے کنیت کے ساتھ نہ پکارو۔

(۳۸۳۳۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ أُبَيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۹۶۳۔ احمد ۱۳۶)

(۳۸۳۳۸) حضرت ابی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل نقل کرتے ہیں۔

(۳۸۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنِ اعْتَزَى بِالْقَبَائِلِ فَأَعِضُّوهُ، أَوْ فَأَمِصُّوهُ.

(۳۸۳۳۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو آدمی قبائل کے ساتھ مل گیا پس اس کا تذکرہ برائی کے ساتھ کرو یا فرمایا اسے چوس ڈالو۔

(۳۸۳۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ :إِذَا تَدَاعَتِ الْقَبَائِلُ فَاضْرِبُوهُمْ بِالسَّيْفِ حَتَّى يَصِيرُوا إِلَى دَعْوَةِ الإِسْلاَمِ.

(۳۸۳۴۰) حضرت طلحہ بن عبید اللہ ابن کریز فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کہ امراء کی طرف لکھا جب قبائل ایک دوسرے بلائیں تو ان کو تلوار سے مارو یہاں تک کہ وہ اسلام کی دعوت پر آجائیں۔

(۳۸۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَهْلٍ أَبِي الأَسَدِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ يَا آلَ بَنِي فُلاَنٍ ، فَإِنَّمَا يَدْعُو إِلَى جُثَا النَّارِ.

(۳۸۳۴۱) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جس آدمی نے کہا اے فلاں کے بیٹوں کی آل بلا شبہ وہ آگ کے بھوسے کی طرف دعوت دے رہا ہے۔

(۳۸۳۴۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ أُلْفِيَنَّكُمْ بِهِ ، تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ، لاَ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ وَلاَ بِجَرِيرَةِ أَبِيهِ. (نسائی ۳۵۹۳)

(۳۸۳۴۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہ تمہیں میں پاؤں ایسی حالت پر کہ تم میرے بعد کافر بن کر لوٹ جاؤ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو کسی بھی آدمی کا مواخذہ نہ ہوگا اس کے بھائی کے جرم پر اور نہ ہی

اس کے باپ کے جرم پر۔

(٣٨٣٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّهَا سَتَكُونُ هَنَاتٌ ، وَأُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ ، فَعَلَيْكَ بِالتُّؤَدَةِ ، فَتَكُونُ تَابِعًا فِي الْخَيْرِ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَكُونَ رَأْسًا فِي الشَّرِّ.

(۳۸۳۴۳) حضرت خیثمہ حضرت عبداللہ سے نقل کرتے ہیں بلاشبہ عنقریب ہوں گے فتنے اور مشتبہ امور پس لازم ہے (اس وقت) تم پروقار ہو تو بھلائی کے اندر کسی کا تابع ہو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو سردار ہو برائی کے اندر۔

(٣٨٣٤٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ :يَا لَضَبَّة ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ عَاقِبْهُ ، أَوْ قَالَ :أَدِّبْهُ ، فَإِنَّ ضَبَّةَ لَمْ تَدْفَعْ عَنْهُمْ سُوئًا قَطُّ وَلَمْ يَجُرَّ إِلَيْهِمْ خَيْرًا قَطُّ.

(۳۸۳۴۴) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے یالضبۃ کہہ کر ضبہ سے فریاد رسی کی حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا گیا راوی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا اس کو سزا دو یا فرمایا اس کو ادب سکھاؤ بلاشبہ ضبہ نے کبھی بھی ان سے کوئی برائی دور نہیں کی اور نہ ہی کھینچا ان کی طرف خیر و بھلائی کو۔

(٣٨٣٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ، قَالَ :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَمَا بَطَنَ ، قُلْنَا :نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ.

(۳۸۳۴۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو ظاہری فتنے ہیں اور جو پوشیدہ ہیں ہم نے عرض کیا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں سے جو ان میں ظاہری فتنے ہیں اور جو باطنی ہیں۔

(٣٨٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمَّا بَعَثَ عُثْمَانُ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ ، فَقَالُوا لَهُ :أَقِمْ لاَ تَخْرُجْ ، فَنَحْنُ نَمْنَعُك ، لاَ يَصِلُ إِلَيْك مِنْهُ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمُورٌ وَفِتَنٌ ، لاَ أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَنَا أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهَا وَلَهُ عَلَيَّ طَاعَةٌ ، قَالَ :فَرَدَّ النَّاسَ وَخَرَجَ إِلَيْهِ.

(۳۸۳۴۶) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو مدینہ کی طرف نکلنے کا حکم دیا لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے اور ان سے کہا! آپ رکیے ہم آپ کی حفاظت کریں گے اور آپ کو کوئی ناپسندیدہ امر نہیں پہنچے گا حضرت عبداللہ نے فرمایا بلاشبہ عنقریب کچھ امور اور فتنے ہوں گے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں ان کو کھولنے والوں میں سے پہلا ہو جاؤں ان کے لیے مجھ پر اطاعت کا حق ہے راوی فرماتے ہیں انہوں نے لوگوں کو واپس کر دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق نکل گئے۔

(٣٨٣٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :شَيَّعْنَا

ابْنَ مَسْعُودٍ حِينَ خَرَجَ ، فَنَزَلَ فِي طَرِيقِ الْقَادِسِيَّةِ فَدَخَلَ بُسْتَانًا ، فَقَضَى الْحَاجَةَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ ، ثُمَّ خَرَجَ ، وَإِنَّ لِحْيَتَهُ لَيَقْطُرُ مِنْهَا الْمَاءُ ، فَقُلْنَا لَهُ : اعْهَدْ إِلَيْنَا فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ وَقَعُوا فِي الْفِتَنِ وَلاَ نَدْرِي هَلْ نَلْقَاكَ أَمْ لاَ قَالَ : اتَّقُوا اللَّهَ وَاصْبِرُوا حَتَّى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحَ مِنْ فَاجِرٍ ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلاَلَةٍ.

(۳۸۳۴۷) حضرت یسیر بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہم نوا تھے جب وہ نکلے پس وہ قادسیہ کے راستے میں اترے پس داخل ہوئے باغ میں قضاء حاجت کی پھر وضو فرمایا اور اپنی جرابوں پر مسح کیا پھر نکلے اس حال میں کہ پانی کے قطرات ان کی داڑھی سے ٹپک رہے تھے ہم نے ان سے عرض کیا ہمیں نصیحت کریں کیونکہ لوگ فتنوں میں پڑ گئے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہم آپ سے ملیں گے یا نہیں انہوں نے ارشاد فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو یہاں تک کہ نیک آدمی راحت پائے یا فاسق فاجر سے راحت پالی جائے اور لازم ہے تم پر جماعت بلاشبہ اللہ تعالیٰ امت محمد کو گمراہی پر جمع نہیں کریں گے۔

(۳۸۳۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ مُلُوكٌ ، ثُمَّ جَبَابِرَةٌ ، ثُمَّ الطَّوَاغِيتُ.

(۳۸۳۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ آئندہ ہوں گے بادشاہ پھر ظالم لوگ پھر سرکش لوگ۔

(۳۸۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ إِلَى أَهْلِ الْحُجُرَاتِ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْحُجُرَاتِ سُعِّرَتِ النَّارُ وَجَائَتِ الْفِتَنُ كَأَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا. (بزار ۱۷۷۲)

(۳۸۳۴۹) حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرات میں رہنے والوں کی طرف نکلے اور ارشاد فرمایا اے حجروں میں رہنے والو! جہنم کی آگ بھڑکا دی جائے گی اور فتنے آئیں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اگر تم جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔

(۳۸۳۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَمُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عن حذيفة ، قَالَ : إِنَّهَا فِتَنٌ قَدْ أَظَلَّتْ كَجِبَاهِ الْبَقَرِ يَهْلِكُ فِيهَا أَكْثَرُ النَّاسِ إِلاَّ مَنْ كَانَ يَعْرِفُهَا قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳۸۳۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا فتنے ہوں گے جو گائے کی پیشانی کی طرح ہوں گے ان میں اکثر لوگ ہلاک ہوں گے مگر وہ جوان کو ان کے وقوع سے پہلے جانتا ہے۔

(۳۸۳۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ ، قَالَ : قَالَ لَنَا حُذَيْفَةُ : كَيْفَ

أَنْتُمْ إِذَا ضَيَّعَ اللَّهُ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :مَا تَزَالُ تَأْتِينَا بِمُنْكَرَةٍ ، يُضَيِّعُ اللَّهُ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَرَأَيْتُمْ إِذَا وَلِيَهَا مَنْ لاَ يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ :أَفَتَرَوْنَ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاعَ يَوْمَئِذٍ.

(۳۸۳۵۱) حضرت ابوالسفر بنی عبس کے ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے معاملے کو ضائع کر دیں گے ایک آدمی نے کہا آپ ہم سے ہمیشہ ایسی ہی ناپسندیدہ باتیں بیان کرتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے امر کو ضائع کر دیں گے حضرت حذیفہ نے ارشاد فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی جب ان کا والی ایسا آدمی ہوگا جس کا وزن (قدر و منزلت) اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا تو کیا خیال ہے تمہارا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دینی امر اس دن ضائع نہیں ہو جائے گا۔

(۳۸۳۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالاَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :يَا خَالِدُ ، إِنَّهَا سَتَكُونُ أَحْدَاثٌ وَاخْتِلاَفٌ ، وَقَالَ عَفَّانُ :وَفُرْقَةٌ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَإِنَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ الْمَقْتُولَ لاَ الْقَاتِلَ ، قَالَ عَفَّانُ :فَافْعَلْ.

(بزار ۳۳۵۶۔ احمد ۲۹۲)

(۳۸۳۵۲) حضرت خالد بن عرفطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا اے خالد بلاشبہ آئندہ نئی باتیں اور اختلافات ہوں گے عفان راوی فرماتے ہیں یہ بھی فرمایا اور فرقت یعنی جدائی بھی ہوگی پس جب یہ ہو جائے تو اگر تم سے ہو سکے کہ تو مقتول ہو قاتل نہ ہو (عفان راوی نقل کرتے ہیں) تو ایسا کر لینا۔

(۳۸۳۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَوْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، فَقُلْتُ لَهُ :رَحِمَكَ اللَّهُ ، إِنَّكَ مِنْ هَذَا الأَمْرِ بِمَكَانٍ ، فَلَوْ خَرَجْتَ إِلَى النَّاسِ فَأَمَرْتَ وَنَهَيْتَ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلاَفٌ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأْتِ بِسَيْفِكَ أُحُدًا فَاضْرِبْهُ حَتَّى تَقْطَعَهُ ، ثُمَّ اجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ ، أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ ، فَقَدْ وَقَعَتْ وَفَعَلْتُ مَا قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(احمد ۴۹۳۔ طبرانی ۵۱۷)

(۳۸۳۵۳) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا میں نے ان سے عرض کیا اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ اس معاملے میں اس مرتبے پر ہیں اگر آپ لوگوں کی طرف نکلیں آپ روکتے اور حکم دیتے تو انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فتنے اور تفرق و اختلافات ہوں گے پس اگر ایسا ہو تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر جانا تلوار اس پر مارنا یہاں تک کہ تو اسے توڑ دے پھر اپنے گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تیرے پاس آئے کوئی غلطی کرنے والا

ہاتھ یا فیصلہ کرنے والی موت پس ایسا ہو چکا ہے لہذا میں نے ایسا ہی کیا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا۔

(٣٨٣٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الشَّامَ لاَ تَزَالُ مُوَائِمَةً مَا لَمْ يَكُنْ بَدْوُهَا مِنَ الشَّامِ.

(۳۸۳۵۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بلاشبہ شام مسلسل موافق رہے گا جب تک کہ ان فتنوں کی ابتداء شام سے نہ ہوگی۔

(٣٨٣٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَاتَ وَلاَ طَاعَةَ عَلَيْهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ، وَمَنْ خَلَعَهَا بَعْدَ عَقْدِهِ إِيَّاهَا فَلاَ حُجَّةَ لَهُ. (احمد ۴۴۶۔ ابو یعلی ۷۱۶۸)

(۳۸۳۵۵) حضرت عامر رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی کو موت آئے اس حال میں کہ اس پر کسی کی اطاعت لازم نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس آدمی نے اطاعت کے عقد کو باندھنے کے بعد توڑ دیا تو اس کے حق میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

(٣٨٣٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَاصِمٌ الْبَجَلِيُّ : سَلُوا بِكَالِيِّكُمْ ، يَعْنِي نَوْفًا ، عَنِ الآيَةِ فِي شَعْبَانَ ، وَالْحُدْثَانِ فِي رَمَضَانَ وَالتَّمْيِيزُ فِي شَوَّالَ ، وَالْحَسُّ ، يَعْنِي الْقَتْلَ وَالْمَعْمَعَةُ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ، وَالْقَضَاءُ فِي ذِي الْحِجَّةِ.

(۳۸۳۵۶) حضرت عاصم بجلی نے ارشاد فرمایا اپنے بکالی سے پوچھو ان کی مراد نوف بکالی رحمہ اللہ تھی شعبان میں نشانی رمضان میں نوجوانوں اور شوال میں تمیز اور قتل اور لڑائی کا شور وغل ذوالقعدہ میں اور ذی الحجہ میں فیصلے کے بارے میں۔

(٣٨٣٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ وَعُمَّالٌ صُحْبَتُهُمْ فِتْنَةٌ وَمُفَارَقَتُهُمْ كُفْرٌ ، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَعِدْ عَلَيَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَرَّجْتَ عَنِّي ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ ، قَالَ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ : قَالَ اللَّهُ : ﴿وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ وَالْفِتْنَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْقَتْلِ.

(۳۸۳۵۷) حضرت سلمان بن ربیعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا عنقریب امراء اور کام کرنے والے ہوں گے ان کی محبت فتنہ ہوگی اور ان سے جدائیگی کفر ہوگی راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اکبر دوبارہ سنائیں اے امیر المؤمنین اس سے میرا غم دور ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ارشاد فرمایا حضرت سلمان بن ربیعہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فتنہ زیادہ سخت ہے قتل سے اور فتنہ زیادہ پسندیدہ ہے مجھے قتل سے۔

(٣٨٣٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ

عَلَى حُذَيْفَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَاعْتَنَقَهُ ، فَقَالَ :الْفِرَاقُ ، فَقَالَ :نَعَمْ حَبِيبٌ جَاءَ عَلَى فَاقَةٍ ، لَا أَفْلَحَ مَنْ نَدِمَ ، أَلَيْسَ بَعْدُ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْفِتَنِ.

(۳۸۳۵۸) حضرت محمد ﷫ فرماتے ہیں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ان کی مرض الوفات میں جبکہ وہ مرض ان کے ساتھ لازم ہو چکا تھا حضرت ابومسعود انصاری نے پوچھا کیا فراق ہے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں دوست آیا ہے فاقے پر میں ندامت سے فلاح نہ پاؤں گا کیا میرے بعد فتنے نہیں ہوں گے جو میں جانتا ہوں۔

(۳۸۳۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ضَرَبَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْثَالاً وَاحِدًا وَثَلاثَةً وَخَمْسَةً وَسَبْعَةً وَتِسْعَةً وَأَحَدَ عَشَرَ ، وَفَسَّرَ لَنَا مِنْهَا وَاحِدًا وَسَكَتَ ، عَنْ سَائِرِهَا ، فَقَالَ :إِنَّ قَوْمًا كَانُوا أَهْلَ ضَعْفٍ وَمَسْكَنَةٍ فَقَاتَلُوا قَوْمًا أَهْلَ حِيلَةٍ وَعِدَاءٍ ، فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ فَاسْتَعْمَلُوهُمْ وَسَلَّطُوهُمْ فَأَسْخَطُوا رَبَّهُمْ عَلَيْهِمْ. (احمد ۴۰۷)

(۳۸۳۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے بہت سی مثالیں بیان فرمائیں ایک تین پانچ سات نو گیارہ اوران میں سے ایک کی ہمارے سامنے وضاحت کی اور باقیوں سے خاموش رہے پس ارشاد فرمایا: بلاشبہ کچھ لوگ کمزوری اور مسکنت والے تھے پس انہوں نے تدبیر اور دوڑ والے لوگوں سے لڑائی کی وہ ان پر غالب آ گئے (یعنی تدبیر والے غالب آئے) اوران کو اپنے کاموں میں لگالیا اوران پر مسلط ہو گئے پس انہوں نے اپنے رب کو اپنے اوپر ناراض کرلیا۔

(۳۸۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْعَلاءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَعْرَابِيٌّ لَنَا ، قَالَ :هَاجَرْتُ إِلَى الْكُوفَةِ فَأَخَذْتُ أُعْطِيَةً لِي ، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أَخْرُجَ ، فَقَالَ النَّاسُ :لَا هِجْرَةَ لَكَ ، فَلَقِيتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ :لَوَدِدْتُ أَنَّ لِي حَمُولَةً ، وَمَا أَعِيشُ بِهِ وَأَنِّي فِي بَعْضِ هَذِهِ النَّوَاحِي.

(۳۸۳۶۰) حضرت علاء بن عبدالکریم ﷫ فرماتے ہیں ہم سے ایک ہمارے دیہاتی نے بیان کیا اس نے بتایا کہ میں نے ہجرت کی کوفہ کی طرف اور میں نے اپنی بخششیں لیں پھر میرے سامنے یہ بات آئی کہ میں یہاں سے نکلوں لوگوں نے کہا تیرے لیے ہجرت نہیں ہے میں حضرت سوید بن غفلہ سے ملا میں نے ان کو اس بارے میں بتلایا پھر انہوں نے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے پاس صرف وہ چیزیں ہوں جن سے زندگی گزار سکوں اور میں گردونواح کے علاقوں میں سے کسی میں رہوں۔

(۳۸۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ أَنْبَأَنَا هِلالُ بْنُ خَبَّابٍ أَبُو الْعَلاءِ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، قُلْتُ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، مَا عَلامَةُ هَلاكِ النَّاسِ ، قَالَ :إِذَا هَلَكَ عُلَمَاؤُهُمْ. (دارمی ۲۴۱)

(۳۸۳۶۱) حضرت هلال بن خباب ابوالعلاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ﷫ سے پوچھا میں نے کہا اے ابو عبداللہ لوگوں کی ہلاکت کی علامت کیا ہے ارشاد فرمایا جب ان کے علماء ہلاک ہو جائیں گے۔

(۳۸۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :وَاللهِ

لاَ يَأْتِيهِمْ أَمْرٌ يَضِجُّونَ مِنْهُ إِلاَّ أَرْدَفَهُمْ أَمْرٌ يُشْغِلُهُمْ عَنْهُ.

(۳۸۳۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم نہیں آئے گا ان پر کوئی حال جس سے چیخ و پکار کریں گے مگر اس کے پیچھے آئے گا ایک ایسا حال جو ان کو پہلے سے مشغول کر دے گا۔

(۳۸۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :مَا بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجِ الدَّجَّالِ إِلاَّ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ ، وَمَا ذَاكَ إِلاَّ كَهَيْئَةِ الْعِقْدِ يَنْقَطِعُ فَيَتْبَعُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

(۳۸۳۶۳) حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا نہیں ہے شدید گھمسان اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے کے درمیان مگر سات ماہ اور نہیں ہوگا یہ مگر ہار کی طرح جب وہ ٹوٹ جائے تو موتی ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں (یعنی یکے بعد دیگرے یہ واقعات ہوں گے)۔

(۳۸۳٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، قَالَ : عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ رَجُلٍ ، وَقَالَ :وَاللهِ إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ. (ابوداؤد ۴۲۹۵۔ حاکم ۴۲۰)

(۳۸۳۶۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بیت المقدس کی آبادی یثرب کی بربادی ہے اور لڑائی کا وقوع قسطنطنیہ شہر کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا خروج ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اللہ کی قسم بلا شبہ یہ حق ہے۔

(۳۸۳٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْهَزْهَازِ ، عَنْ يُثَيْعٍ ، قَالَ :إِذَا رَأَيْت الْكُوفَةَ حُوِّطَ عَلَيْهَا حَائِطٌ فَاخْرُجْ مِنْهَا وَلَوْ حبوًا يَرِدُهَا كُمْتُ الْخَيْلِ وَدُهْمُ الْخَيْلِ حَتَّى يَتَنَازَعَ الرَّجُلاَنِ فِي الْمَرْأَةِ يَقُولُ هَذَا :لِي طَرَفُهَا ، وَيَقُولُ هَذَا :لِي سَاقُهَا.

(۳۸۳۶۵) حضرت ثیع بن معدان الکوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب تو دیکھے کوفہ کے گرد دیوار قائم کر دی گئی پس وہاں سے نکل کھڑے ہونا اگرچہ گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو وہاں سرخ سیاہ گھوڑے اور سیاہ گھوڑے آئیں گے یہاں تک کہ دو آدمی ایک عورت کے بارے میں جھگڑا کریں گے یہ کہے گا میرے لیے اس کی یہ طرف ہے اور یہ دوسرا کہے گا میرے لیے اس کی پنڈلی ہے۔

(۳۸۳٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ عَلِيًّا أَدْرَكَ أَمْرَنَا هَذَا كَانَ هَذَا مَوْضِعَ رَحْلِهِ ، يَعْنِي الشِّعْبَ.

(۳۸۳۶۶) حضرت محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے اس امر کو پالیں تو یہ ان کے کوچ کا موقع ہوتا ان کی مراد تھی گھاٹی۔

(۳۸۳٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الْعَلاَءِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صُحَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ،

قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُخْسَفَ بِقَبَائِلَ حَتَّى يُقَالُ لِلرَّجُلِ :مَنْ بَقِيَ مِنْ بَنِي فُلاَنٍ ؟ قَالَ :فَعَرَفْتُ أَنَّ الْعَرَبَ تُدْعَى إِلَى قَبَائِلِهَا ، وَأَنَّ الْعَجَمَ تُدْعَى إِلَى قُرَاهَا.

(احمد ۴۸۳۔ ابویعلی ۶۷۹۹)

(۳۸۳۶۷) حضرت صحار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبائل کو (زمین میں) دھنسا نہ دیا جائے یہاں تک کہ کسی آدمی سے پوچھا جائے گا فلاں کی اولاد میں سے کون باقی ہے راوی حضرت صحار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پہچان لیا کہ عرب اپنے قبائل کی طرف بلائے جائیں گے اور بلاشبہ عجم اپنی بستیوں کی طرف جائیں گے۔

(۳۸۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ فِي أُمَّتِي خَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا.

(ابن ماجہ ۴۰۶۲۔ حاکم ۴۴۵)

(۳۸۳۶۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا بلاشبہ میری امت میں زمین میں دھنسایا جانا اور چہروں کا بدلنا اور سنگ باری ہوگی۔

(۳۸۳۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبة، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، أَنَّهَا ، قَالَتْ :اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمِهِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ ، وَعَقَدَ بِيَدِهِ ، يَعْنِي عَشَرَةً ، قَالَتْ زَيْنَبُ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ ، قَالَ :نَعَمْ ، إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ.

(مسلم ۲۲۰۷۔ ابن ماجہ ۳۹۵۳)

(۳۸۳۶۹) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نیند سے بیدار ہوئے اس حال میں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ سرخ تھا اور یہ ارشاد فرما رہے تھے، لا الہ الا اللہ عرب کے لیے قریب کے شر و برائی سے ہلاکت ہے آج یاجوج وماجوج کی دیوار سے کچھ کھول لیا گیا اور اپنے ہاتھ سے دس کا عدد بنایا جس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کا کنارے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے موڑ کے درمیان میں رکھ کر حلقہ بنایا جائے حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اس حال میں ہلاک ہو سکتے ہیں جبکہ نیک لوگ ہمارے اندر موجود ہوں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہاں جب خباثت ظاہر ہو جائے۔

(۳۸۳۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا ظَهَرَ السُّوءُ فِي الأَرْضِ أَنْزَلَ اللَّهُ بِأَهْلِ الأَرْضِ بَأْسَهُ ، قُلْتُ :يَا

رَسُولَ اللهِ ، وَفِيهِمْ أَهْلُ طَاعَةِ اللهِ ، قَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ يَصِيرُونَ إِلَى رَحْمَةِ اللهِ. (احمد ۴۱۔ حاکم ۵۲۳)

(۳۸۳۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب زمین میں برائی ہوتی ہے تو اللہ زمین والوں پر اپنا عذاب اتارتے ہیں پھر فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس حال میں بھی کہ ان میں اللہ کی اطاعت کرنے والے ہوں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ہاں پھر وہ اللہ کی رحمت کی طرف چلے جائیں گے۔

(۳۸۳۷۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا ، وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا ، وَيَبِيعُ قَوْمٌ دِينَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا.

(۳۸۳۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور صبح کو کافر ہوگا اور شام کے وقت مسلمان ہو جائے گا کچھ لوگ اپنے دین کو دنیوی سامان کے بدلے میں بیچیں گے۔

(۳۸۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، تُرْسَلُ عَلَيْهِمُ الْفِتَنُ إِرْسَالَ الْقَطْرِ. (طبرانی ۲۲۷۲)

(۳۸۳۷۲) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا سبحان اللہ ان پر فتنے بھیجے گئے ہیں بارش کی بوندوں کے بھیجے جانے کی طرح۔

(۳۸۳۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتْنَةِ ، أَوِ الْفِتَنِ ، فَقَالَ عُمَرُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضَّفَاطَةِ ، أَتُحِبُّ أَنْ لاَ يَرْزُقَكَ اللَّهُ مَالاً وَوَلَدًا ، أَيُّكُمُ اسْتَعَاذَ مِنَ الْفِتَنِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ مُضِلاَّتِهَا.

(۳۸۳۷۳) حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہا اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ضعف رائے اور جہالت سے (اس آدمی سے مخاطب ہو کر فرمایا) کیا تو پسند کرتا ہے کہ اللہ تجھے مال اور اولاد نہ دے تم میں سے کوئی فتنوں سے پناہ مانگے تو وہ ان فتنوں کی گمراہوں سے پناہ مانگے۔

(۳۸۳۷۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ ، قَالَ : دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمَا ، فَسَأَلاَهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ ، وَذَلِكَ فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانَ بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ يُخْسَفُ بِهِمْ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا ، قَالَ : يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ ، وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ. (مسلم ۲۲۰۸۔ ابوداؤد ۴۲۸۸)

(۳۸۳۷۴) حضرت عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور میں ان کے ساتھ تھا ان دونوں نے ان سے پوچھا اس لشکر کے بارے میں جسے دھنسا دیا گیا اور یہ واقعہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پیش آیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک پناہ پکڑنے والا بیت اللہ میں پناہ پکڑے گا اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ ایک میدان میں ہوں گے تو ان کو دھنسا دیا جائے گا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس آدمی کی کیا حالت ہوگی جس پر زبردستی کی گئی ہو ارشاد فرمایا اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت والے دن اسے اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا ابو جعفر راوی فرماتے ہیں یہ مدینہ کا میدان تھا۔

(۳۸۳۷۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا الْقَاتِلُ ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ ، قَالَ : إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ. (نسائی ۳۵۸۴۔ احمد ۴۱۰)

(۳۸۳۷۵) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں اپنی اپنی تلوار کے ساتھ پس ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو قتل کر دے تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو قاتل ہے مقتول کا کیا قصور ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

(۳۸۳۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَزِينٌ الْجُهَنِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الرُّقَاد ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ مَوْلاَيَ وَأَنَا غُلاَمٌ ، فَدُفِعْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ وَهُوَ يَقُولُ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ مُنَافِقًا ، وَإِنِّي لأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ فِي الْمَقْعَدِ الْوَاحِدِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَلَتَحَاضُّنَّ عَلَى الْخَيْرِ ، أَوْ لَيُسْحِتَنَّكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ جَمِيعًا ، أَوْ لَيُؤَمِّرَنَّ عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ ، ثُمَّ يَدْعُو خِيَارُكُمْ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ. (احمد ۳۹۰)

(۳۸۳۷٦) حضرت ابو الرقاد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں غلام ہونے کی حالت میں اپنے آقا کے ساتھ نکلا مجھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اس حال میں کہ وہ فرما رہے تھے اگر کوئی آدمی وہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کرتا تو منافق ہو جاتا اور بلاشبہ وہ کلام میں نے تم میں ہر ایک سے ایک ایک مجلس میں چار مرتبہ سنا ہے (وہ کلام یہ ہے) ضرور بالضرور تم بھلائی کا حکم کرو اور ضرور بالضرور تم برائی سے روکو اور ضرور تم بھلائی پر رہو ورنہ اللہ تم سب کو عذاب کے ذریعے برباد کر دے گا یا تمہارے شریروں کو تم پر حاکم بنا دے گا پھر تمہارے اچھے لوگ دعا کریں گے لیکن ان کی دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

(۳۸۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ ثَرْوَانَ بْنِ مِلْحَانَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقُلْنَا لَهُ : حَدِّثْنَا حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ فِي الْفِتْنَةِ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يَقْتَتِلُونَ عَلَى الْمُلْكِ ، يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ بَعْضًا ، فَقُلْنَا لَهُ : لَوْ حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُكَ كَذَّبْنَاهُ ، قَالَ ، أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ. (احمد ۲۶۳۔ ابویعلی ۱۶۴۶)

(۳۸۳۷۷) حضرت ثروان بن ملحان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم مسجد میں بیٹھے تھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے ہم نے ان سے عرض کیا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث فتنے کے بارے میں بیان کر دیں پس انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا عنقریب میرے بعد امراء ہوں گے جو ملک پر (یعنی حصول ملک کے لیے) لڑائی کریں گے اس پر کچھ کچھ کو قتل کریں گے ہم نے ان سے عرض کیا اگر آپ کے علاوہ کوئی اور ہم سے اس بارے میں بیان کرتا تو ہم اس کی تکذیب کرتے انہوں نے ارشاد فرمایا باقی یہ تو بلاشبہ ہوگا۔

(۳۸۳۷۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ عِدَّةَ أَهْلِ بَدْرٍ ، فَتَأْتِيهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ ، فَيَغْزُوهُمْ جَيْشٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ يُخْسَفُ بِهِمْ ، ثُمَّ يَغْزُوهُمْ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَلْتَقُونَ فَيَهْزِمُهُمَ اللَّهُ ، فَكَانَ يُقَالُ : الْخَائِبُ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كَلْبٍ. (ابوداؤد ۴۲۸۷۔ حاکم ۴۳۱)

(۳۸۳۷۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اصحاب بدر کی تعداد کے برابر بیعت کی جائے گی اس کے پاس عراقی زاہدوں کے گروہ اور شام کے ابدال آئیں گے ان سے لڑائی کرے گا شامیوں میں سے ایک لشکر یہاں تک کہ جب وہ ایک میدان میں ہوں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا پھر ان سے قریش میں سے ایک آدمی جس کے ماموں بنو کلب میں سے ہوں گے لڑائی کرے گا ان کی آپس میں مڈ بھیڑ ہوگی اللہ ان کو شکست دے دے گا پس کہا جاتا تھا نامراد وہ ہے جو کلب کی غنیمت کے پانے سے نامراد رہا۔

(۳۸۳۷۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرْهِبِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ صَفِيَّةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَنْتَهِي نَاسٌ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزُوَ جَيْشٌ ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ ، أَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ ، خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ ، قُلْتُ : فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يَكْرَهُ ، قَالَ : يَبْعَثُهُمَ اللَّهُ عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ.

(ترمذی ۲۱۸۴۔ احمد ۳۳۶)

(۳۸۳۷۹) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ اس گھر یعنی بیت اللہ پر حملے سے نہیں رکیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر لڑائی کے لیے نکلے گا جب وہ زمین میں ایک میدان میں ہوں گے ان کے اگلوں اور پچھلوں کو دھنسا دیا جائے گا اور ان کے درمیان والے بھی نجات نہ پائیں گے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اگر

ان میں ایسا ایسا آدمی ہو جس پر زبردستی کی گئی ہو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو اٹھائیں گے اس (نیت وغیرہ پر) پر جوان کے جی میں ہوگا۔

(۳۸۳۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ بِلاَلِ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ :قَالَ لَنَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا مَرِجَ الدِّينُ وَظَهَرَتِ الرَّغْبَةُ وَاخْتَلَفَتِ الإِخْوَانُ وَحُرِّقَ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ. (احمد ۳۳۳۔ طبرانی ۶۷)

(۳۸۳۸۰) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک دن ارشاد فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب دین محفوظ نہیں رہے گا اور (دنیا میں) رغبت ظاہر ہو جائے گی اور بھائیوں کا اختلاف ہو جائے گا اور پرانے گھر (یعنی بیت اللہ) کو جلایا جائے گا۔

(۳۸۳۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

(۳۸۳۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں (فرمایا کہ) کعبہ کو منہدم کرے گا چھوٹی پنڈلیوں والا آدمی جو حبشہ سے ہوگا۔

(۳۸۳۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ عُلَيْمٍ الْكِنْدِيِّ عن سلمان ، قَالَ :لَيُخَرَّبَنَّ هَذَا الْبَيْتُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ.

(۳۸۳۸۲) حضرت سلمان سے روایت ہے فرمایا یقیناً یہ گھر منہدم ہوگا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی آل میں سے کسی آدمی کے ہاتھ سے۔

(۳۸۳۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو وهو يَقُولُ : كَأَنِّي بِهِ أُصَيْلِع أُفَيْدِع ، قَائِمٌ عَلَيْهَا يَهْدِمُهَا بِمِسْحَاتِهِ ، فَلَمَّا هَدَمَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلْت أَنْظُرُ إِلَى صِفَةِ ابْنِ عَمْرٍو فَلَمْ أَرَهَا.

(۳۸۳۸۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ گویا میں ایک گنجے اور ٹیڑھے اعضاء والے آدمی کو بیت اللہ کے پاس دیکھتا ہوں جو اس پر کھڑا اسے اپنے رندے سے گرا رہا ہے۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کو گرایا تو میں نے غور کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حالت میں لیکن میں نے ایسی حالت نہ پائی۔

(۳۸۳۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لَمَّا أَجْمَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهَا خَرَجْنَا إِلَى مِنًى ثَلاَثًا نَنْتَظِرُ الْعَذَابَ.

(۳۸۳۸۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کو گرانے کا عزم کر لیا تو ہم تین دن تک منی

کی طرف نکلے عذاب کا کا انتظار کرتے ہوئے۔

(۳۸۳۸۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْحَبَشِ أَصْلَعَ أَصْمَعَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ جَالِسٌ عَلَيْهَا وَهِيَ تُهْدَمُ.

(۳۸۳۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ گویا میں حبشہ کے آدمی کی طرف دیکھ رہا ہوں جو گنجا اور چھوٹے کانوں والا باریک پنڈلیوں والا ہوگا کعبۃ اللہ کے پاس بیٹھا ہوگا اس حال میں کہ کعبہ کو منہدم کیا جارہا ہوگا۔

(۳۸۳۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِينَاءَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : إِذَا رَأَيْتُمْ قُرَيْشًا قَدْ هَدَمُوا الْبَيْتَ ، ثُمَّ بَنَوْهُ فَزَوَّقُوهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ !.

(۳۸۳۸۶) حضرت سلمان بن میناء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب تم دیکھو قریش بیت اللہ کو منہدم کریں پھر اسے بنائیں اور اس کی تزئین و آرائش کریں تو اگر تم سے ہو سکے کہ تم مرجاؤ تو مرجانا۔

(۳۸۳۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ آخِذًا بِلِجَامِ دَابَّةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا هَدَمْتُمَ الْبَيْتَ ، فَلَمْ تَدَعُوا حَجَرًا عَلَى حَجَرٍ ، قَالُوا : وَنَحْنُ عَلَى الإِسْلاَمِ ؟ قَالَ : وَأَنْتُمْ عَلَى الإِسْلاَمِ ، قلت : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : ثُمَّ يُبْنَى أَحْسَنَ مَا كَانَ ، فَإِذَا رَأَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كَظَائِمَ ، وَرَأَيْتَ الْبِنَاءَ يَعْلُو رُؤُوسَ الْجِبَالِ فَاعْلَمْ ، أَنَّ الأَمْرَ قَدْ أَظَلَّكَ.

(۳۸۳۸۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھا انہوں نے ارشاد فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا جب تم اس گھر (یعنی بیت اللہ) کو گرادو گے پس تم کسی پتھر کو پتھر پر نہ چھوڑو گے ان کے ساتھیوں نے عرض کیا اور کہا ہم اسلام پر ہوں گے، انہوں نے ارشاد فرمایا تم اسلام پر ہو گے میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا انہوں نے ارشاد فرمایا پھر پہلے سے اچھا بنایا جائے گا جب تو دیکھے مکہ میں کنوئے کھودے جائیں اور تو دیکھے عمارتیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے بلند ہو جائیں تو جان لینا امر قریب آ گیا۔

(۳۸۳۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : تَمَتَّعُوا مِنْ هَذَا الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ ، فَإِنَّهُ سَيُرْفَعُ وَيُهْدَمُ مَرَّتَيْنِ وَيُرْفَعُ فِي الثَّالِثَةِ.

(۳۸۳۸۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اس گھر سے اس کے بلند کرنے سے پہلے نفع اٹھالو اسے عنقریب بلند کیا جائے اور دو مرتبہ گرادیا جائے گا اور تیسری مرتبہ بلند کردیا جائے گا۔

(۳۸۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِاللهِ، فَقَالَ : مَتَى أَضِلُّ ، فَقَالَ : إِذَا كَانَ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ إِنْ أَطَعْتَهُمْ أَضَلُّوكَ ، وَإِنْ عَصَيْتَهُمْ قَتَلُوكَ. (حاکم ۴۶۲)

(۳۸۳۸۹) حضرت عبدالرحمان بن بشر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک آدمی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا میں

کب گمراہ ہوں گا حضرت عبداللہ نے ارشاد فرمایا جب تم پر ایسے امراء ہوں کہ اگر تم ان کی اطاعت کرو تو تمہیں گمراہ کر دیں گے اور اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے۔

(۳۸۳۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ وَمِنْ إِمْرَةِ الصِّبْيَانِ. (احمد ۳۲۶۔ بزار ۳۳۵۸)

(۳۸۳۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو ستر (ہجری) کی ابتداء سے اور بچوں کی امارت سے۔

(۳۸۳۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ : إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ إِنْ أَطَاعُوهُمْ أَدْخَلُوهُمُ النَّارَ ، وَإِنْ عَصَوْهُمْ ضَرَبُوا أَعْنَاقَهُمْ.

(۳۸۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے عرب کے لیے اس شر سے جو قریب ہے (اور وہ ہے) بچوں کی امارت اگر لوگ ان کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کو جہنم میں داخل کر دیں گے اور اگر وہ ان کی نافرمانی کریں گے تو وہ ان کی گردنیں مار دیں گے۔

(۳۸۳۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ أَبِي شبيب يُحَدِّثُ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : أَتَمَنَّى لِحَبِيبِي أَنْ يَقِلَّ مَالُهُ ، أَوْ يُعَجَّلَ مَوْتُهُ ، فَقَالُوا : مَا رَأَيْنَا مُتَمَنِّيًا مُحِبًّا لِحَبِيبِهِ ، فَقَالَ : أَخْشَى أَنْ يُدْرِكَكُمْ أُمَرَاءُ ، إِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ أَدْخَلُوكُمُ النَّارَ ، وَإِنْ عَصَيْتُمُوهُمْ قَتَلُوكُمْ ، فَقَالَ رَجُلٌ : أَخْبِرْنَا مَنْ هُمْ حَتَّى نَفْقَأَ أَعْيُنَهُمْ ، قَالَ شُعْبَةُ : أَوْ نَحْثُوَ فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ ، فَقَالَ : عَسَى أَنْ تُدْرِكُوهُمْ فَيَكُونُوا هُمُ الَّذِينَ يَفْقَئُونَ عَيْنَكَ ، وَيَحْثُونَ فِي وَجْهِكَ التُّرَابَ.

(۳۸۳۹۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا میں اپنے دوست کے لیے تمنا کرتا ہوں کہ اس کا مال کم ہو یا اسے جلدی موت آ جائے ان کے اصحاب نے کہا ہم نے نہیں دیکھا کہ اپنے محبوب کے لیے کوئی محب ایسی تمنا کرنے والا ہو تو انہوں نے ارشاد فرمایا مجھے یہ خوف ہے کہ تمہیں ایسے امراء پالیں کہ اگر تم ان کی اطاعت کرو تو وہ تمہیں جہنم میں داخل کر دیں اور اگر تم ان کی نافرمانی کرو تو وہ تمہیں قتل کر دیں ایک صاحب نے عرض کیا ہمیں بتلائیں وہ کون ہیں ہم ان کی آنکھیں پھوڑ دیں گے شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں (یہ الفاظ ہے) یا ہم ان کے چہروں پر مٹی ڈال دیں گے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ تم ان کے زمانے کو پاؤ پس وہی تیری آنکھ پھوڑیں گے اور تیرے چہرے میں مٹی ڈالیں گے۔

(۳۸۳۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : مَا أَحَدٌ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلاَّ وَأَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلاَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ : لاَ تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ. (ابو داؤد ۴۶۳۰۔ حاکم ۴۳۳)

(۳۸۳۹۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ اسے فتنہ پہنچے مگر یہ کہ مجھے اس کے بارے میں اندیشہ ہے سوائے محمد بن مسلمہ کے کیونکہ ان کے بارے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تجھے فتنہ نقصان نہیں دے گا۔

(۳۸۳۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَرْسَلَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنْ يَأْتِيَهُ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ، وَقَالَ :إِنْ هُوَ لَمْ يَأْتِنِي فَاحْمِلُوهُ ، فَأَتَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْتِيَهُ ، فَقَالُوا :إِنَّا قَدْ أُمِرْنَا إِنْ لَمْ تَأْتِهِ أَنْ نَحْمِلَكَ حَتَّى نَأْتِيَهُ بِكَ ، قَالَ :ارْجِعُوا إِلَيْهِ فَقُولُوا لَهُ :إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ وَخَلِيلِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلاَفٌ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاجْلِسْ فِي بَيْتِكَ وَاكْسِرْ سَيْفَكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ ، أَوْ يَدٌ خَاطِئَةٌ ، فَاتَّقِ اللَّهَ يَا عَلِيُّ وَلاَ تَكُنْ تِلْكَ الْيَدَ الْخَاطِئَةَ ، فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ :دَعُوهُ.

(۳۸۳۹۴) حضرت علی بن زید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ ان کے پاس آئیں اور ان کی طرف پیغام بھیجا اور کہا اگر وہ میرے پاس نہ آئیں تو ان کو اٹھا کر لے آنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ان کے پاس جانے سے انکار کر دیا انہوں نے کہا ہمیں حکم دیا گیا ہے اگر آپ نہ جائیں تو ہم آپ کو اٹھا کر ان کے پاس لے جائیں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ان کی طرف لوٹ جاؤ اور ان سے کہو آپ کے چچا کے بیٹے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کہ عنقریب فتنے اور تفرقے اور اختلاف ہوں گے جب یہ ہو جائے تو تو اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور اپنی تلوار توڑ دینا یہاں تک کہ تیرے پاس فیصلہ کرنے والی موت یا غلطی کرنے والا ہاتھ آ جائے اے علی اللہ سے ڈر اور ایسا نہ ہو کہ یہ غلطی کرنے والا ہاتھ ہو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے) وہ ان کے پاس آئے اور حضرت علی کو بتلایا انہوں نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔

(۳۸۳۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ أَشْيَاخٍ ، قَالُوا :قَالَ حُذَيْفَةُ :تَكُونُ فِتْنَةٌ ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَهَا تَوْبَةٌ وَجَمَاعَةٌ ، ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ لاَ تَكُونُ بَعْدَهَا تَوْبَةٌ وَلاَ جَمَاعَةٌ.

(۳۸۳۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فتنہ وقوع پذیر ہوگا پھر اس کے بعد توبہ ہوگی اور جماعت ہوگی پھر فتنہ وقوع پذیر ہوگا اس کے بعد نہ توبہ ہوگی اور نہ جماعت ہوگی (یعنی پہلے فتنے کے بعد توبہ ہوگی اور اجتماعیت قائم ہو جائے گی دوسرے کے بعد دونوں میں سے کچھ نہ ہوگا)

(۳۸۳۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَيْخٌ لَنَا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ بَشِيرُ بْنُ غَوْثٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :إِذَا كَانَتْ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِئَةٍ مَنَعَ الْبَحْرُ جَانِبَهُ ، وَإِذَا كَانَتْ سَنَةَ خَمْسِينَ وَمِئَةٍ مَنَعَ الْبَرُّ جَانِبَهُ ، وَإِذَا كَانَتْ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِئَةٍ ظَهَرَ الْخَسْفُ وَالْمَسْخُ وَالرَّجْفَةُ.

(۳۸۳۹۶) حضرت بشیر بن غوث سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب ایک سو پینتالیسواں سال ہوگا تو سمندر اپنی جانب کو روک لے گا اور جب ایک سو پچاسواں سال ہوگا تو خشکی اپنی جانب کو روک لے گی

اور جب ایک سو ساٹھواں سال ہوگا تو زمین میں دھنسنا اور چہروں کا بدلنا اور بھونچال ظاہر ہوں گے۔

(۳۸۳۹۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لَقِيَنِي رَاهِبٌ فِي الْفِتْنَةِ ، فَقَالَ :يَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، تَبَيَّنْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ ، أَوْ يَعْبُدُ الطَّاغُوتَ.

(۳۸۳۹۷) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا فتنے کے زمانے میں مجھے ایک راہب ملا میں نے کہا اے سعید بن جبیر تحقیق کرو کون اللہ کی عبادت کرتا ہے اور کون شیطان کی عبادت کرتا ہے۔

(۳۸۳۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :مَنْ تَرَكَ الطَّاعَةَ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ، وَمَنْ خَرَجَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَتِهِ ، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَتَهُ ، أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَتِهِ فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لاَ يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلاَ يَفِي لِذِي عَهْدٍ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْت مِنْهُ. (مسلم ۵۳۔ احمد ۳۰۶)

(۳۸۳۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس آدمی نے (امام کی) اطاعت کو ترک کردیا اور جماعت سے جدا ہوگیا پس وہ مرا تو جاہلیت کی موت مرا اور جو آدمی اندھے جھنڈے تلے نکلا غصے کرتے ہوئے اپنے اقارب کے لیے یا مدد کرتے ہوئے اپنے اقارب کی یا دعوت دیتے ہوئے اپنے اقارب کی طرف اس کا قتل جاہلیت کا قتل ہے جو آدمی میری امت پر خروج کرے ان کے نیکوں اور فاجروں کو مارے نہ مومن کو چھوڑے اور نہ کسی عہد والے کا عہد پورا کرے وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں ہوں۔

(۳۸۳۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَبَا قَتَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلاَّ أَهْلُهُ ، فَإِذَا اسْتَحَلُّوهُ فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ، ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةُ فَيُخَرِّبُونَ خَرَابًا لاَ يُعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمُ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ. (احمد ۲۹۱۔ احمد ۳۱۲)

(۳۸۳۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں ارشاد فرمایا ایک آدمی کی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور ہرگز نہیں حلال سمجھے گا بیت اللہ کو مگر اس آدمی کے گھر والے جب وہ اسے حلال سمجھ گئے تو عرب کے ہلاک ہونے والوں کے بارے میں مت پوچھو پھر حبشہ کے لوگ آئیں گے بیت اللہ کو ایسا ویران کریں گے کہ پھر اسے اس کے بعد آباد نہ کیا جائے گا اور وہی ہوں گے جو اسکا خزانہ نکالیں گے۔

(۳۸۴۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :حدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، لإِزَالَةُ الْجِبَالِ مِنْ مَكَانِهَا أَهْوَنُ مِنْ إِزَالَةِ مُلْكٍ مُؤَجَّلٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفُوا

بَيْنَهُمْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَادَتْهُمُ الضِّبَاعُ لَغَلَبَتْهُمْ.

(۳۸۴۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑ کر نکالا اور جان کو پیدا کیا پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانا آسان ہے مقرر بادشاہت کے ہٹانے سے جب ان کا آپس میں اختلاف ہوگا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر وہ بجو بھی ہوتے تو ان پر بھی غالب آجاتے۔

(٣٨٤٠١) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ النِّسَاءِ حَوْلَ الأَصْنَامِ. (بخاری ۷۱۱۶۔ مسلم ۲۲۳۰)

(۳۸۴۰۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عورتوں کی سرینیں بتوں کے گرد حرکت کریں گی۔

(٣٨٤٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ :تُوشِكُ الأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْقَوْمُ عَلَى قَصْعَتِهِمْ ، يُنْزَعُ الْوَهْنُ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ وَيُجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمْ وَتُحَبَّبُ إِلَيْكُمُ الدُّنْيَا ، قَالُوا :مِنْ قِلَّةٍ ، قَالَ :أَكْثَرُكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ. (احمد ۲۷۸۔ طیالسی ۹۹۲)

(۳۸۴۰۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ لوگ تمہارے خلاف ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گے جیسے لوگ اپنے پیالے کی طرف ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں وھن (دنیا کی محبت اور موت سے کراہت) تمہارے دشمنوں کے دلوں سے نکال لیا جائے گا اور تمہارے قلوب میں ڈال دیا جائے گا دنیا تمہارے نزدیک محبوب ہو جائے گی لوگوں نے عرض کیا ایسا قلت کی وجہ سے ہوگا ارشاد فرمایا تمہاری کثرت جھاگ کے برابر ہوگی سیلاب کے جھاگ کی طرح۔

(٣٨٤٠٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ:حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ: تَكُونُ فِتْنَةٌ فَيَقُومُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُونَ خَيْشُومَهَا حَتَّى تَذْهَبَ ، ثُمَّ تَكُونُ أُخْرَى فَيَقُومُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُونَ خَيْشُومَهَا حَتَّى تَذْهَبَ ، ثُمَّ تَكُونُ أُخْرَى فَيَقُومُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُونَ خَيْشُومَهَا حَتَّى تَذْهَبَ ، ثُمَّ تَكُونُ الْخَامِسَةُ دَهْمَاءُ مُجَلِّلَةٌ تنبثق فِي الأَرْضِ كَمَا ينبثق الْمَاءُ.

(۳۸۴۰۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ایک فتنہ وقوع پذیر ہوگا ایک جماعت اس کے مقابلے کے لیے کھڑی ہوگی اس فتنے کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا پھر دوسرا فتنہ وقوع پذیر ہوگا اس کے مقابلے میں لوگ کھڑے ہوں گے اس فتنے کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا پھر تیسرا فتنہ وقوع پذیر ہوگا لوگ اس کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے اس کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر چوتھا فتنہ وقوع پذیر ہوگا لوگ اس کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے اس کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا تم پر پانچواں فتنہ ہوگا سیاہ چھانے والا وہ زمین میں ایسے بہے گا جیسے پانی بہتا ہے۔

(٣٨٤٠٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا آلَ بَنِي تَمِيمٍ ، فَحَرَمَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَطَائَهُمْ سَنَةً ، ثُمَّ أَعْطَاهُمْ إِيَّاهُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ.

(۳۸۴۰۴) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں ایک آدمی نے ندا لگائی اے آلِ بنو تمیم! (جاہلیت کی ندا لگائی) تو حضرت عمر نے ان قبیلہ والوں کو ان کے عطیہ سے ایک سال کے لیے محروم کر دیا پھر اگلے سال ان کو عطیہ عطا فرمایا۔

(٣٨٤٠٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : مَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَلاَ يَطْعَنْ بِرُمْحٍ وَلاَ يَضْرِبْ بِسَيْفٍ وَلاَ يَرْمِ بِحَجَرٍ ، وَاصْبِرُوا فَإِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ. (طبرانی ۲۸۰۱)

(۳۸۴۰۵) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا: جو آدمی یہ زمانہ پائے تو نہ تیروں سے مارے اور نہ تلوار سے مارے اور نہ پتھر (کسی کی طرف) پھینکے اور صبر کرو بلاشبہ اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

(٣٨٤٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ، أَظَلَّتْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَظَلَّتْ ، وَاللهِ لَهِيَ أَسْرَعُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْفَرَسِ الْمُضَمَّرِ السَّرِيعِ ، الْفِتْنَةُ الْعَمْيَاءُ الصَّمَّاءُ الْمُشْبِهَةُ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا عَلَى أَمْرٍ وَيُمْسِي عَلَى أَمْرٍ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، وَلَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِكُلِّ الَّذِي أَعْلَمُ لَقَطَعْتُمْ ، عُنُقِي مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ عَبْدُ اللهِ إِلَى قَفَاهُ بِحَرْفِ كَفِّهِ يَحُزُّه ، وَيَقُولُ : اللَّهُمَّ لاَ يُدْرِكْ أَبَا هُرَيْرَةَ إِمْرَةُ الصِّبْيَانِ.

(۳۸۴۰۶) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہلاکت ہے، عرب کے لیے ایسی برائی سے جو قریب ہو چکی قریب ہوگی رب کعبہ کی قسم قریب ہوگی اللہ کی قسم وہ ان کو تیز رفتار دبلے گھوڑے سے بھی جلدی پہنچے گی۔ اندھا بہرا اشتباہ میں ڈالنے والا فتنہ ہوگا اس میں یک آدمی ایک امر پر جمع کرے گا اور دوسرے امر پر شام کرے گا اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا اس میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا اگر میں تم سے تمام وہ باتیں بیان کروں جو میں جانتا ہوں تو تم میری گردن یہاں سے کاٹ دو (یہ کہتے ہوئے) حضرت عبداللہ نے اشارہ کیا اپنی گدی کی طرف اپنی ہتھیلی کے کنارے سے اسے حرکت دیتے ہوئے اور فرمایا اے اللہ! ابوہریرہ کو بچوں کی امارت (کا زمانہ) نہ پالے۔

(٣٨٤٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ، قَدْ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ. (ابوداؤد ۴۲۴۸۔ احمد ۴۴۱)

(۳۸۴۰۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے عرب کے لیے ایسی برائی سے جو قریب ہو چکی (اس سے)

فلاح پائے گا وہ آدمی جس نے اپنے ہاتھ کو روکا۔

(۳۸٤۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُنَخَّلِ بْنِ غَضْبَانَ ، قَالَ : صَحِبْتُ عَاصِمَ بْنَ عَمْرٍو الْبَجَلِيَّ فَسَمِعْته يَقُولُ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِذَا فُتِحَ بَابُ الْمَغْرِبِ لَمْ يُغْلَقْ.

(۳۸۴۰۸) حضرت منخل بن غضبان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں حضرت عاصم بن عمرو بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا اے بھتیجے جب مغرب کا دروازہ کھول دیا جائے گا تو اسے بند نہیں کیا جائے گا۔

(۳۸٤۰۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخَارِقِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنِّي لاَ أَرَى هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ إِلاَّ ظَاهِرِينَ عَلَيْكُمْ لِتَفَرُّقِكُمْ عَنْ حَقِّكُمْ وَاجْتِمَاعِهِمْ عَلَى بَاطِلِهِمْ ، وَإِنَّ الإِمَامَ لَيْسَ بِشَاقٍّ شَعْرَةً ، وَإِنَّهُ يُخْطِءُ وَيُصِيبُ ، فَإِذَا كَانَ عَلَيْكُمْ إِمَامٌ يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ وَيَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ، وَإِنَّ النَّاسَ لاَ يُصْلِحُهُمْ إِلاَّ إِمَامٌ بَرٌّ ، أَوْ فَاجِرٌ ، فَإِنْ كَانَ بَرًّا فَلِلرَّاعِي وَلِلرَّعِيَّةِ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا عَبَدَ فِيهِ الْمُؤْمِنُ رَبَّهُ وَعَمِلَ فِيهِ الْفَاجِرُ إِلَى أَجَلِهِ ، وَإِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى سَبِّي ، وَعَلَى الْبَرَائَةِ مِنِّي ، فَمَنْ سَبَّنِي فَهُوَ فِي حِلٍّ مِنْ سَبِّي ، وَلاَ تَبَرَّؤُوا مِنْ دِينِي فَإِنِّي عَلَى الإِسْلاَمِ.

(۳۸۴۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا میں ان لوگوں کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ یہ تم پر غالب آجائیں گے تمہارے حق پر اختلاف اور ان کے باطل پر اجتماع کی وجہ سے اور امام مال کو پھاڑنے والا تو نہیں ہوتا بلاشبہ وہ غلطی بھی کرتا ہے اور درستگی تک بھی پہنچ جاتا ہے پس اگر تمہارے اوپر ایسا امام مقرر ہو جو رعایا میں انصاف کرے اور برابر تقسیم کرے پس اس کی بات سنو اور اطاعت کرو اور بلاشبہ لوگوں کی اصلاح نہیں کرتا مگر امام نیک ہو یا فاجر پس اگر وہ نیک ہے تو نگہبان اور رعایا کے لیے ہے اور اگر فاجر ہے اس کے زمانے میں مومن اپنے رب کی عبادت کرے گا اور فاجر اپنے مقررہ وقت تک عمل کرے گا اور بلاشبہ تم سے عنقریب مجھے برا بھلا کہنے اور مجھ سے براءت کا مطالبہ کیا جائے گا جس آدمی نے مجھے برا بھلا کہا تو میرے لیے بھی اس کو برا بھلا کہنا درست ہے اور میرے دین سے براءت کا اظہار نہ کرنا کیونکہ میں اسلام پر ہوں۔

(۳۸٤۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَمِرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ بِرِجَالٍ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ هَؤُلاَءِ يَتَوَعَّدُونَكَ فَفَرُّوا ، وَأَخَذْتُ هَذَا ، قَالَ : أَفَأَقْتُلُ مَنْ لَمْ يَقْتُلْنِي ، قَالَ : إِنَّهُ سَبَّكَ ، قَالَ : سُبَّهُ ، أَوْ دَعْ.

(۳۸۴۱۰) حضرت کثیر بن نمر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک آدمی چند آدمیوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا اور کہا میں نے ان کو دیکھا ہے کہ آپ کو دھمکی دے کر بھاگ رہے تھے اور میں نے اس کو پکڑ لیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا میں قتل کروں ایسے آدمی کو جس نے مجھے قتل نہیں کیا اس آدمی نے کہا اس نے آپ کو برا بھلا کہا ہے تو انہوں نے ارشاد فرمایا اسے برا بھلا کہو یا چھوڑ دو۔

(۳۸٤۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : كُنْتُ عَرِيفًا فِي زَمَانِ عَلِيٍّ ، قَالَ : فَأَمَرَنَا بِأَمْرٍ ، فَقَالَ : أَفَعَلْتُمْ مَا أَمَرْتُكُمْ ، قُلْنَا ، لاَ قَالَ : وَاللهِ لَتَفْعَلُنَّ مَا تُؤْمَرُنَّ بِهِ ، أَوْ لَيَرْكَبَنَّ أَعْنَاقَكُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

(۳۸۴۱۱) حضرت اعمش شمر سے اور وہ ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نگران تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان صاحب نے بتایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا اور ارشاد فرمایا بخدا تم ضرور بالضرور کرو گے وہ اعمال جن کا تمہیں حکم دیا جائے گا وگرنہ تمہاری گردنوں پر یہود و نصاریٰ کو سوار کر دیا جائے گا۔

(۳۸٤۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى وَعُبَيْدِ اللهِ ، وَابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لاَ نُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ ، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا ، لاَ نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ. (بخاری ۷۱۹۹۔ مسلم ۴۲)

(۳۸۴۱۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی سننے اور اطاعت پر تنگی میں اور سہولت میں خوشی میں اور زبردستی کی حالت میں اور ہم پر ترجیح دی جانے کی صورت میں اور اس بات پر کہ ہم حکومت والوں سے جھگڑا نہیں کریں گے اور اس بات پر کہ ہم حق بات کہیں گے جہاں پر ہم ہوں اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(۳۸٤۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، قَالَ : قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِجُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الأَنْصَارِيِّ : تَعَالَ حَتَّى أُخْبِرَكَ مَاذَا لَكَ وَمَاذَا عَلَيْكَ ، السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ ، وَأَنْ تَقُولَ بِلِسَانِكَ ، وَأَنْ لاَ تُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ إِلاَّ أَنْ تَرَى كُفْرًا بَوَاحًا.

(۳۸۴۱۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضرت جنادہ بن ابوامیہ انصاری سے فرمایا آؤ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ کیا تمہارے لیے ہے اور کیا تم پر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا اپنی تنگی اور آسانی میں اور خوشی میں اور ناپسندیدگی کی حالت میں اور تم پر ترجیح دی جانے کی صورت میں اور یہ کہ تو اپنی زبان سے کہے اور نہ تو جھگڑا کر حکومت والوں سے مگر یہ کہ تو دیکھے واضح کفر کو۔

(۳۸٤۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بن أبى حازم عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَالَ ذُو عَمْرٍو : يَا جَرِيرُ ، إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ ، لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ ، إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ غَضِبْتُمْ غَضَبَ الْمُلُوكِ وَرَضِيتُمْ رِضَا الْمُلُوكِ.

(۳۸۴۱۴) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت ذوعمرو نے فرمایا اے جریر آپ کو مجھ پر شرافت حاصل ہے

اور میں آپ کو ایک خبر دینے والا ہوں تم اے عرب کی جماعت! مسلسل تم خیر پر رہو گے جب تک تم ایسے رہو گے کہ جب ایک امیر فوت ہوگا تو دوسرے کو امیر بنا لو گے جب یہ امارت تلوار کے ذریعے سے حاصل ہوگی تو تم غصہ کرو گے بادشاہوں کے غصہ کی طرح اور تم راضی ہو گے بادشاہوں کے راضی ہونے کی طرح۔

(٣٨٤١٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمْ أَنْبِيَاؤُهُمْ ، كُلَّمَا ذَهَبَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِي ، وَإِنَّهُ لَيْسَ كَائِنًا فِيكُمْ نَبِيٌّ بَعْدِي ، قَالُوا : فَمَا يَكُونُ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : تَكُونُ خُلَفَاءُ وَتَكْثُرُ ، قَالُوا : فَكَيْفَ نَصْنَعُ ، قَالَ : أَوْفُوا بَيْعَةَ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ ، أَدُّوا الَّذِي عَلَيْكُمْ فَسَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِي عَلَيْهِمْ.

(مسلم ۴۲-۱۴۷۱- ابن ماجہ ۲۸۷۱)

(۳۸۴۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ بنی اسرائیل کی قیادت ان کے انبیاء علیہم السلام کرتے تھے جب بھی کوئی نبی علیہ السلام دنیا سے چلے جاتے دوسرے نبی علیہ السلام ان کے نائب ہو جاتے اور بلاشبہ میرے بعد تمہارے اندر کوئی نبی نہیں ہوگا صحابہ کرام نے عرض کیا کیا ہوگا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے صحابہ کرام نے عرض کیا ہم کیسے معاملے کریں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ایک کے بعد دوسرے کی بیعت کو پورا کرو اور جو تم پر لازم ہو اس کو ادا کرنا اور جو ان پر لازم ہے وہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔

(٣٨٤١٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ : قَامَ سَلَمَةُ الْجُعْفِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْت إِنْ كَانَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْدِكَ قَوْمٌ يَأْخُذُونَنَا بِالْحَقِّ وَيَمْنَعُونَ حَقَّ اللهِ ، قَالَ : فَلَمْ يُجِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ، قَالَ : ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَلَمْ يُجِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ، ثُمَّ قَامَ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ فَاسْمَعُوا لَهُمْ وَأَطِيعُوا. (طبرانی ۶۳۲۲)

(۳۸۴۱۶) حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت سلمہ جعفی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتلائیں کہ اگر آپ کے بعد ہم پر ایسے لوگ ہوں جو ہم سے حق لے لیں اور اللہ کا حق روکتے ہوں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا کچھ بھی جواب نہ دیا راوی فرماتے ہیں پھر دوسری مرتبہ کھڑے ہوئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان پر وہ لازم ہے جو وہ بوجھ لادے گئے اور تم پر لازم ہے جو تم بوجھ لادے گئے ہو پس ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

(٣٨٤١٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۱۹۹۵)

(۳۸۴۱۷) حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اسی (مذکورہ روایت) کی مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

(۳۸٤۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَظَلَّتْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، أَنْجَى النَّاسِ فِيهَا صَاحِبُ شَاهِقَةٍ ، يَأْكُلُ مِنْ رِسْلِ غَنَمِهِ ، أَوْ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ الدَّرْبِ آخِذٌ بِعَنَانِ فَرَسِهِ ، يَأْكُلُ مِنْ فِيءِ سَيْفِهِ. (حاکم ۴۳۲)

(۳۸۴۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تمہارے قریب ہوں گے فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ان فتنوں میں لوگوں میں سب سے زیادہ نجات پانے والا پہاڑ کی چوٹی پر رہنے والا وہ شخص ہے جو اپنی بکریوں کے ریوڑ سے غذا حاصل کرتا ہے یا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے اپنی تلوار کی غنیمت سے کھاتا ہے۔

(۳۸٤۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ ، قَالَ : قُلْتُ : لاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمُوتَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ أَجَلِي.

(۳۸۴۱۹) حضرت ابوصالح رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر تم سے ہوسکتا ہے کہ تجھے موت آجائے تو مر جانا ابوصالح نے فرمایا میں نے عرض کیا میں مرنے کی طاقت نہیں رکھتا اپنی مقرر مدت آنے سے پہلے۔

(۳۸٤۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ ، قَالَ : تُعْطُونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ. (بخاری ۳۶۰۳۔ مسلم ۱۴۷۲)

(۳۸۴۲۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ عنقریب میرے بعد (تم پر دوسروں کو) ترجیح ہوگی اور ایسے امور ہوں گے جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو راوی نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جو یہ صورتحال پالے اسے آپ کیا حکم دیتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو تم پر ہے اسے تم دو اور جو تمہارے لیے ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

(۳۸٤۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ : أَيُّهَا النَّاسُ ، أَيُّ يَوْمٍ هَذَا ، قَالُوا : يَوْمٌ حَرَامٌ ، قَالَ : فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا ، قَالُوا : بَلَدٌ حَرَامٌ ، قَالَ : فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا ، قَالُوا : شَهْرٌ حَرَامٌ ، قَالَ : فَإِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ، ثُمَّ أَعَادَهَا مِرَارًا ، قَالَ : ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْت مِرَارًا ، قَالَ : يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَاللهِ ، إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى رَبِّهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَلاَ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

(بخاری ۱۷۳۹۔ ترمذی ۲۱۹۳)

(۳۸۴۲۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا اے لوگو یہ کونسا دن ہے لوگوں نے عرض کیا یوم حرام (حرمت والا دن) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا یہ کونسا شہر ہے لوگوں نے عرض کیا حرمت والا شہر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں نے عرض کیا حرمت والا مہینہ ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا بلاشبہ تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں تمہارے اس دن کی حرمت کی طرح اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں پھر اس فرمان کو کئی مرتبہ دہرایا پھر اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھایا اور ارشاد فرمایا اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا یہ فرمان کئی مرتبہ دہرایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے رب سے مناجات تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: یہ پیغام حاضر غائب کو پہنچائے میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(٣٨٤٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَ كَعْبٍ فِي سَفِينَةٍ ، فَقَالَ لِكَعْبٍ ذَاتَ يَوْمٍ : يَا كَعْبُ ، أَتَجِدُ هَذِهِ فِي التَّوْرَاةِ كَيْفَ تَجْرِي وَكَيْفَ وَكَيْفَ ؟ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ : لاَ تَسْخَرْ مِنَ التَّوْرَاةِ ، فَإِنَّهَا كِتَابُ اللهِ ، وَإِنَّ مَا فِيهَا حَقٌّ ، قَالَ : فَعَادَ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثم عَادَ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : لاَ وَلَكِنْ أَجِدُ فِيهَا ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ أَشَطَّ النَّابِ يَنْزُو فِي الْفِتْنَةِ كَمَا يَنْزُو الْحِمَارُ فِي قَيْدِهِ فَاتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَكُنْ أَنْتَ هُوَ قَالَ مُحَمَّدٌ : فَكَانَ هُوَ.

(۳۸۴۲۲) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت محمد بن ابی حذیفہ کشتی میں حضرت کعب احبار کے ساتھ تھے حضرت محمد بن ابی حذیفہ نے حضرت کعب سے ایک دن کہا اے کعب کیا ہم اس (یعنی کشتی) کے بارے میں تورات کے اندر پاتے ہیں کہ کیسے چلتی ہے اور کیسے اور کیسے؟ ان سے کعب احبار نے فرمایا تورات کے بارے میں مذاق نہ کرو یہ اللہ کی کتاب ہے اور اس میں جو ہے وہ حق ہے راوی کہتے ہیں حضرت محمد بن ابی حذیفہ نے دوبارہ دہرایا حضرت کعب نے اسی طرح ارشاد فرمایا پھر انہوں نے اس بات کو دہرایا حضرت کعب نے ان سے یہی فرمایا نہیں لیکن اس میں یہ پاتا ہوں کہ بلاشبہ قریش میں سے ایک آدمی ہوگا زائد نوکیلے دانت والا وہ فتنے میں ایسے کودے گا جیسے گدھا اپنی رسی میں کودتا ہے پس اللہ سے ڈر اور تو وہ آدمی نہ بن محمد بن سیرین راوی فرماتے ہیں وہ وہی تھے۔

(٣٨٤٢٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاعٍ ، قَالَ : ذَكَرْتُ الْفِتْنَةَ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : ادْخُلْ بَيْتَكَ ، فَإِنْ دُخِلَ عَلَيْكَ فَكُنْ كَالْبَعِيرِ الثَّفَالِ ، لاَ يَنْبَعِثُ إِلاَّ كَارِهًا وَلاَ يَمْشِي إِلاَّ كَارِهًا.

(۳۸۴۲۳) حضرت عبداللہ بن رواع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس فتنے کا تذکرہ کیا گیا ارشاد فرمایا اپنے گھر میں داخل ہو جانا اور اگر گھر میں تجھ پر کوئی داخل ہو جائے تو سست رفتار اونٹ کی طرح ہو جانا جو اٹھتا نہیں مگر زبردستی اور نہیں چلتا مگر زبردستی۔

(۳۸٤۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ، قَالَ : قَاعَدَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجَرَعَةِ ، قَالَ : وَكَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ بَعَثَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ عَلَى الْكُوفَةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَأَدْرَكُوهُ ، قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : إِنَّا عَلَى السُّنَّةِ ، فَقَالَ : لَسْتُمْ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّى يُشْفِقَ الرَّاعِي وَتُنْصَحُ الرَّعِيَّةُ.

(۳۸۴۲۴) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جرعہ والے دن ہمارے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب ہمارے ساتھ بیٹھے راوی نے فرمایا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو کوفہ پر امیر بنا کر بھیجا تھا (اور کوفہ والے ان کی امارت سے نکل چکے تھے) کوفہ والے نکلے اور ان صحابی رضی اللہ عنہ کو پالیا انہوں نے فرمایا ان میں سے ایک نے (ان صحابی رضی اللہ عنہ کے سامنے) کہا ہم سنت پر ہیں ان صحابی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تم سنت پر نہیں ہو یہاں تک کہ امیر ونگران شفقت کریں اور رعایا خیر خواہی کرے۔

(۳۸٤۲٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ ، وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ. (بخاری ۳۳۴۷۔ مسلم ۱۲۰۸)

(۳۸۴۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا آج یاجوج و ماجوج کی دیوار سے اس کی مثل کھول دیا گیا ہے اور وہب راوی نے اپنے ہاتھ سے نوے کا عدد بنایا (ابن الاثیر کے بیان کے مطابق ان کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی کا سرا انگوٹھے کی جڑ میں لگا کر ملایا جائے یہاں تک کہ درمیانی فاصلہ تھوڑا رہ جائے۔

(۳۸٤۲٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ يُجْبَ لَكُمْ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ ، قَالُوا : وَمَتَى يَكُونُ ذَلِكَ ؟ قَالَ : إِذَا نَقَضْتُمُ الْعَهْدَ شَدَّدَ اللَّهُ قُلُوبَ الْعَدُوِّ عَلَيْكُمْ فَامْتَنَعُوا مِنْكُمْ.

(۳۸۴۲۶) حضرت ابو حکیم رحمہ اللہ جو آزاد کردہ ہیں محمد بن اسامہ رحمہ اللہ کے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے لیے نہ دینار واجب کیا جائے گا اور نہ درہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ کب ہوگا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب تم عہد توڑو گے اللہ تمہارے دلوں کو تم پر سخت کردیں گے پس وہ تم سے روک لیں گے۔

(۳۸٤۲۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ لِلرَّجُلِ أَحْمِرَةٌ يَحْمِلُ عَلَيْهَا إِلَى الشَّامِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا.

(۳۸۴۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا (جس میں) کسی آدمی کے لیے گدھے ہوں گے ان پر سوار ہو کر شام کی طرف جانا اسے زیادہ محبوب ہوگا دنیاوی ساز و سامان میں سے کسی سامان سے۔

(٣٨٤٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :إِذَا كَانَتْ سَنَةُ سِتٍّ وَثَلاَثِينَ وَمِئَةٍ وَلَمْ تَرَوْا آيَةً فَالْعَنُونِي فِي قَبْرِي.

(۳۸۴۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جب ایک سو چھتیسواں سال ہوگا اور تم کوئی نشانی نہ دیکھو تو مجھ پر میری قبر میں لعنت کرنا۔

(٣٨٤٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:الآيَاتُ خَرَزٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْكٍ انْقَطَعَ السِّلْكُ فَيَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(حاكم ۴۷۳۔ احمد ۲۱۹)

(۳۸۴۲۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نشانیاں لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں جب لڑی ٹوٹ جائے تو وہ موتی ایک دوسرے کے پیچھے گر پڑتے ہیں۔

(٣٨٤٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَانْتَجَتْ مُهْرًا عِنْدَ أَوَّلِ الآيَاتِ مَا رَكِبَ الْمُهْرَ حَتَّى يَرَى آخِرَهَا.

(۳۸۴۳۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اگر کوئی آدمی اللہ کے راستے میں (خروج کے لیے) کسی گھوڑے کو پالے وہ بچھڑا جنے نشانیوں میں سے پہلی نشانی کے وقت اس بچھڑے پر سوار نہیں ہوگا یہاں تک کہ آخری نشانی کو بھی دیکھ لے گا۔

(٣٨٤٣١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِذَا رَأَيْتُمْ أَوَّلَ الآيَاتِ تَتَابَعَتْ.

(۳۸۴۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جب تم نشانیوں میں سے پہلی نشانی دیکھو گے تو دوسری لگا تار وقوع پذیر ہوں گی۔

(٣٨٤٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَسَافَدَ النَّاسُ فِي الطُّرُقِ تَسَافُدَ الْحَمِيرِ.

(حاكم ۴۵۵۔ ابن حبان ۶۷۶۷)

(۳۸۴۳۲) حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ راستوں میں جفتی کریں گے گدھے کے جفتی کرنے کی طرح۔

(٣٨٤٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ :الْقَتْلُ. (بخاری ۷۰۶۱۔ مسلم ۲۰۵۷)

(۳۸۴۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمانہ قریب ہو جائے گا اور علم کم ہو جائے گا اور بخل ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج کثرت سے ہو جائے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کیا چیز ہے ارشاد فرمایا قتل۔

(٣٨٤٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : كَيْفَ عَيْشُكُمْ فَقُلْنَا :أَخْصَبُ قَوْمٍ مِنْ قَوْمٍ يَخَافُونَ الدَّجَّالَ ، قَالَ :مَا قَبْلَ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ عَلَيْكُمُ الْهَرْجُ ، قُلْتُ :وَمَا الْهَرْجُ ، قَالَ :الْقَتْلُ ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَقْتُلُ أَبَاهُ.

(۳۸۴۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے پوچھا تمہاری زندگی کیسی ہے ہم نے عرض کیا کہ ان لوگوں میں سے جو دجال سے ڈرتے ہیں ان میں ہم سب سے زیادہ سرسبز و شادابی والے لوگ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس چیز کا مجھے تمہارے بارے میں دجال سے پہلے زیادہ خوف ہے وہ ہرج ہے مسروق فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ہرج کیا چیز ہے ارشاد فرمایا قتل یہاں تک کہ آدمی اپنے باپ کو قتل کرے گا۔

(٣٨٤٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :وَلاَ يُحَدِّثُكُمْ بَعْدِي أَحَدٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ ، وَأَنْ تُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ.

(بخاری ۸۱۔ مسلم ۲۰۵۶)

(۳۸۴۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت ظاہر ہو جائے گی شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر ہو جائے گا مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں کثرت سے ہو جائیں گی۔

(٣٨٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ وَمِسْعَرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : إِنَّكُمُ ابْتُلِيتُمْ بِفِتْنَةِ الضَّرَّاءِ فَصَبَرْتُمْ ، وَسَتُبْتَلَوْنَ بِفِتْنَةِ السَّرَّاءِ ، وَإِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَاءِ إِذَا سُوِّرْنَ الذَّهَبَ وَلَبِسْنَ رَيْطَ الشَّامِ فَأَتْعَبْنَ الْغَنِيَّ وَكَلَّفْنَ الْفَقِيرَ مَا لاَ يَجِدُ. (ابن المبارک ۷۸۵)

(۳۸۴۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یقیناً تمہیں تنگی کے فتنے میں آزمایا جائے گا پس صبر کرنا اور عنقریب تمہیں آسانی کے فتنے میں آزمایا جائے گا اور بلاشبہ جن چیزوں کا مجھے تم پر خوف ہے ان میں سے سب سے زیادہ خوف عورتوں کے فتنے سے ہے جب ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ شام کا باریک کپڑا پہنیں گی مالدار کو تھکا دیں گی اور فقیر کو ایسی چیزوں کا ذمہ دار ٹھہرائیں گی جو اس کے پاس نہیں ہوں گی۔

(۳۸٤۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَرَكْتُ عَلَى أُمَّتِي بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

(۳۸۴۳۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے بعد اپنی امت میں کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کے لیے زیادہ نقصان دہ ہو عورتوں کے مقابلے میں۔

(۳۸٤۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا ذُكِرَ مِنَ الآيَاتِ فَقَدْ مَضَى إِلاَّ أَرْبَعٌ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الأَرْضِ وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ ، قَالَ : وَالآيَةُ الَّتِي تُخْتَتَمُ بِهَا الأَعْمَالُ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِ اللهِ عزوجل : ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ الآيَةَ. (طبرانی ۱۰۱)

(۳۸۴۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا جو نشانیاں ذکر کی گئی ہیں وہ گزر گئیں سوائے چار کے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دجال (کا نکلنا) اور زمین کا جانور اور یاجوج ماجوج کا نکلنا ارشاد فرمایا جس پر اعمال ختم ہو جائیں گے وہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے کیا تم نے اللہ عزوجل کا ارشاد نہیں سنا کہ جس دن تیرے پروردگار کی کوئی نشانی تیرے پاس آئے گی تو ایسے آدمی کو جو ایمان نہیں لایا ہوگا ایمان لانا نفع نہیں دے گا (آیت کے اخیر تک)

(۳۸٤۳۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : زَعَمَ الْحَسَنُ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يُرِيَهُ الدَّابَّةَ ، قَالَ : فَخَرَجَتْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ يَرَى وَاحِدٌ مِنْ طَرَفَيْهَا ، قَالَ : فَقَالَ : رَبِّ رُدَّهَا ، فَرُدَّتْ.

(۳۸۴۳۹) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ اسے وہ جانور دکھا دے فرمایا کہ وہ جانور تین دن نکلا اس کی ایک جانب بھی دکھائی نہ دی حسن نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب اسے واپس کر دیں پس وہ واپس لوٹا دیا گیا۔

(۳۸٤٤۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُضْرَبَ فِيهَا رِجَالٌ ، ثُمَّ تَخْرُجُ الثَّالِثَةَ عِنْدَ أَعْظَمِ مَسَاجِدِكُمْ ، فَتَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ عِنْدَ رَجُلٍ فَتَقُولُ : مَا يَجْمَعُكُمْ عِنْدَ عَدُوِّ اللهِ ، فَيَبْتَدِرُونَ فَتَسِمُ الْكَافِرَ حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَيْنِ لَيَتَبَايَعَانِ ، فَيَقُولُ هَذَا : خُذْ يَا مُؤْمِنُ ، وَيَقُولُ هَذَا : خُذْ يَا كَافِرُ. (نعیم ۱۸۵۱)

(۳۸۴۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ایک جانور قیامت سے پہلے دو مرتبہ نکلے گا یہاں تک کہ اس کے نکلنے کے موقع پر مردوں کو مارا جائے گا پھر تیسری مرتبہ نکلے گا تمہاری مساجد میں سے سب سے بڑی مسجد کے لوگوں کے پاس آئے گا اس حال میں کہ وہ ایک آدمی کے پاس مجتمع ہوں گے پس وہ جانور کہے گا تمہیں اللہ کے دشمن کے پاس کس نے جمع کیا ہے لوگ جلدی

کریں گے وہ جانور کافر پر نشانی لگائے گا یہاں تک کہ دو آدمی آپس میں خرید و فروخت کا معاملہ کریں گے ایک کہے گا لے یہ لے لے اے مومن اور دوسرا کہے گا لے لے اے کافر۔

(۳۸۴۴۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ جَبَلِ جِيَادٍ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَالنَّاسُ بِمِنًى ، قَالَ : فَلِذَلِكَ حُيِّيَ سَابِقُ الْحَاجِّ إِذَا جَاءَ بِسَلاَمَةِ النَّاسِ.

(۳۸۴۴۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ایک جانور نکلے گا جیاد پہاڑ کی جانب سے ایام تشریق میں جبکہ لوگ منی میں ہوں گے انہوں نے فرمایا یہی وجہ ہے حاجیوں میں سب سے پہلے آنے والے کو دعا دی جاتی ہے جبکہ وہ لوگوں کو سلامتی کے ساتھ لے آئے۔

(۳۸۴۴۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ صَدْعٍ فِي الصَّفَا جَرْيَ الْفَرَسِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ يَخْرُجُ ثُلُثُهَا.

(۳۸۴۴۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا صفا کی دراڑ سے ایک جانور نکلے گا گھوڑے کے تین دن دوڑنے کے بقدر وقت میں اس کا ایک تہائی حصہ نہیں نکلے گا۔

(۳۸۴۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ : جَلَسَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ ، عَنِ الآيَاتِ ، أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، فَانْصَرَفَ النَّفَرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَحَدَّثُوهُ بِالَّذِي سَمِعُوهُ مِنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فِي الآيَاتِ ، أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا ، قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ ؛ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ أَوَّلَ الآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، أَوْ خُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى ، وَأَيَّتُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ : وَأَظُنُّ أَوَّلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَذَاكَ أَنَّهَا كُلَّمَا غَرَبَتْ أَتَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَسَجَدَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ فِي الرُّجُوعِ فَأُذِنَ لَهَا فِي الرُّجُوعِ حَتَّى إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُعَ مِنْ مَغْرِبِهَا أَتَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَسَجَدَتْ وَاسْتَأْذَنَتْ فَلَمْ يُرَدَّ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ ، ثُمَّ تَعُودُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي الرُّجُوعِ فَلاَ يُرَدُّ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ ، ثُمَّ تَعُودُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي الرُّجُوعِ فَلاَ يُرَدُّ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ ، حَتَّى إِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْهَبَ ، وَعَرَفَتْ أَنَّهَا لَوْ أُذِنَ لَهَا لَمْ تُدْرِكَ الْمَشْرِقَ ، قَالَتْ : رَبِّ ، مَا أَبْعَدَ الْمَشْرِقُ ، قالت رب : مَنْ لِي بِالنَّاسِ ، حَتَّى إِذَا أَضَاءَ الأُفُقُ كَأَنَّهُ طَوْقٌ اسْتَأْذَنَتْ فِي الرُّجُوعِ ، قِيلَ لَهَا : مَكَانَكِ فَاطْلُعِي ، فَطَلَعَتْ عَلَى النَّاسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، ثُمَّ تَلاَ عَبْدُ اللهِ هَذِهِ الآيَةَ وَذَلِكَ : ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ .

(۳۸۴۴۳) حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تین آدمی مسلمانوں میں سے مروان بن حکم کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے ان سے سنا نشانیوں کے متعلق بیان کر رہے تھے کہ نشانیوں میں سے پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے وہ لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور جو مروان بن حکم سے نشانیوں سے متعلق سنا تھا وہ حضرت عبداللہ سے بیان کیا کہ پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مروان نے کوئی بات بیان نہیں کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پہلی نشانی نشانیوں میں سے نکلنے میں سورج کا طلوع ہونا ہے مغرب سے یا جانور کا نکلنا ہے لوگوں پر چاشت کے وقت اور ان دونوں نشانیوں میں سے جو بھی دوسری نشانی سے پہلے ہوگی دوسری اس کے پیچھے قریب ہی واقع ہو جائے گی پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کتابیں پڑھتے تھے کہ میرا گمان ہے کہ ان دونوں نشانیوں سے پہلی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہوگی اور یہ اس وجہ سے کہ جب بھی وہ غروب ہوتا ہے عرش کے نیچے آتا ہے اور دوبارہ طلوع کی اجازت چاہتا ہے اسے دوبارہ طلوع کی اجازت دے دی جاتی ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ سورج مغرب سے طلوع ہو وہ عرش کے نیچے آئے گا اور سجدہ ریز ہوگا واپسی کی اجازت چاہے گا اسے کوئی جواب نہیں دیا جائے گا پھر لوٹے گا اور واپسی کی اجازت مانگے گا اسے کوئی جواب نہیں دیا جائے گا پھر لوٹے گا اور واپسی کی اجازت مانگے گا اسے کوئی جواب نہیں دیا جائے گا یہاں تک جب رات کا جتنا حصہ اللہ چاہیں گے گزر جائے گا اور سورج یہ جان لے گا کہ اگر اسے اجازت دی گئی تو وہ مشرق تک نہیں پہنچ سکے گا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب مشرق کتنی ہی دور ہے سورج عرض کرے گا اے میرے رب کون ہے میرے لیے لوگوں میں سے یہاں تک کہ جب افق روشن ہوگا گویا کہ طوق ہے واپسی کی اجازت چاہے گا اس سے کہا جائے گا تم پر لازم ہے تمہارا مقام طلوع ہو پس وہ طلوع ہوگا لوگوں پر مغرب سے پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت تلاوت کی جس دن تیرے پروردگار کی کوئی نشانی آئیگی اس دن کسی ایسے شخص کا ایمان کارآمد نہیں ہوگا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ کسی نیک عمل کی کمائی نہ کی ہو۔

(٣٨٤٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :أَحْصُوا كُلَّ مَنْ تَلَفَّظَ بِالإِسْلاَمِ ، قَالَ :قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، تَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّ مِئَةٍ إِلَى السَّبْعِمِئَةِ ، فَقَالَ :إِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا ، قَالَ :فَابْتُلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا مَا يُصَلِّي إِلاَّ سِرًّا. (مسلم ۱۳۱۔ احمد ۳۸۴)

(۳۸۴۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہر اسلام کا اقرار کرنے والے کو شمار کرو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے بارے میں خوف کرتے ہیں اور ہم چھ سو سے سات سو تک ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا یقیناً تم نہیں جانتے شاید کہ تمہیں آزمایا جائے راوی فرماتے ہیں ہم آزمائے گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی نماز نہیں پڑھ سکتا تھا سوائے چھپ کر۔

(٣٨٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عن أبي وائل ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَنْ يُرْسَلَ عَلَيْكُمْ

الشَّرُّ فَرَاسِخَ إِلاَّ مَوْتَةٌ فِي عُنُقِ رَجُلٍ يَمُوتُهَا ، وَهُوَ عُمَرُ. (نعیم ۵۳)

(۳۸۴۴۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں ہے تمہارے درمیان اور اس بات کے درمیان کہ تم پر ہمیشہ برائی بھیج دی جائے مگر موت اس آدمی کی گردن میں جوان برائیوں کو ختم کرتا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۸۴۴٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : مَا أَعْرِفُ شَيْئًا إِلاَّ الصَّلاَةَ.

(۳۸۴۴٦) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں کوئی چیز نہیں پہچانتا سوائے نماز کے۔

(۳۸۴٤۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَ يَبِيعُ الطَّعَامَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ عَلَى جُوخَا أَتَى أَبَا مَسْعُودٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ : مَا شَأْنُ سَيْفِكَ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ قَالَ: أَمَّرَنِي عُثْمَان عَلَى جُوخَا ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَتَخْشَى أَنْ تَكُونَ هَذِهِ فِتْنَةٌ ، حِينَ طَرَدَ النَّاسُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ ، قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ : أَمَا تَعْرِفُ دِينَكَ يَا أَبَا مَسْعُودٍ ، قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ مَا عَرَفْتَ دِينَكَ ، إِنَّمَا الْفِتْنَةُ إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ فَلَمْ تَدْرِ أَيَّهُمَا تَتَّبِعُ ، فَتِلْكَ الْفِتْنَةُ.

(۳۸۴۴۷) حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم سے ایک صاحب نے بیان کیا جو گندم فروخت کرتے تھے انہوں نے فرمایا جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بغداد کے صوبے میں آئے تو حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہاری تلوار کی کیا حالت ہے اے ابوعبداللہ انہوں نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے اس صوبے پر امیر مقرر کیا ہے انہوں نے فرمایا اے ابوعبداللہ کیا تمہیں اس کا خوف ہے کہ یہ فتنہ ہو جبکہ لوگوں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو نکال دیا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا تم اپنے دین کو نہیں جانتے اے ابومسعود انہوں نے فرمایا کیوں نہیں تو پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ تمہیں فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا جب تک تم اپنے دین کو پہچانتے ہو فتنہ تو اس وقت ہے جب حق اور باطل تم پر مشتبہ ہو جائے اور تمہیں پتہ نہ چلے کہ دونوں میں سے کس کی پیروی کرو بس یہ فتنہ ہے۔

(۳۸٤٤۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا أَدْرَكَتِ الْفِتْنَةُ أَحَدًا مِنَّا إِلاَّ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ فِيهِ لَقُلْتُ فِيهِ إِلاَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ.

(۳۸۴۴۸) حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک صاحب نے فرمایا ہم میں سے کسی کو بھی فتنہ نہیں پاتا مگر یہ کہ اگر میں چاہوں تو اس کے بارے میں کچھ کہہ سکتا ہوں سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔

(۳۸٤٤۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ: أيها الناس إِنَّ هَذَا السُّلْطَانَ قَدِ ابْتُلِيتُمْ بِهِ، فَإِنْ عَدَلَ كَانَ لَهُ الأَجْرُ وَعَلَيْكُمُ الشُّكْرُ، وَإِنْ جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْوِزْرُ وَعَلَيْكُمُ الصَّبْرُ.

(۳۸۴۴۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اے لوگو! بلاشبہ یہ بادشاہ اس کی تمہارے ذریعہ آزمائش کی جارہی ہے

اگر وہ عدل کرے گا تو اس کے لیے اجر ہوگا اور تم پر لازم ہوگا شکر اور اگر وہ ظلم کرے گا تو اس پر گناہ ہوگا اور تم پر لازم ہوگا صبر۔

(٣٨٤٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ الحسن عن عُتَيٍّ ، قَالَ :قَالَ لِي أُبَيٌّ :هَلَكَ أَهْلُ هَذِهِ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هَلَكُوا وَأَهْلَكُوا كَثِيرًا ، أَمَا وَاللهِ مَا عَلَيْهِمْ آسِي وَلَكِنْ عَلَى مَنْ يَهْلَكُونَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه السلام. (نسائی ٨٨٢- ابن خزیمة ١٥٧٣)

(۳۸۴۵۰) حضرت عتی ؒ سے روایت ہے فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابی نے فرمایا اس مقام پر اہل حل وعقد (مراد امراء ہیں) ہلاک ہوں گے کعبہ کے رب کی قسم ہلاک ہوں گے اور بہت ساروں کو ہلاک کردیا باقی اللہ کی قسم مجھے ان پر افسوس نہیں ہے لیکن ان پر ہے جو امت محمد ﷺ سے ہلاک ہوں گے۔

(٣٨٤٥١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِءَ ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفَلاَ نُقَاتِلُهُمْ ، قَالَ :لاَ ، مَا صَلَّوْا.

(ترمذی ٢٢٦٥- احمد ٢٩٥)

(۳۸۴۵۱) حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب امراء ہوں گے جن کو تم بھلائی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے جس آدمی نے انکار کیا وہ بری ہوگیا جس آدمی نے ناپسند کیا وہ بھی محفوظ ہوگیا۔ لیکن وہ آدمی جو راضی ہوا اور پیروی کی صحابہ ؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں۔

(٣٨٤٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :لَتُؤْخَذَنَّ الْمَرْأَةُ فَلَيُبْقَرَنَّ بَطْنُهَا ، ثُمَّ لَيُؤْخَذَنَّ مَا فِي الرَّحِمِ فَلَيُنْبَذَنَّ مَخَافَةَ الْوَلَدِ.

(۳۸۴۵۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عورت کو پکڑا جائے گا اور اس کے پیٹ کو پھاڑا جائے گا اور اولاد کے خوف سے اس کے رحم میں موجود جنین کو پھینک دیا جائے گا۔

(٣٨٤٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :يَا وَيْحَه ، يُخْلَعُ وَاللهِ كَمَا يُخْلَعُ الْوَظِيفُ ، يَا وَيْلَتَاهُ ، يُعْزَلُ كَمَا يُعْزَلُ الْجَدْيُ.

(۳۸۴۵۳) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے اس کے لیے جسے الگ کردیا جائے گا اللہ کی قسم جیسا کہ جانور کی پنڈلی کو الگ کردیا جاتا ہے۔ اور ہلاکت ہے اس پر جسے معزول کردیا جائے گا بکری کے بچے کے ہٹانے کی طرح۔

(٣٨٤٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ،

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعِبَادَةُ فِي الْفِتْنَةِ كَالْهِجْرَةِ إِلَيَّ.

(طبرانی ۴۹۲)

(۳۸۴۵۴) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔

(٣٨٤٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَقْنَعِ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ لاَ تَرَاهُ حَلْقَةٌ إِلاَّ فَرُّوا مِنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحَلْقَةِ الَّتِي كُنْت فِيهَا ، فَثَبَتُّ وَفَرُّوا ، فَقُلْتُ :مَنْ أَنْتَ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :مَا يَفِرُّ النَّاسُ مِنْك ، قَالَ :إِنِّي أَنْهَاهُمْ عَنِ الْكُنُوزِ ، قَالَ :قُلْتُ :إِنَّ أُعْطِيَاتِنَا قَدْ بَلَغَتْ وَارْتَفَعَتْ فَتَخَافُ عَلَيْنَا مِنْهَا ، قَالَ :أَمَّا الْيَوْمُ فَلاَ وَلَكِنَّهَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ أَثْمَان دِينِكُمْ ، فَدَعُوهُم وَإِيَّاهَا.

(۳۸۴۵۵) حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک صاحب آئے کہا کہ کوئی بھی (بیٹھنے والا حلقہ ان کو نہیں دیکھتا تھا مگر یہ کہ ان سے بھاگ جاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اس حلقے میں آگئے جس میں میں تھا پس میں ٹھہرا رہا اور دیگر لوگ بھاگ گئے۔ میں نے کہا آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا ابو ذر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی۔ میں نے عرض کیا آپ سے لوگ کیوں بھاگے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اس وجہ سے کہ میں ان کو خزانے جمع کرنے سے روکتا ہوں۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ بے شک ہمارے عطیات کثیر تعداد کو پہنچ چکے ہیں اور بلند ہو چکے ہیں۔ کیا آپ ہم پر ان کی وجہ سے خوف کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس وقت میں تو نہیں لیکن قریب ہے کہ وہ تمہارے دین کی قیمت بن جائیں۔ اس وقت ان عطیات سے اجتناب کرنا۔

(٣٨٤٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو الْجَحَّاف ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو مُعَاوِيَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ ، فَقُلْتُ :إِنَّ رَسُولَ الْمُخْتَارِ أَتَانَا يَدْعُونَا ، قَالَ :فَقَالَ لِي :لاَ تُقَاتِل ، إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَسُوءَ هَذِهِ الأُمَّةِ ، أَوْ آتِيهَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِهَا.

(۳۸۴۵۶) حضرت معاویہ بن ثعلبہ فرماتے ہیں میں محمد بن حنفیہ کے پاس آیا میں نے عرض کیا بلاشبہ مختار کے قاصد ہمارے پاس آئے ہمیں دعوت دیتے رہے راوی رحمہ اللہ نے فرمایا مجھ سے انہوں نے فرمایا کہ لڑائی نہ کرنا بلاشبہ میں ناپسند کرتا ہوں اس بات کو کہ اس امت میں سے سب سے برا ہوں یا یہ فرمایا میں آؤں ان کے پاس ان کے طریقے کے علاوہ پر۔

(٣٨٤٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ :قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ :إِيَّاكَ أَنْ تُقْتَلَ مَعَ فتنة.

(۳۸۴۵۷) حضرت زبیر بن عدی نے فرمایا مجھ سے حضرت ابراہیم نے فرمایا تو بچ اس بات سے کہ فتنے کے ساتھ قتل کیا جائے۔

(٣٨٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :دَخَلَ أَبُو مُوسَى ، وَأَبُو مَسْعُودٍ

عَلَى عَمَّارٍ وَهُوَ يَسْتَنْفِرُ النَّاسَ ، فَقَالاَ :مَا رَأَيْنَا مِنْك مُنْذُ أَسْلَمْت أَمْرًا أَكْرَهُ عِنْدَنَا مِنْ إسْرَاعِكَ فِي هَذَا الأَمْرِ ، فَقَالَ :عَمَّارٌ :مَا رَأَيْت مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهُ عِنْدِي مِنْ إبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الأَمْرِ ، قَالَ : فَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً. (بخاری ۲۱۰۲۔ حاکم ۱۱۷)

(۳۸۴۵۸) حضرت ابووائل سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ اور ابومسعود رضی اللہ عنہما حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ لوگوں کو لڑائی کے لیے بلا رہے تھے ان دونوں حضرات نے فرمایا جب سے آپ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے اس سے زیادہ ناپسندیدہ امر آپ سے نہیں دیکھا تمہارے اس امر میں جلدی کرنے کے نسبت حضرت عمار نے فرمایا میں نے تم سے جب سے تم نے اسلام قبول کیا ہے اس سے زیادہ ناپسندیدہ امر اپنے نزدیک نہیں دیکھا تمہارے اس امر میں سستی کرنے کی نسبت راوی فرماتے ہیں حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ایک ایک جوڑا پہنا دیا۔

(۳۸٤۵۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حُبَيْشٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ :بَعَثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ بِهَدَايَا إلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَفَضَّلَ عَلِيًّا ، قَالَ :وَقَالَ لِي :قُلْ لَهُ :إنَّ ابْنَ أَخِيك يُقْرِئُك السَّلاَمَ وَيَقُولُ :مَا بَعَثْتُ إلَى أَحَدٍ بِأَكْثَرَ مِمَّا بَعَثْتُ إلَيْك إلاَّ مَا كَانَ فِي خَزَائِنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :أَشَدُّ مَا يُحْزَنُ عَلَى مِيرَاثِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ مَلَكْتُهَا لأَنْفُضَنَّهَا نَفْضَ الْوِذَامِ التَّرِبَةَ. (ابوعبید ۴۳۸۔ احمد ۱۸۷۶)

(۳۸۴۵۹) حضرت حارث بن حبیش اسدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے کچھ ہدایا دے کر مدینہ والوں کی طرف بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فضیلت دی (ہدایا میں) راوی نے فرمایا مجھ سے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان سے کہنا آپ کے چچا کا بیٹا آپ کو سلام کہہ رہا تھا اور کہہ رہا تھا میں نے کسی کی طرف اس سے زیادہ نہیں بھیجا جتنا آپ کی طرف بھیجا ہے سوائے اس کے جو امیر المؤمنین کے خزانے میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے زیادہ جس بات کا مجھے غم ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے باقی اگر میں اس کا مالک ہو جاؤں تو اسے جھاڑ دوں جگر کے گوشت کے ٹکڑے کو مٹی سے جھاڑنے کی طرح۔

(۳۸٤٦۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ لَنَا فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ :إنَّهَا سَتَكُونُ هَنَات وَهَنَات ، وَأَنَّ بِحَسْبِ الرَّجُلِ إذَا رَأَى أَمْرًا يَكْرَهُهُ أَنْ يَعْلِمَ اللَّهَ ، أَنَّهُ لَهُ كَارِهٌ.

(۳۸۴۶۰) حضرت عمیلہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانے میں فرماتے تھے بلاشبہ عنقریب فتنے ہوں گے فتنے ہوں گے اور آدمی کے لیے کافی ہوگی یہ بات کہ جب کسی ناپسندیدہ امر کو دیکھے تو اسے ناپسند کرے کہ اللہ تعالیٰ جان لیں کہ بلاشبہ یہ اس امر کو ناپسند کرنے والا ہے۔

(۳۸٤٦۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ :لاِبْنِ عَبَّاسٍ : أَنْهَى أَمِيرِي عَنْ مَعْصِيَةٍ ، قَالَ :لاَ تَكُونُ فِتْنَةٌ ، قَالَ :قُلْتُ :فَإِنْ أَمَرَنِي بِمَعْصِيَةٍ ، قَالَ :فَحِينَئِذٍ.

(۳۸۴۶۱) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا میں اپنے امیر کو معصیت سے روکوں انہوں نے فرمایا نہیں فتنہ ہوگا طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اگر وہ مجھے گناہ کا حکم دے ارشاد فرمایا اس وقت (روک سکتے ہو)

(۳۸٤٦۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لابْنِ عَبَّاسٍ :آمُرُ أَمِيرِي بِالْمَعْرُوفِ ، قَالَ :إِنْ خِفْت أَنْ يَقْتُلَك فَلاَ تُؤَنِّبَ الإِمَامَ ، فَإِنْ كُنْتَ لاَ بُدَّ فَاعِلاً فَفِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ.

(۳۸۴۶۲) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک صاحب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں اپنے امیر کو نیکی کا حکم کروں انہوں نے ارشاد فرمایا اگر تجھے (امر بالمعروف) کرنا ضرور ہو تو اپنے اور اس کے درمیان ہو۔

(۳۸٤٦۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِذَا أَتَيْتَ الأَمِيرَ الْمُؤْمِنَ فَلاَ تؤتيه أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ.

(۳۸۴۶۳) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جب تو مومن امیر کے پاس جائے تو لوگوں کے سامنے اسے نصیحت مت کر۔

(۳۸٤٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : ذَكَرْت الأُمَرَاءَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَابْتَرَكَ فِيهِمْ رَجُلٌ فَتَطَاوَلَ حَتَّى مَا أَرَى فِي الْبَيْتِ أَطْوَلَ مِنْهُ ، فَسَمِعْت ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لاَ تَجْعَلْ نَفْسَك فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ، فَتَقَاصَرَ حَتَّى مَا أَرَى فِي الْبَيْتِ أَقْصَرَ مِنْهُ.

(۳۸۴۶۴) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس امراء کا تذکرہ کیا گیا ان میں سے ایک لڑائی کے لیے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اس نے سر اٹھایا یہاں تک کہ گھر میں اس سے زیادہ لمبا میں نے کسی کو نہیں دیکھا حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا یہ فرماتے ہوئے کہ اپنے آپ کو ظالم قوم کے لیے فتنہ نہ بنا پس وہ نیچے ہو گیا یہاں تک کہ اس سے زیادہ چھوٹا مجھے گھر میں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

(۳۸٤٦٥) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هَمَّامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَيُّوب السَّخْتِيَانِيُّ ، قَالَ :اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَسَعْدٌ ، وَابْنُ عُمَرَ وَعَمَّارٌ فَذَكَرُوا فِتْنَةً تَكُونُ ، فَقَالَ سَعْدٌ :أَمَّا أَنَا فَأَجْلِسُ فِي بَيْتِي وَلاَ أَخْرُجُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :أَنَا عَلَى مَا قُلْتَ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :أَنَا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ ، وَقَالَ عَمَّارٌ : لَكِنِّي أَتَوَسَّطُهَا فَأَضْرِبُ خَيْشُومَهَا الأَعْظَمَ. (مسند ۷۵۵)

(۳۸۴۶۵) حضرت ایوب السختیانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت سعد اور حضرت ابن عمر اور حضرت عمار رضی اللہ عنہم جمع ہوئے آئندہ کے فتنے کے بارے میں تذکرہ کرنے لگے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا باقی رہا میں تو میں اپنے گھر میں بیٹھوں گا اور اس سے نہیں نکلوں گا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس پر ہوں جو تم نے کہا اور حضرت ابن

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی مثل پر ہوں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن میں اس کے درمیان میں ہوں گا اس کے بڑے ناک پر ماروں گا۔

(۳۸٤٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانَ الْحَارِثُ بْنُ سُوَيْدٍ فِي نَفَرٍ ، فَقَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ فَإِنَّهَا قَدْ ظَهَرَتْ ، فَقَالَ رَجُلٌ : فَأَنْتَ قَدْ خَرَجْتَ مَعَ عَلِيٍّ ، قَالَ : وَأَيْنَ لَكُمْ إِمَامٌ مِثْلُ عَلِيٍّ.

(۳۸۴۶۶) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت حارث بن سوید ایک لشکر میں تھے انہوں نے ارشاد فرمایا بچو تم فتنوں سے بلاشبہ وہ ظاہر ہو چکے ہیں ایک آدمی نے کہا آپ بھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے ہیں انہوں نے فرمایا کہاں ہوگا امام حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا۔

(۳۸٤٦۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زِيَادٍ ، عَنْ تُبَيْعٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ كَلْبًا ، فَاتَّقِ اللَّهَ لاَ يَضُرَّنَّكَ شَرُّهُ.

(۳۸۴۶۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ہر قوم کے لیے کتا ہوتا ہے پس اللہ سے ڈرو اس کا شر تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(۳۸٤٦۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حميد ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سياه ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ : إِنَّهُ مَن شخص لَهُ أردته.

(۳۸۴۶۸) حضرت جندب بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فتنے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے اس طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھا...... تو وہ اسے ہلاک کر دے گا۔

(۳۸٤٦۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مبشر بْنِ الْمُحَرَّرِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : تُوشِكُ الْمَدِينَةُ أَنْ لاَ يُحْمَلَ إِلَيْهَا طَعَامٌ عَلَى قَتَبٍ ، وَيَكُونُ طَعَامُ أَهْلِهَا بِهَا ، مَنْ كَانَ لَهُ أَصْلٌ ، أَوْ حَرْثٌ ، أَوْ مَاشِيَةٌ يَتْبَعُ أَذْنَابَهَا فِي أَطْرَافِ السَّحَابِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْبُنْيَانَ قَدْ عَلاَ سَلْعًا فَارْتَبِضُوهُ.

(۳۸۴۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا...... قریب ہے یہ بات کہ مدینہ کی طرف کھانے کی چیزیں نہیں لے جائی جائیں گی پالان پر اور وہاں رہنے والوں کا کھانا وہیں سے ہی پورا ہوگا جس آدمی کے پاس زمین ہو یا کھیتی ہو یا مویشی ہوں وہ ان کی دموں کے پیچھے رہے بادلوں کے کناروں میں اور جب تم دیکھو عمارتوں کو کہ وہ کوہ سلع سے بلند ہو جائیں اس میں ٹھہرے رہو۔

(۳۸٤۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عَلَى رَايَاتِهِمْ ، فَأَرْسَلَ فَجِيءَ بِهِمْ ، فَقَالَ : مَا أَعْجَلَكُمْ ، قَالُوا : أَوَلَيْسَ قَدْ أَذِنْتَ لَنَا ، قَالَ : لاَ ، وَلاَ شَبَّهْتُ وَلَكِنَّكُمْ تَعَجَّلْتُمْ إِلَى النِّسَاءِ بِالْمَدِينَةِ ، ثُمَّ

قَالَ : أَلَا لَيْتَ شِعْرِي مَتَى تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ قِبَلِ جَبَلِ الْوِرَاقِ تُضِيءُ لَهَا أَعْنَاقُ الإِبِلِ بُرُوكًا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ مِنْ عَدَنَ أَبْيَنَ كَضَوْءِ النَّهَارِ.

(۳۸۴۷۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپسی فرما رہے تھے جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو لوگوں نے اپنے جھنڈوں کے ساتھ جلدی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا ان کو لایا گیا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کس چیز نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا انہوں نے عرض کیا کیا آپ نے ہمیں اجازت نہیں دی؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہیں اور نہ ہی میں تشبیہ دی ہے۔ لیکن تم نے مدینہ میں عورتوں کی طرف جلدی کی پھر فرمایا ایک وقت آئے گا جب جبل وراق کی جانب سے ایک آگ ظاہر ہوگی، اس آگ کی وجہ سے عدن کے برک الغماد میں بیٹھے ہوئے اونٹوں کی گردنیں دن کی روشنی سے زیادہ روشن ہو جائیں گی۔

(۳۸٤۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ ، فَقَالَ :أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ آنِفًا ، أَنَّ نَارًا تَحْشُرُهُمْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ.

(ابو یعلی ۳۷۳۰)

(۳۸۴۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی کون سی ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے جبرئیل نے ابھی خبر دی بلاشبہ آگ ان کو جمع کرے گی مشرق کی جانب سے۔

(۳۸٤۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :أَيُّهَا النَّاسُ ، هَاجِرُوا قِبَلَ الْحَبَشَةِ ، تَخْرُجُ مِنْ أَوْدِيَةِ بَنِي عَلِيٍّ نَارٌ تُقْبِلُ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ تَحْشُرُ النَّاسَ ، تَسِيرُ إِذَا سَارُوا ، وَتُقِيمُ إِذَا ناموا حَتَّى إِنَّهَا لِتَحْشُرِ الْجِعْلَانَ حَتَّى تَنْتَهِيَ بِهِمْ إِلَى بُصْرَى ، وَحَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَقَعُ فَتَقِفُ حَتَّى تَأْخُذَهُ.

(۳۸۴۷۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا اے لوگو! حبشہ کی طرف ہجرت کرو بنی علی کی وادیوں سے آگ نکلے گی جو یمن کی جانب سے آئے گی لوگوں کو اکٹھا کرے گی چلے گی جب وہ لوگ چلیں گے......اور ٹھہر جائے گی جب وہ سو جائیں گے یہاں تک کہ وہ نگرانوں کو جمع کرے گی اور ان کو بصری تک پہنچا دے گی اور ایک آدمی گر پڑے تو وہ ٹھہر جائے گی یہاں تک کہ اسے پکڑے گی۔

(۳۸٤۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَوْلُهُ ﴿يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ ونحاس﴾، قَالَ :نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ تَحْشُرُ النَّاسَ حَتَّى ، أَنَّهَا لَتَحْشُرُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ ، تَبِيتُ حَيْثُ بَاتُوا ، وَتَقِيلُ حَيْثُ قَالُوا.

(۳۸۴۷۳) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قول: (يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ ونحاس)

(تم پر آگ کا شعلہ اور تانبے کے رنگ کا دھواں چھوڑے گا) کے بارے میں فرمایا (اس سے مراد یہ ہے) کہ آگ ہوگی جو مغرب کی جانب سے نکلے گی لوگوں کو اکٹھا کرے گی یہاں تک کہ بندروں اور خنزیروں کو بھی جمع کرے گی رات گزارے گی جہاں وہ رات گزاریں گے اور دوپہر کو وہاں رہے گی جہاں وہ رہیں گے۔

(۳۸۴۷۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حِمَازٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْتَ شِعْرِي مَتَى تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ قِبَلِ الْوِرَاقِ تُضِيءُ لَهَا أَعْنَاقُ الإِبِلِ بِبُصْرَى بُرُوكًا كَضَوْءِ النَّهَارِ. (احمد ۱۴۴۔ ابن حبان ۶۸۴۱)

(۳۸۴۷۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا جبل وراق کی جانب سے کب آگ نکلے گی جس سے بصری میں بیٹھے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی دن کی روشنی کی طرح۔

(۳۸۴۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو قِلاَبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَتَخْرُجُ نَارٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ ، تَحْشُرُ النَّاسَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا تَأْمُرُنَا ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ. (ترمذی ۲۲۱۷۔ احمد ۸)

(۳۸۴۷۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب قیامت سے پہلے آگ نکلے گی حضر موت سمندر سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا تم پر لازم ہے شام۔

(۳۸۴۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : خَطَبَهُمْ مُعَاوِيَةُ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ جِئْتُمْ فَبَايَعْتُمُونِي طَائِعِينَ وَلَوْ بَايَعْتُمْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجْدَعًا لَجِئْتُ حَتَّى أُبَايِعَهُ مَعَكُمْ ، فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ ، قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : تَدْرِي أَيَّ شَيْءٍ جِئْتَ بِهِ الْيَوْمَ زَعَمْتَ أَنَّ النَّاسَ بَايَعُوكَ طَائِعِينَ ، وَلَوْ بَايَعُوا عَبْدًا حَبَشِيًّا لَجِئْتَ حَتَّى تُبَايِعَهُ مَعَهُمْ ، قَالَ : فَنَدِمَ فَعَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، وَهَلْ كَانَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنِّي ، وَهَلْ هُوَ أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنِّي ، قَالَ : وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : هَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ : أَحَقُّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْكَ مَنْ ضَرَبَكَ وَأَبَاكَ على الإِسْلاَمِ ، ثُمَّ خِفْتُ أَنْ تَكُونَ كَلِمَتِي فَسَادًا وَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجِنَانِ ، فَهَوَّنَ عَلَيَّ مَا أَقُولُ.

(۳۸۴۷۶) حضرت ہذیل بن شرحبیل رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! بلاشبہ تم آئے ہو تم نے میری بیعت خوشی سے کی ہے اور اگر تم کان کٹے ہوئے حبشی غلام کی بیعت کرتے تو میں آتا اور تمہارے ساتھ اس کی بیعت کرتا جب منبر سے نیچے اتر آئے ان سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے آج کیا

کام کیا ہے آپ نے کہا ہے کہ تم نے خوشی سے میری بیعت کی ہے۔ پس اگر وہ حبشی غلام کی بیعت کرتے تو وہ آ جائے گا اور آپ کو اس کی بیعت کرنی پڑے گی۔ وہ نادم ہوئے اور منبر کی جانب لوٹے اور ارشاد فرمایا اے لوگو کیا اس امر (خلافت) کا مجھ سے زیادہ حقدار ہے اور کیا کوئی اس کا مجھ سے زیادہ حقدار ہے راوی نے فرمایا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما تھے راوی نے بتلایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ ارادہ کیا کہ یوں کہوں اس امر کا آپ سے زیادہ حقدار وہ ہے جس نے آپ کو اور آپ کے والد کو اسلام پر مارا پھر مجھے خوف ہوا کہ میری یہ بات فساد ہوگی اور میں نے جنت میں جو اللہ نے تیار کر رکھا ہے اسے یاد کیا تو جو میں کہنا چاہتا تھا (اس سے رکنا) مجھ پر آسان ہوگیا۔

(۳۸۴۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ مَعَ عَلِيٍّ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ وَمَعَهُ خَمْسَةُ آلاَفٍ قَدْ حَلَقُوا رُؤُوسَهُمْ بَعْدَ مَا مَاتَ عَلِيٌّ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَسَنُ فِي بَيْعَةِ مُعَاوِيَةَ أَبَى قَيْسٌ أَنْ يَدْخُلَ ، فَقَالَ : لأَصْحَابِهِ : مَا شِئْتُمْ ، إِنْ شِئْتُمْ جَالَدْتُ بِكُمْ أَبَدًا حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخَذْتُ لَكُمْ أَمَانًا ، فَقَالُوا : خُذْ لَنَا ، فَأَخَذَ لَهُمْ أَنَّ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا ، وَأَنْ لاَ يُعَاقَبُوا بِشَيْءٍ ، وَأَنِّي رَجُلٌ مِنْهُمْ ، وَلَمْ يَأْخُذْ لِنَفْسِهِ خَاصَّةً شَيْئًا ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَمَضَى بِأَصْحَابِهِ جَعَلَ يَنْحَرُ لَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا حَتَّى بَلَغَ.

(۳۸۴۷۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ قیس بن سعد بن عبادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے مقدمۃ الجیش پر امیر تھے اور ان کے ساتھ پانچ معزز افراد تھے انہوں نے حلقہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی حضرت قیس نے بیعت میں داخل ہونے سے انکار کیا اور اپنے ساتھیوں سے فرمایا کیا چاہتے ہو اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ مل کر ہمیشہ لڑائی کرتا رہوں۔ یہاں تک کہ زیادہ جلدی کرنے والا مر جائے اور اگر تم چاہوں تو تمہارے لیے امان لے لوں انہوں نے کہا ہمارے لیے (امان) لے لیں انہوں نے ان کے لیے (عہد) لیا کہ ان کے لیے یہ یہ ہوگا اور ان کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی اور میں ان میں سے ایک آدمی بنوں اور اپنے لیے کوئی خاص عہد نہ لیا جب انہوں نے مدینہ کی طرف کوچ کیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر چلے تو ان کے لیے ہر دن ایک اونٹ ذبح کرتے تھے یہاں تک کہ (مدینہ) پہنچ گئے۔

(۳۸۴۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ : رَحِمَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، أَرَادَ دَنَانِيرَ الشَّامِ ، رَحِمَ اللَّهُ مَرْوَانَ ، أَرَادَ دَرَاهِمَ الْعِرَاقِ.

(۳۸۴۷۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے ابن زبیر پر انہوں نے شام کے دنانیر کا ارادہ کیا اور اللہ رحم فرمائے مروان پر انہوں نے عراق کے دراہم کا ارادہ کیا۔

(۳۸۴۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : اتَّقُوا هَذِهِ الْفِتَنَ فَإِنَّهَا لاَ يَسْتَشْرِفُ لَهَا أَحَدٌ إِلاَّ اسْتَبَقَتْهُ ، أَلاَ إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ لَهُمْ أُكُلٌ وَمُدَّةٌ ، لَوِ اجْتَمَعَ

مَنْ فِي الأَرْضِ أَنْ يُزِيلُوا مُلْكَهُمْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى ذَلِكَ ، حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يَأْذَنُ فِيهِ ، أَتَسْتَطِيعُونَ أَنْ تُزِيلُوا هَذِهِ الْجِبَالَ.

(۳۸۴۷۹) حضرت محمد بن علی ابن الحنفیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا..... فتنوں سے بچو بلاشبہ ان کی طرف کوئی بھی نظر نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ وہ فتنہ اس پر سبقت لے جاتا ہے آگاہ و خبردار ہوان لوگوں کے لیے موت اور مقررہ مدت ہے۔ اگر جو لوگ زمین میں ہیں وہ جمع ہو جائیں اس بات پر کہ ان کے ملک کو ختم کر دیں تو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دے کیا تم طاقت رکھتے ہو اس بات کی کہ ان پہاڑوں کو ہٹا دو۔

(۳۸٤۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا بُويِعَ لِعَلِيٍّ أَتَانِي ، فَقَالَ : إِنَّك امْرُؤٌ مُحَبَّبٌ فِي أَهْلِ الشَّامِ ، فَإِنِّي قَدِ اسْتَعْمَلْتُكَ عَلَيْهِمْ فَسِرْ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ الْقَرَابَةَ وَذَكَرْتُ الصِّهْرَ ، فَقُلْتُ : أَمَّا بَعْدُ ، فَوَاللهِ لاَ أُبَايِعُك ، قَالَ : فَتَرَكَنِي وَخَرَجَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ فَأَتَى عَلِي ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَنْفَرَ النَّاسَ ، قَالَ : فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُعَجِّلُ حَتَّى يُلْقِيَ رِدَائَهُ فِي عُنُقِ بَعِيرِهِ ، قَالَ : وَأَتَيْت أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخْبَرْت ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِيهَا : مَا الَّذِي تَصْنَعُ قَدْ جَائَنِي الرَّجُلُ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ ، فَتَرَاجَعَ النَّاسُ.

(۳۸۴۸۰) حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو وہ میرے پاس آئے اور ارشاد فرمایا آپ ایسے آدمی ہو جو اہل شام کے ہاں محبوب ہو میں نے تمہیں ان پر عامل مقرر کیا ہے تم ان کے پاس جاؤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے قرابت اور سسرالی رشتے کو یاد کیا اور میں نے کہا حمد وصلاۃ کے بعد اللہ کی قسم میں آپ کی بیعت نہیں کروں گا انہوں نے (ابن عمر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور نکل گئے اس کے بعد جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے ان کو سلام کیا اور مکہ کی طرف متوجہ ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے کہا گیا بلاشبہ ابن عمر شام کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور لوگوں کو لڑائی کے لیے جمع کر رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ آدمی جلدی کرے یہاں تک کہ اپنی چادر اپنے اونٹ کی گردن میں ڈال دے راوی نے فرمایا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی آیا اور ان کو خبر دی گئی انہوں نے اپنے والد کو پیغام بھیجا آپ کیا کر رہے ہیں وہ آدمی میرے پاس آیا مجھے سلام کیا اور مکہ کی طرف چلا گیا پس لوگ واپس ہو گئے۔

(۳۸٤۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْت أَنَا ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى أَسْمَاءَ قَبْلَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِعَشْرِ لَيَالٍ وَأَسْمَاءُ وَجِعَةٌ ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ : كَيْفَ تَجِدِينَك ، قَالَتْ : وَجِعَةٌ ، قَالَ : إِنَّ فِي الْمَوْتِ لَعَافِيَةً ، قَالَتْ : لَعَلَّك تَشْتَهِي مَوْتِي ، فَلِذَلِكَ تَمَنَّاهُ ، فَوَاللهِ مَا أَشْتَهِي أَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَى أَحَدِ طَرَفَيْك ، إِمَّا أَنْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبَك ، وَإِمَّا أَنْ تَظْهَرَ فَتَقَرَّ عَيْنِي ، فَإِيَّاكَ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْك خُطَّةٌ

لاَ تُوَافِقُكَ ، فَتَقْبَلُهَا كَرَاهَةَ الْمَوْتِ ، وَإِنَّمَا عَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ لِيُقْتَلَ فَيُحْزِنُهَا بِذَلِكَ.

(۳۸۴۸۱) حضرت ہشام بن عروہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہادت سے دس راتیں پہلے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آئے حضرت اسماء بیمار تھیں حضرت عبداللہ نے ان سے کہا آپ کیسے پاتی ہیں انہوں نے فرمایا بیمار ہوں حضرت عبداللہ نے ان سے کہا آپ کیسے پاتی ہیں انہوں نے فرمایا بیمار ہوں حضرت عبداللہ نے فرمایا موت میں عافیت ہے حضرت اسماء نے فرمایا شاید تم میری موت کو چاہتے ہو کہ اسی کی تمنا کر رہے ہو اللہ کی قسم میں...... چاہتی تھی کہ تمہیں موت آئے یہاں تک کہ دو باتوں میں سے ایک پر تم آؤ...... تمہیں قتل کر دیا جائے تو میں تمہاری وجہ سے ثواب کی امید رکھوں یا تو غالب آ جائے تو میری آنکھ ٹھنڈی ہو جائے اس بات سے بچنا کہ تم پر ایسا خطہ پیش کیا جائے جو تمہارے موافق نہ ہو اور تم اسے موت کی کراہت و ناپسندیدگی کی وجہ سے قبول کر لو حضرت عبداللہ کی مراد یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے گا اور یہ بات حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو غمگین کرے گی۔

(۳۸٤۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ أَسْمَاءَ بَعْدَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقُلْتُ : بَلَغَنِي أَنَّهُمْ صَلَبُوا عَبْدَ اللهِ مُنَكَّسًا ، وَعَلَّقُوا مَعَهُ هِرَّةً ، وَاللهِ إِنِّي لَوَدِدْتُ أَنْ لاَ أَمُوتَ حَتَّى يُدْفَعَ إِلَيَّ فَأُغَسِّلَهُ وَأُحَنِّطَهُ وَأُكَفِّنَهُ ، ثُمَّ أَدْفِنَهُ ، فَمَا لَبِثُوا أَنْ جَاءَ كِتَابُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنْ يُدْفَعَ إِلَى أَهْلِهِ ، فَأُتِيَتْ بِهِ أَسْمَاءُ فَغَسَّلَتْهُ وَحَنَّطَتْهُ وَكَفَّنَتْهُ ، ثُمَّ دَفَنَتْهُ.

(۳۸۴۸۲) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ کو اوندھے منہ کر کے پھانسی دی ہے اور ان کے ساتھ بلی کو لٹکایا ہے اللہ کی قسم میں یہ چاہتی ہوں کہ مجھے موت نہ آئے یہاں تک وہ مجھے عبداللہ کو دے دیں میں اسے غسل دوں گی اور اسے خوشبو لگاؤں گی اور اسے کفناؤں گی پھر اسے دفن کروں گی تھوڑی ہی دیر کے بعد عبدالملک کا خط آ گیا کہ انہیں ان کے گھر والوں کے سپرد کر دیا جائے پھر حضرت اسماء نے ان کو غسل دیا اور ان کو خوشبو لگائی اور ان کو کفن دیا پھر ان کو دفنا دیا۔

(۳۸٤۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْمَسْجِدَ ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبٌ ، فَقَالُوا لَهُ : هَذِهِ أَسْمَاءُ ، فَأَتَاهَا وَذَكَّرَهَا وَوَعَظَهَا ، وَقَالَ : إِنَّ الْجُثَّةَ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ ، وَإِنَّ الأَرْوَاحَ عِنْدَ اللهِ فَاصْبِرِي وَاحْتَسِبِي ، فَقَالَتْ : وَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الصَّبْرِ وَقَدْ أُهْدِيَ رَأْسُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا إِلَى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۳۸۴۸۳) حضرت صفیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سولی دے دی گئی تھی انہوں نے کہا یہ اسماء رضی اللہ عنہا ہیں حضرت ابن عمر ان کے پاس آئے اور ان کو نصیحت کی اور ان سے

اصلاح کی بات کی اور فرمایا جسم کوئی چیز نہیں اور روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں پس صبر کرو اور ثواب کی نیت کرو حضرت اسماء نے فرمایا اور مجھے صبر سے کونسی چیز روکے گی حالانکہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا سر بنی اسرائیل کی زانیہ عورتوں میں سے ایک زانیہ کو دیا گیا۔

(۳۸٤۸٤) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أُخْبِرت ، أَنَّ الْحَجَّاجَ حِينَ قَتَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ جَاءَ بِهِ إِلَى مِنًى فَصَلَبَهُ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ :انْظُرُوا إِلَى هَذَا ، هَذَا شَرُّ الأُمَّةِ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت ابْنَ عُمَرَ جَاءَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ فَذَهَبَ لِيُدْنِيَهَا مِنَ الْجِذْعِ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ ، فَقَالَ لِمَوْلًى لَهُ :وَيْحَك ، خُذْ بِلِجَامِهَا فَأَدْنِهَا ، قَالَ :فَرَأَيْته أَدْنَاهَا فَوَقَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ :رَحِمَك اللَّهُ إِنْ كُنْت لَصَوَّامًا قَوَّامًا ، وَلَقَدْ أَفْلَحَتْ أُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا.

(۳۸۴۸۴) حضرت خلف بن خلیفہ اپنے والد حضرت خلیفہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے یہ خبر دی گئی کہ حجاج نے جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ان کو منیٰ کی طرف لے گیا اور ان کو بطن وادی میں گھاٹی کے پاس پھانسی دی پھر اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنے خچر پر تشریف لائے وہ اسے قریب کر رہے تھے تنے کے اور وہ بدک رہی تھی انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا تیرے لیے ہلاکت ہو اس کی لگام پکڑ اور اسے قریب کر راوی فرماتے ہیں اس نے اس خچر کو قریب کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے اور یہ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے تھے وہ امت فلاح پا گئی جس کے تم شر و برائی ہو۔

(۳۸٤۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْبَرِيدُ الَّذِي جَاءَ بِرَأْسِ الْمُخْتَارِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :لَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ :مَا حَدَّثَنِي كَعْبٌ بِحَدِيثٍ إِلاَّ رَأَيْت مِصْدَاقَهُ غَيْرَ هَذَا ، فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ يَقْتُلُنِي رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، أَرَانِي أَنَا الَّذِي قَتَلْتُهُ.

(۳۸۴۸۵) حضرت ہلال بن یساف رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت برید نے بیان کیا جو مختار کا سر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے تھے انہوں نے فرمایا جب میں نے اس کا سر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے کعب نے کوئی بھی بات نقل نہیں کی مگر میں نے اس کا مصداق دیکھ لیا سوائے اس کے کیونکہ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ثقیف کا ایک آدمی مجھے قتل کرے گا میں اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔

(۳۸٤۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَرَأَيْته يَتَقَلَّبُ عَلَى فِرَاشِهِ وَيَنْفُخُ ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ :مَا يَكْرُبُك مِنْ أَمْرِ عَدُوِّكَ هَذَا ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ :وَاللهِ مَا بِي عَدُوُّ اللَّهِ هَذَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ، وَلَكِنْ بِي مَا يَفْعَلُ فِي حَرَمِهِ غَدًا ، قَالَ :ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْت أَعْلَمُ مِمَّا عَلَّمْتَنِي ، أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا قَتِيلاً يُطَافُ بِرَأْسِهِ فِي الأَمْصَارِ ، أَوْ فِي الأَسْوَاقِ.

(۳۸۴۸۶) حضرت منذر رحمہ اللہ سے روایت ہے میں محمد بن حنفیہ کے پاس تھا میں نے ان کو دیکھا کہ اپنے بستر پر کروٹیں بدل رہے

تھے اور پھونکیں مار رہے تھے ان سے ان کی اہلیہ نے کہا کیا چیز آپ کو بے چین کر رہی ہے آپ کے دشمن ابن زبیر کے امر سے تو انہوں نے کہا مجھے اللہ کے دشمن ابن زبیر کے بارے میں کوئی پریشانی نہیں بلکہ مجھے پریشانی اس بات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حرم میں کل کو کی جائے گی راوی فرماتے ہیں پھر انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے آسمان کی طرف اور فرمایا اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ جو آپ نے مجھے سکھایا بلاشبہ وہ (مراد بن زبیر تھے) حرم سے قتل کیا ہوا نکالا جائے گا اس کے سر کو شہروں میں فرمایا یا بازاروں میں فرمایا چکر لگوایا جائے گا۔

(۳۸٤۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ، إِيَّاكَ وَالإِلْحَادَ فِي حَرَمِ اللهِ ، فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّهُ سَيُلْحِدُ فِيهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَوْ أَنَّ ذُنُوبَهُ تُوزَنُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَجَحَتْ عَلَيْهِ ، فَانْظُرْ لاَ تَكُونَهُ.

(۳۸۴۸۷) حضرت سعید سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا اے ابن زبیر حرم میں الحاد کرنے سے بچو بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب حرم میں قریش میں سے ایک آدمی الحاد پھیلائے گا اگر اس کے گناہ جنوں اور انسانوں کے گناہوں کے ساتھ تولے جائیں تو ان سے زیادہ ہو جائیں پس تم دیکھو وہ آدمی نہ ہو جانا۔

(۳۸٤۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : ابْنُ أَخِيك مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : صَاحِبُ الْعِرَاقِ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : جِئْت لأَسْأَلَك ، عَنْ قَوْمٍ خَلَعُوا الطَّاعَةَ وَسَفَكُوا الدِّمَاءَ وَجَبَوا الأَمْوَالَ فَقُوتِلُوا فَغُلِبُوا ، فَدَخَلُوا قَصْرًا فَتَحَصَّنُوا فِيهِ ، ثُمَّ سَأَلُوا الأَمَانَ فَأُعْطُوهُ ، ثُمَّ قُتِلُوا ، قَالَ : وَكَمِ الْعُدَّةُ ، قَالَ : خَمْسَةُ آلاَفٍ ، قَالَ : فَسَبَّحَ ابْنُ عُمَرَ عِنْدَ ذَلِكَ ، وَقَالَ : عَمَّرَكَ اللَّهُ يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ، لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَتَى مَاشِيَةَ الزُّبَيْرِ فَذَبَحَ مِنْهَا فِي غَدَاةٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ أَكُنْتَ تَرَاهُ مُسْرِفًا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَتَرَاهُ إِسْرَافًا فِي بَهَائِمَ لاَ تَدْرِي مَا اللَّهُ ، وَتَسْتَحِلُّهُ مِمَّنْ هَلَّلَ اللَّهَ يَوْمًا وَاحِدًا.

(۳۸۴۸۸) حضرت اسحاق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت مصعب بن زبیر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو انہوں نے بتلایا آپ کا بھتیجا مصعب بن زبیر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا عراق والے انہوں نے فرمایا جی ہاں مصعب بن زبیر نے فرمایا میں آپ کے پاس ایسے لوگوں کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جو اطاعت سے نکل چکے ہیں اور خون بہا چکے ہیں اور مالوں کو واجب کر چکے ہیں ان سے لڑائی کی گئی اور ان پر غلبہ پالیا گیا وہ ایک محل میں داخل ہوئے اس میں محصور ہو گئے پھر انہوں نے امان طلب کی ان کو امن دے دیا گیا پھر قتل کر دیا گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ان کی تعداد کتنی تھی انہوں نے بتلایا پانچ ہزار راوی نے فرمایا اس وقت حضرت

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سبحان اللہ کہا اور فرمایا اے ابن زبیر اللہ تجھے عمر عطا فرمائے اگر کوئی آدمی زبیر کے مویشیوں میں آئے اور ان میں سے ایک صبح میں پانچ ہزار کو ذبح کر دے کیا آپ اسے حد سے بڑھنے والا سمجھتے ہو حضرت مصعب نے جواب میں کہا جی ہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ان چوپاؤں میں زیادتی سمجھتے ہو جو اللہ کو نہیں جانتے اور ان کے خون کو حلال سمجھتے ہو ایک ہی دن میں جو اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں کلمہ پڑھتے ہیں۔

(٣٨٤٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت رَجُلاً هُوَ أَسَبُّ مِنْهُ ، يَعني ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(٣٨٤٨٩) ابو حصین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے کوئی آدمی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر برا بھلا کہنے والا نہیں دیکھا۔

(٣٨٤٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَانُوا يُقَاتِلُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَيَصِيحُونَ بِهِ :يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ ، فَقَالَ :ابْنُ الزُّبَيْرِ :

وَتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْك عَارُهَا

قَالَتْ أَسْمَاءُ :عَيَّرُوك بِهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَتْ :فَهُوَ وَاللهِ حَقٌّ.

(٣٨٤٩٠) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شام والے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرتے تھے اور چیخ چیخ کر ان کو کہتے تھے اے ذات النطاقین کے بیٹے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ یہ پڑھتے

یہ عیب ہے جس کی عار تم پر واضح ہے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا وہ تمہیں اس سے عار دلاتے ہیں حضرت ابن زبیر نے فرمایا جی ہاں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم وہ حق ہے۔

(٣٨٤٩١) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَشُدُّ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُخْرِجَهُمْ ، عَنِ الأَبْوَابِ وَيَقُولُ :

لَوْ كَانَ قَرْنِي وَاحِدًا كُفِيتُهُ

ويقول :

وَلَسْنَا عَلَى الأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا وَلَكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَا

(٣٨٤٩١) حضرت ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن زبیر ان پر حملہ کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو دروازوں سے نکال دیتے تھے اور کہتے تھے اگر میرا مقابل اکیلا ہوتو میں اس کے لیے کافی ہوں اور شعر بھی پڑھتے۔ وَلَسْنَا عَلَى الأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا ... وَلَكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَا. ہماری ایڑیوں پر ہمارے زخموں کے خون نہیں گرتے بلکہ ہمارے قدموں پر خون کے قطرات گرتے ہیں (مراد یہ ہے کہ ہم دشمن کا سامنا کرتے ہوئے لڑتے ہیں پشت پھیر کر نہیں بھاگتے)

(٣٨٤٩٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطْبَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْزَمُوا هَذِهِ الطَّاعَةَ وَالْجَمَاعَةَ ، فَإِنَّهُ حَبْلُ اللهِ الَّذِي أَمَرَ بِهِ ، وَأَنَّ مَا تَكْرَهُونَ فِي الْجَمَاعَةِ خَيْرٌ مِمَّا تُحِبُّونَ فِي الْفُرْقَةِ ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ شَيْئًا قَطُّ إِلاَّ جَعَلَ لَهُ مُنْتَهَى ، وَإِنَّ هَذَا الدِّينَ قَدْ تَمَّ ، وَإِنَّهُ صَائِرٌ إِلَى نُقْصَانٍ ، وَإِنَّ أَمَارَةَ ذَلِكَ أَنْ تَنْقَطِعَ الأَرْحَامُ ، وَيُؤْخَذَ الْمَالُ بِغَيْرِ حَقِّهِ ، وَتُسْفَكَ الدِّمَاءُ وَيَشْتَكِي ذُو الْقَرَابَةِ قَرَابَتَهُ لاَ يَعُودُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ ، وَيَطُوفُ السَّائِلُ بَيْنَ جُمُعَتَيْنِ لاَ يُوضَعُ فِي يَدِهِ شَيْءٌ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَارَتِ الأَرْضُ خُوَارَ الْبَقَرَةِ يَحْسِبُ كُلُّ أُنَاسٍ ، أَنَّهَا خَارَتْ مِنْ قِبَلِهِمْ ، فَبَيْنَمَا النَّاسُ كَذَلِكَ إِذْ قَذَفَتِ الأَرْضُ بِأَفْلاَذِ كَبِدِهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، لاَ يَنْفَعُ بَعْدُ شَيْءٌ مِنْهُ ذَهَبٌ وَلاَ فِضَّةٌ.

(۳۸۴۹۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے فرمایا کہ اس اطاعت اور جماعت کو لازم پکڑو بلاشبہ یہ اللہ کی وہ رسی ہے جس کے تھامنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور بلاشبہ جو چیزیں تمہیں جماعت میں ناپسندیدہ ہیں وہ ان سے بہتر ہیں جو تمہیں جدائی میں پسند ہیں اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی چیز پیدا نہیں کی مگر اس کی انتہا مقرر کی ہے یہ دین یقیناً کامل ہو چکا اور اب نقصان کی طرف جانے والا ہے اور اس نقصان کی علامت یہ ہے کہ رشتے داریاں ختم ہو جائیں گی ناحق مال لیا جائے گا خون بہائے جائیں گے قرابت والا اپنے قریبی رشتے داروں کی شکایت کرے گا کہ وہ اسے کچھ نہیں دیتے مانگنے والا دو جمعے چکر لگائے گا اس کے ہاتھ پر کچھ بھی نہیں رکھا جائے گا لوگ اسی حالت پر ہوں گے یکا یک زمین گائے کی طرح آواز نکالے گی سارے لوگ یہ خیال کریں گے کہ یہ ہماری جانب میں آواز نکال رہی ہے لوگ اسی حالت پر ہوں گے اچانک زمین اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی سونا اور چاندی نکالے گی اس کے بعد اس سونا چاندی سے کوئی نفع نہیں ہوگا۔

(۳۸۴۹۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أَشْرَفَ عَبْدُ اللهِ عَلَى دَارِهِ ، فَقَالَ : أَعْظِمْ بِهَا خِرْبَةً ، لَيُحِيطُنَّ فَقِيلَ : مَنْ ؟ فَقَالَ : أُنَاسٌ يَأْتُونَ مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ أَبُو حَصِينٍ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَغْرِبِ.

(۳۸۴۹۳) حضرت مسروق سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ نے اپنے گھر کی طرف جھانکا اور فرمایا اس میں بڑی ویرانی ہوگی وہ لوگ اس کا احاطہ کریں گے آئیں گے۔ ان سے پوچھا گیا وہ کون لوگ ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ادھر ادھر سے آئیں گے۔ ابو حصین نے روایت بیان کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کیا۔

(۳۸۴۹۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ أَرْقَمَ بْنِ يَعْقُوبَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ هَذِهِ إِلَى جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَمَنَابِتِ الشِّيحِ قُلْتُ : مَنْ يُخْرِجُنَا مِنْ أَرْضِنَا ، قَالَ : عَدُوُّ اللهِ.

(۳۸۴۹۴) حضرت ارقم بن یعقوب سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اپنی اس زمین سے جزیرۃ العرب اور گھاس اگنے کی جگہوں کی طرف نکل جاؤ گے میں نے عرض کیا ہماری زمین سے ہمیں

کون نکالے گا انہوں نے فرمایا اللہ کا دشمن۔

(٣٨٤٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : كَأَنِّي بِهِمْ مُشْرِفِي آذَانَ خَيْلِهِمْ رَابِطِيهَا بِحَافَّتَيَ الْفُرَاتِ.

(۳۸۴۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا گویا کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے گھوڑوں کے کان کھڑے ہوں گے اور ان کے راہب و زاہد فرات کے دونوں کناروں پر ہوں گے۔

(٣٨٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا تَلاعَنَ قَوْمٌ قَطُّ إِلاَّ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ. (نعیم ١٨٧٠)

(۳۸۴۹۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ کبھی بھی کسی قوم نے آپس میں لعن طعن اختیار نہیں کی مگر عذاب کی بات ان پر ثابت ہوگئی۔

(٣٨٤٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا أُبَالِي عَلَى كَفِّ مَنْ ضَرَبْتُ بَعْدَ عُمَرَ.

(۳۸۴۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ کس کس کی بیعت کروں۔

(٣٨٤٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إِنَّ الْفِتْنَةَ لَتُعْرَضُ عَلَى الْقُلُوبِ ، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُقِطَ عَلَى قَلْبِهِ نُقَطٌ سُود ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُقِطَ عَلَى قَلْبِهِ نُقْطَةٌ بَيْضَاءُ ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْلَمَ أَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ أَمْلا ، فَلْيَنْظُرْ ، فَإِنْ رَأَى حَرَامًا مَا كَانَ يَرَاهُ حَلاَلاً ، أَوْ يَرَى حَلاَلاً مَا كَانَ يَرَاهُ حَرَامًا فَقَدْ أَصَابَتْهُ. (احمد ٣٨٦۔ حاکم ٤٦٨)

(۳۸۴۹۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا یقیناً فتنہ دلوں پر آتا ہے جس دل میں اس کی محبت بیٹھ جائے تو اس دل پر سیاہ نقطہ لگایا جاتا ہے اور جو دل اس فتنے کو ناپسند کرتا ہے اس پر سفید لگا دیا جاتا ہے جو آدمی تم میں سے چاہتا ہے کہ جانے اسے فتنہ پہنچا ہے یا نہیں وہ غور کرے اگر جسے وہ حلال سمجھتا تھا اسے حرام سمجھنا شروع کر دیا یا جسے حرام سمجھتا تھا اسے حلال سمجھنا شروع کر دیا تو اسے فتنہ پہنچ چکا ہے۔

(٣٨٤٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَوِ اعْتَرَضْتَهُمْ فِي الْجُمُعَةِ بِنَبْلٍ مَا أَصَابَتْ إِلاَّ كَافِرًا.

(۳۸۴۹۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اگر تو جمعہ میں ان کی طرف متوجہ ہو کر تیر مارے تو وہ تیر نہیں لگے گا سوائے کافروں کے (مراد یہ ہے کہ سارے کفر میں ہوں گے لیکن یہاں کفر سے وہ کفر مراد

نہیں جو اسلام سے نکال دیتا ہے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کفار جیسے اعمال میں مبتلا ہوگا)

(۳۸۵۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنَّ لِلْفِتْنَةِ وَقَفَاتٍ وَبَعَثَاتٍ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فِي وَقَفَاتِهَا فَافْعَلْ ، وَقَالَ :مَا الْخَمْرُ صِرْفًا بِأَذْهَبَ لِعُقُولِ الرِّجَالِ مِنَ الْفِتَنِ.

(۳۸۵۰۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا فتنے میں اس کے رکنے اور بھڑکنے کے مواقع ہوتے ہیں اگر تم سے ہو سکے کہ تمہیں اس کے رکنے کے مواقع میں موت آئے تو ایسا کر لینا اور فرمایا کہ کوئی خالص شراب لوگوں کی عقلوں کو زیادہ اڑانے والی نہیں ہے فتنوں کی بہ نسبت۔

(۳۸۵۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالاَ :أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ رُفَيْعٍ أَبِي كَثِيرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيًّا يَقُولُ :تَمْتَلِءُ الأَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا حَتَّى يَدْخُلَ كُلَّ بَيْتٍ خَوْفٌ وَحَرْبٌ يَسْأَلُونَ دِرْهَمَيْنِ وَجَرِيبَيْنِ فَلاَ يُعْطَوْنَهُ ، فَيَكُونُ تَقْتَالٌ بِتَقْتَالٍ وَتَسْيَارٌ بِتَسْيَارٍ حَتَّى يُحِيطَ اللَّهُ بِهِمْ فِي مِصْرِهِم ، ثُمَّ تُمْلأُ الأَرْضُ عَدْلاً وَقِسْطًا ، وَقَالَ وَكِيعٌ :حَتَّى يُحِيطَ اللَّهُ بِهِمْ فِي مِصْرِهِ.

(۳۸۵۰۱) حضرت رفیع ابی کثیرہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے ابوالحسن علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ زمین ظلم اور زیادتی سے بھر جائے گی یہاں تک کہ ہر گھر میں خوف اور لڑائی داخل ہوگی دو درہم اور دو جریب مانگیں گے انہیں نہیں دیا جائے گا (جریب ۸ قفیز کے برابر پیمانے کو کہتے ہیں) لڑائی کے مقابلے میں لڑائی ہوگی اور لشکر لشکروں کے مقابلے میں چلیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کا احاطہ کریں گے ان کے شہر میں پھر زمین عدل وانصاف سے بھر دی جائے گی۔

(۳۸۵۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: جَلَدَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَجُلاً حَدًّا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَلَدَ رَجُلاً آخَرَ حَدًّا، فَقَالَ رَجُلٌ هَذِهِ وَاللهِ الْفِتْنَةُ، جَلَدَ أَمْسِ رَجُلاً فِي حَدٍّ، وَجَلَدَ الْيَوْمَ رَجُلاً فِي حَدٍّ، فَقَالَ: خَالِدٌ: لَيْسَ هَذِهِ بِفِتْنَةٍ، إِنَّمَا الْفِتْنَةُ أَنْ تَكُونَ فِي أَرْضٍ يُعْمَلُ فِيهَا بِالْمَعَاصِي فَتُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا إِلَى أَرْضٍ لاَ يُعْمَلُ فِيهَا بِالْمَعَاصِي فَلاَ تَجِدُهَا.

(۳۸۵۰۲) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو بطور حد کوڑے لگائے جب دوسرا دن ہوا دوسرے آدمی کو بطور حد کوڑے لگائے ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم یہ تو فتنہ ہے گزشتہ کل ایک آدمی کو حد میں کوڑے لگائے اور آج دوسرے آدمی کو حد میں کوڑے لگائے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ فتنہ نہیں ہے فتنہ تو یہ ہوتا ہے کہ ایک زمین پر بے شمار گناہ کیے جائیں تو یہ چاہے کہ ایسی زمین کی طرف نکل جائے جہاں گناہ نہ کیے جاتے ہوں پس تو ایسی زمین نہ پائے۔

(۳۸۵۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ سعد بْنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَمَّا تَحَسَّرَ النَّاسُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ كَتَبُوا بَيْنَهُمْ كِتَابًا أَنْ لاَ يَسْتَعْمِلَ عَلَيْهِمْ إِلاَّ

رَجُلاً يَرْضَوْنَهُ لأَنْفُسِهِمْ وَدِينِهِمْ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنَ الْمَدَائِنِ فَأَتَوْهُ بِكِتَابِهِمْ فَقَالُوا : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، صَنَعْنَا بِهَذَا الرَّجُلِ مَا قَدْ بَلَغَك ، ثُمَّ كَتَبْنَا هَذَا الْكِتَابَ وَأَحْبَبْنَا أَنْ لاَ نَقْطَعَ أَمْرًا دُونَك ، فَنَظَرَ فِي كِتَابِهِمْ وَضَحِكَ ، وَقَالَ : وَاللهِ مَا أَدْرِي أَيَّ الأَمْرَيْنِ أَرَدْتُمْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَتَوَلَّوْا سُلْطَانَ قَوْمٍ لَيْسَ لَكُمْ أَوْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَرُدُّوا هَذِهِ الْفِتْنَةَ حَيْثُ أَطْلَعَتْ خِطَامَهَا وَاسْتَوَتْ ، إِنَّهَا لَمُرْسَلَةٌ مِنَ اللهِ فِي الأَرْضِ تَرْتَعِي حَتَّى تَطَأَ عَلَى خِطَامِهَا ، لَنْ يَسْتَطِيعَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ لَهَا رَدًّا وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُقَاتِلُ فِيهَا إِلاَّ قُتِلَ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ قَزَعًا كَقَزَعِ الْخَرِيفِ يَكُونُ بِهِمْ بَيْنَهُمْ. (حاكم ۵۰۳)

(۳۸۵۰۳) حضرت سعد بن حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب لوگوں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو معزول کرنے پر موافقت کر لی تو آپس میں انہوں نے ایک تحریر لکھی کہ ان پر عامل نہیں بنایا جائے گا مگر وہ آدمی جس پر وہ اپنے لیے اور اپنے دین کے لیے راضی ہوں گے وہ لوگ اسی حالت پر تھے اچانک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن سے تشریف لائے اپنی تحریر لے کر ان کے پاس گئے اے ابو عبداللہ ہم نے اس آدمی کے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے جو آپ کو پہنچا ہے پھر ہم نے یہ تحریر لکھی ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے بغیر ہم کسی امر کا یقینی فیصلہ نہ کریں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تحریر کو دیکھا اور مسکرائے اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں دونوں امروں میں سے کس کا تم نے ارادہ کیا ہے ایسے لوگوں کی ولایت کا ارادہ کیا ہے جو تمہارے فائدے کے لیے نہیں ہے یا تم نے ارادہ کیا ہے اس فتنے کو لوٹانے کا اس مقام کی طرف جہاں یہ بے مہار ہو جائے گا اور مضبوط ہو جائے گا۔ بلاشبہ یہ فتنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین پر بھیجا جاتا ہے چرتا ہے یہاں تک اپنی لگام کو روندتا ہے کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اسے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا لوگوں میں سے کوئی بھی اس میں قتال نہیں کرتا مگر قتل کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بدلی بھیجتے ہیں موسم خزاں کے بادلوں کی طرح وہ قتال انہی کے درمیان ہو جاتا ہے۔

(٣٨٥٠٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ خَيْرُكُمْ فِيهِ مَنْ لاَ يَأْمُرُ بِمَعْرُوفٍ وَلاَ يَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : أَيَأْتِي عَلَيْنَا زَمَانٌ نَرَى الْمُنْكَرَ فِيهِ فَلاَ نُغَيِّرُهُ ؟ فَلاَ وَاللهِ لَنَفْعَلَنَّ ، قَالَ : فَجَعَلَ حُذَيْفَةُ يَقُولُ بِأُصْبُعِهِ فِي عَيْنِهِ : كَذَبْت وَاللهِ ثَلاَثًا ، قَالَ الرَّجُلُ : فَكَذَبْت وَصَدَق. (ابو نعیم ۲۷۹)

(۳۸۵۰۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ضرور بالضرور تم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں تم میں سے سب سے بہتر وہ آدمی ہوگا جو نیکی کا حکم نہیں کرے گا لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا ہم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں ہم منکر کو دیکھیں گے اور اسے روکیں گے نہیں نہیں اللہ کی قسم ہم ضرور بالضرور کریں گے راوی فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنی انگلی سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے تو نے خدا کی قسم جھوٹ بولا یہ تین مرتبہ فرمایا اس آدمی نے کہا میں نے جھوٹ بولا اور انہوں نے سچ کہا۔

(٣٨٥٠٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ

يَقُولُ :لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَتَمَنَّى الرَّجُلُ فِيهِ الْمَوْتَ فَيُقْتَلُ ، أَوْ يَكْفُرُ ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَتَمَنَّى الرَّجُلُ الْمَوْتَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ.

(۳۸۵۰۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ یقیناً تم پر ایسا زمانہ آئے گا اس میں انسان موت کی تمنا کرے گا کہ قتل کردیا جائے یا وہ کفر اختیار کرے گا اور یقیناً تم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں انسان موت کی تمنا کرے گا بغیر فقر و فاقہ کے۔

(۳۸۵۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضًا يُقَالُ لَهَا الْبُصْرَةُ ، أَوِ الْبُصَيْرَةُ إِلَى جَنْبِهَا نَهْرٌ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ ذُو نَخْلٍ كَثِيرٍ يَنْزِلُ بِهِ بَنُو قَنْطُورَاءَ فَتَفْتَرِقُ النَّاسُ ثَلاَثَ فِرَقٍ :فِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِأَصْلِهَا وَهَلَكُوا ، وَفِرْقَةٌ تَأْخُذُ عَلَى أَنْفُسِهَا وَكَفَرُوا ، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ فَيُقَاتِلُونَ ، قَتْلاَهُمْ شُهَدَاءُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى بَقِيَّتِهِمْ. (ابو داؤد ۴۳۰۶۔ بزار ۳۶۶۷)

(۳۸۵۰۶) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمین کا تذکرہ کیا جسے بصرہ یا بصیرہ کہا جاتا ہے اس کے ایک طرف ایک نہر ہے جسے دجلہ کہا جاتا ہے کثیر کھجوروں والی وہاں بنو قنطوراء اتریں گے (جو ترک کو کہا جاتا ہے اور حاکم کے قول کے مطابق اس سے مراد روم کے نصرانی ہیں) لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے ایک گروہ اپنی اصل سے مل جائے گا اور ہلاک ہو جائے گا دوسرا گروہ اپنے نفسوں کو لے گا اور کفر کرے گا اور ایک گروہ اولاد کو پس پشت ڈال کر قتال کرے گا ان کے مقتولین شہداء ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے باقی رہنے والوں کو فتح عطاء کرے گا۔

(۳۸۵۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمَ الشَّعْرُ ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الأَعْيُنِ.

(بخاری ۲۹۲۹۔ مسلم ۶۳)

(۳۸۵۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑائی کرو گے جن کے جوتے ان کے بال ہوں گے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لڑائی کرو گے ایسے لوگوں سے جو چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے۔

(۳۸۵۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمَ الشَّعْرُ ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الأَعْيُنِ ذُلْفَ الآنُفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. (بخاری ۲۹۲۹۔ مسلم ۶۴)

(۳۸۵۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑائی کرو گے جن کے جوتے بال ہوں گے اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم قتال کرو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی چھوٹی ناک والے ہوں گے گویا کہ ان کے چہرے اوپر نیچے رکھی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

(۳۸۵۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ : بِحَسْبِ أَصْحَابِي الْقَتْلُ. (احمد ۲/ ۴۷۲- بزار ۳۲۶۳)

(۳۸۵۰۹) حضرت طارق سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے صحابہ کثرت سے شہید کیے جائیں گے۔

(۳۸۵۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِلأَنْصَارِ :إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(۳۸۵۱۰) اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ تم عنقریب میرے بعد یہ دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھے حوض پر مل لینا۔

(۳۸۵۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : لَمَّا جَاءَ قَتْلُ الْحُسَيْنِ ، قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ.

(۳۸۵۱۱) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا اے اللہ! آپ فیصلہ کریں گے اپنے بندوں کے درمیان اس سلسلے میں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

(۳۸۵۱۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْغَرِيفِ قَالَ: كُنَّا مُقَدَّمَةَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا بِمَسْكِنٍ مُسْتَمِيتِينَ تَقْطُرُ سُيُوفُنَا مِنَ الْجِدِّ عَلَى قِتَالِ أَهْلِ الشَّامِ وَعَلَيْنَا أَبُو الْعَمَرَّطَةِ، قَالَ: فَلَمَّا أَتَانَا صُلْحُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ كَأَنَّمَا كُسِرَتْ ظُهُورُنَا مِنَ الْحُزْنِ وَالْغَيْظِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفَةَ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَّا يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لَا تَقُلْ ذَاكَ يَا أَبَا عَامِرٍ، وَلَكِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُمْ طَلَبَ الْمُلْكِ، أَوْ عَلَى الْمُلْكِ.

(عبدالبر ۳۸۷)

(۳۸۵۱۲) حضرت ابو غریف سے روایت ہے کہ ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے مقدمۃ الجیش میں بارہ ہزار کی مقدار میں مقام مسکن میں تھے اس حال میں کہ موت کے متمنی تھے ہماری تلواروں سے اہل شام کے ساتھ سخت لڑائی کی وجہ سے (خون کے) قطرات ٹپک رہے تھے ہم پر ابو عمرطہ امیر تھے ابو غریف فرماتے ہیں جب ہمارے پاس حضرت حسن بن علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح کی خبر پہنچی تو اس خبر پر غم اور غصے سے گویا ہماری کمریں ٹوٹ گئیں ابو غریف راوی نے فرمایا جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو ہم میں سے ایک آدمی جس کی کنیت ابو عامر تھی کھڑا ہوا اور کہنے لگا السلام علیک اے مومنوں کو ذلیل کرنے والے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو عامر یہ بات نہ کرو لیکن میں نے ناپسند سمجھا تھا اس بات کو کہ میں ان کو ملک کی طلب میں قتل کروں۔

(۳۸۵۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ جَدِّهِ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: قَامَ الْحَسَنُ

بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍ ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ ، وَإِنَّ أَمْرَ اللهِ وَاقِعٌ وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنْ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِنُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ يُهْرَاقُ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ مُنْذُ عَلِمْتُ مَا يَنْفَعُنِي مِمَّا يَضُرُّنِي ، فَالْحَقُوا بِمَطِيِّكُمْ .

(۳۸۵۱۳) حضرت ریاح بن حارث سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا یقیناً جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ کا حکم واقع ہونے والا ہے اگرچہ لوگ اسے ناپسند کریں اور اللہ کی قسم مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امر سے رائی کے دانے کے برابر حاصل ہو جس میں تھوڑا سا خون بہایا گیا ہو جو میں نے جان لیا کہ یہ امر مجھے نقصان پہنچانے والی چیزوں سے کوئی نفع دینے والا نہیں ہے پس اپنی سواریوں کے ساتھ مل جاؤ۔

(۳۸۵۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ نَعُودُهُ ، فَجَعَلَ يَقُولُ لِذَلِكَ الرَّجُلِ : سَلْنِي قَبْلَ أَنْ لاَ تَسْأَلَنِي ، قَالَ : مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ شَيْئًا ، يُعَافِيكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَقَامَ فَدَخَلَ الْكَنِيفَ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا ، ثُمَّ قَالَ : مَا خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ حَتَّى لَفَظْتُ طَائِفَةً مِنْ كَبِدِي أُقَلِّبُهَا بِهَذَا الْعُودِ ، وَلَقَدْ سُقِيتُ السُّمَّ مِرَارًا مَا شَيْءٌ أَشَدُّ مِنْ هَذِهِ الْمَرَّةِ ، قَالَ : فَغَدَوْنَا عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ فَإِذَا هُوَ فِي السُّوقِ ، قَالَ : وَجَاءَ الْحُسَيْنُ فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَقَالَ : يَا أَخِي ، مَنْ صَاحِبُكَ ؟ قَالَ : تُرِيدُ قَتْلَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : لَئِنْ كَانَ الَّذِي أَظُنُّ ، لَلَّهُ أَشَدُّ نِقْمَةً ، وَإِنْ كَانَ بَرِيئًا فَمَا أُحِبُّ أَنْ يُقْتَلَ بَرِيءٌ .

(۳۸۵۱٤) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک آدمی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اس آدمی سے کہنے لگے مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ تم مجھ سے نہ پوچھ سکو۔ ان صاحب نے کہا میں آپ سے کچھ نہیں پوچھنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت عطا کرے راوی نے فرمایا حضرت حسن کھڑے ہوئے اور بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر ہمارے پاس تشریف لائے پھر ارشاد فرمایا میں تمہاری طرف نہیں نکلا یہاں تک کہ میں نے اپنے جگر کا ایک ٹکڑا پھینکا ہے جس کو اس لکڑی سے الٹ پلٹ رہا ہوں مجھے کئی مرتبہ زہر پلایا گیا اس مرتبہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں تھی حضرت عمیر نے کہا اگلے دن ہم صبح کو ان کے پاس گئے وہ جان کنی کی حالت میں تھے راوی عمیر رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے پس ان کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا اے بھائی جان آپ کو زہر دینے والا کون ہے انہوں نے فرمایا تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو انہوں نے فرمایا ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو وہی ہے جس کے بارے میں میرا گمان ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سخت سزا دینے والے ہیں اور اگر بری ہے تو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ایک بری آدمی کو قتل کیا جائے۔

(۳۸۵۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : لَقِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْعِرَاقَ ، قَالَ : أَجَلْ ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ

فَإِنَّهُمْ قَتَلَةُ أَبِيك ، الطَّاعِنُونَ فِي بَطْنِ أَخِيك ، وَإِنْ أَتَيْتَهُمْ قَتَلُوك.

(۳۸۵۱۵) حضرت بشر بن غالب سے روایت ہے فرمایا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ میں ملے حضرت عبداللہ نے پوچھا اے ابوعبداللہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ عراق کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں نے فرمایا ہاں حضرت عبداللہ نے کہا ایسا نہ کرنا بلاشبہ وہ آپ کے والد کے قاتلین ہیں اور آپ کے بھائی کے پیٹ پر نیزہ مارنے والے ہیں اگر آپ ان کے پاس گئے تو وہ آپ کو قتل کر دیں گے۔

(۳۸۵۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْعِتْرِيُّ ، عَنْ جَبَلَةَ بِنْتِ المصفح ، قَالَتْ : أَوْصَى مَالِكُ بْنُ ضَمْرَةَ بِسِلاَحِهِ لِلْمُجَاهِدِينَ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ أَلاَّ يُقَاتَلَ بِهِ أَهْلُ نُبُوَّةٍ ، قَالَ : فَقَالَ : أَخُوهُ عِنْدَ رَأْسِهِ : يَا أَخِي عِنْدَ الْمَوْتِ تَقُولُ هَذَا ، قَالَ : هُوَ ذَاكَ ، قَالَ : فَنَحْنُ فِي حِلٍّ إِنِ احْتَاجَ وَلَدُك أَنْ يَبِيعَ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَذَهَبَ السِّلاَحُ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ إِلاَّ رُمْحٌ ، قَالَتْ : فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَعْثِ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْحُسَيْنِ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ مَالِكَ ، يَا مُوسَى ، أَعِرْنِي رُمْحَ أَبِيك أَعْتَرِضْ بِهِ ، قَالَ : فَقَالَ : يَا جَارِيَةُ ، أَعْطِهِ الرُّمْحَ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهِ : يَا مُوسَى ، أَمَا تَذْكُرُ وَصِيَّةَ أَبِيك ، قَالَتْ : وَقَدْ مَرَّ الرَّجُلُ بِالرُّمْحِ ، قَالَتْ : فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَأَخَذَ الرُّمْحَ مِنْهُ فَكَسَرَهُ.

(۳۸۵۱۶) حضرت جبلہ بنت مصفح سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت مالک بن ضمرہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو اپنے اسلحہ کے بارے میں وصیت کی خبردار اس سے کشید گی کرنے والوں کے ساتھ لڑائی کی جائے گی راوی محمد بن موسیٰ نے فرمایا ان کے بھائی نے ان کے سر کے پاس کہا اے بھائی موت کے وقت آپ یہ کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا یہ ایسے ہی ہے ان کے بھائی نے کہا اگر آپ کی اولاد کو ضرورت ہو بیچنے کی تو کیا ہمارے لیے یہ جائز ہوگا انہوں نے فرمایا ہاں وہ اسلحہ لے گئے ایک نیزے کے سوا کوئی چیز نہ رہی، راویہ فرماتی ہیں اس لشکر میں سے جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں گیا ایک آدمی آیا مالک بن ضمرہ کے بھائی نے کہا اے مالک کے بیٹے اے موسیٰ مجھے اپنے والد کا نیزہ عاریۃً دینا میں اسے ماروں روای فرماتے ہیں مالک کے بیٹے نے کہا اے لڑکی ان کو نیزہ دے دو ان کے گھر والوں میں سے ایک عورت نے کہا اے موسیٰ کیا تمہیں اپنے والد کی وصیت یاد نہیں۔ اور وہ آدمی آپ کے والد کا نیزہ مانگ کر لے گیا۔ پس وہ اس کے پیچھے گئے اور اس سے نیزہ لے کر اسے توڑ دیا۔

(۳۸۵۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَعَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۸۵۱۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ منبر پر اٹھایا اور فرمایا میرا بیٹا سردار اور امیر ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

(۳۸۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : الْفِتْنَةُ مَنْ قَابَلَهَا اجْتِيحَ.

(۳۸۵۱۸) حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جو آدمی فتنے کے روبرو آتا ہے جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔

(۳۸۵۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَائَنِي حُسَيْنٌ يَسْتَشِيرُنِي فِي الْخُرُوجِ إِلَى مَا هَاهُنَا يَعْنِي الْعِرَاقَ، فَقُلْتُ: لَوْلاَ أَنْ يُزْرُوا بِي وَبِكَ لَشَبَّثْتُ يَدِي فِي شَعْرِكَ، إِلَى أَيْنَ تَخْرُجُ؟ إِلَى قَوْمٍ قَتَلُوا أَبَاكَ وَطَعَنُوا أَخَاكَ، فَكَانَ الَّذِي سَخَا بِنَفْسِي عَنْهُ أَنْ قَالَ لِي: إِنَّ هَذَا الْحَرَمَ يُسْتَحَلُّ بِرَجُلٍ، وَلأَنْ أُقْتَلَ فِي أَرْضِ كَذَا وَكَذَا غَيْرَ أَنَّهُ يُبَاعِدُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ.

(۳۸۵۱۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ میرے پاس عراق کی طرف جانے کے سلسلے میں مشورہ کے لیے آئے میں نے ان سے کہا اگر وہ میرے اور آپ کی ذات پر عیب نہ لگائیں تو میں مضبوطی کے ساتھ آپ سے چمٹ جاتا کہ آپ کہاں جارہے ہیں ایسے لوگوں کے پاس جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور آپ کے بھائی کو نیزے مارے میرے ساتھ جوانہوں نے بات کے سلسلے میں سخاوت فرمائی اس میں یوں فرمایا یہ حرم کسی آدمی کے لیے لڑائی کے سلسلے میں حلال کیا جائے میں فلاں فلاں زمین میں قتل کردیا جاؤں اگرچہ وہ دور ہے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں اس آدمی کی طرح ہوں جس کے ساتھ لڑائی کرنے میں حرم کو حلال سمجھا جائے۔

(۳۸۵۲۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَيُقْتَلَنَّ الْحُسَيْنُ قَتْلاً، وَإِنِّي لأَعْرِفُ تُرْبَةَ الأَرْضِ الَّتِي بِهَا يُقْتَلُ، يُقْتَلُ قَرِيبًا مِنَ النَّهْرَيْنِ.

(۳۸۵۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ یقیناً حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا جائے گا اور بلاشبہ میں اس زمین کی مٹی کو پہچانتا ہوں جہاں اسے شہید کیا جائے گا دونہروں کے درمیان شہید کیا جائے گا۔

(۳۸۵۲۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَرْبَدَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ عَلَى الْبَابِ، فَتَطَلَّعْتُ فَرَأَيْتُ فِي كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُقَلِّبُهُ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَى بَطْنِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَطَلَّعْتُ فَرَأَيْتُكَ تُقَلِّبُ شَيْئًا فِي كَفِّكَ، وَالصَّبِيُّ نَائِمٌ عَلَى بَطْنِكَ وَدُمُوعُكَ تَسِيلُ، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي بِالتُّرْبَةِ الَّتِي يُقْتَلُ عَلَيْهَا، وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي يَقْتُلُونَهُ. (طبرانی ۲۸۲۰)

(۳۸۵۲۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں دروازے کے پاس بیٹھی ہوئی تھی میں نے غور کیا اور دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی میں کوئی چیز تھی جسے آپ الٹ پلٹ رہے تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کے پیٹ پر سوئے ہوئے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے غور کیا اور دیکھا کہ آپ اپنی ہتھیلی پر کوئی چیز الٹ پلٹ رہے ہیں اور بچہ آپ کے پیٹ پر سویا ہوا ہے اور آپ کے آنسو جاری ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جبرئیل میرے پاس وہ مٹی لے کر آیا تھا جہاں اسے شہید کیا جائے گا اس نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت اسے قتل کرے گی۔

(۳۸۵۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ ، وَكَانَ صَاحِبَ مَطْهَرَتِهِ حَتَّى حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى: صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، فَقُلْتُ :مَاذَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ ، قَالَ : قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا لِعَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ أَأَغْضَبَكَ أَحَدٌ ، قَالَ :قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي ، أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ ، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا.

(احمد ۸۵۔ ابویعلی ۳۵۸)

(۳۸۵۲۲) حضرت نجی حضرمی سے روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے وضو وغیرہ کا انتظام کرنے لگے یہاں تک کہ وہ نینوی شہر کے برابر ہو گئے ارادہ ان کا صفین کی طرف جانے کا تھا تو انہوں نے پکارا ٹھہر و ابو عبداللہ ٹھہر و ابو عبداللہ میں نے کہا کیا ہو گیا ابو عبداللہ کو انہوں نے فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتلایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی آنکھیں بہہ رہی ہیں کیا آپ کو کسی نے غصہ دلایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل میرے پاس کھڑے ہوئے ہیں انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پس اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا وہ بہہ پڑیں۔

(۳۸۵۲۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلاَّمٍ أَبِي شُرَحْبِيلَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْمٍ ، قَالَ :بَعَرَتْ شَاةٌ لَهُ ، فَقَالَ لِجَارِيَةٍ لَهُ :يَا جَرْدَاءُ ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي هَذَا الْبَعْرُ حَدِيثًا سَمِعْته مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَكُنْت مَعَهُ بِكَرْبَلاَءَ فَمَرَّ بِشَجَرَةٍ تَحْتَهَا بَعْرُ غِزْلاَنٍ فَأَخَذَهُ مِنْهُ قَبْضَةً فَشَمَّهَا ، ثُمَّ قَالَ :يُحْشَرُ مِنْ هَذَا الظَّهْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

(۳۸۵۲۳) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ان کی بکری نے مینگنیاں کیں انہوں نے اپنی باندی سے کہا اے کم بالوں والی اس مینگنی نے ایک حدیث یاد کروا دی جو میں نے امیر المؤمنین (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے سنی تھی جبکہ میں ان کے ساتھ مقام کربلا میں تھا وہ ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے نیچے ہرن کی مینگنی تھی اس زمین سے ایک مشت مٹی لی اور اسے سونگھا پھر فرمایا اس زمین کی پشت سے ستر ہزار کو جمع کیا جائے گا جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(۳۸۵۲٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ شَهِدَ الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلاَءَ ، قَالَ :فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :أَفِيكُمْ حُسَيْنٌ ؟ فَقَالَ :مَنْ أَنْتَ ، فَقَالَ :أَبْشِرْ بِالنَّارِ ، قَالَ :بَلْ رَبٌّ غَفُورٌ رَحِيمٌ مُطَاعٌ ، قَالَ وَمَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :أَنَا ابْنُ حُوَيْزَةَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ حُذْهُ إِلَى النَّارِ ، قَالَ :فَذَهَبَ فَنَفَرَ بِهِ فَرَسُهُ عَلَى سَاقِيهِ ، فَتَقَطَّعَ فَمَا بَقِيَ مِنْهُ غَيْرُ رِجْلِهِ فِي الرِّكَابِ.

(۳۸۵۲۴) حضرت وائل بن علقمہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا میں موجود تھے انہوں نے فرمایا کہ ایک

آدمی آیا اس نے کہا کیا تمہارے اندر حسین ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو اس نے کہا آگ کی بشارت لو انہوں نے فرمایا بلکہ رب معاف کرنے والا رحم کرنے والا فرمانبرداری کیا جانے والا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں ابن حویزہ ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ اسے آگ کی طرف جمع کر لے راوی نے فرمایا وہ آدمی گیا اس کا گھوڑا اسے اس کی پنڈلیوں کے بل لے کر بھاگا پس وہ کٹا اس کے جسم سے سوائے اس کے پاؤں کے جو رکاب میں تھے کوئی حصہ باقی نہ رہا۔

(٣٨٥٢٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ ، قَالَتْ :لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ جَارِيَةٌ قَدْ بَلَغْتُ مَبْلَغَ النِّسَاءِ ، أَوْ كِدْتُ أَنْ أَبْلُغَ مَكَثَتِ السَّمَاءُ بَعْدَ قَتْلِهِ أَيَّامًا كَالْعَلَقَةِ.

(٣٨٥٢٥) حضرت ام حکیم سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا میں ان دنوں لڑکی تھی عورتوں کی عمر کو پہنچ چکی تھی یا فرمایا پہنچنے کے قریب تھی ان کی شہادت کے بعد کئی دن آسمان خون کے جمے ٹکڑے کی طرح رہا۔

(٣٨٥٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : جَائَنَا قَتْلُ عُثْمَانَ وَأَنَا أُونِسُ مِنْ نَفْسِي شَبَابًا وَقُوَّةً ، وَلَوْ قَتَلْتُ الْقِتَالَ ، فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ النَّاسَ حَتَّى إِذَا كُنْت بِالرَّبَذَةِ إِذَا عَلِيٌّ بِهَا ، فَصَلَّى بِهِم الْعَصْرَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَسْنَدَ ظَهْرَهُ فِي مَسْجِدِهَا ، وَاسْتَقْبَلَ الْقَوْمَ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُكَلِّمُهُ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :تَكَلَّمْ وَلاَ تَخِنَّ خَنِينَ الْجَارِيَةِ ، قَالَ :أَمَرْتُك حِينَ حَصَرَ النَّاسُ هَذَا الرَّجُلَ أَنْ تَأْتِيَ مَكَّةَ فَتُقِيمَ بِهَا فَعَصَيْتَنِي ، ثُمَّ أَمَرْتُك حِينَ قُتِلَ أَنْ تَلْزَمَ بَيْتَكَ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى الْعَرَبِ غَوَارِبُ أَحْلاَمِهَا ، فَلَوْ كُنْت فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَضَرَبُوا إِلَيْكَ آبَاطَ الإِبِلِ حَتَّى يَسْتَخْرِجُوك مِنْ جُحْرِكَ فَعَصَيْتَنِي ، وَأَنَا أُنْشِدُكَ بِاللهِ أَنْ تَأْتِيَ الْعِرَاقَ فَتُقْتَلَ بِحَالِ مَضْيَعَةٍ ، قَالَ :فَقَالَ : عَلِيٌّ :أَمَّا قَوْلُك :آتِي مَكَّةَ ، فَلَمْ أَكُنْ بِالرَّجُلِ الَّذِي تُسْتَحَلُّ لِي مَكَّةُ ، وَأَمَّا قَوْلُك :قَتَلَ النَّاسُ عُثْمَانَ ، فَمَا ذَنْبِي إِنْ كَانَ النَّاسُ قَتَلُوهُ ، وَأَمَّا قَوْلُك :آتِي الْعِرَاقَ ، فَأَكُون كَالضَّبُعِ تَسْتَمِعُ اللَّدْمِ.

(٣٨٥٢٦) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی اور میں اپنے آپ میں جوانی اور قوت کو پہچان رہا تھا اگر میں لڑائی کرتا میں نکلا لوگوں کے ساتھ حاضر تھا جب ہم مقام ربذہ پر پہنچے وہاں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب سلام پھیرا لوگوں کی طرف منہ کر کے اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کھڑے ان سے روتے ہوئے بات کرنے لگے انہوں نے فرمایا بات کرو اور لڑکی کے رونے کی طرح نہ رو۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ سے کہا تھا جب لوگوں نے اس آدمی کا محاصرہ کیا تھا کہ آپ مکہ جا کر وہاں اقامت اختیار کریں آپ نے میری بات نہ مانی پھر جب انہیں شہید کیا گیا میں نے آپ سے کہا تھا اپنے گھر میں رہیں۔ یہاں تک عرب کی عقل مندی واپس آ جائے پس اگر آپ گوہ کی بل میں ہوئے تو وہ آپ کو اونٹ کے پہلوں مارتے یہاں تک آپ کو اس بل سے نکالتے آپ نے میری بات نہ مانی اور میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ عراق نہ جائیں کہیں بے توجہی کی حالت میں

آپ کو قتل کر دیا جائے راوی نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا باقی رہی تمہاری بات کہ میں مکہ جاتا تو میں اس آدمی کے پاس نہیں گیا جو میرے لیے مکہ کو قتال کے لیے حلال کرتا اور تیری یہ بات کہ لوگوں نے عثمان کو شہید کر دیا تو میرا کیا گناہ ہے اگر لوگوں نے ان کو قتل کر دیا ہے اور رہی تمہاری یہ بات کہ میں عراق نہ جاتا (مدینہ اگر رہتا تو) تو میں اس گوہ کی طرح ہوتا جو (بل میں رہ کر) آواز کو سنتی ہے۔

(۳۸۵۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ الصُّلْحُ بَيْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ أَرَادَ الْحَسَنُ الْخُرُوجَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ :مَا أَنْتَ بِالَّذِي تَذْهَبُ حَتَّى تَخْطُبَ النَّاسَ ، قَالَ :قَالَ الشَّعْبِيُّ :فَسَمِعْته عَلَى الْمِنْبَرِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :أما بعد فَإِنَّ أَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقَى ، وَإِنَّ أَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُورُ ، وَإِنَّ هَذَا الأَمْرَ الَّذِي اخْتَلَفْتُ أَنَا فِيهِ وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ كَانَ لِي ، فَتَرَكْتُهُ لِمُعَاوِيَةَ ، أَوْ حَقٌّ كَانَ لامْرِئٍ أَحَقَّ بِهِ مِنِّي ، وَإِنَّمَا فَعَلْت هَذَا لِحَقْنِ دِمَائِكُمْ ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾ ثُمَّ نَزَلَ.

(۳۸۵۲۷) حضرت شعبی سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت حسن بن علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح ہوئی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا شعبی نے فرمایا میں نے ان سے منبر پر سنا کہ انہوں نے اللہ کی تعریف کی اور اس کی ثناء بیان کی پھر فرمایا یقیناً سب سے عقلمندی کی بات تقوی ہے اور سب سے عجز کی بات فسق و فجور ہے اور یہ امر (خلافت) جس میں میرے اور معاویہ کے درمیان اختلاف ہوا یہ میرا حق تھا میں نے معاویہ کے لیے چھوڑ دیا یا یوں فرمایا یہ میرا حق تھا جس کے معاویہ مجھ سے زیادہ حق دار ہیں اور میں نے یہ تمہارے خونوں کی حفاظت کے لیے ایسا کیا ہے اور میں نہیں جانتا ہوسکتا ہے تمہارے لیے آزمائش ہو اور مقررہ مدت تک نفع ہو پھر نیچے اتر آئے۔

(۳۸۵۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شريك ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ أُمَّتِي وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوا رَأْسَهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ.

(نسائی ۳۸۸۔ طبرانی ۴۸۷)

(۳۸۵۲۸) حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے میری امت میں تفریق ڈالی جبکہ وہ مجتمع ہوں اس کی گردن مار دو جو کوئی ہو۔

(۳۸۵۲۹) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسيلة ، عَنْ أَبِيهَا ، قَالَتْ: سَمِعْت أَبِي يَقُولُ :سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ. (ابو داؤد ۵۰۷۸۔ طبرانی ۲۳۶)

(۳۸۵۲۹) حضرت فسیلہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول کیا یہ عصبیت ہے کہ انسان اپنی قوم سے محبت کرے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن عصبیت یہ ہے کہ انسان ظلم پر اپنی قوم کی اطاعت کرے۔

(۳۸۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَتَى حُنَيْنًا مَرَّ بِشَجَرَةٍ يُعَلِّقُ الْمُشْرِكُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهُ : ذَاتُ أَنْوَاطٍ ، فَقَالُوا : اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى لِمُوسَى : ﴿اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ﴾ ، لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ. (احمد ۲۱۸۔ طیالسی ۱۳۴۶)

(۳۸۵۳۰) حضرت ابو واقد اللیثی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حنین تشریف لائے تو ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ مشرکین اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے جسے ذات انواط کہا جاتا تھا (انواط نوط کی جمع ہے حاجت معلقہ کو کہتے ہیں یہ وہ درخت تھا جس کے ساتھ مشرکین اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے اور اس کا گرد ٹھہرتے تھے) صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہمارے لیے ذات انواط بنا دیں حضور ﷺ نے فرمایا یہ ایسے ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔ ہمارے لیے بھی معبود بنا دیں جیسا کہ ان کے لیے معبود ہے یقیناً تم اپنے سے پہلے والے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔

(۳۸۵۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعًا بِبَاعٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَشِبْرًا بِشِبْرٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى ، قَالَ : فَمَنْ إِذَنْ.

(بخاری ۳۱۹۷۔ احمد ۴۵۰)

(۳۸۵۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے کی پیروی کرو گے دو ہاتھ میں دو ہاتھ کی ایک ہاتھ میں ایک۔ ہاتھ کی اور ایک بالشت میں ایک بالشت کی یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کی بل میں داخل ہوئے ہوں تو تم بھی اس میں داخل ہو گے صحابہ کرام نے عرض کیا یہود اور نصاریٰ کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

(۳۸۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حُلْوَهَا وَمُرَّهَا.

(۳۸۵۳۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ یقیناً تم اپنے سے پہلے والوں کی میٹھے اور کڑوے طریقے کی پیروی کرو گے۔

(۳۸۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : أَنْتُمْ أَشْبَهُ النَّاسِ سَمْتًا وَهَدْيًا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ لَتَسْلُكُنَّ طَرِيقَهُمْ حَذْوَ القذة بِالْقُذَّةِ وَالنَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.

(بزار ۲۰۴۸۔ طبرانی ۹۸۸۲)

(۳۸۵۳۳) حضرت عبداللہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا تم طریقہ اور سیرت میں بنی اسرائیل کے بہت مشابہہ ہو تم ضرور ان کے طریقے پر چلو گے جیسے تیر کا پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے اور جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے حضرت عبداللہ نے فرمایا کچھ بیان جادو ہوتے ہیں۔

(۳۸۵۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :لاَ يَكُونُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ شَيْءٌ إِلاَّ كَانَ فِيكُمْ مِثْلُهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ يكون فِينَا قَوْمُ لُوطٍ ، قَالَ :نَعَمْ ، وَمَا تَرَى بَلَغَ ذَلِكَ لاَ أُمَّ لَكَ.

(۳۸۵۳۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل میں کوئی چیز واقع نہیں ہوئی مگر اس کی مثل تمہارے اندر بھی واقع ہوگی ایک صاحب نے عرض کیا کیا ہمارے اندر قوم لوط کی طرح ہوگا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں تیرے لیے تیری ماں نہ رہے اس سلسلے میں جو بات پہنچی ہے اس کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے۔

(۳۸۵۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْن عَمْرو ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ :قَالَ :لَتَعْمَلُنَّ عَمَلَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلاَ يَكُونُ فِيهِمْ شَيْءٌ إِلاَّ كَانَ فِيكُمْ مِثْلُهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ :تَكُونُ مِنَّا قِرَدَةٌ وَخَنَازِيرُ ، قَالَ :وَمَا يُبْرِيكَ مِنْ ذَلِكَ ، لاَ أُمَّ لَكَ ، قَالُوا :حَدِّثْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَوْ حَدَّثْتُكُمْ لاَفْتَرَقْتُمْ عَلَى ثَلاَثِ فِرَقٍ :فِرْقَةٍ تُقَاتِلُنِي ، وَفِرْقَةٍ لاَ تَنْصُرُنِي ، وَفِرْقَةٍ تُكَذِّبُنِي أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ وَلاَ أَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَرَأَيْتُكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّكُمْ تَأْخُذُونَ كِتَابَكُمْ فَتُحَرِّقُونَهُ وَتُلْقُونَهُ فِي الْحُشُوشِ ، صَدَّقْتُمُونِي ، قَالُوا :سُبْحَانَ اللهِ ، وَيَكُونُ هَذَا ، قَالَ :أَرَأَيْتُكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّكُمْ تَكْسِرُونَ قِبْلَتَكُمْ ، صَدَّقْتُمُونِي ، قَالُوا :سُبْحَانَ اللهِ ، وَيَكُونُ هَذَا ، قَالَ :أَرَأَيْتُكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ ، أَنَّ أُمَّكُمْ تَخْرُجُ فِي فِرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتُقَاتِلُكُمْ ، صَدَّقْتُمُونِي ، قَالُوا :سُبْحَانَ اللهِ وَيَكُونُ هَذَا. (ابو نعیم ۱۹۲۔ حاکم ۴۶۹)

(۳۸۵۳۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ تم ضرور بنی اسرائیل والے اعمال کرو گے ان میں کوئی چیز واقع نہیں ہوئی مگر تمہارے اندر اس کی مثل ہوگی ایک صاحب نے عرض کیا کیا ہم میں بندر اور خنزیر بھی ہوں گے ارشاد فرمایا تیرے لیے ماں نہ ہو اس سے تمہیں کس نے بری کیا ہے ان کے ساتھیوں نے عرض کیا اے ابو عبداللہ ہم سے بیان کرو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں تم سے بیان کروں تو تم تین گروہوں میں بٹ جاؤ گے اور ایک گروہ مجھ سے لڑائی کرے گا اور دوسرا گروہ میری مدد نہیں کرے گا اور ایک گروہ میری تکذیب کرے گا باقی میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں اور میں نہیں کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے بیان کروں کہ تم اپنی کتاب کو لے کر اسے جلا دو گے اور اسے بیت الخلاؤں میں پھینک دو گے کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے کہا سبحان اللہ کیا یہ بھی ہوگا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے بیان کروں

کہ تم اپنے قبلہ کو توڑ دو گے کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے سبحان اللہ کیا یہ ہوگا (پھر) فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے بیان کروں کہ تمہاری ماں مسلمانوں کے ایک گروہ میں خروج کرے گی اور تم سے لڑائی کرے گی کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے کہا سبحان اللہ کیا یہ ہوگا۔

(۳۸۵۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ، تَأْتُونَ بِالْمُعْضِلاَتِ.

(۳۸۵۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ اے اہل عراق تم مشکل راستوں پر چلو گے۔

(۳۸۵۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ادْخُلْ ، قُلْتُ : فَأَدْخُلُ كُلِّي ، أَوْ بَعْضِي ، قَالَ : ادْخُلْ كُلَّك ، فَدَخَلْت عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وُضُوءًا مَكِيثًا ، فَقَالَ : يَا عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ ، سِتٌّ قَبْلَ السَّاعَةِ مَوْتُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ إحْدَى ، فَكَأَنَّمَا انْتُزِعَ قَلْبِي مِنْ مَكَانِهِ ، وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَمَوْتٌ يَأْخُذُكُمْ تُقْعَصُونَ بِهِ كَمَا تُقْعَصُ الْغَنَمُ ، وَأَنْ يَكْثُرَ الْمَالُ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِئَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا ، وَفَتْحُ مَدِينَةِ الْكُفْرِ ، وَهُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ ، فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ، ثَمَانِينَ غَايَةً ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا ، فَيَكُونُونَ أَوْلَى بِالْغَدْرِ مِنْكُمْ. (بخاری ۳۱۷۶۔ ابوداؤد ۴۹۶۱)

(۳۸۵۳۷) حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے داخل ہونے کی اجازت لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہو جاؤ میں نے عرض کیا میں سارا داخل ہو جاؤں یا کچھ (یہ مزاقاً کہا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا داخل ہو جا میں آپ کے پاس گیا آپ آہستہ سے وضو کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عوف بن مالک چھ باتیں قیامت سے پہلے ہوں گی تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موت یہ ایک لے لے (راوی نے فرمایا) اس بات سے گویا انہوں نے میرا دل کھینچ لیا اور (دوسری) بیت المقدس کی فتح حاصل ہوگی اور (تیسری) موت ہوگی تو تمہیں آن لے گی تم اس سے جلدی مر جاؤ گے جیسے بکریاں قعاص کی بیماری سے جلدی مر جاتی ہیں اور (چوتھا) مال کثرت سے ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے وہ انہیں ناپسند کرے گا کفار کا شہر فتح ہوگا اور صلح ہوگی تمہارے اور رومیوں کے درمیان وہ تمہارے پاس اسی جھنڈیوں کے نیچے آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے وہ تم سے عذر کرنے میں آگے ہوں گے۔

(۳۸۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سِتٌّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ : مَوْتِي وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، وَأَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ أَلْفَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا ، وَفِتْنَةٌ يَدْخُلُ حَرُّهَا بَيْتَ كُلِّ مُسْلِمٍ ، وَمَوْتٌ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ، وَأَنْ تَغْدِرَ الرُّومُ فَيَسِيرُونَ بِاثْنَي عَشَرَ أَلْفًا ، تَحْتَ كُلِّ بَنْدٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. (احمد ۲۲۸۔ طبرانی ۲۴۴)

(۳۸۵۳۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزیں قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں میری وفات اور بیت المقدس کی فتح، ایک صاحب کو ہزار اشرفیاں دی جائیں گی وہ ان کو ناپسند کرے گا اور ایسا فتنہ ہوگا جس کا غم ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگا اور موت ہوگی جو لوگوں کو ایسے پکڑ لے گی جیسے قعاص (سینے کی بیماری) بکریوں کو پکڑتی ہے رومی تم سے دھوکہ کریں گے وہ بارہ ہزار کی تعداد میں آئیں گے اور ہر بڑے پرچم کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔

(۳۸۵۳۹) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَسِيدِ بْنِ الْمُتَشَمِّسِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى ، فَقَالَ : أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَاهُ ، قُلْنَا : بَلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا الْهَرْجُ ، قَالَ : الْقَتْلُ الْقَتْلُ ، قُلْنَا : أَكْثَرُ مِمَّا نَقْتُلُ الْيَوْمَ ، قَالَ : لَيْسَ بِقَتْلِكُمُ الْكُفَّارَ ، وَلَكِنْ يَقْتُلُ الرَّجُلِ جَارَهُ وَأَخَاهُ ، وَابْنَ عَمِّهِ ، قَالَ : فَأُبْلِسْنَا حَتَّى مَا يُبْدِي أَحَدٌ مِنَّا عَنْ وَاضِحَةٍ : قَالَ : قُلْنَا : وَمَعنَا عُقُولُنَا يَوْمَئِذٍ ، قَالَ : تُنْزَعُ عُقُولُ أَكْثَرِ أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَانِ ، وَيَخْلُفُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ يَحْسِبُ أَكْثَرُهُمْ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ ، وَلَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ خَشِيت أَنْ يُدْرِكَنِي وَإِيَّاكُمُ الأُمُورُ ، وَلَئِنْ أَدْرَكَتْنَا مَا لِي وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ إِلاَّ أَنْ نَخْرُجَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْنَا. (احمد ۴۰۶)

(۳۸۵۳۹) حضرت اسید بن متشمس سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے انہوں نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہارے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کروں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بیان کرتے تھے ہم نے عرض کیا کیوں نہیں راوی نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہرج کثرت سے ہوجائے گا ہم نے عرض کیا ہرج کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل قتل ہم نے عرض کیا اب بھی تو ہم قتل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کفار کو قتل نہیں کرو گے بلکہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو قتل کرے گا اور اپنے بھائی کو اور اپنے چچا کے بیٹے کو راوی کہتے ہیں ہمارے لیے یہ بات پیچیدہ ہوگئی یہاں تک کہ عرض کیا کیا اس دن ہمیں عقل وشعور ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس زمانے کے اکثر لوگوں کی عقلیں اڑا دی جائیں گی اور ان کے بعد کم عقل لوگ ان کے نائب بن جائیں گے جن میں سے اکثر یہ گمان کریں گے کہ وہ کسی امر (دینی) پر ہیں حالانکہ وہ کسی شے پر نہیں ہوں گے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے خوف ہے کہ مجھے اور تمہیں چند امور آن لینگے اور اگر ان امور نے ہمیں پالیا تو میرے اور تمہارے لیے ان سے نکلنے کا راستہ نہیں ہوگا مگر ایسا ہی کہ جیسے ہم داخل ہوئے تھے (مطلب یہ ہے کہ ہم ان فتنوں میں محفوظ نہ رہیں گے ایسے ہی ہے جیسا کہ ہم اس دن محفوظ تھے کہ جس دن ہم اسلام میں داخل ہوئے تھے)۔

(۳۸۵۴۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صلىّ الله عليه وسلم ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلاَحِ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلاَهَا جَمِيعًا. (مسلم ۲۲۱۴۔ طیالسی ۸۸۴)

(۳۸۵۴۰) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی کے خلاف اسلحہ اٹھائے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں اور جب ان دونوں میں ایک دوسرے کو قتل کردے تو وہ دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔

(٣٨٥٤١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمَلاَئِكَةُ تَلْعَنُ أَحَدَكُمْ إِذَا أَشَارَ بِحَدِيدَةٍ ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(مسلم ۲۰۲۰۔ ترمذی ۲۱۶۲)

(۳۸۵۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے فرشتے تم میں سے اس پر لعنت کرتے ہیں اس شخص پر جو لوہے سے اشارہ کرے اگرچہ وہ شخص جس کی طرف اس نے اشارہ کیا وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

(٣٨٥٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ طُفَيْلٍ ، أَبِي سِيدَان ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ حذَيْفَةُ :لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَالْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ غَيْرَ أَنِّي لاَ أَدْرِي تَعْبُدُونَ الْعِجْلَ أَمْ لاَ .

(۳۸۵۴۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا یقیناً تم بنی اسرائیل کے طریقے پر چلو گے جیسا کہ جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے اور تیر کا پر دوسرے تیر کے برابر ہوتا ہے مگر میں یہ نہیں جانتا کہ تم بچھڑے کی عبادت کرو گے یا نہیں۔

(٣٨٥٤٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :إِذَا فَشَتْ بُقْعَانُ أَهْلِ الشَّامِ ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ فَلْيَمُتْ.

(۳۸۵۴۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کہ جب شام کے جوان (غلام) کثرت سے ہو جائیں تو جو تم میں سے مر سکتا ہے مر جائے۔

(٣٨٥٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ:أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ:قَدِمْت الشَّامَ ، قَالَ :فَقُلْتُ :لَوْ دَخَلْتَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَلَّمْتَ عَلَيْهِ ، فَأَتَيْته فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ :أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ:يُوشِكُ بَنُو قنطوراء أَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ أَرْضِ الْعِرَاقِ، قُلْتُ:ثُمَّ نَعُودُ ؟ قَالَ :أَنْتَ تَشْتَهِي ذَاكَ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :وَتَكُونُ لَكُمْ سَلْوَةٌ مِنْ عَيْشٍ. (نعیم ۱۹۱۱)

(۳۸۵۴۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں شام گیا اور میں نے (اپنے جی میں) کہا اگر میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں اور ان کو سلام کروں پس میں ان کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے میں نے عرض کیا کہ عبدالرحمن بن ابی بکرہ ہوں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ بنی قنطورا (ترک یا روم کے نصاریٰ) تمہیں عراق کی زمین سے نکال دیں میں نے عرض کیا پھر کیا ہم لوٹیں گے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس بات کو چاہتے

ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے زندگی کی بہار ہوگی وہ لوٹنا۔

(۳۸۵٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَمِنَ الْقَوْمِ هُوَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : بِاللهِ مِنْهُمْ أَنَا ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَنْ أُخْبِرَ بِهِ أَحَدًا بَعْدَكَ. (وکیع ۴۷۷)

(۳۸۵۴۵) حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ منافقین میں سے ایک آدمی فوت ہوا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ منافقین میں سے ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا االلہ کے لیے مجھے بتاؤ کیا میں ان منافقین میں سے ہوں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نہیں اور ہرگز میں اس بارے میں آئندہ نہیں بتاؤں گا (کہ کون منافق ہے اور کون نہیں)

(۳۸۵٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا بَقِيَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ ، أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لاَ يَجِدُ بَرْدَ الْمَاءِ مِنَ الْكِبَرِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : فَمَنْ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يَنْقُبُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ عَلاَئِقَنَا ، قَالَ : وَيْحَك ، أُولَئِكَ الْفُسَّاقُ. (بخاری ۴۶۵۸۔ بزار ۲۸۱۸)

(۳۸۵۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا منافقین میں سے سوائے چار کے کوئی بھی باقی نہیں رہا ان میں سے ایک بوڑھا ہے جو بڑھاپے کی وجہ سے پانی کی ٹھنڈک کو نہیں پاتا راوی کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یہ کون لوگ ہیں جو ہمارے گھروں میں نقب لگاتے ہیں اور ہمارے مالوں کو چوری کرتے ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لیے ہلاکت ہو یہ تو فساق لوگ ہیں۔

(۳۸۵٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : قَرَأَ حُذَيْفَةُ ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ ، قَالَ ، مَا قُوتِلَ أَهْلُ هَذِهِ الآيَةِ بَعْدُ.

(۳۸۵۴۷) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ (یعنی کفر کے سرداروں کو قتل کرو) تلاوت کی اور فرمایا کہ اس آیت کے مصداق لوگ ابھی تک قتل نہیں کیے گئے۔

(۳۸۵٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : اللَّهُمَّ أَهْلِكِ الْمُنَافِقِينَ ، فَقَالَ : حُذَيْفَةُ : لَوْ هَلَكُوا مَا انْتَصَفْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ.

(۳۸۵۴۸) حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے کہا کہ اے اللہ منافقین کو ہلاک کردے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ ہلاک کردیے گئے تو پھر تم نے اپنے دشمن سے انتقام نہ لیا۔

(۳۸۵٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : أَيَسُرُّكَ أَنْ تَقْتُلَ أَفْجَرَ النَّاسِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِذًا تَكُونُ أَفْجَرَ مِنْهُ.

(۳۸۵۴۹) حضرت شمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ گنہگار کو قتل کروانہوں نے کہا جی ہاں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تم سب سے گنہگار ہو گے۔

(۳۸۵۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :الْقُلُوبُ أَرْبَعَةٌ :قَلْبٌ مُصَفَّحٌ فَذَاكَ قَلْبُ الْمُنَافِقِ ، وَقَلْبٌ أَغْلَفُ ، فَذَاكَ قَلْبُ الْكَافِرِ ، وَقَلْبٌ أَجْرَدُ كَأَنَّ فِيهِ سِرَاجًا يَزْهر ، فَذَاكَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ، وَقَلْبٌ فِيهِ نِفَاقٌ وَإِيمَانٌ فَمِثْلُهُ مِثْلُ قُرْحَةٍ يَمُدُّهَا قَيْحٌ وَدَمٌ ، وَمِثْلُهُ مِثْلُ شَجَرَةٍ يَسْقِيهَا مَاءٌ خَبِيثٌ وَمَاءٌ طَيِّبٌ ، فَأَيُّ مَاءٍ غَلَبَ عَلَيْهَا ؛ غَلَبَ.

(۳۸۵۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دل چار قسم کے ہوتے ہیں ایک تو الٹا دل یہ منافق کا دل ہے اور غلاف میں لپٹا ہوا دل یہ کافر کا دل ہے اور صاف دل گویا کہ اس میں چراغ چمک رہا ہے یہ مومن کا دل ہے اور جس دل میں نفاق اور ایمان ہے اس کی مثال پھوڑے کی ہے جس میں پیپ اور خون ہو اور اس کی مثال اس درخت جیسی ہے جس کو خراب پانی اور عمدہ پانی سے سیراب کیا جاتا ہے جو پانی اس پر غالب ہوگا وہ ویسا ہی ہوگا۔

(۳۸۵۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :الْمُنَافِقُونَ الَّذِينَ فِيكُمَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنَ الْمُنَافِقِينَ الَّذِينَ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، وَكَيْفَ ذَاكَ ، قَالَ :إِنَّ أُولَئِكَ كَانُوا يُسِرُّونَ نِفَاقَهُمْ ، وَإِنَّ هَؤُلاَءِ أَعْلَنُوهُ. (طیالسی ۴۱۰)

(۳۸۵۵۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ آج کل جو منافق تمہارے اندر ہیں وہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے زمانے کے منافقین سے زیادہ برے ہیں راوی نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے ابوعبداللہ یہ کیسے ہوسکتا ہے انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ اپنے نفاق کو چھپاتے تھے اور یہ اسے ظاہر کرتے ہیں۔

(۳۸۵۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقِيسِ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :مَا أُبَالِي بَعْدَ سَنَةِ سَبْعِينَ لَوْ دَهْدَهْت حَجَرًا مِنْ فَوْقِ مَسْجِدِكُمْ هَذَا فَقَتَلَتْ مِنْكُمْ عَشْرَةً.

(۳۸۵۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا سترویں (۷۰) سال کے بعد مجھے اس کی پروانہیں کہ میں کوئی پتھر تمہاری مسجد کے اوپر سے لڑھکا دوں جو تم میں سے دس آدمیوں کو کچل دے۔

(۳۸۵۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَأَخَذَ حَصًى فَوَضَعَ بَعْضَهُ فَوْقَ بَعْضٍ ، ثُمَّ قَالَ لَنَا :انْظُرُوا مَا تَرَوْنَ مِنَ الضَّوْءِ قُلْنَا :نَرَى شَيْئًا خَفِيًّا ، قَالَ :وَاللهِ لَيَرْكَبَنَّ الْبَاطِلُ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى لاَ تَرَوْنَ مِنَ الْحَقِّ إِلاَّ مَا تَرَوْنَ مِنْ هَذَا.

(۳۸۵۵۳) حضرت مخول رضی اللہ عنہ ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے

انہوں نے کچھ کنکریاں لیں اور ان کو ایک دوسرے کے اوپر رکھا پھر انہوں نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اس روشنی کو جو تمہیں نظر آرہی ہے ہم نے عرض کیا کہ ہم تو مخفی چیز دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح باطل حق پر بلند ہوگا یہاں تک کہ تم حق کو نہیں دیکھو گے مگر اس حالت میں جو حالت تم ان کنکریوں کی دیکھ رہے ہو۔

(۳۸۵۵۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَيُوشِكَنَّ أَنْ يُصَبَّ عَلَيْكُمُ الشَّرُّ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى يَبْلُغَ الْفَيَافِيَ ، قَالَ : قِيلَ : وَمَا الْفَيَافِيُّ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الأَرْضُ الْقَفْرُ.

(۳۸۵۵۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ آسمان سے برائی تم پر اتار دی جائے یہاں تک کہ وہ فیافی تک پہنچ جائے ان سے عرض کیا گیا اے ابو عبداللہ یہ فیافی کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ویران زمین۔

(۳۸۵۵۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُحَارِبٍ يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ إِلَى حُذَيْفَةَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، حَدِّثْنَا مَا رَأَيْتَ وَشَهِدْتَ ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ : يَا عَمْرُو بْنَ صُلَيْعٍ ، أَرَأَيْتَ مُحَارِبَ ؟ أَمِنْ مُضَرَ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّ مُضَرَ لاَ تَزَالُ تَقْتُلُ كُلَّ مُؤْمِنٍ وَتَفْتِنُهُ ، أَوْ يَضْرِبُهُمَ اللَّهُ وَالْمَلاَئِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لاَ يَمْنَعُوا بَطْنَ تَلْعَةٍ ، أَرَأَيْتَ مُحَارِبَ ؟ أَمِنْ قَيْسَ عَيْلاَنَ ، قَالَ : نَعَمْ ، فَإِذَا رَأَيْتَ عَيْلاَنَ قَدْ نَزَلَتْ بِالشَّامِ فَخُذْ حِذْرَكَ. (طیالسی ۴۲۰۔ احمد ۳۹۰)

(۳۸۵۵۵) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو محارب میں سے ایک صاحب جن کو عمرو بن صلیع کہا جاتا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے ابو عبداللہ ہم سے وہ بیان کیجیے جو آپ نے دیکھا اور مشاہدہ کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمرو بن صلیع محارب کے بارے میں مجھے بتلاؤ کیا وہ مضر میں سے ہے اس نے کہا جی ہاں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ مضر مسلسل ہر مومن کو قتل کریں گے اور مسلمانوں کو فتنے میں ڈالیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور مومنین ان کو ماریں گے یہاں تک کہ وہ ہر جگہ کثرت سے ہونے کے باوجود اپنا دفاع نہیں کرسکیں گے محارب کے بارے میں بتلاؤ کیا وہ قیس عیلان سے ہیں انہوں نے کہا جی ہاں ارشاد فرمایا جب تم قبیلہ عیلان کو دیکھو جب وہ شام میں آگئے ہیں تو اپنا بچاؤ کرنا۔

(۳۸۵۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : ادْنُوا يَا مَعْشَرَ مُضَرَ ، فَوَاللهِ لاَ تَزَالُونَ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ تَفْتِنُونَهُ ، وَتَقْتُلُونَهُ حَتَّى يَضْرِبَكُمُ اللَّهُ وَمَلاَئِكَتُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ، حَتَّى لاَ تَمْنَعُوا بَطْنَ تَلْعَةٍ ، قَالُوا : فَلِمَ تُدْنِينَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ ، قَالَ : إِنَّ مِنْكُمْ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ ، وَإِنَّ مِنْكُمْ سَوَابِقَ كَسَوَابِقِ الْخَيْلِ.

(۳۸۵۵۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اے مضر کی جماعت قریب ہو جاؤ اللہ کی قسم تم ہر مومن کو قتل کرو گے اور ان کو فتنے میں ڈالو گے یہاں تک کہ اللہ اور اس کے فرشتے اور مومنین تمہیں ماریں گے یہاں تک کہ تم ہر جگہ

کثرت سے رہنے کے باوجود اپنا دفاع نہیں کرسکو گے ان کے اصحاب نے عرض کیا جب ہم اس حالت پر ہوں گے تو کیوں ہم ایسا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! یقیناً تم میں سے ایک سردار ہوگا اور تم میں کچھ آگے نکلنے والے ہوں گے گھوڑوں میں سے آگے نکلنے والوں کی طرح۔

(۳۸۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : لاَ تَدَعُ مُضَرُ عَبْدًا للهِ مُؤْمِنًا إِلاَّ فَتَنُوهُ ، أَوْ قَتَلُوهُ ، أَوْ يَضْرِبُهُمَ اللَّهُ وَالْمَلاَئِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لاَ يَمْنَعُوا ذَنَبَ تَلْعَةٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، تَقُولُ هَذَا وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنْ مُضَرَ ، قَالَ : أَلاَ أَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۲۵۳۰)

(۳۸۵۵۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا مضر کسی اللہ تعالیٰ کے مومن بندے کو نہیں چھوڑیں گے مگر اسے یا تو فتنے میں ڈال دیں گے یا اس کو قتل کر دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور مومنین ان کو ماریں گے یہاں تک کہ وہ اپنا دفاع نہ کرسکیں گے ایک صاحب نے ان سے عرض کیا اے ابوعبداللہ آپ یہ بات کر رہے ہیں حالانکہ آپ بھی مضر قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے فرمایا میں وہ کہہ رہا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(۳۸۵۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ لاَ يَفْتَحُونَ بَابَ هُدًى وَلاَ يَتْرُكُونَ بَابَ ضَلاَلَةٍ ، وَإِنَّ الطُّوفَانَ قَدْ رُفِعَ مِنَ الأَرْضِ كُلِّهَا إِلاَّ عَنِ الْبَصْرَةِ.

(۳۸۵۵۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ بصرہ کے رہنے والے کوئی ہدایت کا دروازہ کھولیں گے نہیں اور کوئی گمراہی کا دروازہ چھوڑیں گے نہیں اور طوفان ساری زمین سے اٹھا دیا گیا ہے سوائے بصرہ کے۔

(۳۸۵۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَخِيهِ رَبِيعَةَ بْنِ جَوْشَنٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتُمْ؟ قُلْنَا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، قَالَ: إِمَّا لاَ فَاسْتَعِدُّوا يَا أَهْلَ الْبَصْرَةِ، قُلْنَا: بِمَاذَا، قَالَ: بِالْمَزَادِ وَالْقِرَبِ، خَيْرُ الْمَالِ الْيَوْمَ أَجْمَالٌ يَحْتَمِلُ الرَّجُلُ عَلَيْهِنَّ أَهْلَهُ وَيَمِيرُهُمْ عَلَيْهَا ، وَفَرَسٌ وَقَاحٌ شَدِيد ، فَوَاللهِ لَيُوشِكُ بَنُو قَنْطُورَاءَ أَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْهَا حَتَّى يَجْعَلُوكُمْ بِرُكْبَة، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا بَنُو قَنْطُورَاءَ، قَالَ: أَمَّا فِي الْكِتَابِ فَهَكَذَا نَجِدُهُ، وَأَمَّا فِي النَّعْتِ فَنَعْتُ التُّرْكِ.

(۳۸۵۵۹) حضرت ربیعہ بن جوشن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں شام کے علاقے میں گیا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کن میں سے ہو؟ ہم نے عرض کیا اہل بصرہ میں سے انہوں نے فرمایا اے اہل بصرہ لڑائی کی تیاری کرو ہم نے عرض کیا کہ کس چیز کے ساتھ؟ انہوں نے فرمایا توشہ دان اور مشکیزوں کے ساتھ آج بہترین مال وہ اونٹ ہیں جن پر آدمی اپنے گھر والوں کو سوار کرتا ہے اور جن پر غلہ لے کر جاتا ہے اور بہترین مال وہ مضبوط کھروں والا گھوڑا

ہے (یہ آج کل بہترین مال ہے) اللہ کی قسم عنقریب بنو قنطورا تمہیں بصرہ سے نکال دیں گے یہاں تک کہ تمہیں ایک جماعت بنا دیں گے راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ بنو قنطورا کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ کتاب کے اندر تو میں اسی طرح پاتا ہوں باقی یہ صفت ترکیوں کی ہے۔

(٣٨٥٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ يَجِبْ لَكُمْ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ وَلاَ قَفِيزٌ. (مسلم ۲۲۲۰۔ احمد ۳۳۲)

(۳۸۵۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تمہاری کیا حالت ہوگی اس وقت جب کوئی دینار اور کوئی درہم اور کوئی قفیز تمہیں نہیں دیا جائے گا۔

(٣٨٥٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : أَرَادَ عُمَرُ أَنْ لاَ يَدَعَ مِصْرًا مِنَ الأَمْصَارِ إِلاَّ أَتَاهُ ، فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ : لاَ تَأْتِ الْعِرَاقَ فَإِنَّ فِيهِ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الشَّرِّ.

(۳۸۵۶۱) حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں کا دورہ کرنے کا ارادہ کیا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا کہ آپ عراق نہ جانا کیونکہ وہاں دس حصوں میں سے نو حصے شر ہے۔

(٣٨٥٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ : إِنَّ لِهَذِهِ ، يَعْنِي الْبُصْرَةَ أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ : الْبُصْرَةُ وَالْخُرَيْبَةُ وَتَدْمُرُ وَالْمُؤْتَفِكَةُ.

(۳۸۵۶۲) حضرت قسامہ بن زہیر رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس بصرہ کے چار نام ہیں (بصرہ، خریبہ، تدمر، مؤتفکہ)

(٣٨٥٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : رَأَيْتُ كَثِيرَ بْنَ أَفْلَحَ فِي الْمَنَامِ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا ابْنَ أَفْلَحَ ، كَيْفَ أَنْتُمْ ، قَالَ : بِخَيْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : أَنْتُمُ الشُّهَدَاءُ ، قَالَ : لاَ ، إِنَّ قَتْلَى الْمُسْلِمِينَ لَيْسُوا بِشُهَدَاءَ وَلَكِنَّا النُّدَبَاءُ.

(۳۸۵۶۳) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کثیر بن افلح (یہ حرہ کے دن شہید کیے گئے) کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا اے ابن افلح تم کیسے ہو انہوں نے فرمایا بھلائی میں ہوں میں نے پوچھا کیا تم شہداء میں ہو انہوں نے فرمایا کہ نہیں مسلمانوں کے مقتول شہداء نہیں ہیں لیکن ہم زیرک و ہوشیار ہیں۔

(٣٨٥٦٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتَ الْحَيَّ غَيْرَ وَاحِدٍ يُحَدِّثُونَ ، عَنْ أُبَيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ : مَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْقِتَالِ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى تُعْطُونِي سَيْفًا يَعْرِفُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْكَافِرِ.

(۳۸۵۶۴) حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو کونسی چیز لڑائی سے روکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کوئی چیز نہیں روکتی یہاں تک کہ تم مجھے ایسی تلوار دو جو مومن اور کافر کو پہچانتی ہو (حضرت سعد بن ابی

وقاص رضی اللہ عنہ فتنوں سے جدا رہتے تھے اور جمل، صفین، تحکیم، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ان تمام مواقع میں الگ رہے)

(۳۸۵۶۵) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: يَقْتَتِلُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ عَلَى دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ عِنْدَ قَتْلِ أَمِيرٍ ، أَوْ إِخْرَاجِهِ فَتَظْهَرُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ حِينَ تَظْهَرُ وَهِيَ ذَلِيلَةٌ فَيَرْغَبُ فِيهِمْ مَنْ يَلِيهِمْ مِنَ الْعَدُوِّ فَيَسِيرُونَ إِلَيْهِمْ وَيَتَقَحَّمُ أُنَاسٌ فِي الْكُفْرِ تَقَحُّمًا.

(۳۸۵۶۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ آپس میں جاہلیت کی پکار کے تقاضوں پر لڑائی کریں گے کسی امیر کے قتل ہونے یا اس کے نکالنے کے وقت پس دونوں گروہوں میں سے ایک غالب آجائیگا جب کہ وہ ذلیل تھا تو ان کے پاس والے دشمن ان میں رغبت کریں گے اور ان پر حملہ کر دیں گے اور لوگ کفر میں گرتے چلے جائیں گے۔

(۳۸۵۶۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَرَّبُوذَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ قَالَ : وَيْلٌ لِلْجَنَاحَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ ، وَيْلٌ لِلرَّأْسِ مِنَ الْجَنَاحَيْنِ ، قَالَ شُعْبَةُ : فَقُلْتُ : وَمَا الْجَنَاحَانِ ، قَالَ : الْعِرَاقُ وَمِصْرُ ، وَالرَّأْسُ : الشَّامُ.

(۳۸۵۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ سر کی دونوں جانبوں کے لیے ہلاکت ہے سر کی دونوں جانبوں کے لیے ہلاکت ہے شعبہ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ دونوں جانبوں سے کیا مراد ہے انہوں نے فرمایا عراق، مصر اور سر سے مراد شام ہے۔

(۳۸۵۶۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: لَيُخْسَفَنَّ بِالدَّارِ إِلَى جَنْبِ الدَّارِ وَبِالدَّارِ إِلَى جَنْبِ الدَّارِ حَيْثُ تَكُونُ الْمَظَالِمُ.

(۳۸۵۶۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک گھر کو اس کے پاس والے گھر کے پہلو میں دھنسا دیا جائے گا دوسرے گھر کو اس کے پاس والے گھر کے پہلو میں دھنسا دیا جائے گا جہاں پر یہ مظالم ہوں گے۔

(۳۸۵۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عَجْرَدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَا وَصَاحِبٌ لِي وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ ، فَقَالَ : مِمَّنْ أَنْتُمَا فَقُلْنَا : مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، قَالَ : فَعَلَيْكُمَا إِذًا بضواحيها ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ دَنَوْنَا مِنْهُ فَقُلْنَا : رَأَيْت قَوْلَك مِمَّنْ أَنْتُمَا وَقَوْلَك عَلَيْكُمَا بِضَوَاحِيهَا إِذًا ، قَالَ : إِنَّ دَارَ مَمْلَكَتِهَا ، وَمَا حَوْلَهَا مَشُوبٌ بِهِمْ ، قَالَ ثَابِتٌ : فَكَانَ غَالِبُ بْنُ عَجْرَدٍ إِذَا دَخَلَ عَلَى الرَّحْبَةِ سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا.

(۳۸۵۶۸) حضرت غالب بن عجرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اور میرا ساتھی حضرت ابوعبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ لوگوں کے سامنے (احادیث) بیان کر رہے تھے تو انہوں نے پوچھا کہ تم دونوں کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ بصرہ

والوں میں سے انہوں نے فرمایا تم دونوں پر بصرہ کے متصل علاقے لازم ہیں جب لوگ ان کے پاس سے چلے گئے تو ہم ان کے قریب ہوئے ہم نے ان سے عرض کیا کیا خیال ہے آپکا اپنی بات (تم کہاں سے ہو) اور آپ کی بات کہ تم پر لازم ہے بصرہ کے متصل علاقے انہوں نے فرمایا بیشک بصرہ اور اس کے اردگرد کے مملوکہ گھر وہاں کے باشندوں کے درمیان مشترک ہو جائیں۔
ثابت راوی کہتے ہیں کہ غالب بن عجرد جب کسی کشادہ مقام میں داخل ہوئے تو دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ اس سے نکل جاتے۔

(۳۸۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى حُذَيْفَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْبَصْرَةِ ، فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ لاَ بُدَّ لَكَ مِنَ الْخُرُوجِ فَانْزِلْ عَرَوَاتِهَا وَلاَ تَنْزِلْ سُرَّتَهَا.

(۳۸۵۶۹) حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک صاحب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں بصرہ جانا چاہتا ہوں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر تمہارے لیے جانا ضروری ہے تو اس کے کنارے میں ٹھہرنا اس کے درمیان میں نہ ٹھہرنا۔

(۳۸۵۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : سُئِلَ حُذَيْفَةُ : مَنَ الْمُنَافِقُ ، قَالَ : الَّذِي يَصِفُ الإِسْلاَمَ وَلاَ يَعْمَلُ بِهِ.

(۳۸۵۷۰) حضرت ابو یحییٰ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھو کہ منافق کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جو اسلام کو بیان کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔

(۳۸۵۷۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الطَّائِفِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَتَهَارَجُونَ فِي الطُّرُقِ تَهَارُجَ الْحَمِيرِ فَيَأْتِيهِمْ إِبْلِيسُ فَيَصْرِفُهُمْ إِلَى عِبَادَةِ الأَوْثَانِ. (حاکم ۴۵۷)

(۳۸۵۷۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم راستوں میں چوپایوں کی طرح زنا کرو گے ان پر ابلیس مسلط ہوگا اور ان کو بتوں کی عبادت کی طرف پھیر دے گا۔

(۳۸۵۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : يَقْتَتِلُ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ ، قَالَ : فَيَطَأُ السُّلْطَانُ عَلَى سِمَاخِ الْقُرْآنِ ، فَلأْيًا بِلأْيٍ وَلأْيًا بِلأْيٍ ، مَا تَنْفَلِتَنَّ مِنْهُ.

(۳۸۵۷۲) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قرآن اور بادشاہ کے درمیان مقابلہ ہوگا وہ بادشاہ قرآن کے احکامات کو روند دے گا ہائے میری مصیبت ہائے میری مصیبت تم اس سے چھٹکارا نہیں پاسکو گے۔

(۳۸۵۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : يُوشِكُ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ ، قَالَ : تَسُوقُ النَّاسَ تَغْدُو مَعَهُمْ إِذَا غَدَوْا ، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا : وَتَرُوحُ مَعَهُمْ إِذَا رَاحُوا ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ فَاخْرُجُوا إِلَى الشَّامِ.

(۳۸۵۷۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا عنقریب یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانکے گی صبح کے وقت جب وہ ٹھہریں گے وہ ان کے ساتھ اسی مقام پر ٹھہرے گی اور جہاں دو پہر کے وقت آرام کے لیے ٹھہریں گے وہاں وہ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی اور پچھلے پہر جب وہ سفر کریں گے وہ بھی ان کے ساتھ چلے گی جب تم اس کے بارے میں سن لو تو شام کی طرف چلے جانا۔

(٣٨٥٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :إِذَا رَأَيْت الْقَطْرَ قَدْ مُنِعَ فَاعْلَمْ ، أَنَّ النَّاسَ قَدْ مَنَعُوا الزَّكَاةَ فَمَنَعَ اللَّهُ مَا عِنْدَهُ ، وَإِذَا رَأَيْت السُّيُوفَ قَدْ عَرِيَتْ فَاعْلَمْ أَنَّ حُكْمَ اللهِ قَدْ ضُيِّعَ فَانْتَقَمَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِذَا رَأَيْت الزِّنَا قَدْ فَشَا فَاعْلَمْ ، أَنَّ الرِّبَا قَدْ فَشَا.

(۳۸۵۷۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم دیکھو بارش روک دی گئی ہے تو جان لینا لوگوں نے زکوٰۃ روک دی ہے اللہ تعالیٰ نے جو اس کے پاس چیز تھی (یعنی بارش) وہ روک لی۔ اور جب تم دیکھو تلواریں ننگی ہوگئی ہیں تو جان لینا اللہ تعالیٰ کا حکم ضائع کیا جارہا ہے تو وہ ایک دوسرے سے انتقام لینے لگے اور جب تو دیکھے زنا عام ہوگیا تو جان لینا کہ سود پھیل چکا ہے۔

(٣٨٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ :قَالَ لِي سَلْمَانُ :كَيْفَ أَنْتَ إِذَا اقْتَتَلَ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ ، قَالَ :إِذًا أَكُونُ مَعَ الْقُرْآنِ ، قَالَ :نِعْمَ الزويد أَنْتَ إِذًا ، فَقَالَ أَبُو قُرَّةَ وَكَانَ يَبْغَضُ الْفِتَنَ :إِذًا أَجْلِسُ فِي بَيْتِي ، فَقَالَ سَلْمَانُ :لَوْ كُنْت فِي أَقْصَى تِسْعَةِ أَبْيَاتٍ كُنْت مَعَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ.

(۳۸۵۷۵) حضرت زید بن صوحان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب قرآن اور بادشاہ کی لڑائی ہوگی انہوں نے جواب میں فرمایا اس وقت میں قرآن کے ساتھ ہوں گا انہوں نے فرمایا اس وقت زید تم بہت ہی اچھے ہوگے ابو قرہ جو فتنوں کو ناپسند کرتے تھے کہا میں اس وقت اپنے گھر میں بیٹھوں گا حضرت سلمان نے فرمایا اگر تو نوکروں کے اندر بھی ہوا تو تو دو گروہوں میں سے ایک کے ساتھ ہوگا۔

(٣٨٥٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن مالك بن مغول :قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :لَمَّا رَجَعنَا مِنَ النَّهْرَوَانِ ، قَالَ عَلِيٌّ :لَقَدْ شَهِدَنَا قَوْمٌ بِالْيَمَنِ ، قُلْنَا :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، كَيْفَ ذَاكَ ، قَالَ :بِالْهَوَى.

(۳۸۵۷۶) حضرت زید بن وہب سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ جب ہم نہروان سے لوٹے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یمن میں ہمارے ساتھ کچھ لوگ شریک تھے ہم نے عرض کیا ان کی شرکت وغیرہ کی کیا صورت تھی ارشاد فرمایا خواہش نفس (تھی)

(٣٨٥٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ الرَّحَا

لَيَشْهَدُ الْمَعْصِيَةَ فَيُنْكِرُهَا ، فَيَكُونُ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا ، وَيَكُونُ يَغِيبُ عَنْهَا فَيَرْضَاهَا فَيَكُونُ كَمَنْ شَهِدَهَا.

(۳۸۵۷۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ کوئی آدمی برائی کے وقت موجود ہوتا ہے اور اسے ناپسند کرتا ہے تو وہ اس آدمی کی طرح ہوتا ہے جو برائی کے وقت موجود نہیں ہے اور برائی کے وقت موجود نہیں ہوتا اور اسے پسند کرتا ہے وہ اس آدمی کی طرح ہوتا ہے جو برائی کے وقت حاضر ہو۔

(۳۸۵۷۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ مِنَ الْفِتْنَةِ ، وَمَا هُوَ فِيهَا.

(۳۸۵۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ ایک آدمی فتنے کے اندر شریک ہوگا لیکن اس میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہوگا۔

(۳۸۵۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُبَيْعٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا عَلِيٌّ ، فَقَالَ :لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ رَأْسِهِ ، قَالُوا :أَخْبِرْنَا بِهِ نَقْتُلْهُ ، قَالَ :إِذًا تَاللهِ تَقْتُلُونَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي ، قَالُوا :فَاسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنِّي أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا لَقِيته ، قَالَ :أَقُولُ :اللَّهُمَّ كُنْت فِيهِمْ ، وَأَنْتَ فِيهِمْ ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتهمْ وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتهمْ.

(۳۸۵۷۹) حضرت عبداللہ بن سبیع سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اور ارشاد فرمایا اس حصہ کو یہاں تک خون آلود کر دیا جائے گا اور مراد ڈاڑھی سے سر تک کا حصہ لوگوں نے عرض کیا ہمیں اس شخص کے بارے میں بتلائیں ہم اسے قتل کر دیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا پھر تو تم میرے لیے اس آدمی کو قتل کرو گے جو میرا قاتل نہیں پھر لوگوں نے عرض کیا ہم پر خلیفہ مقرر کر دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ میں تمہیں اسی حالت پر چھوڑوں گا جس حالت پر تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا (یعنی بغیر خلیفہ مقرر کرنے کے) لوگوں نے عرض کیا آپ اپنے رب سے کیا کہیں گے جب آپ کی اس سے ملاقات ہوگی انہوں نے ارشاد فرمایا میں کہوں گا کہ اے اللہ! جب ان میں موجود تھا تو آپ بھی ان میں موجود تھے اگر آپ چاہتے تو ان کی اصلاح کر دیتے اور اگر آپ چاہتے تو ان کی حالت خراب کر دیتے۔

(۳۸۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَاللهِ لأَنْ أُزَاوِلَ جَبَلاً رَاسِيًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُزَاوِلَ مَلِكًا مُؤَجَّلاً. (نعیم ۳۴۱)

(۳۸۵۸۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں مضبوط پہاڑ کو ہٹاؤں یہ بات مجھے زیادہ پسندیدہ ہے بہ نسبت اس کے کہ میں ایسے بادشاہ کو ہٹاؤں جس کی مدت حکومت مقرر کی گئی ہو۔

(۳۸۵۸۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَبَلَةَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ،

فَقَالَ : يُوشِكُ أَنْ تَرَاهُمْ يَنْفَرِجُونَ ، عَنْ دِينِهِمْ كَمَا تَنْفَرِجُ الْمَرْأَةُ ، عَنْ قُبُلِهَا ، فَأَمْسِكْ بِمَا أَنْتَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ فَإِنَّهُ الطَّرِيقُ الْوَاضِحُ ، كَيْفَ أَنْتَ يَا عَامِرُ بْنُ مَطَرٍ إِذَا أَخَذَ النَّاسُ طَرِيقًا وَالْقُرْآنُ طَرِيقًا ، مَعَ أَيِّهِمَا تَكُونُ قُلْتُ : مَعَ الْقُرْآنِ ، أَحْيَا مَعَهُ وَأَمُوتُ مَعَهُ ، قَالَ : فَأَنْتَ أَنْتَ إِذًا.

(۳۸۵۸۱) حضرت عامر بن مطر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے فرمایا قریب ہے کہ تم ان لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے دین ارزاں کر دیں گے جیسے عورت اپنی شرمگاہ کو ارزاں کر دیتی ہے جس طریقے پر آج تم ہو اس پر ٹھہرے رہو کیونکہ وہ واضح راستہ ہے اے عامر بن مطر تمہاری کیا حالت ہوگی جب لوگ ایک راستہ اختیار کر لیں گے اور قرآن کا ایک راستہ ہوگا تم دونوں میں سے کس کے ساتھ ہو گے میں نے عرض کیا قرآن کے ساتھ رہوں گا اسی کے ساتھ زندہ رہوں گا اور اس کے ساتھ مروں گا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تو تو ہی ہوگا۔

(۳۸۵۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، إِنَّ قَوْمًا مِنْ قَبْلِكُمْ تَحَيَّرُوا وَنَفَرُوا حَتَّى تَاهُوا ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا نُودِيَ مِنْ خَلْفِهِ أَجَابَ مِنْ أَمَامِهِ ، وَإِنْ نُودِيَ مِنْ أَمَامِهِ أَجَابَ مِنْ خَلْفِهِ.

(۳۸۵۸۲) حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ تم سے پہلے لوگ متحیر ہوئے اور متفرق ہو گئے یہاں تک کہ ہلاک ہو گئے ان میں سے کسی ایک کو جب پیچھے کی جانب سے پکارا جاتا تو سامنے کی جانب جواب دیتا تھا اور اگر سامنے کی جانب سے پکارا جاتا تھا تو پیچھے کی جانب جواب دیتا تھا۔

(۳۸۵۸۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أَتَاكُمْ زَمَانٌ يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ مِنْ حَجَلَتِهِ إِلَى حُشِّهِ فَيَرْجِعُ وَقَدْ مُسِخَ قِرْدًا فَيَطْلُبُ مَجْلِسَهُ فَلاَ يَجِدُهُ.

(۳۸۵۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ تم میں سے کوئی اپنے کمرے سے نکل کر اپنے بیت الخلاء جائے گا وہ لوٹے گا اس حال میں کہ اس کا چہرہ مسخ کر کے اسے بندر بنا دیا گیا ہوگا وہ اپنی بیٹھنے کی جگہ تلاش کرے گا لیکن اسے نہیں پا سکے گا۔

(۳۸۵۸٤) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَابِصَةَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنِّي بِالْكُوفَةِ فِي دَارِي إِذْ سَمِعْت عَلَى بَابِ الدَّارِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، أَلِجُ ؟ فَقُلْتُ : وَعَلَيْكُمَ السَّلاَمُ ، فَلِجْ ، فَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَيَّةُ سَاعَةِ زِيَارَةٍ ، وَذَلِكَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ ، قَالَ : طَالَ عَلَيَّ النَّهَارُ فَتَذَكَّرْت مَنْ أَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُحَدِّثُهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُضْطَجِعِ وَالْمُضْطَجِعُ خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ ، وَالْقَاعِدُ خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ،

وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، قَتْلاَهَا كُلُّهَا فِي النَّارِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَتَى ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ ذَاكَ أَيَّامَ الْهَرْجِ ، قُلْتُ : وَمَتَى أَيَّامُ الْهَرْجِ ، قَالَ : حِينَ لاَ يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ ، قَالَ : قُلْتُ ، فَبِمَ تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ ، قَالَ : اُدْخُلْ بَيْتَكَ ، قُلْتُ : أَفَرَأَيْت إِنْ دُخِلَ عَلَيَّ ، قَالَ : تُوَالِ مَخْدَعَك ، قَالَ : قُلْتُ : أَفَرَأَيْت إِنْ دُخِلَ عَلَيَّ ، قَالَ : قُلْ هَكَذَا ، وَقُلْ : بُؤْ بِإِثْمِي وَإِثْمِك ، وَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ.

(احمد ۴۴۹۔ عبدالرزاق ۲۰۷۲۷)

(۳۸۵۸۴) حضرت وابصہ اسدی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں کوفہ میں اپنے گھر میں تھا اچانک میں نے اپنے دروازے پر یہ بات سنی السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں میں نے کہا وعلیکم السلام داخل ہو جاؤ پس وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمان! یہ ملاقات کا کونسا وقت ہے یہ عین دوپہر کی بات تھی انہوں نے فرمایا دن مجھ پر لمبا ہو گیا تھا میں نے سوچا کہ کسی سے بات چیت کروں پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنانے لگے اور میں بھی ان کو احادیث سنانے لگا حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک فتنہ ہوگا اس میں سونے والا اس میں پہلو کے بل لیٹنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اس فتنے میں مارے جانے والے سارے جہنم میں جائیں گے راوی حضرت عبداللہ نے فرمایا میں نے عرض کیا یہ کب ہوگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا یہ ہرج کے ایام میں ہوگا میں نے عرض کیا یہ ایام ہرج کب ہوں گے انہوں نے فرمایا جب کسی آدمی کو اپنے ہمنشین سے امن نہیں ہوگا حضرت عبداللہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اگر میں یہ زمانہ پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر میں داخل ہو جانا میں نے عرض کیا اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو جائے تو آپ کی کیا رائے ہے ارشاد فرمایا کہ پھر تو اپنی کوٹھڑی میں گھس جا میں نے کہا اگر وہ وہاں بھی داخل ہو جائے تو آپ کا کیا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کرنا (یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا تھا جس کی تفصیل مسند احمد کی روایت سے ہوتی ہے کہ راوی نے دائیں ہاتھ سے کلائی کی ہڈی کو پکڑ کر اشارے کی تفصیل کی) اور کہنا میرے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ لوٹ اور اللہ کا مقتول بندہ بن جانا۔

(۳۸۵۸۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَب ، قَالَ : حَدَّثَنِي جُنْدُبُ بْنُ سُفْيَانَ ، رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَتَكُونُ بَعْدِي فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، تَصْدِمُ الرَّجُلَ كَصَدْمِ جِبَاهِ فُحُولِ الثِّيرَانِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُسْلِمًا وَيُمْسِي كَافِرًا ، وَيُمْسِي مُسْلِمًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ عِنْدَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : ادْخُلُوا بُيُوتَكُمْ وَأَخْمِلُوا ذِكْرَكُمْ ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ : أَفَرَأَيْت إِنْ دَخَلَ عَلَى أَحَدِنَا بَيْتَهُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَلْيُمْسِكْ بِيَدَيْهِ وَلْيَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ ، وَلاَ يَكُنْ عَبْدَ اللهِ

الْقَاتِلَ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ فِي قُبَّةِ الإِسْلاَم فَيَأْكُلُ مَالَ أَخِيهِ وَيَسْفِكُ دَمَهُ وَيَعْصِي رَبَّهُ وَيَكْفُرُ بِخَالِقِهِ فَتَجِبُ لَهُ جَهَنَّمُ.

(۳۸۵۸۵) حضرت جندب بن سفیان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب میرے بعد فتنے ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح لوگ انہیں ایسے ٹکرائیں گے جیسے زبیلوں کی جماعتیں ٹکراتی ہیں ان میں انسان مسلمان ہونے کی حالت میں صبح کرے گا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم اس وقت کیا کریں آپ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں میں داخل ہو جانا اور اپنے آپ کو گمنام کر لینا مسلمانوں میں ایک صاحب نے عرض کیا آپ کا کیا خیال ہے اگر ہم میں سے کسی ایک کے گھر میں کوئی داخل ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اپنا ہاتھ روکے اور اللہ کا مقتول بندہ بن جائے اور اللہ کا قاتل بندہ نہ بنے بلاشبہ انسان کا دین قوی ہوتا ہے پس وہ اپنے بھائی کا مال کھاتا ہے اور اس کا خون بہاتا ہے اور اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے اور اپنے خالق کا انکار کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

(۳۸۵۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ إِذَا أَتَاهُ الرَّجُلُ يَقْتُلُهُ ، يَعْنِي مِنْ أَهْلِ كَذَا أَنْ يَقُولَ هَكَذَا ، وَقَالَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فَيَكُونُ كَالْخَيْرِ مِنِ ابْنَيْ آدَمَ ، وَإِذَا هُوَ فِي الْجَنَّةِ وَإِذَا قَاتِلُهُ فِي النَّارِ. (مسند ۴۳۵۴)

(۳۸۵۸۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک عاجز ہے اس بات سے کہ جب اس کے پاس کوئی آدمی اس کو قتل کرنے کے لیے آئے مراد ان کی یہ تھی کہ فلاں لوگوں میں سے کوئی کہے کہ وہ یوں کرے اور اشارہ کیا اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف پس وہ ہو جائے گا اولاد آدم میں سے بہترین لوگوں کی طرح اور وہ آدمی جنت میں ہوگا اور اس کا قاتل جہنم میں ہوگا۔

(۳۸۵۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَا أَخْبَرْتُ وَلاَ اُسْتُخْبِرْتُ مُذْ كَانَتِ الْفِتْنَةُ ، قَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ : لَوْ كُنْتُ مِثْلَكَ لَسَرَّنِي أَنْ أَكُونَ قَدْ مِتُّ ، قَالَ له شُرَيْحٌ : فَكَيْفَ بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ مَا فِي الصُّدُورِ ، وَتَلْتَقِي الْفِئَتَانِ وَإِحْدَاهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الأُخْرَى.

(۳۸۵۸۷) حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب سے فتنہ شروع ہوا نہ میں نے اس کی خبر دی اور نہ مجھ سے اس کے بارے میں خبر طلب کی گئی ان سے مسروق نے کہا: اگر میں آپ کی طرح ہوتا تو مجھے یہ بات پسند ہوتی کہ میں مرجاؤں شریح نے اس سے کہا کیا ہوگی اس وقت حالت جب کہ زیادہ ہو جائے وہ فتنہ اس سے بھی زیادہ دو گروہوں کی لڑائی ہوگی اور ان دونوں میں ایک مجھے دوسرے سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ ، قَالَ : لِيَتَّقِ أَحَدُكُمْ ، لاَ يَحُولَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمِ مُسْلِمٍ. (نعیم ۳۷۵)

(۳۸۵۸۸) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن محرز سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک اس بات سے بچے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہتھیلی کے بھراؤ کے برابر مسلمان کا خون حائل نہ ہو۔

(۳۸۵۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّهُ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ أَهْلِهِ الَّذِي يَرَى الْخَيْرَ فَيُجَانِبُهُ قَرِيبًا.

(۳۸۵۸۹) حضرت ابو العالیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا اپنے اہل میں سب سے بہترین آدمی وہ ہوگا جو خیر اور بھلائی کو دیکھے گا پس وہ اس پر چلنا شروع ہو جائے گا۔

(۳۸۵۹۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ ، الإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكِ. (حاکم ۳۵۲)

(۳۸۵۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو دھوکے سے قتل نہیں کیا جائے گا ایمان نے دھوکے سے قتل کرنے کو روک دیا۔

(۳۸۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الزُّبَيْرِ أَيَّامَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : أَقْتُلُ لَكَ عَلِيًّا ، قَالَ : وَكَيْفَ ، قَالَ : آتِيهِ فَأُخْبِرُهُ أَنِّي مَعَهُ ، ثُمَّ أَفْتِكُ بِهِ ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ : لاَ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكِ ، لاَ يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ. (عبدالرزاق ۹۶۷۶۔ احمد ۱۶۶)

(۳۸۵۹۱) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جنگ جمل کے دنوں میں ایک آدمی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا میں آپ کے لیے علی کو قتل کر دوں انہوں نے کہا کیسے اس نے کہا میں اس کے پاس جاؤں گا اور اسے بتلاؤں گا کہ میں اس کے ساتھ ہوں پھر دھوکے سے موقع پا کر قتل کر دوں گا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایمان دھوکے سے قتل کرنے کو روکتا ہے مومن کو دھوکے سے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۸۵۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَصْحَابِي تَعَلَّمُوا الْخَيْرَ ، وَإِنِّي تَعَلَّمْت الشَّرَّ ، قَالُوا : وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ : إِنَّهُ مَنْ يَعْلَمُ مَكَانَ الشَّرِّ يَتَّقِهِ.

(۳۸۵۹۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میرے ساتھیوں نے بھلائی کو سیکھا اور میں نے برائی کو سیکھا لوگوں نے عرض کیا آپ کو اس بات پر کس چیز نے ابھارا انہوں نے فرمایا بلاشبہ جو آدمی برائی کے مکان کو جانتا ہو وہ اس سے بچ جائے گا۔

(۳۸۵۹۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ

الرَّجُلَ لَيُقْتَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلْفَ قَتْلَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ : يَا أَبَا زُرْعَةَ ، أَلْفَ قَتْلَةٍ ، قَالَ : بِضُرُوبِ مَا قَتَلَ.

(۳۸۵۹۳) حضرت ابوزرعہ بن عمرو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا بلاشبہ ایک آدمی کو قیامت والے دن ہزار مرتبہ قتل کیا جائے گا حضرت ابوزرعہ سے عاصم بن ابی النجود نے عرض کیا اے ابوزرعہ ہزار مرتبہ قتل کیا جائے گا انہوں نے فرمایا مقتولین کی ضربوں کے بدلے میں۔

(٣٨٥٩٤) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ تَزْرَعُوا مَعِي فِي السَّوَادِ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَزْرَعُوا تَقْتَتِلُوا عَلَى مائِهِ بِالسُّيُوفِ ، وَإِنَّكُمْ إِنْ تَقْتَتِلُوا تَكْفُرُوا.

(۳۸۵۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تم میرے ساتھ قریب آبادیوں میں کھیتی باڑی نہ کرو کیونکہ اگر تم نے کھیتی باڑی اختیار کی تو اس کے پانی پر تلواروں سے لڑو گے اور اگر تم نے لڑائی شروع کر دی تو تم کفر اختیار کر لو گے۔

(٣٨٥٩٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : عُرَيْنَةُ وَعَقِيدَةُ وَعُصَيَّةُ وَقَطِيعَةُ عَقَدُوا اللُّؤْمِ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۳۸۵۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عرینہ وعقیدہ اور عصیہ اور قطیعہ ان سب قبائل نے ملامت پر معاہدہ کیا ہے۔

(٣٨٥٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : اعْتَقِدْ مَالاً وَاتَّخِذْ سَابِيَاء ، فَيُوشِكُ أَنْ تُمْنَعُوا الْعَطَاءَ.

(۳۸۵۹۶) حضرت ابوظبیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا مال جمع کرو اور کثیر مال جمع کرلو قریب ہے کہ عطایا تم سے روک لیے جائیں گے۔

(٣٨٥٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ طُعْمَةً ، فَإِذَا كَانَ عَنْ دِينِكُمْ فَارْفُضُوهُ أَشَدَّ الرَّفْضِ.

(۳۸۵۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا وہ عطایا لو جو تمہارے لیے روزی ہیں جب یہ عطایا دین کے بدلے میں ہوں تو ان کو سخت انداز میں چھوڑ دو۔

(٣٨٥٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : خُذُوا الْعَطَاءَ مَا صَفَا لَكُمْ ، فَإِذَا كُدِّرَ عَلَيْكُمْ فَاتْرُكُوهُ أَشَدَّ التَّرْكِ.

(۳۸۵۹۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ان عطایا کو جو خالص تمہارے لیے ہیں ان کو لے لو اور جب وہ تم

پر مکدر ہو جائیں تو ان کو بالکل چھوڑ دو۔

(۳۸۵۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ يَأْتِي عَلَيْكُمْ إِلاَّ قَلِيلٌ حَتَّى يَقْضِيَ الثَّعْلَبُ وَسْنَتَهُ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ ، هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ ، يَقُولُ : مِنَ الْخَرَابِ.

(۳۸۵۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تم پر تھوڑا سا زمانہ آئے گا جس میں لومڑی اپنی اونگھ مسجد کے ستونوں میں سے دو ستونوں کے درمیان پورا کرے گی راوی عبدالملک بن عمیر نے فرمایا اس سے مراد مدینہ کی مسجد ہے اور یہ صورتحال ویرانی کی وجہ سے ہوگی۔

(۳۸۶۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تُقتل هَذِهِ الأُمَّةُ حَتَّى يَقْتُلَ الْقَاتِلُ لاَ يَدْرِي عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ ، وَلاَ يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ. (مسلم ۲۲۳۱)

(۳۸۶۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یہ امت ہلاک نہیں ہوگی یہاں تک (کہ ایسی صورتحال ہوگی) قاتل قتل کرے گا اسے معلوم نہیں ہوگا کہ اس نے کس چیز پر قتل کیا اور نہ مقتول کو معلوم ہوگا کہ اسے کس چیز پر قتل کیا گیا۔

(۳۸۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَيُقْتَلَنَّ الْقُرَّاءُ قَتْلاً حَتَّى تَبْلُغَ قَتْلاَهُمُ الْيَمَنَ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَوَ لَيْسَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ الْحَجَّاجُ ، قَالَ : مَا كَانَتْ تِلْكَ بَعْدُ.

(۳۸۶۰۱) حضرت طاوس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قرآء کو قتل کیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے مقتولین یمن تک پہنچ جائیں گے ان سے ایک صاحب نے عرض کیا کیا حجاج نے ایسا نہیں کیا تو انہوں نے فرمایا ایسا ابھی تک نہیں ہوا۔

(۳۸۶۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ : إِيَّاكَ أَنْ تَقْتُلَ مَعَ فتنة.

(۳۸۶۰۲) حضرت زبیر بن عدی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فتنہ میں قتل ہونے سے بچنا۔

(۳۸۶۰۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ : أَلاَ لاَ يَمْشِيَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ شِبْرًا إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيُذِلَّهُ ، فَلاَ وَاللهِ لاَ يَزَالُ قَوْمٌ أَذَلُّوا السُّلْطَانَ أَذِلاَّءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۶۰۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا خبردار تم میں سے کوئی آدمی کسی اقتدار والے کو ذلیل کرنے کے لیے ایک بالشت بھی نہ چلے اللہ کی قسم وہ لوگ جنہوں نے کسی بادشاہ کو ذلیل کیا وہ مسلسل قیامت والے دن ذلیل ہوں گے۔

(۳۸۶۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ :

تَقْتَتِلُ بِهَذَا الْغَائِطِ فِئَتَانِ لاَ أُبَالِي فِي أَيِّهِمَا عَرَفْتُك ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :أَفِي الْجَنَّةِ هَؤُلاَءِ أَمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : ذَاكَ الَّذِي أَقُولُ لَكَ ، قَالَ :فَمَا قَتْلاَهُمْ ، قَالَ :قَتْلَى جَاهِلِيَّةٍ.

(۳۸۶۰۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اس براز کی وجہ سے دو گروہوں کی لڑائی ہوگی مجھے اس کی پروا نہیں ہے کہ میں تمہیں ان دونوں میں سے کس کے اندر پہچانتا ہوں ان سے ایک صاحب نے عرض کیا کیا یہ جنت میں ہوں گے یا جہنم میں ہوں گے انہوں نے فرمایا یہی وہ بات ہے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اس نے پوچھا ان کے مقتولین کی کیا حالت ہوگی ارشاد فرمایا وہ زمانہ جاہلیت کے مقتولین کی طرح ہوں گے۔

(۳۸۶۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ سُحَيْمِ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا اقْتَتَلَ الْمُصَلُّونَ قُلْتُ :وَيَكُونُ ذَلِكَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُلْتُ :وَكَيْفَ أَصْنَعُ ، قَالَ : كُفَّ لِسَانَك وَأَخْفَ مَكَانَك ، وَعَلَيْك بِمَا تَعْرِفُ ، وَلاَ تَدَعْ مَا تَعْرِفُ لِمَا تُنْكِرُ.

(۳۸۶۰۵) حضرت سحیم بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب نمازی آپس میں لڑیں گے میں نے عرض کیا کیا ایسا ہوگا انہوں نے فرمایا ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہوں گے راوی نے فرمایا میں نے عرض کیا میں اس وقت کیا کروں انہوں نے فرمایا اپنی زبان کو روکنا اور اپنی رہنے کی جگہ کو مخفی رکھنا اور تم پر معروف کا کرنا لازم ہے اور منکر کی وجہ سے معروف کو ترک نہ کرنا۔

(۳۸۶۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِءٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :أَتُحِبُّ أَنْ يُسْكِنَكَ اللَّهُ وَسَطَ الْجَنَّةِ ، قَالَ :فَقُلْتُ :جُعِلْت فِدَاك ، وَهَلْ أُرِيدُ إِلاَّ ذَاكَ ، فقَالَ :عَلَيْك بِالْجَمَاعَةِ ، أَوْ بِجَمَاعَةِ النَّاسِ.

(۳۸۶۰۶) حضرت حارث بن قیس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کے درمیان میں ٹھہرائیں راوی نے فرمایا میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان میں تو یہ ہی چاہتا ہوں انہوں نے ارشاد فرمایا تم پر جماعت لازم ہے یا فرمایا لوگوں کی جماعت لازم ہے۔

(۳۸۶۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :قَالَ لِي الْحَسَنُ :أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، دَخَلَ عَلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ قِتَالِ الْحَجَّاجِ وَمَعَهُ بَعْضُ الرُّؤَسَاءِ ، يَعْنِي أَصْحَابَ ابْنِ الأَشْعَثِ.

(۳۸۶۰۷) حضرت ایوب رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت حسن نے ارشاد فرمایا کیا تم سعید بن جبیر کی جرأت سے تعجب نہیں کرتے میرے پاس آئے اور مجھ سے حجاج کے ساتھ لڑائی کے بارے میں پوچھا اور ان کے ساتھ کچھ رؤسا بھی تھے ان کی مراد ابن الاشعث کے ساتھی تھے۔

(۳۸۶۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَرْفَعَ عِنْدَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنَ الْحَسَنِ حَتَّى خَفَّ مَعَ ابْنِ الأَشْعَثِ ، وَكَفَّ الْحَسَنُ ، فَلَمْ يَزَلْ أَبُو سَعِيدٍ فِي عُلُوٍّ مِنْهَا بَعْدُ وَسَقَطَ الآخَرُ.

(۳۸۶۰۸) حضرت ابن عون سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مسلم بن یسار بصرہ والوں کے نزدیک حضرت حسن سے بلند مرتبہ تھے یہاں تک کہ ابن الاشعث کے ساتھ ملتے تھے ان کی ساخت گر گئی اور حضرت حسن رکے رہے ابوسعید بصرہ میں ہمیشہ غالب رہا اور دوسرے گرے رہے۔

(۳۸۶۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا السِّلاَحُ فَجَعَلَ يَقُولُ : لَقَدْ أَعْظَمْتُمُ الدُّنْيَا ، لَقَدْ أَعْظَمْتُمُ الدُّنْيَا ، حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ.

(۳۸۶۰۹) حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے اہل مکہ سے ایک شیخ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لڑائی کے ایام میں دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے وہاں اسلحہ تھا تو وہ یہ کہنا شروع ہو گئے کہ تم نے دنیا کو بڑی چیز سمجھ لیا تم نے دنیا کو بڑی چیز سمجھ لیا یہاں تک کہ حجر اسود کا استلام کیا۔

(۲) ما ذکر فِی فِتنۃِ الدّجّالِ

یہ باب دجال کے فتنے کے بیان میں ہے

قَالَ : وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(۳۸۶۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَخْتِمُ أَلْفَ نَبِيٍّ ، أَوْ أَكْثَرَ ، وَأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ بُعِثَ إِلَى قَوْمٍ إِلاَّ يُنْذِرُ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ ، وَإِنَّهُ قَدْ بُيِّنَ لِي مَا لَمْ يُبَيَّنْ لأَحَدٍ ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

(۳۸۶۱۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ہزار یا اس سے زیادہ نبیوں کے آخر میں آنے والا ہوں اور یقیناً کوئی نبی (علیہ السلام) کسی قوم کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا مگر اس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے ڈرایا اور بلاشبہ میرے لیے اس کے بارے میں وہ بات واضح ہوئی ہے جو کسی کے لیے واضح نہیں ہوئی اور وہ (یہ کہ وہ) کانا ہے اور بلاشبہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔

(۳۸۶۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْمَسِيحَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ ، وَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ

عَيْنَهُ عِنبَةٌ طَافِيَةٌ. (بخاری ۳۱۲۳۔ مسلم ۲۲۴۷)

(۳۸۶۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ (اعور) کانا نہیں اور دجال کی دائیں آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ ابھرا ہوا انگور کا دانہ ہے۔

(۳۸۶۱۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلاَّ وَقَدْ وَصَفَ الدَّجَّالَ لأُمَّتِهِ ، وَلأَصِفَنَّهُ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، إِنَّهُ أَعْوَرُ وَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ. (احمد ۱۷۶۔ ابویعلی ۷۲۵)

(۳۸۶۱۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں تھے مگر انہوں نے دجال کے بارے میں اپنی امت کو بتلایا اور میں اس کے بارے میں ایسی صفت بتلاتا ہوں جو کہ مجھ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کی یہ کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ اعور (کانے) نہیں ہیں۔

(۳۸۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَالِهِ ، يَعْنِي الْفَلَتَانَ بْنَ عَاصِمٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَمَّا مَسِيحُ الضَّلاَلَةِ ، فَرَجُلٌ أَجْلَى الْجَبْهَةِ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى ، عَرِيضُ النَّحْرِ فِيهِ دَفَاءٌ كَأَنَّهُ فُلاَنُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى ، أَوْ عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ فُلاَنٍ.

(۳۸۶۱۳) فلتان بن عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گمراہی کا مسیح (دجال) وہ ایسا آدمی ہے جس کی پیشانی بہت واضح ہوگی اور اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی چوڑے سینے والا ہوگا اور اس میں جھکاؤ ہوگا گویا کہ وہ ابن عبدالعزی کا فلاں بیٹا ہے یا یوں فرمایا کہ عبدالعزی بن فلاں کی طرح ہے۔ (صحیح بخاری میں عبدالعزی بن قطن آتا ہے)

(۳۸۶۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ سَمِعَ مِنْكُمْ بِخُرُوجِ الدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ مَا اسْتَطَاعَ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ ، أَنَّهُ مُؤْمِنٌ ، فَمَا يَزَالُ بِهِ حَتَّى يَتَّبِعَهُ مِمَّا يَرَى مِنَ الشُّبُهَاتِ.

(ابو داؤد ۴۳۱۹۔ احمد ۴۳۱)

(۳۸۶۱۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی تم میں سے دجال کے نکلنے کے بارے میں سنے وہ اس سے اتنا زیادہ دور رہے بلاشبہ آدمی اس کے پاس اس گمان سے آئے گا کہ وہ مومن ہے پھر مسلسل اس کے ساتھ رہے گا یہاں تک کہ جو بھی اس کی جانب سے ڈالے جانے والی شہادت دیکھے گا وہ اس میں ان کی پیروی کرے گا۔

(۳۸۶۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :مَا كَانَ أَحَدٌ يَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِنِّي ، قَالَ :وَمَا تَسْأَلُنِي عَنْهُ قُلْتُ :إِنَّ النَّاسَ

يَقُولُونَ : إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ ، قَالَ : هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ. (بخاری ۷۱۲۲۔ مسلم ۱۶۹۳)

(۳۸۶۱۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ کسی نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ دجال کے بارے میں نہیں پوچھا حضرت مغیرہ نے کہا کہ تم نے مجھ سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا راوی قیس کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانے اور پینے کی چیزیں ہوں گی تو انہوں نے فرمایا کہ دجال کا امر اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہے (دجال کے لیے حقیقتاً یہ چیزیں ثابت نہیں ہوں گی اور جو ہوں گی وہ آزمائش اور امتحان کے لیے ملمع سازی ہوگی۔

(۳۸۶۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ المسيح الدَّجَّالِ ، قُلْنَا : نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۱۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ ہم نے کہا ہم مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۳۸۶۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَعَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. (مسلم ۴۱۲۔ ابو داؤد ۹۷۵)

(۳۸۶۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک تشہد پڑھے تو وہ مسیح دجال کے فتنے سے بھی پناہ مانگے۔

(۳۸۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں آپ سے مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۸۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : اطَّلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ ، ذَكَرَ طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَالدَّجَّالَ. (مسلم ۲۲۲۵۔ ابو داؤد ۴۳۱۱)

(۳۸۶۱۹) حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانکا اور ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ظاہر ہو جائیں سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا تذکرہ فرمایا اور دجال کا تذکرہ فرمایا۔

(۳۸۶۲۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :أَنَا أَخْتِمُ أَلْفَ نَبِيٍّ ، أَوْ أَكْثَرَ ، مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَى قَوْمِهِ إِلاَّ حَذَّرَهُمَ الدَّجَّالَ ، وَإِنَّهُ قَدْ بُيِّنَ لِي مَا لَمْ يُبَيَّنْ لأَحَدٍ قَبْلِي ، إِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى ، لاَ حَدَقَةَ لَهُ ، جَاحِظَةٌ ، وَالأُخْرَى كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ، وَإِنَّهُ يَتَّبِعُهُ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ يَدْعُونَهُ بِلِسَانِهِمْ إِلَهًا.

(حاکم ۵۹۷ـ احمد ۲۶۵)

(۳۸۶۲۰) حضرت ابو سعید خدری نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ہزار نبیوں یا اس سے زیادہ فرمایا کے بعد آیا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی نبی اپنی قوم کی طرف نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس نے انہیں دجال سے ڈرایا اور بلاشبہ میرے لیے وہ بات بیان کی گئی ہے جو مجھ سے پہلے کسی ایک سے بھی بیان نہیں کی گئی بلاشبہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور اس کی دائیں آنکھ کانی ہے اس کی پتلی نہیں ہے اور ابھری ہوئی ہے اور دوسری ایسے ہے گویا کہ چمکتا ہوا روشن ستارہ ہر قوم میں سے جو اس کی پیروی کرینگے وہ اس کو اپنی زبان میں الٰہ کے ساتھ پکاریں گے۔

(۳۸۶۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :ذَكَرُوهُ ، يَعْنِي الدَّجَّالَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ :ك ف ر ، قَالَ :فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولُ ذَلِكَ ، وَلَكِنَّهُ قَالَ :أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ ، قَالَ يَزِيدُ :يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَم جَعْدٌ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوئَةَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ قَد انْحَدَرَ مِنَ الْوَادِي يُلَبِّي. (بخاری ۱۵۵۵ـ مسلم ۱۵۳)

(۳۸۶۲۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس دجال کا تذکرہ کیا تو حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر لکھا ہوگا مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہیں سنی لیکن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رہے ابراہیم علیہ السلام تو ان کی شبیہ دیکھو اپنے صاحب میں یزید راوی کہتے ہیں کہ صاحب سے مراد نبی ﷺ کی اپنی ذات ہے اور رہے موسیٰ علیہ السلام تو وہ ایک گندمی رنگ کے گھنگریالے بالوں والے لمبے قد کے مرد ہیں گویا کہ وہ شنوءہ قبیلے کے مردوں میں سے ہیں سرخ اونٹ پر جس کی لگام خشک گھاس کی ہوگی پر سوار ہوں گے گویا کہ میں ان کو وادی سے تلبیہ پڑھتے ہوئے آتا دیکھ رہا ہوں۔

(۳۸۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيدَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ بَأْسٌ ، إِنْ خَرَجَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ ، وَإِنْ خَرَجَ بَعْدَ مَوْتِي فَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. (ابوداؤد ۴۳۲۱ـ ترمذی ۲۲۴۰)

(۳۸۶۲۲) حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس دجال سے تم پر کوئی

خوف نہیں ہے اگر وہ نکلا میری زندگی میں تو میں اس کا مقابلہ کرنے والا ہوں گا اور اگر وہ میری وفات کے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر محافظ ہوں گے۔

(٣٨٦٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم مسیح دجال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(٣٨٦٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ. (بخاری ۷۱۳۱۔ مسلم ۲۲۴۸)

(۳۸۶۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے اس کی آنکھ پر ناخنہ ہے (یعنی ایک بیماری جس میں آنکھ پر ناک کی طرح جھلی آجاتی ہے) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

(٣٨٦٢٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ جَعْدٌ هِجَانٌ أَقْمَرُ ، كَأَنَّ رَأْسَهُ غَصْنَةُ شَجَرَةٍ ، أَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ ، فَإِمَّا هَلَكَ الْهُلْكُ فَإِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

(۳۸۶۲۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دجال گھنگریالے بالوں والا بہت زیادہ سفید ہے اس کے سر کے بال گویا درخت کی شاخیں ہیں لوگوں میں عبدالعزی بن قطن کے بہت زیادہ مشابہ ہے اگر لوگ اس کی مشابہت کی وجہ سے ہلاک ہوجائیں وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانے نہیں ہیں (مراد یہ ہے کہ لوگ اس کی پیروی کریں جہالت کی بناء پر تو پھر بھی وہ اپنے سے کانے پن کا عیب دور نہیں کرسکتا جبکہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ومنزہ ہیں)۔

(٣٨٦٢٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : كَانَ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الأَنْصَارِيُّ يَرَى رِجَالاً يَتَخَطَّوْنَهُ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ ، وَقَالَ : وَاللهِ إِنَّكُمْ لَتَتَخَطَّوْنَ إِلَى مَنْ لَمْ يَكُنْ أَحْضَرَ لِرَسُولِ اللهِ مِنِّي وَلاَ أَوْعَى لِحَدِيثِهِ مِنِّي ، لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فِتْنَةٌ أَكْبَرُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(احمد ۲۰۔ طبرانی ۲۲)

(۳۸۶۲۶) حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کو دیکھتے تھے کہ وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور دوسرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس جاتے تھے وہ غصے میں آگئے اور ارشاد فرمایا اللہ کی قسم تم ان لوگوں کے پاس جاتے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ تو مجھ سے زیادہ حاضر باش تھے اور نہ ان کی احادیث کو مجھ سے زیادہ یاد رکھنے

والے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے حضرت آدم کی پیدائش اور قیامت قائم ہونے تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔

(٣٨٦٢٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ ، وَالآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ ، فَإِمَّا أَدْرَكَ أَحَدٌ ذَلِكَ فَلْيَأْتِ النَّارَ الَّذِي يَرَاهُ فَلْيُغْمِضْ ، ثُمَّ لِيُطَأْطِءْ رَأْسَهُ لِيَشْرَبَ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ، يقرؤه كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ. (مسلم ۲۲۴۹۔ احمد ۴۰۴)

(۳۸۶۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں خوب جانتا ہوں اس فریب کو جو دجال کے ساتھ ہوگا اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی ان میں سے ایک بظاہر دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری بظاہر بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی اگر کوئی اس صورتحال میں مبتلا ہو تو جسے آگ سمجھ رہا ہے اس میں چلا جائے اور آنکھیں بند کرے پھر پینے کے لیے سر جھکائے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بلاشبہ دجال مٹی ہوئی آنکھ والا ہے اس کی آنکھ پر موٹا ناخنہ سا ہوگا (ایک ظفرہ بیماری جس کی وجہ سے آنکھ پر ناک کی طرح کی جھلی آجاتی ہے) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا جس کو ہر مومن پڑھ لے گا لکھنے (پڑھنے) والا ہو یا نہ لکھنے (پڑھنے) والا نہ ہو۔

(٣٨٦٢٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ نَارًا تُحْرِقُ ، وَنَهْرَ مَاءٍ بَارِدٍ ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلاَ يَهْلِكَنَّ بِهِ فَلْيُغْمِضْ عَيْنَيْهِ ، وَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ ، فَإِنَّهُ نَهْرُ مَاءٍ بَارِدٍ. (ابو داؤد ۴۳۱۵)

(۳۸۶۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں دجال کے ساتھ جو فریب ہوگا اس کو خوب جانتا ہوں اس کے ساتھ جلانے والی آگ اور ٹھنڈے پانی کی نہر ہوگی پس تم میں کوئی اسے پالے تو اس کے ساتھ ہلاک نہ ہو اپنی آنکھیں بند کر کے جسے آگ سمجھ رہا ہے اس میں کود جائے بلاشبہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔

(٣٨٦٢٩) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لاَحِقٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيك ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ذَكَرْت الدَّجَّالَ ، قَالَ : فَلاَ تَبْكِي فَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ أَكْفِيكُمُوهُ ، وَإِنْ أَمُتْ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مَعَهُ يَهُودُ أَصْبَهَانَ ، فَيَسِيرُ حَتَّى يَنْزِلَ بِضَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا ، فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يَأْتِيَ لُدَّ ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُهُ ، ثُمَّ يَمْكُثُ عِيسَى فِي الأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامًا عَادِلاً وَحَكَمًا

مُقْسِطًا. (احمد ۷۵۔ ابن حبان ۶۸۲۲)

(۳۸۶۲۹) ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ میں رو رہی تھی انہوں نے پوچھا تمہیں کونسی چیز رلا رہی ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دجال کے تذکرے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ رو اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہاری کفایت کرونگا اور اگر میری وفات ہو جائے تو بلاشبہ تمہارا رب کانا نہیں ہے بلاشبہ اصبہان کے یہود نکلیں گے وہ چلے گا یہاں تک کہ مدینہ کے بیرونی کنارے میں آئے گا اور اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے مدینہ کے شریر لوگ اس کی طرف نکلیں گے وہ چلے گا یہاں تک کہ مقام لد پر پہنچے گا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور اسے قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال کا عرصہ ٹھہریں گے یا راوی فرماتے ہیں یوں فرمایا کہ چالیس سال کے قریب کا زمانہ امام عادل اور انصاف کرنے والے فیصل بن کر ٹھہریں گے۔

(۳۸۶۳۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ التُّجِيبِيِّ ، عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ الأَزْدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :مَنْ نَجَا مِنْ ثَلاَثٍ فَقَدْ نَجَا ، قَالَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا :مَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :مَوْتِي ، وَالدَّجَّالُ ، وَمَنْ قَتْلِ خَلِيفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ مُعْطِيهِ. (احمد ۲۸۸)

(۳۸۶۳۰) حضرت ابن حوالہ ازدی رضی اللہ عنہ ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو آدمی تین چیزوں سے نجات پا گیا وہ نجات پا گیا یہ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ کیا چیزیں ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری وفات اور دجال اور ایسے خلیفہ کا قتل جو حق پر جمنے والا اور حق دینے والا ہو۔

(۳۸۶۳۱) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلاَّ وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ ، وَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي ، أَوْ سَمِعَ كَلاَمِي ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ ؟ قَالَ : أَوْ خَيْرٌ. (ابو داؤد ۴۷۲۳۔ ترمذی ۲۲۳۴)

(۳۸۶۳۱) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے۔ اور بلاشبہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں (راوی فرماتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس کے بارے میں بیان کیا اور ارشاد فرمایا عنقریب اسے پائے گا وہ شخص جس نے مجھے دیکھا یا فرمایا جس نے میرے کلام کو سنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس وقت ہمارے قلوب کیسے ہوں گے کیا آج کے دن جیسے ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر ہوں گے۔

(۳۸۶۳۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ ، أَوْ مَنْكِبِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَذَا هُوَ الْحَقُّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا ، أَوْ كَمَا أَنْتَ قَاعِدٌ ، يَعْنِي مُعَاذًا. (ابو داؤد ۴۲۹۴)

(۳۸۶۳۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیت المقدس کی آبادی یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی بڑی لڑائی کا (جو رومیوں کے ساتھ ہوگی) ظاہر ہونا ہے اور بڑی لڑائی کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا خروج ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی ران یا فرمایا اس کے دونوں کندھوں پر اپنا ہاتھ مارا پھر فرمایا یہ حق ہے جیسے تم یہاں ہو یا فرمایا جیسے تم بیٹھے ہو مراد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ خود تھے۔

(۳۸۶۳۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : أَتَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ لِنَعْرِضَ مُصْحَفًا لَنَا بِمُصْحَفِهِ ، فَجَلَسْنَا إِلَى رَجُلٍ يُحَدِّثُ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ فَتَحَوَّلْنَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَكُونُ لِلْمُسْلِمِينَ ثَلاَثَةُ أَمْصَارٍ : مِصْرٌ بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ ، وَمِصْرٌ بِالْجَزِيرَةِ ، وَمِصْرٌ بِالشَّامِ ، فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلاَثَ فَزَعَاتٍ ، فَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أَعْرَاضِ جَيْشٍ ، فَيَهْزِمُ مَنْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ، فَأَوَّلُ مِصْرٍ يَرِدُهُ الْمِصْرُ الَّذِي بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ ، فَيَصِيرُ أَهْلُهُ ثَلاَثَ فِرَقٍ : فِرْقَةٌ تُقِيمُ تَقُولُ : نُشَامُّهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالأَعْرَابِ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ ، وَمَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ ، فَأَكْثَرُ تُبَّاعِهِ الْيَهُودُ وَالنِّسَاءُ .

۲- ثُمَّ يَأْتِي الْمِصْرَ الَّذِي يَلِيهِمْ فَيَصِيرُ أَهْلُهُ ثَلاَثَ فِرَقٍ : فِرْقَةٌ تُقِيمُ وَتَقُولُ : نُشَامُّهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالأَعْرَابِ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ .

۳- ثُمَّ يَأْتِي الشَّامَ فَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَقَبَةِ أَفِيقَ ، يَبْعَثُونَ سَرْحًا لَهُمْ فَيُصَابُ سَرْحُهُمْ ، وَيَشْتَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ ، وَتُصِيبُهُمْ مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيُحْرِقُ وَتَرَ قَوْسِهِ فَيَأْكُلُهُ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّحَرِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَتَاكُمُ الْغَوْثُ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : إِنَّ هَذَا الصَّوْتَ لِرَجُلٍ شَبْعَانَ ، فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُ النَّاسِ : تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللهِ فَصَلِّ بِنَا ، فَيَقُولُ : إِنَّكُمْ مَعْشَرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أُمَرَاءُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ ، تَقَدَّمْ أَنْتَ فَصَلِّ بِنَا ، فَيَتَقَدَّمُ الأَمِيرُ فَيُصَلِّي بِهِمْ ، فَإِذَا انْصَرَفَ أَخَذَ عِيسَى حَرْبَتَهُ فَيَذْهَبُ نَحْوَ الدَّجَّالِ ، فَإِذَا رَآهُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ ، وَيَضَعُ حَرْبَتَهُ بَيْنَ ثَنْدُوَتِهِ فَيَقْتُلُهُ ، ثُمَّ يَنْهَزِمُ أَصْحَابُهُ. (احمد ۲۱۶- طبرانی ۸۳۹۲)

(۳۸۶۳۳) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم جمعے والے دن حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تا کہ ہم اپنے (لکھے ہوئے) صحیفے کا انکے صحیفے کے ساتھ موازنہ کریں پھر حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہم ان کے گرد جمع ہو گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں کے تین شہر ہوں گے ایک شہر تو دو سمندروں کے سنگھم پر ہوگا اور ایک شہر جزیرہ میں ہوگا ایک شہر شام میں ہوگا پس لوگ تین مرتبہ گھبرائیں گے پھر دجال جنگی لشکروں میں نکلے گا اور مشرق کی جانب شکست کھاجائے گا پہلا شہر جس میں وہ جائے گا وہ شہر ہوگا جو دو سمندروں کے سنگھم میں پر ہوگا اس کے رہنے والے تین گروہوں میں ہو جائیں گے ایک گروہ وہاں اقامت اختیار کرے گا اور کہے گا ہم اس کے قریب ہو کر دیکھتے ہیں وہ کیا ہے اور ایک گروہ دیہاتیوں کے ساتھ مل جائے گا اور ایک گروہ ساتھ والے شہر میں چلا جائے گا اس کے (یعنی دجال کے ساتھ) ستر ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن پر سبز چادریں ہوں گی اس کے اکثر متبعین یہودی اور عورتیں ہوں گی پھر ان کے پاس والے شہر میں آئے گا اس کے رہنے والے تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک گروہ تو وہیں ٹھہرے گا اور کہے گا ہم اس کے قریب ہوں گے اور دیکھیں گے وہ کیا ہے ایک گروہ دیہاتیوں کے ساتھ مل جائے گا اور تیسرا گروہ اپنے پاس والے شہر میں چلا جائے گا پھر شام جائے گا مسلمان عقبہ افیق مقام میں جمع ہو جائیں گے وہ اپنے مویشیوں کو بھیجیں گے ان کے مویشیوں کو نقصان پہنچے گا یہ بات ان پر گراں ہو جائے گی ان کو سخت بھوک اور مشقت پہنچے گی یہاں تک کہ ان میں ایک اپنی کمان کی تانت کو جلائے گا اور اسے کھالے گا لوگ اس حالت پر ہوں گے سحر کے وقت ایک پکارنے والا پکارے گا اے لوگو تمہاری مدد آ گئی یہ تین مرتبہ ندا دے گا وہ ایک دوسرے سے کہیں گے بلاشبہ یہ آواز ایک سیر شدہ آدمی کی آواز ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز کے وقت اتریں گے اور ان سے لوگوں کے امیر کہیں گے اے روح اللہ! آگے بڑھیں ہمیں نماز پڑھائیں (ان سے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تم اس امت کی جماعت ایک دوسرے پر امراء ہو تم آگے بڑھو اور ہمیں نماز پڑھاؤ وہ امیر آگے بڑھیں گے اور ان کو نماز پڑھائیں گے جب نماز پڑھ کر فارغ ہوں گے عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ پکڑیں گے اور دجال کی طرف جائیں گے وہ دجال ان کو دیکھے گا تو پگھلے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے اس کے سینے کے درمیان اپنا نیزہ رکھیں گے اور اسے قتل کر دیں گے پھر اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو جائیں گے۔

(۳۸۶۳٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَشْرَجٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ ، عَنْ سَفِينَةَ ، قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا حَذَّرَ الدَّجَّالَ أُمَّتَهُ ، هُوَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى ، بِعَيْنِهِ الْيُمْنَى ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ مَعَهُ وَادِيَانِ أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ وَالآخَرُ نَارٌ ، فَجَنَّتُهُ نَارٌ وَنَارُهُ جَنَّةٌ ، وَمَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ يُشْبِهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الأَنْبِيَاءِ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالآخَرُ ، عَنْ شِمَالِهِ ، فَيَقُولُ لِلنَّاسِ : أَلَسْت بِرَبِّكُمْ أَلَسْت أُحْيِي وَأُمِيتُ فَيَقُولُ لَهُ أَحَدُ الْمَلَكَيْنِ : كَذَبْت فَمَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلاَّ صَاحِبُهُ ، فَيَقُولُ صَاحِبُهُ : صَدَقْت ، فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ فَيَحْسَبُونَ إِنَّمَا صَدَّقَ الدَّجَّالَ ، وَذَلِكَ فِتْنَةٌ ، ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلاَ يُؤْذَنُ لَهُ فِيهَا ، فَيَقُولُ : هَذِهِ قَرْيَةُ ذَاكَ الرَّجُلِ ، ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ

فَيَقْتُلُهُ اللَّهُ عِنْدَ عَقَبَةِ أَفِيقَ. (احمد ۲۲۱۔ طبرانی ۶۴۴۵)

(۳۸۶۳۴) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا بلاشبہ کوئی بھی نبی نہیں گزرا مگر اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا وہ بائیں آنکھ سے کانا ہے اس کی دائیں آنکھ میں ایک موٹا سا ناخنہ ہوگا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر (لکھا ہوا) ہے اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی ان میں ایک جنت اور دوسری آگ اس کی جنت آگ ہے اور اس کی آگ جنت ہے اور اس کے ساتھ ملائکہ میں سے دو فرشتے ہوں گے جو انبیاء میں سے دو نبیوں کے مشابہہ ہوں گے ان میں سے ایک اس کی دائیں جانب ہوگا اور دوسرا اس کی بائیں جانب ہوگا وہ لوگوں سے کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں کیا میں زندہ نہیں کرتا اور مارتا نہیں دو فرشتوں میں سے ایک کہے گا تو نے جھوٹ کہا پس لوگوں میں سے کوئی ایک اس کی بات نہیں سنے گا مگر اس کا ساتھی (دوسرا فرشتہ) وہ اپنے ساتھی (فرشتے سے) سے کہے گا تو نے سچ کہا لوگ اس کی بات سن لیں گے اور اور یہ گمان کریں گے کہ اس نے دجال کی تصدیق کی ہے اور یہ آزمائش ہوگی پھر وہ چلے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ آئے گا اسے اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی وہ کہے گا یہ تو اس آدمی کی بستی ہے چلے گا یہاں تک کہ شام جائے گا پس اللہ تعالیٰ اسے عقبہ افیق کے پاس ہلاک کر دیں گے۔

(۳۸۶۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلاَّ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَائَتِ السَّاعَةُ ، قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ، فَقَالَ : إِنَّ السَّاعَةَلاَ تَقُومُ حَتَّى لاَ يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلاَ يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ، وَقَالَ : عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لأَهْلِ الإِسْلاَمِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الإِسْلاَمِ ، وَنَحَّا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ قُلْتُ : الرُّومَ تَعْنِي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لاَ تَرْجِعُ إِلاَّ غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيءُ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ .

۲- ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لاَ تَرْجِعُ إِلاَّ غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، فَإِذَا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ نَهَدَ إِلَيْهِمْ جُنْدُ أَهْلِ الإِسْلاَمِ ، فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ ، فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً ، إِمَا قَالَ : لاَ يُرَى مِثْلُهَا ، أَوْ قَالَ : لَمْ يُرَ مِثْلُهَا ، حَتَّى إِنَّ الطَّيْرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِم مَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الأَبِ كَانُوا مِئَةً فَلاَ يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلاَّ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يَفْرَحُ ، أَوْ بِأَيِّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ .

۳- فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ ، إِذْ جَائَهُمَ الصَّرِيخُ ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَّفَ فِي ذَرَارِيِّهِمْ ، فَرَفَضُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ أَسْمَائَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ ، أَوْ

قَالَ :هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يومئذ. (مسلم ۲۲۲۳۔ احمد ۳۸۴)

(۳۸۶۳۵) حضرت اسیر بن جابر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کوفہ میں سرخ ہوا چلی ایک صاحب آئے ان کی عادت نہیں تھی مگر یہ کہ اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت آگئی راوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے تھے پس بیٹھ گئے اور فرمایا بلاشبہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہیں کی جائے گی اور نہ ہی غنیمت ملنے پر خوشی کا اظہار کیا جائے گا اور فرمایا دشمن ہوں گے جو اہل اسلام کے لیے جمع ہو جائیں گے اور اہل اسلام ان کے مقابلے کے لیے ہوں گے اور ہاتھ سے اشارہ کیا شام کی طرف (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا آپ کی مراد روم ہے انہوں نے فرمایا ہاں لڑائی اس وقت زور پر ہوگی مسلمان موت کی شرط قائم کرلیں گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غالب ہو کر وہ لڑائی کریں گے یہاں تک کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی یہ بھی رک جائیں گے اور وہ بھی رک جائیں گے کوئی بھی غالب نہیں ہوگا اور شرط ختم ہو جائے گی پھر مسلمان موت کی شرط لگائیں گے کہ لڑائی سے لوٹیں گے مگر غالب ہو کر وہ لڑائی کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی یہ بھی رک جائیں گے اور وہ بھی رک جائیں گے کوئی بھی غالب نہیں ہوگا اور شرط ختم ہو جائے گی پس جب چوتھا دن ہوگا اہل اسلام کا لشکر ان پر حملہ کرے گا پس اللہ تعالیٰ ان (دشمنان اسلام) پر شکست مقرر کر دیں کے ان کے درمیان زبردست لڑائی ہوگی جس کی مثل کبھی نہیں دیکھی گئی ہوگی یہاں تک کہ پرندہ ان پر سے گزرے گا ان سے آگے نہیں بڑھے گا یہاں تک کہ مر کر گر جائے گا ایک باپ کی اولاد جو سو ہوگی وہ واپس لوٹیں گے ان میں سے صرف ایک آدمی بچے گا کس غنیمت پر خوشی ہوگی اور کونسی میراث تقسیم ہوگی۔ اس اثناء میں کہ وہ اسی طرح ہوں گے کہ ناگاہ اس سے بڑی لڑائی کے بارے میں سنیں گے ایک چیخنے والا ان کے پاس آئے گا اور (کہے گا) کہ دجال اپنی ذریت میں موجود ہے جو چیزیں ان کے قبضے میں ہوں گی انہیں چھوڑ کر متوجہ ہوں گے اور دس سواروں کو بطور دشمن کے حالات معلوم کرنے والوں کے پاس بھیجے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ میں ان کے اور ان کے آباء کے ناموں کو اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو بھی پہچانتا ہوں وہ زمین کی پشت پر بہترین شہ سواروں میں ہوں گے۔

(۳۸۶۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا، ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ نَفْعًا ، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ، ثُمَّ نَعَتَ أَبَوَيْهِ ، فَقَالَ :أَبُوهُ رَجُلٌ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ طَوِيلُ الْأَنْفِ ، كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ عَظِيمَةُ الثَّدْيَيْنِ. (احمد ۴۰۔ طیالسی ۸۶۵)

(۳۸۶۳۶) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال کے والدین تیس سال تک ٹھہریں گے ان کی اولاد نہیں ہوگی پھر ان کا کانا بیٹا پیدا ہوگا جس کا نقصان زیادہ ہوگا اور نفع کم ہوگا اس کی آنکھیں سوئیں گی اور اس کا دل نہیں سوئے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کے بارے میں بتلایا اور ارشاد فرمایا اس کا باپ لمبا اور دبلا اور لمبے ناک والا ہوگا گویا کہ اس کا ناک چونچ کی (کی طرح) ہوگا اور اس کی ماں بڑے پستانوں والی ہوگی۔

(۳۸۶۳۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ: إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ: هِيَ الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ.

(بخاری ۳۳۳۸۔ مسلم ۲۲۵۰)

(۳۸۶۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی حدیث نہ سناؤں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہیں کی بلاشبہ وہ کانا ہے اور بلاشبہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم کی مثل آئے گی جس کے بارے میں وہ کہے گا وہ جنت ہے وہ آگ ہوگی اور میں تمہیں اس سے ایسے ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔

(۳۸۶۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، لِكُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ.

(۳۸۶۳۸) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ منورہ میں مسیح دجال کا رعب و دبدبہ داخل نہ ہوگا مدینہ کے اس وقت سات دروازے ہوں گے ہر دروازے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

(۳۸۶۳۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: دَخَلَ بُرَيْدَةُ الْمَسْجِدَ وَمِحْجَنٌ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَسَكْبَةُ يُصَلِّي، فَقَالَ: بُرَيْدَةُ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ: أَلَا تُصَلِّي كَمَا يُصَلِّي سَكْبَةُ، فَقَالَ مِحْجَنٌ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِي فَصَعِدَ عَلَى أُحُدٍ وَأَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: وَيْلُ أُمِّهَا مَدِينَةٌ يَدَعُهَا أَهْلُهَا وَهِيَ خَيْرُ مَا كَانَتْ، أَوْ أَعْمَرُ مَا كَانَتْ، يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهَا مَلَكًا مُصْلِتًا بِجَنَاحَيْهِ فَلَا يَدْخُلُهَا.

(احمد ۳۳۸۔ طیالسی ۱۲۹۵)

(۳۸۶۳۹) حضرت رجاء بن ابی رجاء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت بریدہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت مجحن مسجد کے دروازے پر تھے اور سکبہ نماز پڑھ رہے تھے حضرت بریدہ نے فرمایا کیا تم نماز پڑھو گے جیسے سکبہ نماز پڑھ رہے ہیں حضرت مجحن نے فرمایا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پس احد پر چڑھے اور مدینہ کی طرف جھانکا اور ارشاد فرمایا اس کی ماں کے لیے ہلاکت ہے مدینہ اس کو وہاں کے رہنے والے چھوڑ دیں گے حالانکہ وہ پہلے سے زیادہ بہتر ہوگا (یا راوی فرماتے ہیں) یوں فرمایا مدینہ منورہ پہلے سے زیادہ آباد ہوگا دجال وہاں آئے گا پس اس کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتہ پائے گا جو اپنے پر کھولے ہوئے ہوگا پس وہ مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

(۳۸٦٤٠) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ :لأَنْ أَحْلِفَ عَشْرًا ، أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَّالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ وَاحِدَةً ، إِنَّهُ لَيْسَ بِهِ ، وَذَلِكَ لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّ ابْنِ صَيَّادٍ ، فَقَالَ :سَلْهَا كَمْ حَمَلَتْ بِهِ ، فَقَالَتْ :حَمَلْتُ بِهِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فَأَتَيْته فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ :سَلْهَا عَنْ صَيْحَتِهِ حَيْثُ وَقَعَ ، قَالَتْ صَاحَ صِيَاحَ صَبِيِّ ابْنِ شَهْرَيْنِ ، قَالَ : أَوَ قَالَ لَهُ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي قَدْ خَبَّأْت لَكَ خَبِيئًا ، فَقَالَ :خَبَّأْت لِي عَظْمَ شَاةٍ عَفْرَاءَ، وَأَرَادَ أَنْ يَقُولَ :وَ(الدُّخَانَ) ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اخْسَأْ فَإِنَّك لَنْ تَسْبِقَ الْقَدَرَ.

(احمد ۱۴۸- بزار ۳۹۸۳)

(۳۸٦۴۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں دس مرتبہ قسم کھاؤں کہ ابن صیاد وہی دجال ہے مجھے یہ زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں ایک مرتبہ قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کچھ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابن صیاد کی ماں کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اس سے پوچھنا وہ اس سے کتنی دیر حاملہ رہی اس نے کہا میں اس سے بارہ مہینے حاملہ رہی راوی فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے آپ کو بتلایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پوچھو اس کے چیخنے کے بارے میں تو اس کے ماں نے بتلایا یہ چیخا دو مہینے کی طرح اس ابن صیاد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے اس نے کہا کہ آپ نے میرے لیے سفید بکری کی ہڈی کو چھپایا ہے اور یہ کہنا چاہتا تھا کہ دخان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور ہو جا تو تقدیر سے نہیں بڑھ سکتا۔

(۳۸٦٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا وَهُوَ نَائِمٌ ، فَذَكَرْنَا الدَّجَّالَ فَاسْتَيْقَظَ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ ، فَقَالَ :غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الدَّجَّالِ :أَئِمَّةٌ مُضِلُّونَ. (احمد ۹۸- ابویعلی ۴۶۲)

(۳۸٦۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے ہم نے دجال کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اس حال میں کہ چہرہ سرخ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال کے علاوہ لوگوں سے مجھے تمہارے بارے میں دجال سے زیادہ خوف ہے اور وہ گمراہ کرنے والے ائمہ ہیں۔

(۳۸٦٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ :يَمْكُثُ النَّاسُ بَعْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ أَرْبَعِينَ عَامًا ، وَيُغْرَسُ النَّخْلُ وَتَقُومُ الأَسْوَاقُ.

(۳۸٦۴۲) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ دجال کے نکلنے کے بعد چالیس سال ٹھہریں گے اور کھجور اگائی

جائے گی اور بازار قائم ہوں گے۔

(۳۸۶۴۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَقَدْ صُنِعَ بَعْضُ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَيٌّ.

(۳۸۶۴۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال کا فتنہ بنایا جاچکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات تھے۔

(۳۸۶٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :مَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ بِأَكْرَثَ لِي مِنْ قِيسِ اللِّجَامِ. (نعيم ١٥٥٥)

(۳۸۶۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال کا نکلنا مجھ پر میری سواری کی لگام گم ہونے سے زیادہ سخت نہیں ہے۔

(۳۸٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ :كُنْت عِنْدَ حُذَيْفَةَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ حَتَّى جَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :أَخَرَجَ الدَّجَّالُ ؟ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ :وَمَا الدَّجَّالُ إِنَّ مَا دُونَ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ مِنَ الدَّجَّالِ ، إِنَّمَا فِتْنَتُهُ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً.

(۳۸۶۴۵) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا یہاں تک کہ ان کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کیا دجال نکل آیا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا دجال کیا ہے بلاشبہ دجال سے پہلے کی چیزوں سے مجھے زیادہ خوف ہے دجال کی بہ نسبت بلاشبہ اس کا فتنہ تو چالیس راتیں ہوگا۔

(۳۸٦٤٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الدَّجَّالَ يَطْوِي الأَرْضَ كُلَّهَا إِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ ، قَالَ : فَيَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا صُفُوفًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ ، فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ.

(۳۸۶۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دجال کے لیے ساری دنیا سمٹ جائے گی سوائے مکہ اور مدینہ کے پس وہ مدینہ منورہ آئے گا اس کے راستوں میں سے ہر راستے پر فرشتوں کی صفیں پائے گا مقام سبخة الجرف میں آئے گا اس کے کھلے میدان میں ضرب لگائے گا مدینہ میں تین مرتبہ بھونچال آئے گا ہر منافق مرد اور منافقہ عورت اس کے ساتھ مل جائیں گے۔

(۳۸٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَرِّعِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَجْلَحُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :لَوْ خَرَجَ الدَّجَّالُ لآمَنَ بِهِ قَوْمٌ فِي قُبُورِهِمْ.

(۳۸۶۴۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اگر دجال نکل آئے تو کچھ لوگ اس پر اپنی قبروں میں ایمان لے آئیں۔

(٣٨٦٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ عَنْ أَمْرٍ فَقَالَ : قَدْ بَلَوْتُ مِنْكَ صِدْقًا ، فَحَدِّثْنِي عَنِ الدَّجَّالِ ، فَقَالَ : وَإِلَهِ يَهُودٍ ، لَيَقْتُلَنَّهُ ابْنُ مَرْيَمَ بِفِنَاءِ لُدٍّ.

(۳۸۶۴۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود میں سے ایک آدمی سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا اور فرمایا میں نے تمہیں سچا پایا ہے پس مجھ سے دجال کے بارے میں بیان کرو اس نے کہا یہود کے معبود کی قسم عیسیٰ بن مریم ضرور بالضرور مقام لد کے قریب اسے قتل کریں گے۔

(٣٨٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : يَنْزِلُ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ، فَإِذَا رَآهُ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا تَذُوبُ الشَّحْمَةُ ، قَالَ : فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ ، وَتَفَرَّقَ عَنْهُ الْيَهُودُ ، فَيُقْتَلُونَ حَتَّى إِنَّ الْحَجَرَ يَقُولُ : يَا عَبْدَ اللهِ الْمُسْلِمُ ، هَذَا يَهُودِي ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ. (نعیم ۱۶۱۲)

(۳۸۶۴۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے جب دجال ان کو دیکھے گا تو پگھلے گا جیسے چربی پگھلتی ہے فرمایا کہ دجال لڑائی کرے گا اور یہود اس سے جدا ہو جائیں گے ان یہود کو قتل کیا جائے گا یہاں تک کہ پتھر کہے گا اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے آؤ اور اسے قتل کرو۔

(٣٨٦٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام حَكَمًا مُقْسِطًا ، وَإِمَامًا عَادِلاً ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ ، وَيَفِيضُ الْمَالُ ، حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ. (بخاری ۳۴۴۸۔ مسلم ۲۱۲۰)

(۳۸۶۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے انصاف کرنے والے فیصل اور عادل امام ہوں گے پس صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھا دیں گے اور مال کثرت سے ہو جائے گا یہاں تک کہ اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا۔

(٣٨٦٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَنْظَلَةَ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا ، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا.

(۳۸۶۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مقام فج الروحاء سے حج یا عمرے کا احرام باندھیں گے یا دونوں کو ملا کر دونوں کا احرام باندھیں گے۔

(٣٨٦٥٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ الْمَسَاجِدَ لَتُجَدَّدُ لِخُرُوجِ الْمَسِيحِ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ ، وَيُؤْمِنُ بِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلاَمَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي أَرَاكَ مِنْ أَحْدَثِ الْقَوْمِ ، فَإِنْ أَدْرَكْته فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلاَمَ. (نعیم ۱۶۰۰)

(۳۸۶۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مسجد یں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے پر نئی ہوں گی وہ عنقریب نکلیں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور ان پر ایمان لائے گا جو ان کو پائے گا جو کوئی تم میں سے ان کو پالے تو ان کو میری جانب سے سلام کہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے (یہ راوی حضرت عقار بن مغیرہ کا قول ہے) اور فرمایا اے بھتیجے! میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ نوعمر سمجھتا ہوں۔ لہٰذا اگر تو ان کو پالے تو ان کو میرا سلام کہنا۔

(۳۸۶۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :إِنَّ الْمَسِيحَ خَارِجٌ فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ.

(۳۸۶۵۳) حضرت سماک رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابراہیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکلنے والے ہیں وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھا دیں گے۔

(۳۸۶۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَلْ بِالْعِرَاقِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :فَإِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْهَا.

(۳۸۶۵۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا عراق میں ایسی زمین ہے جسے خراسان کہا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یقیناً وہاں سے دجال نکلے گا۔

(۳۸۶۵۵) حُدِّثْتُ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ.

(ترمذی ۲۲۳۷۔ بزار ۴۶)

(۳۸۶۵۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال خراسان سے نکلے گا۔

(۳۸۶۵٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :يَهْبِطُ الدَّجَّالُ مِنْ خوز وَكَرْمَانَ مَعَهُ ثَمَانُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ ، يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ مَجَانٌّ مُطْرَقَةٌ.

(۳۸۶۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ دجال مقام خوز اور کرمان سے اترے گا اس کے ساتھ اسی ہزار لوگ ہوں گے جن پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی ان کے بال ان کے پاؤں تک ہوں گے اور ان کے چہرے گویا کہ پھولی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے (یعنی وہ ڈھال جس پر کرتے لپٹے ہوں)

(۳۸۶۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ حَوْطٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ أُذُنَ حِمَارِ الدَّجَّالِ لَتُظِلُّ سَبْعِينَ أَلْفًا.

(۳۸۶۵۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یقیناً دجال کے گدھے کے کان ستر ہزار کو ڈھانپ لیں گے۔

(۳۸۶۵۸) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ بِشْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ الدَّجَّالِ لنيفا وَسَبْعِينَ دَجَّالاً.

(۳۸۶۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ دجال سے پہلے ستر سے اوپر دجال ہوں گے (یعنی چھوٹے دجال)

(۳۸۶۵۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تُقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللَّهُ ، قَالَ جَابِرٌ : فَلاَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ. (احمد ۱۷۸۔ ابن حبان ۶۸۰۹)

(۳۸۶۵۹) حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جزیرۃ العرب سے لڑائی کرو گے اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائیں گے پھر تم فارس والوں سے لڑائی کرو گے اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائیں گے پھر تم روم والوں سے لڑائی لڑو گے اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے پھر تم دجال سے لڑائی کرو گے اللہ تعالیٰ اس پر تمہیں فتح عطا کریں گے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دجال خروج نہیں کرے گا یہاں تک کہ روم فتح ہو جائے۔

(۳۸۶۶۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ : أَلاَ تُحَدِّثُنَا بِمَا سَمِعْت من رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بَلَى سَمِعْته يَقُولُ : إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا ، فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ ، أَنَّهُ نَارٌ فَمَاءٌ عَذْبٌ بَارِدٌ ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ ذَلِكَ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى ، أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ بَارِدٌ ، قَالَ عُقْبَةُ : وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ. (بخاری ۳۴۵۰۔ مسلم ۲۲۵۰)

(۳۸۶۶۰) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا ہمیں وہ باتیں نہیں سناتے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں انہوں نے فرمایا کیوں نہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دجال جب نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی باقی وہ جسے لوگ آگ خیال کریں گے وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا جو تم میں سے یہ صورتحال پالے تو وہ جسے آگ سمجھ رہا ہے اس میں گر جائے یقیناً وہ میٹھا ٹھنڈا پانی ہوگا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۸۶۶۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الدَّوْسِيُّ ، قَالَ : دَخَلْت أَنَا وَصَاحِبٌ لِي عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقُلْنَا : حَدِّثْنَا مَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ تُحَدِّثْنَا عَنْ غَيْرِهِ ، وَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ مُصَدَّقًا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَقَالَ : أُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ ، أُنْذِرُكُمْ

الدَّجَّالَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلاَّ وَقَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتَهُ ، وَإِنَّهُ فِيكُمْ أَيَّتُهَا الأُمَّةُ ، وَإِنَّهُ جَعْدٌ آدَم مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى ، وَإِنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ ، وَإِنَّ مَعَهُ نَهَرَ مَاءٍ وَجَبَلَ خُبْزٍ ، وَإِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا ، ثُمَّ يُحْيِيهَا ، لاَ يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهَا ، وَإِنَّهُ يُمْطِرُ السَّمَاءَ وَلاَ تُنْبِتُ الأَرْضُ ، وَإِنَّهُ يَلْبَثُ فِي الأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا حَتَّى يَبْلُغَ مِنْهَا كُلَّ مَنْهَلٍ ، وَإِنَّهُ لاَ يَقْرَبُ أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ :مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ وَمَسْجِدَ الْمَقْدِسِ وَالطُّورِ ، وَمَا شُبِّهَ عَلَيْكُمْ مِنَ الأَشْيَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَرَّتَيْنِ. (احمد ۴۳۵)

(۳۸۶۶۱) حضرت جنادہ بن ابی امیہ دوسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرا ایک ساتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک کے پاس گیا فرمایا کہ ہم نے کہا ہم سے وہ بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور کسی سے کوئی بات بیان نہ کریں اگر چہ وہ تمہارے نزدیک سچا ہو انہوں نے فرمایا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں بلاشبہ کوئی بھی نبی علیہ السلام نہیں گزرے مگر انہوں نے اپنی امت کو ڈرایا اور اے امت بلاشبہ وہ تمہارے اندر ہوگا بلاشبہ وہ گنگھریالے بالوں والا ہے گندمی رنگ والا ہے اور اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی اور اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی اس کی آگ جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی اور بلاشبہ اس کے ساتھ پانی کی نہر اور روٹی کا پہاڑ ہوگا اور اسے ایک جان پر مسلط کیا جائے گا وہ اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا کسی اور پر اسے مسلط نہیں کیا جائے گا وہ آسمان سے بارش اتارے گا اور زمین کوئی چیز نہیں اگائے گی اور وہ زمین میں چالیس صبحیں ٹھہرے گا یہاں تک کہ زمین میں ہر گھاٹ پر پہنچے گا اور وہ چار مساجد کے قریب نہیں جائے گا مسجد الحرام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اور بیت المقدس کی مسجد اور طور کی مسجد اور کوئی چیز تم پر مشتبہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے یہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا (اور وہ کانا ہے)

(۳۸۶۶۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لاَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى لاَ يَكُونَ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَى الْمُؤْمِنِ خُرُوجًا مِنْهُ ، وَمَا خُرُوجُهُ بِأَضَرَّ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ حَصَاةٍ يَرْفَعُهَا مِنَ الأَرْضِ ، وَمَا عِلْمَ أَدْنَاهُمْ وَأَقْصَاهُمْ إِلاَّ سَوَاءً.

(۳۸۶۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال نہیں نکلے گا یہاں تک اس کا غائب ہونا مومن کو اس کے نکلنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوگا اور اس کا نکلنا مومن کو اس کنکری سے زیادہ نقصان نہیں پہنچائے گا جو زمین سے اٹھاتا ہے اور مومنین میں سے قریبوں اور دور والوں کا علم (دجال کے بارے میں) برابر ہوگا۔

(۳۸۶۶۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ جَالِسًا وَأَصْحَابُهُ ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ ، قَالَ :فَجَاءَ حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ :مَا هَذِهِ الأَصْوَاتُ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ ، قَالَ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، ذَكَرُوا الدَّجَّالَ وَتَخَوَّفْنَاهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :وَاللهِ مَا أُبَالِي أَهُوَ لَقِيت أَمْ هَذِهِ الْعَنْزَ السَّوْدَاءَ ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِعَنْزٍ تَأْكُلُ النَّوَى فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ :لِمَ ؟ لِلَّهِ أَبُوك ،

قَالَ حُذَيْفَةُ : لأَنَّا قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ وَهُوَ امْرُؤٌ كَافِرٌ ، وَإِنَّ اللَّهَ سَيُعْطِينَا عَلَيْهِ النَّصرَ وَالظَّفَرَ ، وَايْمُ اللهِ ، لاَ يَخْرُجُ حَتَّى يَكُونَ خُرُوجُهُ أَحَبَّ إِلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مِنْ بَرْدِ الشَّرَابِ عَلَى الظَّمَأ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :لِمَ ؟ لِلَّهِ أَبُوك ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :مِنْ شِدَّةِ الْبَلاَءِ وَجَنَادِعِ الشَّرِّ.

(۳۸۶۶۳) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اوران کے ساتھی بیٹھے تھے ان کی آوازیں بلند ہوگئیں راوی نے فرمایا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے ابن ام عبد یہ آوازیں کیسی ہیں انہوں نے فرمایا اے ابوعبداللہ انہوں نے دجال کا تذکرہ چھیڑا اور ہم اس سے ڈر گئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں پروا نہیں کرتا کہ میں اس سے ملوں یا اس سیاہ بکری کے بچے سے عبدالملک راوی کہتے ہیں اس بکری کے بچے کے بارے میں کہا جو مسجد کی ایک جانب میں کھجور کی گٹھلیاں کھا رہا تھا راوی نے کہا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ نے کہا کیوں اللہ کی جانب سے آپ کے باپ کی خوبی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم مومن لوگ ہیں اور وہ کافر آدمی ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے خلاف نصرت اور کامیابی عطا کریں گے اور اللہ کی قسم وہ نہیں نکلے گا یہاں تک کہ اس کا نکلنا مسلمان آدمی کے لیے پیاس میں مشروب کی ٹھنڈک سے زیادہ محبوب ہوگا حضرت عبداللہ نے پوچھا کس وجہ سے اللہ کی جانب سے خوبی ہے آپ کے باپ کے لیے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مصیبتوں کی شدت اور برائی کی آفات کی وجہ سے۔

(٣٨٦٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ ابْنَ صَيَّادٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، أَوْ قَالَ :رَجُلاَن ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ :ابْنُ صَيَّادٍ :أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَرَى ، فَقَالَ :ابْنُ صَيَّادٍ :أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ ، قَالَ :مَا تَرَى ، قَالَ :أَرَى صَادِقَيْنِ ، أَوْ كَاذِبَيْنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لُبِسَ عَلَيْهِ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوهُ. (مسلم ۲۲۴۱۔ احمد ۳۶۸)

(۳۸۶۶۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد سے ملے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے یا فرمایا دو آدمی تھے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد نے جواب میں کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کیا دیکھتے ہو ابن صیاد نے کہا میں عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ابلیس کے تخت کو سمندر پر دیکھ رہے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کیا دیکھتے ہو اس نے کہا دو سچے یا دو جھوٹے دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا پس اسے چھوڑ دو۔

(۳۸۶۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي ، فَقُلْتُ : مَا شَأْنُ النَّاسِ ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ ، أَوْ قَالَتْ : سُبْحَانَ اللهِ ، فَقُلْتُ : آيَةٌ ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ ، فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْت حَتَّى تَجَلاَّنِي الْغَشْي ، وَجَعَلْت أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ ، قَالَتْ : فَحَمِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَقَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلاَّ قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ ، أَوْ قَرِيبًا لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ ، قَالَتْ أَسْمَاءُ : مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(مسلم ۶۲۴)

(۳۸۶۶۵) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو لوگ قیام میں کھڑے تھے اور وہ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے عرض کیا لوگوں کی کیا حالت ہے انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا یا انہوں نے سبحان اللہ کہا میں نے عرض کیا کیا نشانی ہے انہوں نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے لمبا قیام کیا (یہ نماز کسوف کا موقع تھا) میں کھڑی رہی یہاں تک کہ مجھے غشی ہوگئی میں اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع ہوگئی حضرت اسماء نے فرمایا رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اللہ کی تعریف کی اور جس کا اہل ہے وہ اس کی تعریف وثنا کی اور ارشاد فرمایا کوئی بھی چیز جو میں نے نہیں دیکھی تھی وہ میں نے اپنے اس مقام میں دیکھی یہاں تک کہ جنت اور جہنم بھی اور مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے تمہیں قبروں کے اندر فتنے میں مبتلا کیا جائے گا دجال کے فتنے کی مثل یا یوں فرمایا دجال کے فتنے کے قریب راوی فرماتے ہیں مثل یا قریب کے الفاظ میں سے میں نہیں جانتا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا ارشاد فرمایا۔

(۳۸۶۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : خَرَجْت وَافِدًا فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَإِذَا مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ رَجُلٌ أَحْمَرُ كَثِيرُ غُضُونِ الْوَجْهِ ، فَقَالَ لِي مُعَاوِيَةُ : تَدْرِي مَنْ هَذَا ؟ هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، قَالَ : هَلْ تَعْرِفُ أَرْضًا قِبَلَكُمْ كَثِيرَةَ السِّبَاخِ يُقَالُ لَهَا كُوثَى ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : مِنْهَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ لِلأَشْرَارِ بَعْدَ الأَخْيَارِ عِشْرِينَ وَمِئَةَ سَنَةٍ ، لاَ يَدْرِي أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ مَتَى يَدْخُلُ أَوَّلُهَا.

(۳۸۶۶۶) حضرت ہیثم بن اسود سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں وفد کی صورت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نکلا پس ان کے ساتھ تخت پر ایک آدمی تھے جو سرخ رنگ والے چہرے پر بہت زیادہ شکن والے تھے مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جانتے ہو یہ کون ہیں یہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں راوی نے فرمایا مجھ سے حضرت عبداللہ نے کہا تم کہاں سے ہو میں نے عرض کیا اہل عراق سے ہوں انہوں نے فرمایا کیا تم اپنی جانب بہت زیادہ سباخ والی زمین پہچانتے ہو جسے کوثی کہا جاتا ہے فرمایا کہ میں نے عرض کیا جی ہاں انہوں نے فرمایا کہ وہیں سے دجال نکلے گا فرمایا کہ پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا بلاشبہ شریر لوگوں کے لیے اچھے لوگوں

کے بعد ایک سو بیس سال کا عرصہ ہوگا لوگوں میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کا پہلا (سال) کب داخل ہوگا۔

(٣٨٦٦٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : إِنَّ أَشَدَّ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى الدَّجَّالِ لَقَوْمُكَ ، يَعْنِي بَنِي تَمِيمٍ.

(٣٨٦٦٧) حضرت معرور بن سوید سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا عرب کے قبائل میں سے دجال پر سب سے زیادہ سخت تیری قوم ہے مراد بنو تمیم تھے۔

(٣٨٦٦٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، أَنَّهُ شَهِدَ يَوْمًا خُطْبَةً لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُب ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : وَاللهِ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلاَثُونَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الأَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى كَأَنَّهَا عَيْنُ أَبِي تِحْيَى ، أَوْ يَحْيَى لِشَيْخٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، وَإِنَّهُ مَتَى يَخْرُجُ فَإِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ اللَّهُ ، فَمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ فَلَيْسَ يَنْفَعُهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلٍ لَهُ سَلَفَ وَمَنْ كَفَرَ بِهِ وَكَذَّبَهُ ، فَلَيْسَ يُعَاقَبُ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ سَلَفَ ، وَإِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الأَرْضِ كُلِّهَا إِلاَّ الْحَرَمَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ ، وَإِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ : فَيَهْزِمُهُ اللَّهُ وَجُنُودَهُ حَتَّى إِنَّ جِذْمَ الْحَائِطِ أو أَصْلَ الشَّجَرَةِ يُنَادِي : يَا مُؤْمِنُ ، هَذَا كَافِرٌ يَسْتَتِرُ بِي ، تَعَالَ اقْتُلْهُ ، قَالَ : وَلَنْ يَكُونَ ذَاكَ كَذَاكَ حَتَّى تَرَوْنَ أُمُورًا يتفاقم شَأْنُهَا فِي أَنْفُسِكُمْ ، تَسَائَلُونَ بَيْنَكُمْ : هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذَكَرَ لَكُمْ مِنْهَا ذِكْرًا ، وَحَتَّى تَزُولَ جِبَالٌ عَنْ مَرَاتِبِهَا ، ثُمَّ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ الْقَبْضُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ ، قَالَ : ثُمَّ شَهِدْتُ لَهُ خُطْبَةً أُخْرَى ، قَالَ : فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ مَا قَدَّمَ كَلِمَةً وَلاَ أَخَّرَهَا. (احمد ١٣)

(٣٨٦٦٨) حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی جو اہل بصرہ میں سے ہیں ان سے روایت ہے کہ وہ ایک دن حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں موجود تھے پس انہوں نے اپنے خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم قیامت نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال نکلیں گے ان میں سے آخری کانا دجال ہوگا اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی گویا کہ ابی تحیی یا ابو یحییٰ کی آنکھ کی طرح جو کہ انصار میں ایک بوڑھا تھا اور وہ جب نکلے گا وہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ ہے جو آدمی اس پر ایمان لے آیا اور اس کی تصدیق کی اور اس کی پیروی کرے گا پس اسے اس کے گزشتہ نیک عمل نفع نہ پہنچائیں گے اور جس آدمی نے اس کا انکار کیا اور اس کی تکذیب کی پس اسے اس کے گزشتہ (برے) عملوں پر سزا نہ دی جائے گی اور وہ ساری زمین پر غالب آجائے گا سوائے مسجد حرام اور بیت المقدس پر اور وہ مومنین کو بیت المقدس میں روک دے گا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے لشکر کو شکست دیں گے یہاں تک کہ دیوار کی بنیاد یا فرمایا درخت کی جڑ پکارے گی اے مومن یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آؤ اور اسے مار دو اور یہ اس طرح ہرگز نہیں ہوگا یہاں تک کہ تم دیکھو گے ایسے امور جنہیں تم اپنے نفسوں میں بھیڑیا سمجھتے ہو تم آپس میں پوچھو گے کیا تمہارے نبی نے اس سلسلہ

میں کوئی تذکرہ کیا ہے اور یہاں تک کہ پہاڑ اپنی جگہوں سے ہٹ جائیں گے پھر اس کے بعد قبض ہوگی اور ہاتھ سے اشارہ کیا (قبض سے مراد واللہ اعلم عام موت اور قیامت کا وقوع ہے) راوی نے فرمایا پھر میں ان کے دوسرے خطبے میں شریک ہوا فرمایا کہ اسی حدیث کو ذکر کیا ایک بات نہ آگے کی اور نہ ہی پیچھے کی۔

(۳۸۶۶۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ :مَنِ الْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الأُمُورُ فَلاَ يَتَّبِعَنْ مُشَاقًّا وَلاَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ ، يَعْنِي الدَّجَّالَ.

(۳۸۶۶۹) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس پر امور مشتبہ ہو جائیں وہ آنکھ سے کانے یعنی دجال کی پیروی نہ کرے۔

(۳۸۶۷۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الدَّجَّالُ يَخُوضُ الْبِحَارَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَيَتَنَاوَلُ السَّحَابَ ، وَيَسْبِقُ الشَّمْسَ إِلَى مَغْرِبِهَا ، وَفِي جَبْهَتِهِ قَرْنٌ يَخْرُصُ مِنْهُ الْحَيَّاتُ ، وَقَدْ صُوِّرَ فِي جَسَدِهِ السِّلاَحُ كُلُّهُ ، حَتَّى ذَكَرَ السَّيْفَ وَالرُّمْحَ وَالدَّرَقَ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَا الدَّرَقُ ، قَالَ :التُّرْسُ. (ابن کثیر ۱۴۲)

(۳۸۶۷۰) حضرت حسن سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال سمندر میں گھسے گا گھٹنوں تک اور بادل کو پکڑ لے گا اور سورج سے پہلے اس کے غروب کی جگہ پہنچ جائے گا اور اس کی پیشانی میں سینگ ہوگا جس سے سانپ نکلیں گے اس کے جسم میں ہر طرح کے اسلحہ کی تصویریں بنائی گئیں ہیں یہاں تک کہ تلوار اور نیزہ اور ڈھال کا تذکرہ کیا فرمایا کہ میں نے کہا درق کیا چیز ہے انہوں نے فرمایا ڈھال۔

(۳۸۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ فِي الأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَبْلُغُ مِنْهَا كُلَّ مَنْهَلٍ الْيَوْمُ مِنْهَا كَالْجُمُعَةِ ، وَالْجُمُعَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالسَّنَةِ ، ثُمَّ قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ وَقَوْمٌ فِي ضِحٍ وَأَنْتُمْ فِي رِيحٍ ، وَهُمْ شِبَاعٌ وَأَنْتُمْ جِيَاعٌ ، وَهُمْ رِوَاءٌ وَأَنْتُمْ ظِمَاءٌ.

(۳۸۶۷۱) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دجال زمین میں چالیس دن ٹھہرے گا وہ زمین کے ہر گھاٹ میں پہنچے گا ان چالیس دنوں کا دن ہفتے کی طرح ہوگا اور ہفتہ مہینے کی طرح ہوگا اور مہینہ سال کی طرح ہوگا پھر ارشاد فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب وہ لوگ روشنی میں ہوں گے اور تم ہوا میں ہوگے وہ سیر ہوں گے اور تم بھوکے ہوگے وہ سیراب ہوں گے اور تم پیاسے ہوگے۔

(۳۸۶۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ

فَأَتَى عَلَى هَذِهِ الآيَةِ ﴿كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ﴾ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :أَنْتُمَ الزَّرْعُ وَقَدْ دَنَا حَصَادُكُمْ ، ثُمَّ ذَكَرُوا الدَّجَّالَ فِي مَجْلِسِهِمْ ذَلِكَ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :لَوَدِدْنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ حَتَّى نَرْمِيَهُ بِالْحِجَارَةِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنْتُمْ تَقُولُونَ ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، لَوْ سَمِعْتُمْ بِهِ بِبَابِلَ لَأَتَاهُ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يَشْكُو إِلَيْهِ الْحَفَا مِنَ السُّرْعَةِ.

(طبری ۲۶۔ حاکم ۴۶۱)

(۳۸۶۷۲) حضرت خیثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں قرآن مجید پڑھ رہے تھے اس آیت پر پہنچے "کزرع اخرج شطاہ "حضرت عبداللہ نے فرمایا تم کھیتی ہو اور تمہارے کٹنے کا وقت قریب ہو چکا ہے پھر لوگوں نے دجال کا تذکرہ کیا اپنی اس مجلس میں کچھ نے کہا ہم یہ چاہتے ہیں وہ نکلے اور ہم اسے پتھروں سے ماریں حضرت عبداللہ نے فرمایا تم یہ کہتے ہو اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اگر تم اس کے بارے میں سنو کہ بابل میں ہے تو تم میں کوئی اس کے پاس آئے گا تو وہ اس کی طرف پاؤں گھسنے کی شکایت کرے گا تیزی سے اس تک پہنچنے کی وجہ سے۔

(۳۸۶۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَلاَّمُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ شِهَابِ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ مغنم وَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ لَيْسَ بِهِ خَفَاءٌ، وَمَا يَكُونُ قَبْلَهُ مِنَ الْفِتْنَةِ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ مِنَ الدَّجَّالِ ، إِنَّ الدَّجَّالَ لاَ خَفَاءَ فِيهِ ، إِنَّ الدَّجَّالَ يَدْعُو إِلَى أَمْرٍ يَعْرِفُهُ النَّاسُ حَتَّى يَرَوْنَ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۳۸۶۷۳) حضرت عبداللہ بن مغنم سے روایت ہے کہ انہوں نے دجال کا تذکرہ کیا اور ارشاد فرمایا دجال کے بارے میں کوئی خفاء نہیں ہے اور جو دجال سے پہلے فتنے وقوع پذیر ہوں گے ان سے تمہارے بارے میں زیادہ اندیشہ ہے بہ نسبت دجال کے فتنے کے یقیناً دجال کے بارے میں خفاء نہیں ہے بلاشبہ دجال ایسے امر کی طرف بلائے گا جسے لوگ جانتے ہیں یہاں تک کہ یہ بات اس سے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

(۳۸۶۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: لاَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَكُونَ خُرُوجُهُ أَشْهَى إِلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ عَلَى الظَّمَأِ.

(۳۸۶۷۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا دجال نکلے گا یہاں تک کہ اس کا نکلنا مسلمانوں کو پیاس میں پانی پینے سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۶۷٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، قَالَتْ :صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الظُّهْرَ ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ ، فَاسْتَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ فَبَيْنَ قَائِمٍ وَجَالِسٍ ، وَلَمْ يَكُنْ يَصْعَدُهُ قَبْلَ ذَلِكَ إِلاَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنِ اجْلِسُوا ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ مَا قُمْت مَقَامِي هَذَا لأَمْرٍ ينفعكم لِرَغْبَةٍ وَلاَ لِرَهْبَةٍ ، وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي حتى مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ، أَلاَ إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَخَذَتْهُمْ عَاصِفٌ فِي الْبَحْرِ ، فَأَلْجَأَتْهُمَ الرِّيحُ إِلَى جَزِيرَةٍ لاَ يَعْرِفُونَهَا ، فَقَعَدُوا

فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ فَصَعِدُوا فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَسْوَدَ أَهْدَبَ كَثِيرِ الشَّعْرِ ، قَالُوا لَهَا : مَا أَنْتِ ، قَالَتْ : أَنَا الْجَسَّاسَةُ ، قَالُوا : فَأَخْبِرِينَا ، قَالَتْ : مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ وَلَا سَائِلَتِكُمْ عَنْهُ ، وَلَكِنَّ هَذَا الدَّيْرَ قَدْ رَهَقْتُمُوهُ فَأْتُوهُ ، فَإِنَّ فِيهِ رَجُلاً بِالأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ يُخْبِرَكُمْ وَتُخْبِرُوهُ .

۲۔ فَأَتَوْهُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثَقٍ فِي الْحَدِيدِ شَدِيدِ الْوَثَاقِ كَثِيرِ الشَّعْرِ ، فَقَالَ لَهُمْ : مِنْ أَيْنَ نَبَأْتُم، قَالُوا : مِنَ الشَّامِ ، قَالَ : مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ ، قَالَ : مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ ، قَالُوا : خَيْرًا ؛ نَاوَأَهُ قَوْمٌ فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْرُهُمَ الْيَوْمَ جَمِيعٌ ، وَإِلَهُهُمُ الْيَوْمَ وَاحِدٌ وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ ، قَالَ : ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ ، قَالَ : مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ ؟ قَالُوا : يَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ وَيَشْرَبُونَ مِنْهَابِشَفَتِهِمْ ، قَالَ : مَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ ، قَالُوا : يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ ، قَالَ : مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ طَبَرِيَّةَ ؟ قَالُوا : تَدَفَّقُ جَانِبَاهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ ، قَالَ : فَزَفَرَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي لَوْ قَدِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هَذَا لَمْ أَتْرُكْ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِقَدَمِي هَاتَيْنِ إِلَّا طِيبَةَ ، لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سُلْطَانٌ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلَى هَذَا انْتَهَى فَرَحِي ، هَذِهِ طِيبَةٌ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا مِنْهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۶۷۵) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ظہر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے لوگوں نے اس بات کو اوپرا جانا وہ بیٹھنے والوں اور کھڑے ہونے والوں کے درمیان تھے (یعنی کچھ بیٹھے تھے اور کچھ کھڑے تھے) اور اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کے علاوہ منبر پر نہ تشریف رکھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اس جگہ کسی ایسے امر کے لیے کھڑا نہیں ہوا جو رغبت اور خوف کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچانے والا ہو لیکن تمیم داری میرے پاس آیا اور مجھے خبر دی یہاں تک کہ اس خبر کی وجہ سے خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک کی بناء پر میں دوپہر کو آرام نہیں کر سکا غور سے سنو تمیم داری کے چچازادوں کو سمندر میں تیز ہوا نے آن لیا ان کو ہوا نے ایسے جزیرے میں پہنچا دیا جسے وہ پہچانتے نہیں تھے وہ قریبی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرے میں پہنچ گئے اچانک انہوں نے ایک سیاہ شے دیکھی جو لمبی پلکوں والی اور کثیر بالوں والی تھی انہوں نے اس سے کہا تو کیا ہے وہ شے بولی میں جساسہ ہوں (جاسوسی کرنے والی ہوں) انہوں نے کہا ہمیں بتلاؤ اس نے کہا میں نہ تو تمہیں بتلاتی ہوں اور نہ تم سے کچھ پوچھتی ہوں لیکن یہ راہب خانہ ہے جس کے تم قریب ہو چکے ہو تم اس میں جاؤ بلاشبہ اس میں ایک آدمی ہے جسے یہ شوق ہیں تمہیں بتلائے اور تم اس کو بتلاؤ پس وہ وہاں گئے اور اس آدمی کے پاس گئے پس اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے بہت اچھلنے والا بہت زیادہ بالوں والا اس نے ان سے کہا کس زمین سے نکل کر آئے ہو انہوں نے کہا شام سے اس آدمی نے کہا عرب والوں کی کیا حالت ہے وہ بولے ہم عرب کے لوگ ہیں اس نے کہا ان صاحب کا کیا حال ہے جو تمہارے اندر نکلے ہیں انہوں نے کہا بھلائی کی حالت میں ہیں ان سے لوگوں نے

مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان پر غلبہ عطا کر دیا آجکل سب جمع ہیں ان کا معبود ایک ہے اور ان کا دین ایک ہے اس نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے اس نے کہا مقام نغر کے چشمے کی کیا حالت ہے انہوں نے کہا اس سے وہ اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں اور پیاس کے وقت اس سے پیتے ہیں اس نے پوچھا عمان اور بیسان کے درمیان کھجوروں کی کیا حالت ہے انہوں نے کہا وہ ہر سال اپنا پھل کھلاتی ہیں اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ کی کیا حالت ہے انہوں نے بتلایا کہ اس کے دونوں کنارے پانی کی کثرت کی وجہ سے جوش مارتے ہیں پھر اس نے تین مرتبہ لمبا سانس لیا پھر کہا بلاشبہ اگر میں ان بیڑیوں سے چھوٹ گیا تو میں کوئی زمین نہیں چھوڑوں گا مگر اسے اپنے ان دونوں قدموں سے روندوں گا سوائے مدینہ منورہ کے کہ مجھے اس پر غلبہ حاصل نہ ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہاں تک میری خوشی مکمل ہوگئی۔ یہ طیبہ ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اس مدینہ کا کوئی تنگ اور کھلا راستہ نہیں مگر اس پر ایک فرشتہ قیامت تک تلوار سونتے ہوئے (کھڑا) ہے۔

(٣٨٦٧٦) وَحَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، قَالَ : ذَكَرْنَا الدَّجَّالَ فَسَأَلْنَا عَلِيًّا مَتَى خُرُوجُهُ ، قَالَ : لاَ يَخْفَى عَلَى مُؤْمِنٍ ، عَيْنُهُ الْيُمْنَى مَطْمُوسَةٌ ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَتَهَجَّاهَا لَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ : فَقُلْنَا : وَمَتَى يَكُونُ ذَلِكَ ، قَالَ : حِينَ يَفْخَرُ الْجَارُ عَلَى جَارِهِ ، وَيَأْكُلُ الشَّدِيدُ الضَّعِيفَ وَتُقْطَعُ الأَرْحَامُ ، وَيَخْتَلِفُونَ اخْتِلاَفَ أَصَابِعِي هَؤُلاَءِ وَشَبَّكَهَا وَرَفَعَهَا هَكَذَا ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : كَيْفَ تَأْمُرُنَا عِنْدَ ذَلِكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : لاَ أَبَا لَكَ ، إِنَّكَ لَنْ تُدْرِكَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَطَابَتْ أَنْفُسُنَا .

(٣٨٦٧٦) حضرت قابوس بن ابی ظبیان سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ ہم نے دجال کا تذکرہ کیا ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس کا خروج کب ہوگا انہوں نے فرمایا مومن پر مخفی نہیں ہے کہ اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے کافر کے حروف کے ہمارے سامنے ہجے فرمائے ہم نے عرض کیا یہ کب ہوگا فرمایا جب پڑوسی پڑوسی پر فخر کرے گا اور سخت کمزور کو کھا جائے گا اور رشتے داریاں توڑی جائیں گے اور وہ آپس میں اختلاف کریں گے میری ان انگلیوں کے اختلاف کی طرح اور انہوں نے انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور اس طرح ان کو بلند کیا لوگوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اس وقت آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں انہوں نے فرمایا تیرا باپ نہ رہے تم یہ زمانہ نہ پاؤ گے راوی نے فرمایا پھر ہم خوش ہو گئے۔

(٣٨٦٧٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : يُسَلَّطُ الدَّجَّالُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُهُ ، ثُمَّ يُحْيِيهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : أَلَسْت بِرَبِّكُمْ أَلاَ تَرَوْنَ أَنِّي أُحْيِي وَأُمِيت ، وَالرَّجُلُ يُنَادِي : يَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ ، بَلْ عَدُوُّ اللهِ الْكَافِرُ الْخَبِيثُ ، إِنَّهُ وَاللهِ لاَ يُسَلَّطُ عَلَى أَحَدٍ بَعْدِي ، قَالُوا : وَكُنَّا نَمُرُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى مُعَلِّمِ الْكِتَابِ فَيَقُولُ : يَا مُعَلِّمَ الْكِتَابِ ، اجْمَعْ لِي غِلْمَانَك فَيَجْمَعُهُمْ فَيَقُولُ : قُلْ لَهُمْ : فَلْيُنْصِتُوا ، أَيْ بَنِي أَخِي افْهَمُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ ، أَمَا يُدْرِكَنَّ أَحَدٌ مِنكُمْ عِيسَى

ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ شَابٌّ وَضِيءٌ أَحْمَرُ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّلاَمَ ، فَلاَ يَمُرُّ عَلَى مُعَلِّمِ كِتَابٍ إِلاَّ قَالَ لِغِلْمَانِهِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۸۶۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دجال کو مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر مسلط کیا جائے گا وہ اسے قتل کردے گا پھر وہ اسے زندہ کرے گا اور کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں کیا تم دیکھتے نہیں ہو میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں اور وہ آدمی پکار رہا ہوگا اے اہل اسلام بلکہ یہ خبیث کافر اللہ کا دشمن ہے اور بلاشبہ اللہ کی قسم اسے میرے بعد کسی ایک پر بھی مسلط نہیں کیا جائے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کتابت سکھانے والوں کے پاس سے گزرتے تھے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے اے کتابت سکھانے والے میرے لیے اپنے لڑکوں کو جمع کر دو وہ ان کو جمع کرتا تو فرماتے ان سے کہو کہ خاموش ہو جائیں اے بھتیجو! وہ بات سمجھو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اگر تم میں سے کوئی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پالے تو وہ جوان روشن چہرے والے سرخ رنگ والے ہیں تو وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے ان کو سلام پہنچا دے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کسی بھی کتابت سکھانے والے کے پاس سے نہیں گزرتے تھے مگر اس کے بچوں سے یہی ارشاد فرماتے تھے۔

(۳۸۶۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُفْتَحَ مَدِينَةُ هِرَقْلِ قَيْصَرَ ، وَيُؤَذِّنُ فِيهَا الْمُؤَذِّنُونَ ، وَيُقْسَمُ فِيهَا الْمَالُ بِالتِّرَسَةِ فَيُقْبِلُونَ بِأَكْثَرِ أَمْوَالٍ رَآهَا النَّاسُ ، فَيَأْتِيهِمُ الصَّرِيخُ ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ ، فَيُلْقُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ يُقَاتِلُونَهُ. (نعیم بن حماد ۱۴۸۸)

(۳۸۶۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہرقل قیصر کا شہر فتح کر لیا جائے گا اور اس میں مؤذنین اذانیں دیں گے اور اس میں مال ڈھال کے ذریعے تقسیم ہوگا پس وہ بہت سامال لے کر لوٹیں گے جسے لوگ دیکھیں گے پس ان کے پاس ایک چیخنے والا آئے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں موجود ہے پس جو ان کے قبضے میں مال ہوگا اسے وہ پھینک دیں گے اور اس سے لڑائی کرنے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔

(۳۸۶۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، أَنَّ نُوحًا وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الأَنْبِيَاءِ كَانُوا يَتَعَوَّذُونَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۷۹) حضرت علا بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھ انبیاء علیہم السلام دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

(۳۸۶۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ ، عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عَفَازَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ ، فَبَدَؤُوا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنْهَا ،

فَسَأَلُوا مُوسَى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنهَا عِلْمٌ ، فَرَدُّوا الْحَدِيثَ إِلَى عِيسَى ، فَقَالَ : عَهِدَ اللَّهُ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا ، فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ اللَّهُ فَذَكَرَ مِنْ خُرُوجِ الدَّجَّالِ فَأَهْبِطُ فَأَقْتُلُهُ ، فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلاَدِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ، لاَ يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلاَّ شَرِبُوهُ وَلاَ شَيْءٍ إِلاَّ أَفْسَدُوهُ ، فَيَجرونَ إِلَيَّ فَأَدْعُو اللَّهَ فَيُمِيتهُمْ ، فَتجْوَى الأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ ، فَيَجرونَ إِلَيَّ ، فَأَدْعُو اللَّهَ ، فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَتَحْمِلُ أَجْسَادَهُمْ فَتَقْذِفُهَا فِي الْبَحْرِ ، ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الأَرْضُ مَدَّ الأَدِيمِ ، ثُمَّ يُعْهَدُ إِلَيَّ إِذَا كَانَ ذَلِكَ ، أَنَّ السَّاعَةَ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ ، لاَ يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلاَدَتِهَا، قَالَ الْعَوَّامُ :فَوَجَدْتُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ﴾. (ابن ماجہ ۲۰۸۱۔ ابویعلی ۵۲۷۳)

(۳۸۶۸۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسراء کے لیے لے جایا گیا تو ان کی ملاقات حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ہوئی انہوں نے آپس میں قیامت کا تذکرہ کیا انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ابتداء کی اور ان سے قیامت کے بارے میں پوچھا ان کے پاس بھی قیامت کے بارے میں علم نہ تھا پھر انہوں نے یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹا دی انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے وقوع سے قریب کی باتیں بتلائیں ہیں اور باقی اس کا وقوع وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا انہوں نے دجال کے نکلنے کا تذکرہ کیا پس میں اتروں گا اور اسے قتل کروں گا پھر لوگ اپنے شہروں کی طرف لوٹ جائیں گے پھر یاجوج و ماجوج ان کے سامنے آجائیں گے وہ ہر بلند جگہ سے جلدی سے آئیں گے کسی پانی کے پاس نہیں گزریں گے مگر اسے پی جائیں گے اور کسی چیز کے پاس سے نہیں گزریں گے مگر اسے خراب کر دیں گے وہ (دوسرے لوگ) میری طرف بھاگ کر آئیں گے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو موت دے دیں گے زمین ان کی بدبو کی وجہ سے تعفن زدہ ہو جائے گی پس (دوسرے لوگ) وہ میرے پاس آئیں گے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان پر آسمان سے بارش اتاریں گے وہ ان کے جسموں کو اٹھائے گی اور ان کو سمندر میں پھینک دے گی پھر پہاڑ جڑ سے اکھاڑ دیے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح ہو جائے گی کہ قیامت لوگوں کے ایسے قریب ہے جیسے کہ وہ حاملہ مدت حمل پوری کر چکی ہو اس کے گھر والے نہیں جانتے کب اچانک اس کے ولادت ہو جائے حضرت عوام نے فرمایا میں نے اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پائی ہے ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ﴾.

(۳۸۶۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلاَّتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِد، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِي ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ

الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطُ الرَّأْسِ ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ ، وَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الإِسْلَامِ حَتَّى يُهْلِكَ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الإِسْلَامِ ، وَيُهْلِكَ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ الْكَذَّابَ الدَّجَّالَ ، وَتَقَعُ الأَمَنَةُ فِي زَمَانِهِ فِي الأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الأُسُودُ مَعَ الإِبِلِ، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ، أَوِ الْغِلْمَانُ شَكَّ بِالْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيَلْبَثُ فِي الأَرْضِ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

(احمد ۴۳۷)

(۳۸۶۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں اور ان کا دین ایک ہے میں لوگوں میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو جان لو وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں سرخی اور سفیدی کی طرف (ان کا رنگ مائل ہے) ہلکے گھنگریالے بالوں والے ہیں ان کے سر سے (پانی کے) قطرات ٹپکتے معلوم ہوتے ہیں اگر چہ ان کو تری نہ ہی لگی ہو دو ہلکے زرد رنگ سے رنگی ہوئی چادروں کے درمیان ہوں گے پس صلیب کے ٹکڑے کریں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھا دیں گے اور لوگوں سے اسلام پر قتال کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں تمام ملتوں کو ہلاک کردیں گے سوائے اسلام کے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں گمراہی کے مسیح کذاب دجال کو ہلاک کریں گے اور ان کے زمانے میں زمین کے اندر امن قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ کالا سانپ اونٹ کے ساتھ اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکریوں کے ساتھ چرے گا اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے کوئی ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا جتنا وقت اللہ تعالیٰ چاہیں گے اتنا وہ زمین میں ٹھہریں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

(۳۸۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سفيان، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: أَكْثَرُ أَتْبَاعِ الدَّجَّالِ الْيَهُودُ وَأَوْلَادُ الْمُومِسَاتِ.

(نعیم ۱۵۳۴)

(۳۸۶۸۲) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دجال کے اکثر اتباع کرنے والے یہود اور بدکار عورتوں کی اولاد ہوگی۔

(۳۸۶۸۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مَسْرُورًا مَخْتُونًا تَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ.

(۳۸۶۸۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ابن صیاد کی ماں نے اسے اس حال میں جنا کہ وہ مسرور اور مختون تھا۔

(۳۸۶۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَقِيت ابْنَ صَيَّادٍ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ

الْمَدِينَةِ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ الطريق، فَقُلْتُ: اخْسَأْ، فَإِنَّكَ لَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ ، فَانْضَمَّ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ وَمَرَرْتُ.

(۳۸۶۸۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستے میں ابن صیاد سے ملاقات ہوئی پس میں نے اسے کوئی ایسی بات کہی جس سے وہ غصہ میں آ گیا اور پھول گیا یہاں تک کہ اس نے راستہ بھر دیا میں نے کہا دفع ہو جا بلاشبہ تو تقدیر سے نہیں بڑھ سکتا اس کے (جسم کے) حصے ایک دوسرے سے ملنے لگے اور میں گزر گیا۔

(۳۸۶۸۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا عَلَى صِبْيَانٍ يَلْعَبُونَ ، فَتَفَرَّقُوا حِينَ رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ ، فَكَأَنَّهُ غَاظَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ :مَا لَكَ تَرِبَتْ يَدَاكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ فَقَالَ :أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ :عُمَرُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، دَعْنِي فَلأَقْتُلْ هَذَا الْخَبِيثَ ، قَالَ :دَعْهُ فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَوَّفُ فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ. (مسلم ۲۲۴۰۔ احمد ۳۸۰)

(۳۸۶۸۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ چل رہے تھے پس ہم بچوں کے پاس سے گزرے جو کھیل رہے تھے جب ان بچوں نے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور ابن صیاد بیٹھا رہا گویا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو اس نے غصہ دلا دیا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس سے کہا تجھے کیا ہے تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مجھے چھوڑیں میں اس خبیث کو قتل کر دوں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خوف ہے تو تم ہرگز اس کو قتل نہیں کر سکتے۔

(۳۸۶۸۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

(۳۸۶۸۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے ابن صیاد کو حرہ والے دن گم پایا۔

(۳۸۶۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لابْنِ صَيَّادٍ :مَا تَرَى ، قَالَ :أَرَى عَرْشًا عَلَى الْبَحْرِ وَحَوْلَهُ الْحَيَّاتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ذَلِكَ عَرْشُ إِبْلِيسَ. (مسلم ۲۲۴۱۔ احمد ۴۳)

(۳۸۶۸۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ابن صیاد سے کہا تو کیا دیکھتا ہے تو اس نے کہا میں سمندر پر تخت دیکھتا ہوں اس کے گرد سانپ ہیں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا یہ تو ابلیس کا تخت ہے۔

(۳۸۶۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ مِنْهُمْ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَمِنْهُمُ الأَسْوَدُ الْعَنْسِيُّ وَمِنْهُمْ صَاحِبُ حِمْيَرَ

وَمِنْهُمُ الدَّجَّالُ وَهُوَ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً. (احمد ۳۴۵۔ بزار ۳۳۷۵)

(۳۸۶۸۸) حضرت حسن سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ قیامت سے پہلے جھوٹے ہوں گے ان میں سے ایک یمامہ والا ہوگا (یعنی مسیلمہ کذاب) اوران میں سے ایک اسود عنسی ہوگا اوران میں سے ایک حمیر والا ہوگا اوران میں سے ایک دجال ہوگا اوروہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔

(۳۸۶۸۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الدَّجَّالُ يَقْتُلُهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَى بَابِ لُدٍّ.

(۳۸۶۸۹) حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام باب لد پر قتل کریں گے۔

(۳۸۶۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ حَوْطٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ أُذُنَ حِمَارِ الدَّجَّالِ لَتُظِلُّ سَبْعِينَ أَلْفًا.

(۳۸۶۹۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بلاشبہ دجال کے گدھے کے کان ستر ہزار کو ڈھانپ لیں گے۔

(۳۸۶۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ ، رِجْسٌ عَلَى رِجْسٍ. (عبدالرزاق ۲۰۸۲۷)

(۳۸۶۹۱) حضرت ابوالطفیل نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ دجال گدھے پر سوار ہوکر نکلے گا گندگی پر گندگی ہوگی۔

(۳۸۶۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَصْحَبَنَّ الدَّجَّالَ قَوْمٌ يَقُولُونَ : إِنَّا لَنَصْحَبُهُ ، وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّهُ كَذَّابٌ ، وَلَكِنَّا إِنَّمَا نَصْحَبُهُ لِنَأْكُلَ مِنَ الطَّعَامِ وَنَرْعَى مِنَ الشَّجَرِ ، وَإِذَا نَزَلَ غَضَبُ اللهِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ.

(نعیم بن حماد ۱۵۳۵)

(۳۸۶۹۲) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال کے ساتھ کچھ لوگ ہوجائیں گے وہ کہیں گے ہم اس کے ساتھ ہوتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے لیکن ہم تو اس کے ساتھ اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ہم کھانا کھائیں اور درختوں سے چرائیں اور جب اللہ کا غضب اترے گا تو ان سب پر اترے گا۔

(۳۸۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

مِنْ کُوثَی.

(۳۸۶۹۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال مقام کوثی سے نکلے گا۔

(۳۸۶۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنِّي لأَعْلَمُ أَوَّلَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ يَقْرَعُهُمُ الدَّجَّالُ أَنْتُمْ أَهْلَ الْكُوفَةِ.

(۳۸۶۹۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں پہلے ان گھر والوں کو جانتا ہوں جن کا دروازہ دجال کھٹکائے گا تم اے کوفہ والے۔

(۳۸٦۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ ، قَالُوا :لَوْ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَفَعَلْنَا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوْ أَصْبَحَ بِبَابِلَ لَشَكَوْتُم الْحَفَاءَ مِنَ السُّرْعَةِ. (طبرانی ۸۵۱۱)

(۳۸۶۹۵) حضرت خیثمہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا لوگوں نے کہا اگر دجال نکلے گا تو ہم اس کے ساتھ ایسے کریں گے حضرت عبداللہ نے فرمایا اگر وہ بابل میں ہوگا تو تم شکایت کرو گے پاؤں کے گھسنے کی، تیزی کی وجہ سے۔

(۳۸٦۹٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ: مَا مَاتَ رَجُلٌ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ إِلاَّ تَرَكَ أَلْفَ ذُرِّيٍّ لِصُلْبِهِ.

(۳۸۶۹۶) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یاجوج اور ماجوج میں کوئی بھی نہیں مرے گا مگر وہ اپنی ایک ہزار صلبی اولاد چھوڑے گا۔

(۳۸٦۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : اطَّلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ لَهُ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ ، فَقَالَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ :الدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَدَابَّةُ الأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَثَلاَثَةُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ أَبْيَنَ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا ، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا.

(۳۸۶۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمرے سے ہماری طرف جھانکا اس حال میں کہ ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں وقوع پذیر ہوں دجال اور دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور زمین سے چوپایہ نکلے گا ایک دھنسانا مشرق میں ہوگا دوسرا مغرب میں ہوگا اور تیسرا دھنسانا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور آگ نکلے گی مقام عدن میں زمین کی گہرائی سے جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانکے گی وہ آگ ان کے ساتھ اترے گی جب وہ کسی مقام پر (پڑاؤ کے لیے) اتریں گے اور ان کے ساتھ دوپہر کا آرام کرے گی جب وہ دوپہر کو آرام کریں گے۔

(۳۸۶۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ.

(بخاری ۱۵۹۳۔ احمد ۲۸)

(۳۸۶۹۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیت اللہ کا حج اور عمرہ یاجوج و ماجوج کے نکلنے کے بعد (بھی) ہوگا۔

(۳۸۶۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ غِلْمَانًا يَنْزُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، قَالَ : هَكَذَا يَخْرُجُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ. (ابن جرير ۸۸)

(۳۸۶۹۹) حضرت عبید اللہ بن ابی یزید سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بچوں کو ایک دوسرے کے اوپر کودتے دیکھا تو ارشاد فرمایا اسی طرح یاجوج اور ماجوج نکلیں گے۔

(۳۸۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي أُمَّتِي خَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَهُمْ يَشْهَدُونَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْخُمُورُ وَلُبِسَ الْحَرِيرُ. (نعیم ۱۷۱۶۔ بزار ۳۴۰۲)

(۳۸۷۰۰) حضرت عبد اللہ بن سابط رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ میری امت میں زمین میں دھنسایا جانا اور شکلوں کو بگاڑنا اور سنگ زنی ہوگی صحابہ کرام نے عرض کیا وہ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کی گواہی دیتے ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب گانے بجانے کے آلات اور شراب عام ہو جائے گی اور ریشم پہنا جائے گا۔

(۳۸۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ نُبَيٌّ ، قَالَ : جَاءَ قِسٌّ إِلَى عَلِيٍّ فَسَجَدَ لَهُ فَنَهَاهُ وَقَالَ : اسْجُدْ لِلَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ : سَلُوهُ مَتَى السَّاعَةُ ، فَقَالَ : لَقَدْ سَأَلْتُمُونِي عَنْ أَمْرٍ مَا يَعْلَمُهُ جَبْرَئِيلُ وَلاَ مِيكَائِيلُ ، وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ بِأَشْيَاءَ إِذَا كَانَتْ لَمْ يَكُنْ لِلسَّاعَةِ كَبِيرَ لَبْثٍ ، إِذَا كَانَتِ الأَلْسُنُ لَيِّنَةً وَالْقُلُوبُ نَيَازِكَ ، وَرَغِبَ النَّاسُ فِي الدُّنْيَا وَظَهَرَ الْبِنَاءُ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ ، وَاخْتَلَفَ الأَخَوَانِ فَصَارَ هَوَاهُمَا شَتَّى وَبِيعَ حُكْمُ اللهِ بَيْعًا.

(۳۸۷۰۱) حضرت سماک بن حرب ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں جن کو نُبی کہا جاتا تھا انہوں نے کہا کہ قیس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو سجدہ کیا انہوں نے ان کو اس سے روکا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو راوی نے فرمایا کہ لوگوں نے ان سے کہا کہ تم پوچھو قیامت کب قائم ہوگی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جسے نہ حضرت جبریل جانتے ہیں اور نہ ہی میکائیل لیکن میں تمہیں ایسی اشیاء کے بارے میں بتلاتا ہوں کہ جب وہ ہوں گی تو پھر قیامت میں زیادہ وقت نہیں ہوگا جب زبانیں نرم ہوں گی اور دل نیزوں کی طرح ہوں گے اور لوگ دنیا میں رغبت کریں گے اور عمارتیں زمین پر ظاہر ہوں

گی، بھائیوں میں اختلاف ہو جائے گا اور ان کی آراء مختلف ہوں گی، اور اللہ کا حکم بیچا جائے گا۔

(٣٨٧٠٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ :إِنَّ مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْبِنَاءُ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ ، وَأَنْ تُقْطَعَ الأَرْحَامُ ، وَأَنْ يُؤْذِيَ الْجَارُ جَارَهُ.

(۳۸۷۰۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا قیامت کے قریب کی علامتیں ہیں کہ زمین پر عمارتیں ظاہر ہو جائیں گی اور رشتے داریاں توڑی جائیں گی اور یہ کہ پڑوسی پڑوسی کو تکلیف دے گا۔

(٣٨٧٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ ، وَسُوءُ الْخُلُقِ ، وَسُوءُ الْجِوَارِ.

(۳۸۷۰۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بلاشبہ قیامت کی علامتوں میں ہے کہ بدگوئی اور بدفعلی اور بدخلقی اور برا پڑوس عام ہو جائے گا۔

(٣٨٧٠٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ :مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْقَوْلُ ، وَيَخْزُنَ وَيَرْتَفِعَ الأَشْرَارُ ، وَيُوضَعَ الأَخْيَارُ ، وَتُقْرَأُ الْمَثَانِي عَلَيْهِمْ ، فَلاَ يَعِيبُهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا الْمَثَانِي ، قَالَ : كُلُّ كِتَابٍ سِوَى كِتَابِ اللهِ.

(۳۸۷۰۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ باتیں ظاہر ہوں گی اور عمل بدل جائے گا شریر لوگ بلند ہو جائیں گے اور بھلے لوگ نیچے کر دیے جائیں گے اور ان پر مثانی پڑھی جائے گی ان میں کوئی بھی اس پر عیب نہیں لگائے گا راوی نے کہا میں نے عرض کیا مثانی کیا ہے انہوں نے فرمایا ہر کتاب جو اللہ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) کے علاوہ ہو۔

(٣٨٧٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، قَالَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لاَ تَحْمِلَ النَّخْلَةُ فيه إِلاَّ تَمْرَةً. (نعيم بن حماد ١٨١٨)

(۳۸۷۰۵) حضرت رجاء بن حیوہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ کھجور کے درخت پر صرف ایک کھجور ہوگی۔

(٣٨٧٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَوَّمَ رَأْسُ الْبَقَرَةِ بِالأُوقِيَّةِ.

(۳۸۷۰۶) حضرت قیس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ گائے کے سر کی قیمت اوقیہ (چاندی) سے کی جائے گی۔

(۳۸۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، قَالَ : مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ انْتِفَاخُ الأَهِلَّةِ.

(۳۸۷۰۷) حضرت ابوالوداک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے قرب کی علامت میں سے ہے پہلے دن کے چاند کا پھول جانا۔

(۳۸۷۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى الْهِلاَلُ قَبَلاً فَيُقَالُ : ابْنُ لَيْلَتَيْنِ.

(۳۸۷۰۸) حضرت شعبی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے قریب میں چاند سامنے (نکلتا) ہوا دیکھا جائے گا اور کہا جائے گا دو راتوں کا چاند ہے۔

(۳۸۷۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لاَ يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ فِي الْخَمْسِينَ امْرَأَةً الرَّجُلُ الْوَاحِدُ. (بخاری ۵۲۳۱۔ مسلم ۲۰۵۶)

(۳۸۷۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کیا میں تمہارے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کروں کوئی بھی میرے بعد تم سے وہ بیان نہ کرے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پچاس عورتوں میں ایک آدمی منتظم ہوگا۔

(۳۸۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الإِنْسَ ، وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا حَدَثَ فِي أَهْلِهِ بَعْدَهُ. (ترمذی ۲۱۸۱۔ احمد ۸۳)

(۳۸۷۱۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے اور یہاں تک کہ آدمی سے اس کے کوڑے کا کنارہ بات کرے گا اور اس کے جوتے کا تسمہ اور اس کی ران خبر دے گی جو اس کے گھر میں بات پیش آئی۔

(۳۸۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ حَتَّى تَقُولَ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ : يَا مُؤْمِنُ ، هَذَا يَهُودِي ، هَذَا نَصْرَانِي ، فَاقْتُلْهُ.

(۳۸۷۱۱) حضرت قیس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے یہ خبر دی گئی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پتھر کہیں گے اے مومن یہ یہودی ہے یہ نصرانی ہے اسے قتل کر دو۔

(۳۸۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ : مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُك عَنْ أَشْرَاطِهَا : إِذَا وَلَدَتِ

الْأَمَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، وَإِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُوسَ النَّاسِ ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلاَّ اللَّهُ : ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾.

(۳۸۷۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں تمہارے سامنے اس کی علامات بیان کرتا ہوں جب باندی اپنا آقا جنے گی یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور جب ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے لوگوں کے سردار ہوں گے یہ قیامت کی علامتوں میں ہے اور بکریاں چرانے والے عمارتوں میں تفاخر کریں گے یہ بھی قیامت کی علامتوں میں ہے قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾. بلاشبہ اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہ بارش اتارتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور نہیں کوئی بھی جانتا کہ وہ کل کو کیا کمائے گا اور نہیں جانتا کوئی جی کہ وہ کہاں مرے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ جاننے والے باخبر ہیں۔

(۳۸۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَائَهُ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لاَ يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ ، وَلاَ يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ فَدَنَا مِنْهُ حَتَّى أَدْنَى رُكْبَتَهُ مِنْ رُكْبَتِهِ ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ مَتَى السَّاعَةُ ؟ فَقَالَ : مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، وَلَكِنَّ مِنْ أَمَارَاتِهَا أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا ، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ أَصْحَابَ الشَّاءِ قَدْ تَطَاوَلُوا فِي الْبُنْيَانِ. (مسلم ۳۶۔ احمد ۲۸)

(۳۸۷۱۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت زیادہ سفید کپڑوں والے بہت زیادہ سیاہ بالوں والے ایک صاحب آئے ان پر سفر کے اثرات دکھائی نہیں دے رہے تھے اور ہم میں کوئی بھی ان کو پہچانتا نہیں تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے قریب کر دیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب قائم ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن اس کی نشانیوں میں ہے کہ باندی اپنے آقا کو جنے گی اور یہ کہ ننگے پاؤں والے اور ننگے بدن والے بکریاں چرانے والے لوگ عمارتوں میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔

(۳۸۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ مَتَى السَّاعَةُ ، فَنَظَرَ إِلَى أَحْدَثِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : إِنْ يَعِشْ هَذَا فَلَمْ يُدْرِكْهُ

الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ. (بخاری ۶۵۱۱۔ مسلم ۲۲۶۹)

(۳۸۷۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دیہاتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو پوچھتے ہیں قیامت کب ہوگی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے نوعمر آدمی کی طرف دیکھتے اور فرماتے اگر یہ زندہ رہا تو اسے موت نہیں آئے گی کہ تم پر قیامت قائم ہوجائے گی۔

(۳۸۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَأْتِي مِئَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ. (مسلم ۱۹۶۷۔ ابن حبان ۲۹۸۶)

(۳۸۷۱۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو سال گزرنے پر آج موجود زندہ جان میں کوئی جان زمین پر نہ ہوگی۔

(۳۸۷۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عن السَّاعَةُ؟ فَقَالَ :مَا أَعْدَدْتَ لَهَا ؟ فَذَكَرَ شَيْئًا إِلاَّ أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَقَالَ :الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

(مسلم ۲۰۳۲۔ احمد ۱۱۰)

(۳۸۷۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے اس نے کوئی چیز ذکر کی (اور کہا) مگر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔

(۳۸۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ قَيِّمَ خَمْسِينَ امْرَأَةً.

(۳۸۷۱۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی پچاس عورتوں کا منتظم ہوگا۔

(۳۸۷۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِئَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ.

(مسلم ۱۹۶۷۔ احمد ۳۰۵)

(۳۸۷۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی زندہ جان سو سال گزرنے پر زندہ نہ ہوگی۔

(۳۸۷۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ ، وَفَسَّرَ جَابِرٌ :نُقْصَانٌ مِنَ الْعُمُرِ. (مسلم ۱۹۶۶)

(۳۸۷۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اوپر والی روایت کے مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر عمر میں کمی سے کی تھی۔

(۳۸۷۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلاَثُونَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ يَزْعُمُ ، أَنَّهُ نَبِيٌّ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۷۲۰) حضرت عبید بن عمیر لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے نکلیں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔

(۳۸۷۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ ، فَقُلْتُ :أَنْتَ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :نَعَمْ. (مسلم ۲۲۳۹۔ طبرانی ۱۹۸۸)

(۳۸۷۲۱) حضرت سماک سے روایت ہے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کہ قیامت سے پہلے جھوٹے آئیں گے میں نے عرض کیا کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۳۸۷۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلاَثُونَ كَذَّابًا دَجَّالاً كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللهِ وَعَلَى رَسُولِهِ. (ابوداؤد ۴۳۳۴۔ احمد ۵۲۸)

(۳۸۷۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس جھوٹے دجال نکلیں گے ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے گا۔

(۳۸۷۲۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الشَّعْبِيُّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا :يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَرْبَعُ فِتَنٍ يَكُونُ فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ.

(۳۸۷۲۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا اخیر زمانے میں چار فتنے ہوں گے ان کے اخیر میں ہلاکت ہوگی۔

(۳۸۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :سُئِلَ حُذَيْفَةُ :أَيُّ الْفِتْنَةِ أَشَدُّ ؟ قَالَ :أَنْ يُعْرَضَ عَلَيْكَ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ لاَ تَدْرِي أَيَّهُمَا تَتْبَعُ.

(۳۸۷۲۴) حضرت عامر سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کونسا فتنہ زیادہ سخت ہے انہوں نے فرمایا کہ

تمہارے سامنے بھلائی اور برائی لائی جائے اور تم یہ نہ جان سکو کہ دونوں میں سے کس کی پیروی کروں۔

(۳۸۷۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَخْوَف مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُؤْثِرُوا مَا تَرَوْنَ عَلَى مَا تَعْلَمُونَ ، وَأَنْ تَضِلُّوا وَأَنْتُمْ لاَ تَشْعُرُونَ.

(۳۸۷۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ تم جو دیکھو اسے اس پر ترجیح دو جو تم جانتے ہو اور یہ کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور تم کو اس بات کا شعور تک نہ ہو۔

(۳۸۷۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَخْوَفُ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى هَذِهِ الأُمَّةِ قَوْمٌ يَتَأَوَّلُونَ الْقُرْآنَ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ.

(۳۸۷۲۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس امت پر ان لوگوں سے زیادہ خوف ہے جو قرآن کی (صحیح) تفسیر کے علاوہ سے قرآن کی تفسیر کریں گے۔

(۳۸۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ شُحٌّ مُطَاعٌ ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِرَأْيِهِ ، وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ.

(۳۸۷۲۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بلاشبہ سب سے زیادہ خوف مجھے تم پر اس بخل کا ہے جس کے تقاضوں کی اطاعت کی جائے اور خواہش کا ہے جس کی پیروی کی جائے اور آدمی کا اپنی رائے پر خوش ہونے کا ہے جو ان سب سے زیادہ سخت ہے۔

(۳۸۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، قَالَ : قَالَ : مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ أَحَدُ رَجُلَيْنِ : مُؤْمِنٌ قَدِ اسْتَبَانَ إِيمَانُهُ ، وَكَافِرٌ قَدْ تَبَيَّنَ كُفْرُهُ ، وَلَكِنْ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ مُتَعَوِّذًا بِالإِيمَانِ يَعْمَلُ بِغَيْرِهِ.

(۳۸۷۲۸) حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے ارشاد فرمایا دو آدمیوں میں سے کسی ایک کے بارے میں مجھے خوف نہیں ایک مومن جس کا ایمان واضح ہے اور دوسرا کافر جس کا کفر واضح ہے لیکن مجھے خوف تم پر اس آدمی کے بارے میں ہے جو ایمان کے ذریعے پناہ پکڑنے والا ہے اور عمل اسلام کے علاوہ کرتا ہے۔

(۳۸۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ ، عَنْ طَرِيفِ بْنِ يَزِيدَ ، أَوْ يَزِيدَ بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ حَتَّى يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى أُمِّهِ فَيَضْرِبُهَا بِالسَّيْفِ مِنَ الْجَهْلِ.

(۳۸۷۲۹) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ قیامت سے پہلے ایسے ایام آئیں گے جن میں جہالت اتاری جائے گی اور علم ان میں اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ ایک آدمی اپنی ماں کی طرف کھڑا ہو گا اور جہالت کی وجہ سے اسے

تلوار سے مار دے گا۔

(۳۸۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي قَوْلِهِ ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ قَالَ :حِينَ لاَ يَأْمُرُونَ بِمَعْرُوفٍ وَلاَ يَنْهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ.

(عبدالرزاق ۸۵۔ طبری ۲۰)

(۳۸۷۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول ''واذا وقع القول علیهم اخرجنا الایة'' اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان پر آن پہنچے گا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ اس وقت ہوگا جب لوگ بھلائی کا حکم نہیں دیں گے اور نہ برائی سے روکیں گے۔

(۳۸۷۳۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنِ الْمُسْتَظِلِّ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَجِدُنَّ فِي أَمْرِ اللهِ أَوْ لِيَسُومَنَّكُمْ أَقْوَامًا يُعَذِّبُونَكُمْ وَيُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ.

(۳۸۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا اے کوفہ والو ضرور تم بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ تم اللہ کے امر کو پاؤ گے یا اللہ تعالیٰ تم پر ایسی قوموں کو مسلط کریں گے جو تم کو عذاب دیں گی اور اللہ ان کو عذاب دیں گے۔

(۳۸۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ قِيلَ لِحُذَيْفَةَ :مَا مَيِّتُ الأَحْيَاءِ ، قَالَ : مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْمَعْرُوفَ بِقَلْبِهِ وَيُنْكِرِ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِهِ.

(۳۸۷۳۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا زندہ لوگوں میں سے مردہ کون سے ہوتے ہیں ارشاد فرمایا وہ آدمی جو اپنے دل سے نیکی کو اچھا نہ جانے اور برائی کو اپنے دل سے ناپسند نہ کرے۔

(۳۸۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ مَا تُغْلَبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْجِهَادِ الْجِهَادُ بِأَيْدِيكُمْ ، ثُمَّ الْجِهَادُ بِأَلْسِنَتِكُمْ ، ثُمَّ الْجِهَادُ بِقُلُوبِكُمْ ، فَأَيُّ قَلْبٍ لَمْ يَعْرِفَ الْمَعْرُوفَ وَلاَ يُنْكِرُ الْمُنْكَرَ نُكِّسَ فَجُعِلَ أَعْلاَهُ أَسْفَلَهُ. (نعیم ۱۳۷)

(۳۸۷۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بلاشبہ جہاد میں سے پہلی وہ قسم جس سے تم پر غلبہ پالیا جائے گا وہ ہاتھوں سے جہاد ہے پھر تمہارا زبان سے جہاد کرنا ہے پھر دل سے جہاد کرنا ہے پس جو کوئی دل بھلائی کو اچھا نہ جانے اور برائی کو برا نہ سمجھے اسے اوندھا کر دیا جائے گا اور اس کے اوپر کی جانب کو نیچے کی جانب کر دیا جائے گا۔

(۳۸۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فَيُنَكَّسُ كَمَا يُنَكَّسُ الْجِرَابُ فَيَنْتَثِرُ مَا فِيهِ.

(۳۸۷۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا (امر بالمعروف اور نھی عن المنکر نہ کرنے والا) اس کا دل پلٹ دیا جاتا ہے جیسا کہ مشکیزے کو اوندھا کر دیا جاتا ہے پس جو اس مشکیزے میں ہوتا ہے وہ بکھر جاتا ہے۔

(۳۸۷۳۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ زَوْجِ دُرَّةَ ، عَنْ دُرَّةَ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقُلْتُ : مَنْ أَتْقَى النَّاسِ ؟ قَالَ : آمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ.

(۳۸۷۳۵) حضرت درہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے پاس گیا اس حال میں کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا لوگوں میں سب سے زیادہ متقی کون ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان میں نیکی کا زیادہ حکم دینے والا اور ان میں سے برائی سے زیادہ روکنے والا اور ان میں سے رشتے داری کو زیادہ جوڑنے والا۔

(۳۸۷۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ ، قَالَ عِتْرِيسٌ لِعَبْدِ اللهِ : هَلَكَ مَنْ لَمْ يَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : بَلْ هَلَكَ مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْمَعْرُوفَ بِقَلْبِهِ وَيُنْكِرِ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِهِ. (طبرانی ۸۵۶۴)

(۳۸۷۳۶) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عتریس نے حضرت عبداللہ سے کہا جس آدمی نے بھلائی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے روکا نہیں وہ ہلاک ہو گیا حضرت عبداللہ نے فرمایا بلکہ ہلاک تو وہ آدمی ہوا جس نے بھلائی کو دل سے اچھا نہ جانا اور برائی کو دل سے برا نہ سمجھا۔

(۳۸۷۳۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّهَا سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ ، فَبِحَسْبِ امْرِءٍ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا لاَ يَسْتَطِيعُ لَهُ غَيْرَ أَنْ يَعْلَمَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ ، أَنَّهُ لَهُ كَارِهٌ.

(۳۸۷۳۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ عنقریب فتنے اور فتنے ہوں گے کسی بھی آدمی کے لیے جو ایسے منکر اور برائی کو دیکھے جس کو بدلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو یہ بات کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لیں کہ وہ اس برائی کو ناپسند کرتا ہے۔

(۳۸۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ هَذِهِ الآيَةَ : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لاَ يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ لاَ يُغَيِّرُونَهُ أَوْشَكَ اللَّهُ أَنْ يَعُمَّهُمْ بِعِقَابِهِ ، قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى : وَأَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. (ابوداؤد ۴۳۳۸۔ احمد ۲)

(۳۸۷۳۸) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر ارشاد فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو (ترجمہ) اہل ایمان! تم پر تمہاری جانیں لازم ہیں جب تم ہدایت پر ہو تو کسی کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے گی اور بلاشبہ جب لوگ برائی کو دیکھ کر اسے بدلیں گے نہیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیج دیں ابوامامہ راوی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے۔

(۳۸۷۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : يُوشِكُ أَنْ لاَ تَأْخُذُوا مِنَ الْكُوفَةِ نَقْدًا وَلاَ دِرْهَمًا ، قُلْتُ : وَكَيْفَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : يَجِيءُ قَوْمٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حَتَّى يَرْبِطُوا خُيُولَهُمْ عَلَى السَّوَادِ فَيُجْلُوكُمْ إِلَى مَنَابِتِ الشِّيحِ حَتَّى يَكُونَ الْبَعِيرُ وَالزَّادُ أَحَبَّ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنَ الْقَصْرِ مِنْ قُصُورِكُمْ هَذِهِ.

(۳۸۷۳۹) حضرت شداد بن معقل سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ تم کوفہ سے کوئی رقم اور کوئی درہم نہیں لو گے میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہوں نے فرمایا ایسے لوگ آئیں گے جن کے چہرے پھولی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو اطراف میں باندھیں گے اور تمہیں گھاس اگنے کی جگہوں کی طرف نکال دیں گے یہاں تک کہ اونٹ اور زاد راہ تم میں سے کسی ایک کو تمہارے ان محلات میں سے محل سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۷۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الأَمَانَةُ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْهُ الصَّلاَةُ ، وَسَيُصَلِّي قَوْمٌ وَلاَ دِينَ لَهُمْ ، وَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ كَأَنَّهُ قَدْ نُزِعَ مِنْكُمْ ، قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ يَا عَبْدَ اللهِ ، وَقَدْ أَثْبَتَهُ اللَّهُ فِي قُلُوبِنَا ، قَالَ : يُسْرَى عَلَيْهِ فِي لَيْلَةٍ فَتُرْفَعُ الْمَصَاحِفُ وَيُنْزَعُ مَا فِي الْقُلُوبِ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۸۷۴۰) حضرت شداد بن معقل اسدی سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا فرمایا کہ پہلی وہ چیز جو تم اپنے دین سے گم کرو گے امانت ہے اور آخری چیز جو تم دین سے گم کرو گے نماز ہے اور عنقریب لوگ نماز پڑھیں گے اور ان کے پاس دین نہیں ہوگا اور یہ قرآن جو تمہارے درمیان موجود ہے گویا کہ تم سے لے لیا جائے گا فرمایا کہ میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا اے عبداللہ! حالانکہ اللہ نے اس کو ہمارے قلوب میں جمایا ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک رات میں ان مصاحف کو اٹھالیا جائے گا اور جو قرآن کا حصہ قلوب میں ہوگا اسے نکال لیا جائے گا پھر یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اگر ہم چاہیں تو جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے اسے لے جائیں آیت کے اخیر تک۔

(۳۸۷۴۱) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ وَيُصَلُّونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ.

(۳۸۷۴۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا وہ مساجد میں مجتمع ہوں گے اور نماز پڑھیں گے اور ان میں کوئی مومن (ایمان والا) نہیں ہوگا۔

(۳۸۷۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ الْهَمْدَانِيِّ ،

عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، قَالَ: تَبْقَى رِجْرِجَةٌ مِنَ النَّاسِ لَا يَعْرِفُونَ حَقًّا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا يَتَرَاكَبُونَ تَرَاكُبَ الدَّوَابِّ وَالأَنْعَامِ.

(۳۸۷۴۲) حضرت ابو میسرہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ (اخیر میں) رذیل قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے جو حق کو نہیں پہچانیں گے اور برائی کو ناپسند نہیں کریں گے چوپاؤں اور جانوروں کی طرح ایک دوسرے پر ڈھیر ہوتے جائیں گے۔

(۳۸۷۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَصِيرَ الْعِلْمُ جَهْلًا وَالْجَهْلُ عِلْمًا.

(۳۸۷۴۳) حضرت امام شعبی سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم جہالت اور جہالت علم ہو جائے گی۔

(۳۸۷۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَكْثُرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قُلْنَا :وَمَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ :الْقَتْلُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ ، قَالَ :أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ يُنْزَعُ مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ ، وَلَكِنْ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ. (احمد ۲۸۱)

(۳۸۷۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فتنے کثرت سے ہو جائیں گے اور ہرج کثرت سے ہو جائے گا ہم نے عرض کیا ہرج کیا چیز ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قتل اور علم کم ہو جائے گا ارشاد فرمایا باقی یہ (علم) آدمیوں کے قلوب سے نہیں نکالا جائے گا لیکن علماء کی موت کی وجہ سے (علم کم ہو جائے گا)

(۳۸۷۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يُنْزَعُ مِنَ النَّاسِ ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالاً، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا. (بخاری ۱۰۰۔ مسلم ۲۰۵۸)

(۳۸۷۴۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے کھینچ کر نہیں اٹھائیں گے لیکن علم کو اٹھائیں گے علماء کو (دنیا سے) اٹھا کر یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے پوچھا جائے گا وہ بغیر علم کے فتوی دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے۔

(۳۸۷۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :تَهْلَكُ الْعَرَبُ حِينَ تَبْلُغُ أَبْنَاءُ بَنَاتِ فَارِسَ.

(۳۸۷۴۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا عرب اس وقت ہلاک ہوں گے جب فارس کی لڑکیوں کی اولاد بالغ ہو جائے گی۔

(۳۸۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :لَمْ يَزَلْ أَمْرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُعْتَدِلاً

حَتَّی نَشَأَ فِیهِمْ أَبْنَاءُ سَبَایَا الأُمَمِ ، فَقَالُوا فِیهِمْ بِالرَّأْیِ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا. (ابن ماجه ۵۶)

(۳۸۷۴۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی حالت میں ہمیشہ اعتدال رہا یہاں تک کہ ان میں دوسری قوموں کی باندیوں کی اولاد پیدا ہوگئی پھر انہوں نے اپنی رائے سے باتیں بنائیں، وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

(۳۸۷۴۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ یَزِیدَ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :یُقْطَعُ رَجُلٌ أَوَّلَ النَّهَارِ ، وَیَفِیضُ الْمَالُ مِنْ آخِرِهِ ، فَلاَ یَجِدُ أَحَدًا یَقْبَلُهُ ، فَیَرَاهُ فَیَقُولُ :یَا حَسْرَتِی فِی هَذَا قُطِعَتْ یَدِی بِالأَمْسِ.

(۳۸۷۴۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ دن کے اول حصے میں کسی آدمی کا ہاتھ (مال کی وجہ سے) کاٹا جائے گا اور دن کے اخیر میں اس کے لیے مال کثرت سے ہوجائے گا وہ کوئی ایسا آدمی نہیں پائے گا جو مال قبول کرے وہ اس مال کو دیکھ کر کہے گا ہائے میری حسرت اس کی وجہ سے گزشتہ کل میرا ہاتھ کاٹا گیا۔

(۳۸۷۴۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِیقٍ ، عَنْ أَبِی مُوسَی ، قَالَ :إنَّ الدِّینَارَ وَالدِّرْهَمَ أَهْلَکَا مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ ، وَهُمَا مُهْلِکَاکُمْ.

(۳۸۷۴۹) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ درہم اور دیناروں نے تم سے پہلے والے لوگوں کو ہلاک کیا اور وہ دونوں تم کو بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

(۳۸۷۵۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إسْرَائِیلَ ، عَنْ أَبِی إسْحَاقَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :إذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ذَهَبَ الرَّجُلُ إلَی الْمَالِ کَنْزِهِ فَیَسْتَخْرِجُهُ فَیَحْمِلُهُ عَلَی ظَهْرِهِ فَیَقُولُ :مَنْ ضَلَّ لَهُ فِی هَذِهِ فَیُقَالُ لَهُ :أَفَلاَ جِئْتَ بِهِ بِالأَمْسِ ، فَلاَ یُقْبَلُ منه فَیَجِیءُ به إلَی الْمَکَانِ الَّذِی احْتَفَرَهُ ، فَیَضْرِبُ بِهِ الأَرْضَ وَیَقُولُ :لَیْتَنِی لَمْ أَرَکَ.

(۳۸۷۵۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو آدمی اپنے اس مال کی طرف جائے گا جسے اس نے زمین میں دفن کیا ہوگا پس وہ اسے نکالے گا اور اپنی پشت پر اسے لاد کر کہے گا کس کو اس مال میں رغبت ہے اس سے کہا جائے گا تو اسے گزشتہ کل کیوں نہ لایا پس اس سے نہ قبول کیا جائے گا وہ اسے اسی جگہ لائے گا جہاں سے کھود کر اسے لایا تھا وہ زمین پر اسے مارے گا اور کہے گا کاش میں نے تجھے نہ دیکھا ہوتا۔

(۳۸۷۵۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ فُضَیْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِی حَازِمٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثٌ إذَا خَرَجْنَ لاَ یَنْفَعُ نَفْسًا إیمَانُهَا لَمْ تَکُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ. (مسلم ۱۳۸۔ احمد ۴۴۵)

(۳۸۷۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا تین چیزیں جب نکل آئیں گی تو اس

وقت کسی ایسے نفس کو جو ایمان نہ لایا ہو ایمان لانا نفع نہ دے گا سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دجال اور چوپائے کا نکل آنا۔

(۳۸۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا﴾ قَالَ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. (ترمذی ۳۰۷۱۔ احمد ۳۱)

(۳۸۷۵۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا﴾ (جس دن آپ کے رب کی بڑی نشانی آپہنچے گی کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے ایمان نہیں رکھتا) ارشاد فرمایا اس سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

(۳۸۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

(۳۸۷۵۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (اس آیت کی مراد ہے)

(۳۸۷۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِذَا خَرَجَتْ أَوَّلُ الآيَاتِ حُبِسَتِ الْحَفَظَةُ وَطُرِحَتِ الأَقْلاَمُ وَشَهِدَتِ الأَجْسَادُ عَلَى الأَعْمَالِ. (نعیم بن حماد ۱۸۱۹)

(۳۸۷۵۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب (قیامت کی) نشانیوں میں سے پہلی نشانی ظاہر ہوگی تو کراماً کاتبین کو روک دیا جائے گا اور قلمیں پھینک دی جائیں گی اور جسم اعمال پر گواہی دیں گے۔

(۳۸۷۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : يَمْكُثُ النَّاسُ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا عِشْرِينَ وَمِئَةً. (نعیم بن حماد ۱۸۴۹)

(۳۸۷۵۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد ایک سو بیس سال زندہ رہیں گے (حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں یہ مدت والی روایت اولاً مرفوعاً ثابت نہیں اگر ثابت ہو تو مراد یہ ہے کہ ایک سو بیس سال مہینوں یا اس سے کم میں گزر جائیں گے)۔

(۳۸۷۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : كُلُّ مَا وَعَدَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَدْ رَأَيْنَا غَيْرَ أَرْبَعٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ.

(۳۸۷۵۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ہر وہ چیز جس کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے دیکھ لیں سوائے چار کے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دجال اور جانور اور یاجوج اور ماجوج (کا نکلنا)

(۳۸۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ الْجَمَلُ الضَّابِطُ أَحَبَّ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ. (عبدالرزاق ۱۸۲۵۰)

(۳۸۷۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ قوی اونٹ تم میں ہر کسی کو

اپنے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ أُبَيٍّ ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ قَالَ : هِيَ أَرْبَعُ خِلاَلٍ ، وَكُلُّهُنَّ وَاقِعٌ لاَ مَحَالَةَ ، فَمَضَتِ اثْنَتَانِ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ عَامًا ، أُلْبِسُوا شِيَعًا ، وَذَاقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ، وَاثْنَتَانِ وَاقِعَتَانِ لاَ مَحَالَةَ : الْخَسْفُ وَالرَّجْمُ.

(احمد ۱۳۴/۴۔ ابن جریر ۲۲۲)

(۳۸۷۵۸) حضرت ابو العالیہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ آپ کہہ دیں اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے تمہیں ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے ارشاد فرمایا کہ وہ چار باتیں ہیں ان میں ہر ایک یقیناً واقع ہوگی دو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پچیس (۲۵) سال بعد گزر گئیں ان کو گروہ گروہ کر کے لڑایا گیا اور انہوں نے ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا اور دو لامحالہ طور پر وقوع پذیر ہوں گی زمین میں دھنسانا اور پتھروں کی بارش۔

(۳۸۷۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي ، يَعْنِي الْخَسْفَ.

(۳۸۷۵۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں کہتے تھے اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں مراد تھی دھنسانے کے ذریعے۔

(۳۸۷۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : تَخْرُجُ الدَّابَّةُ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَالنَّاسُ يَسِيرُونَ إِلَى مِنًى فَتَحْمِلُهُمْ بَيْنَ عَجُزِهَا وَذَنَبِهَا فَلاَ يَبْقَى مُنَافِقٌ إِلاَّ خَطَمَتْهُ ، قَالَ : وَتَمْسَحُ الْمُؤْمِنَ ، قَالَ : فَيُصْبِحُونَ وَهُمْ أَشَرُّ مِنَ الدَّجَّالِ. (نعیم بن حماد ۱۸۶۵)

(۳۸۷۶۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ جانور مزدلفہ کی رات نکلے گا اس حال میں کہ لوگ منیٰ کی طرف جا رہے ہوں گے وہ ان کو پچھلے حصہ اور دم کے درمیان سوار کرے گا کوئی منافق نہیں بچے گا مگر اسے نشانی لگائے گا مومن کو چھوئے گا لوگ اس وقت دجال سے بھی زیادہ شریر ہو جائیں گے۔

(۳۸۷۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دَابَّةُ الأَرْضِ تَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ.

(۳۸۷۶۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ دابۃ الارض (چوپایہ) مکہ مکرمہ سے نکلے گا۔

(۳۸۷۶۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :الدَّابَّةُ تَخْرُجُ مِنْ أَجْيَادَ.

(۳۸۷۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ جانور مقام اجیاد سے نکلے گا۔

(۳۸۷۶۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ جَبَلِ أَجْيَادَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَالنَّاسُ بِمِنًى ، قَالَ :فَلِذَلِكَ حُيِّيَ سَابِقُ الْحَاجِّ إِذَا جَاءَ بِسَلاَمَةِ النَّاسِ.

(۳۸۷۶۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ وہ جانور ایام تشریق میں مقام اجیاد سے نکلے گا اس حال میں کہ لوگ منی میں ہوں گے انہوں نے فرمایا یہی وجہ ہے حاجیوں میں سے پہلے آنے والے کو مبارک دی جاتی ہے جبکہ وہ لوگوں کو سلامتی کے ساتھ لے آئے۔

(۳۸۷۶٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :إِذَا ظَهَرَ أَوَّلُ الآيَاتِ رُفِعَتِ الأَقْلاَمُ وَشَهِدَتِ الأَجْسَادُ عَلَى الأَعْمَالِ وَحُبِسَتِ الْحَفَظَةُ.

(۳۸۷۶۴) عائشہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب نشانیوں میں (قیامت کی بڑی) نشانیوں میں سے پہلی نشانی ظاہر ہوگی تو قلمیں اٹھالی جائیں گی اور جسم اعمال پر گواہی دیں گے اور کراماً کاتبین کو (لکھنے سے) روک دیا جائے گا۔

(۳۸۷٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :مَا بَيْنَ أَوَّلِ الآيَاتِ وَآخِرِهَا سِتَّةُ أَشْهُرٍ تَتَابَعُ كَمَا تَتَابَعُ الْخَرَزُ فِي النِّظَامِ.

(۳۸۷۶۵) حضرت ابوالعالیہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا انہوں نے فرمایا کہ پہلی نشانی اور آخری نشانی کے درمیان چھ مہینے کا فاصلہ ہوگا اور اس میں نشانیاں پے در پے واقع ہوں گی جیسے (لڑی ٹوٹنے پر) موتی ایک دوسرے کے پیچھے گرتے ہیں۔

(۳۸۷٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مَا بَيْنَ أَوَّلِ الآيَاتِ وَآخِرِهَا ثَمَانِيَةُ أَشْهُرٍ.

(۳۸۷۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ پہلی نشانی اور آخری نشانی کے درمیان آٹھ مہینے کا فاصلہ ہوگا۔

(۳۸۷٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنِ السُّمَيْطِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: كَأَنِّي بِمُقَدِّمَةِ الأَعْوَرِ الدَّجَّالِ سِتِّمِئَةِ أَلْفٍ مِنَ الْعَرَبِ يَلْبَسُونَ السِّيجَانَ ، وَيَزِيدني تَصْدِيقًا مَا أَرَى يَفْشُوا مِنْهَا.

(۳۸۷۶۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ گویا کہ میں کانے دجال کے لشکر کے اگلے حصے میں چھ لاکھ عربوں کو دیکھ رہا ہوں جو سبز چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے اور مجھے تصدیق میں بڑھا دیں گے وہ فتنے جو ان سے نکلتے ہوئے میں دیکھوں گا۔

(۳۸۷۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : أَلاَ نَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ ، قَالَ : إِنَّهُ لَحَسَنٌ ، وَلَكِنْ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَرْفَعَ السِّلاَحَ عَلَى إِمَامِكَ.

(نعیم بن حماد ۳۸۸)

(۳۸۷۶۸) حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کیا ہم بھلائی کا حکم نہ دیں اور برائی سے نہ روکیں انہوں نے فرمایا یہ اچھا ہے لیکن یہ سنت میں سے نہیں ہے کہ تم اپنے امام کے خلاف اسلحہ اٹھاؤ۔

(۳۸۷۶۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : كُنْتُ رَجُلاً عَزِيزَ النَّفْسِ حَمِيَّ الأَنْفِ لاَ يَسْتَقِلُّ أَحَدٌ مِنِّي شَيْئًا ، سُلْطَانٌ وَلاَ غَيْرُهُ ، قَالَ : فَأَصْبَحْتُ أُمَرَائِي يُخَيِّرُونَنِي بَيْنَ أَنْ أَصْبِرَ لَهُمْ عَلَى قُبْحِ وَجْهِي وَرَغْمِ أَنْفِي وَبَيْنَ أَنْ آخُذَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ بِهِ فَأَدْخُلَ النَّارَ ، فَاخْتَرْتُ أَنْ أَصْبِرَ عَلَى قُبْحِ وَجْهِي وَرَغْمِ أَنْفِي ، وَلاَ آخُذُ سَيْفِي فَأَضْرِبَ فَأَدْخُلَ النَّارَ.

(۳۸۷۶۹) حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں خوددار غیرت والا آدمی تھا کوئی میرے سامنے ٹھہرتا نہ تھا نہ بادشاہ اور نہ کوئی اور ارشاد فرمایا کہ میرے امیروں نے مجھے اختیار دیا تھا اس بات میں کہ میں ان پر صبر کروں اپنی ناپسندیدگی اور ذلت کے باوجود اور اس بات میں کہ میں اپنی تلوار لوں اور اس سے ناحق مار کر جہنم میں داخل ہو جاؤں میں نے اس بات کو لیا کہ اپنی ناپسندیدگی اور ذلت پر صبر کروں اور تلوار نہ لوں کہ اس سے (ناحق کسی کو مار کر) جہنم میں داخل ہو جاؤں۔

(۳۸۷۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ خَرَجَ مِنَ الْكُوفَةِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُحْرِمَ ، فَقَالُوا لَهُ : أَوْصِنَا ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَقَدْ رَأَيْتُنِي أَهُمُّ أَنْ أَضْرِبَ بِسَيْفِي فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَمَعْصِيَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : أَوْصِنَا ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلاَلَةٍ ، قَالَ : قَالُوا : أَوْصِنَا ، فَقَالَ : بِتَقْوَى اللهِ وَالصَّبْرِ حَتَّى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ.

(۳۸۷۷۰) حضرت نعیم بن ابی ہند سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کوفہ سے نکلے کہ (غسل کی وجہ سے) ان کے سر سے پانی کے قطرے بہہ رہے تھے اور وہ احرام باندھنے کا ارادہ رکھتے تھے لوگوں نے ان سے عرض کیا ہمیں وصیت کریں انہوں نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اپنی رائے کو متہم سمجھو میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں نے اپنی تلوار سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی میں مارنے کا عزم کیا تھا لوگوں نے عرض کیا ہمیں (اور) وصیت کریں انہوں نے فرمایا تم پر لازم ہے اللہ سے ڈرنا اور صبر یہاں تک کہ نیک آدمی راحت پالے یا فاجر سے راحت پالی جائے۔

(۳۸۷۷۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَلاَمَةَ أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الرباب وَصَاحِبٍ لَهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا ذَرٍّ يَدْعُو ، قَالَ : فَقُلْنَا لَهُ : رَأَيْنَاكَ صَلَّيْتَ فِي

هَذَا الْبَلَدِ صَلاَةً لَمْ نَرَ أَطْوَلَ مَقَامًا وَرُكُوعًا وَسُجُودًا ، فَلَمَّا أَنْ فَرَغْت رَفَعْت يَدَيْك فَدَعَوْت فَتَعَوَّذْت مِنْ يَوْمِ الْبَلاَءِ وَيَوْمِ الْعَوْرَةِ ، قَالَ : فَمَا أَنْكَرْتُمْ فَأَخْبَرْنَاهُ ، قَالَ : أَمَّا يَوْمُ الْبَلاَءِ فَتَلْتَقِي فِتْيَتَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيَوْمُ الْعَوْرَةِ إِنَّ النِّسَاءَ مِنَ الْمُسْلِمَاتِ يُسْبَيْنَ فَيُكْشَفُ عَنْ سُوقِهِنَّ ، فَأَيَّتُهُنَّ أَعْظَمُ سَاقًا اشْتُرِيَتْ عَلَى عِظَمِ سَاقِهَا ، فَدَعَوْت أَنْ لاَ يُدْرِكَنِي هَذَا الزَّمَانُ ، وَلَعَلَّكُمَا تُدْرِكَانِهِ ، قَالَ : فَقُتِلَ عُثْمَان وَأُرْسِلَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ إِلَى الْيَمَنِ فَسَبَى نِسَاءً مِنَ الْمُسْلِمَاتِ فَأُقِمْنَ فِي السُّوقِ.

(۳۸۷۷۱) حضرت ابوالرباب اوران کے ایک ساتھی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دعا مانگتے ہوئے سنا فرمایا کہ ہم نے عرض کیا ہم نے آپ کو دیکھا آپ نے اس شہر میں نماز پڑھی ہم نے اس سے زیادہ قیام رکوع اور سجدے کے اعتبار سے لمبی نماز نہیں دیکھی جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی اور یوم البلاء اور یوم العورۃ کے دن سے پناہ مانگی اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں جو چیز تمہارے لیے اجنبی ہے ہم تمہیں اس کی خبر دیتے ہیں۔ یوم البلاء (مصیبت کا دن) تو اس میں مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور یوم العورۃ (ستر کھولنے کا دن) سے مراد یہ ہے کہ بلاشبہ مسلمان عورتیں قید کی جائیں گی اور ان کی پنڈلیوں کو کھولا جائے گا ان میں سے جو کوئی موٹی پنڈلی والی ہوگی اسے موٹی پنڈلی کی وجہ سے خرید لیا جائے گا میں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے یہ زمانہ نہ پائے اور تم دونوں اس زمانے کو پاؤ گے راوی فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیرین ابی ارطاۃ کو یمن بھیجا انہوں نے مسلمان عورتوں کو قید کیا پس ان عورتوں کو بازار میں (بیچنے کے لیے) کھڑا کیا گیا۔

(۳۸۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : إِذَا ظَهَرَ أَهْلُ الْحَقِّ عَلَى أَهْلِ الْبَاطِلِ فَلَيْسَ هِيَ بِفِتْنَةٍ.

(۳۸۷۷۲) حضرت علقمہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا جب اہل حق باطل پر غالب آ جائیں گے پس وہ فتنہ نہیں ہوگا۔

(۳۸۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : مَا وَقَفَاتُ الْفِتْنَةِ ، وَمَا بَعَثَاتُهَا ، قَالَ : بَعَثَاتُهَا سَلُّ السَّيْفِ وَوَقَفَاتُهَا غَمْدُهُ.

(۳۸۷۷۳) حضرت زید بن وہب سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا فتنے کا رکنا اور اٹھنا کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ فتنے کے اٹھنے سے مراد تلوار کا نیام سے باہر نکل آنا ہے اور اس کے رکنے سے مراد تلوار کا نیام میں داخل ہو جانا ہے۔

(۳۸۷۷٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ لَقِيَهُ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ الْفِتْنَةَ حَيْصَةٌ مِنْ حَيْصَاتِ الْفِتَنِ ، وَإِنَّهَا بَقِيَت الرَّدَاحَ الْمُطْبِقَةَ ، مَنْ أَشْرَفَ لَهَا أَشْرَفَتْ لَهُ ، وَمَنْ مَاجَ لَهَا مَاجَتْ بِهِ. (نعیم بن حماد ۱۰۶)

(۳۸۷۷۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ان سے ملے اور فتنے کا تذکرہ کیا پس انہوں نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ یہ

فتنہ فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے اور بلاشبہ ایک بڑا اور عام فتنہ باقی ہے جو اس کی طرف جھانکے گا وہ فتنہ بھی اس کی طرف جھانکے گا (مراد یہ ہے کہ فتنہ میں تھوڑی سے مشغولی آگے بڑھنے کا سبب ہوگی) اور جو اس میں کودے گا وہ فتنہ اسے لے کر (سمندر کی) موج کی طرح جوش مارے گا۔

(٣٨٧٧٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ :مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، قَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ ، لَتُسَاقُنَّ مِنْهَا إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ لاَ تَمْلِكُونَ قَفِيزًا وَلاَ دِرْهَمًا ، ثُمَّ لاَ يُنْجِيكُمْ.

(۳۸۷۷۵) حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تم کن میں سے ہو میں نے عرض کیا کوفہ والوں میں سے انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً تم یہاں سے عرب کی زمین کی طرف لے جائے جاؤ گے تم کسی قفیز اور درہم کے مالک نہ ہو گے تمہیں نجات نہ دی جائے گی۔

(٣٨٧٧٦) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَجْلَحُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :لَوْ خَرَجَ الدَّجَّالُ لآمَنَ بِهِ قَوْمٌ فِي قُبُورِهِمْ.

(۳۸۷۷۶) حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا ارشاد فرمایا کہ اگر دجال نکل آئے تو کچھ لوگ اس پر اپنی قبروں میں ایمان لے آئیں۔

(٣٨٧٧٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ جَرِيرٍ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :إِنَّ آخِرَ خَارِجَةٍ تَخْرُجُ فِي الإِسْلاَمِ بِالرُّمَيْلَةِ رُمَيْلَةُ الدَّسْكَرَةِ ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمَ النَّاسُ فَيَقْتُلُونَ مِنْهُمْ ثُلُثًا ، وَيَدْخُلُ ثُلُثٌ وَيَتَحَصَّنُ ثُلُثٌ فِي الدَّيْرِ دَيْرُ مِرْمَارَى ، فَمِنْهُم الأَشْمَطُ ، فَيَحْصُرُهُمُ النَّاسُ فَيُنْزِلُونَهُم فَيَقْتُلُونَهُمْ ، فَهِيَ آخِرُ خَارِجَةٍ تَخْرُجُ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۸۷۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ آخری باغی جو اسلام میں نکلے گا وہ کوفہ کے مسافر خانے دسکرہ (جو محل کی طرح بنا ہوا ہے) سے نکلے گا لوگ ان کے ساتھ مل جائیں گے ان میں سے ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے اور ایک تہائی داخل ہو جائیں گے (محفوظ مقام میں) اور ایک تہائی راہب خانے میں محصور ہو جائیں گے مرماری (جو سامراء کے نواح میں وصف پل کے پاس ہے) راہب خانے میں ان میں سے کچھ سفید سیاہ بالوں والے ہوں گے لوگ ان کا محاصرہ کر کے ان کو ماریں گے (راہب خانے وغیرہ سے) اور ان کو قتل کر دیں گے یہ آخری باغی لشکر ہوگا جو اسلام میں نکلے گا۔

(٣٨٧٧٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ رَاشِدٍ الأَزْرَقِ ، عَنْ عقبَةَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ :مَعَ مَنْ أُقَاتِلُ ، فقَالَ :مَعَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ لِلَّهِ ، وَلاَ تُقَاتِلُ مَعَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ لِهَذَا الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ.

(۳۸۷۷۸) حضرت عقبہ بن نافع سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں کس کے ساتھ مل کر قتال کروں انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں کے ساتھ مل کر جو اللہ کے لیے قتال کریں اور ان لوگوں کے ساتھ مل کر قتال نہ کریں جو اس دینار (اشرفی) اور درہم کے لیے لڑائی کرتے ہیں۔

(۳۸۷۷۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ الملائی ، قَالَ :حَدَّثَنِي وَبَرَةُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَرَوْنَ الْفَرَجَ حَتَّى يَمْلِكَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنْ صُلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَعَسَى.

(۳۸۷۷۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تم کشادگی کو نہ دیکھو گے یہاں تک کہ چار آدمی بادشاہت نہ پائیں گے جو ایک آدمی کی پشت سے ہوں گے (یعنی ایک کی اولاد ہوں گے) جب ایسا ہو گیا تو قریب ہے (تم کشادگی دیکھو)

(۳۸۷۸۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :أَوَّلُ الأَرْضِ خَرَابًا الشَّامُ.

(۳۸۷۸۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلی زمین جو برباد ہوگی وہ شام کی زمین ہے۔

(۳۸۷۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا صَادِقٍ يُحَدِّثُ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ نَاجِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :يَأْتِيكُمْ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْعُيُونِ كَأَنَّمَا ثُقِبَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي الصَّخْرِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ، حَتَّى يُوثِقُوا خُيُولَهُمْ بِشَطِّ الْفُرَاتِ.

(۳۸۷۸۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ایک قوم تمہارے پاس مشرق کی جانب سے آئیں گے جو چوڑے چہرے والے ہوں گے اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے گویا ان کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسا کہ پتھر میں سوراخ کر کے بنائی گئی ہیں ان کے چہرے گویا پھولی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑے فرات کے کنارے باندھیں گے۔

(۳۸۷۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدَ اقْتَرَبَ، أَظَلَّتْ وَاللهِ ، لَهِيَ أَسْرَعُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْفَرَسِ الْمُضْمَرِ السَّرِيعِ الْفِتْنَةُ الصَّمَّاءُ الْمُشَبَّهَةُ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا عَلَى أَمْرٍ وَيُمْسِي عَلَى أَمْرٍ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَلَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِكُلِّ الَّذِي أَعْلَمُ لَقَطَعْتُمْ عُنُقِي مِنْ هَاهُنَا وَحَزَّ قَفَاهُ بِحَرْفِ كَفِّهِ اللَّهُمَّ لاَ تُدْرِكَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ إِمْرَةُ الصِّبْيَانِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ.

(۳۸۷۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہے اہل عرب کے لیے ایسی برائی سے جو قریب آ گئی وہ قریب ہوگی بخدا وہ برائی ان کی طرف چھریرے بدن والے تیز رفتار گھوڑے سے زیادہ تیز پہنچے گی اندھا نا معلوم فتنہ ہوگا آدمی

اس میں صبح کسی امر پر کرے گا اور شام دوسرے امر پر کرے گا اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور اگر میں تمام وہ باتیں جو میں جانتا ہوں تم سے بیان کروں تو تم میری گردن یہاں سے کاٹ دو اور اپنی گردن کو اپنی ہتھیلی کے کنارے سے حرکت دی (پھر فرمایا) اے اللہ ابو ہریرہ بچوں کی امارت کا زمانہ نہ پائے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ان کی پشت کو اپنی ہتھیلی کے اندرونی حصے کی طرف کرلیا۔

(۳۸۷۸۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَجِدُ النِّسْوَةُ النَّعْلَ مُلْقًى عَلَى الطَّرِيقِ ، فَيَقُولُ بَعْضُهُنَّ لِبَعْضٍ: قَدْ كَانَتْ هَذَا النَّعْلُ مَرَّةً لِرَجُلٍ.

(۳۸۷۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ عورتیں جوتا راستے پر پھینکا ہوا پائیں گی تو وہ ایک دوسری سے کہیں گی کہ یہ جوتا ایک مرتبہ کسی کے پاؤں میں تھا۔

(۳۸۷۸٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يَحُضُّ النَّاسَ أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ.

(۳۸۷۸۴) حضرت حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمان بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ لوگوں کو جماجم (حجاج کے زمانے کی لڑائی) کے زمانے میں خاموش کرواتے تھے۔

(۳۸۷۸٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى السَّعْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ كَتَبَ إِلَى أَبِي الْبَخْتَرِيِّ يَسْأَلُهُ عَنْ مَكَانِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ: مَنْ شَاءَ قَالَ فِينَا ، وَلَوْ عَلِمْتُ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي أَنَا فِيهِ لأَتَيْتُه.

(۳۸۷۸۵) حضرت عیسیٰ سعدی سے روایت ہے اس آدمی سے نقل کرتے ہیں جنہوں نے ابوالبختری سے ان کے مکان کے بارے میں پوچھا جہاں وہ جماجم کے زمانے میں تھے ابوالبختری نے ان کو جواب میں لکھا جس نے جو چاہا ہمارے بارے میں کہا اگر میں اس سے افضل حالت پاتا جس میں میں تھا تو میں اس کو اختیار کرلیتا۔

(۳۸۷۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ سَمِعَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَنَا أَضْحَكُ، فَقَالَ: إِنَّكَ تَضْحَكُ ضِحْكَ رَجُلٍ لَمْ يَشْهَدِ الْجَمَاجِمَ.

(۳۸۷۸۶) حضرت علاء بن عبدالکریم سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک دن ہنستے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا تم تو ایسے آدمی کی طرح ہنستے ہو جو جماجم کی لڑائی میں حاضر نہیں ہوا۔

(۳۸۷۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ التَّمَّارِ ، قَالَ: سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُولُ: وَدِدْت أَنَّ دِمَاءَ أَهْلِ الشَّامِ فِي ثَوْبٍ ، وَأَشَارَ إِلَى ثَوْبِهِ ، يَعْنِي فِي ثَوْبِهِ ، أَوْ قَالَ: فِي حِجْرِي.

(۳۸۷۸۷) حضرت زاذان سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ شامیوں کا خون میرے کپڑے میں ہو اور

کپڑے کی طرف اشارہ کیا یا ارشاد فرمایا کہ میری گود میں ہو۔

(۳۸۷۸۸) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَخَيْثَمَةَ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْجَمَاجِمَ.

(۳۸۷۸۸) حضرت ابراہیم اور حضرت خیثمہ کے بارے میں منصور سے منقول ہے کہ وہ دونوں حضرات جماجم (کی لڑائی) کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۸۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً مُنْهَزِمًا أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ ، فَقَالَ: حَرُّ النَّارِ أَشَدُّ مِنْ حَرِّ السَّيْفِ.

(۳۸۷۸۹) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو جماجم (کی لڑائی) کے ایام میں شکست خوردہ دیکھا تو ارشاد فرمایا جہنم کی آگ کی گرمی تلوار کی گرمی سے سخت ہے۔

(۳۸۷۹۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْجَمَاجِمَ.

(۳۸۷۹۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جماجم کو ناپسند کیا۔

(۳۸۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ ابْنَةُ قَيْسٍ ، قَالَتْ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بِالْهَاجِرَةِ يُصَلِّي ، قَالَتْ : ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ النَّاسُ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اجْلِسُوا فَإِنِّي لَمْ أَقُمْ مَقَامِي هَذَا لِرَغْبَةٍ وَلاَ لِرَهْبَةٍ ، وَذَلِكَ ، أَنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فِي السَّاعَةِ لَمْ يَكُنْ يَصْعَدُهُ فِيهَا ، وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَنْشُرَ عَلَيْكُمْ خَبَرَ تَمِيمٍ .

۲- أَخْبَرَنِي أَنَّ رَهْطًا مِنْ بَنِي عَمِّهِ رَكِبُوا الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ مِنْ رِيحٍ ، فَأَلْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيرَةٍ لاَ يَعْرِفُونَهَا فَقَعَدُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ حَتَّى خَرَجُوا إِلَى الْجَزِيرَةِ فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَسْوَدَ أَهْدَبَ كَثِيرِ الشَّعْرِ ، لاَ يَدْرُونَ هُوَ رَجُلٌ ، أَوِ امْرَأَةٌ ، قَالُوا : أَلاَ تُخْبِرُنَا ؟ قَالَ : مَا أَنَا بِمُخْبِرِكُمْ وَلاَ مُسْتَخْبِرِكُمْ شَيْئًا ، وَلَكِنَّ هَذَا الدَّيْرَ قَدْ رَهِقْتُمُوهُ فَفِيهِ مَنْ هُوَ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالأَشْوَاقِ ، وَإِلَى أَنْ يُخْبِرَكُمْ وَيَسْتَخْبِرَكُمْ ، قَالُوا : فَمَا أَنْتَ ؟ قَالَتْ : أَنَا الْجَسَّاسَةُ ،

۳- فَانْطَلَقُوا حَتَّى أَتَوُا الدَّيْرَ فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثَقٍ شَدِيدِ الْوَثَاقِ مُظْهِرِ الْحُزْنِ كَثِيرِ التَّشَكِّي ، فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلاَمَ ، وَقَالَ : مِنْ أَيْنَ نَبَأْتُمْ ؟ قَالُوا : مِنَ الشَّامِ ، قَالَ : مِمَّنْ أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : مِنَ الْعَرَبِ ؟ قَالَ : مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ ، خَرَجَ نَبِيُّهُمْ بَعْدُ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَا فَعَلُوا ؟ قَالُوا : نَاوَأَهُ قَوْمٌ فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَهُمُ الْيَوْمَ جَمِيعٌ ، قَالَ : ذَاكَ خَيْرٌ وَذَكَرَ فِيهِ : آمَنُوا بِهِ وَاتَّبَعُوهُ وَصَدَّقُوهُ ، قَالَ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ ، قَالَ : فَالْعَرَبُ الْيَوْمَ إِلَهُهُمْ وَاحِدٌ وَكَلِمَتُهُمْ وَاحِدَةٌ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ .

٤- قَالَ :فَمَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ ؟ قَالُوا :صَالِحَةٌ يَشْرَبُ أَهْلُهَا بِشَفَتِهِمَ وَيَسْقُونَ مِنهَا زروعَهُمْ ، قَالَ :فَمَا فَعَلَ نَخلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ ؟ قَالُوا :يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ ، قَالَ :فَمَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ ؟ قَالُوا :مَلْأَى تَدَفَّقُ جَنبَاتُهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ، قَالَ:فَزَفَرَ، ثُمَّ زَفَرَ، ثُمَّ زَفَرَ، ثُمَّ حَلَفَ، فَقَالَ:لَوْ قَدَ انفَلَتُّ ، أَوْ خَرَجْت مِنْ وَثَاقِي هَذَا، أَوْ مَكَانِي هَذَا مَا تَرَكْت أَرْضًا إِلاَّ وَطِئتهَا بِرِجْلِي هَاتَيْنِ غَيْرَ طِيبَةَ، لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سَبِيلٌ وَلاَ سُلْطَانٌ.

٥- فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِلَى هَذَا انْتَهَى فَرَحِي ، هَذِهِ طَيْبَةُ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، إِنَّ هَذِهِ طَيْبَةُ ، وَلَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ حَرَمِي عَلَى الدَّجَّالِ أَنْ يَدْخُلَهُ ، ثُمَّ حَلَفَ :مَا لَهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلاَ وَاسِعٌ فِي سَهْلٍ ، أَوْ جَبَلٍ إِلاَّ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَا يَسْتَطِيعُ الدَّجَّالُ أَنْ يَدْخُلَهَا عَلَى أَهْلِهَا ،

٦- قَالَ مُجَالِدٌ :فَأَخْبَرَنِي عَامِرٌ ، قَالَ :ذَكَرْت هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ :الْقَاسِمُ :أَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ لَحَدَّثَتْنِي هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ ، أَنَّهَا ، قَالَتْ :الْحَرَمَانِ عَلَيْهِ حَرَامٌ :مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ .

٧- قَالَ عَامِرٌ :فَلَقِيت الْمُحَرَّرَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْته حَدِيثَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ :أَشْهَدُ عَلَى أَبِي ، أَنَّهُ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَتْك عَائِشَةُ مَا نَقَصَ حَرْفًا وَاحِدًا غَيْرَ أَنَّ أَبِي قَدْ زَادَ فِيهِ بَابًا وَاحِدًا ، قَالَ :فَحَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَأَهْوَى قَرِيبًا مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً.

(۳۸۷۹۱) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن دوپہر کے وقت تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے پس لوگ کھڑے ہوگئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! بیٹھ جاؤ بلاشبہ میں اس جگہ رغبت اور خوف کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا اور یہ اس وجہ سے فرمایا کہ اس گھڑی میں آپ منبر پر پہلے نہیں بیٹھے تھے لیکن تمیم داری میرے پاس آئے اور مجھے ایسی خبر دی کہ جس کی خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک نے مجھے قیلولے سے روک دیا میں نے چاہا کہ تمہارے سامنے تمیم کی خبر بتلاؤں اس نے مجھے بتلایا کہ ان کے چچیرے بھائیوں کی جماعت نے سمندر میں سفر کیا انہیں تیز آندھی پہنچی اس آندھی نے ان کو ایسے جزیرے میں ڈال دیا جسے وہ پہچانتے نہ تھے پس وہ قریبی کشتیوں پر سوار ہوگئے اور جزیرے کی طرف نکلے پس وہ ایسی کالی چیز کے پاس پہنچے جو بہت زیادہ بالوں والی تھی انہیں پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ مرد ہے یا عورت وہ اس سے کہنے لگے تم ہمیں بتلاؤ گی نہیں وہ کہنے لگی میں نہ تمہیں بتلاتی ہوں اور نہ تم سے کسی چیز کے بارے میں پوچھتی ہوں لیکن یہ راہب خانہ جس کے تم قریب ہو اس میں آدمی ہے جو تمہارے بارے میں اور تمہیں بتلانے اور تم سے پوچھنے کا شوق رکھتا ہے انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا چیز ہے اس نے کہا میں جاسوس ہوں وہ نکلے اور راہب خانے میں پہنچ گئے انہوں نے داخل ہونے کی اجازت لی اس نے اجازت دے دی پس وہاں انہوں نے ایک بوڑھے کو پایا جسے سخت بیڑیوں میں جکڑا گیا تھا وہ غم کا اظہار کرنے والا تھا اور بہت زیادہ شکایت کرنے والا تھا انہوں نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے کہا شام سے اس نے پوچھا تم کن میں سے ہو وہ کہنے لگے عرب والوں سے اس نے پوچھا عرب کی کیا حالت ہے ان کے نبی نمودار ہوگئے ہیں وہ کہنے لگے

ہاں اس نے پوچھا ان عرب والوں نے کیا کیا انہوں نے بتلایا کہ ایک قوم نے ان سے مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان پر غلبہ دے دیا اب وہ سب مجتمع ہیں اس نے کہا یہ اچھا ہے اور اس میں یہ بات بھی ذکر کی گئی کہ عرب ان پر ایمان لے آئے ہیں اور ان کی پیروی کی ہے اور ان کی تصدیق کی ہے اس نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ پھر اس نے پوچھا مقام زغر کے چشمے کی کیا حالت ہے تو وہ بولے اچھا ہے وہاں کے لوگ پیاس میں (اس سے) پیتے ہیں اور اس سے اپنی کھیتیوں کو سیراب کرتے ہیں اس نے پوچھا عمان اور بیسان مقام کی کھجوروں کی کیا حالت ہے انہوں نے بتلایا ان سے سال بھر پھل حاصل ہوتا ہے اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ کی کیا حالت ہے انہوں نے کہا کہ بھرا ہوا ہے پانی کی کثرت کی وجہ سے اس کے دونوں کنارے کودتے ہیں راوی نے بتلایا کہ اس نے لمبا سانس لیا پھر لمبا سانس لیا پھر لمبا سانس لیا پھر اس نے قسم کھائی اور کہا اگر میں چھوٹ گیا یا کہا میں نکل گیا ان بیڑیوں سے یا کہا اس جگہ سے تو میں کسی زمین کو نہیں چھوڑوں گا مگر اسے اپنے ان دونوں پاؤں سے روندوں گا سوائے طیبہ (مدینہ منورہ) کے اس پر مجھے کوئی راستہ اور تسلط حاصل نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ میری خوشی کی انتہا ہے یہ طیبہ ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے یہ طیبہ ہے اللہ تعالیٰ نے میرے حرم کو دجال کے داخلے کے لیے حرام کر دیا ہے پھر حضور ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا اس (طیبہ) کا کوئی تنگ اور کوئی کشادہ راستہ نرم زمین یا پہاڑ میں نہیں مگر اس پر تلوار سونتے ایک فرشتہ قیامت تک مامور ہے دجال مدینہ والوں پر داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر نے خبر دی کہا کہ یہ حدیث میں نے قاسم بن محمد کے سامنے بیان کی قاسم نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں عائشہ رضی اللہ عنہا پر کہ انہوں نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا دونوں حرم اس پر حرام ہیں مکہ اور مدینہ عامر نے فرمایا کہ میں محرر بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے ان سے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی روایت بیان کی انہوں نے کہا کہ میں اپنے والد (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے مجھ سے ایسے ہی بیان کیا جیسے تم سے فاطمہ نے بیان کیا ہے ایک حرف بھی انہوں نے کم نہیں کیا سوائے اس کے کہ میرے والد نے اس میں ایک بات کا اضافہ کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ کو مشرق کی طرف گرایا تقریباً بیس مرتبہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ نیچے گرایا۔

(۳۸۷۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الدَّجَّالَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : تَفْتَرِقُونَ أَيُّهَا النَّاسُ لِخُرُوجِهِ ثَلاَثَ فِرَقٍ : فِرْقَةٌ تَتْبَعُهُ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِأَرْضِ آبَائِهَا بِمَنَابِتِ الشِّيحِ ، وَفِرْقَةٌ تَأْخُذُ شَطَّ هَذَا الْفُرَاتِ فَيُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ حَتَّى يَجْتَمِعَ الْمُؤْمِنُونَ بِغَرْبِي الشَّامِ فَيَبْعَثُونَ إِلَيْهِ طَلِيعَةً فِيهِمْ فَارِسٌ عَلَى فَرَسٍ أَشْقَرَ ، أَوْ فَرَسٍ أَبْلَقَ ، فَيُقْتَلُونَ لاَ يَرْجِعُ مِنْهُمْ بَشَرٌ .

۲- قَالَ سَلَمَةُ : فَحَدَّثَنِي أَبُو صَادِقٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ ، قَالَ : فَرَسٌ أَشْقَرُ .

۳- ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَيَزْعُمُ أَهْلُ الْكِتَابِ ، أَنَّ الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَنْزِلُ فَيَقْتُلُهُ ، قَالَ أَبُو الزَّعْرَاءِ : مَا

سَمِعْت عَبْدَ اللهِ يَذْكُرُ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ حَدِيثًا غَيْرَ هَذَا .

٤- قَالَ :ثُمَّ يَخْرُجُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ فَيَمْرَحُونَ فِي الأَرْضِ فَيُفْسِدُونَ فِيهَا ، ثُمَّ قَرَأَ عبد الله :﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ قَالَ :ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ دَابَّةً مِثْلَ هَذَا النَّغْفِ فَتَلِجُ فِي أَسْمَاعِهِمْ وَمَنَاخِرِهِمْ فَيَمُوتُونَ مِنْهَا ، قَالَ :فَتَنْتَنُ الأَرْضُ مِنْهُمْ فَيُجْأَرُ إِلَى اللهِ ، فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ مَاءً فَيُطَهِّرُ الله الأَرْضَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ قَالَ : يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا زَمْهَرِيرًا بَارِدَةً ، فَلاَ تَذَرُ عَلَى الأَرْضِ مُؤْمِنًا إِلاَّ كَفَتَتهُ تِلْكَ الرِّيحُ ، قَالَ :ثُمَّ تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى شِرَارِ النَّاسِ .

٥- قَالَ:ثُمَّ يَقُومُ مَلَكٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ بِالصُّورِ فَيَنْفُخُ فِيهِ، قَالَ:وَالصُّورُ قَرْنٌ، قَالَ:فَلاَ يَبْقَى خَلْقٌ للهِ فِي السَّمَاءِ وَلاَ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَاتَ إِلاَّ مَا شَاءَ رَبُّك، قَالَ:ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ، قَالَ: فَيَرُشُّ اللَّهُ مَاءً مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ كَمَنِيِّ الرِّجَالِ، قَالَ:فَلَيْسَ مِنْ ابن آدَمَ خَلْقٌ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مِنْهُ شَيْءٌ، قَالَ :فَتَنْبُتُ أَجْسَادُهُمْ وَلِحْمَانُهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ كَمَا تُنْبِتُ الأَرْضُ مِنَ الثَّرَى ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ :﴿وَاللَّهُ الَّذِى أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَلِكَ النُّشُورُ﴾

٦- قَالَ :ثُمَّ يَقُومُ مَلَكٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ بِالصُّورِ فَيَنْفُخُ فِيهِ ، قَالَ :فَتَنْطَلِقُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَى جَسَدِهَا فَتَدْخُلُ فِيهِ ، قَالَ :ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُحَيُّونَ تَحِيَّةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ قِيَامًا لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

٧- ثُمَّ يَتَمَثَّلُ اللَّهُ لِلْخَلْقِ فَيَلْقَاهُمْ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ مِمَّنْ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللهِ شَيْئًا إِلاَّ وَهُوَ مَرْفُوعٌ لَهُ يَتْبَعُهُ فَيَلْقَى الْيَهُودَ فَيَقُولُ :مَنْ تَعْبُدُونَ ؟ فَيَقُولُونَ :نَعْبُدُ عُزَيْرًا ، فَيَقُولُ :هَلْ يَسُرُّكُمَ الْمَاءُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ : فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ وَهِيَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ :(وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا)

٨- ثُمَّ يَلْقَى النَّصَارَى فَيَقُولُ:مَنْ تَعْبُدُونَ ؟ قَالُوا :نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ، قَالَ :يَقُولُ :هَلْ يَسُرُّكُمَ الْمَاءُ ، قَالُوا :نَعَمْ، فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ وَهِيَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ ، قَالَ :ثُمَّ كَذَلِكَ لِمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللهِ شَيْئًا ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ : ﴿وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ﴾

٩- حَتَّى يَمُرَّ الْمُسْلِمُونَ فَيَقُولُ :مَنْ تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ :نَعْبُدُ اللَّهَ وَلاَ نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، قَالَ :فَيَقُولُ :هَلْ تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ :سُبْحَانَهُ ، إِذَا اعْتَرَفَ لَنَا عَرَفْنَاهُ ، قَالَ :فَعِنْدَ ذَلِكَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلاَ يَبْقَى أَحَدٌ إِلاَّ خَرَّ لِلَّهِ سَاجِدًا ، وَيَبْقَى الْمُنَافِقُونَ ظُهُورُهُمْ طَبَقٌ وَاحِدٌ كَأَنَّمَا فِيهَا السَّفَافِيدُ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :قَدْ كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَأَنْتُمْ سَالِمُونَ .

١٠- وَيَأْمُرُ اللَّهُ بِالصِّرَاطِ فَيُضْرَبُ عَلَى جَهَنَّمَ ، قَالَ :فَيَمُرُّ النَّاسُ زُمَرًا عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ ، أَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ ، ثُمَّ كَأَسْرَعِ الْبَهَائِمِ ، ثُمَّ كَذَلِكَ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ سَعْيًا ، وَحَتَّى يَمُرَّ

الرَّجُلُ مَاشِيًا ، وَحَتَّى يَكُونَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يَتَلَبَّطُ عَلَى بَطْنِهِ ، فَيَقُولُ :أَبْطَأْتَ بِي ، فَيَقُولُ :لَمْ أُبْطِءْ ، إِنَّمَا أَبْطَأَ بِكَ عَمَلُكَ .

۱۱- قَالَ : ثُمَّ يَأْذَنُ اللَّهُ بِالشَّفَاعَةِ فَيَكُونُ أَوَّلَ شَافِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رُوحُ الْقُدُسِ جِبْرِيلُ ، ثُمَّ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ ، ثُمَّ مُوسَى ، أَوْ عِيسَى لاَ أَدْرِي مُوسَى ، أَوْ عِيسَى ، ثُمَّ يَقُومُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَابِعًا لاَ يَشْفَعُ أَحَدٌ بَعْدَهُ فِيمَا شَفَعَ فِيهِ ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ :﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ فَلَيْسَ مِنْ نَفْسٍ إِلاَّ تَنْظُرُ إِلَى بَيْتٍ مِنَ النَّارِ ، أَوْ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ يَوْمُ الْحَسْرَةِ ، فَيَرَى أَهْلُ النَّارِ الْبَيْتَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ :لَوْ عَمِلْتُمْ فَتَأْخُذُهُمُ الْحَسْرَةُ وَيَرَى أَهْلُ الْجَنَّةِ الْبَيْتَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ :﴿لَوْلاَ أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لخسف بنا﴾.

۱۲- قَالَ :ثُمَّ يَشْفَعُ الْمَلاَئِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ ، فَيُشَفِّعُهُمُ اللَّهُ ، قَالَ :ثُمَّ يَقُولُ :أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ، قَالَ : فَيُخْرِجُ مِنَ النَّارِ أَكْثَرَ مِمَّا أُخْرِجَ مِنْ جَمِيعِ الْخَلْقِ بِرَحْمَتِهِ حَتَّى مَا يَتْرُكُ فِيهَا أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ :﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ﴾ قَالَ :وَجَعَلَ يَعْقِدُ حَتَّى عَدَّ أَرْبَعًا ﴿قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾

۱۳- ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَتَرَوْنَ فِي هَؤُلاَءِ خَيْرًا ، مَا تُرِكَ فِيهَا أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ لاَ يُخْرِجَ مِنْهَا أَحَدًا غَيَّرَ وُجُوهَهُمْ وَأَلْوَانَهُمْ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَقُولُ :يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ :مَنْ عَرَفَ أَحَدًا فَلْيُخْرِجْهُ ، قَالَ :فَيَجِيءُ فَيَنْظُرُ فَلاَ يَعْرِفُ أَحَدًا ، قَالَ :فَيُنَادِيهِ الرَّجُلُ :يَا فُلاَنُ ، أَنَا فُلاَنٌ ، فَيَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ ، قَالَ : فَعِنْدَ ذَلِكَ يَقُولُونَ :﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ ، قَالَ :فَيَقُولُ عِنْدَ ذَلِكَ :﴿اخْسَئُوا فِيهَا وَلاَ تُكَلِّمُونِ﴾ قَالَ :فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ أُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ فَلاَ يَخْرُجُ مِنْهُمْ بَشَرٌ.

(۳۸۷۹۲) حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ ابی الزعراء سے اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ان کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا حضرت عبداللہ نے فرمایا اے لوگو اس کے خروج کے وقت تم تین گروہوں میں بٹ جاؤ گے ایک گروہ اس کی پیروی کرے گا اور ایک گروہ اپنے آباؤ اجداد کی زمین میں گھاس اگنے کی جگہوں پر چلا جائے گا اور ایک گروہ اس فرات کا کنارہ پکڑے گا۔ وہ (دجال) ان سے لڑائی کرے گا اور وہ (لوگ) اس سے لڑائی کریں گے یہاں تک کہ مومنین شام کے مغربی جانب جمع ہو جائیں گے وہ اس کی طرف آگے جانے والے لشکر کو بھیجیں گے ان میں ایک سوار ہوگا سفید سرخی کے گھوڑے پر یا چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوگا وہ سارے قتل کر دیے جائیں گے ان میں سے کوئی انسان نہیں لوٹے گا۔ سلمہ نے فرمایا مجھ سے ابو صادق نے بیان کیا ربیعہ بن ناجد سے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا سفید سرخی مائل گھوڑا ہوگا پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اہل کتاب کہتے ہیں مسیح عیسیٰ بن مریم اتریں گے

اور اسے قتل کریں گے ابوالزعراء نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ کو اہل کتاب سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نقل کرتے ہوئے نہیں سنا۔ پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے وہ زمین میں اتراتے پھریں گے اور زمین میں فساد پھیلائیں گے پھر حضرت عبداللہ نے پڑھا ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ اور وہ ہر اونچی جگہ سے بھاگتے ہوئے آئیں گے حضرت عبداللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر ایک کیڑا بھیجیں گے اونٹ کے ناک میں پیدا ہونے والے کیڑے کی طرح وہ ان کے کانوں اور ان کے نتھنوں میں داخل ہو جائے گا وہ اس سے مرجائیں گے ارشاد فرمایا کہ ان سے زمین متعفن ہو جائے گی اللہ تعالیٰ سے فریاد کی جائے گی پس اللہ تعالیٰ ان پر بارش اتاریں گے اور اللہ تعالیٰ سخت ٹھنڈی ہوا چھوڑیں گے پس وہ زمین پر کوئی مومن نہیں چھوڑے گی مگر اسے یہ ہوا الٹ پلٹ کر دے گی ارشاد فرمایا پھر شریر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ ارشاد فرمایا پھر زمین و آسمان کے درمیان فرشتہ صور لے کر کھڑا ہوگا اور اس صور میں پھونکے گا راوی نے کہا کہ صور سینگ ہے ارشاد فرمایا کہ آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کی مخلوق نہیں باقی رہے گی مگر وہ مرجائے گی مگر جس کے بارے میں اللہ چاہے پھر وہ اللہ چاہے فرمایا کہ پھر دونوں نفخوں کے درمیان اتنا وقت ہوگا جتنا کہ وقت ہونا اللہ چاہیں گے (راوی نے فرمایا) کہ اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی پھینکیں گے مردوں کی منی کی طرح ارشاد فرمایا کہ آدمی کی اولاد میں سے کوئی مخلوق نہیں بچے گی مگر اس سے (پانی سے) کچھ اسے پہنچے گا پس ان کے جسم اور ان کا گوشت اس پانی سے دوبارہ حیات یافتہ ہوگا جیسا کہ زمین تیزی سے سبزہ اگاتی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی ترجمہ اور اللہ وہ ذات ہے جو ہواؤں کو بھیجتی ہے وہ ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں پس ہم اس کو ہانکتے ہیں مردہ شہر کی طرف پس ہم اس سے زمین کو زندہ کرتے ہیں اس کے مرے پیچھے اس طرح دوبارہ زندہ کیا جائے گا پھر ارشاد فرمایا پھر زمین و آسمان کے درمیان فرشتہ صور لے کر کھڑا ہوگا اس کو پھونکے گا پھر ہر روح اپنے جسم کی طرف چلے گی اور اس میں داخل ہو جائے گی فرمایا پھر کھڑے ہوں گے اور ایک آدمی کی طرح زندہ ہوں گے اور رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کے لیے ایک صورت میں ظاہر ہوں گے اور ان لوگوں کو ملیں گے پس مخلوق میں سے جو کوئی اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی عبادت کرتا ہوگا ان میں سے کوئی بھی نہیں رہے گا مگر وہ چیز اس کے لیے بلند کی جائے گی وہ اس کے پیچھے چلے گا پس یہود سے ملیں گے اور کہیں گے تم کن کی عبادت کرتے ہو وہ کہیں گے ہم عزیر کی عبادت کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں پانی پسند ہے وہ کہیں گے جی ہاں (ارشاد فرمایا) اللہ تعالیٰ ان کو جہنم دکھائیں گے اور وہ سراب کی طرح ہوگی (سراب سے مراد ریت جو دھوپ میں پانی دکھائی دیتی ہے) پھر حضرت عبداللہ نے آیت تلاوت کی ترجمہ اور ہم اس دن کفار کے سامنے جہنم کو لائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے ملیں گے اور پوچھیں گے تم کس کی عبادت کرتے ہو وہ کہیں گے حضرت مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تمہیں پانی پسند ہے وہ کہیں گے جی ہاں اللہ تعالیٰ انہیں جہنم دکھائیں گے اور وہ سراب (وہ چمکیلی ریت جو دھوپ کی روشنی سے پانی دکھائی دے) ہوگی۔ پھر فرمایا کہ پھر تمام وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کیا کرتے تھے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا۔ پھر حضرت عبداللہ نے آیت پڑھی ترجمہ:۔ ان کو ٹھہراؤ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا یہاں تک کہ مسلمانوں کی جماعت سامنے آئے گی اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تم کس کی عبادت

کرتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے؟ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے پاک ہے وہ ذات جب وہ ہمارے سامنے آئے گی تو ہم پہچان لینگے راوی نے فرمایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ ساق کی تجلی فرمائیں گے ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے گا منافقین باقی رہ جائیں گے اور ان کی پشتیں تختہ ہو جائیں گی گویا کہ ان میں سلاخیں ہیں راوی نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ تمہیں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا اس حال میں کہ تم صحیح سالم تھے۔ اللہ تعالیٰ پل صراط کے بارے میں حکم دینگے اسے جہنم پر بچھا دیا جائے گا فرمایا کہ لوگ گروہوں میں اپنے اعمال کے بقدر اس پر سے گزریں گے ان میں سے کچھ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائیں گے پھر کچھ ہوا کے چلنے کی طرح گزر جائیں گے پھر اس کے بعد کچھ پرندے کے اڑنے کی طرح گزر جائیں گے پھر کچھ چوپاؤں میں سے سب سے تیز چوپائے کی طرح گزر جائیں گے پھر اسی طرح ہوگا یہاں تک کہ ایک آدمی دوڑ کر گزرے گا یہاں تک کہ دوسرا آدمی پیدل چل کے گزرے گا وہ کہے گا کہ تو نے مجھے بہت تاخیر سے گزارا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تمہیں پیچھے نہیں کیا بلکہ تمہارے عمل نے تمہیں پیچھے کیا۔ راوی نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دیں گے پس قیامت والے دن سب سے پہلے سفارش کرنے والے وہ روح القدس پھر ابراہیم خلیل الرحمٰن پھر موسیٰ یا عیسیٰ فرمایا راوی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ موسیٰ فرمایا یا عیسیٰ پھر تمہارے نبی ﷺ چوتھے نمبر پر کھڑے ہوں گے جن چیزوں کے بارے میں وہ سفارش کریں گے کوئی بھی ان میں سفارش نہیں کرے گا اور یہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر پہنچا دے پس کوئی بھی جان نہیں ہوگی مگر وہ اپنے جہنم میں گھر کو یا جنت میں گھر کو دیکھ لے گی وہ حسرت کا دن ہوگا جہنمی اس گھر کو دیکھیں گے جو کہ جنت میں ان کے لیے تھا ان سے کہا جائے گا کاش کہ تم عمل کرتے (تو تمہیں یہ مل جاتا) پس انہیں حسرت لاحق ہوگی اور جنتی اپنے اس گھر کو جو جہنم میں تھا اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر احسان نہ کرتے تو ہم بھی دھنسا دیے جاتے راوی نے فرمایا پھر ملائکہ، انبیاء، شہداء، صلحاء، اور مومنین شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کو قبول کریں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں سب رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرتا ہوں پس اللہ تعالیٰ جہنم سے اپنی رحمت سے جتنے ساری مخلوق سے (شفاعت سے) نکالے ہوں گے ان سے زیادہ نکالیں گے یہاں کہ اس میں نہیں چھوڑیں گے جس میں کوئی بھلائی ہو پھر حضرت عبد اللہ نے یہ آیت پڑھی ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ﴾ کہ تمہیں کس چیز نے دوزخ میں داخل کر دیا راوی نے فرمایا وہ گننے لگے یہاں تک کہ چار مرتبہ شمار کیا ﴿قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾ ترجمہ وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں نہیں تھے اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور جو لوگ بیہودہ باتوں میں گھستے ہم بھی ان کے ساتھ گھس جایا کرتے تھے، اور ہم روز جزا کے دن کو جھوٹ قرار دیتے تھے یہاں تک کہ وہ یقینی بات ہمارے پاس آ گئی چنانچہ سفارش کرنے والوں کی سفارش ایسے لوگوں کے کام نہ آئے گی۔ پھر حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ کیا تم ان میں کوئی بھلائی دیکھتے ہو جبکہ ان

میں ایسا کوئی نہیں چھوڑا گیا جس میں کوئی بھلائی ہو جب اللہ تعالیٰ ارادہ کریں گے کہ جہنم سے کسی کو نہ نکالیں تو ان کے چہرے اور ان کے رنگ بدل دیں گے پس مومنوں میں سے ایک آدمی آئے گا اور عرض کرے گا اے رب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جو کسی کو پہچانتا ہے وہ اسے نکال لے راوی نے فرمایا کہ وہ آئے گا اور دیکھے گا وہ کسی کو پہچان لیں کہے گا فرمایا کہ ایک آدمی اسے پکارے گا اے فلاں میں فلاں ہوں وہ کہے گا میں تمہیں پہچانتا نہیں ہوں فرمایا اس وقت وہ کہیں گے ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اس سے نکال دے اگر ہم دوبارہ وہی کام کریں تو بیشک ہم ظالم ہوں گے راوی نے فرمایا اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس (دوزخ) میں ذلیل ہو کر پڑے رہو اور مجھ سے بات بھی نہ کرو راوی نے بتلایا جب اللہ تعالیٰ یہ فرما دیں گے تو جہنم کا دروازہ ان پر بند کر دیا جائے گا پھر کوئی انسان وہاں سے نہ نکل سکے گا۔

(۳۸۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ طَالَ عُمْرُهُ، أَوْ قَصُرَ عُمْرُهُ، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ، أَوْ ثَمَانِيَ سِنِينَ، أَوْ تِسْعَ سِنِينَ، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا، وَتُخْرِجُ الأَرْضُ بَرَكَتَهَا، قَالَ: وَتَعِيشُ أُمَّتِي فِي زَمَانِهِ عَيْشًا لَمْ تَعِشْهُ قَبْلَ ذَلِكَ.

(ترمذی ۲۲۳۲۔ احمد ۲۱)

(۳۸۷۹۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں مہدی ہوں گے ان کی عمر لمبی ہو یا ان کی عمر چھوٹی ہو وہ زمین پر سات سال یا آٹھ سال یا نو سال حکومت کریں گے پس وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ اسے ظلم سے بھر دیا گیا تھا اور پھر آسمان سے بارش اترے گی اور زمین اپنی برکت نکالے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ان کے زمانے میں ایسی زندگی گزارے گی جو اس سے پہلے اس نے نہ گزاری ہوگی۔

(۳۸۷۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي عِنْدَ انْقِطَاعٍ مِنَ الزَّمَانِ وَظُهُورٍ مِنَ الْفِتَنِ يَكُونُ عَطَاؤُهُ حَثْيًا.

(احمد ۸۰۔ نعیم بن حماد ۱۰۵۶)

(۳۸۷۹۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی اخیر زمانے میں فتنوں کے ظاہر ہونے کے وقت نکلے گا۔ ان کی عطا ہاتھ بھر کر ہوگی۔

(۳۸۷۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يُعْطِي الْحَقَّ بِغَيْرِ عَدَدٍ. (مسلم ۲۲۳۵)

(۳۸۷۹۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایسے خلیفہ نکلیں گے جو حق بغیر شمار کے عطا کریں گے۔

(۳۸۷۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَا تَمْضِي الأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَلِيَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَتًى لَمْ تَلْبِسْهُ الْفِتَنُ وَلَمْ يَلْبِسْهَا . قَالَ : قُلْنَا يَا أَبَا الْعَبَّاسِ يَعْجِزُ عَنْهَا مَشْيَخَتُكُمْ وَيَنَالُهَا شَبَابُكُمْ ؟ قَالَ : هُوَ أَمْرُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

(۳۸۷۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دن اور راتیں نہیں گزریں گی یہاں تک کہ ہم اہل بیت سے ایک جوان والی بنیں گے جن کو فتنے اشتباہ میں نہ ڈالیں گے اور نہ وہ فتنوں کو مشتبہ کریں گے راوی نے فرمایا کہ ہم نے عرض کیا اے ابوالعباس کیا تمہارے بوڑھے ان سے (ملنے سے) عاجز ہو جائیں گے اور تمہارے جوان ان کو پالیں گے انہوں نے فرمایا وہ اللہ کا امر ہے جسے چاہے عطا کرے۔

(۳۸۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ سَمِعَهُ مِنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مِنَّا ثَلَاثَةٌ ، مِنَّا السَّفَّاحُ وَمِنَّا الْمَنْصُورُ وَمِنَّا الْمَهْدِيُّ. (بیهقی ۵۱۴)

(۳۸۷۹۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم میں سے تین آدمی ہوں گے ہم میں سے سفاح ہوگا اور ہم میں سے منصور ہوگا اور ہم میں سے مہدی ہوگا۔

(۳۸۷۹۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَنْتُمْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالْمَهْدِيِّ.

(۳۸۷۹۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے کوفہ والو تم مہدی کی وجہ سے لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت ہو۔

(۳۸۷۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، وَأَبُو دَاوُد ، عَنْ يَاسِينَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ : الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ.

(ابن ماجه ۴۰۸۵۔ ابویعلی ۴۶۱)

(۳۸۷۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ مہدی ہم میں سے یعنی اہل بیت میں سے ہوں گے ایک رات میں (امارت وخلافت کے لیے) اللہ تعالیٰ ان کو صلاحیت دیں گے۔

(۳۸۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَاسِينَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۳۸۸۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس اوپر والی روایت کی مثل منقول ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (اس کو) مرفوعاً نقل نہیں کیا۔

(۳۸۸۰۱) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ ، الْمَهْدِيُّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ.

(۳۸۸۰۱) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مہدی وہ عیسیٰ ابن مریم ہیں (فائدہ: اس روایت میں عیسیٰ علیہ السلام کو مہدی قرار دیا گیا اس سے وہ مہدی ہیں جن کا نام محمد بن عبداللہ ہے ان کی نفی لازم نہیں آتی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہدایت یافتہ

لوگوں اور عصمت وعلومنزلت والے انبیاء رضی اللہ عنہم کی جماعت میں سے ہیں لہٰذا مہدی ہونا لغوی معنیٰ کے اعتبار سے ہے۔ ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کا دوالگ الگ شخصیتیں ہونا روز روشن کی طرح بے شمار احادیث صحیحہ اور متواترہ سے ثابت ہے)۔

(۳۸۸۰۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِءُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي. (ابو داؤد ۴۲۸۱)

(۳۸۸۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد کو بھیجیں گے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا (مراد حضرت مہدی علیہ السلام جن کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا)۔

(۳۸۸۰۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلاَّ يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا. (ابو داؤد ۴۲۸۲۔ احمد ۹۹)

(۳۸۸۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر (دنیا کے) زمانے کا ایک دن ہی باقی رہے تو اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو بھیجیں گے میرے اہل بیت سے جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اسے ظلم سے بھر دیا جائے گا۔

(۳۸۸۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :الْمَهْدِيُّ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ وَهُوَ الَّذِي يَؤُمُّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليهما السلام.

(۳۸۸۰۴) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کہ مہدی علیہ السلام اس امت میں سے ہیں اور وہ وہی ہیں جو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی امامت کروائیں گے۔

(۳۸۸۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :يَكُونُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيفَةٌ لاَ يُفَضَّلُ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ وَلاَ عُمَرُ. (ابن عدی ۲۴۳۳)

(۳۸۸۰۵) حضرت عوف حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس امت میں ایک خلیفہ ہوں گے ان پر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو فضیلت نہیں دی جاسکتی ہے (مراد یہ ہے کہ اخیر زمانے میں اس امت میں ان کے آثار صلاح اور افراد امت میں عدل وانصاف کی اشاعت میں شیخین سے مماثلت ہوگی ورنہ شیخین کی تفضیل حتمی بات ہے)۔

(۳۸۸۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ حُكَيْمِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :لَمَّا قَامَ سُلَيْمَانُ فَأَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ ، قُلْتُ لأَبِي يَحْيَى :هَذَا الْمَهْدِيُّ الَّذِي يُذْكَرُ ، قَالَ :لاَ ، وَلاَ الْمُتَشَبِّهُ.

(۳۸۸۰۶) حضرت عمران بن ظبیان رحمہ اللہ حکیم بن سعد سے روایت ہے عمران بن ظبیان نے فرمایا کہ جب سلیمان بن عبدالملک

نے حکومت سنبھالی تو انہوں نے نئے ظاہر کیے اپنے کارنامے (عمران بن ظبیان نے کہا) میں نے کہا ابی تحیی سے (یعنی حکیم بن سعد سے) کہ یہ مہدی ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے انہوں نے فرمایا نہیں اور نہ ہی یہ ان کے مشابہہ ہے۔

(۳۸۸۰۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِطَاوُوس : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَهْدِيُّ ؟ قَالَ :قَدْ كَانَ مَهْدِيًّا وَلَيْسَ بِهِ ، إِنَّ الْمَهْدِيَّ إِذَا كَانَ ، زِيدَ الْمُحْسِنُ فِي إِحْسَانِهِ ، وَتِيبَ عَنِ الْمُسِيءِ مِنْ إِسَائَتِهِ ، وَهُوَ يَبْذُلُ الْمَالَ ، وَيَشْتَدُّ عَلَى الْعُمَّالِ ، وَيَرْحَمُ الْمَسَاكِينَ.

(۳۸۸۰۷) حضرت ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت طاؤس سے عرض کیا کہ عمر بن عبدالعزیز مہدی ہیں انہوں نے فرمایا کہ مہدی تو تھے (یعنی ہدایت یافتہ) اور وہ مہدی نہیں تھے کیونکہ مہدی جب ہوں گے تو نیک آدمی کو نیکی میں بڑھا دیا جائے گا اور گنہگار گناہ سے توبہ کرے گا وہ مال خرچ کریں گے اور عاملوں پر سختی کریں گے اور مساکین پر رحم کریں گے۔

(۳۸۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي فُلاَنٌ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ الْمَهْدِيَّ لاَ يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ ، فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ ، فَأَتَى النَّاسَ الْمَهْدِي ، فَزَفُّوهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا ، وَهُوَ يَمْلأُ الأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلاً ، وَتُخْرِجُ الأَرْضُ نَبَاتَهَا ، وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا ، وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلاَيَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ.

(۳۸۸۰۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مہدی علیہ السلام کا خروج نہیں ہوگا یہاں تک کہ پاکیزہ جان کو قتل کر دیا جائے گا جب پاکیزہ جان کو قتل کر دیا جائے گا تو ان پر جو آسمانوں میں ہیں اور زمینوں میں ہیں وہ غضبناک ہوں گے تو لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ ان کو لے جائیں گے جیسے کہ دلہن کو اس کے شوہر کے گھر اس کی شادی کی رات لے جایا جاتا ہے وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے اور زمین اپنی نباتات کو نکالے گی اور آسمان بارش برسائے گا اور میری امت اس کی امارت میں اتنی آسودہ حال ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی آسودہ حال نہیں ہوئی ہوگی۔

(۳) ما ذکر فی عثمان وغیرہ من الفتن

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے بیان میں

(۳۸۸۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَنْبَأَنِي وَثَّابٌ وَكَانَ مِمَّنْ أَدْرَكَهُ عِتْقُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ ، فَكَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ عُثْمَانَ ، قَالَ :فَرَأَيْتُ فِي حَلْقِهِ طَعْنَتَيْنِ كَأَنَّهُمَا كَيَّتَانِ طُعِنَهُمَا يَوْمَ الدَّارِ دَارِ عُثْمَانَ ، قَالَ :بَعَثَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَان ، فَقَالَ :ادْعُ الأَشْتَرَ ، فَجَاءَ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :أَظُنُّهُ ،

قَالَ :فَطُرِحَتْ لأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وِسَادَةٌ وله وسادة ، فَقَالَ :يَا أَشْتَرُ ، مَا يُرِيدُ النَّاسُ مِنِّي ، قَالَ :ثَلاثٌ لَيْسَ مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُد ، يُخَيِّرُونَك بَيْنَ أَنْ تَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ ، فَتَقُولُ :هَذَا أَمْرُكُمْ ، فَاخْتَارُوا لَهُ مَنْ شِئْتُمْ ، وَبَيْنَ أَنْ تُقِصَّ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنْ أَبَيْت هَاتَيْنِ فَإِنَّ الْقَوْمَ قَاتِلُوك ، قَالَ :مَا مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ، قَالَ :مَا مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ، فَقَالَ :أَمَّا أَنْ أَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ فَمَا كُنْت لأَخْلَعَ لَهُمْ سِرْبَالاً سَرْبَلَنِيهِ اللَّهُ أَبَدًا ، قَالَ ابْنُ عَوْن :وَقَالَ غَيْرُ الْحَسَنِ :لأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْلَعَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ ، وَقَالَ ابْنُ عَوْن :وَهَذِهِ أَشْبَهُ بِكَلاَمِهِ ، وأما أَنْ أُقِصَّ لَهُمْ مِنْ نَفْسِي ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمْت أَنَّ صَاحِبَيَّ بَيْنَ يَدَيَّ كَانَا يُقَصَّانِ مِنْ أَنْفُسِهِمَا ، وَمَا يَقُومُ بَدَنِي بِالْقِصَاصِ ، وَأَمَّا أَنْ يَقْتُلُونِي ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَتَلُونِي لاَ يَتَحَابُّونَ بَعْدِي أَبَدًا ، وَلاَ يُقَاتِلُونَ بَعْدِي جَمِيعًا عَدُوًّا أَبَدًا ، فَقَامَ الأَشْتَرُ فَانْطَلَقَ ، فَمَكَثْنَا فَقُلْنَا :لَعَلَّ النَّاسَ ، ثُمَّ جَاءَ رُوَيْجِلٌ كَأَنَّهُ ذِئْبٌ ، فَاطَّلَعَ مِنَ الْبَابِ ، ثُمَّ رَجَعَ ، ثُمَّ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلاً حَتَّى انْتَهَى إِلَى عُثْمَانَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، فَقَالَ بِهَا حَتَّى سَمِعْت وَقْعَ أَضْرَاسِهِ ، وَقَالَ :مَا أَغْنَى ، عَنْك مُعَاوِيَةُ ، مَا أَغْنَى ، عَنْك ابْنُ عَامِرٍ ، مَا أَغْنَتْ عَنْك كُتُبُك ، فَقَالَ :أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي يَا ابْنَ أَخِي ، أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي يَا أَخِي ، قَالَ :فَرَأَيْته اسْتَعْدَى رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ يُعِينه فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ حَتَّى وَجَأَ بِهِ فِي رَأْسِهِ فَأَثْبَتَ ، ثُمَّ مه؟ قَالَ :ثُمَّ دَخَلُوا عَلَيْهِ وَاللهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۸۸۰۹) حضرت وثاب سے روایت ہے جن کو امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد کیا تھا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حلق میں دو نیزے دیکھے جیسا کہ دو داغنے کی جگہ میں داغنے کے آلے ہوتے ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں مارے گئے وہ کہتے ہیں (راوی وثاب) کہ مجھے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھیجا کہ میرے لیے اشتر کو بلا کر لاؤ پس وہ آیا اور حضرت عثمان اور اس اشتر کے لیے ایک تکیہ رکھا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اشتر لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں اس نے کہا کہ تین باتوں میں سے کسی کے (اختیار کیے بغیر چارہ) نہیں ایک وہ آپ کو اختیار دیتے ہیں اس بات میں کہ آپ ان کے لیے خلافت کے امر کو چھوڑ دیں اور ان سے کہہ دیں کہ یہ تمہارا امر خلافت ہے اس کے لیے جس کو چاہتے ہو چن لو اور اس کے درمیان کہ آپ اپنی ذات کو قصاص کے لیے پیش کر دیں پس اگر آپ ان دونوں باتوں سے انکار کرتے ہیں تو بلاشبہ یہ لوگ آپ سے قتال کریں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا ان میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے بغیر چارہ نہیں ہے تو اس نے کہا کہ ان میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باقی رہی یہ بات کہ میں ان کے لیے ان کے امر خلافت سے الگ ہو جاؤں تو کبھی اس قمیص کو نہیں اتاروں گا جسے اللہ رب العزت نے مجھے ہمیشہ کے لیے پہنایا ہے ابن عون راوی کہتے ہیں کہ حسن کے علاوہ دوسرے راویوں نے یوں نقل کیا ہے کہ یوں فرمایا کہ میں آگے بڑھوں اور میری گردن ماردی جائے یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دوسرے سے لڑائی کرتا ہوا چھوڑ

دوں۔ابن عون کہتے ہیں کہ یہ ان کے کلام کے زیادہ قریب ہے۔اور باقی رہی یہ بات کہ میں اپنی ذات کو ان کے سامنے قصاص کے لیے پیش کروں تو یقیناً میں جانتا ہوں کہ میرے دو ساتھی میرے سامنے اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کرتے تھے اور میرا بدن قصاص کے قابل نہیں اور اگر وہ مجھے قتل کر دیں تو اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھے قتل کر دیا تو میرے بعد کبھی بھی وہ آپس میں محبت نہیں کریں گے اور میرے بعد وہ اکٹھے کبھی بھی کسی دشمن سے قتال نہیں کر سکیں گے پس اُشتر کھڑا ہوا اور چلا گیا ہم تھوڑی دیر ٹھہرے ہم نے کہا شاید کہ لوگ ہیں پھر رو تحل آیا گویا کہ وہ بھیڑیا ہے اس نے دروازے سے جھانکا پھر لوٹ گیا پھر محمد بن ابی بکر آئے تیرہ آدمیوں میں یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچے اور ان کی داڑھی کو پکڑا اور اسے کھینچا یہاں تک کہ میں نے ان کی داڑھیں گرنے کی آواز سنی اور کہا نہیں فائدہ پہنچایا تمہیں معاویہ نے اور نہیں فائدہ پہنچایا تمہیں ابن عامر نے اور نہ فائدہ دیا تمہیں تمہارے لشکر نے انہوں نے فرمایا کہ میری داڑھی چھوڑ دے اے بھتیجے میری داڑھی چھوڑ دے اے بھتیجے راوی نے فرمایا کہ محمد بن ابو بکر کی طرف انہوں نے دیکھا کہ اپنے مدد کرنے والے لوگوں میں سے ایک آدمی سے مدد طلب کر رہے تھے وہ آدمی ان کی طرف نیزہ کا پھل لے کر کھڑا ہوا یہاں تک کہ اسے ان کے سر میں مار دیا پس اسے ٹھہرا دیا فرمایا پھر کیا ہوا فرمایا پھر وہ داخل ہوئے اور اللہ کی قسم انہوں نے ان کو شہید کر دیا۔

(۳۸۸۱۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا ، قَالَتْ :أَلَا أُحَدِّثُك بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ بَعَثَ إِلَى عُثْمَانَ فَدَعَاهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :يَا عُثْمَان ، إِنَّ اللَّهَ لَعَلَّهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا ، فَإِنْ أَرَادُوك عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ ثَلَاثًا ، فَقُلْتُ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَيْنَ كُنْت عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ، قَالَتْ :أُنْسِيتُهُ كَأَنْ لَمْ أَسْمَعْهُ.

(۳۸۸۱۰) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے (کسی کو) بھیجا وہ آئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے عثمان! بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائیں گے اگر لوگ تجھ سے وہ قمیص اتارنے کا ارادہ کریں تو اسے نہ اتارنا یہ تین مرتبہ فرمایا نعمان بن بشیر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین آپ نے اب تک یہ حدیث بیان نہیں کی انہوں نے فرمایا مجھے یہ بھول چکی تھی گویا کہ میں نے سنی نہیں تھی۔

(۳۸۸۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ لِي عُثْمَان وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ :مَا تَقُولُ فِيمَا أَشَارَ بِهِ عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ الأَخْنَسِ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَا أَشَارَ بِهِ عَلَيْك ، قَالَ :إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ يُرِيدُونَ خَلْعِي ، فَإِنْ خَلَعْت تَرَكُونِي ، وَإِنْ لَمْ أَخْلَعْ قَتَلُونِي ، قَالَ :قُلْتُ :أَرَأَيْت إِنْ خُلِعْت أَتُرَاكَ مُخَلَّدًا فِي الدُّنْيَا ، قَالَ :لا ، قُلْتُ :فَهَلْ يَمْلِكُونَ

الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْت إنْ لَمْ تَخْلَعْ ، أَيَزِيدُونَ عَلَى قَتْلِك ، قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْت تَسُنَّ هَذِهِ السُّنَّةَ فِي الإِسْلاَمِ كُلَّمَا سَخِطَ قَوْمٌ عَلَى أَمِيرٍ خَلَعُوهُ ، وَلاَ تَخْلَعْ قَمِيصًا قَمَّصَكَهُ اللَّهُ. (ابن سعد ٦٦)

(۳۸۸۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا جبکہ وہ گھر کے اندر محصور تھے تم اس بارے میں کیا کہتے ہو جو مغیرہ بن الاخنس نے بتلایا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اس نے آپ کو کیا بتلایا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ مجھے خلافت سے معزول کرنا چاہتے ہیں اگر میں اس خلافت سے جدا ہو جاؤں تو وہ مجھے چھوڑ یں گے اور اگر میں اس سے جدا نہ ہوں تو وہ مجھے قتل کر دیں گے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا آپ مجھے بتلائیں اگر آپ جدا ہو جائیں گے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ دنیا میں ہمیشہ رہیں گے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا۔ کیا جنت اور جہنم کے مالک ہیں انہوں نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آپ مجھے بتلائیں اگر آپ خلافت سے جدا نہ ہوں تو یہ آپ کے قتل سے زیادہ کر سکتے ہیں انہوں نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آپ مجھے بتلائیں کہ آپ اسلام میں یہ طریقہ جاری کر دیں گے کہ جب بھی لوگ امیر سے ناراض ہوں تو اسے (خلافت سے) جدا کر دیں جو قمیص اللہ نے آپ کو پہنائی ہے وہ نہ اتاریں۔

(٣٨٨١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ ، أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ : إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ ذَاكَ الْيَوْمَ.

(۳۸۸۱۲) حضرت ابو سہلہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گھر (کے محاصرے) کے دن فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت کی تھی میں اس پر جمنے والا ہوں راوی نے فرمایا وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ وہی دن ہے۔

(٣٨٨١٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا لَيْلَى الْكِنْدِيَّ يَقُولُ : رَأَيْت عُثْمَانَ اطَّلَعَ عَلَى النَّاسِ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَقْتُلُونِي وَاسْتَعْتِبُونِي ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُونِي لاَ تُقَاتِلُونَ جَمِيعًا أَبَدًا وَلاَ تُجَاهِدُونَ عَدُوًّا أَبَدًا ، وَلَتَخْتَلِفُنَّ حَتَّى تَصِيرُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ : ﴿وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ﴾ قَالَ : وَأَرْسَلَ إلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : الْكَفُّ الْكَفُّ ، فَإِنَّهُ أَبْلَغُ لَكَ فِي الْحُجَّةِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ.

(۳۸۸۱۳) حضرت ابولیلیٰ کندی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ محاصرے کے وقت انہوں نے لوگوں کی طرف جھانکا اور فرمایا اے لوگو! مجھے قتل مت کرو اور مجھے راضی کرو اللہ کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو تم کبھی بھی اکٹھے قتال نہ کر سکو گے اور کبھی بھی دشمن سے جہاد نہ کر سکو گے اور تمہارے درمیان پھوٹ پڑ جائے گی یہاں تک کہ تم اس طرح ہو جاؤ گے اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا اور آیت تلاوت کی ترجمہ اور اے میری قوم! میرے ساتھ ضد کا جو معاملہ تم کر رہے ہو وہ کہیں تمہیں اس انجام تک نہ پہنچا دے کہ تم پر بھی ویسی مصیبت نازل ہو جیسی نوح کی قوم یا ہود کی قوم پر یا صالح کی قوم پر نازل

ہو چکی ہے اور لوط کی قوم تو تم سے کچھ دور بھی نہیں ہے راوی نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور ان سے پوچھا انہوں نے فرمایا ٹھہریں ٹھہریں بلاشبہ میں آپ کی دلیل تک زیادہ پہنچنے والا ہوں پس وہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو شہید کر دیا۔

(۳۸۸۱۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَان مِنَ الْقَصْرِ ، فَقَالَ : ائْتُونِي بِرَجُلٍ أُتَالِيهِ كِتَابَ اللهِ ، فَأَتَوْهُ بِصَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ ، وَكَانَ شَابًّا ، فَقَالَ : مَا وَجَدْتُمْ أَحَدًا تَأْتُونِي غَيْرَ هَذَا الشَّابِّ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ بِكَلاَمٍ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَان : اُتْلُ ، فَقَالَ صَعْصَعَةُ : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ فَقَالَ : لَيْسَتْ لَكَ وَلاَ لأَصْحَابِكَ ، وَلَكِنَّهَا لِي وَلأَصْحَابِي ، ثُمَّ تَلاَ عُثْمَان : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾.

(۳۸۸۱۴) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محل سے لوگوں کی طرف جھانکا اور فرمایا میرے پاس ایسا آدمی لاؤ جس کے مقابلے میں اللہ کی کتاب پڑھوں وہ صعصعہ بن صوحان کو لے آئے وہ جوان تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اس جوان کے علاوہ کسی اور کو نہ پایا جسے میرے پاس لاتے راوی نے فرمایا کہ صعصہ بن صوحان نے ایک بات کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا پڑھو صعصہ بن صوحان نے ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ آیت پڑھی ترجمہ جن لوگوں سے جنگ کی جارہی ہے انہیں اجازت دی جاتی ہے (کہ وہ اپنے دفاع میں لڑیں) کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور یقین رکھو کہ اللہ ان کو فتح دلانے پر پوری طرح قادر ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ تو یہ تیرے لیے ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لیے لیکن وہ میرے لیے ہے اور میرے ساتھیوں کے لیے ہے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ یہاں تک کہ ﴿وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾ تک تلاوت کی۔

(۳۸۸۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَان فِي الدَّارِ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَجَلِهِ إِلاَّ قَلِيلٌ ، وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لاَ تُصَلُّوا جَمِيعًا أَبَدًا.

(۳۸۸۱۵) حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھر میں محصور کیا گیا کہ ان کو قتل نہ کرو اس لیے کہ ان کی عمر میں سے تھوڑا حصہ ہی باقی ہے بخدا اگر تم نے ان کو قتل کر دیا تو تم اکٹھے نماز نہیں پڑھ سکو گے۔

(۳۸۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ : إِنَّ أَعْظَمَكُمْ غِنَاءً عِنْدِي مَنْ كَفَّ سِلاَحَهُ وَيَدَهُ.

(۳۸۸۱۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ مالدار وہ آدمی ہے جس نے اپنے اسلحہ اور ہاتھ کو روکا۔

(۳۸۸۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ : اُخْرُجْ فَقَاتِلْهُمْ، فَإِنَّ مَعَكَ مَنْ قَدْ نَصَرَ اللَّهُ بِأَقَلَّ مِنْهُ ، وَاللهِ إِنَّ قِتَالَهُمْ لَحَلاَلٌ ، قَالَ : فَأَبَى ، وَقَالَ : مَنْ كَانَ لِي عَلَيْهِ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ فَلْيُطِعْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَكَانَ أَمَّرَهُ يَوْمَئِذٍ على الدار ، وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ صَائِمًا.

(۳۸۸۱۷) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گھر (کے محاصرے) کے دن عرض کیا آپ نکلیں اور ان سے قتال کریں بلاشبہ آپ کے ساتھ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس سے کم مقدار میں مدد کی بخدا ان سے قتال حلال ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور فرمایا جس آدمی پر میری بات سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے وہ عبداللہ بن زبیر کی اطاعت کرے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اس دن گھر پر امیر مقرر کیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس دن روزہ دار تھے۔

(۳۸۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْيَعْفُورِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : والله لَئِنْ قَتَلُوا عُثْمَانَ لاَ يُصِيبُوا مِنْهُ خَلَفًا.

(۳۸۸۱۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بخدا اگر انہوں نے عثمان کو شہید کر دیا تو ان کے بعد ان کا اچھا نائب نہ پائیں گے۔

(۳۸۸۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : جَاءَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ : هَذِهِ الأَنْصَارُ بِالْبَابِ ، قَالُوا : إِنْ شِئْتَ أَنْ نَكُونَ أَنْصَارًا لِلَّهِ مَرَّتَيْنِ ، قَالَ : أَمَّا قِتَالٌ فَلاَ.

(۳۸۸۱۹) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا یہ انصار دروازے پر ہیں ان انصار نے عرض کیا اگر آپ چاہیں تو ہم اللہ کے (دین کے) مددگار بننے کو ایک بار پھر تیار ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رہا قتال تو وہ نہیں ہوگا۔

(۳۸۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ وَأُخْتَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، وَلَوِ ارْفَضَّ أُحُدٌ مِمَّا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ حَقِيقًا.

(۳۸۸۲۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا' میں اپنے آپ کو اور عمر کی بہن کو دیکھا کہ عمر اسلام کی وجہ سے دونوں کو باندھنے والے تھے اور اگر پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا اس بات سے جو تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تو وہ اس کا حقدار ہے۔

(۳۸۸۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ بْنَ قَنَانَ أَبَا مُحَمَّدٍ مِنْ

يَنِي عَامِرِ بْنِ ذُهْلٍ ، قَالَ :أَشْرَفَ عَلَيْنَا عُثْمَان مِنْ كُوَّةٍ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ :أَفِيكُمَ ابْنَا محدوج ، فَلَمْ يَكُونَا ثَمَّ ، كَانَا نَائِمَيْنِ ، فَأُوقِظَا فَجَائَا ، فَقَالَ لَهُمَا عُثْمَان :أُذَكِّرُكُمَا اللَّهَ ، أَلَسْتُمَا تَعْلَمَانِ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ: إِنَّمَا رَبِيعَةُ فَاجِرٌ ، أَوْ غَادِرٌ ، فَإِنِّي وَاللهِ لاَ أَجْعَلُ فَرَائِضَهُمْ وَفَرَائِضَ قَوْمٍ جَاؤُوا مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ ، فَهَاجَرَ أَحَدُهُمْ عِنْدَ طَنَبِهِ ، ثُمَّ زِدْتهم فِي غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ خَمْسَمِئَةٍ خَمْسَمِئَةٍ ، حَتَّى أَلْحَقْتهم بِهِمْ ، قَالاَ :بَلَى ، قَالَ : أُذَكِّرُكُمَا اللَّهَ أَلَسْتُمَا تَعْلَمَانِ أَنَّكُمَا أَتَيْتُمَانِي فَقُلْتُمَا :إِنَّ كِنْدَةَ أَكَلَةُ رَأْسٍ ، وَأَنَّ رَبِيعَةَ هُمَ الرَّأْسُ ، وَأَنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ قَدْ أَكَلَهُمْ فَنَزَعْته وَاسْتَعْمَلْتُكُمَا ، قَالاَ :بَلَى ، قَالَ :اللَّهُمَّ ، إِنْ كَانُوا كَفَرُوا مَعْرُوفِي وَبَدَّلُوا نِعْمَتِي فَلاَ تُرْضِهِمْ عَنْ إِمَامٍ وَلاَ تُرْضِ الإِمَامَ عَنْهُمْ.

(۳۸۸۲۱) حضرت حنظلہ بن قنان ابو محمد جو بنی عامر بن ذہل سے تھے ان سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روشندان سے ہماری طرف جھانکا جبکہ وہ محصور تھے اور فرمایا کیا تم میں محدوج کے دو بیٹے ہیں وہ وہاں نہ تھے سوئے ہوئے تھے ان کو جگایا گیا وہ دونوں آئے اور ان دونوں سے حضرت عثمان نے کہا میں تم دونوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم دونوں جانتے نہیں ہو کہ حضرت عمر نے کہا تھا کہ ربیعہ فاجر ہیں یا فرمایا تھا دھوکے باز ہیں اور میں ایک مہینے کی مسافت سے آنے والی قوم والا عطیہ نہیں کرسکتا ہوں ان کے ہجرت کا مقام تو ان کے خیمے کی رسی کے پاس ہے (یعنی یہ قریب سے ہجرت کرنے والے ہیں) پھر میں نے ایک صبح میں ان کے عطیہ میں پانچ پانچ سو زیادہ کیا یہاں تک کہ میں نے ان کو ان کے ساتھ ملا دیا ان دونوں نے کہا کیوں نہیں (ایسا ہوا) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم یہ نہیں جانتے کہ تم میرے پاس آئے تھے اور تم دونوں نے کہا تھا کہ کندہ اور ربیعہ ان پر اشعث بن قیس غالب تھا میں نے ان کو ان سے چھڑوایا اور تم دونوں کو ان پر عامل مقرر کیا انہوں نے کہا کیوں نہیں ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ! اگر وہ میری نیکی کی ناشکری کریں اور نعمت کو بدل دیں تو اے اللہ تو ان کو کسی امام سے راضی نہ کر اور نہ امام کو ان سے راضی کر۔

(۳۸۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ جُنْدُبِ الْخَيْرِ، قَالَ:أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ حِينَ سَارَ الْمِصْرِيُّونَ إِلَى عُثْمَانَ فَقُلْنَا :إِنَّ هَؤُلاَءِ قَدْ سَارُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَمَا تَقُولُ ، قَالَ:يَقْتُلُونَهُ وَاللهِ ، قَالَ:قُلْنَا:فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ:فِي الْجَنَّةِ وَاللهِ ، قَالَ :قُلْنَا :فَأَيْنَ قَتَلَتُهُ ؟ قَالَ :فِي النَّارِ وَاللهِ.

(۳۸۸۲۲) جندب خیر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب مصری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف جا چکے تھے۔ ہم نے عرض کیا! یہ لوگ اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کی طرف گئے ہیں آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم یہ ان کو قتل کر ڈالیں گے ہم نے پھر عرض کیا کہ آخرت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا معاملہ ہوگا تو انہوں نے فرمایا وہ جنت میں جائیں گے اللہ کی قسم۔ پھر ہم نے کہا کہ ان کے قاتل؟ تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم وہ جہنم میں جائیں گے۔

(۳۸۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْدٍ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ عُثْمَانَ ، قَالَ حُذَيْفَةُ :الْيَوْمَ نَزَلَ النَّاسُ حَافَّةَ الإِسْلاَمِ ، فَكَمْ مِنْ مَرْحَلَةٍ قَدَ ارْتَحَلُوا عَنْهُ ، قَالَ :وَقَالَ ابْنُ أَبِي الْهُذَيْلِ :وَاللهِ لَقَدْ جَارَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمُ عَنِ الْقَصْدِ حَتَّى إِنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وُعُورَةً ، مَا يَهْتَدُونَ لَهُ ، وَمَا يَعْرِفُونَهُ.

(۳۸۸۲۳) عبداللہ بن ابی ہذیل سے منقول ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آج لوگ اسلام کے کنارے پر اتر آئے۔ پس کتنے مرحلے ہیں جو اس قتل سے انہوں نے عبور کر لیے۔ ابن ابی ہذیل نے فرمایا اللہ کی قسم یہ لوگ راہ اعتدال سے منحرف ہو گئے یہاں تک کہ ان کے اور ان کے درمیان ایسی پیچیدگی ہے کہ نہ تو اس کی ہدایت پا سکیں گے اور نہ ہی یہ اس کو جان پائیں گے۔

(۳۸۸۲٤) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ لَمْ أَقْتُلْ وَلَمْ آمُرْ وَلَمْ أَرْضَ.

(۳۸۸۲۴) خالد عبسی سے منقول ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا! اے میرے اللہ نہ میں نے قتل کیا اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا اور نہ ہی میں اس سے راضی ہوں۔

(۳۸۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ:لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلَى صِفِّينَ اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ فَخَطَبَهُمْ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَأَى فِيهِمْ قِلَّةً ، فَقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، اخْرُجُوا فَمَنْ خَرَجَ فَهُوَ آمِنٌ، إِنَّا وَاللهِ نَعْلَمُ أَنَّ مِنكُمَ الكَارِهَ لِهَذَا الأمر الْمُتَثَاقِلَ عَنْهُ فَاخْرُجُوا ، فَمَنْ خَرَجَ فَهُوَ آمِنٌ ، إِنَّا وَاللهِ مَا نَعِدُّها عَافِيَةً أَنْ يَلْتَقِيَ هَذَانِ الْغَارَانِ يَتَّقِي أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، وَلَكِنَّنا نَعِدُّهَا عَافِيَةً أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَجْمَعَ أُلْفَتَهَا، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنْ عُثْمَانَ، وَمَا نَقَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ، إِنَّهُمْ لَنْ يَدَعُوهُ وَذَنْبَهُ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ يُعَذِّبُهُ ، أَوْ يَعْفُو عَنْهُ ، وَلَمْ يُدْرِكُوا الَّذِى طَلَبُوهُ ، إِذْ حَسَدُوهُ مَا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ .

۲- فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ، قَالَ لَهُ:أَنْتَ الْقَائِلُ مَا بَلَغَنِي عَنْك يَا فَرُّوخُ ، إِنَّك شَيْخٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُك، قَالَ:لَقَدْ سَمَّتْنِي أُمِّي بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا ، أَذْهَبَ عَقْلِي وَقَدْ وَجَبَتْ لِي الْجَنَّةُ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَعْلَمُهُ أَنْتَ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ عَقْلِي فَإِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِأَنَّ الآخِرَ فَالآخِرَ شَرٌّ ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَلَمَّا كَانَ بِالسَّيْلَحِين أَوْ بِالْقَادِسِيَّةِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَضُفْرَاهُ يَقْطُرَانِ ، يَرَوْنَ أَنَّهُ قَدْ تَهَيَّأَ لِلإِحْرَامِ ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَأَخَذَ بِمُؤَخَّرِ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ ، فَقَالُوا لَهُ :لَوْ عَهِدْت إِلَيْنَا يَا أَبَا مَسْعُودٍ ، قَالَ :عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلاَلَةٍ ، قَالَ :فَأَعَادُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ :عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ ، فَإِنَّمَا يَسْتَرِيحُ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ.

(۳۸۸۲۵) عبدالعزیز بن رفیع سے منقول ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین کے لیے روانہ ہوئے تو ابو مسعود کو لوگوں پر پیچھے نائب بنایا پس انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیا تو انہوں نے لوگوں کی قلت محسوس کی پھر فرمایا اے لوگو! نکلو جو نکلے گا وہ امن پائے گا۔ اللہ کی قسم ہم اس بوجھل معاملے میں تمہاری پسندیدگی کو دیکھ رہے ہیں۔ تم نکلو جو نکلے گا وہ امن پائے گا۔ اللہ کی قسم ہم عافیت اسے شمار نہیں کرتے کہ دو لشکروں کی آپس میں مڈھ بھیڑ ہو ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے بچتا پھرے بلکہ ہم عافیت اسے سمجھتے ہیں کہ اللہ امت محمدیہ کی اصلاح فرمادے اور اس کے مابین محبت و الفت قائم فرمادے۔ کیا میں تم کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہ بتلاؤں اور ان سے لوگ کیوں ناراض ہوئے میں تم کو نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی خطا کو اللہ کے سپرد نہیں کیا کہ وہ اس کو عذاب دیتا یا معاف کرتا۔ اور وہ اس کو بھی نہ پاسکے جس کی انہیں طلب تھی کیونکہ انہوں نے ان سے اس پر حسد کیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے کہا کہ آپ نے کہی ہے وہ بات جو مجھے پہنچی ہے اے چوزے تمہاری عقل جاتی رہی ہے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری ماں نے اس نام سے بہتر نام رکھا ہے۔ کیا میری عقل جاتی رہی حالانکہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے جنت واجب کی کیا تم جانتے ہو؟ جو میری عقل سے باقی ہے اسی وجہ سے ہم باتیں کرتے تھے کہ ہر دوسرا شر ہے یہ کہہ کر وہ نکل گئے۔ جب ابو مسعود سیلحین یا قادسیہ میں لوگوں کے سامنے آئے تو ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا، لوگوں نے دیکھا کہ وہ احرام کے لیے تیاری کر چکے ہیں اور انہوں نے جب رکاب میں پاؤں رکھا اور کجاوے کو پکڑا تو لوگ ان کے آس پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ آپ ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں۔ تو ابو مسعود نے فرمایا کہ تم تقویٰ کو لازم پکڑو اور جماعت کو لازم پکڑو بے شک اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ انہوں نے پھر نصیحت کا مطالبہ کیا تو انہوں نے پھر فرمایا تم تقویٰ کو لازم پکڑو اور جماعت کو لازم پکڑو! بے شک نیک صالح ہی اطمینان پاتا ہے یا یہ فرمایا کہ فاجر سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

(۳۸۸۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَا قَتَلْت ، يَعْنِي عُثْمَانَ وَلاَ أَمَرْت ثَلاَثًا ، وَلَكِنِّي غُلِبْت.

(۳۸۸۲۶) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو) قتل نہیں کیا اور نہ میں نے قتل کیا کا حکم دیا یہ تین دفعہ فرمایا پھر فرمایا لیکن میں مغلوب ہو گیا تھا۔

(۳۸۸۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ :مَا قَتَلْت ، وَإِنْ كُنْت لِقَتْلِهِ لَكَارِهًا.

(۳۸۸۲۷) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے قتل کیا نہیں یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور میں ان کے قاتلوں کو ناپسند کرتا ہوں۔

(۳۸۸۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي زُرَارَةَ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ، قَالاَ: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُولُ: وَاللهِ مَا

شَارَكْت، وَمَا قَتَلْت وَلاَ أَمَرْت وَلاَ رَضِيت، يَعْنِي قَتْلَ عُثْمَانَ. (نعيم بن حماد ۴۵۲۔ سعيد بن منصور ۲۹۴۱)

(۳۸۸۲۸) ابوزرارہ اور ابوعبداللہ سے منقول ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم نہ میں قتل میں شریک ہوا نہ میں نے قتل کیا نہ میں نے قتل کا حکم دیا اور نہ اس قتل پر میں راضی تھا یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر۔

(۳۸۸۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي سُرِّيَّةُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَتْ : جَاءَ عَلِيٌّ يَعُودُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ، وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ : أَنْصِتُوا وَاسْكُتُوا ، فَوَاللهِ لاَ تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا إِلاَّ أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ :أَنْشُدُك اللَّهَ ، أَنْتَ قَتَلْت عُثْمَانَ ، فَأَطْرَقَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ :وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، مَا قَتَلْته وَلاَ أَمَرْت بِقَتْلِهِ ، وَمَا سَائَنِي.

(حاكم ۱۰۶)

(۳۸۸۲۹) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی باندی کہتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ زید بن ارقم کی عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ ان کے اردگرد لوگ بیٹھے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا تم خاموش رہو۔ اللہ کی قسم تم آج جس چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تم کو اس کی خبر دونگا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں! بتاؤ تم ہی ہو جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا؟ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر نظر نیچی کی پھر فرمایا اللہ کی قسم جس نے بیج کو پھاڑا اور جس نے ہوا چلائی، میں نے ان کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی اس کا حکم دیا اور نہ ہی مجھ پر اس کی کوئی برائی عائد ہوتی ہے۔

(۳۸۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلَى ، قَالَ : كَانَ يَوْمَ أَرَادُوا قَتْلَ عُثْمَانَ أَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى عَلِيٍّ أَلاَ تَأْتِي هَذَا الرَّجُلَ فَتَمْنَعُهُ ، فَإِنَّهُمْ لَمْ يُبْرِمُوا أَمْرًا دُونَك ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لَنَأْتِيَنَّهُمْ ، قَالَ :فَأَخَذَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ بِكَتِفَيْهِ فَاحْتَضَنَهُ ، فَقَالَ :يَا أَبَتِ ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَاللهِ مَا يَزِيدُونَك إِلاَّ رَهْبَةً ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَلِيٌّ بِعِمَامَتِهِ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ.

(۳۸۸۳۰) منذر بن یعلی سے منقول ہے کہ جس دن باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو مروان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ کیا آپ اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے پاس جا کر ان کی حفاظت نہیں کریں گے؟ کیونکہ وہ آپ کے علاوہ کسی کا فیصلہ ماننے کو تیار نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم ضرور جائیں گے ان کے پاس۔ پس ابن حنفیہ نے ان کے کندھے کو پکڑا اور اس کام کی ذمہ داری خود اٹھانے کا ارادہ کیا۔ اور عرض کیا اے میرے ابا جان آپ کہاں جا رہے ہیں اللہ کی قسم وہ لوگ آپ کے خوف میں ہی اضافہ کریں گے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باغیوں کی طرف اپنا عمامہ بھیجا اور باغیوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ضرر پہنچانے سے رکنے کا کہا۔

(۳۸۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :دَخَلْت مَعَ الْمِصْرِيِّينَ عَلَى عُثْمَانَ ، فَلَمَّا ضَرَبُوهُ خَرَجْتُ أَشْتَدُّ قَدْ مَلأْتُ فُرُوجِي عَدْوًا حَتَّى دَخَلْت الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا

رَجُلٌ جَالِسٌ فِي نَحْوٍ مِنْ عَشَرَةٍ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقَالَ : وَيْحَكَ مَا وَرَاكَ ، قَالَ : قُلْتُ قَدْ وَاللهِ فُرِغَ مِنَ الرَّجُلِ ، قَالَ : فَقَالَ : تَبًّا لَكُمْ آخِرَ الدَّهْرِ ، قَالَ : فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ. (سعيد بن منصور ۲۹۳۹)

(۳۸۸۳۱) ابوجعفر انصاری سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے والے مصریوں کے ساتھ میں بھی تھا۔ جب انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مارا تو میں گھبراہٹ کی حالت میں بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک شخص مسجد کے ایک کونے میں بیٹھا تھا اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس نے کہا تمہاری ہلاکت ہو تمہارے پیچھے کیا معاملہ ہوا؟ میں نے کہا اللہ کی قسم اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کا کام تمام ہو گیا۔ اس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا ہلاکت ہو تمہارے لیے آخر زمانہ میں۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۸۸۳۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَتَى عَلِيٌّ طَلْحَةَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى وَسَائِدَ فِي بَيْتِهِ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ اللَّهَ ، لَمَا رَدَدْتَ النَّاسَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ مَقْتُولٌ ، فَقَالَ طَلْحَةُ : لاَ وَاللهِ حَتَّى تُعْطِيَ بَنُو أُمَيَّةَ الْحَقَّ مِنْ أَنْفُسِهَا.

(۳۸۸۳۲) حکیم بن جابر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ اپنے گھر میں تکیوں پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں آپ نے لوگوں (باغیوں) کو امیر المومنین رضی اللہ عنہما سے نہیں روکا کیونکہ ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم نہیں روکوں گا یہاں تک کہ بنوامیہ اپنے پاس سے لوگوں کو حق نہ دیدیں۔

(۳۸۸۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : عَابُوا عَلَى عُثْمَانَ تَمْزِيقَ الْمَصَاحِفِ وَآمَنُوا بِمَا كَتَبَ لَهُمْ.

(۳۸۸۳۳) ابومجلز سے منقول ہے کہتے ہیں کہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صحیفے جلانے پر برا بھلا بھی کہتے ہیں اور ان کے لکھے (ان کے جمع کے لیے قرآن) پر ایمان بھی لاتے ہیں۔

(۳۸۸۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : خَطَبَ عَلِيٌّ بِالْبَصْرَةِ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا قَتَلْته وَلاَ مَالأْت عَلَى قَتْلِهِ ، فَلَمَّا نَزَلَ ، قَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ : أَيُّ شَيْءٍ صَنَعْت الآنَ يَتَفَرَّقُ عَنْك أَصْحَابُك ، فَلَمَّا عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ، قَالَ : مَنْ كَانَ سَائِلاً عَنْ دَمِ عُثْمَانَ فَإِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُ وَأَنَا مَعَهُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : هَذِهِ كَلِمَةٌ قُرَشِيَّةٌ ذَاتُ وَجْهٍ. (طبرانی ۱۱۳)

(۳۸۸۳۴) محمد سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں خطبہ فرمایا اللہ کی قسم میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا اور نہ میں نے ان کے قتل میں معاونت کی۔ جب وہ منبر سے نیچے اترے تو آپ کے کسی ساتھی نے کہا پھر آپ نے کیا کیا؟ اب آپ سے آپ کے ساتھی جدا ہو رہے ہیں۔ پس جب حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس منبر پر آئے تو فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں سوال کرنے والا کون

ہے؟ بے شک عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ نے قتل کیا اور میں ان کے ساتھ ہوں گا (یعنی میں بھی قتل کر دیا جاؤں گا) محمد کہتے ہیں یہ کلمہ ذو وجہین ہے۔

(۳۸۸۳۵) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان ، قَالَ حُذَيْفَةُ هَكَذَا وَحَلَّقَ بِيَدِهِ ، وَقَالَ : فُتِقَ فِي الإِسْلاَمِ فَتْقٌ لاَ يَرْتِقُهُ جَبَلٌ.

(۳۸۸۳۵) میمون سے منقول ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے حلقہ بناتے ہوئے فرمایا اسلام میں ایسا شگاف پیدا ہوا ہے جس کو پہاڑ بھی پر نہیں کر سکے گا۔

(۳۸۸۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْلَمُ الْمِنْقَرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا وَقَعَ مِنْ أَمْرِ عُثْمَانَ مَا كَانَ ، وَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِي أَمْرِهِ ، أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، فَقُلْتُ له : أَبَا الْمُنْذِرِ ، مَا الْمَخْرَجُ ، قَالَ : كِتَابُ اللهِ ، قَالَ : مَا اسْتَبَانَ لَكَ مِنْهُ فَاعْمَلْ بِهِ وَانْتَفِعْ بِهِ ، وَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ فَآمِنْ بِهِ وَكِلْهُ إِلَى عَالِمِهِ. (حاکم ۳۰۳)

(۳۸۸۳۶) عبدالرحمٰن بن ابزی سے منقول ہے کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا معاملہ ہوا تو لوگوں نے چہ میگوئیاں شروع کر دیں۔ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابو منذر اب راہ نجات کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کتاب اللہ، پھر فرمایا جو تم پر واضح ہو جائے اس پر عمل کرو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ اور جو تم پر مشتبہ ہو اس پر ایمان لے آؤ اور اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو۔

(۳۸۸۳۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ صَخْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ جُزَيِّ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَبْسِيِّ، قَالَ: جَاءَ حُذَيْفَةُ إِلَى عُثْمَانَ لِيُوَدِّعَهُ ، أَوْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ: رُدُّوهُ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: مَا بَلَغَنِي عَنْكَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا أَبْغَضْتُكَ مُنْذُ أَحْبَبْتُكَ ، وَلاَ غَشَشْتُكَ مُنْذُ نَصَحْتُ لَكَ، قَالَ أَنْتَ أَصْدَقُ مِنْهُمْ وَأَبَرُّ ، انْطَلِقْ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ ، قَالَ : رُدُّوهُ ، قَالَ: مَا بَلَغَنِي عَنْكَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ، فَقَالَ : حُذَيْفَةُ بِيَدِهِ هَكَذَا ، مَا بَلَغَنِي عَنْكَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ، أَجَلْ وَاللهِ لَتُخْرَجَنَّ إِخْرَاجَ الثَّوْرِ، ثُمَّ لَتُذْبَحَنَّ ذَبْحَ الْجَمَلِ ، قَالَ : فَأَخَذَهُ مِنْ ذَلِكَ أَفكلٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَجِيءَ بِهِ يُدْفَعُ ، قَالَ : هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ حُذَيْفَةُ، قَالَ: وَاللهِ لَتُخْرَجَنَّ إِخْرَاجَ الثَّوْرِ وَلَتُذْبَحَنَّ ذَبْحَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ: ادفنها ادفنها.

(دار قطنی ۴۹۰)

(۳۸۸۳۷) جزی بن بکیر عبسی سے منقول ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تاکہ ان کو الوداع کریں یا سلام کریں۔ جب وہاں سے پیٹھ پھیر کر واپس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کو واپس لاؤ جب حضرت حذیفہ واپس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا بات ہے جو آپ کی طرف سے مجھے پہنچی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم جب سے

میں نے بیعت کی ہے کبھی آپ سے بغض نہیں رکھا اور جب سے آپ کی خیر خواہی کی اس کے بعد نہ ہی میں نے اپنے دل میں کینہ رکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ان سے زیادہ سچے اور نیک ہیں آپ جائیں پس جب وہ منہ پھیر کر جانے لگے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیا بات ہے جو آپ کی طرف سے مجھے پہنچی؟ پھر فرمایا ہاں اللہ کی قسم تم ضرور بیل کی طرح نکال دیے جاؤ گے اور اونٹ کی طرح ذبح کیے جاؤ گے راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر کپکپی طاری ہوگئی پھر انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلایا پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تاکہ اس کا کچھ ازالہ کیا جاسکے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ حذیفہ نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ تم کو بیل کی طرح نکالا جائے گا اور اونٹ کی طرح ذبح کیا جائے گا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اس بات کو دفن کردیجیے۔

(۳۸۸۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَان يَبْكِي وَيَقُولُ :الْيَوْمَ هَلَكَتِ الْعَرَبُ.

(۳۸۸۳۸) سلام بن مسکین سے منقول ہے کہتے ہیں کہ مجھ سے راویت کیا ہے اس شخص نے جس نے عبداللہ بن سلام کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے دن روتے ہوئے دیکھا تھا وہ فرمار ہے تھے آج عرب ہلاک ہوگئے۔

(۳۸۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ نَاسًا كَانُوا عِنْدَ فُسْطَاطِ عَائِشَةَ فَمَرَّ بِهِمْ عُثْمَان ، أُرَى ذَلِكَ بِمَكَّةَ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلاَّ لَعَنَهُ ، أَوْ سَبَّهُ غَيْرِي ، وَكَانَ فِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَكَانَ عُثْمَان عَلَى الْكُوفِيِّ أَجْرَأَ مِنْهُ عَلَى غَيْرِهِ ، فَقَالَ :يَا كُوفِي ، أَتَسُبُّنِي ؟ اقْدُمَ الْمَدِينَةَ ، كَأَنَّهُ يَتَهَدَّدُهُ ، قَالَ :فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقِيلَ لَهُ :عَلَيْكَ بِطَلْحَةِ ، فَانْطَلَقَ مَعَهُ طَلْحَةُ حَتَّى أَتَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ عُثْمَان :وَاللهِ لأَجْلِدَنَّكَ مِئَة ، قَالَ :فَقَالَ طَلْحَةُ :وَاللهِ لاَ تَجْلِدُهُ مِئَة إِلاَّ أَنْ يَكُونَ زَانِيًا ، قَالَ لأَحْرِمَنَّكَ عَطَائَكَ ، قَالَ :فَقَالَ طَلْحَةُ :إِنَّ اللَّهَ سَيَرْزُقُهُ.

(۳۸۸۳۹) ابوسعید سے منقول ہے کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیمہ کے قریب جمع تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ مکہ کا واقعہ ہے ابوسعید کہتے ہیں میرے علاوہ وہاں موجود ہر شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طعن وتشنیع کی۔ ان لوگوں میں ایک کوفی بھی تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر جرأت کرتے ہوئے فرمایا اے کوفی کیا تو مجھے گالی دیتا ہے؟ تو مدینے آنا! گویا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دھمکی دی پس وہ شخص مدینے آیا تو اس سے کہا گیا کہ تم طلحہ رضی اللہ عنہ کو لازم پکڑو۔ پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چلے یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو عطایا سے محروم کردونگا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ رزق عطا کریگا۔

(۳۸۸۴۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ذَكْوَانَ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى الْعَبَّاسِ ، قَالَ :أَرْسَلَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى عُثْمَانَ أَدْعُوهُ ، قَالَ :فَأَتَيْته فَإِذَا هُوَ يُغَدِّي النَّاسَ ، فَدَعَوْته فَأَتَاهُ ،

فَقَالَ :أَفْلَحَ الْوَجْهُ أَبَا الْفَضْلِ ، قَالَ :وَوَجْهُكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :مَا زِدْتُ أَنْ أَتَانِي رَسُولُكَ وَأَنَا أُغَدِّي النَّاسَ فَغَدَّيْتُهُمْ ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ :أُذَكِّرُكَ اللَّهَ فِي عَلِيٍّ ، فَإِنَّهُ ابْنُ عَمِّكَ وَأَخُوكَ فِي دِينِكَ وَصَاحِبُكَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِهْرُكَ ، وَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَقُومَ بِعَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَاعْفِنِي مِنْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ عُثْمَانُ :أَنَا أَوَّلُ مَا أَجَبْتُكَ أَنْ قَدْ شَفَّعْتُكَ ، أَنَّ عَلِيًّا لَوْ شَاءَ مَا كَانَ أَحَدٌ دُونَهُ ، وَلَكِنَّهُ أَبَى إِلاَّ رَأْيَهُ ، وَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ أُذَكِّرُكَ اللَّهَ فِي ابْنِ عَمِّكَ ، وَابْنِ عَمَّتِكَ وَأَخِيكَ فِي دِينِكَ وَصَاحِبِكَ مَعَ رَسُولِ اللهِ وَوَلِيِّ بَيْعَتِكَ ، فَقَالَ :وَاللهِ لَوْ أَمَرَنِي أَنْ أَخْرُجَ مِنْ دَارِي لَخَرَجْتُ ، فَأَمَّا أَنْ أُدَاهِنَ أَنْ لاَ يُقَامَ كِتَابُ اللهِ فَلَمْ أَكُنْ لأَفْعَلَ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ :سَمِعْتُهُ مَا لاَ أُحْصِي وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ غَيْرَ مَرَّةٍ.

(۳۸۸۴۰) صہیب جو کہ عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں سے منقول ہے عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ میں ان کو بلا کر لاؤں۔ کہتے ہیں میں ان کے پاس آیا تو وہ لوگوں کو ناشتہ کروا رہے تھے میں نے ان کو بلایا پس وہ آ گئے اور فرمایا اے ابوالفضل آپکا چہرہ کامیاب رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا اے امیر المؤمنین آپ کا چہرہ بھی فلاح کو پائے پھر عرض کیا کہ آپ کا پیغام سنتے ہی چلا آیا صرف کھانا کھلایا ہے لوگوں کو۔ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو نصیحت کرتا ہوں علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بے شک وہ آپ کے چچا کے بیٹے ہیں اور آپ کے ماموں کے بیٹے ہیں اور آپ کے دینی بھائی ہیں اور وہ آپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ کے ہم زلف ہیں۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے مدمقابل کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔ اے امیر المؤمنین! اس کی معافی آپ مجھے دیدیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی اس بات کو قبول کیا اور آپ کی سفارش کو قبول کیا بے شک اگر علی رضی اللہ عنہ چاہے تو ان کے علاوہ کوئی نہ ہو مگر انہوں نے انکار کر دیا سوائے رائے دینے کے پھر عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ میں تم کو تمہارے چچا کے بیٹے کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں جو تمہارا پھوپھی کا بیٹا ہے اور دینی بھائی ہے اور آپ کے ساتھ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ نے ان سے بیعت بھی کی ہوئی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ مجھے گھر سے نکلنے کا حکم دیتے تو میں ضرور نکلتا رہی بات ہدایت کی کہ اللہ کی کتاب کو قائم نہ کیا جائے تو میں ایسا نہیں کر سکتا۔ محمد بن جعفر فرماتے ہیں کہ اس کو میں نے بے شمار دفعہ سنا ہے اور ان پر کئی دفعہ پیش کیا ہے۔

(۳۸۸۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ مُعَاوِيَةُ وَعَمْرٌو الْكُوفَةَ أَتَى الْحَارِثُ بْنُ الأَزْمَعِ عَمْرًا ، فَخَرَجَ عَمْرٌو وَهُوَ رَاكِبٌ ، فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ :جِئْتُ فِي أَمْرٍ لَوْ وَجَدْتُكَ عَلَى قَرَارٍ لَسَأَلْتُكَ ، فَقَالَ عَمْرٌو :مَا كُنْتَ لِتَسْأَلَنِي ، عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا عَلَى قَرَارٍ إِلاَّ أَخْبَرْتُكَ بِهِ الآنَ ، قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ ، قَالَ :فَقَالَ :اجْتَمَعَتِ السَّخْطَةُ وَالأَثَرَةُ ، فَغَلَبَتِ السَّخْطَةُ الأَثَرَةَ ، ثُمَّ سَارَ.

(۳۸۸۴۱) قیس سے منقول ہے جب معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو حارث بن ازمع عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ عمرو سوار ہو کر

نکل رہے تھے حارث نے انہیں کہا میں ایک کام آیا تھا اگر آپ تشریف فرما ہوتے تو میں آپ سے ایک سوال پوچھتا۔ حضرت عمرو نے فرمایا تم نے جو سوال کرنا ہے وہ کرلو، کیونکہ جس سوال کا جواب میں تمھیں بیٹھے ہونے کی حالت میں دے سکتا ہوں، اب بھی دے سکتا ہوں۔ حارث نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے۔ انہوں نے فرمایا غیظ وغضب اور خودغرضی ایک جگہ جمع ہوئے تھے پس غیظ وغضب خودغرضی پر غالب آ گیا۔ پھر آپ چل دیے۔

(۳۸۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا كَهْمَسٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ ، قَالَ:حَدَّثَنِي الأَقْرَعُ ، قَالَ: أَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى الأُسْقُفِ ، قَالَ :فَهُوَ يَسْأَلُهُ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمَا أُظِلُّهُمَا مِنَ الشَّمْسِ ، فَقَالَ لَهُ :هَلْ تَجِدُنَا فِي كِتَابِكُمْ ، قَالَ :نَعتَكُمْ وَأَعْمَالَكُمْ ، قَالَ :فَمَا تَجِدُنِي ، قَالَ :أَجِدُكَ قَرْنَ حَدِيدٍ ، قَالَ :فنفط عُمَرُ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ :قَرْنُ حَدِيدٍ ، قَالَ أَمِينٌ شَدِيدٌ ، قَالَ :فَكَأَنَّهُ فَرِحَ بِذَلِكَ ، قَالَ فَمَا تَجِدُ بَعْدِي ، قَالَ خَلِيفَةٌ صِدْقٍ يُؤْثِرُ أَقْرَبِيهِ ، قَالَ ، يقول عُمَرُ :يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ عَفَّانَ ، قَالَ :فَمَا تَجِدُ بَعْدَهُ ، قَالَ :صَدْعُ حَدِيدٍ ، قَالَ : وَفِي يَدِ عُمَرَ شَيْءٌ يُقَلِّبُهُ ، قَالَ :فنَبَذَهُ ، وَقَالَ :يَا دَفْرَاه ، مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، فَقَالَ :لاَ تَقُلْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ خَلِيفَةٌ مُسْلِمٌ وَرَجُلٌ صَالِحٌ ، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ، قَالَ :ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، وَقَالَ :الصَّلاَةَ.

(۳۸۸۴۲) اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک پادری کو بلایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے سوال کررہے تھے اور میں ان دونوں پر سایہ کررہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کیا آپ اپنی کتابوں میں ہمارا تذکرہ پاتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں تمہاری صفات اور اعمال کا تذکرہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا میں آپ کو لوہے کا سینگ پاتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے ذرا پریشان ہوئے پھر پوچھا قرن حدید کیا ہے؟ تو پادری نے جواب دیا سخت امانتدار۔ اس بات سے عمر رضی اللہ عنہ خوش ہوئے۔ پھر کہنے لگے میرے بعد کیا پاتے ہو تو اس نے جواب دیا سچا خلیفہ جو اپنے اقرباء کو ترجیح دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ ابن عفان رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس کے بعد آپ کیا پاتے ہیں؟ اس نے کہا لوہے میں شگاف۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کوئی شے تھی جس کے ذریعے الٹ پلٹ کررہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پھینکا اور دو یا تین دفعہ یہ فرمایا "یا دفرا" (اے رسوا ہونے والے) پادری نے کہا آپ اس طرح نہ کہیے اے امیر المؤمنین! کیونکہ وہ مسلمان خلیفہ ہوگا اور نیک آدمی ہوگا لیکن وہ ایسی حالت میں خلیفہ بنے گا جب تلوار ننگی ہوگی اور خون بہہ رہا ہوگا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نماز کے لیے چلو۔

(۳۸۸۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ تَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ فَلَئِنْ سَلَلْتُمُوهَا لاَ تُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَقَالَ :أَنْظِرُونِي ثَمَانَ عَشْرَةَ ، يَعْنِي يَوْمَ عُثْمَانَ.

(۳۸۸۴۳) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا تم اپنی تلواریں نہ کھینچو، اگر تم تلواریں کھینچو گے تو قیامت تک یہ

نیام میں نہ جائیں گی پھر فرمایا مجھے اٹھارہ دن کی مہلت دے دو یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن تک (کیونکہ یہ خود وفات پا جائیں گے)

(۳۸۸٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَذَا وَفِي يَدَيْهِ شِهَابَانِ مِنْ نَارٍ ، يَعْنِي قَاتِلَ عُثْمَانَ ، فَقَتَلَهُ.

(۳۸۸۴۴) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے عثمان کے قاتل کی طرف دیکھ رہا تھا اس کے ہاتھ میں آگ کے دو انگارے ہیں پس اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔

(۳۸۸٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :سَمِعَ عُثْمَانُ ، أَنَّ وَفْدَ أَهْلِ مِصْرَ قَدْ أَقْبَلُوا ، فَاسْتَقْبَلَهُمْ ، فَكَانَ فِي قَرْيَةٍ خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ ، أَوْ كَمَا قَالَ :قَالَ :فَلَمَّا سَمِعُوا بِهِ أَقْبَلُوا نَحْوَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي هُوَ فِيهِ ، قَالَ :أُرَاهُ ، قَالَ :وَكَرِهَ أَنْ يَقْدُمُوا عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ ، أَوْ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا :ادْعُ بِالْمُصْحَفِ ، فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَالُوا :افْتَحِ السَّابِعَةَ ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ سُورَةَ يُونُسَ السَّابِعَةَ ، فَقَرَأَهَا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى هَذِهِ الآيَةِ :﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلاَلاً قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرُونَ﴾ قَالُوا :أَرَأَيْت مَا حَمَيْت مِنَ الْحِمَى آللَّهُ أَذِنَ لَكَ بِهِ أَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرِي ، فَقَالَ :أَمْضِهِ ، أُنزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ، وَأَمَّا الْحِمَى فَإِنَّ عُمَرَ حَمَى الْحِمَى قَبْلِي لإِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَلَمَّا وُلِّيتُ زَادَتْ إِبِلُ الصَّدَقَةِ فَزِدْت فِي الْحِمَى لِمَا زَادَ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَهُ بِالآيَةِ فَيَقُولُ :أَمْضِهِ ، نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا .

۲- وَالَّذِي يَلِي كَلاَمَ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ فِي سِنِّكَ ، يَقُولُ أَبُو نَضْرَةَ :يَقُولُ لِي ذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ ، قَالَ أَبُو نَضْرَةَ :وَأَنَا فِي سِنِّكَ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ :وَلَمْ يَخْرُجْ وَجْهِي ، أَوْ لَمْ يَسْتَوِ وَجْهِي يَوْمَئِذٍ ، لاَ أَدْرِي لَعَلَّهُ ، قَالَ مَرَّةً أُخْرَى : وَأَنَا يَوْمَئِذٍ فِي ثَلاَثِينَ سَنَةً .

۳- ثُمَّ أَخَذُوهُ بِأَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا مَخْرَجٌ ، فَعَرَفَهَا ، فَقَالَ :أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُمْ :مَا تُرِيدُونَ فَأَخَذُوا مِيثَاقَهُ ، قَالَ :وَأَحْسِبُهُ ، قَالَ :وَكَتَبُوا عَلَيْهِ شَرْطًا ، قَالَ :وَأَخَذَ عَلَيْهِمْ ، أَنْ لاَ يَشُقُّوا عَصًا وَلاَ يُفَارِقُوا جَمَاعَةً مَا أَقَامَ لَهُمْ بِشَرْطِهِمْ ، أَوْ كَمَا أَخَذُوا عَلَيْهِ .

٤- فَقَالَ لَهُمْ :مَا تُرِيدُونَ فَقَالُوا :نُرِيدُ أَنْ لاَ يَأْخُذَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَطَاءً ، فَإِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَلِهَذِهِ الشُّيُوخِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضُوا ، وَأَقْبَلُوا مَعَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ رَاضِينَ ، فَقَامَ فَخَطَبَ ، فَقَالَ :وَاللهِ إِنِّي مَا رَأَيْت وَافِدًا هُمْ خَيْرٌ لِحَوْبَاتِي مِنْ هَذَا الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَيَّ ، وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى :حَسِبْت ، أَنَّهُ قَالَ :مِنْ هَذَا الْوَفْدِ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ ، أَلاَ مَنْ كَانَ لَهُ زَرْعٌ فَلْيَلْحَقْ بِزَرْعِهِ ، وَمَنْ كَانَ لَهُ

ضَرْعٌ فَلْيَحْتَلِبْ ، أَلاَ إِنَّهُ لاَ مَالَ لَكُمْ عِنْدَنَا ، إِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ ، وَلِهَذِهِ الشُّيُوخِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ النَّاسُ وَقَالُوا :مَكْرُ بَنِي أُمَيَّةَ .

۵- ثُمَّ رَجَعَ الْوَفْدُ الْمِصْرِيُّونَ رَاضِينَ ، فَبَيْنَمَا هُمْ فِي الطَّرِيقِ إِذْ بِرَاكِبٍ يَتَعَرَّضُ لَهُمْ ، ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ ، ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ وَيَسُبُّهُمْ ، فَقَالُوا لَهُ :إِنَّ لَكَ لأَمْرًا مَا شَأْنُك ، قَالَ :أَنَا رَسُولُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَامِلِهِ بِمِصْرَ فَفَتَّشُوهُ فَإِذَا بِالْكِتَابِ عَلَى لِسَانِ عُثْمَانَ ، عَلَيْهِ خَاتَمُهُ إِلَى عَامِلِ مِصْرَ أَنْ يَقْتُلَهُمْ ، أَوْ يَقْطَعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ .

۶- فَأَقْبَلُوا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ، فَأَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا :أَلَمْ تَرَ إِلَى عَدُوِّ اللهِ ، أَمَرَ فِينَا بِكَذَا وَكَذَا ، وَاللهِ قَدْ أُحِلَّ دَمُهُ قُمْ مَعَنا إِلَيْهِ ، فَقَالَ :لاَ وَاللهِ ، لاَ أَقُومُ مَعَكُمْ ، قَالُوا :فَلِمَ كَتَبْتَ إِلَيْنَا ، قَالَ :لاَ وَاللهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْكُمْ كِتَابًا قطُّ ، قَالَ :فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ :أَلِهَذَا تُقَاتِلُونَ ، أَوْ لِهَذَا تَغْضَبُونَ وَانْطَلَقَ عَلِيٌّ فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى قَرْيَةٍ ، أَوْ قَرْيَةٍ لَهُ .

۷- فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ فَقَالُوا :كَتَبْتَ فِينَا بِكَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ :إِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ ، أَنْ تُقِيمُوا عَلَيَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ يَمِينًا :بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، مَا كَتَبْتُ وَلاَ أَمْلَيْتُ ، وَقَدْ تَعْلَمُونَ ، أَنَّ الْكِتَابَ يُكْتَبُ عَلَى لِسَانِ الرَّجُلِ وَيُنْقَشُ الْخَاتَمُ عَلَى الْخَاتَمِ ، فَقَالُوا لَهُ :قَدْ وَاللهِ أَحَلَّ اللَّهُ دَمَك ، وَنَقَضَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ ،

۸- قَالَ :فَحَصَرُوهُ فِي الْقَصْرِ ، فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، قَالَ :فَمَا أَسْمَعُ أَحَدًا رَدَّ السَّلاَمَ إِلاَّ أَنْ يَرُدَّ رَجُلٌ فِي نَفْسِهِ ، فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ رُومَةً بِمَالِي لأَسْتَعْذِبَ بِهَا ، قَالَ : فَجَعَلْتُ رِشَائِي فِيهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَقِيلَ :نَعَمْ ، فَقَالَ :فَعَلاَمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أُفْطِرَ عَلَى مَاءِ الْبَحْرِ .

۹- قَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ كَذَا وَكَذَا مِنَ الأَرْضِ فَزِدْته فِي الْمَسْجِد ، قِيلَ :نَعَمْ ، قَالَ : فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مُنِعَ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ قبلي قِيلَ قَالَ :وَأَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ سَمِعْتُمْ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا شَيْئًا مِنْ شَأْنِهِ ، وَذَكَرَ أُرَى كِتَابَةَ الْمُفَصَّلِ .

۱۰- قَالَ :فَفَشَا النَّهْيُ ، وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ :مَهْلاً ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَفَشَا النَّهْيُ وَقَامَ الأَشْتَرُ ، فَلاَ أَدْرِي يَوْمَئِذٍ أَمْ يَوْمٍ آخَرَ ، فَقَالَ :لَعَلَّهُ قَدْ مُكِرَ بِهِ وَبِكُمْ ، قَالَ :فَوَطِئَهُ النَّاسُ حَتَّى أُلْقِيَ كَذَا وَكَذَا .

۱۱- ثُمَّ إِنَّهُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مَرَّةً أُخْرَى فَوَعَظَهُمْ وَذَكَّرَهُمْ ، فَلَمْ تَأْخُذْ فِيهِم الْمَوْعِظَةُ ، وَكَانَ النَّاسُ تَأْخُذُ فِيهِمَ الْمَوْعِظَةُ أَوَّلَ مَا يَسْمَعُونَهَا ، فَإِذَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَأْخُذْ فِيهِم الْمَوْعِظَةُ .

۱۲- ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ وَوَضَعَ الْمُصْحَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَان : لَقَدْ أَخَذْتَ مِنِّي مَأْخَذًا ، أَوْ قَعَدْتَ مِنِّي مَقْعَدًا مَا كَانَ أَبُو بَكْرٍ لِيَأْخُذَهُ ، أَوْ لِيَقْعُدَهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ .

۱۳- قَالَ : وَفِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ : فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللهِ ، فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ ، وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْمَوْتُ الأَسْوَدُ فَخَنَقَهُ وَخَنَقَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا رَأَيْت شَيْئًا قَطُّ هُوَ أَلْيَنُ مِنْ حَلْقِهِ ، وَاللهِ لَقَدْ خَنَقْته حَتَّى رَأَيْت نَفَسَهُ مِثْلَ نَفَسِ الْجَانِّ تَرَدَّدَ فِي جَسَدِهِ .

۱۴- ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ ، فَقَالَ : بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللهِ وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ فَاتَّقَاهُ بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا فَلاَ أَدْرِي أَبَانَهَا ، أَوْ قَطَعَهَا فَلَمْ يُبِنْهَا ، فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ ، إِنَّهَا لأَوَّلُ كَفٍّ قَطُّ خَطَّتِ الْمُفَصَّلَ .

۱۵- وَحُدِّثْت فِي غَيْرِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ : فَدَخَلَ عَلَيْهِ التُّجِيبِيُّ فَأَشْعَرَهُ بِمِشْقَصٍ ، فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى هَذِهِ الآيَةِ : ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمَ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ وَإِنَّهَا فِي الْمُصْحَفِ مَا حُكَّتْ .

۱۶- وَأَخَذَتْ بِنْتُ الْفُرَافِصَةِ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ حُلِيَّهَا فَوَضَعَتْهُ فِي حِجْرِهَا ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ ، فَلَمَّا أُشْعِرَ ، أَوْ قُتِلَ تَجَافَتْ ، أَوْ تَفَاجَّتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَاتَلَهَا اللَّهُ ، مَا أَعْظَمَ عَجِيزَتَهَا ، فَعَرَفْت أَنَّ أَعْدَاءَ اللهِ لَمْ يُرِيدُوا إِلاَّ الدُّنْيَا . (احمد ۷۲۶)

(۳۸۸۴۵) ابوسعید سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مصر کا وفد آیا ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کا استقبال کیا وہ مدینہ سے باہر ایک بستی میں تھے راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ وہ مدینہ میں ان کے پاس حاضر ہوں یا اس طرح کا کوئی امر تھا۔ پس اہل مصر ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ صحیفہ منگوائیے تو انہوں نے صحیفہ منگوالیا پھر کہنے لگے اس کو کھولیے اور سابعہ نکالیے وہ سورۂ یونس کو سابعہ کا نام دیتے تھے پس حضرت عثمان نے پڑھنا شروع کیا اس آیت پر پہنچے: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُم مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُم مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلاَلاً قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرُونَ﴾ (آپ کہہ دیجیے تم بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق اتارا پھر اس میں سے تم نے حرام اور حلال بنالیا آپ کہہ دیں کیا تمہیں اللہ نے اجازت دی یا اللہ پر تم بہتان باندھتے ہو) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس اسے چھوڑ دو یہ آیت فلاں فلاں امر میں اتری ہے بہر حال آپ چراگاہ کی جو بات کر رہے ہیں تو مجھ سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کے اونٹوں کے لیے چراگاہ مقرر کی تھی۔ پھر جب مجھے والی بنایا گیا تو صدقہ کے اونٹ بڑھ گئے، میں نے چراگاہ کو بھی وسعت دیدی اونٹوں کی کثرت کے پیش نظر۔ پس اہل مصر آیتوں سے دلیل پکڑتے رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے رہے کہ اسے چھوڑ و اور کہتے رہے یہ آیت فلاں فلاں واقعہ میں اتری ہے۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کلام کر رہا تھا وہ آپ کی عمر کا تھا، ابونضرہ فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھے ابوسعید نے بتائی، ابونضرہ فرماتے ہیں کہ میں اس دن تمہاری عمر کا تھا کہتے ہیں میرے چہرے پر مکمل جوانی کے اثرات ظاہر نہ ہوئے تھے یا یوں فرمایا کہ میں

اچھی طرح جوان نہ ہوا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے دوسری دفعہ فرمایا ہو میں اس دن تیس سال کا تھا۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسے اعتراضات کیے جن سے وہ چھٹکارا نہ پا سکے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان چیزوں کی حقیقت کو اچھی طرح پہچان لیا پھر فرمایا میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ پھر ان سے فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک عہد لیا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے کچھ شرائط بھی طے کیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے عہد لیا کہ وہ مسلمانوں کی قوت کو فرو نہ کریں گے اور نہ ہی مسلمانوں میں تفرقہ پھیلائیں گے جب تک کہ میں شرائط پر قائم رہوں گا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اور کیا چاہتے ہو تو انہوں نے کہا ہم یہ چاہتے ہیں کہ اہل مدینہ عطایا نہ لیں کیونکہ یہ مال تو صرف قتال کرنے والوں اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے پس وہ راضی ہو گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ آئے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا اللہ کی قسم میں نے اس وفد سے بہتر کوئی وفد نہیں دیکھا جو میری حاجت کے لیے اس سے بہتر ہو۔ اور پھر دوسری مرتبہ یہی فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس کے شرکاء اہل مصر ہیں سنو جس کے پاس کھیتی ہے وہ اپنی کھیتی باڑی کرے اور جس کے پاس دودھ والا جانور ہے وہ اس کا دودھ نکال کر گزارا کرے میرے پاس تمہارے لیے کوئی مال نہیں۔ اور مال مجاہدین اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے پس لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے یہ بنوامیہ کا فریب ہے۔ پھر مصری وفد بخوشی واپس لوٹ گیا۔ راستے میں تھے کہ ایک سوار ان کے پاس آیا پھر ان سے جدا ہو گیا پھر ان کی طرف لوٹا اور جدا ہو گیا اور ان کو برا بھلا کہا۔ تو انہوں نے اس سے کہا تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا امیر المؤمنین کی طرف سے مصر کے گورنر کی طرف سفیر ہوں پس اس وفد نے تحقیق کی تو اس کے پاس سے ایک خط نکلا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھا اس پر مہر بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تھی اور مصر کے گورنر کو یہ پیغام لکھا تھا کہ وہ اس وفد کو قتل کر دے یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں۔ پس وہ وفد واپس لوٹا اور مدینہ پہنچا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا تم اللہ کے دشمن کی طرف نہیں دیکھتے جس نے ہمارے بارے میں اس طرح کا حکم جاری کیا ہے، اللہ نے اس کا خون حلال کر دیا ہے آپ ہمارے ساتھ چلیے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا، اہل وفد نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ نے ہمارے لیے یہ خط کیوں لکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم میں نے تمہارے لیے کوئی خط نہیں لکھا، پس وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے، اور ایک دوسرے کو کہنے لگے کیا اس وجہ سے تم قتال کرو گے؟ کیا اس وجہ سے تم غیظ وغضب میں مبتلا ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ سے نکل کر ایک بستی کی طرف چلے گئے۔ پس وہ چلے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ آپ نے ہمارے بارے میں اس طرح کیوں لکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تب دو ہی چیزیں ہیں ایک یہ کہ تم مسلمانوں میں سے دو گواہ پیش کر دیا پھر میں اس اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ یہ خط نہ ہی کسی سے لکھوایا اور تم جانتے ہو کہ خط کسی کی طرف سے کوئی دوسرا بھی لکھ سکتا ہے اور مہر پر جعلی مہر بھی لگائی جا سکتی ہے۔ پس انہوں نے کہا اللہ کی قسم اللہ نے آپ کا خون حلال کر دیا ہے اور عہد و پیماں توڑ دیے گئے ہیں۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں محصور کر دیا پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان پر جھانکے اور سلام کیا۔ پھر

فرمایا میں نے سلام کا جواب نہیں سنا کسی سے مگر یہ کہ کسی نے اپنے دل میں جواب دیا ہو، پھر فرمایا پس تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے بئر رومہ خریدا تھا تا کہ میٹھا پانی دستیاب ہو اور پھر میں نے اسے تمام مسلمانوں کے لیے عام کر دیا تھا؟ پس کہا گیا جی ایسے ہی ہے پھر فرمایا تم مجھے کیوں روک رہے ہو اس کے پانی سے حتیٰ کہ میں کھاری پانی پینے پر مجبور ہوں۔ پھر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو میں نے اس طرح کی زمین خریدی تھی پھر اس کو مسجد بنا دیا تھا؟ کہا گیا کہ ہاں پھر فرمایا کیا تم لوگوں میں سے کسی کو جانتے ہو کہ اس کو اس میں نماز سے روکا گیا ہو مجھ سے پہلے؟ پھر فرمایا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو اس اس طرح فرماتے ہوئے سنا (یعنی آپ کے فضائل میں جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہے) اور راوی نے مفصل لکھا ہوا ذکر کیا پھر فرمایا کہ روکنے کی بات پھیل گئی پھر لوگ ایک دوسرے کو روکنے لگے اور کہنے لگے امیر المؤمنین کو مہلت دینی چاہیے۔ اشہر کھڑا ہوا راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اسی دن یا اس سے اگلے دن۔ پھر کہنے لگا ممکن ہے یہ (خط) اس کے ساتھ اور تمہارے ساتھ مکر کیا گیا ہو لوگوں نے اسے روند ڈالا اور اس کو ادھر ادھر پہنچا گیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو وعظ و نصیحت کی مگر وعظ و نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ لوگوں کو جب پہلی دفعہ وعظ و نصیحت کی گئی تو اس کا اثر ہوا تھا مگر دوبارہ ان پر اس کا کچھ اثر نہ ہو سکا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور قرآن مجید اپنے سامنے رکھ لیا راوی کہتے ہیں کہ حسن سے منقول ہے کہ سب سے پہلے محمد بن ابو بکر گھر میں داخل ہوئے اور ان کی داڑھی کو پکڑا، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح تم نے میری داڑھی کو پکڑا ہے اس طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق پکڑنے والے نہ تھے پس وہ یہ سن کر نکل گئے اور ان کو چھوڑ دیا۔ ابو سعید کی حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی داخل ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پس وہ نکل گیا اور ان کو چھوڑ دیا۔ پھر ایک شخص آیا جسے موت اسود کے نام سے پکارا جاتا تھا پس اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گلے کو دبایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے گلے کو دبایا پھر نکل گیا پس وہ کہتا تھا کہ اللہ کی قسم میں نے ان کے حلق سے زیادہ نرم شئے نہیں دیکھی۔ میں نے ان کے گلے کو گھونٹا یہاں تک کہ میں نے ان کی جان کو دیکھا اس جان کی طرح جو اپنے جسم میں لوٹ رہی ہو۔ پھر دوسرا شخص اندر آیا اس سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان اللہ کی کتاب ہے پس اس نے تلوار چلائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ہاتھ سے روکا مگر اس نے ہاتھ کاٹ دیا راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ہاتھ جدا ہوا یا نہیں بہر حال اللہ کی قسم یہ پہلا ہاتھ تھا جس نے حد بندی کو عبور کیا۔ پھر کنانہ بن بشر تجوبی اندر آیا اور اس نے چوڑے پھل والے نیزے کے ذریعے آپ کو لہولہان کر دیا پس خون قرآن کی اس آیت پر گرا ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ان کی طرف سے کافی ہو جائے گا) اور وہ خون مصحف میں موجود ہے اس کو کھرچا نہیں گیا۔ نائلہ بن فراصفہ نے اپنے زیور کو اپنی گود میں رکھا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے کی بات ہے۔ جب ان کو شہید کیا گیا تو وہ ان پر جھکی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ ان کے سرین کتنے بڑے ہیں؟ (یعنی یہ کتنی حسین ہیں میں) نے جان لیا کہ یہ اللہ کے دشمن صرف دنیا چاہتے ہیں۔

(۳۸۸٤٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مِحْصَنٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ نُمَيْرٍ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ وَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَهْمٌ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ ، قَالَ : أَنَا شَاهِدُ هَذَا الأَمْرِ ، قَالَ : جَاءَ سَعْدٌ وَعَمَّارٌ فَأَرْسَلُوا إِلَى عُثْمَانَ أَنِ ائْتِنَا ، فَإِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَذْكُرَ لَكَ أَشْيَاءَ أَحْدَثْتَهَا، أَوْ أَشْيَاءَ فَعَلْتَهَا، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَنَ انْصَرِفُوا الْيَوْمَ ، فَإِنِّي مُشْتَغِلٌ وَمِيعَادُكُمْ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا حَتَّى أَشْزَنَ ، قَالَ أَبُو مِحْصَنٍ :أَشْزَنَ : أَسْتَعِدُّ لِخُصُومَتِكُمْ .

٢- قَالَ : فَانْصَرَفَ سَعْدٌ ، وَأَبَى عَمَّارٌ أَنْ يَنْصَرِفَ ، قَالَهَا أَبُو مِحْصَنٍ مَرَّتَيْنِ ، قَالَ : فَتَنَاوَلَهُ رَسُولُ عُثْمَانَ فَضَرَبَهُ ، قَالَ : فَلَمَّا اجْتَمَعُوا لِلْمِيعَادِ وَمَنْ مَعَهُمْ ، قَالَ لَهُمْ عُثْمَان مَا تَنْقِمُونَ مِنِّي ، قَالُوا : نَنْقِمُ عَلَيْك ضَرْبَك عَمَّارًا ، قَالَ : قَالَ عُثْمَان : جَاءَ سَعْدٌ وَعَمَّارٌ فَأَرْسَلْت إِلَيْهِمَا ، فَانْصَرَفَ سَعْدٌ ، وَأَبَى عَمَّارٌ أَنْ يَنْصَرِفَ ، فَتَنَاوَلَهُ رَسُولٌ مِنْ غَيْرِ أَمْرِي فَوَاللهِ مَا أَمَرْت وَلاَ رَضِيت ، فَهَذِهِ يَدِي لِعَمَّارٍ فَلْيَصْطَبِر ، قَالَ أَبُو مِحْصَنٍ :يَعْنِي :يَقْتَصُّ .

٣- قَالُوا :نَنْقِمُ عَلَيْك أَنَّكَ جَعَلْت الْحُرُوفَ حَرْفًا وَاحِدًا ، قَالَ :جَائَنِي حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ :مَا كُنْت صَانِعًا إِذَا قِيلَ :قِرَائَةُ فُلاَن وَقِرَائَةُ فُلاَنٍ وَقِرَائَةُ فُلاَن ، كَمَا اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكِتَابِ ، فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ ، وَإِنْ يَكُ خَطأً فَمِنْ حُذَيْفَةَ .

٤- قَالُوا :نَنْقِمُ عَلَيْك أَنَّك حَمَيْت الْحِمَى ، قَالَ :جَائَتْنِي قُرَيْشٌ ، فَقَالَتْ :إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْعَرَبِ قَوْمٌ إِلاَّ لَهُمْ حِمًّى يَرْعَوْنَ فِيهِ غَيْرَنَا ، فَفَعَلْت ذَلِكَ لَهُمْ فَإِنْ رَضِيتُمْ فَأَقِرُّوا ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ فَغَيِّرُوا ، أَوَ قَالَ :لاَ تُقِرُّوا شَكَّ أَبُو مِحْصَنٍ.

٥- قَالُوا :وَنَنْقِمُ عَلَيْك أَنَّك اسْتَعْمَلْت السُّفَهَاءَ أَقَارِبَك ، قَالَ :فَلْيَقُمْ أَهْلُ كُلِّ مِصْرٍ يَسْأَلُونِي صَاحِبَهُمَ الَّذِي يُحِبُّونَهُ فَأَسْتَعْمِلُهُ عَلَيْهِمْ وَأَعْزِلُ عَنْهُمَ الَّذِي يَكْرَهُونَ، قَالَ:فَقَالَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ :رَضِينَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، فَأَقِرَّهُ عَلَيْنَا ، وَقَالَ أَهْلُ الْكُوفَةِ :اعْزِلْ سَعِيدًا ، وَقَالَ الْوَلِيدُ شَكَّ أَبُو مِحْصَنٍ :وَاسْتَعْمِلْ عَلَيْنَا أَبَا مُوسَى فَفَعَلَ ، قَالَ :وَقَالَ أَهْلُ الشَّامِ :قَدْ رَضِينَا بِمُعَاوِيَةَ فَأَقِرَّهُ عَلَيْنَا ، وَقَالَ أَهْلُ مِصْرَ :اعْزِلْ عَنَّا ابْنَ أَبِي سَرْحٍ، وَاسْتَعْمِلْ عَلَيْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ ، فَفَعَلَ ، قَالَ:فَمَا جَاؤُوا بِشَيْءٍ إِلاَّ خَرَجَ مِنْهُ ، قَالَ :فَانْصَرَفُوا رَاضِينَ.

٦- فَبَيْنَمَا بَعْضُهُمْ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ مَرَّ بِهِمْ رَاكِبٌ فَاتَّهَمُوهُ فَفَتَّشُوهُ فَأَصَابُوا مَعَهُ كِتَابًا فِي إِدَاوَةٍ إِلَى عَامِلِهِمْ أَنْ خُذْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ ، قَالَ :فَرَجَعُوا فَبَدَؤُوا بِعَلِيٍّ فَأَتَوْهُ فَجَاءَ مَعَهُمْ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالُوا :هَذَا كِتَابُك وَهَذَا خَاتَمُك ، فَقَالَ عُثْمَان :وَاللهِ مَا كَتَبْت وَلاَ عَلِمْت وَلاَ أَمَرْت ، قَالَ :فَمَنْ تَظُنُّ؟ قَالَ أَبُو مِحْصَنٍ :تَتَّهِمُ ، قَالَ :أَظُنُّ كَاتِبِي غَدَرَ ، وَأَظُنُّك بِهِ يَا عَلِيُّ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :وَلِمَ تَظُنُّنِي بِذَاكَ،

قَالَ :لأَنَّكَ مُطَاعٌ عِنْدَ الْقَوْمِ ، قَالَ :ثُمَّ لَمْ تَرُدَّهُمْ عَنِّي .

۷- قَالَ :فَأَبَى الْقَوْمُ وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ حَتَّى حَصَرُوهُ ، قَالَ :فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ :بِمَ تَسْتَحِلُّونَ دَمِي فَوَاللهِ مَا حَلَّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلاَّ بِإِحْدَى ثَلاَثٍ :مُرْتَدٌّ ، عَنِ الإِسْلاَمِ ، أَوْ ثَيِّبٌ زَانٍ ، أَوْ قَاتِلُ نَفْسٍ ، فَوَاللهِ مَا عَمِلْتُ شَيْئًا مِنْهُنَّ مُنْذُ أَسْلَمْتُ ، قَالَ :فَأَلَحَّ الْقَوْمُ عَلَيْهِ ، قَالَ :وَنَاشَدَ عُثْمَانُ النَّاسَ أَنْ لاَ تُرَاقَ فِيهِ مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ .

۸- فَلَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ فِي كَتِيبَةٍ حَتَّى يَهْزِمَهُمْ ، لَوْ شَاؤُوا أَنْ يَقْتُلُوا مِنْهُمْ لَقَتَلُوا ، قَالَ: وَرَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَإِنَّهُ لَيَضْرِبُ رَجُلاً بِعَرْضِ السَّيْفِ لَوْ شَاءَ أَنْ يَقْتُلَهُ لَقَتَلَهُ ، وَلَكِنَّ عُثْمَانَ عَزَمَ عَلَى النَّاسِ فَأَمْسَكُوا .

۹- قَالَ :فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو عَمْرِو بْنُ بُدَيْلٍ الْخُزَاعِيُّ وَالتُّجِيبِيُّ ، قَالَ :فَطَعَنَهُ أَحَدُهُمَا بِمِشْقَصٍ فِي أَوْدَاجِهِ وَعَلاَهُ الآخَرُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلُوهُ ، ثُمَّ انْطَلَقُوا هِرَابًا يَسِيرُونَ بِاللَّيْلِ وَيَكْمُنُونَ بِالنَّهَارِ حَتَّى أَتَوْا بَلَدًا بَيْنَ مِصْرَ وَالشَّامِ ، قَالَ :فَكَمِنُوا فِي غَارٍ ، قَالَ :فَجَاءَ نَبَطِيٌّ مِنْ تِلْكَ الْبِلاَدِ مَعَهُ حِمَارٌ ، قَالَ :فَدَخَلَ ذُبَابٌ فِي مَنْخَرِ الْحِمَارِ ، قَالَ :فَنَفَرَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمَ الْغَارَ ، وَطَلَبَهُ صَاحِبُهُ فَرَآهُمْ :فَانْطَلَقَ إِلَى عَامِلِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :فَأَخْبَرَهُ بِهِمْ ، قَالَ :فَأَخَذَهُمْ مُعَاوِيَةُ فَضَرَبَ أَعْنَاقَهُمْ.

(۳۸۸۴۶) جہم فہری سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے اس معاملہ کو از خود مشاہدہ کیا کہ سعد اور عمارہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے پاس آئیں ہم آپ کو ایسی چیزوں کے بارے میں بتانا چاہتے ہیں جو آپ نے نئی نکالی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہ آپ آج چلے جائیں آج میں مصروف ہوں فلاں دن تم سے ملاقات کے لیے مقرر ہے تا کہ میں خصومت کے لیے تیار ہو جاؤں ابو محصن کہتے ہیں کہ اشزن کا معنی ہے میں تمہارے ساتھ خصومت کے لیے تیار ہو جاؤں۔ سعد تو واپس چلے گئے عمار نے واپس جانے سے انکار کر دیا ابو محصن نے یہ دو دفعہ فرمایا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاصد نے ان کو پکڑ کر مارا۔ پس مقررہ دن جب وہ سب جمع ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم کس چیز پر مجھ سے ناراض ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ نے جو عمار کو مارا ہے اس پر ہم ناراض ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعد اور عمار آئے تھے میں نے ان کو پیغام بھیجا کہ وہ چلے جائیں سعد تو چلے گئے مگر عمار نے انکار کیا تو میرے قاصد نے میرے حکم کے بغیر اس کو مارا اللہ کی قسم نہ تو میں نے اس کا حکم دیا تھا اور نہ ہی میں اس پر راضی تھا۔ پھر بھی میں حاضر ہوں! عمار اپنا بدلہ لے لیں ابو محصن لیصطبر کا مطلب قصاص لینا بتلاتے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگے ہم آپ سے ناراض ہیں کہ آپ نے مختلف حروف کو (قراءتوں) ایک ہی حرف بنا دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس حذیفہ رضی اللہ عنہ آئے تھے پس انہوں نے کہا کہ آپ اس وقت کیا کر سکیں گے جب کہا جائے گا فلاں کی قراءت، فلاں کی قراءت اور فلاں کی قراءت جیسے اہل کتاب نے اپنی کتابوں میں اختلاف کیا؟ پس اگر یہ عمل (ایک قراءت پر عربوں کو جمع کرنا) درست ہے تو

یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم آپ سے اس بات پر بھی ناراض ہیں کہ آپ نے چراگاہیں مقرر کر دیں ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس قریش آئے تھے اور کہا تھا کہ عرب کی ہر قوم کے پاس چراگاہ موجود ہے سوائے ہمارے تو میں نے ان کے لیے چراگاہ مقرر کر دی اگر تم راضی ہو تو اسے برقرار رکھو اور اگر تمہیں ناگواری ہوتی ہے تو اسے بدل دو یا یہ فرمایا کہ تم مقرر نہ کرو ابو محصن کو اس میں شک ہوا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ ہم آپ سے اس وجہ سے ناراض ہیں کہ آپ نے ہمارے اوپر اپنے اقرباء ناسمجھ لوگوں کو مسلط کر دیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر شہر والے کھڑے ہوں اور مجھے بتائیں جسے وہ پسند کرتے ہیں میں اس کو گورنر بنا دونگا اور جس کو ناپسند کرتے ہیں اس کو معزول کر دونگا۔ پس اہل بصرہ نے کہا ہم عبداللہ بن عامر سے راضی ہیں انہی کو برقرار رکھیے۔ پھر کوفہ والوں نے کہا سعید کو معزول کر دیا جائے (ولید کہتے ہیں کہ ابو محصن کو شک ہوا ہے) اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ہم پر گورنر بنایا جائے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ اہل شام نے کہا ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے راضی ہیں ہم پر انہیں ہی برقرار رکھیے۔ اور اہل مصر نے کہا ابن ابو سرح کو معزول کر کے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو گورنر بنایا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کر دیا۔ انہوں نے جس جس شئے کا تقاضہ کیا اسے انہوں نے حاصل کر لیا اور بخوشی واپس لوٹ گئے۔ ابھی وہ راستے میں تھے کہ ان کے پاس سے ایک سوار گزرا پس ان کو اس پر شک ہوا تو انہوں نے اس سے تحقیق کی تو اس کے پاس سے چمڑے کے برتن سے ایک خط برآمد ہوا جو ان کے عامل کے نام تھا۔ اس کا مضمون تھا کہ تم فلاں فلاں کی گردن مار دو۔ پس وہ لوٹے اور علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے پھر ان کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا یہ رہا آپ کا خط اور یہ رہی آپ کی مہر۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم نہ میں نے خط لکھا اور نہ میں اس کے بارے کچھ جانتا ہوں اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر آپ کے خیال میں کون ہو سکتا ہے لکھنے والا ابو محصن کہتے ہیں یا کہا پھر آپ کس پر تہمت لگائیں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے میرے کاتب نے دھوکہ دہی سے کام لیا ہے، اور مجھے اے علی آپ پر بھی شک ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ آپ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر آپ نے ان کو مجھ سے پھیر کیوں نہیں دیا۔ ان لوگوں نے آپ کا اعتبار نہ کیا اور اپنی ضد پر اڑے رہے یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میرے خون کو حلال سمجھتے ہو؟ اللہ کی قسم مسلمان کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے ایک یہ کہ وہ مرتد ہو جائے، دوسرا شادی شدہ زانی اور تیسرا کسی کو قتل کرنے والا۔ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں ان میں سے کسی کا ارتکاب کیا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی ضد پر ڈٹے رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مطالبہ کیا کہ وہ خونریزی نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک لشکر میں نکلے تاکہ ان باغیوں کو مغلوب کریں اگر وہ چاہتے کہ باغیوں کو قتل کریں تو قتل کر سکتے تھے۔ میں نے سعید بن اسود کو دیکھا کہ وہ اپنی تلوار کے عرض سے ایک شخص کو مارنا چاہتے تو مار سکتے تھے۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو روکا تھا اس وجہ سے لوگ رکے رہے۔ پھر ابو عمرو بن مدہل خزاعی اور تجیبی اندر داخل ہوئے پس ان میں سے ایک نے چوڑے پھل والے نیزہ

سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن کی رگوں کو کاٹ ڈالا دوسرے نے تلوار مار کر ان کو اوپر اٹھایا اور انہیں شہید کر دیا پھر وہ بھاگ گئے رات کو وہ چلتے اور دن کو چھپ جاتے۔ یہاں تک کہ وہ مصر اور شام کے مابین ایک جگہ پر پہنچ گئے۔ وہ ایک غار میں چھپے ہوئے تھے کہ ایک نبطی اس علاقے سے نکلا اس کے ساتھ ایک گدھا بھی تھا اس گدھے کے نتھنے میں ایک مکھی گھس گئی وہ بدک کر بھاگا یہاں تک کہ اس غار میں داخل ہوا جس میں وہ لوگ چھپے ہوئے تھے۔ گدھے کا مالک اس کی تلاش میں یہاں تک پہنچا تو اس نے ان کو دیکھ لیا۔ وہ شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عامل کے پاس گیا اور اس کو ان کے بارے میں بتایا۔ پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو پکڑ کر قتل کر دیا۔

(٣٨٨٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :لَمَّا ذَكَرُوا مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ الَّذِي ذَكَرُوا أَقْبَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالُوا :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَلاَ تَرَى مَا قَدْ أَحْدَثَ هَذَا الرَّجُلُ ، فَقَالَ :بَخٍ بَخٍ فَمَا تَأْمُرُونِي قَالَ : تُرِيدُونَ أَنْ تَكُونُوا مِثْلَ الرُّومِ وَفَارِسَ إِذَا غَضِبُوا عَلَى مَلِكٍ قَتَلُوهُ ، قَدْ وَلاَّهُ اللَّهُ الَّذِي وَلاَّهُ فَهُوَ أَعْلَمُ لَسْتُ بِقَائِلٍ فِي شَأْنِهِ شَيْئًا.

(٣٨٨٤٧) عمرو بن دینار سے منقول ہے کہتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں تذکرہ ہوا جس طرح تذکرے لوگ کرتے ہیں تو عبدالرحمن اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے اور حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آئے۔ پس لوگوں نے کہا اے عبدالرحمن کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اس آدمی (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے کتنی چیزیں پیدا کر دیں؟ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا واہ بھئی واہ تم مجھے کس بات کا حکم دے رہے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو تم روم اور فارس والوں کی طرح ہو جاؤ کہ جب وہ اپنے بادشاہ سے ناراض ہوتے تو اسے قتل کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ امارت سونپی ہے کہ وہی زیادہ بہتر جاننے والا ہے میں ان کی شان میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

(٣٨٨٤٨) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ قَالَ : سَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، عَنِ الْخَوَارِجِ ، فَقُلْتُ لَهُمْ :أَطْوَلُ النَّاسِ صَلاَةً وَأَكْثَرُهُمْ صَوْمًا غَيْرَ أَنَّهُمْ إِذَا خَلَّفُوا الْجِسْرَ أَهَرَاقُوا الدِّمَاءَ وَأَخَذُوا الأَمْوَالَ ، قَالَ :لاَ تَسْأَلْ عَنْهُمْ إِلاَّ ذَا أَمَّا إِنِّي قَدْ قُلْتُ لَهُمْ :لاَ تَقْتُلُوا عُثْمَانَ ، دَعُوهُ ، فَوَاللهِ لَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ إِحْدَى عَشْرَةَ لَيَمُوتَنَّ عَلَى فِرَاشِهِ مَوْتًا فَلَمْ يَفْعَلُوا وَإِنَّهُ لَمْ يُقْتَلْ نَبِيٌّ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ النَّاسِ وَلَمْ يُقْتَلْ خَلِيفَةٌ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ خَمْسَةٌ وَثَلاَثُونَ أَلْفًا.

(٣٨٨٤٨) بشر بن شغاف سے منقول ہیں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے خوارج کے بارے میں مجھ سے پوچھا میں نے کہا کہ وہ لمبی نماز پڑھنے والے ہوں گے، زیادہ روزے رکھنے والے ہوں گے، مگر یہ کہ جب کسی بہادر شخص کو بادشاہ بنائیں تو خون بہائیں گے اور اموال لوٹ لیں گے پھر فرمایا ان کے بارے میں سوال مت کرو مگر یہ کہ میں نے ان سے کہا کہ تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید نہ کرو

اور ان کو چھوڑ دو اللہ کی قسم اگر تم نے اس کو چھوڑ دیا گیارہ دن تک تو وہ اپنے بستر پر خود مر جائیں گے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا جب نبی کو قتل کیا جاتا ہے تو اس کے عوض ستر ہزار انسان قتل ہوتے ہیں اور جب خلیفہ قتل کیا جاتا ہے اس کے عوض پینتیس ہزار انسان قتل ہوتے ہیں۔

(۳۸۸۴۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ : أَخْتَرِطُ سَيْفِي؟ قَالَ : لاَ أَبْرَأُ إِلَى اللهِ إِذًا مِنْ دَمِكَ ، وَلَكِنْ ، شِمْ سَيْفَكَ وَارْجِعْ إِلَى أَبِيكَ.

(۳۸۸۴۹) ابو قلابہ سے منقول ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں اپنی تلوار سونت لوں؟ (میں باغیوں سے لڑائی کے لیے تیار ہوں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تب میں اللہ کے سامنے تمہارے خون سے بری ہوں۔ تم اپنی تلوار وہیں (نیام میں) رکھو اور اپنے گھر چلے جاؤ۔

(۳۸۸۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، فَقَالَ : قَتَلُوا عُثْمَانَ ، ثُمَّ أَتَوْنِي ، فَقُلْنَا لَهُ : أَتُرِيبُكَ نَفْسُكَ.

(۳۸۸۵۰) اعمش رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم ابن ابو ہذیل کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا وہ پھر میرے پس آئے ہم نے کہا تم کو شک تو نہیں ہوا کہیں؟

(۳۸۸۵۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : هَاتَانِ رِجْلاَيَ ، فَإِنْ كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ أَنْ تَجْعَلُوهُمَا فِي الْقُيُودِ فَاجْعَلُوهُمَا فِي الْقُيُودِ.

(۳۸۸۵۱) سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ میرے دو پاؤں ہیں اگر کلام اللہ اس بات کی اجازت دیتا کہ ان کو قید میں ڈال دو تو میرے دونوں پاؤں میں بیڑیاں ڈال دو۔

(۳۸۸۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ حِينَ قُتِلَ عُثْمَان : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَصَابَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ خَيْرًا ، أَوْ رُشْدًا ، أَوْ رِضْوَانًا فَإِنِّي بَرِيءٌ مِنْهُ ، وَلَيْسَ لِي فِيهِ نَصِيبٌ ، وَإِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَخْطَأَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ فَقَدْ عَلِمْتَ بَرَائَتِي ، قَالَ : اعْتَبِرُوا قَوْلِي مَا أَقُولُ لَكُمْ ، وَاللهِ إِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَصَابَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ لَتَحْتَلِبُنَّ بِهِ لَبَنًا ، وَلَئِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَخْطَأَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ لَتَحْتَلِبُنَّ بِهِ دَمًا. (عبدالرزاق ۲۰۹۶۵)

(۳۸۸۵۲) محمد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے وقت فرمایا کہ اے اللہ اگر اہل عرب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے اچھا کیا یعنی خیر و ہدایت اور تیری رضا کی خاطر، تو میں اس سے بری ہوں اور میرا اس میں کچھ حصہ نہیں، اور اگر اہل عرب نے ان کو شہید کر کے غلطی کی تو میری براءت کے بارے میں تو جانتا ہی ہے۔ پھر فرمایا میری اس بات سے

عبرت حاصل کرو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اللہ کی قسم اگر اہل عرب نے ان کے قتل میں بھلائی کی تو عنقریب وہ اس کا نفع دیکھ لیں گے اور اگر انہوں نے اس میں غلطی کی تو اس کا خونی نقصان بھی دیکھ لیں گے۔

(۳۸۸۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ لِعُثْمَانَ لَوْ أَمَرْتنِي أَنْ أَتَعَلَّقَ بِعُرْوَةِ قَتَبٍ لَتَعَلَّقْت بِهَا أَبَدًا حَتَّى أَمُوتَ.

(۳۸۸۵۳) حمید بن ہلال سے منقول ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں کجاوے کے حلقے کے ساتھ اپنے آپ کو معلق کرلوں اور پھر اسی سے بندھا رہوں یہاں تک کہ مجھے موت آجائے (یعنی میں آپ کی ہر طرح اطاعت کے لیے تیار ہوں)

(۳۸۸٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَوْ سَيَّرَنِي عُثْمَان إِلَى صِرَارٍ لَسَمِعْت لَهُ وَأَطَعْت. (نعيم بن حماد ٢٠٨)

(۳۸۸۵۴) ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھے اس گروہ (بلوائیوں) کی طرف جانے کا حکم دیتے تو میں ان کے اس حکم کو سنتا اور اطاعت کرتا۔

(۳۸۸٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِيدَانَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : لَوْ أَمَرَنِي عُثْمَان أَنْ أَمْشِيَ عَلَى رَأْسِي لَمَشَيْت.

(۳۸۸۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھے حکم دیتے کہ میں سر کے بل چلوں تو میں ضرور چلتا۔

(۳۸۸٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَحَدَ النَّفَرِ الَّذِينَ قَدِمُوا فَنَزَلُوا بِذِي الْمَرْوَةِ فَأَرْسَلُونَا إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ نَسْأَلُهُمْ : أَنَقْدَمُ ، أَوْ نَرْجِعُ ، وَقِيلَ لَنَا : اجْعَلُوا عَلِيًّا آخِرَ مَنْ تَسْأَلُونَ ، قَالَ : فَسَأَلْنَاهُمْ فَكُلُّهُمْ أَمَرَ بِالْقُدُومِ فَأَتَيْنَا عَلِيًّا فَسَأَلْنَاهُ ، فَقَالَ : سَأَلْتُمْ أَحَدًا قَبْلِي قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَا أَمَرُوكُمْ بِهِ ؟ قُلْنَا : أَمَرُونَا بِالْقُدُومِ ، قَالَ : لَكِنِّي لاَ آمُرُكُمْ ، إِمَّا لاَ ، بَيْضٌ فَلْيُفْرِخْ. (ابن سعد ٦٥)

(۳۸۸۵۶) عبید بن عمرو خارفی سے منقول ہے کہ جو لوگ مدینہ آئے تھے ان میں سے میں بھی ایک تھا پس یہ قافلہ ذی مروہ میں ٹھہرا۔ قافلے والوں نے ہمیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس بھیجا کہ ہم ان سے یہ سوال کریں کہ ہم مدینہ آجائیں یا لوٹ جائیں اور ہم کو یہ بھی ہدایت کی گئی کہ سب سے آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کرنا ہے۔ پس ہم نے ان سے بات کی اور سوال کیا آنے یا واپس لوٹنے کے بارے میں۔ انہوں نے آنے کا مشورہ دیا پھر ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ کر ان سے سوال کیا تو انہوں نے پوچھا کیا تم لوگوں نے مجھ سے پہلے بھی کسی سے یہ سوال کیا تو ہم نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا انہوں نے کیا حکم دیا ہے؟ ہم نے کہا آنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن میں تمہیں یہ حکم نہیں دیتا یہ معاملہ

ایسا ہے کہ اسکا انجام جلد ظاہر ہو جائے گا۔

(۳۸۸۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الآجر ، عَنْ شَيْخَيْنِ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ ، قَالاَ : قَدِمْنَا الرَّبَذَةَ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ أَشْعَثَ ، فَقِيلَ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ فَعَلَ بِكَ هَذَا الرَّجُلُ وَفَعَلَ ، فَهَلْ أَنْتَ نَاصِبٌ لَنَا رَايَةً فَنَأْتِيكَ بِرِجَالٍ مَا شِئْتَ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ ، لاَ تَعْرِضُوا عَلَيَّ أَذَاكُمْ ، لاَ تُذِلُّوا السُّلْطَانَ ، فَإِنَّهُ مَنْ أَذَلَّ السُّلْطَانَ أَذَلَّهُ اللَّهُ ، وَاللهِ أَنْ لَوْ صَلَبَنِي عُثْمَانُ عَلَى أَطْوَلِ حَبْلٍ ، أَوْ أَطْوَلِ خَشَبَةٍ لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ وَصَبَرْتُ وَاحْتَسَبْتُ وَرَأَيْتُ ، أَنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لِي ، وَلَوْ سَيَّرَنِي مَا بَيْنَ الأُفُقِ إِلَى الأُفُقِ ، أَوْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ ، لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ وَصَبَرْتُ وَاحْتَسَبْتُ وَرَأَيْتُ ، أَنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لِي.

(۳۸۸۵۷) آجر کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی سے منقول ہے وہ بنی ثعلبہ کے دو بوڑھوں سے روایت کرتا ہے یعنی ایک مرد دوسری عورت دونوں کہتے ہیں کہ ہم ربذہ مقام کے پاس سے گزرے وہاں ہم نے ایک سفید داڑھی اور سفید سر والے پراگندہ حال شخص کو دیکھا پس کہا گیا کہ یہ صحابی رسول ہیں (ایک وفد آیا اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حالت بہتر دیکھ کر کہا) یہ سلوک اس شخص نے کیا ہے؟ کیا آپ ہمارے لیے جھنڈا نصب کریں گے تاکہ آپ کے پاس لوگ آپ کی مدد کے لیے آئیں اگر آپ چاہیں تو انہوں نے کہا کہ اے لوگو! اپنی اذیت کو میرے اوپر پیش نہ کرو اور نہ امیر کو رسوا کرو کیونکہ جو امیر کو رسوا کرے گا اللہ اسے بھی ذلیل کرے گا۔ اللہ کی قسم اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھے سب سے اونچے پہاڑ یا لکڑی پر سولی چڑھانا چاہیں تو میں ان کے اس حکم کی بھی اطاعت کروں گا اور اس پر صبر کروں گا اور اللہ سے اجر کی امید رکھوں گا اور اس کو اپنے لیے باعث خیر جانوں گا۔ اگر وہ مجھے ایک افق سے دوسرے افق تک چلنے کا حکم دیں یا مشرق سے مغرب تک چلنے کا حکم دیں تو ضرور اطاعت کروں گا اور صبر کروں گا۔

(۳۸۸۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ ، قَالَ أَبُو مُوسَى : إِنَّ هَذِهِ الْفِتْنَةَ فِتْنَةٌ بَاقِرَةٌ كَدَاءِ الْبَطْنِ ، لاَ يَدْرَى أَنَّى تُؤْتَى ، تَأْتِيكُمْ مِنْ مَأْمَنِكُمْ وَتَدَعُ الْحَلِيمَ كَأَنَّهُ ابْنُ أَمْسِ ، قَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ وَانْتَصِلُوا رِمَاحَكُمْ. (نعيم بن حماد ۱۴۲)

(۳۸۸۵۸) ابووائل کہتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک یہ فتنہ پیٹ پھاڑنے والا ہے، پیٹ کی بیماری کی طرح ہم نہیں جانتے کہ یہ کہاں سے آیا ہے۔ تمہارے پاس یہ تمہارے امن کی جگہ سے آیا ہے۔ بردبار انسان کو گزشتہ کل کے بچے کی طرح بنا ڈالے گا تم قطع رحمی کرو گے اور ایک دوسرے پر نیزوں کے وار کرو گے۔

(۳۸۸۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِمَّنْ بَكَى عَلَى عُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ.

(۳۸۸۵۹) زید بن علی سے منقول ہے کہ زید بن ثابت ان لوگوں میں سے تھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر روئے تھے ان کے محاصرے کے دن۔

(۳۸۸۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ النَّاجِي ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَتَتِ الأَنْصَارُ عُثْمَانَ فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، نَنْصُرُ اللَّهَ مَرَّتَيْنِ ، نَصَرْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَنْصُرُكَ ، قَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِي ذَاكَ ، ارْجِعُوا ، قَالَ الْحَسَنُ : وَاللهِ لَوْ أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُ بِأَرْدِيَتِهِمْ لَمَنَعُوهُ.

(۳۸۸۶۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کیا اے امیر المومنین ہم نے اللہ کی دو (اللہ کے راستے میں دو دفع اڑے) دفعہ مدد کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مدد کی ہم آپ کی بھی مدد کریں گے تو انہوں نے کہا اس کی ضرورت نہیں تم لوٹ جاؤ۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اللہ کی قسم اگر انصار اپنے کمزوروں کے ذریعے بھی ان کو روکنے کا ارادہ کرتے تو آسانی سے ان کو (باغیوں) کو روک دیتے۔

(۳۸۸۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَان فِي الدَّارِ : لاَ تَقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَجَلِهِ إِلاَّ قَلِيلٌ وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لاَ تُصَلُّوا جَمِيعًا أَبَدًا.

(۳۸۸۶۱) ابو صالح سے منقول ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کرو کیونکہ ان کی زندگی بہت کم باقی ہے اللہ کی قسم اگر تم نے ان کو قتل کر دیا تو پھر کبھی سب مل کر اکٹھے نماز ادا نہ کر سکو گے۔

(۳۸۸۶۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدثني العلاء بن المنهال قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُنْذَرٌ الثَّوْرِيُّ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : فَنَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ مِنْ عُثْمَانَ فَقَالَ : مَهْ ، فَقُلْنَا لَهُ : كَانَ أَبُوكَ يَسُبُّ عُثْمَانَ ، قَالَ : مَا سَبَّهُ ، وَلَوْ سَبَّهُ يَوْمًا لَسَبَّهُ يَوْمَ جِئْتُه وَجَائَهُ السُّعَاةُ ، فَقَالَ : خُذْ كِتَابَ السُّعَاةِ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ ، فَأَخَذْتُه فَذَهَبْت بِهِ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : لاَ حَاجَةَ لَنَا فِيهِ ، فَجِئْت إِلَيْهِ فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : ضَعْهُ مَوْضِعَهُ ، فَلَوْ سَبَّهُ يَوْمًا لَسَبَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ. (بخاری ۳۱۱۱)

(۳۸۸۶۲) منذر ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھہر جاؤ، تو ہم نے کہا آپ کے والد ماجد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) تو ان کو برا بھلا کہا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے کبھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہا۔ اگر وہ برا بھلا کہتے تو اس دن کہتے جس دن میں ان کے پاس آیا اس حال میں کہ ان کے پاس صدقات وصول کرنے والے آئے ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے بہتر کتاب اللہ ہے اس کو لے جاؤ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دے دو۔ پس اسے لیکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر انہوں نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں پس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں واپس ہوا اور ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں بتایا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو اس کی جگہ پر رکھ دو۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو طعن وتشنیع کرتے تو اس دن کرتے۔

(۳۸۸۶۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْعَلاَءُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ

بِالرَّصَافَةِ يَقُولُ :وَاللهِ لَقَدْ نَصَحَ عَلِيٌّ وَصَحَّحَ فِي عُثْمَانَ ، لَوْلاَ أَنَّهُمْ أَصَابُوا الْكِتَابَ لَرَجَعُوا.

(۳۸۸۶۳) زہری رحمہ اللہ نے رصافہ مقام میں فرمایا اللہ کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے خیر خواہی کی اور اطاعت اختیار کی۔ اگر ان کو (باغیوں کو) خط کا علم نہ ہوتا تو وہ مدینہ کی طرف واپس نہ لوٹتے۔

(٣٨٨٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلأَشْتَرِ :لَقَدْ كُنْت كَارِهًا لِيَوْمِ الدَّارِ فَكَيْفَ رَجَعْت عَنْ رَأْيِك ، فَقَالَ :أَجَلْ ، وَاللهِ إِنْ كُنْت لَكَارِهًا لِيَوْمِ الدَّارِ وَلَكِنْ جِئْت بِأُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ لأُدْخِلَهَا الدَّارَ ، وَأَرَدْت أَنْ أُخْرِجَ عُثْمَانَ فِي هَوْدَجٍ ، فَأَبَوْا أَنْ يَدَعُونِي وَقَالُوا :مَا لَنَا وَلَكَ يَا أَشْتَرُ ، وَلَكِنِّي رَأَيْت طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَالْقَوْمَ بَايَعُوا عَلِيًّا طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ ، ثُمَّ نَكَثُوا عَلَيْهِ ، قُلْتُ :فَابْنُ الزُّبَيْرِ الْقَائِلُ :اقْتُلُونِي وَمَالِكًا ، قَالَ :لاَ وَاللهِ ، وَلاَ رَفَعْت السَّيْفَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَنَا أَرَى أَنَّ فِيهِ شَيْئًا مِنَ الرُّوحِ لأَنِّي كُنْت عَلَيْهِ بِحَنَقٍ لأَنَّهُ اسْتَخَفَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى أَخْرَجَهَا ، فَلَمَّا لَقِيته مَا رَضِيت لَهُ بِقُوَّةِ سَاعِدِي حَتَّى قُمْت فِي الرِّكَابَيْنِ قَائِمًا فَضَرَبْته عَلَى رَأْسِهِ ، فَرَأَيْتُ أَنِّي قَدْ قَتَلْته ، وَلَكِنَّ الْقَائِلَ اقْتُلُونِي وَمَالِكًا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ ، لَمَّا لَقِيته اعْتَنَقْته فَوَقَعْت أَنَا وَهُوَ عَنْ فَرَسَيْنَا ، فَجَعَلَ يُنَادِي :اقْتُلُونِي وَمَالِكًا ، وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ لاَ يَدْرُونَ مَنْ يَعْنِي ، وَلَمْ يَقُلْ :الأَشْتَرُ ، لَقُتِلْت.

(۳۸۸۶۴) علقمہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہتے ہیں میں نے مشتہر سے کہا آپ تو یوم دار (حضرت کے گھر کے محاصرے کا دن) کو ناپسند کرتے تھے پھر آپ نے کیسے اپنی رائے سے رجوع کیا؟ تو اس نے کہا اللہ کی قسم میں یوم دار کو ناپسند کرتا تھا اور میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان کو لایا تا کہ میں ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر لے جاؤں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ہودج میں نکال لوں۔ مگر انہوں نے مجھے اندر جانے سے روک دیا اور کہا کہ ہمارا اشتر سے کیا واسطہ۔ لیکن میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ اور کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بغیر کسی اکراہ کے بیعت کی اور پھر اس بیعت کو توڑ ڈالا۔ علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ابن زبیر یہ کہنے والے تھے کہ'' مجھے اور مالک کو قتل کردو'' تو اس نے جواب دیا نہیں اللہ کی قسم میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے تلوار نہیں ہٹائی تھی اس حال میں کہ اندر روح کو دیکھ رہا تھا (یعنی زندگی کی رمق دیکھتا رہا) کیونکہ مجھے ان پر غصہ تھا اس بات پر کہ انہوں نے ام المومنین کو وقعت نہ دی تھی یہاں تک کہ میں ام المومنین کو واپس لے گیا۔ پس جب میرا ان سے لڑائی میں سامنا ہوا تو میں نے اپنے بازوؤں کی قوت پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ میں نے دونوں رکابوں میں کھڑے ہو کر قوت کے ساتھ ان کے سر میں تلوار ماری پس میں نے اس کو قتل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ لیکن (مجھے اور مالک کو قتل کردو) کہنے والے، عبدالرحمن بن عتاب سے جب ملاقات ہوئی تو میں نے اس پر تلوار زنی کی حتی کہ میں اور وہ اپنے گھوڑوں سے گر گئے پس اس نے پکارنا شروع کیا کہ مجھے اور مالک کو قتل کردو اور لوگ گزر رہے تھے مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ مالک سے اس کی مراد کیا ہے کیونکہ اس نے اشتر نہیں کہا تھا اگر وہ اشتر کہتا تو قتل کر دیا جاتا۔

(٣٨٨٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ الأَشْتَرِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ حَتَّى أَتَى طَلْحَةَ ، فَقَالَ :يا طلحة إِنَّ هَؤُلاءِ ، يَعْنِي أَهْلَ مِصْرَ ، يَسْمَعُونَ مِنْك وَيُطِيعُونَك ، فَانْهَهُمْ عَنْ قَتْلِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ :مَا أَسْتَطِيعُ دَفْعَ دَمٍ أَرَادَ اللَّهُ إِهْرَاقَهُ ، فَأَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ الأَشْتَرِ ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ يَقُولُ :بِئْسَ مَا ظَنَّ ابْنُ الْحَضْرَمِيَّةِ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَ عَمَّتِي وَيَغْلِبَنِي عَلَى مُلْكِي بِئْسَ مَا رَأى.

(٣٨٨٦٥) قتادہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اشتر کا ہاتھ تھاما اور چل دیے یہاں تک کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے پھر فرمایا یہ لوگ یعنی اہل مصر آپ کی بات سنتے ہیں اور آپ کی اطاعت کرتے ہیں پس ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے منع کریں انہوں نے جواب دیا جس خون کو اللہ نے بہانے کا ارادہ کرلیا ہے میں اسے نہیں روک سکتا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشتر کا ہاتھ پکڑا اور واپس آ گئے یہ کہتے ہوئے کہ ابن حضرمیہ کا یہ گمان کتنا بڑا ہے کہ میرے چچا کے بیٹے کو قتل کیا جائے اس حال میں کہ وہ میرے ملک میں مجھ پر غالب آ رہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔

(٣٨٨٦٦) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا عَلِمْت أَنَّ عَلِيًّا اتُّهِمَ فِي قَتْلِ عُثْمَانَ حَتَّى بُويِعَ فَلَمَّا بُويِعَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ.

(٣٨٨٦٦) ابن سیرین سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا بہتان لگایا گیا ہو یہاں تک کہ ان سے بیعت کی گئی پھر لوگوں نے ان پر قتل کی تہمت لگائی۔

(٣٨٨٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَرِّعِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمِيرَةَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمْ ، قَالَ :قَامَ رَجُلٌ فِي مَجْمَعٍ مِنَ النَّاسِ ، فَقَالَ :أَنَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَن ، أَحَدُ بَنِي جُشَمٍ ، فَقَالَ :إِنَّ هَؤُلاَءِ القوم الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَيْكُمْ ، إِنْ كَانَ إِنَّمَا بِهِمَ الْخَوْفُ فَجَاؤُوا مِنْ حَيْثُ يَأْمَنُ الطَّيْرُ ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا بِهِمْ قَتْلُ عُثْمَانَ فَهُمْ قَتَلُوهُ ، وَإِنَّ الرَّأْيَ فِيهِمْ أَنْ تُنَخَّس بِهِمْ دَوَابُّهُمْ حَتَّى يَخْرُجُوا.

(٣٨٨٦٧) عمیرہ بن سعد سے منقول ہے کہ جب طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی آئے تو ایک شخص مجمع کے درمیان سے اٹھا اور کہا میں فلاں بن فلاں قبیلہ بنی جشم سے ہوں۔ پھر کہا یہ لوگ (طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر اور ان کے ساتھی) تمہارے پاس آئے ہیں۔ اگر یہ کسی خوف کی وجہ سے آئے ہیں تو پھر ایسی جگہ سے آئے ہیں جہاں پرندے کو بھی امن حاصل ہے (یعنی مکہ میں) اور اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی وجہ سے آئے ہیں تو ان کے پاس ہی ان کو قتل کیا گیا ہے ان کے بارے میں رائے یہ ہے کہ ان کے جانوروں کو آنکڑے ماریں جائیں تا کہ یہ یہاں سے نکل جائیں۔

(٣٨٨٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ :حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ، أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(٣٨٨٦٨) ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایام تشریق کے وسط میں شہید کیا گیا۔

(۳۸۸۶۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان ، قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ : لاَ يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ فَقِيلَ : لاَ تَنْتَطِحُ فِي قَتْلِ عُثْمَانَ عَنْزَانِ ، قَالَ بَلَى ، وَتُفْقَأُ فِيهِ عُيُونٌ كَثِيرَةٌ. (يعقوب بن سفيان ۴۲۹)

(۳۸۸۶۹) ابن سیرین سے منقول ہے کہتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کہا گیا تو عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس معاملے میں دورائے نہیں۔ پس جب جنگ صفین کے دن ان کی آنکھ ضائع ہوئی تو کہا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قت میں دورائے نہیں تھی۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں اس میں بھی بہت سی آنکھیں ضائع ہوئی تھیں۔

(۳۸۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كم مَالُكَ يَا أَبَا ظَبْيَانَ ، قَالَ : قُلْتُ : أَنَا فِي أَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِئَةٍ ، قَالَ : فَاتَّخِذْ سابياء فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ تَجِيءَ أُغَيْلِمَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَمْنَعُونَ هَذَا الْعَطَاءَ. (بخاری ۵۷۶)

(۳۸۸۷۰) ابوظبیان ازدی سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوظبیان تمہارا کتنا مال ہے؟ تو میں نے کہا پچیس سو درہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کثرت مال کو پکڑ لو کیونکہ عنقریب قریش کے لڑکے آئیں گے اور ان عطایا سے منع کریں گے۔

(۳۸۸۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ يَقُولُ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا ، وَاللهِ لَيَقَعَنَّ الْقَتْلُ وَالْمَوْتُ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ ، حَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلُ الكِبَا ، قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : يَعْنِي الْكُنَاسَةَ ، فَيَجِدُ بِهَا النَّعْلَ ، فيَقُولُ : كَأَنَّهَا نَعْلُ قُرَشِيٍّ. (ابن حبان ۶۸۵۳۔ احمد ۳۳۶)

(۳۸۸۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لیتے تو ہنستے زیادہ روتے کم اور اگر تم وہ سب جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم روتے زیادہ۔ اللہ کی قسم قریش کے اس قبیلے میں ایک قتل واقع ہوگا پھر ایک آدمی گندگی کے ڈھیر پر آئے گا اسے وہاں سے ایک جوتا ملے گا لوگ کہیں گے یہ قریشی کا جوتا ہے۔

(۳۸۸۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً ، وَمِنَ النَّجَاشِيِّ كَلِمَةً ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : انْظُرُوا قُرَيْشًا فَاسْمَعُوا مِنْ قَوْلِهِمْ وَذَرُوا فِعْلَهُمْ ، قَالَ : وَكُنْت عِنْدَ النَّجَاشِيِّ إِذْ جَاءَ ابْنٌ لَهُ مِنَ الْكُتَّابِ فَقَرَأَ آيَةً مِنَ الإِنْجِيلِ فَفَهِمْتُهَا فَضَحِكْت ، فَقَالَ : مِمَّنْ تَضْحَكُ أَتَضْحَكُ مِنْ كِتَابِ اللهِ ؟ أَمَا وَاللهِ ، إِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللهِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى عِيسَى ، أَنَّ اللَّعْنَةَ تَكُونُ فِي الأَرْضِ إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُهَا الصِّبْيَانَ. (احمد ۲۶۰۔ ابوداؤد ۳۰۲۱)

(۳۸۸۷۲) عامر بن شہر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک بات سنی اور نجاشی سے بھی ایک بات سنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اہل قریش کو دیکھو اور ان کی باتوں کو سنو اور ان کے افعال کو چھوڑ و۔ کہتے ہیں کہ میں نجاشی کے پاس تھا کہ اس کا ایک بیٹا کتاب لے کر آیا اور اس نے انجیل کی ایک آیت پڑھی پھر اس کو سمجھایا میں ہنسا۔ نجاشی نے کہا تم کتاب اللہ کی وجہ سے ہنستے ہو؟ سنو اللہ کی قسم بے شک اس کتاب میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتاری ہے لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت اس زمین پر اس وقت ہوگی جب اس پر امراء بچے ہونگے (نو عمر لڑکے ہونگے)

(۳۸۸۷۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ : إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وُلاَتُهُ مَا لَمْ تُحْدِثُوا عَمَلاً يَنْزِعُهُ اللَّهُ مِنْكُمْ ، فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ فَالْتَحَوْكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ.

(۳۸۸۷۳) ابو مسعود سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ قریش سے فرمایا یہ امر خلافت تمہارے اندر ہے اور تم اس کے والی ہو اس وقت تک جب تک تم کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو تم سے چھین لے جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تم پر مخلوق کے سب سے شریر لوگوں کو مسلط کرے گا۔ اور وہ تم کو ایسے چھیل ڈالیں گے جیسے شاخ کو چھیل دیا جاتا ہے۔

(۳۸۸۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابٍ فِيهِ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ مَا دَامُوا إِذَا اُسْتُرْحِمُوا رَحِمُوا ، وَإِذَا مَا حَكَمُوا عَدَلُوا ، وَإِذَا مَا قَسَمُوا أَقْسَطُوا ، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ.

(۳۸۸۷۴) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گھر میں دروازے پر کھڑے تھے جس کے اندر قریش کے کچھ لوگ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ امر خلافت قریش کے اندر رہے گا جب تک قریش والے رحم کے طلب گار پر رحم کرتے رہیں گے اور انصاف کے لیے آنے والوں کے ساتھ انصاف کریں گے، اور تقسیم میں عدل سے کام لیں گے۔ ان میں سے جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ، فرشتوں اور سارے لوگوں کی لعنت ہوگی۔ اور اس سے نوافل و فرائض قبول نہیں کیے جائیں گے۔

(۳۸۸۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَبُّ هَذَا الدَّارِ أَبُو هِلاَلٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ الأَسْلَمِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعُوا غِنَاءً فَاسْتَشْرَفُوا لَهُ ، فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَمَعَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ ، فَأَتَاهُمْ ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ : هَذَا فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَهُمَا يَتَغَنَّيَانِ وَيُجِيبُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ وَهُوَ يَقُولُ :

لاَ يَزَالُ حَوارِيٌّ تَلُوحُ عِظَامُهُ زَوَى الْحَرْبَ عَنْهُ أَنْ يُجَنَّ فَيُقْبَرَا

فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ ارْكُسْهُمَا فِي الْفِتْنَةِ رَكْسًا ، اللَّهُمَّ دُعَّهُمَا إِلَى النَّارِ دَعًّا. (بزار ۳۸۵۹۔ ابویعلی ۷۳۹۹)

(۳۸۸۷۵) ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ پس انہوں نے گانے کی آواز سنی اور وہ اس آواز کی طرف متوجہ ہو گئے پس ایک شخص اٹھا اور آواز کی ٹوہ میں لگ گیا یہ حرمت شراب سے پہلے کی بات ہے۔ پس وہ ان کے پاس پہنچا اور واپس لوٹا اور بتایا کہ یہ فلاں اور فلاں ہیں دونوں گانا گا رہے ہیں اور ایک دوسرے کا جواب دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ انصاری کی ہڈیاں پڑی چمکتی رہیں گی اور شدید جنگ اس کو دفن کرنے سے مانع ہوگی کہ اس کی قبر بنائی جاسکے گی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے اللہ! ان دونوں کو کسی فتنے میں مبتلا کر دے، اے اللہ! ان کو آگ میں دھکیل دے۔

(۳۸۸۷۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنِ الأَعْشَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن مُكْمِلٍ ، عَنْ أَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ أَقْبَلَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حَاجًّا مِنَ الشَّامِ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَأَتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، فَقَالَ :يَا عُثْمَان ، أَلاَ أُخْبِرُكَ شَيْئًا سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :بَلَى ، قُلْتُ :فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يَأْمُرُونَكُمْ بِمَا تَعْرِفُونَ وَيَعْمَلُونَ مَا تُنْكِرُونَ ، فَلَيْسَ لأُولَئِكَ عَلَيْكُمْ طَاعَةٌ. (حاکم ۳۵۷)

(۳۸۸۷۶) ازہر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ شام سے حج کرنے کے لیے تشریف لائے پھر مدینہ حاضر ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور فرمایا اے عثمان! کیا میں آپ کو ایسی بات کی خبر نہ دوں جو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے عنقریب تمہارے اوپر ایسے امراء آئیں گے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم دیں گے جن کو تم جانتے ہو اور گورنر ایسے بنائیں گے جن کو تم نہیں جانتے (یعنی جنہیں تم نہیں سمجھتے ہو) ہوگے۔ پس ایسے امراء کی اطاعت تم پر واجب نہیں۔

(۳۸۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَوْدِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي بِنْتُ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ أَبَاهَا ثَقُلَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ زِيَادَة فَجَاءَ يَعُودُهُ فَجَلَسَ فَعَرَفَ فِيهِ الْمَوْتَ ، فَقَالَ لَهُ :يَا مَعْقِلُ أَلاَ تُحَدِّثُنَا فَقَدْ كَانَ اللَّهُ يَنْفَعُنَا بِأَشْيَاءَ نَسْمَعُهَا مِنْك ، فَقَالَ :إِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَيْسَ مِنْ وَالٍ يَلِي أُمَّةً قَلَّتْ ، أَوْ كَثُرَتْ لَمْ يَعْدِلْ فِيهِمْ إِلاَّ كَبَّهُ اللَّهُ لِوَجْهِهِ فِي النَّارِ ، فَأَطْرَقَ الآخَرُ سَاعَةً ، فَقَالَ :شَيْءٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ مِنْ وَرَاءِ وَرَاءٍ ، قَالَ :لاَ ، بَلْ شَيْءٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ اسْتَرْعَى رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهُمْ بِنُصْحِهِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ ، وَرِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِئَةِ

عَامٍ ، قَالَ ابْنُ زِيَادٍ :أَلاَ كُنْت حَدَّثْتنِي بِهَذَا قَبْلَ الآنَ ، قَالَ :وَالآنَ لَوْلاَ مَا أَنَا عَلَيْهِ لَمْ أُحَدِّثْك بِهِ.

(۳۸۸۷۷) بنت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوئی تو یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی پس ابن زیاد عیادت کے لیے حاضر خدمت ہوا پس ان کے قریب بیٹھا اور ان کے چہرے پر موت کے اثرات دیکھے پھر کہنے لگا اے معقل! کیا آپ حدیث بیان نہیں کریں گے تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان احادیث سے جو آپ سے سنی ہیں بہت نفع پہنچایا ہے۔ پس حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''کہ کوئی والی حکومت نہیں جس کی رعیت میں میری کم یا زیادہ امت ہو اور وہ اس کے ساتھ انصاف نہ کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل آگ میں پھینکے گا۔ وہ ایک گھڑی کے لیے مبہوت ہو گئے۔ پھر ابن زیاد بولا یہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا ان کے بعد آنے والوں سے سنا ہے معقل نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا ہے ''کہ جس شخص کو رعایا کی باگ دوڑ دی جائے اور اس کے ساتھ بھلائی نہ کرے تو جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا جبکہ جنت کی خوشبو سو سال کے فاصلے سے آتی ہے۔ ابن زیاد نے کہا آپ نے یہ حدیث اس سے پہلے نہیں سنائی؟ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں مرض الوفات میں نہ ہوتا تو آپ کو اب بھی یہ حدیث نہ سناتا۔

(۳۸۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَمْشِي مَعَ حُذَيْفَةَ نَحْوَ الْفُرَاتِ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أُخْرِجْتُمْ لاَ تَذُوقُونَ مِنْهُ قَطْرَةً ، قَالَ :قُلْنَا :أَتَظُنُّ ذَلِكَ ؟ قَالَ :مَا أَظُنُّهُ ، وَلَكِنْ أَسْتَيْقِنُهُ.

(۳۸۸۷۸) قیس سے منقول ہے کہ ایک شخص حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ فرات کی طرف جا رہا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا حال ہوگا؟ جب تم نکلو گے اور تم اس دریا سے ایک قطرہ نہ چکھ سکو گے قیس کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا! کیا یہ آپ کا گمان ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا گمان نہیں بلکہ مجھے اس کا یقین ہے۔

(۳۸۸۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ :قَالُوا :لِمُطَرِّفٍ :هَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَشْعَثِ قَدْ أَقْبَلَ ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ :وَاللهِ لقد نرى بَيْنَ أَمْرَيْنِ :لَئِنْ ظَهَرَ لاَ يَقُومُ لِلَّهِ دِينٌ ، وَلَئِنْ ظُهِرَ عَلَيْهِ لاَ تَزَالُونَ أَذِلَّةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۸۷۹) ابو العلاء سے منقول ہے لوگوں نے مطرف سے کہا یہ عبدالرحمن بن الاشعث آئے ہیں انہوں نے دو کاموں میں قدم رکھا ہے اگر یہ غالب آ گئے تو اللہ کا دین قائم نہ ہوگا اور اگر یہ مغلوب ہو گئے تو تم قیامت تک ذلیل ہوتے رہو گے۔

(۳۸۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً هَمَّهُ الإِسْلاَم وَعَرَفَهُ ، ثُمَّ تَفَقَّدَهُ لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ شَيْئًا.

(۳۸۸۸۰) ابو درداء سے منقول ہے اگر کسی شخص کو اسلام نے متفکر کیا پھر اس نے بھی اسلام کو پہچان لیا اور اسلام کا دامن چھوڑ دیا تو گویا کہ اس نے اسلام کے بارے میں کچھ نہ جانا۔

(۳۸۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ أَرَادَ الْحَقَّ فَلْيَنْزِلْ بِالْبَرَازِ ، يَعْنِي يُظْهِرُ أَمْرَهُ.

(۳۸۸۸۱) اعمش اپنے شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو حق چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ کھلے میدان میں اترے یعنی اپنے معاملے کا اظہار کرے۔

(۳۸۸۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، فَلَمَّا رَآهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ ، قَالَ : إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا ، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلاَءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا ، حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ يَسْأَلُونَ الْحَقَّ فَلاَ يُعْطَوْنَه ، فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا ، فَلاَ يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعُوهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَؤُوهَا جَوْرًا ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ. (ابن ماجه ۴۰۸۲۔ حاکم ۴۶۴)

(۳۸۸۸۲) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اس دوران بنو ہاشم کے کچھ نوجوان سامنے آئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ کا رنگ بدل گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے چہرے پر ایسی شئے کو دیکھ رہے ہیں جسے ہم پسند کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اہل بیت کے لیے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے۔ میرے بعد اہل بیت کو ایک آزمائش، انتشار اور جلا وطنی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی ان کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ حق کا مطالبہ کریں گے مگر ان کو حق نہیں دیا جائے گا پس وہ قتال کریں گے اور نقصان پہنچائیں گے پس ان کا مطالبہ تسلیم کیا جائیگا مگر وہ اسے قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ امر خلافت میرے اہل بیت کے ایک شخص کے سپرد کر دیا جائے پس وہ زمین کو ایسے انصاف سے بھر دیں گے جیسے ان سے پہلوں نے ظلم وستم سے بھر دیا تھا۔ تم میں سے اگر کوئی اسکو پائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ان کے پاس جائے اگرچہ برف پر گھسٹ کر جانا پڑے۔

(۳۸۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي مَهَلٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي جَعْفَرٍ : إِنَّ السُّلْطَانَ يُوَلِّي الْعَمَلَ ، قَالَ : لاَ تَلِيَنَّ لَهُمْ شَيْئًا ، وَإِنْ وَلِيت فَاتَّقِ اللَّهَ وَأَدِّ الأَمَانَةَ.

(۳۸۸۸۳) ابومہل سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر سے کہا بادشاہ کو کام کا والی بنایا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا! ان کے لیے کسی شئے کے والی نہ بننا اگر تم کو والی بنایا جائے تو تم اللہ سے ڈرو اور امانت ادا کرو۔

(۳۸۸۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ تُعِدَّ لَهُمْ سِفْرًا وَلاَ تَخُطَّ لَهُمْ بِقَلَمٍ.

(۳۸۸۸۴) ابوجعفر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ تم لوگوں کے لیے کتاب تیار نہ کرو اور نہ ہی ان کے لیے قلم سے کچھ لکھو۔

(۳۸۸۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی وَائِلٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَی عُبَیْدِ اللهِ بْنِ زِیَادٍ بِالْبَصْرَةِ وَقَدْ أُتِیَ بِجِزْیَةِ أَصْبَهَانَ ثَلاَثَةِ آلاَفِ أَلْفٍ ، فَهِیَ مَوْضُوعَةٌ بَیْنَ یَدَیْهِ ، فَقَالَ : یَا أَبَا وَائِلٍ ، مَا تَقُولُ فِیمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مِثْلَ هَذِهِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : أَعْرِضُ بِهِ كَیْفَ إِنْ كَانَتْ مِنْ غُلُولٍ ، قَالَ : ذَاكَ شَرٌّ عَلَی شَرٍّ ، ثُمَّ قَالَ : یَا أَبَا وَائِلٍ ، إِذَا أَنَا قَدِمْت الْكُوفَةَ فَأْتِنِی لَعَلِّی أُصِیبُك بِخَیْرٍ ، قَالَ : فَقَدِمَ الْكُوفَةَ ، قَالَ : فَأَتَیْت عَلْقَمَةَ فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّك لَوْ أَتَیْته قَبْلَ أَنْ تَسْتَشِیرَنِی لَمْ أَقُلْ لَكَ شَیْئًا ، فَأَمَّا إِذَا اسْتَشَرْتنِی فَإِنَّهُ بِحَقٍّ عَلَیَّ أَنْ أَنْصَحَك ، فَقَالَ : مَا أُحِبُّ ، أَنَّ لِی أَلْفَیْنِ مِنَ الْفَیْءِ وَإِنِّی أَعَزُّ الْجُنْدِ عَلَیْهِ ، وَذَلِكَ أَنِّی لاَ أُصِیبُ مِنْ دُنْیَاهُمْ شَیْئًا إِلاَّ أَصَابُوا مِنْ دِینِی أَكْثَرَ مِنْهُ.

(۳۸۸۸۵) ابووائل سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس بصرہ گیا جب کہ اس کے سامنے اصبہان کا تین لاکھ جزیہ پڑا تھا۔ ابن زیاد نے کہا اے ابووائل اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اتنا ترکہ چھوڑ کر مرا ہو۔ میں نے تعریض کرتے ہوئے کہا کیا حال ہوا اگر یہ خیانت کا مال ہو۔ ابن زیاد نے کہا یہ تو شر پر شر ہوا، پھر کہا اے ابووائل جب میں کوفہ آؤں تو میرے پاس آنا ممکن ہے کہ میں تمہیں خیر پہنچاؤں، ابووائل کہتے ہیں: اگر آپ مجھ سے مشورہ کرنے سے پہلے اسکے پاس چلے جاتے تو میں کچھ نہ کہتا، اور اب اگر مجھ سے مشورہ کر ہی بیٹھے ہو تو مجھ پر یہ حق ہے آپ کا کہ آپ کو نصیحت کروں، پس علقمہ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے دو لاکھ درہم ہوں اور مجھے ایک لشکر پر عزت دی جائے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ میں ان کی دنیا تک اتنا نہیں پہنچ سکتا جتنا وہ میرے دین کو نقصان پہنچائیں گے۔

(۳۸۸۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنِ الصُّلْبِ بْنِ مَطَرٍ الْعِجْلِیِّ ، عَنْ عِیسَی الْمُرَادِیِّ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : یَكُونُ فِی آخِرِ هَذَا الزَّمَانِ قُرَّاءٌ فَسَقَةٌ ، وَوُزَرَاءُ فَجَرَةٌ ، وَأُمَنَاءُ خَوَنَةٌ ، وَعُرَفَاءُ ظَلَمَةٌ ، وَأُمَرَاءُ كَذَبَةٌ. (بزار ۲٦۳۰)

(۳۸۸۸٦) معاذ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ آخر زمانے میں فاسق قاری، فاجر وزراء، خیانت کرنے والے امانت رکھنے والے، ظالم نگران ہونگے اور جھوٹے امراء ہوں گے۔

(۳۸۸۸۷) حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ ، عَنْ مُوسَی الْجُهَنِیِّ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ یَزِیدَ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِی مَوْلاَتِی سِدْرَةُ ، أَنَّ جَدَّكَ سَلَمَةَ بْنَ قَیْسٍ حَدَّثَنِی ، قَالَ : لَقِیت أَبَا ذَرٍّ ، فَقَالَ : یَا سَلَمَةُ بْنُ قَیْسٍ ، ثَلاَثٌ قَدْ حَفِظْتهَا لاَ تَجْمَعْ بَیْنَ الضَّرَائِرِ فَإِنَّك لَنْ تَعْدِلَ وَلَوْ حَرَصْت ، وَلاَ تَعْمَلْ عَلَی الصَّدَقَةِ فَإِنَّ صَاحِبَ الصَّدَقَةِ زَائِدٌ وَنَاقِصٌ ، وَلاَ تَغْشَ ذَا سُلْطَانٍ فَإِنَّك لاَ تُصِیبُ مِنْ دُنْیَاهُمْ شَیْئًا إِلاَّ أَصَابُوا مِنْ دِینِكَ أَفْضَلَ مِنْهُ. (عبدالرزاق ۲۰۷۴۰)

(۳۸۸۸۷) سلمہ بن قیس سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے فرمایا: اے سلمہ بن قیس! تین چیزوں کو تم محفوظ کر لو دو سوکنوں کو جمع نہ کرنا تم عدل نہیں کر پاؤ گے اگر چہ تم کتنے ہی حریص ہو، دوسرا صدقات پر محصل نہ بننا کیونکہ یا تو وہ کمی

کرنے والا ہوتا ہے یا زیادتی کرنے والا، بادشاہ کے قریب زیادہ نہ جانا کیونکہ جتنا تم ان کی دنیا تک پہنچو گے اس سے زیادہ یہ تمہارے دین کو لے اڑیں گے۔

(٣٨٨٨٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ ، قَالَ ، قَالَ حُذَيْفَةُ : اتَّقُوا أَبْوَابَ الأُمَرَاءِ فَإِنَّهَا مَوَاقِفُ الْفِتَنِ ، أَلاَ إِنَّ الْفِتْنَةَ تشتبه مُقْبِلَةً وَتَبِينُ مُدْبِرَةً.

(٣٨٨٨٨) عمارہ بن عبد سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا امراء کے دروازوں سے بچو کیونکہ یہ فتنے کی جگہیں ہیں، مگر یہ کہ فتنہ مشتبہ ہو کر آتا ہے اور ظاہر ہو کر جاتا ہے (یعنی جب فتنہ برپا ہوتا ہے تو حق وصواب، ظاہر اور واضح نہیں ہوتا جب چلا جاتا ہے تو انسان کو پتا چلتا ہے کہ اس کا عمل خطا تھا)

(٣٨٨٨٩) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : أَظُنُّهُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ عَلَى مِنْبَرِهِ: إِنِّي أَنَا فَقَأْت عَيْنَ الْفِتْنَةِ ، وَلَوْ لَمْ أَكُنْ فِيكُمْ مَا قُوتِلَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَأَهْلُ النَّهْرِ ، وَايْمُ اللهِ لَوْلاَ أَنْ تَتَّكِلُوا فَتَدَعُوا الْعَمَلَ لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا سَبَقَ لَكُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ، لِمَنْ قَاتَلَهُمْ مُبْصِرًا لِضَلاَلَتِهِمْ عَارِفًا بِالَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ.

٢- قَالَ : ثُمَّ قَالَ : سَلُونِي فَإِنَّكُمْ لاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَلاَ عَنْ فِئَةٍ تَهْدِي مِئَةً وَتَضِلُّ مِئَةً إِلاَّ حَدَّثْتُكُمْ بِنَاعِقِهَا وَقَائِدِهَا وَسَائِقِهَا ، قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، حَدِّثْنَا عَنِ الْبَلاَءِ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : إِذَا سَأَلَ سَائِلٌ فَلْيَعْقِلْ ، وَإِذَا سُئِلَ مَسْؤُولٌ فَلْيَتَثَبَّتْ ؛ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أُمُورًا تَتِم جَلَلاً ، وَبَلاَءً مُبْلِحًا مُكْلِحًا ، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، لَوْ قَدْ فَقَدْتُمُونِي وَنَزَلَتْ كَرَائِهُ الأُمُورِ ، وَحَقَائِقُ الْبَلاَءِ ، لَفَشِلَ كَثِيرٌ مِنَ السَّائِلِينَ ، وَلأَطْرَقَ كَثِيرٌ مِنَ الْمَسْؤُولِينَ ، وَذَلِكَ إِذَا فَصَلَتْ حَرْبُكُمْ وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقٍ لَهَا ، وَصَارَتِ الدُّنْيَا بَلاَءً عَلَى أَهْلِهَا حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لِفِئَةِ الأَبْرَارِ .

٣- قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، حَدِّثْنَا عَنِ الْفِتْنَةِ ، فَقَالَ : إِنَّ الْفِتْنَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ شَبَّهَتْ ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَسْفَرَتْ ، وَإِنَّمَا الْفِتَنُ تَحُومُ كَحَوْمِ الرِّيَاحِ ، يُصِبْنَ بَلَدًا وَيُخْطِئْنَ آخَرَ ، فَانْصُرُوا أَقْوَامًا كَانُوا أَصْحَابَ رَايَاتٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ تَنْصُرُوا وَتُؤْجَرُوا ، أَلاَ إِنَّ أَخْوَفَ الْفِتْنَةِ عِنْدِي عَلَيْكُمْ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ مُظْلِمَةٌ خَصَّتْ فِتْنَتُهَا ، وَعَمَّتْ بَلِيَّتُهَا ، أَصَابَ الْبَلاَءُ مَنْ أَبْصَرَ فِيهَا ، وَأَخْطَأَ الْبَلاَءُ مَنْ عَمِيَ عَنْهَا ، يَظْهَرُ أَهْلُ بَاطِلِهَا عَلَى أَهْلِ حَقِّهَا حَتَّى تُمْلأَ الأَرْضُ عُدْوَانًا وَظُلْمًا ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَكْسِرُ غِمْدَهَا وَيَضَعُ جَبَرُوتَهَا وَيَنْزِعُ أَوْتَادَهَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ .

٤- أَلاَ وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَرْبَابَ سُوءٍ لَكُمْ مِنْ بَعْدِي كَالنَّابِ الضَّرُوسِ ، تَعَضُّ بِفِيهَا ، وَتَرْكُضُ بِرِجْلِهَا ،

وَتَخْبِطُ بِيَدِهَا ، وَتَمْنَعُ دُرَّهَا ، أَلَا إِنَّهُ لَا يَزَالُ بَلَاؤُهُمْ بِكُمْ حَتَّى لَا يَبْقَى فِي مِصْرٍ لَكُمْ إِلَّا نَافِعٌ لَهُمْ ، أَوْ غَيْرُ ضَارٍ ، وَحَتَّى لَا يَكُونَ نُصْرَةُ أَحَدِكُمْ مِنْهُمْ إِلَّا كَنُصْرَةِ الْعَبْدِ مِنْ سَيِّدِهِ وَايْمُ اللهِ لَوْ فَرَّقُوكُمْ تَحْتَ كُلِّ كَوْكَبٍ لَجَمَعَكُمُ اللَّهُ لسر يَوْمٍ لَهُمْ .

۵- قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ جَمَاعَةٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : لَا بها جَمَاعَةٌ شَتَّى غَيْرَ أَنَّ أُعْطِيَاتِكُمْ وَحَجَّكُمْ وَأَسْفَارَكُمْ وَاحِدٌ ، وَالْقُلُوبُ مُخْتَلِفَةٌ هَكَذَا ، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ، قَالَ : مِمَّ ذَاكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : يَقْتُلُ هَذَا هَذَا ، فِتْنَةٌ فَظِيعَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، لَيْسَ فِيهَا إِمَامُ هُدًى وَلَا عِلْمٌ يُرَى نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْهَا نُجَاةٌ وَلَسْنَا بِدُعَاةٍ ، قَالَ : وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : يُفَرِّجُ اللَّهُ الْبَلَاءَ بِرَجُلٍ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ تَفْرِيجَ الْأَدِيمِ يَأْتِي ابْنُ خَبَرِهِ إِلَّا مَا يَسُومُهُمُ الْخَسْفُ ، وَيُسْقِيهِمْ بِكَأْسٍ مُصبرة ، وَدَّتْ قُرَيْشٌ بِالدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا ، لَوْ يَقْدِرُونَ عَلَى مَقَامِ جَزْرٍ جَزُورٍ لَأَقْبَلَ مِنْهُمْ بَعْضَ الَّذِي أَعْرِضُ عَلَيْهِمَ الْيَوْمَ فَيَرُدُّونَهُ وَيَأْبَى إِلَّا قَتْلًا . (نسائی ۸۵۷۴)

(۳۸۸۸۹) عبد الرحمن سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ قیس بن سکن سے مروی ہے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ نے منبر پر فرمایا کہ میں نے فتنے پر غلبہ پالیا اگر میں تم میں نہ ہوتا تو فلاں، فلاں قتل نہ کیے جاتے اور اللہ کی قسم اگر تم بھروسا کر کے عمل کو نہ چھوڑ بیٹھتے تو میں تمہیں بتاتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بارے میں کیا کیا خوشخبریاں دی ہیں بوجہ ان لوگوں کے ساتھ قتال کرنے کے جو اپنی گمراہی کو دیکھتے ہوئے یہ بھی جانتے تھے ہم ہدایت پر ہیں پھر فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو پھر فرمایا کہ خبردار مجھ سے سوال کرو کیونکہ مجھ سے جو بھی سوال کرو گے قیامت اور جو تمہارے درمیان اس سے متعلق ہو یا اس لشکر کے متعلق جس کے سو آدمی ہدایت پا گئے اور سو آدمی گمراہ ہو گئے میں تم کو اس تفصیلات سے آگاہ کروں گا۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المومنین ہمیں آزمائش کے بارے میں بتایئے۔ امیر المومنین نے فرمایا جب سائل سوال کرے تو اسے چاہیے سمجھ سے کرے اور جب مسئول سے سوال کیا جائے تو اسے ثابت قدم رہنا چاہیے۔ تمہارے بعد بڑے بڑے امور پیش آنے والے ہیں اور ایسے ایسے فتنے برپا ہونے والے ہیں جو انسان کو عیب دار بنا دیں گے اور انسان کا رنگ پھیکا کر ڈالیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے بیج کو پھاڑا اور ہواؤں کو چلایا! اگر تم مجھے گم کر دیتے اور پھر ناپسندیدہ امور اترتے اور بڑی آزمائش اترتی تو بہت سارے سوال کرنے والے پھسل جاتے اور بہت سے مسئول گردن جھکائے کھڑے ہوتے۔ یہ اس وقت ہوتا جب تمہاری جنگ برپا ہو گئی اور لڑائی خوب بھڑک اٹھی۔ اور دنیا والوں پر آزمائش بن گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے باقی ماندہ نیک بندوں کے لیے اسے فتح کر دیا۔

پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المومنین ہمیں فتنے کے بارے میں کچھ خبریں بتلائیں۔ حضرت علی رضی اللہ نے فرمایا جب فتنہ آتا ہے تو مشتبہ ہو کر آتا ہے اور جب جاتا ہے تو واضح وبیّن ہو کر لوٹتا ہے بے شک فتنے ہواؤں کی طرح گردش میں ہیں ایک شہر کو گھیرتے ہیں تو دوسرے کو چھوڑ دیتے ہیں۔ پس تم ایسے لوگوں کی مدد کرو جو بدر و حنین کے دن جھنڈے تھامنے والے تھے تاکہ

تمہاری مدد کی جائے اور تم کو اجر دیا جائے۔

خبردار غور سے سنو! بے شک سب سے زیادہ خوفناک فتنہ میرے نزدیک وہ فتنہ ہے جو اندھا اور تاریک ہوگا۔ اس کا ہنگامہ خاص ہوگا مگر اس کی آزمائش مصیبت عام ہوگی۔ وہ فتنہ اس تک پہنچے گا جو اس کو دیکھے گا اور اس سے چوک جائے گا جو اس سے آنکھیں بند کرے گا اس فتنے میں جو باطل پر ہیں وہ اہل حق پر غالب آجائیں گے یہاں تک کہ زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی اور پھر سب سے پہلے اس فتنے کی میان توڑنے والا، اور اس فتنے کی طاقت کو فرو کرنے والا اور اس فتنے کی میخیں اکھاڑنے والا اللہ ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

سنو عنقریب تمہارا واسطہ میرے بعد برے لوگوں سے ہوگا جو بپھری ہوئی اونٹنی کی مانند ہوں گے جو اپنے منہ سے کاٹتی ہے اپنے پاؤں سے ٹھوکر مارتی ہے اور آگے والے پاؤں سے بھی مارتی ہے اور اپنا دودھ نکالنے نہیں دیتی، سنو یہ فتنہ تم پر جاری رہے گا یہاں تک کہ تمہارے شہر میں تمہارے لیے کوئی حامی نہ ہوگا سوائے اہل باطل کو نفع پہنچانے والے یا ان کے لیے بے ضرر۔ یہاں تک کہ تم میں سے کسی کی مدد ان کی طرف سے نہ کی جائے گی مگر جتنی مدد آقا اپنے غلام کی کرتا ہے (یعنی بہت تھوڑی مدد) اللہ کی قسم اگر وہ تمہیں ہر ستارے کے نیچے جمع کردیں تو اللہ تمہیں ایک ایسے دن میں جمع کرے گا جس میں ان کے لیے کچھ حصہ نہیں۔

پھر ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا اے امیر المومنین! کیا اس کے بعد بھی کوئی جماعت ہوگی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں پھر مختلف جماعتیں ہوں گی مگر تمہارے عطیات تمہارے حج اور تمہارے سفر ایک ہوں گے اور قول مختلف ہوں گے اس طرح، یہ کہہ کر آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا ایک آدمی نے سوال کیا یہ کس طرح ہوگا اے امیر المومنین؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہ بڑا ہولناک اور جہالت والا فتنہ ہوگا اس فتنے میں کوئی امام ہدیٰ نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی جھنڈا ہوگا جس کو دیکھا جا سکے ہم اہل بیت اس سے نجات دہندہ ہوں گے اور ہم اس کے محرک نہیں ہوں گے، پھر اس نے کہا اے امیر المومنین اس کے بعد کیا ہوگا؟ حضرت علی؟ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل بیت میں سے ایک آدمی کے ذریعے اس فتنے کو ایسے الگ کریں گے جیسے گوشت سے کھال علیحدہ کی جاتی ہے پھر وہ انہیں اذیت کا جام چکھائے گا۔ اس وقت قریش دنیا کی محبت کا شکار ہو جائیں گے۔

(٣٨٨٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لِكُلِّ زَمَانٍ مُلُوكٌ ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا بَعَثَ فِيهِمْ مُصْلِحَهُمْ ، وَإِذَا أَرَادَ بِقَوْمٍ شَرًّا بَعَثَ فِيهِمْ مُتْرَفِيهِمْ.

(۳۸۸۹۰) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر زمانہ کے لیے بادشاہ مقرر ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں ان کی اصلاح کرنے والا بھیج دیتے ہیں اور جب کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں عیاش لوگوں کو بادشاہ بنا دیتے ہیں۔

(٣٨٨٩١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عُلَيْمٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَهُ عَلَى سَطْحٍ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَيَّامِ الطَّاعُونِ ، فَجَعَلَتِ الْجَنَائِزُ تَمُرُّ ،

فَقَالَ : يَا طَاعُونُ خُذْنِي ، قَالَ : فَقَالَ عُلَيْمٌ : أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُم الْمَوْتَ ، فَإِنَّهُ عِنْدَ انْقِطَاعِ عَمَلِهِ ، وَلاَ يُرَدُّ فَيَسْتَعْتِبَهُ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : بَادِرُوا بِالْمَوْتِ سِتًّا ، إِمْرَةَ السُّفَهَاءِ ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ ، وَاسْتِخْفَافٌ بِالدَّمِ ، وَنَشْوًا يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ ، يُقَدِّمُونَهُ لِيُغَنِّيَهُمْ ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّهُمْ فِقْهًا. (احمد ۴۹۴۔ طبرانی ۶۱)

(۳۸۸۹۱) زاذان علیم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ چھت پر تھے اور ان کے ساتھ ایک صحابی بھی تھے۔ طاعون کے دنوں میں پس ہمارے پاس سے جنازے گزرنے شروع ہوئے تو اس نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ موت اعمال کے منقطع ہونے کا باعث ہے اور انسان کو لوٹایا نہیں جاتا کہ وہ اللہ کو راضی کرے۔ پس انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم چھ چیزوں کی وجہ سے موت کو جلدی طلب کرو، بے وقوفوں کی امارت کی وجہ سے، بادشاہوں کے خاص سپاہیوں کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے، فیصلوں کے بکنے کی وجہ سے اور خون ارزاں ہونے کی وجہ سے اور قرآن کو بانسریاں بنانے والے نوعمر لڑکوں کی وجہ سے جنھیں لوگ نماز میں اس لیے آگے کریں گے تاکہ وہ انہیں قرآن کو گانے کے انداز میں سنائے حالانکہ وہ اپنی فہم میں سب سے کم تر ہوگا۔

(۳۸۸۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّمَا جَعَلَ اللهُ هَذَا السُّلْطَانُ نَاصِرٌ لِعِبَادِ اللهِ وَدِينِهِ ، فَكَيْفَ مَنْ رَكِبَ ظُلْمًا عَلَى عِبَادِ اللهِ وَاتَّخَذَ عِبَادَ اللهِ خَوَلاً ، يَحْكُمُونَ فِي دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ مَا شَاؤُوا ، وَاللهِ إِنْ يَمْتَنِعُ أَحَد ، وَاللهِ مَا لَقِيَتْ أُمَّةٌ بَعْدَ نَبِيِّهَا مِنَ الْفِتَنِ وَالذُّلِّ مَا لَقِيَتْ هَذِهِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۸۹۲) حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ بادشاہ کو صرف اللہ کے بندوں کی مدد اور اپنے دین کے لیے سلطان بناتا ہے اس کا کیا حال ہوگا جو اللہ کے بندوں پر ظلم کرے اور ان کو اپنا غلام بنالے اور پھر وہ بادشاہ لوگوں کی جانوں اور مالوں کا جس طرح چاہے فیصلہ کرے اللہ کی قسم کوئی منع بھی نہ کرے اللہ کی قسم امت جس فتنے اور ذلت سے اپنے نبی ﷺ کے بعد دوچار ہوئی ہے میں نے آپ ﷺ کے بعد ایسا فتنہ کبھی نہیں دیکھا۔

(۳۸۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ : قَالَ : جَاءَ إِلَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَلِكَ الْعَرَبِ ، قَالَ عُمَرُ : وَهَكَذَا تَجِدُونَهُ فِي كِتَابِكُمْ أَلَيْسَ تَجِدُونَ النَّبِيُّ ، ثُمَّ الْخَلِيفَةَ ، ثُمَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ الْمُلُوكَ بَعْدُ ، قَالَ لَهُ : بَلَى. (نعيم بن حماد ۲۴۷)

(۳۸۸۹۳) ہمام رحمہ اللہ سے منقول ہے ایک شخص اہل کتاب میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم اے عرب کے بادشاہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم اپنی کتاب میں اس طرح پاتے ہو؟ کیا تم اس طرح نہیں پاتے کہ پہلے نبی ہوگا پھر خلیفہ پھر امیر المؤمنین پھر اس کے بعد بادشاہ ہوگا اس اہل کتاب نے کہا بالکل ایسے ہی ہے۔

(٣٨٨٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَذَكَرَ رَجُلاً ، فَقَالَ : أَهْلَكَهُ الشُّحُّ وَبِطَانَةُ السُّوءِ.

(۳۸۸۹۴) عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کا تذکرہ کیا پس انہوں نے فرمایا کہ اس کو لالچ نے ہلاک کر دیا اور اندرونی برائیوں نے اس کو ہلاک کر دیا۔

(٣٨٨٩٥) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ دِينَارٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى تَكُونَ عِنْدَ لُكَعِ ابْنِ لُكَعٍ. (احمد ٤٦٦)

(۳۸۸۹۵) ابو بردہ بن نیار سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک ایسے شخص کے پاس نہ چلی جائے جو خود بھی کمینہ ہو اور اس کا باپ بھی کمینہ ہو (یعنی ایسے گرے پڑے شخص کے پاس جو تقدیم کا مستحق نہ ہو نہ اس کا کوئی حسب نسب ہو اور نہ ہی علم فقہ سے کوئی تعلق ہو)

(٣٨٨٩٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ عَوْفٍ بِمِنًى مَحْلُوقًا رَأْسُهُ يَبْكِي ، يَقُولُ : مَا كُنْت أَخْشَى أَنْ أَبْقَى حَتَّى يُقْتَلَ عُثْمَان.

(۳۸۸۹۶) سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے عبدالرحمن بن عوف کو منیٰ میں اس حالت میں دیکھا کہ ان کا سر منڈھا ہوا تھا اور وہ رو رہے تھے کہہ رہے تھے میں نہیں ڈرتا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک زندہ رہوں۔

(٣٨٨٩٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بن موسى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ صِنْفَيْنِ فِي النَّارِ : قَوْمٌ يَكُونُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ عَلَى غَيْرِ جُرْمٍ لاَ يُدْخِلُونَ بُطُونَهُمْ إِلاَّ خَبِيثًا ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلاَتٌ مُمِيلاَتٌ لاَ يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يَجِدْنَ رِيحَهَا. (مسلم ١٦٨٠)

(۳۸۸۹۷) عبداللہ بن عمرو سے راویت ہے ہم نے اللہ رب العزت کی کتاب میں دو قسم کے لوگوں کو آگ میں دیکھا ہے ایک وہ قوم جو آخری زمانے میں ہوگی ان کے پاس گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے ان کے ذریعے بغیر کسی جرم کے لوگوں کو ماریں گے وہ اپنے پیٹوں میں خبیث چیزیں (رشوت وغیرہ) ہی داخل کریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی جو کپڑے نہیں پہنتی ہیں ننگی ہوتی ہیں مائل ہوتی ہیں اور مائل کرتی ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔

(٣٨٨٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْهَيَّاجُ بْنُ بِسْطَام الْحَنْظَلِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ ، فَمَنْ بَارَأَهُمْ نَجَا ، وَمَنِ اعْتَزَلَهُمْ سَلِمَ ، أَوْ كَادَ ، وَمَنْ خَالَطَهُمْ هَلَكَ. (طبرانی ١٠٩٧٣)

(۳۸۸۹۸) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا عنقریب تمہارے ایسے امراء ہوں گے جن کو تم جانتے ہو گے اور جن پر تم نکیر کرتے ہو گے جو ان سے قتال کرے گا نجات پا جائے گا اور جو ان کے ساتھ مل جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(۳۸۸۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ ، عَنْ يُسَيْعٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، أَنَّهُ قَالَ :ابْعَثُوا إِلَى أَمَلَةٍ يَذُبُّونَ عَنْ فَسَادِ الأَرْضِ ، فَقَالَ لَهُ كَعْبُ الأَحْبَارِ :مَهْ لاَ تَفْعَلْ ، فَإِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ :أَنَّ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الأَمَلَةُ يَحْمِلُونَ بِأَيْدِيهِمْ سِيَاطًا كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ ، لاَ يَرِيحُونَ رِيحَ الْجَنَّةِ ، فَلاَ تَكُنْ أَنْتَ أَوَّلَ مَنْ يَبْعَثُ بِهِمْ ، قَالَ :فَفَعَلَ ، فَقُلْتُ أَنَا لِيَحْيَى :مَا الأَمَلَةُ ؟ قَالَ :أَنْتُمْ تُسَمُّونَهُمْ بِالْعِرَاقِ الشُّرَطَ.

(۳۸۸۹۹) نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ پولیس والوں کو بھیجو کہ وہ زمین کا فساد دور کریں تو کعب احبار نے فرمایا کہ ٹھہر وایسا نہ کرو کیونکہ یہ کتاب اللہ میں ہے کہ ایک قوم ان کو املہ کہا جائے گا (پولیس وغیرہ) ان کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہونگے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھیں گے۔ پس تم ان کو سب سے پہلے بھیجنے والے نہ بنو نعمان کہتے ہیں انہوں نے ایسا ہی کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یحیٰ سے پوچھا املہ کسے کہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا تم عراق میں انہیں شرطی (پولیس والا) کہتے ہو۔

(۳۸۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْدَانُبَةَ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُثْمَانَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَقُولُ :مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّطَ عَلَيْكُمْ شِرَارُكُمْ ، فَيَدْعُوا عَلَيْهِمْ خِيَارُكُمْ ، فَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ ، قَالَ :وَزَحَمَتْهُ حَمْلَةٌ فَأَخَذَ بِعَضُدَيْهِ ، فَقَالَ :لاَ أَمُوتُ حَتَّى تُدْرِكَنِي إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ.

(۳۸۹۰۰) خلیفہ بن سعد سے منقول ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینے کے کسی راستے پر جاتے ہوئے دیکھا وہ یہ فرمار ہے تھے! تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے روکتے رہو قبل اس کے کہ تم پر تمہارے شریر لوگ مسلط کیے جائیں پس تمہارے بہترین لوگ ان پر بددعا کریں گے مگر ان کی بددعا قبول نہ ہوگی پھر ان کو تکلیف نے بوجھل کر دیا پس ان کو بازوؤں سے پکڑا گیا پھر انہوں نے فرمایا میں اس وقت تک نہ مروں گا جب تک کہ مجھے نوعمر لڑکوں کی امارت نہ پالے۔

(۳۸۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ :قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ يَا طَاعُونُ خُذْنِي إِلَيْكَ ، فَقَالُوا :أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :كُلَّمَا طَالَ عُمُرُ الْمُسْلِمِ كَانَ خَيْرًا لَهُ ، قَالَ :بَلَى وَلَكِنِّي أَخَافُ سِتًّا :إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ ، وَسَفْكَ الدَّمِ ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ ، وَنُشُوءٍ يَنْشَؤُونَ يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ. (احمد ۲۲۔ طبرانی ۱۰۵)

(۳۸۹۰۱) شداد بن ابی عمار سے منقول ہے کہ عوف بن مالک نے فرمایا اے طاعون مجھے بھی اپنی طرف کھینچ لے لوگوں نے کہا آپ نے رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان نہیں سنا کہ مسلمان کی جتنی لمبی عمر ہوتی ہے اس کے لیے خیر کا باعث ہوتی ہے؟ تو انہوں نے کہا کیوں نہیں مگر چھ چیزوں سے ڈر لگتا ہے بے وقوفوں کی امارت سے فیصلوں کے بکنے سے، خون بہانے سے، قطع رحمی کرنے سے، پولیس کی

کثرت سے اور ایسے امر حادث سے کہ لوگ قرآن کو بانسری بنالیں۔

(۳۸۹۰۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ طُفَيْلٍ أَبُو سِيدَانَ الْغَطَفَانِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ :اتْرُكُوا هَؤُلاَءِ الْفُطْحَ الْوُجُوهِ مَا تَرَكُوكُمْ ، فَوَاللهِ لَوَدِدْت أَنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بَحْرًا لاَ يُطَاقُ.

(۳۸۹۰۲) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا ان چپٹے چہرے کو چھوڑ دو جنہوں نے تم کو چھوڑ دیا اللہ کی قسم میں پسند کرتا ہوں ہمارے اور ان کے درمیان ایسا سمندر ہو جس کو عبور نہ کیا جا سکے۔

(۳۸۹۰۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ : هَلْ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ كُفْرٌ ، قَالَ :لاَ أَعْلَمُهُ ، وَلاَ شِرْكٌ ، قَالَ :قُلْتُ :فَمَاذَا ، قَالَ :بَغْيٌ.

(۳۸۹۰۳) عبدالملک ابن ابی سلیمان سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر سے سوال کیا کہ اس امت میں کفر ہوگا؟ انہوں نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ کفر ہو یا شرک تو میں نے کہا پھر کیا ہوگا انہوں نے کہا بغاوت۔

(۳۸۹۰٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ نَشِيطٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :تَكُونُ فِتْنَةٌ لاَ يُنْجِي مِنْهَا إِلاَّ دُعَاءٌ كَدُعَاءِ الْغَرِقِ.

(نعیم بن حماد ۳۶۷۔ احمد ۲۴۹)

(۳۸۹۰۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جس سے کوئی چیز نجات نہ دے گی سوائے ڈوبنے والے کی دعا کی طرح دعا سے۔

(۳۸۹۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَحَوَّلَ شِرَارُ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى الْعِرَاقِ ، وَخِيَارُ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ.

(۳۸۹۰۵) ابوامامہ سے منقول ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ اہل شام کے شریر عراق میں منتقل نہ ہو جائیں اور عراق کے بھلے لوگ شام نہ چلے جائیں۔

(۳۸۹۰٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ :إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ ، إِنْ أَطَاعُوهُمْ أَدْخَلُوهُمَ النَّارَ ، وَإِنْ عَصَوْهُمْ ضَرَبُوا أَعْنَاقَهُمْ.

(۳۸۹۰۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ہلاکت ہو عرب کے لیے اس شر سے جو قریب آ گیا یعنی بچوں کی امارۃ اگر لوگ ان کی اطاعت کریں تو انہیں جہنم میں داخل کر دیں گے اور اگر انکی نافرمانی کریں گے تو ان کی گردنیں ماریں گے۔

(۳۸۹۰۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّهُ تَكُونُ رِدَّةٌ شَدِيدَةٌ حَتَّى يَرْجِعَ نَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ بِذِي الْخَلَصَةِ.

(۳۸۹۰۷) محمد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ہم باتیں کرتے تھے کہ عرب میں سخت ارتداد برپا ہوگا یہاں تک کہ عربوں میں سے بعض لوگ ذی الخلصہ میں بتوں کو پوجنا شروع کردیں گے۔

(۳۸۹۰۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ دَخَلَ عَلَى ابْنِ مُلْجَمٍ السِّجْنَ وَقَدِ اسْوَدَّ كَأَنَّهُ جِذْعٌ مُحْتَرِقٌ.

(۳۸۹۰۸) ابو اسحاق سے منقول ہے کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو ابن ملجم کے پاس جایا کرتا تھا قید خانے میں کہ وہ جلے ہوئے تنے کی طرح سیاہ ہو چکا تھا۔

(۳۸۹۰۹) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْجَلْدِ ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ بَعْدَهَا فِتْنَةٌ ، الأُولَى فِي الآخِرَةِ : كَثَمَرَةِ السَّوْطِ يَتْبَعُهَا ذُبَابُ السَّيْفِ ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ فِتْنَةٌ تُسْتَحَلُّ فِيهَا الْمَحَارِمُ كُلُّهَا ، ثُمَّ تَأْتِي الْخِلاَفَةُ خَيْرَ أَهْلِ الأَرْضِ وَهُوَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِهِ هَنِيًّا. (عبدالرزاق ۲۰۷۷۱)

(۳۸۹۰۹) ابو جلد سے منقول ہے کہ ایک کے بعد دوسرا فتنہ برپا ہوگا۔ پہلا دوسرے کے لیے ایسے ہوگا جیسے کوڑے کے نیچے حصے کے پیچھے تلوار کی دھار آئی پھر اس کے بعد ایسا فتنہ برپا ہوگا جس میں تمام حرام چیزوں کو حلال سمجھا جائے گا۔ پھر اہل زمین پر سب سے بھلے آدمی کی خلافت قائم ہوگی پھر مزے کے ساتھ وہ گھر میں بیٹھے گا۔

(۳۸۹۱۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ ، أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ ، قَالَ : لَيُنَادَيَنَّ بِاسْمِ رَجُلٍ مِنَ السَّمَاءِ لاَ يُنْكِرُهُ الذَّلِيلُ وَلاَ يَمْتَنِعُ مِنْهُ الْعَزِيزُ.

(۳۸۹۱۰) ابو امامہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی کا نام آسمان سے پکارا جائے گا، ذلیل آدمی اس کا انکار نہیں کرے گا اور غالب وطاقتور اس سے منع نہیں کرے گا۔

(۳۸۹۱۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ ، قَالَ : بَيْنَمَا قَوْمٌ يَتَحَدَّثُونَ إِذْ تَمُرُّ بِهِمْ إِبِلٌ قَدْ عُطِّلَتْ ، فَيَقُولُونَ : يَا إِبِلُ ، أَيْنَ أَهْلُكِ فَتَقُولُ : أَهْلُنَا حُشِرُوا ضُحًى. (بخاری ۳۶۰۸۔ ابن ابی الدنیا ۱۲۹)

(۳۸۹۱۱) ابو عثمان نہدی سے منقول ہے کہ حذیفہ بن یمان نے فرمایا کہ اس دوران جب لوگ باتیں کر رہے ہوں گے تو ایک گمشدہ اونٹ ان کے پاس سے گزرے گا وہ لوگ پوچھیں گے کہ اے اونٹ تمہارے مالک کہاں ہیں؟ تو وہ جواب دے گا میرے اہل کو چاشت کے وقت جمع کیا گیا ہے۔

تم كتاب الفتن بحمد الله وعونه وحسن توفيقه والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم. ويتلوه إن شاء الله تعالى كتاب الجمل.



كِتَابُ الجَمَلِ

(۱) فِي مسيرِ عائشة وعليٍّ وطلحة والزّبيرِ رضى الله عنهم

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(٣٨٩١٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْعَلاَءُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ :حَاصَرْنَا تَوَّجَ ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ :مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالَ :فَلَمَّا أَنَ افْتَتَحْنَاهَا ، قَالَ :وَعَلَيَّ قَمِيصٌ خَلَقٌ انْطَلَقْتُ إِلَى قَتِيلٍ مِنَ الْقَتْلَى الَّذِينَ قَتَلْنَا مِنَ الْعَجَمِ ، قَالَ :فَأَخَذْتُ قَمِيصَ بَعْضِ أُولَئِكَ الْقَتْلَى ، قَالَ :وَعَلَيْهِ الدِّمَاءُ ، فَغَسَلْته بَيْنَ أَحْجَارٍ ، وَدَلَكْته حَتَّى أَنْقَيْته ، وَلَبِسْته وَدَخَلْتُ الْقَرْيَةَ ، فَأَخَذْت إِبْرَةً وَخُيُوطًا ، فَخِطْت قَمِيصِي ، فَقَامَ مُجَاشِعٌ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَغُلُّوا شَيْئًا ، مَنْ غَلَّ شَيْئًا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَوْ كَانَ مِخْيَطًا .

٢- فَانْطَلَقْت إِلَى ذَلِكَ الْقَمِيصِ فَنَزَعْته وَانْطَلَقْت إِلَى قَمِيصِي فَجَعَلْتُ أَفْتُقُهُ حَتَّى وَاللهِ يَا بُنَيَّ جَعَلْت أُخَرِّقُ قَمِيصِي تَوَقِّيًا عَلَى الْخَيْطِ أَنْ يَنْقَطِعَ فَانْطَلَقْت بِالْخُيُوطِ وَالإِبْرَةِ وَالْقَمِيصِ الَّذِي كُنْت أَخَذْته مِنَ الْمَقَاسِمِ فَأَلْقَيْته فِيهَا ، ثُمَّ مَا ذَهَبْتُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى رَأَيْتهمْ يَغُلُّونَ الأَوْسَاقَ ، فَإِذَا قُلْتَ :أَيُّ شَيْءٍ هَذَا ، قَالُوا :نَصِيبًا مِنَ الْفَيْءِ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا.

٣- قَالَ عَاصِمٌ :وَرَأَى أَبِي رُؤْيَا وَهُمْ مُحَاصِرُو تَوَّجَ فِي خِلاَفَةِ عُثْمَانَ ، وَكَانَ أَبِي إِذَا رَأَى رُؤْيَا كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا نَهَارًا ، وَكَانَ أَبِي قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَرَأَى كَأَنَّ رَجُلاً مَرِيضًا وَكَأَنَّ قَوْمًا

يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ ، قد اخْتَلَفَتْ أَيْدِيهِمْ وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ وَكَانَت امْرَأَةٌ عَلَيْهَا ثِيَابٌ خُضْرٌ جَالِسَةً كَأَنَّهَا لَوْ تَشَاءُ أَصْلَحَتْ بَيْنَهُمْ ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَلَبَ بِطَانَةَ جُبَّةٍ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَيْ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ ، أَيَخْلَقُ الإِسْلَامُ فِيكُمْ ، وَهَذَا سِرْبَالُ نَبِيِّ اللهِ فِيكُمْ لَمْ يَخْلَقْ ، إِذْ قَامَ آخَرُ مِنَ الْقَوْمِ فَأَخَذَ بِأَحَدِ لَوْحَي الْمُصْحَفِ فَنَفَضَهُ حَتَّى اضْطَرَبَ وَرَقُهُ .

٤- قَالَ : فَأَصْبَحَ أَبِي يَعْرِضُهَا وَلَا يَجِدُ مَنْ يُعَبِّرُهَا ، قَالَ : كَأَنَّهُمْ هَابُوا تَعْبِيرَهَا.

قَالَ : قَالَ أَبِي : فَلَمَّا أَنْ قَدِمْت الْبُصْرَةَ فَإِذَا النَّاسُ قَدْ عَسْكَرُوا ، قَالَ : قُلْتُ : مَا شَأْنُهُمْ ، قَالَ : فَقَالُوا : بَلَغَهُمْ أَنَّ قَوْمًا سَارُوا إِلَى عُثْمَانَ فَعَسْكَرُوا لِيُدْرِكُوهُ فَيَنْصُرُوهُ ، فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ ، فَقَالَ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَالِحٌ ، وَقَدِ انْصَرَفَ عَنْهُ الْقَوْمُ ، فَرَجَعُوا إِلَى مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا قَتْلُهُ ، قَالَ : فَقَالَ أَبِي : فَمَا رَأَيْت يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَكْثَرَ شَيْخًا بَاكِيًا تَخَلَّلُ الدُّمُوعُ لِحْيَتَهُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

٥- فَمَا لَبِثْتُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى إِذَا الزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ قَدْ قَدِمَا الْبُصْرَةَ ، قَالَ : فَمَا لَبِثْت بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا يَسِيرًا ، حَتَّى إِذَا عَلِيٌّ أَيْضًا قَدْ قَدِمَ ، فَنَزَلَ بِذِي قَارٍ ، قَالَ : فَقَالَ لِي شَيْخَانِ مِنَ الْحَيِّ : اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ ، فَلْنَنْظُرْ إِلَى مَا يَدْعُو ، وَأَيُّ شَيْءٍ الذى جَاءَ بِهِ ، فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنَ الْقَوْمِ وَتَبَيَّنَّا فَسَاطِيطَهُمْ إِذَا شَابٌّ جَلْدٌ غَلِيظٌ خَارِجٌ مِنَ الْعَسْكَرِ ، قَالَ الْعَلَاءُ : رَأَيْتُ أَنَّهُ قَالَ : عَلَى بَغْلٍ ، فَلَمَّا أَنْ نَظَرت إِلَيْهِ شَبَّهْته الْمَرْأَةَ الَّتِي رَأَيْتهَا عِنْدَ رَأْسِ الْمَرِيضِ فِي النَّوْمِ ، فَقُلْتُ لِصَاحِبَيَّ : لَئِنْ كَانَ لِلْمَرْأَةِ الَّتِي رَأَيْت فِي الْمَنَامِ عِنْدَ رَأْسِ الْمَرِيضِ أَخٌ إِنَّ ذَا لَأَخُوهَا ،

٦- قَالَ : فَقَالَ لِي أَحَدُ الشَّيْخَيْنِ اللَّذَيْنِ مَعِي : مَا تُرِيدُ إِلَى هَذَا ، قَالَ : وَغَمَزَنِي بِمِرْفَقِهِ ، فقَالَ الشَّابُّ : أَيَّ شَيْءٍ قُلْتَ؟ قَالَ : فَقَالَ أَحَدُ الشَّيْخَيْنِ : لَمْ يَقُلْ شَيْئًا ، فَانْصَرِفْ ، قَالَ : لَتُخْبِرَنِي مَا قُلْتَ ، قَالَ : فَقَصَصْت عَلَيْهِ الرُّؤْيَا ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْت ، قَالَ : وَارْتَاعَ ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَقُولُ : لَقَدْ رَأَيْت لَقَدْ رَأَيْت ، حَتَّى انْقَطَعَ عَنَّا صَوْتُهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِبَعْضِ مَنْ لَقِيت مَنِ الرَّجُلِ الَّذِين رَأَيْنَا آنِفًا ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَعَرَفْنَا ، أَنَّ الْمَرْأَةَ عَائِشَةُ.

٧- قَالَ : فَلَمَّا أَنْ قَدِمْت الْعَسْكَرَ قَدِمْت عَلَى أَدْهَى الْعَرَبِ ، يَعْنِي عَلِيًّا ، قَالَ : وَاللهِ لَدَخَلَ عَلَيَّ فِي نَسَبِ قَوْمِي حَتَّى جَعَلْت أَقُولُ : وَاللهِ لَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنِّي ، حَتَّى قَالَ : أَمَا إِنَّ بَنِي رَاسِبٍ بِالْبُصْرَةِ أَكْثَرُ مِنْ بَنِي قُدَامَةَ ، قَالَ : قُلْتُ أَجَلْ ، قَالَ : فَقَالَ : أَسَيِّدُ قَوْمِكَ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : لَا ، وَإِنِّي فِيهِمْ لَمُطَاعٌ ، وَلَغَيْرِي أَسْوَدُ ، وَأَطْوَعُ فِيهِمْ مِنِّي ، قَالَ : فَقَالَ : مَنْ سَيِّدُ بَنِي رَاسِبٍ ؟ قُلْتُ : فُلَانٌ ، قَالَ : فَسَيِّدُ بَنِي قُدَامَةَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : فُلَانٌ لآخَرَ ، قَالَ : هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغُهُمَا كِتَابَيْنِ مِنِّي قُلْتُ : نَعَمْ .

۸۔ قَالَ :أَلاَ تُبَايِعُونَ ، قَالَ :فَبَايَعَ الشَّيْخَانِ اللَّذَانِ مَعِي ، قَالَ :وَأَضَبَّ قَوْمٌ كَانُوا عِنْدَهُ ، قَالَ :وَقَالَ أَبِي بِيَدِهِ :فَقَبَضَهَا وَحَرَّكَهَا كَأَنَّ فِيهِمْ خِفَّةً ، قَالَ :فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :بَايِعْ بَايِعْ ، قَالَ :وَقَدْ أَكَلَ السُّجُودُ وُجُوهَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْقَوْمِ :دَعُوا الرَّجُلَ ، فَقَالَ أَبِي :إِنَّمَا بَعَثَنِي قَوْمِي رَائِدًا وَسَأُنْهِي إِلَيْهِمْ مَا رَأَيْت ، فَإِنْ بَايَعُوك بَايَعْتُك ، وَإِنِ اعْتَزَلُوك اعْتَزَلْتُك ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :أَرَأَيْت لَوْ أَنَّ قَوْمَك بَعَثُوك رَائِدًا فَرَأَيْتَ رَوْضَةً وَغَدِيرًا ، فَقُلْتُ :يَا قَوْمُ ، النُّجْعَةَ النُّجْعَةَ ، فَأَبَوْا ، مَا أَنْتَ مُنْتَجِعٌ بِنَفْسِكَ ، قَالَ :فَأَخَذْت بِإِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ قُلْتُ :نُبَايِعُك عَلَى أَنْ نُطِيعَك مَا أَطَعْت اللَّهَ ، فَإِذَا عَصَيْته فَلاَ طَاعَةَ لَكَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : نَعَمْ ، وَطَوَّلَ بِهَا صَوْتَهُ ، قَالَ :فَضَرَبْت عَلَى يَدِهِ .

۹۔ قَالَ :ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ وَكَانَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ ، قَالَ :فَقَالَ :إِمَا انْطَلَقْت إِلَى قَوْمِكَ بِالْبَصْرَةِ فَأَبْلِغْهُمْ كُتُبِي وَقَوْلِي ، قَالَ :فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ ، فَقَالَ :إِنَّ قَوْمِي إِذَا أَتَيْتهمْ يَقُولُونَ :مَا قَوْلُ صَاحِبِكَ فِي عُثْمَانَ ، قَالَ :فَسَبَّهُ الَّذِينَ حَوْلَهُ ، قَالَ :فَرَأَيْتُ جَبِينَ عَلِيٍّ يَرْشَحُ كَرَاهِيَةً لِمَا يَجِيئُونَ بِهِ ، قَالَ :فَقَالَ مُحَمَّدٌ :أَيُّهَا النَّاسُ ، كُفُّوا فَوَاللهِ مَا إِيَّاكُمْ أَسْأَلُ ، وَلاَ عَنْكُمْ أُسْأَلُ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :أَخْبِرْهُمْ ، أَنَّ قَوْلِي فِي عُثْمَانَ أَحْسَنُ الْقَوْلِ ، إِنَّ عُثْمَانَ كَانَ مَعَ ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾.

۱۰۔ قَالَ :قَالَ أَبِي :فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ الْكُوفَةِ ، جَعَلُوا يَلْقَوْنِي فَيَقُولُونَ :أَتَرَى إِخْوَانَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَاتِلُونَنَا ، قَالَ :وَيَضْحَكُونَ وَيَعْجَبُونَ ، ثُمَّ
قَالُوا :وَاللهِ لَوْ قَدَ الْتَقَيْنَا تَعَاطَيْنَا الْحَقَّ ، قَالَ :فَكَأَنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّهُمْ لاَ يَقْتَتِلُونَ ، قَالَ :وَخَرَجْت بِكِتَابِ عَلِيٍّ، فَأَمَّا أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ كَتَبَ إِلَيْهِمَا فَقَبِلَ الْكِتَابَ وَأَجَابَهُ ، وَدَلَلْت عَلَى الآخَرِ فَتَوَارَى ، فَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا :كُلَيْبٌ ما أُذِنَ لِي ، فَدَفَعْت إِلَيْهِ الْكِتَابَ ، فَقُلْتُ :هَذَا كِتَابُ عَلِيٍّ ، وَأَخْبَرْته أَنِّي أَخْبَرْته أَنَّك سَيِّدُ قَوْمِكَ ، قَالَ :فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ الْكِتَابَ ، وَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لِي إِلَى السُّؤْدُدِ الْيَوْمَ ، إِنَّمَا سَادَاتُكُمَ الْيَوْمَ شَبِيهٌ بِالأَوْسَاخِ ، أَوِ السَّفَلَةِ ، أَوِ الأَدْعِيَاءِ ، وَقَالَ :كَلِمَةً ، لاَ حَاجَةَ لِي الْيَوْمَ فِي ذَلِكَ ، وَأَبَى أَنْ يُجِيبَهُ .

۱۱۔ قَالَ فَوَاللهِ مَا رَجَعْت إِلَى عَلِيٍّ حَتَّى إِذَا الْعَسْكَرَانِ قَدْ تَدَانَيَا فَاسْتَبَّتْ عِبْدَانُهُمْ ، فَرَكِبَ الْقُرَّاءُ الَّذِينَ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَطْعَنَ الْقَوْمُ ، وَمَا وَصَلْت إِلَى عَلِيٍّ حَتَّى فَرَغَ الْقَوْمُ مِنْ قِتَالِهِمْ ، دَخَلْتُ عَلَى الأَشْتَرِ فَإِذَا بِهِ جِرَاحٌ ، قَالَ عَاصِمٌ :وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ مِنْ قِبَلِ النِّسَاءِ ، فَلَمَّا أَنْ نَظَرَ إِلَى أَبِي ، قَالَ وَالْبَيْتُ مَمْلُوءٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، قَالَ :يَا كُلَيْبُ ، إِنَّك أَعْلَمُ بِالْبَصْرَةِ مِنَّا ، فَاذْهَبْ فَاشْتَرِ لِي أَفْرَهَ جَمَلٍ تَجِده فِيهَا ، قَالَ : فَاشْتَرَيْت مِنْ عَرِيفٍ لِمَهْرَةَ جَمَلَهُ بِخَمْسِ مِئَةٍ ، قَالَ :اذْهَبْ بِهِ إِلَى عَائِشَةَ وَقُلْ :يُقْرِئُك ابْنُك مَالِكٌ

السَّلاَمَ ، وَيَقُولُ : خُذِى هَذَا الْجَمَلَ فَتبَلَّغِي عَلَيْهِ مَكَانَ جَمَلِكَ ، فَقَالَتْ :لاَ سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، إِنَّهُ لَيْسَ بِابْنِى ، قَالَ :وَأَبَتْ أَنْ تَقْبَلَهُ .

۱۲۔ قَالَ :فَرَجَعْت إِلَيْهِ فَأَخْبَرْته بِقَوْلِهَا ، قَالَ :فَاسْتَوَى جَالِسًا ثُمَّ حَسَرَ عَنْ سَاعِدِهِ ، قَالَ :ثُمَّ قَالَ :إِنَّ عَائِشَةَ لَتَلُومُنِى عَلَى الْمَوْتِ الْمُمِيتِ ، إِنِّى أَقْبَلْت فِى رِجْرِجَةٍ مِنْ مَذْحِجٍ ، فَإِذَا ابْنُ عَتَّاب قَدْ نَزَلَ فَعَانَقَنِى ، قَالَ ، فَقَالَ :اقْتُلُونِى وَمَالِكًا ، قَالَ :فَضَرَبْته فَسَقَطَ سُقُوطًا أَمْرَدًا، قَالَ، ثُمَّ وَثَبَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ :اقْتُلُونِى وَمَالِكًا، وَمَا أُحِبُّ، أَنَّهُ قَالَ :اقْتُلُونِى وَالأَشْتَرَ، وَلاَ أَنَّ كُلَّ مِذْحَجِيَّةٍ وَلَدَتْ غُلاَمًا، فَقَالَ أَبِى: إِنِّى اعْتَمَرْتهَا فِى غَفْلَةٍ، قُلْتُ: مَا يَنْفَعُك أَنْتَ إِذَا قُلْتَ أَنْ تَلِدَ كُلُّ مُذْحَجِيَّةٍ غُلاَمًا ، فَقَالَ أَبِى :إِنِّى اعْتَمَرْتُهَا فِى غَفْلَة ، قُلْتُ :مَا يَنْفَعُكَ أَنْتَ إِذَا قُلْتُ :أَنْ تَلِدَ كُلّ مُذْحِجِيَّةَ غُلاَمًا .

۱۳۔ قَالَ :ثُمَّ دَنَا مِنْهُ أَبِى ، فَقَالَ :أَوْصِ بِى صَاحِبَ الْبَصْرَةِ فَإِنَّ لِى مَقَامًا بَعْدَكُمْ ، قَالَ :فَقَالَ :لَوْ قَدْ رَآك صَاحِبُ الْبَصْرَةِ لَقَدْ أَكْرَمَك ، قَالَ :كَأَنَّهُ يَرَى ، أَنَّهُ الأَمِيرُ ، قَالَ :فَخَرَجَ أَبِى مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ ، قَالَ : فَقَالَ :قَدْ قَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَبْلُ خَطِيبًا ، فَاسْتَعْمَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، وَزَعَمَ أَنَّهُ سَائِرٌ إِلَى الشَّامِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :فَرَجَعَ أَبِى فَأَخْبَرَ الأَشْتَرَ ، قَالَ :فَقَالَ لأَبِى :أَنْتَ سَمِعْته ، قَالَ :فَقَالَ أَبِى :لاَ قَالَ :فَنَهَرَهُ وَقَالَ :اجْلِسْ ، إِنَّ هَذَا هُوَ الْبَاطِلُ ، قَالَ :فَلَمْ أَبْرَحْ أَنْ جَاءَ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ مِثْلَ خَبَرِى ، قَالَ : فَقَالَ :أَنْتَ سَمِعْت ذَاكَ ، قَالَ :فَقَالَ :لاَ ، فَنَهَرَهُ نَهْرَةً دُونَ الَّتِى نَهَرَنِى ، قَالَ :وَلَحَظَ إِلَيَّ وَأَنَا فِى جَانِبِ الْقَوْمِ ، أَىْ إِنَّ هَذَا قَدْ جَاءَ بِمِثْلِ خَبَرِكَ .

۱۴۔ قَالَ :فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عَتَّابٌ التَّغْلِبِيُّ وَالسَّيْفُ يَخْطِرُ ، أَوْ يَضْطَرِبُ فِى عُنُقِهِ ، فَقَالَ :هَذَا أَمِيرُ مُؤْمِنِيكُمْ قَدِ اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَمِّهِ عَلَى الْبَصْرَةِ ، وَزَعَمَ أَنَّهُ سَائِرٌ إِلَى الشَّامِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :قَالَ لَهُ الأَشْتَرُ :أَنْتَ سَمِعْته يَا أَعْوَرُ ، قَالَ :إِى وَاللهِ يَا أَشْتَرُ ، لأَنَا سَمِعْته بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ ، قَالَ :فَتَبَسَّمَ تَبَسُّمًا فِيهِ كُشُورٌ ، قَالَ : فَقَالَ :فَلاَ نَدْرِى إِذًا عَلاَمَ قَتَلْنَا الشَّيْخَ بِالْمَدِينَةِ .

۱۵۔ قَالَ :ثُمَّ قَالَ :لِمُذْحَجِيَّتِهِ قُومُوا فَارْكَبُوا ، فَرَكِبَ ، قَالَ :وَمَا أَرَاهُ يُرِيدُ يَوْمَئِذٍ إِلاَّ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :فَهَمَّ عَلِيٌّ أَنْ يَبْعَثَ خَيْلاً تُقَاتِلُهُ ، قَالَ :ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهِ ، أَنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِى مِنْ تَأْمِيرِكَ أَنْ لاَ تَكُونَ لِذَلِكَ أَهْلاً ، وَلَكِنِّى أَرَدْت لِقَاءَ أَهْلِ الشَّامِ وَهُمْ قَوْمُك ، فَأَرَدْت أَنْ أَسْتَظْهِرَ بِكَ عَلَيْهِمْ ، قَالَ :وَنَادَى فِى النَّاسِ بِالرَّحِيلِ ، قَالَ :فَأَقَامَ الأَشْتَرُ حَتَّى أَدْرَكَهُ أَوَائِلُ النَّاسِ ، قَالَ :وَكَانَ قَدْ وَقَّتَ لَهُمْ يَوْمَ الاثْنَيْنِ ، فِيمَا رَأَيْت ، فَلَمَّا صَنَعَ الأَشْتَرُ مَا صَنَعَ نَادَى فِى النَّاسِ قَبْلَ ذَلِكَ بِالرَّحِيلِ.

(۳۸۹۱۲) عاصم بن کلیب جرمی فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم بیان کرتے ہیں کہ ہم نے توج (شہر) کا محاصرہ کیا جبکہ ہمارے لشکر

کے امیر بنی سلیم قبیلہ کے مجاشع بن مسعود تھے جب ہم اس شہر کو فتح کر چکے تو میرے بدن پر ایک بوسیدہ کرتا تھا تو میں عجم کے ان مقتولین کی طرف گیا جن کو ہم نے تہہ تیغ کیا تھا۔ ایک مقتول کی قمیص میں نے اتار لی جس پر خون کے نشان تھے میں نے اسے پتھروں کے درمیان دھویا اور خوب رگڑ کر اسے اچھی طرح صاف کر لیا اور پھر زیب تن کر کے آبادی کی طرف گیا اور مال غنیمت سے ایک سوئی اور دھاگہ لیا اور اپنی پھٹی ہوئی قمیص کی سلائی کی۔ مجاشع بن مسعود کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے اے لوگو! تم کسی بھی شئے میں خیانت نہ کرو جس نے خیانت کی قیامت کے دن اسے حساب دینا پڑے گا اگر چہ دھاگہ ہی کیوں نہ ہو۔ پس میں نے قمیص اتار دی اور اپنی قمیص کو پھاڑنے لگا تاکہ (مال غنیمت کا) دھاگہ ٹوٹ نہ جائے پھر میں سوئی اور قمیص کو لے کر مال غنیمت کے پاس پہنچا اور میں نے یہ چیزیں واپس رکھ دیں پھر میں نے لوگوں کو اس دنیا میں دیکھا کہ وہ کئی کئی وسق میں خیانت کرتے ہیں جب میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے تو وہ جواب دیتے مال غنیمت میں ہمارا اس سے بھی زیادہ حصہ بنتا ہے عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے خواب دیکھا جب وہ خلافت عثمان کے زمانے میں توج کے محاصرہ کے لیے گئے ہوئے تھے۔ میرے والد نے جب یہ خواب دیکھا تو بڑے واضح طریقے سے دیکھا میرے والد نے نبی کریم ﷺ کی صحبت کی سعادت بھی حاصل کی تھی۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مریض آدمی ہے اس کے پاس لوگ جھگڑ رہے ہیں اور ان کے ہاتھ ایک دوسرے کی طرف اٹھ رہے ہیں اور آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ ان کے قریب ایک عورت سبز لباس میں ملبوس بیٹھی ہے اور ایسے معلوم ہو رہی ہے جیسے وہ ان کے درمیان صلح کرانے کی خواہاں ہے اسی اثنا میں ایک آدمی کھڑا ہوتا ہے اور اپنے جیسے کے استر پلٹتا ہے پھر کہتا ہے اے مسلمانو! کیا تمہارا اسلام بوسیدہ ہو گیا جبکہ یہ نبی کریم ﷺ کا کرتا ہے جو ابھی پرانا نہیں ہوا اسی دوران دوسرا شخص کھڑا ہوا اور قرآن کریم کی ایک جلد کو پکڑ کر جھٹکا جس کی وجہ سے قرآن کریم کے اوراق پھیلنے لگے۔ عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد نے یہ خواب تعبیر بتانے والوں کے سامنے بیان کیا مگر کوئی اس خواب کی تعبیر نہ بتا سکا بلکہ تعبیر بتانے والے یہ خواب سن کر گھبرا جاتے تھے۔

عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں بصرہ آیا تو دیکھا کہ لوگ لشکر تیار کر رہے ہیں میں نے پوچھا انہیں کیا ہوا تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ ان لوگوں کو یہ اطلاع ملی ہے کہ کچھ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے ہیں (تاکہ ان کے خلاف شورش برپا کریں) اب یہ لوگ (اہل بصرہ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے جا رہے ہیں۔ پھر ابن عامر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ امیر المومنین نے صلح کر لی ہے اور ان کے پاس جانے والا لشکر لوٹ چکا ہے (یہ سن کر) اہل بصرہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ گئے اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت نے ان کو سخت رنج میں مبتلا کیا۔ میں نے اتنی کثیر تعداد میں بوڑھے لوگوں کو اتنا روتے ہوئے پہلے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہوں۔ پھر تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ حضرت زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہما بصرہ تشریف لائے پھر کچھ ہی عرصہ بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ذی قار (جگہ کا نام) میں ٹھہرے۔ قبیلے کے دو بوڑھے مجھ سے کہنے لگے کہ آؤ ان کے (علی رضی اللہ عنہ) پاس چلتے اور دیکھتے ہیں کہ یہ کیا دعوت دیتے ہیں اور کیا موقف لے کر آئے ہیں۔ پس ہم نکلے اور ان کی طرف بڑھے جب ہم ان کے قریب ہوئے تو ان کے گروہ ہمیں نظر آنے لگے۔ اچانک ہماری ایک نوجوان پر نظر پڑی جو سخت کھال والا تھا

اور لشکر کے ایک جانب تھا۔

جب میں نے اسے دیکھا تو یہ اس عورت سے بہت مشابہت رکھتا تھا جس کو میں نے خواب میں مریض کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ اگر اس عورت جس کو میں نے خواب میں مریض ے سرہانے بیٹھے ہوئے دیکھا تھا کا کوئی بھائی ہوتو یہ اسی کا بھائی ہے۔ میرے ساتھ جو دو بزرگ شخص تھے ان میں سے ایک کہنے لگا آپ کی اس شخص سے کیا غرض ہے اور میری کہنی کو پکڑ کر دبایا۔ وہ جوان ہماری گفتگو سن کر کہنے لگا کہ آپ کیا فرمار ہے ہیں میرے ایک ساتھی نے کہا کچھ نہیں آجائیں۔ مگر اس نوجوان نے اصرار کیا کہ آپ بتائیں آپ کیا کہہ رہے تھے۔ پس میں نے اس کو اپنا خواب سنادیا تو نوجوان کہنے لگا یہ خواب آپ نے دیکھا ہے پھر وہ گھبرایا اور گھبراہٹ میں یہی کہتا رہا کہ یہ خواب آپ نے دیکھا ہے؟ یہ خواب آپ نے دیکھا ہے؟ اسی طرح کہتا رہا حتیٰ کہ اس کی آواز ہم سے دور ہوتے ہوتے منقطع ہوگئی۔ میں نے کسی سے پوچھا یہ کون شخص تھا جو ہم سے ملا تو اس نے جواب دیا محمد بن ابی بکر عاصم کے والد محترم فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے پہچان لیا کہ وہ عورت (جو خواب میں مریض کے سرہانے بیٹھی تھی) عائشہ تھی۔

پس جب میں لشکر میں پہنچا تو میں نے وہاں عرب کے سب سے زیادہ دانا انسان کو پایا یعنی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عاصم کے والد محترم بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے میری قوم کے متعلق گفت وشنید کرنا چاہتے تھے میں نے سوچا کہ وہ تو میری قوم کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بصرہ میں بنی راسب بنی قدامہ سے زیادہ ہیں ناں! میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے مجھ سے سوال کیا آپ اپنی قوم کے سردار ہیں میں نے جواب دیا جی نہیں۔ اگرچہ میری بھی قوم اطاعت کرتی ہے مگر مجھ سے بڑے اور قابل اطاعت سردار بھی میری قوم میں موجود ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا بنی راسب کا سردار کون ہے میں نے کہا فلاں پھر انہوں نے بنی قدامہ کے بارے میں سوال کیا کہ ان کا سردار کون ہے میں نے جواب دیا فلاں۔ پھر فرمایا کیا میرے دو خط ان دونوں سرداروں کو پہنچا دو گے میں نے کہا جی ضرور، پھر فرمانے لگے کیا تم لوگ بیعت نہیں کرو گے تو حضرت عاصم کے والد ماجد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ جو دو بزرگ تھے انہوں نے بیعت کر لی۔

پس وہ لوگ جوان کے پاس تھے ناراض ہوئے میرے والد نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے کچھ کہا اور اپنے ہاتھ کو بند کیا اور حرکت دی گویا کہ ان لوگوں میں ایک طرح کی خفت تھی پس انہوں نے کہنا شروع کیا بیعت کرلو بیعت کرلو ان لوگوں کے چہرے پر سجدوں کے بڑے واضح نشان تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس آدمی کو چھوڑ دو پھر عاصم کے والد ماجد رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ مجھے میری قوم نے رہنما بنا کر بھیجا ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میں ان کو اس تمام معاملے سے آگاہ کردوں جو میں نے دیکھا ہے۔ اگر وہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کے لیے تیار ہوئے تو میں بھی آپ سے بیعت کرلوں گا اور اگر انہوں نے آپ سے روگردانی کی تو میں بھی آپ سے علیحدہ ہوجاؤں گا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیکھو تمہاری قوم نے تمہیں رہنما بنا کر بھیجا ہے پس آپ نے باغ اور کنواں دیکھ لیا پھر بھی تم اگر اپنی قوم سے گھاس اور پانی کی تلاش کا کہو تو اگر تمہاری قوم نے انکار کردیا تو پھر آپ خود پانی اور گھاس تلاش نہ

کر سکو گے۔ میں نے ان کی انگلی پکڑی اور کہا ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں کہ ہم آپ کی اطاعت کریں گے اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہیں گے۔ پس اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو پھر ہمارے اوپر آپ کی اطاعت لازم نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ٹھیک ہے اور آواز کو لمبا کیا۔

پس میں نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ مارا پھر محمد بن حاطب کی طرف متوجہ ہوا جو لوگوں کے ایک جانب بیٹھے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بصرہ میں اپنی قوم کی طرف جا کر میرے دونوں خط اور دونوں باتیں ان تک پہنچا دینا۔ پھر محمد بن حاطب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف آئے اور کہنے لگے۔ جب میں اپنی قوم کی طرف آیا تو میری قوم کے لوگ پوچھنے لگے کہ ان کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا خیال ہے تو میں نے جواب دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آس پاس کے لوگ تو انہیں برا بھلا کہہ رہے تھے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیشانی سے ناپسندیدگی کا اظہار ہو رہا تھا بوجہ ان لوگوں کے برا بھلا کہنے کے۔

تو محمد بن حاتم نے کہا اے لوگو ٹھہر جاؤ اللہ کی قسم نہ تم سے میں نے سوال کیا ہے اور نہ تمہارے بارے میں مجھ سے سوال کیا گیا ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں میری سب سے اچھی بات ان کو بتا دینا کہ وہ اہل ایمان میں سے تھے نیک اعمال کرنے والے تھے پھر اللہ سے ڈرنے والے تھے اور حسن سلوک کرنے والے تھے اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا میں وہاں ہی تھا کہ اہل کوفہ میرے پاس آئے اور مجھ سے ملاقات کرنے لگے پھر کہنے لگے کہ کیا آپ دیکھ رہے ہیں ہمارے بصرہ کے بھائی ہم سے قتال کرنا چاہتے ہیں یہ بات انہوں نے ہنستے ہوئے اور تعجب کرتے ہوئے کہی پھر کہنے لگے اللہ کی قسم اگر ہماری ان سے مڈبھیڑ ہوئی تو ہم ضرور ان سے اپنا حق لیں گے عاصم کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ وہ ایسے لگ رہے تھے جیسے قتال نہیں کریں گے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط لے کر نکلا پس جن دو سرداروں کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خط لکھا تھا ان میں سے ایک نے خط لیا اور جواب دیا پھر مجھے دوسرے کا پتا بتایا گیا لوگ اسے کلیب کہتے تھے مجھے اجازت ملی اور میں نے خط اس تک پہنچایا اور بتایا کہ یہ خط حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا تھا کہ آپ قوم کے سردار ہیں پس اس نے خط لینے سے انکار کر دیا اور کہا مجھے آج سرداری کی کوئی ضرورت نہیں بے شک تم لوگوں کی سرداری آج ایسی ہے جیسے گندگی، کمینوں اور مشکوک النسب لوگوں کی سرداری۔ پھر کہا آپ انہیں کہہ دینا مجھے سرداری کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور خط کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔

کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تک واپس پہنچ بھی نہیں پایا تھا کہ دونوں لشکر ایک دوسرے کے قریب ہو گئے اور لوگ لڑنے کے لیے سیدھے ہو گئے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو قراء تھے وہ سوار ہوئے جب نیزہ بازی شروع ہوئی پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملا جب لوگ قتال سے فارغ ہو چکے تھے۔ میں اشتر کے پاس گیا وہ زخمی تھے۔ عاصم کہتے ہیں ہمارے اور اس کے مابین عورتوں کی طرف سے کوئی رشتہ داری تھی جب اشتر نے میرے والد ماجد کی طرف دیکھا جب کہ اس کا گھر اس کے ساتھیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اشتر نے کہا اے کلیب تم ہم سب سے زیادہ اہل بصرہ کو جانتے ہو۔ آپ جایئے اور میرے لیے ایک سریع

الحرکت اونٹ خرید لو پس میں نے ایک سردار سے ایک جوان اونٹ پانچ سو درہم کے عوض خریدا۔ پھر کہنے لگا اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہنا آپ کا بیٹا مالک آپ سے سلام عرض کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ اونٹ قبول کر لیجیے اور اس پر سوار ہو کر اپنے اونٹ کی جگہ پہنچ جائیں۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس پر سلامتی نہ ہو اور وہ میرا بیٹا نہیں ہے اور اونٹ لینے سے انہوں نے انکار کر دیا۔ میں واپس اس کے پاس آیا اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان پہنچا دیا۔

کلیب کہتے ہیں کہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا پھر اپنی کلائی سے آستین ہٹائی پھر کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرنے والے کی موت پر مجھے ملامت کر رہی ہیں میں تو قلیل سی جماعت میں آیا تھا۔ پھر اچانک ابن عتاب آئے اور مجھ سے مقابلہ کیا اور کہنے لگا تم مجھے اور مالک کو قتل کر دو پس میں نے مارا اور وہ بہت بری طرح گرا پھر میں ابن زبیر کی طرف لپکا انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے اور مالک کو قتل کر دو اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ یہ کہہ دے کہ مجھے اور اشتر کو قتل کر دو اور نہ یہ پسند کرتا ہوں کہ ہماری عورتیں غلاموں کو جنم دیں عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ پھر اکیلے میں اس سے ملا اور اس سے کہا کہ آپ کے غلام جننے والے قول نے آپ کو کیا فائدہ دیا وہ مجھ سے قریب ہو گیا اور کہنے لگا کہ آپ صاحب بصرہ (علی رضی اللہ عنہ) کے بارے میں مجھ کو وصیت کیجیے کیونکہ میرا مقام آپ کے بعد ہی ہے کلیب نے اسے کہا کہ اگر صاحب بصرہ نے آپ کو دیکھا تو آپ کا ضرور اکرام کریں گے۔ عاصم بن کلیب کے والد ماجد کہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو امیر سمجھنے لگا۔ پس میرے والد محترم وہاں سے اٹھے اور باہر آ گئے تو میرے والد کو ایک آدمی ملا اس نے خبر دی کہ امیر المومنین نے خطبہ دیا اور عبداللہ ابن عباس کو بصرہ کا عامل مقرر کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فلاں دن شام کی طرف جانے والے ہیں۔ پس میرے والد محترم کو کہا یہ بات تو نے خود سنی ہے تو میرے والد نے کہا نہیں تو اشتر نے میرے والد کو ڈانٹا اور کہا بیٹھ جاؤ بے شک یہ جھوٹی خبر ہے میرے والد کہتے ہیں کہ میں اسی جگہ بیٹھا تھا کہ ایک اور شخص نے ایسی ہی خبر دی۔ اشتر نے اس سے بھی یہی سوال کیا کہ کیا تم نے خود دیکھا ہے اس نے کہا نہیں پھر اسے بھی کچھ کہا یہ بھی تمہارے جیسی خبر لے کر آیا ہے جبکہ میں لوگوں کی ایک سمت میں بیٹھا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عتاب تغلبی آیا اس کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ یہ تمہارے مومنین کا امیر ہے؟ فلاں فلاں دن وہ شام کی طرف جانے والا ہے۔ اشتر نے اس سے کہا اے کانے! تو نے یہ بات خود سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں اشتر! اللہ کی قسم میں نے خود اپنے ان دو کانوں سے سنی ہے۔ اشتر مسکرایا پھر کہنے لگا اگر ایسا ہوا تو ہم نہیں جانتے کہ ہم نے شیخ (امیر المومنین) کو مدینہ میں کیوں قتل کیا؟ پھر اپنے لشکریوں کو سوار ہونے کا حکم دیا اور خود سوار ہوا کہنے لگا کہ ان کا معاویہ رضی اللہ عنہ ہی کی طرف ارادہ ہے۔ علی رضی اللہ عنہ اس کے لشکر سے فکر مند ہوئے پھر اس کی طرف خط لکھا کہ میں نے تم کو امیر اس لیے نہیں بنایا کہ مجھے اہل شام جو تمہاری ہی قوم ہے کے خلاف تمہاری مدد درکار ہے ورنہ امیر نہ بنانے کی یہ وجہ نہ تھی کہ تم اس کے لیے اہل نہ تھے پس پھر لوگوں میں کوچ کرنے کے لیے نداء لگائی پس اشتر کھڑا ہوا یہاں تک کہ سب سے آگے والے لوگوں کے ساتھ مل گیا۔ اس نے ان کے لیے پیر کا دن مقرر کیا تھا میرے خیال کے مطابق پس جب اشتر نے وہ کر لیا جو کرنا تھا تو اس نے لوگوں میں اس سے پہلے کوچ کرنے کے لیے آواز لگوائی۔

(۳۸۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ : شَهِدْتُ يَوْمَ الْجَمَلِ فَمَا دَخَلْتُ

دَارَ الْوَلِيدِ إِلاَّ ذَكَرْتُ يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَوَقْعَ السُّيُوفِ عَلَى الْبِيضِ ، قَالَ : كُنْتُ أَرَى عَلِيًّا يَحْمِلُ فَيَضْرِبُ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْثَنِيَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُولُ : لاَ تَلُومُونِي ، وَلُومُوا هَذَا ، ثُمَّ يَعُودُ فَيُقَوِّمُهُ.

(۳۸۹۱۳) حضرت اعمش نے ایک آدمی سے نقل کیا ہے اس کا نام بھی ذکر کیا تھا کہ میں یوم جمل کو جنگ میں حاضر ہوا تھا میں جب بھی ولید کے گھر میں داخل ہوتا ہوں یوم جمل مجھے ضرور یاد آتا ہے جس دن تلواریں خودوں پر لگ رہی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا تلوار اٹھائے ہوئے تلوار چلاتے ہوئے آگے جاتے پھر واپس لوٹتے اور کہتے مجھے ملامت نہ کرو اسے ملامت کرو پھر لوٹتے اور اسے سیدھا کرتے۔

(۳۸۹۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ تَكَلَّمَتِ الْخَوَارِجُ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالُوا : مَا أَحَلَّ لَنَا دِمَائَهُمْ وَحَرَّمَ عَلَيْنَا ذَرَارِيَّهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّ الْعِيَالَ مِنِّي عَلَى الصَّدْرِ وَالنَّحْرِ ، وَلَكُمْ فِيءِ خَمْسُ مِئَةٍ خَمْسُ مِئَةٌ ، جَعَلْتُهَا لَكُمْ مَا يُغْنِيكُمْ عَنِ الْعِيَالِ.

(۳۸۹۱۴) میسرہ ابی جمیلہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں پہلی دفعہ خوراج سے یوم جمل کو ملا وہ کہہ رہے تھے ہمارے لیے اللہ نے حلال نہیں کیا ان کے خون کو اور ہم پر ان کے اولاد و اموال کو حرام کیا ہے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے اہل وعیال سینے اور گردن پر ہیں (یعنی جنگ میں پیش پیش ہیں) اور تمہارے لیے پانچ پانچ سو درہم مال غنیمت ہے جو تمہیں اہل وعیال سے بے نیاز کردے گا۔

(۳۸۹۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّي ، قَالَ : كَانَتْ رَايَةُ عَلِيٍّ سَوْدَاءَ ، يَعْنِي يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَرَايَةُ أُولَئِكَ الْجَمَلِ.

(۳۸۹۱۵) حضرت حریث بن مخشی سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن حضرت علی کا جھنڈا سیاہ تھا اور ان کے حریف کا جھنڈا اونٹ تھا۔

(۳۸۹۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ : مَا فَعَلَتْ أُمُّكَ ، قَالَ : قَدْ مَاتَتْ ، قَالَ : أَمَا إِنَّكَ سَتُقَاتِلُهَا ، قَالَ : فَعَجِبَ الرَّجُلُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى خَرَجَتْ عَائِشَةُ.

(۳۸۹۱۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا تمہاری ماں نے کیا کیا؟ اس نے کہا وہ تو مر چکی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم عنقریب اس سے قتال کرو گے وہ شخص بڑا حیران ہوا حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (جنگ جمل کے لیے) نکلیں۔

(۳۸۹۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَسَمَ عَلِيٌّ مَوَارِيثَ مَنْ قُتِلَ يَوْمَ الْجَمَلِ عَلَى فَرَائِضِ الْمُسْلِمِينَ : لِلْمَرْأَةِ ثُمُنُهَا ، وَلِلابْنَةِ نَصِيبُهَا ، وَلِلابْنِ فَرِيضَتُهُ ، وَلِلأُمِّ سَهْمُهَا.

(۳۸۹۱۷) حضرت شعبی سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن جاں بحق ہونے والوں کی میراث مسلمانوں

کے حصوں کی تقسیم کی طرح کی عورت کے لیے آٹھواں حصہ اور بیٹی کو اس کا حصہ دیا اور بیٹے کو اس کا حصہ اور ماں کو اس کا جتنا حصہ بنتا تھا دیا۔

(۳۸۹۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :سُئِلَ عَلِيٌّ ، عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ ، قَالَ :قِيلَ :أَمُشْرِكُونَ هُمْ ، قَالَ :مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا ، قِيلَ :أَمُنَافِقُونَ هُمْ ، قَالَ :إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً ، قِيلَ :فَمَا هُمْ ، قَالَ :إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا. (بیہقی ۱۷۳)

(۳۸۹۱۸) حضرت ابوبختری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اہل جمل کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کیا وہ مشرک تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں! شرک سے تو وہ بھاگے تھے۔ پھر کہا گیا کیا وہ منافق تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں منافق لوگ تو اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر بہت کم پھر کہا گیا پھر کون تھے وہ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے بھائی تھے جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی۔

(۳۸۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ عَن شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَسْبِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَلَمْ يَقْتُلْ جَرِيحًا. (بیہقی ۱۸۲)

(۳۸۹۱۹) حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہ کسی کو قیدی بنایا اور نہ ہی کسی زخمی کو قتل کیا۔

(۳۸۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ عَن عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَسْبِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَلَمْ يُخَمِّسْ ، قَالُوا :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَلاَ تُخَمِّسُ أَمْوَالَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ :هَذِهِ عَائِشَةُ تَسْتَأْمِرُهَا ، قَالَ :قَالُوا :مَا هُوَ إِلاَّ هَذَا ، مَا هُوَ إِلاَّ هَذَا.

(۳۸۹۲۰) حضرت عبد خیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل میں (جیتنے کے بعد) نہ تو کوئی قیدی بنایا اور نہ ہی خمس لیا۔ لوگوں نے عرض کیا! کیا آپ ان کے مالوں کو پانچ حصوں میں تقسیم نہیں کریں گے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مشورہ کرلو تو لوگوں نے انکار کیا (پھر مال غنیمت دستبردار ہوگئے)

(۳۸۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، عَن عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ الأَشْتَرَ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ الْتَقَيَا، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :فَمَا ضَرَبْته ضَرْبَةً حَتَّى ضَرَبَنِي خَمْسًا ، أَوْ سِتًّا ، قَالَ :ثُمَّ قَالَ :وَأَلْقَانِي بِرِجْلِي، ثم قَالَ: وَاللهِ لَوْلاَ قَرَابَتُك مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْت مِنْك عُضْوًا مَعَ صَاحِبِهِ، قَالَ : وَقَالَتْ عَائِشَةُ :وَاثُكْلَ أَسْمَاءَ ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ أَعْطَتِ الَّذِي بَشَّرَهَا بِهِ ، أَنَّهُ حَيٌّ عَشَرَةَ آلاَفٍ.

(۳۸۹۲۱) عبد اللہ بن عبید بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ اشتر اور ابن زبیر کا (جنگ جمل میں) آمنا سامنا ہوا۔ ابن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے اشتر پر ایک وار بھی نہ کیا یہاں تک کہ اسنے پانچ یا چھ وار مجھ پر کیے اور مجھے پاؤں میں گرا دیا پھر کہنے لگا اللہ کی قسم اگر

تمہاری رسول کریم ﷺ سے رشتہ داری نہ ہوتی تو تمہارا ایک عضو بھی سلامت نہ چھوڑتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ منظر دیکھ کر پکارا ہائے اسماء! جب اشتر دور ہو گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کو دس ہزار درہم دیا جس نے آ کر یہ خوشخبری سنائی تھی کہ عبداللہ بن زبیر زندہ ہیں۔

(۳۸۹۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : نَمُنُّ عَلَيْهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ نُوَرِّثُ الآبَاءَ مِنَ الأَبْنَاءِ. (بیھقی ۱۸۲)

(۳۸۹۲۲) عبداللہ بن محمد فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھے یہ خبر دی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا ہم ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کریں گے بوجہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کی شہادت کے، اور ہم آباؤ اجداد کو بیٹوں کا وارث بنائیں گے۔

(۳۸۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ : لَمْ يَكْفُرْ أَهْلُ الْجَمَلِ.

(۳۸۹۲۳) ثابت بن عبید نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر کو کہتے ہوئے سنا کہ جنگ جمل میں شریک ہونے والوں نے کفر نہیں کیا۔

(۳۸۹۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتَنَا يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَإِنَّ رِمَاحَنَا وَرِمَاحَهُمْ لَمُتَشَاجِرَةٌ ، وَلَوْ شَائَتِ الرِّجَالُ لَمَشَتْ عَلَيْهِمْ يَقُولُونَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَيَقُولُونَ : سُبْحَانَ اللهِ اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَنَحْوَ ذَلِكَ ؛ لَيْسَ فِيهَا شَكٌّ وَلَيْتَنِي لَمْ أَشْهَد ، وَيَقُولُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلِمَةَ : وَلَكِنِّي مَا سَرَّنِي أَنِّي لَمْ أَشْهَد ، وَلَوَدِدْت ، أَنَّ كُلَّ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ عَلِيٌّ شَهِدْته. (خلیفة بن خیاط ۱۹۱)

(۳۸۹۲۴) عمرو بن مرہ سے مروی ہے کہ میں نے سوید بن حارث کو یہ کہتے ہوئے سنا ہم نے جنگ جمل کے دن دیکھا کہ ہمارے نیزے اوران کے نیزے آپس میں ایسے گھسے ہوئے تھے کہ اگر لوگ چاہتے تو ان پر چل سکتے تھے۔ کچھ لوگ اللہ اکبر کے نعرے بلند کر رہے تھے اور کچھ سبحان اللہ اللہ اکبر کے نعرے لگا رہے تھے اور کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ اس میں کوئی شک نہیں۔ کاش میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔ اور عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے مجھے یہ بات بھلی معلوم نہیں ہوتی کہ میں جنگ جمل میں شریک نہیں ہوا۔ میں پسند کرتا ہوں ہر اس حاضر ہونے کی جگہ حاضر ہوں جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ شریک ہوں۔

(۳۸۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ : رَمَى مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَوْمَ الْجَمَلِ طَلْحَةَ بِسَهْمٍ فِي رُكْبَتِهِ ، قَالَ : فَجَعَلَ الدَّمُ يَغِذُّ الدَّم وَيَسِيلُ ، قَالَ : فَإِذَا أَمْسَكُوهُ امْتَسَكَ ، وَإِذَا تَرَكُوهُ سَالَ ، قَالَ : فَقَالَ : دَعُوهُ ، قَالَ : وَجَعَلُوا إِذَا أَمْسَكُوا فَمَ الْجُرْحِ انْتَفَخَتْ رُكْبَتُهُ ، فَقَالَ : دَعُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ ، قَالَ : فَمَاتَ ، قَالَ : فَدَفَنَّاهُ عَلَى شَاطِءِ الْكَلاَّءِ ، فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِهِ ، أَنَّهُ قَالَ : أَلاَ تُرِيحُونَنِي مِنَ هذا الْمَاءِ ، فَإِنِّي قَدْ غَرِقْت ، ثَلاَثَ مِرَارٍ يَقُولُهَا ، قَالَ : فَنَبَشُوهُ فَإِذَا هُوَ أَخْضَرُ

كَأَنَّهُ السِّلْقِ ، فَنَزَفُوا عَنْهُ الْمَاءَ ، ثُمَّ اسْتَخْرَجُوهُ فَإِذَا مَا يَلِي الأَرْضَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَوَجْهِهِ قَدْ أَكَلَتْهُ الأَرْضُ ، فَاشْتَرَوْا لَهُ دَارًا مِنْ دُورِ آلِ أَبِي بَكْرَةَ بِعَشَرَةِ آلاَفٍ فَدَفَنُوهُ فِيهَا.

(۳۸۹۲۵) قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مروان بن حکم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں ایک تیر مارا جنگ جمل کے دن۔ پس اس سے خون بہنا شروع ہوا جب سب اس کو روکتے رک جاتا اور اسے چھوڑ دیتے پھر خون جاری ہو جاتا پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ جب لوگوں نے زخم کے منہ کو روکنا چاہا تو گھٹنہ پھول گیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یہ تیر اللہ عزوجل کی طرف سے تھا پھر آپ کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے انہیں کلاء (دریا کنارے ایک بازار) کے ایک جانب دفن کر دیا۔ ان کے گھر والوں میں سے کسی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں! کیا تم مجھے پانی سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ میں پانی میں ڈوب چکا ہوں یہ کلمات تین دفعہ فرمائے۔ ان کی قبر کو کھودا گیا تو وہ سبز ہو چکے تھے سلق (سبزی) کی طرح۔ لوگوں نے ان سے پانی کو دور کیا پھر ان کو وہاں سے نکالا تو جو حصہ زمین سے ملا ہوا تھا ان کی داڑھی اور چہرے میں سے اس کو زمین نے کھا لیا تھا۔ ان کے لیے ابو بکرہ کی آل کے گھروں میں سے ایک گھر دس ہزار درہم کا خریدا اور اس میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دفن کیا۔

(۳۸۹۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : لَمَّا بَلَغَتْ عَائِشَةُ بَعْضَ مِيَاهِ بَنِي عَامِرٍ لَيْلاً نَبَحَتِ الْكِلاَبُ عَلَيْهَا ، فَقَالَتْ : أَيُّ مَاءٍ هَذَا ، قَالُوا : مَاءُ الْحَوْأَبِ ، فَوَقَفَتْ ، فَقَالَتْ : مَا أَظُنُّنِي إِلاَّ رَاجِعَةً ، فَقَالَ لَهَا طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ : مَهْلاً رَحِمَكِ اللَّهُ ، بَلْ تَقْدُمِينَ فَيَرَاكِ الْمُسْلِمُونَ فَيُصْلِحُ اللَّهُ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ، قَالَتْ : مَا أَظُنُّنِي إِلاَّ رَاجِعَةً ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ : كَيْفَ بِإِحْدَاكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلاَبُ الْحَوْأَبِ. (احمد ۵۲- نعیم بن حماد ۱۸۸)

(۳۸۹۲۶) قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب عائشہ رضی اللہ عنہا بنو عامر کے ایک چشمہ پر پہنچیں تو کتوں نے بھونکنا شروع کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یہ کونسا چشمہ ہے۔ لوگوں نے بتایا ''حواب'' چشمہ ہے۔ پس وہ ٹھہر گئیں اور فرمانے لگیں کہ مجھے واپس چلے جانا چاہیے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کی ٹھہریے اللہ آپ پر رحم کرے۔ آپ کو آگے جانا چاہیے مسلمان آپ سے امید لگائے ہوئے ہیں کہ آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح فرمائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے واپس ہی جانا چاہیے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے بارے میں بتایا (کیا حال ہوگا جب تم میں سے ایک پر حواب چشمے کے کتے بھونکیں گے)

(۳۸۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ : ادْفِنُونِي مَعَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي كُنْت أَحْدَثْت بَعْدَهُ حَدَثًا.

(۳۸۹۲۷) قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قریب الوفات فرمایا کہ مجھے ازواج مطہرات کے ساتھ دفنانا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک طریقہ اختیار کیا (قتال کے لیے خروج کیا)

(۳۸۹۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ :بَلَغَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، أَنَّ طَلْحَةَ يَقُولُ :إِنَّمَا بَايَعْت وَاللُّجُّ عَلَى قَفَايَ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ : أَمَّا وَاللُّجُّ عَلَى قَفَاهُ فَلاَ ، وَلَكِنْ قَدْ بَايَعَ وَهُوَ كَارِهٌ ، قَالَ :فَوَثَبَ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى كَادُوا أَنْ يَقْتُلُوهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ صُهَيْبٌ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ :قَدْ ظَنَنْت ، أَنَّ أُمَّ عَوْفٍ حَائِنَةٌ.

(۳۸۹۲۸) سعد بن ابراہیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بیعت اس حالت میں کی کہ میری گدی پر تلوار تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ لوگوں سے اس خبر کی تصدیق کریں پس اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تلوار کے بارے میں تو میں نہیں جانتا لیکن انہوں نے بیعت ناپسندیدگی سے کی ہے لوگ ان کی طرف ایسے جھپٹے قریب تھا کہ ان کو قتل کر دیں۔ راوی کہتے ہیں حضرت صہیب نکلے اس حال میں کہ میں ان کے ایک جانب میں تھا۔ پس انہوں نے میری طرف دیکھا اور فرمایا میرا خیال ہے کہ ام عوف سخت برہم ہے۔

(۳۸۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :جَلَسَ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ يَوْمَ الْجَمَلِ يَبْكُونَ عَلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ.

(۳۸۹۲۹) ابوجعفر سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما پر رو رہے تھے۔

(۳۸۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ ، أَنَّ رَبِيعَةَ كَلَّمَتْ طَلْحَةَ فِي مَسْجِدِ بَنِي مَسْلَمَةَ فَقَالُوا :كُنَّا فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ حَتَّى جَائَتْنَا بَيْعَتُك هَذَا الرَّجُلَ ، ثُمَّ أَنْتِ الآنَ تُقَاتِلُهُ ، أَوْ كَمَا قَالُوا قَالَ :فَقَالَ :إِنِّي أُدْخِلْت الْحُشَّ وَوُضِعَ عَلَى عُنُقِي اللُّجُّ ، وَقِيلَ :بَايِعْ وَإِلاَّ قَتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت ، وَعَرَفْتُ أَنَّهَا بَيْعَةُ ضَلاَلَةٍ ، قَالَ التَّيْمِيُّ :وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ :إِنَّ مُنَافِقًا مِنْ مُنَافِقِي أَهْلِ الْعِرَاقِ جَبَلَةَ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ لِلزُّبَيْرِ :فَإِنَّك قَدْ بَايَعْت ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ :إِنَّ السَّيْفَ وُضِعَ عَلَى قَفَيَّ فَقِيلَ لِي :بَايِعْ وَإِلاَّ قَتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت.

(۳۸۹۳۰) ابونضرہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ربیعہ والے بنومسلمہ کی مسجد میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے ہم کلام ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو دشمن کے گلے پر قابض تھے کہ ہم کو یہ اطلاع پہنچی کے آپ نے اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی بیعت کر لی ہے پھر اب آپ اسی سے قتال کر رہے ہیں اور کچھ اس طرح کی باتیں کیں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے کھجور کے باغ میں داخل کیا گیا اور تلوار میری گردن پر رکھ دی گئی پھر کہا گیا کہ تم بیعت کرو وگرنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے میں نے بیعت کر لی اور جان لیا کہ یہ گمراہی کی بیعت ہے۔ تیمی کہتے ہیں کہ ولید بن عبدالملک نے فرمایا کہ اہل عراق کے منافقین سے ایک منافق جبلہ بن حکیم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ تو بیعت کر چکے ہیں (پھر یہ مخالفت کیسی) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تلوار میری گدی پر تھی پھر مجھ سے کہا گیا کہ بیعت

کردو گرنہ ہم تم کو قتل کر دیں گے پس میں نے بیعت کر لی۔

(۳۸۹۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَصَمِّ يَذْكُرُ ، عَنْ أُمِّ رَاشِدٍ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ: كُنْت عِنْدَ أُمِّ هَانِءٍ فَأَتَاهَا عَلِي ، فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ ، فَقَالَ :مَالِي لاَ أَرَى عِنْدَكُمْ بَرَكَةً ، يَعْنِي الشَّاةَ ، قَالَتْ: فَقَالَتْ :سُبْحَانَ اللهِ ، بَلَى وَاللهِ إنَّ عِنْدَنَا لَبَرَكَةً ، قَالَ :إنَّمَا أَعْنِي الشَّاةَ ، قَالَتْ :وَنَزَلْتُ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ فِي الدَّرَجَةِ ، فَسَمِعْتُ أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ :بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا ، قَالَتْ :فَقُلْتُ :مَنْ هَذَانِ الرَّجُلاَنِ فَقَالُوا : طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ، قَالَتْ : فَإِنِّي قَدْ سَمِعْت أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ :بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ : ﴿فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾.

(۳۸۹۳۱) ام راشد سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں ام ہانی رضی اللہ عنہا کے پاس تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے پس ام ہانی نے ان کی کھانے پر دعوت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا بات ہے مجھے تمہارے ہاں برکت (بکری) نظر نہیں آ رہی ۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا سبحان اللہ کیوں نہیں ! اللہ کی قسم ہمارے ہاں برکت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری مراد بکری ہے ۔ میں اتری تو سیڑھی میں دو آدمیوں سے ملاقات ہوئی میں نے ان دونوں میں سے ایک کو سنا کہ وہ دوسرے کو کہہ رہا تھا ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے دلوں نے نہیں ۔ ام راشد نے کہا یہ کون ہیں ۔ پس لوگوں نے جواب دیا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما میں نے سنا ان میں سے ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے قلوب نے نہیں ۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (جو عہد شکنی کرے گا اس کا بوجھ اسی پر ہوگا جو اللہ سے کیا عہد پورا کرے گا اللہ اس کو اجر عظیم دے گا) ۔

(۳۸۹۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ : ضُرِبَ فُسْطَاطٌ بَيْنَ الْعَسْكَرَيْنِ يَوْمَ الْجَمَلِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، فَكَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ يَأْتُونَهُ ، فَيَذْكُرُونَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ ، حَتَّى إذَا كَانَ يَوْمَ الثَّالِثِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ رَفَعَ عَلِيٌّ جَانِبَ الْفُسْطَاطِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْقِتَالِ ، فَمَشَى بَعْضُنَا إلَى بَعْضٍ ، وَشَجَرْنَا بِالرِّمَاحِ حَتَّى لَوْ شَاءَ الرَّجُلُ أَنْ يَمْشِيَ عَلَيْهَا لَمَشَى ، ثُمَّ أَخَذَتْنَا السُّيُوفُ فَمَا شَبَّهْتُهَا إلاَّ دَارُ الْوَلِيدِ.

(۳۸۹۳۲) عبد خیر رحمہ اللہ سے روایت ہے جنگ جمل کے دوران تین دن تک دونوں لشکروں کے درمیان ایک خیمہ گاڑھا گیا ۔ حضرت علی ، حضرت طلحہ ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم وہاں تشریف لاتے اور اس بارے میں باتیں کرتے جو اللہ چاہتا حتیٰ کہ جب تیسرا دن ہوا تو دوپہر کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیمہ کی ایک جانب اٹھائی اور قتال کا حکم دیا ۔ پھر ہم نے ایک دوسرے کی جانب چلنا شروع کیا ایک دوسرے کی طرف نیزے چلانے شروع کیے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ان نیزوں کے اوپر چلنا چاہتا تو چل سکتا تھا پھر ہم نے تلواریں اٹھائیں اور ان کو میں تشبیہ نہیں دیتا مگر ولید کے گھر کے ساتھ ۔

(۳۸۹۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : لاَ تَتَّبِعُوا مُدْبِرًا ، وَلاَ تُجْهِزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَمَنْ أَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ. (حاکم ۱۵۵۔ بیہقی ۱۸۱)

(۳۸۹۳۳) عبد خیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا! تم بھاگنے والے کا پیچھا مت کرو اور نہ زخمی کو قتل کرو اور جس نے ہتھیار ڈال دیا وہ امن والا ہے۔

(۳۸۹۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَعْطَى أَصْحَابَهُ بِالْبَصْرَةِ خَمْسَ مِئَةٍ خَمْسَ مِئَةٍ.

(۳۸۹۳۴) حجر بن عنبس سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو بصرہ میں پانچ پانچ سو درہم دیئے تھے۔

(۳۸۹۳٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا انْهَزَمَ أَهْلُ الْجَمَلِ ، قَالَ عَلِيٌّ : لاَ يَطْلُبَنَّ عَبْدٌ خَارِجًا مِنَ الْعَسْكَرِ ، وَمَا كَانَ مِنْ دَابَّةٍ أَوْ سِلاَحٍ فَهُوَ لَكُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ أُمُّ وَلَدٍ وَالْمَوَارِيثُ عَلَى فَرَائِضِ اللهِ ، وَأَيُّ امْرَأَةٍ قُتِلَ زَوْجُهَا فَلْتَعْتَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، قَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَحِلُّ لَنَا دِمَاؤُهُمْ وَلاَ تَحِلُّ لَنَا نِسَاؤُهُمْ ، قَالَ : فَخَاصَمُوه ، فَقَالَ : كَذَلِكَ السِّيرَةُ فِي أَهْلِ الْقِبْلَةِ ، قَالَ : فَهَاتُوا سِهَامَكُمْ وَاقْرَعُوا عَلَى عَائِشَةَ فَهِيَ رَأْسُ الأَمْرِ وَقَائِدُهُمْ ، قَالَ : فَعَرَفُوا وَقَالُوا : نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، قَالَ : فَخَصَمَهُمْ عَلِيٌّ.

(۳۸۹۳۵) ابوبختری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب اہل جمل (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لشکر) شکست کھا چکا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی آدمی لشکر سے باہر کسی کی تلاش نہ کرے (یعنی شکست کھانے والوں کا پیچھا نہ کرے) جو سواری یا ہتھیار یہاں سے ملے ہیں وہ تمہارا ہے لیکن تمہارے لیے کوئی ام ولد نہیں (یعنی کوئی باندی تمہارے لیے نہیں) اور وراثتیں اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق تقسیم ہوں گی اور جس عورت کا خاوند فوت ہو چاہے وہ اپنی عدت چار مہینے دس دن (آزاد عورت کی طرح) پوری کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے لشکر والے کہنے لگے اے امیر المومنین آپ ان کا مال ہمارے لیے حلال کرتے ہیں مگر ان کی عورتیں حلال نہیں کرتے۔ پس لشکر والے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئے۔ آپ نے فرمایا اہل قبلہ کے اخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں پھر فرمایا لاؤ اپنے تیر مجھے دو اور سب سے پہلے قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ڈالو وہ کس کے حصے میں آتی ہیں (جو تمہاری سب کی ماں ہے) کیونکہ وہ لشکر کی قائد تھیں۔ پس یہ سن کر وہ منتشر ہو گئے اور اللہ سے مغفرت کرنے لگے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ ان پر غالب آ گئے حجت اور دلیل میں (یعنی مسلمانوں کی عورتوں کو باندی نہیں بنایا جا سکتا)

(۳۸۹۳٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُولُ : إِنَّا كُنَّا أَدْهَنَّا فِي أَمْرِ عُثْمَانَ فَلاَ نَجِدُ بُدًّا مِنَ المبايعة.

(۳۸۹۳۶) حکیم ابن جابر فرماتے ہیں کہ میں نے طلحہ بن عبید اللہ کو فرماتے ہوئے سنا جنگ جمل کے دن کہ ہم نے حضرت عثمان ...

بارے میں دور خا رویہ اپنایا پس ہم نہیں پاتے بیعت کے بغیر چارہ کار۔

(۳۸۹۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمْ يَشْهَدَ الْجَمَلِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ إِلاَّ عَلِيٌّ وَعَمَّارٌ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَإِنْ جَاؤُوا بِخَامِسٍ فَأَنَا كَذَّابٌ. (احمد ۴۰۹۶)

(۳۸۹۳۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن کوئی صحابی رسول شریک نہیں ہوئے حضرت علی۔ عمار، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کے سوا اگر کوئی پانچواں صحابی شریک ہوا ہو تو میں کذاب ہوں۔

(۳۸۹۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ : إِنَّ أُمَّنَا سَارَتْ مَسِيرَنَا هَذَا ، وَإِنَّهَا وَاللهِ زَوْجَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلاَنَا بِهَا لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ نُطِيعُ أَمْ إِيَّاهَا. (حاکم ۶)

(۳۸۹۳۸) عبد اللہ بن زیاد سے روایت ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہماری ماں (حضرت عائشہ) ہمارے اس راستے پر چلیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا آخرت میں زوجہ محترمہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے ذریعے آزمایا تا کہ اللہ تعالیٰ جان لے ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

(۳۸۹۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سعيد، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْجَمَلِ وَتَهَيَّأَ لِصِفِّينَ اجْتَمَعَ النَّخَعُ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى الأَشْتَرِ ، فَقَالَ : هَلْ فِي الْبَيْتِ إِلاَّ نَخَعِيٌّ ؟ فَقَالُوا : لاَ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ عَمَدَتْ إِلَى خَيْرِهَا فَقَتَلَتْهُ ، وَسِرْنَا إِلَى أَهْلِ الْبُصْرَةِ قَوْمٌ لَنَا عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ فَنُصِرْنَا عَلَيْهِمْ بِنَكْثِهِمْ، وَإِنَّكُمْ تَسِيرُونَ غَدًا إِلَى أَهْلِ الشَّامِ قَوْمٌ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ، فَلْيَنْظُرِ امْرُؤٌ مِنْكُمْ أَيْنَ يَضَعُ سَيْفَهُ.

(۳۸۹۳۹) عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے واپس لوٹے تو جنگ صفین کی تیاری شروع فرمائی نخعی قبیلہ والے جمع ہوئے اور اشتر کے پاس آئے۔ اس نے کہا گھر میں نخعی کے علاوہ بھی کوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ پھر کہنے لگا اس امت نے اپنے بہترین انسان کا قصد کیا اور اس کو قتل کر ڈالا۔ ہم اہل بصرہ کی طرف گئے وہ ایسی قوم تھی جس نے ہماری بیعت کی ہوئی تھی پس ان کے بیعت توڑنے کی وجہ سے ہماری مدد کی گئی اور کل تم ایسی قوم کی طرف جانے والے ہو جو شام کے رہنے والے ہیں اور انہوں نے ہماری بیعت نہیں کی۔ پس تم میں سے ہر آدمی دیکھ لے کہ وہ اپنی تلوار کہاں رکھے گا۔

(۳۸۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيَّتُكُنَّ صَاحِبَةُ الْجَمَلِ الأَدْبَبِ ، يُقْتَلُ حَوْلَهَا قَتْلَى كَثِيرَةٌ تَنْجُو بَعْدَ مَا كَادَتْ.

(ابن عبدالبر ۱۸۸۵)

(۳۸۹۴۰) حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کون نرم بالوں والے اونٹ والی

ہوگی اس کے گرد بہت سارے مقتولین کو قتل کیا جائیگا وہ جنگ کرنے کے بعد نجات پالے گی۔

(۳۸۹٤۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْهَجَنَّعِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ :قِيلَ لَهُ:مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونَ قَاتَلْت عَلَى بُصَيْرتك يَوْمَ الْجَمَلِ، قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:يَخْرُجُ قَوْمٌ هَلْكَى لاَ يُفْلِحُونَ، قَائِدُهُمُ امْرَأَةٌ، قائدهُمْ فِي الْجَنَّةِ.(مسند ۴۴۰۸)

(۳۸۹۴۱)ابوبکرہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے کہا آپ کو جنگ جمل کے دن کس شئے نے منع کیا قتال میں شرکت سے اہل بصرہ کی طرف سے؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ایک ہلاک ہونے والی قوم نکلے گی جو کامیاب نہ ہوگی ان کی سردار ایک عورت ہوگی پھر فرمایا وہ جنت میں ہوں گے۔

(۳۸۹٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَنْ يَفْلَحَ قَوْمٌ أَسْنَدُوا أَمْرَهُمْ إِلَى امْرَأَةٍ.

(۳۸۹۴۲)حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو قوم اپنا معاملہ کسی عورت کے سپرد کرے وہ کامیاب نہیں ہوسکتی۔

(۳۸۹٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَمْهَانَ الْجُعْفِيِّ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتنَا يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَإِنَّ رِمَاحَنَا وَرِمَاحَهُمْ لمتشاجرة ، وَلَوْ شَاءَ الرَّجُلُ أَنْ يَمْشِيَ عَلَيْهَا لَمَشَى ، قَالَ : وَهَؤُلاَءِ يَقُولُونَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَهَؤُلاَءِ يَقُولُونَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۸۹۴۳)حارث بن جمہان جعفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے جنگ جمل کے دن دیکھا کہ ہمارے ان کے نیزے آپس میں ایسے گھسے ہوئے تھے کہ اگر آدمی ان پر چلنا چاہتا تو چل سکتا تھا یہ بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کی صدائیں بلند کر رہے تھے اور یہ بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کی صدائیں بلند کر رہے تھے۔

(۳۸۹٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا هَزَمَ طَلْحَةَ وَأَصْحَابَهُ أَمَرَ مُنَادِيَهُ أَنْ لاَ يُقْتَلَ مُقْبِلٌ وَلاَ مُدْبِرٌ ، وَلاَ يُفْتَحَ بَابٌ ، وَلاَ يُسْتَحَلَّ فَرْجٌ وَلاَ مَالٌ.

(۳۸۹۴۴)حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب طلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی شکست کھا گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے کہ اب سامنے سے آنے والے اور پیٹھ پھیر کر جانے والے کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کوئی دروازہ کھولا جائے اور نہ کسی کے لیے باندی بنانا حلال ہے اور نہ ہی مال حلال ہے۔

(۳۸۹٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ :أَمَرَ عَلِيٌّ مُنَادِيًا فَنَادَى يَوْمَ الْجَمَلِ :أَلاَ لاَ يُجْهَزَنَّ عَلَى جَرِيحٍ وَلاَ يُتْبَعُ مُدْبِرٌ.

(۳۸۹۴۵)عبد خیر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن منادی کو حکم دیا کہ وہ نداء لگائے خبردار کوئی زخمی کو

قتل نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے کا پیچھا کرے۔

(۳۸۹۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : حمَلْت عَلَى رَجُلٍ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَلَمَّا ذَهَبْت أَطْعَنُهُ ، قَالَ : أَنَا عَلَى دِينِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَعَرَفْت الَّذِي يُرِيدُ ، فَتَرَكْته.

(۳۸۹۴۶) ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن میں ایک شخص پر غالب تھا جب میں اس کو نیزہ مارنے لگا تو اس نے کہا میں علی رضی اللہ عنہ کے دین پر ہوں (یعنی میں ان کے ساتھ ہوں) میں جان گیا یہ کیا چاہتا ہے میں نے اسے چھوڑ دیا۔

(۳۸۹۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي عَلِيٌّ إِلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُمَا : إِنَّ أَخَاكُمَا يُقْرِئُكُمَا السَّلاَمَ وَيَقُولُ لَكُمَا : هَلْ وَجَدْتُمَا عَلَيَّ حَيْفًا فِي حُكْمٍ ، أَوِ اسْتِئْثَارٍ بِفَيْءٍ ، أَوْ بِكَذَا ، أَوْ بِكَذَا ، قَالَ : فَقَالَ الزُّبَيْرُ : لاَ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ، وَلَكِنْ مَعَ الْخَوْفِ شِدَّةُ الْمَطَامِعِ.

(۳۸۹۴۷) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف جنگ جمل کے دن بھیجا۔ میں نے ان سے کہا آپ دونوں کے بھائی آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور آپ دونوں کو کہہ رہے ہیں کیا تم نے مجھے کسی حکم میں ظلم کرتے ہوئے پایا یا اس طرح کی کوئی اور بات ہے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان میں سے کوئی نہیں مگر خوف کے ساتھ ان کے اندر لالچ بھی ہے۔

(۳۸۹۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : كُنَّا فِي الشِّعْبِ فَكُنَّا نَنْتَقِصُ عُثْمَانَ ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَفْرَطْنَا ، فَالْتَفَتُّ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، تَذْكُرُ عَشِيَّةَ الْجَمَلِ ، أَنَا عَنْ يَمِينِ عَلِيٍّ ، وَأَنْتَ عَنْ شِمَالِهِ ، إِذْ سَمِعْنَا الصَّيْحَةَ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : نَعَمَ الَّتِي بَعَثَ بِهَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَن ، فَأَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ وَجَدَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَاقِفَةً فِي الْمِرْبَدِ تَلْعَنُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لَعَنَ اللَّهُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ وَالْبَرِّ وَالْبَحْرِ ، أَنَا عَنْ يَمِينِ عَلِيٍّ ، وَهَذَا عَنْ شِمَالِهِ ، فَسَمِعْته مِنْ فِيهِ إِلَى فِي ، وَابْنُ عَبَّاسٍ ، فَوَاللهِ مَا عِبْت عُثْمَانَ إِلَى يَوْمِي هَذَا.

(۳۸۹۴۸) محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم ایک گروہ میں بیٹھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کمی بیان کر رہے تھے، جب ہم نے حد سے تجاوز کیا تو میں حضرت عبداللہ ابن عباس کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہا اے ابن عباس کیا آپ کو جنگ جمل کی شام یاد ہے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تھا اور آپ بائیں جانب جب ہم نے مدینہ کی طرف سے ایک چیخ سنی تھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں جب فلاں کو اس کی خبر لانے کے لیے بھیجا تھا۔ پس اس نے خبر دی تھی کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹوں کے باڑے میں کھڑے ہو کر عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت کر رہی تھیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لعنت ہو عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر وہ

چاہے نرم زمین میں ہوں، یا پہاڑوں میں، خشکی میں ہوں، یا تری میں، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تھا اور یہ بائیں جانب تھے پس میں نے اور ابن عباس نے آمنے سامنے یہ سنا۔ اللہ کی قسم میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا آج تک کوئی عیب بیان نہیں کیا۔

(۳۸۹۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضِرَارٍ زَيْدُ بْنُ عَصْنٍ الضَّبِّيُّ، إِمَامُ مَسْجِدِ بَنِي هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُجَاهِدِ بْنِ حَيَّانَ الضَّبِّيُّ مِنْ بَنِي مَبْذُولٍ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ يُقَالُ لَهُ :تَمِيمُ بْنُ ذُهْلٍ الضَّبِّيُّ ، قَالَ :إِنِّي يَوْمَ الْجَمَلِ آخِذٌ بِرِكَابِ عَلِيٍّ أُجْهِدُ مَعَهُ وَأَنَا أَرَى أَنَّا فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ يَتَصَفَّحُ الْقَتْلَى ، فَمَرَّ بِرَجُلٍ أَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُ وَهُوَ مَقْتُولٌ، فَقَالَ: مَنْ يَعْرِفُ هَذَا؟ قُلْتُ :هَذَا فُلَانٌ الضَّبِّي، وَهَذَا ابْنُهُ ، حَتَّى عَدَدْتُ سَبْعَةً صَرْعَى مُقَتَّلِينَ حَوْلَهُ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :لَوَدِدْتُ، أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْأَرْضِ ضَبِّيٌّ إِلَّا تَحْتَ صَفْحَةِ هَذَا الشَّيْخِ.

(۳۸۹۴۹) تمیم بن ذہل ضبی سے منقول ہے کہ میں جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رکاب تھامے ہوا تھا اور انہی کے ساتھ جنگ میں مصروف تھا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ میں جنت میں ہوں اور وہ مقتولین کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کی حالت بڑی عجیب تھی اور مقتول تھا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے کون جانتا ہے؟ میں نے کہا فلاں شخص ہے ضبی قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اور فلاں کا بیٹا ہے حتیٰ کہ میں نے سات مقتولین کو گنا جو اسکے گرد اوندھے پڑے ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ زمین میں کوئی ضبی نہ ہوتا مگر اس شیخ کے ماتحت۔

(۳۸۹۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَدِمْتُ عَلَى عَلِيٍّ حِينَ فَرَغَ مِنَ الْجَمَلِ ، فَانْطَلَقَ إِلَى بَيْتِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي ، فَإِذَا امْرَأَتُهُ وَابْنَتَاهُ يَبْكِينَ ، وَقَدْ أَجْلَسْنَ وَلِيدَةً بِالْبَابِ تُؤْذِنُهُنَّ بِهِ إِذَا جَاءَ ، فَأَلْهَى الْوَلِيدَةَ مَا تَرَى النِّسْوَةَ يَفْعَلْنَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِنَّ ، وَتَخَلَّفْتُ فَقُمْتُ بِالْبَابِ ، فَأَسْكَتْنَ ، فَقَالَ : مَا لَكُنَّ فَانْتَهَرَهُنَّ مَرَّةً ، أَوْ مَرَّتَيْنِ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ :قُلْنَا :مَا سَمِعْتَ ذَكَرْنَا عُثْمَانَ وَقَرَابَتَهُ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَقَرَابَتَهُ ، فَقَالَ :إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ نَكُونَ كَالَّذِينَ ، قَالَ اللَّهُ :﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ وَمَنْ هُمْ إِنْ لَمْ نَكُنْ ، وَمَنْ هُمْ يُرَدِّدُ ذَلِكَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنَّهُ سَكَتَ.

(۳۸۹۵۰) عبد اللہ بن حارث سے منقول ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہو چکے تھے۔ وہ میرا ہاتھ تھام کر اپنے گھر لے گئے۔ وہاں ان کی اہلیہ اور دو بیٹیاں رو رہی تھیں باندی کو دروازے پر بٹھایا ہوا تھا تا کہ وہ انہیں کسی کے آنے کی خبر دیں۔ عورتوں کو روتے ہوئے دیکھ کر وہ غافل ہوگئی۔ حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور میں پیچھے ٹھہر گیا اور دروازے پر کھڑا ہو گیا، چنانچہ وہ خاموش ہوگئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم کیوں رو رہی ہو؟ پھر ایک یا دو دفعہ ڈانٹا پھر ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ ہم وہی کہہ رہے ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی رشتہ داری (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی رشتہ داری کے بارے میں ہم سے سنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ ہم

ان لوگوں کی طرح ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''ہم ان کے دلوں سے خفگی دور کر دیں گے وہ بھائی بھائی ہوں گے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون ہوں گے اگر ہم نہ ہوں گے؟ وہ کون ہوں گے؟ اس بات کو انہوں نے کئی بار دہرایا یہاں تک کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوگئی کہ یہ خاموش ہو جائیں۔

(۳۸۹۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَجْلَسَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ التُّرَابَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى حَسَنٍ ، فَقَالَ : إِنِّي وَدِدْتُ أَنِّي مِتُّ قَبْلَ هَذَا. (ابن ابی الدنیا ۱۵۵)

(۳۸۹۵۱) حضرت طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اور ان کے چہرے سے مٹی صاف کی پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کاش میں ان سے پہلے مر جاتا۔

(۳۸۹۵۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْرِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ لِعَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ: مَا تَرَى فِي سَبْيِ الذُّرِّيَّةِ ، قَالَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا قَاتَلْنَا مَنْ قَاتَلَنَا ، قَالَ : لَوْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا خَالَفْنَاكَ. (بیهقی ۱۸۱)

(۳۸۹۵۲) حضرت حمیر بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل کے دن حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کا قیدیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے صرف ان سے قتال کیا ہے جو ہم سے لڑائی کے لیے آئے (یعنی ہم قیدیوں کو غلام نہیں بنائیں گے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر آپ اس کے خلاف کوئی بات کہتے تو ہم آپ کی مخالفت کرتے۔

(۳۸۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ ، فَإِنَّا لِبِمَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ ، فَقَالَ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ فَزِعُوا وَاجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِد ، فَانْطَلَقْت فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ فِي الْمَسْجِد ، فَإِذَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ : فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ جَائَنَا عُثْمَان ، فَقِيلَ : هَذَا عُثْمَان ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ ، قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ ، قَالَ : هَاهُنَا عَلِيٌّ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : هَاهُنَا الزُّبَيْرُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : هَاهُنَا طَلْحَةُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ هَاهُنَا سَعْدٌ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلاَن غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا ، فَأَتَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ لَهُ : ابْتَعْته ، قَالَ : اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَلَكَ أَجْرُهُ ؟ فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ .

۲۔ قَالَ : فَقَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنِ ابْتَاعَ رُومَةَ ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا ، ثُمَّ أَتَيته ، فَقُلْتُ : قَدِ ابْتَعْتُهَا ، قَالَ : اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ ، قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ .

۳- قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ، فَقَالَ : مَنْ جَهَّزَ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ ، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا خِطَامًا وَلَا عِقَالاً ، قَالَ : قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا.

٤- قَالَ الْأَحْنَفُ : فَانْطَلَقْت فَأَتَيْت طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ ، فَقُلْتُ : مَن تَأْمُرَانِي بِهِ وَمَنْ تَرْضَيَانِهِ لِي ، فَإِنِّي لَا أَرَى هَذَا إِلَّا مَقْتُولاً ، قَالَا : نَأْمُرُك بِعَلِيٍّ ، قَالَ : قُلْتُ : تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي ، قَالَا : نَعَمْ .

٥- قَالَ : ثُمَّ انْطَلَقْت حَاجًّا حَتَّى قَدِمْت مَكَّةَ فَبَيْنَا نَحْنُ بِهَا إِذْ أَتَانَا قَتْلُ عُثْمَانَ وَبِهَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَقِيتُهَا ، فَقُلْتُ لَهَا : مَنْ تَأْمُرِينِي بِهِ أَنْ أُبَايِعَ ، فَقَالَتْ : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ أَتَأْمُرِينِي بِهِ وَتَرْضَيْنَهُ لِي ، قَالَتْ : نَعَمْ.

٦- فَمَرَرْت عَلَى عَلِيٍّ بِالْمَدِينَةِ فَبَايَعْته ، ثُمَّ رَجَعْت إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، وَلَا أَرَى إِلَّا أَنَّ الْأَمْرَ قَدِ اسْتَقَامَ ، قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَتَانِي آتٍ ، فَقَالَ : هَذِهِ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ قَدْ نَزَلُوا جَانِبَ الْخُرَيْبَةِ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا جَاءَ بِهِمْ ؟ قَالَ : أَرْسَلُوا إِلَيْك يَسْتَنْصِرُونك عَلَى دَمِ عُثْمَانَ ، قُتِلَ مَظْلُومًا قَالَ : فَأَتَانِي أَفْظَعُ أَمْرٍ أَتَانِي قَطُّ ، فَقُلْتُ : إِنَّ خُذْلَانِي هَؤُلَاءِ وَمَعَهُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَشَدِيدٌ ، وَإِنَّ قِتَالِي ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَمَرُونِي بِبَيْعَتِهِ لَشَدِيدٌ ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُمْ ، قَالُوا : جِئْنَا نَسْتَنْصِرُكَ عَلَى دَمِ عُثْمَانَ، قُتِلَ مَظْلُومًا، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنْشُدُك بِاللهِ، هَلْ قُلْتُ لَكِ : مَنْ تَأْمُرِينِي بِهِ ، فَقُلْتُ : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ : تَأْمُرِينِي بِهِ وَتَرْضَيْنَهُ لِي قلت نعم ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، وَلَكِنَّهُ بَدَّلَ .

٧- قُلْتُ : يَا زُبَيْرُ ، يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا طَلْحَةُ ، نَشَدْتُكُمَا بِاللهِ أَقُلْت لَكُمَا : مَنْ تَأْمُرَانِي بِهِ فَقُلْتُمَا : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ : تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي فَقُلْتُمَا : نَعَمْ ، قَالَا : بَلَى ، وَلَكِنَّهُ بَدَّلَ .

٨- قَالَ : فَقُلْتُ : لَا وَاللهِ لَا أُقَاتِلُكُمْ وَمَعَكُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا أُقَاتِلُ ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُمُونِي بِبَيْعَتِهِ ، اخْتَارُوا مِنِّي بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ : إِمَّا أَنْ تَفْتَحُوا لِي بَابَ الْجِسْرِ فَأَلْحَقَ بِأَرْضِ الْأَعَاجِمِ ، حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى ، أَوْ أَلْحَقَ بِمَكَّةَ فَأَكُونَ بِهَا حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى، أَوْ أَعْتَزِلَ فَأَكُونَ قَرِيبًا، قَالُوا : نَأْتَمِرُ، ثُمَّ نُرْسِلُ إِلَيْك، فَائْتَمَرُوا فَقَالُوا : نَفْتَحُ لَهُ بَابَ الْجِسْرِ فَيَلْحَقُ بِهِ المفارق وَالْخَاذِلُ ، أو يَلْحَقُ بِمَكَّةَ فَيَتَعَجَّسُكُمْ فِي قُرَيْشٍ وَيُخْبِرُهُمْ بِأَخْبَارِكُمْ ، لَيْسَ ذَلِكَ بِأَمْرٍ اجْعَلُوهُ هَاهُنَا قَرِيبًا حَيْثُ تَطَؤُونَ عَلَى صِمَاخِهِ ، وَتَنْظُرُونَ إِلَيْهِ .

٩- فَاعْتَزَلَ بِالْجَلْحَاءِ مِنَ الْبَصْرَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ ، وَاعْتَزَلَ مَعَهُ زُهَاءُ سِتَّةِ آلَافٍ.

١٠- ثُمَّ الْتَقَى الْقَوْمُ ، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ طَلْحَةُ وكعب ابْنُ سُورٍ وَمَعَهُ الْمُصْحَفُ ، يُذَكِّرُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ حَتَّى قُتِلَ بينهم ، وَبَلَغَ الزُّبَيْرُ سَفَوَانَ مِنَ الْبَصْرَةِ كَمَكَانِ الْقَادِسِيَّةِ مِنْكُمْ ، فَلَقِيَهُ النَّعِرُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُجَاشِعٍ ، قَالَ :

أَيْنَ تَذْهَبُ يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ إِلَيَّ فَأَنْتَ فِي ذِمَّتِي ، لاَ يُوصَلُ إِلَيْك ، فَأَقْبَلَ مَعَهُ، قَالَ :فَأَتَى إِنْسَانٌ الأَحْنَفَ ، قَالَ :هَذَا الزُّبَيْرُ قَدْ لُقِيَ بِسَفَوَانَ ، قَالَ :فَمَا يَأْمَنُ جَمَعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى ضَرَبَ بَعْضُهُمْ حَوَاجِبَ بَعْضٍ بِالسُّيُوفِ ، ثُمَّ لَحِقَ بِبَيْتِهِ وَأَهْلِهِ ، فَسَمِعَهُ عُمَيْرَةُ بْنُ جُرْمُوزٍ وَغُوَاةٌ مِنْ غُوَاةِ بَنِي تَمِيمٍ ، وَفَضَالَةُ بْنُ حَابِسٍ ، وَنُفَيْعٌ ، فَرَكِبُوا فِي طَلَبِهِ ، فَلَقُوا مَعَهُ النَّعِرَ ، فَأَتَاهُ عُمَيْرُ بْنُ جُرْمُوزٍ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ ضَعِيفَةٍ ، فَطَعَنَهُ طَعْنَةً خَفِيفَةً ، وَحَمَلَ عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالُ ذُو الْخِمَارِ حَتَّى إِذَا ظَنَّ ، أَنَّهُ قَاتِلُهُ نَادَى صَاحِبَيْهِ :يَا نُفَيْعُ يَا فَضَالَةُ ، فَحَمَلُوا عَلَيْهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۸۹۵۳) حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہم مدینے پہنچے ہمارا حج کرنے کا ارادہ تھا۔ اپنی منزل پر پہنچ کر ہم نے اپنے کجاوے رکھے کہ اچانک آنے والے نے کہا کہ لوگ مسجد میں پریشان حال جمع ہیں۔ پس میں مسجد پہنچا اور لوگوں کو وہاں جمع دیکھا۔ حضرت علی، زبیر، طلحہ اور سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم بھی وہاں موجود تھے۔ میں بھی اس طرح کھڑا ہو گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ کسی نے کہا یہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں ان کے سر پر زرد رنگ کا کپڑا تھا جس سے انہوں نے سر ڈھانپا ہوا تھا فرمانے لگے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمایا یہ حضرت زبیر ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمایا یہ طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں لوگوں نے جواب دیا جی ہاں۔ پھر فرمایا یہ سعد ہیں لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمانے لگے میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ کیا تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو فلاں قبیلے کے باڑے کو خرید لے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے۔ پس میں نے اسے بیس یا پچیس ہزار درہم کے عوض خریدا اور حاضر خدمت ہو کر میں نے عرض کیا تھا کہ میں نے خرید لیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسکو مسجد بنا دو اور تمہارے لیے اجر ہے؟ تو لوگوں نے کہا بالکل اسی طرح ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو بئر رومہ (کنواں) خرید لے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے۔ پھر میں نے اسے خریدا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں نے کنواں خرید لیا ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دو اس کا اجر اللہ تم کو دے گا۔ لوگوں نے کہا جی بالکل ایسے ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہ جو ان لوگوں کو سامان جنگ مہیا کرے گا (غزوہ تبوک میں) اللہ تعالیٰ اس کے مغفرت فرمائیں گے۔ پس میں نے ان لوگوں کو سامان جنگ دیا حتیٰ کہ لگام اور اونٹ باندھنے کی رسی تک میں نے مہیا کی؟ لوگوں نے کہا جی بالکل ایسے ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا۔ احنف کہتے ہیں کہ میں چلا اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ اب آپ مجھے کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ اور میرے لیے (بیعت کے لیے) کس کو پسند کرتے ہو؟ کیونکہ ان کو (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) شہید ہوتے دیکھ رہا ہوں۔ دونوں نے جواب دیا ہم آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے پھر عرض کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دے رہے ہیں اور آپ

میرے لیے ان پر راضی ہیں دونوں نے جواب دیا ہاں۔

پھر میں حج کے لیے مکہ روانہ ہوا کہ اس دوران حضرت عثمان کی شہادت کی خبر پہنچی۔ مکہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی قیام فرما تھیں۔ میں ان سے ملا اور ان سے عرض کیا کہ اب میں کن سے بیعت کروں انہوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کا حکم دے رہی ہیں اور آپ اس پر راضی ہیں انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے واپسی پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کی مدینہ میں۔ پھر میں بصرہ لوٹ آیا۔ پھر میں نے معاملے کو مضبوط ہوتے ہوئے ہی دیکھا۔ اسی اثناء میں ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ خریبہ مقام پر قیام فرماں ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کیوں آئے ہیں؟ تو اس نے جواب دیا وہ آپ سے مدد چاہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے میں جو مظلوم شہید ہوئے ہیں۔ احنف نے فرمایا مجھ پر اس سے زیادہ پریشان کرنے والا معاملہ کبھی نہیں آیا۔ میرا ان سے (طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ) جدا ہونا بڑا دشوار کن مرحلہ ہے جبکہ ان کے ساتھ ام المومنین اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی ہیں۔ اور دوسری طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد سے قتال کرنا بھی چھوٹی بات نہیں جب کہ ان کی بیعت کا حکم وہ (طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، ام المومنین رضی اللہ عنہا) خود دے چکے ہیں۔ جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ کہنے لگے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ کے سلسلہ میں مدد لینے کے لیے آئے ہیں جو مظلوم قتل ہوئے ہیں۔ احنف کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ام المومنین! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ مجھے کس کی بیعت کا حکم دیتی ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا علی رضی اللہ عنہ کا میں نے پھر کہا تھا کہ آپ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیتی ہیں اور آپ میرے لیے ان پر خوش ہیں تو آپ نے فرمایا تھا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا بالکل ایسے ہی ہے لیکن اب علی رضی اللہ عنہ بدل چکے ہیں۔ پھر یہی بات میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہی انہوں نے بھی اسی طرح اقرار کیا اور فرمایا اب حضرت علی رضی اللہ عنہ بدل چکے ہیں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں تم سے قتال نہیں کروں گا جبکہ تمہارے ساتھ ام المومنین بھی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی قتال نہیں کروں گا کیونکہ تم لوگوں نے خود ہی مجھے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا حکم دیا ہے۔ میرے لیے تین باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرلو یا تو میرے لیے باب جسر کھول دو تا کہ میں عجمیوں کے وطن چلا جاؤں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ کردے یا پھر مجھے مکہ جانے دیا جائے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہ فرمادیں یا پھر میں علیحدہ ہو جاتا ہوں اور قریب میں قیام کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہم مشورہ کرتے ہیں پھر تمہیں پیغام بھیجتے ہیں پس انہوں نے مشورہ کیا اور کہنے لگے کہ ہم اس کے لیے باب جسر کھول دیتے ہیں تو اس کے ساتھ منافق اور جدا ہونے والے مل جائیں گے اور پھر یہ مکہ چلا جائے گا اور ممکن ہے تمہارے بارے میں مکہ والوں کی رائے کو بدلے اور تمہاری خبریں ان کو بتلائیں لہٰذا یہ مضبوط رائے نہیں ہے۔ اس کو قریب ٹھہراؤ تا کہ معاملے پر تم غالب آجاؤ اور اس پر نگاہ بھی رکھو۔ پس وہ مقام جلعاء میں ٹھہرے جو بصرہ سے دو فرسخ پر ہے اس کے ساتھ چھ ہزار کا لشکر بھی علیحدہ ہو گیا۔

پھر لشکر کی مڈبھیڑ ہوئی پس پہلے شہید طلحہ رضی اللہ عنہ تھے اور کعب بن سور کے پاس قرآن کریم بھی تھا اور دونوں لشکروں کو نصیحت

کر رہے تھے اسی دوران وہ بھی شہید ہو گئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بصرہ کے مقام سفوان پہنچ گئے جیسے تم سے مقام قادسیہ ہے۔ پس ان سے بنو مجاشع کا ایک شخص ملا اور کہنے لگا اے صحابی رسول آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں میری پناہ میں آ جائیں آپ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ پس وہ اس کے ساتھ چل دیئے پھر احنف کے پاس ایک آدمی آیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اطلاع دی تو وہ کہنے لگے ان کو کس نے امن دیا ہے انہوں نے تو مسلمانوں کو مدمقابل لا کھڑا کیا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کے دربانوں کو تلواروں سے مار رہے ہیں۔ اور اب خود وہ اپنے گھر اور اہل کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ یہ بات عمیر بن جرموز اور غواۃ غواء بن تمیم (سے) فضالہ بن حابس اور نفیع نے سنی پس وہ ان کی طلب میں نکلے اور حضرت زبیر سے ملے جب کہ ان کے ساتھ وہ شخص بھی تھا جس نے ان کو پناہ دی تھی۔ پس ان کے پاس عمیر بن جرموز آیا اس حال میں کہ گھوڑے پر تھا۔ اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو طعنہ دیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر دیا اس حال میں کہ آپ بھی گھوڑے پر تھے جس کا نام ذوالخمار تھا۔ جب عمیر بن جرموز نے گمان کیا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسے قتل کر دیں گے تو اس نے اپنے دو ساتھیوں کو آواز دی اے نفیع اے فضالہ پس ان سب نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا اور انہیں شہید کر دیا۔

(٣٨٩٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أُمِّ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان قُلْتُ: مَا يُقِيمُنِي بِالْعِرَاقِ، وَإِنَّمَا الْجَمَاعَةُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ، قَالَ: فَخَرَجْت فَأُخْبِرْت، أَنَّ النَّاسَ قَدْ بَايَعُوا عَلِيًّا، قَالَ: فَانْتَهَيْت إِلَى الرَّبَذَةِ وَإِذَا عَلِيٌّ بِهَا، فَوُضِعَ لَهُ رَحْلٌ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، فَكَانَ كَقِيَامِ الرَّجُلِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ قد بَايَعَا طَائِعَيْنِ غَيْرَ مُكْرَهَيْنِ، ثُمَّ أَرَادَا أَنْ يُفْسِدَا الأَمْرَ وَيَشُقَّا عَصَا الْمُسْلِمِينَ، وَحَرَّضَ عَلَى قِتَالِهِمْ، قَالَ: فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَقَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّ الْعَرَبَ سَتَكُونُ لَهُمْ جَوْلَةٌ عِنْدَ قَتْلِ هَذَا الرَّجُلِ، فَلَوْ أَقَمْت بِدَارِكَ الَّتِي كُنْتَ بِهَا، يَعْنِي الْمَدِينَةَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُقْتَلَ بِحَالٍ مَضْيَعَةٍ لاَ نَاصِرَ لَكَ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: اجْلِسْ فَإِنَّمَا تَخِنُّ كما تخن الْجَارِيَةُ، أو إِنَّ لَكَ خَنِينًا كَخَنِينِ الْجَارِيَةِ، آللهِ أَجْلِسُ بِالْمَدِينَةِ كَالضَّبُعِ تَسْتَمِعُ اللَّدْمَ، لَقَدْ ضَرَبْت هَذَا الأَمْرَ ظَهْرَهُ وَبَطْنَهُ، أَوْ رَأْسَهُ وَعَيْنَيْهِ، فَمَا وَجَدْت إِلاَّ السَّيْفَ، أَوِ الْكُفْرَ. (حاكم ۱۱۵)

(۳۸۹۵۴) طارق بن شہاب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان کو قتل کیا گیا میں نے دل میں سوچا کہ مجھے کس شے نے عراق میں ٹھہرایا ہوا ہے حالانکہ جماعت تو مدینہ میں ہے مہاجرین اور انصار کے پاس کہتے ہیں میں نکلا مجھے خبر ملی کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے کہتے ہیں کہ میں ربذہ مقام پر پہنچا تو وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ ان کے لیے ایک شخص نے بیٹھنے کے لیے نشست رکھی۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہونے کی حالت میں تھے۔ انہوں نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ نے بیعت خوشی خوشی کی تھی نہ کہ حالت اکراہ میں۔ اب چاہتے ہیں کہ وہ معاملے کو بگاڑ دیں اور مسلمانوں کی لاٹھی (جمعیت) کو توڑ ڈالیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کرنے کے لیے لوگوں کو ابھارا۔ پھر حسن رضی اللہ عنہ بن

علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے آپ کو نہیں کہا تھا کہ عرب ان کے ساتھ جمع ہو جائیں گے اگر اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کو شہید کیا گیا۔ اگر آپ اپنے گھر میں رہتے یعنی مدینہ میں تو مجھے ڈر تھا کہ آپ کو بھی اسی لاپرواہی سے قتل کر دیا جاتا اور آپ کا کوئی مددگار نہ ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ تم ایسے گنگناتے ہو جیسے دوشیزہ گنگناتی ہے یا یہ فرمایا کہ تمہارے لیے ایسا گنگنا ہونا ہے جیسے دوشیزہ کے لیے گنگنا ہونا۔ اللہ کی قسم میں مدینہ میں اس بھیڑیے کی طرح بیٹھا تھا جو زمین پر پتھر گرنے کی آواز سن رہا ہو۔ پس میں نے اس معاملے کا بہت گہرائی سے مشاہدہ کیا میں نے سوائے تلوار یا کفر کے کچھ نہیں پایا۔

(۳۸۹۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ فُلاَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَنَزِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي خَالِي ، عَنْ جَدِّي ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَمَلِ وَاضْطَرَبَ النَّاسُ ، قَامَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ يَدَّعُونَ أَشْيَاءَ ، فَأَكْثَرُوا الْكَلاَمَ ، فَلَمْ يَفْهَمْ عَنْهُمْ ، فَقَالَ : أَلاَ رَجُلٌ يَجْمَعُ لِي كَلاَمَهُ فِي خَمْسِ كَلِمَاتٍ ، أَوْ سِتٍّ ، فَاحْتَفَزْتُ عَلَى إِحْدَى رِجْلَيَّ ، فَقُلْتُ : إِنْ أَعْجَبَهُ كَلاَمِي وَإِلاَّ لَجَلَسْتُ مِنْ قَرِيبٍ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الْكَلاَمَ لَيْسَ بِخَمْسٍ وَلاَ بِسِتٍّ ، وَلَكِنَّهُمَا كَلِمَتَانِ ، هَضْمٌ ، أَوْ قِصَاصٌ ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيَّ فَعَقَدَ بِيَدِهِ ثَلاَثِينَ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَأَيْتُمْ مَا عَدَدْتُمْ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ. (عبدالرزاق ۱۸۵۸۶)

(۳۸۹۵۵) سیف بن فلاں بن معاویہ عنزی اپنے ماموں اور وہ میرے نانا سے نقل کرتے ہیں کہ جب جنگ جمل کا دن آیا تو لوگ پریشان تھے۔ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑے ہوتے اور مختلف چیزوں کا دعوی کرتے۔ جب آوازیں زیادہ ہوگئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی آوازوں کو سمجھ نہ پائے تو فرمایا کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو اپنی بات پانچ یا چھ کلمات میں سمیٹ دے۔ پس میں جلدی سے ایک ٹانگ پر کھڑا ہوا اور کہا کہ اگر میں اپنی بات سمیٹ نہ سکا تو قریب میں بیٹھ جاؤں گا پس میں نے کہا اے امیر المومنین! میرا کلام پانچ یا چھ لفظوں کا نہیں بلکہ صرف دو الفاظ کا ہے حملہ یا قصاص۔ انہوں نے میری طرف دیکھا اور اپنے ہاتھ سے تیس تک گنا۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا اور جو تم نے گنا (شمار کیا) وہ میرے ان قدموں کے نیچے ہے۔

(۳۸۹۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : ذَكَرُوا عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ ، فَقَالَ : أَقْوَامٌ سَبَقَتْ لَهُمْ سَوَابِقُ وَأَصَابَتْهُمْ فِتْنَةٌ ، فَرُدُّوا أَمْرَهُمْ إِلَى اللهِ.

(۳۸۹۵۶) ابونضرہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوسعید کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ ایسی قومیں تھیں جن کے حالات مختلف تھے ان کے معاملے کو اللہ کی طرف لوٹا دو۔

(۳۸۹۵۷) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : اللَّهُمَّ لَيْسَ هَذَا أَرَدْتُ ، اللَّهُمَّ لَيْسَ هَذَا أَرَدْتُ.

(۳۸۹۵۷) حبیب بن ابوثابت رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے دن فرما رہے تھے! اے اللہ میں نے اس کا

ارادہ نہیں کیا تھا۔

(۳۸۹۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ مَرْوَانُ مَعَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ : فَلَمَّا اشْتَبَكَتِ الْحَرْبُ ، قَالَ مَرْوَانُ : لاَ أَطْلُبُ بِثَأْرِي بَعْدَ الْيَوْمِ ، قَالَ : ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ فَأَصَابَ رُكْبَتَهُ ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ : وَقَالَ طَلْحَةُ : دَعُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ.

(۳۸۹۵۸) قیس سے منقول ہے کہ مروان جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب جنگ چھڑ چکی تو مروان نے کہا میں آج کے بعد انتقام طلب نہیں کروں گا پھر ان کی طرف تیر پھینکا جو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں لگا اور خون مسلسل بہتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے (شہادت سے پہلے) فرمایا اس زخم کو چھوڑ دو یہ وہ تیر ہے جسے اللہ نے بھیجا ہے۔

(۳۸۹۵۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَرْسَلَ إِلَيَّ مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ فِي حَاجَةٍ فَأَتَيْته ، قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إذْ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْمَسْجد ، فَقَالُوا : يَا أَبَا عِيسَى ، حدثنا فِي الأُسَارَى لَيْلَتَنَا ، فَسَمِعْتهمْ يَقُولُونَ : أَمَّا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ فَإِنَّهُ مَقْتُولٌ بُكْرَةً ، فَلَمَّا صَلَّيْت الْغَدَاةَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْعَى الأُسَارَى الأُسَارَى ، قَالَ : ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فِي أَثَرِهِ يَقُولُ : مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ ، مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ : فَانْطَلَقْت ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَسَلَّمْت ، فَقَالَ : أَتبَايَعُ تَدْخُلُ فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : هَكَذَا ، وَمَدَّ يَدَهُ فَبَسَطَهُمَا قَالَ : فَبَايَعْته ، ثُمَّ قَالَ : ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ وَمَالِكِ ، قَالَ : فَلَمَّا رَأَنِي النَّاسَ قَدْ خَرَجْت ، قَالَ : جَعَلُوا يَدْخُلُونَ فَيُبَايِعُونَ.

(۳۸۹۵۹) حضرت سوار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کسی ضرورت کے لیے اپنے پاس بلایا میں حاضر خدمت ہوا۔ میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ اسی اثنا میں مسجد کے کچھ لوگ حضرت موسیٰ بن طلحہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوعیسیٰ ہمیں ہماری رات کے اساری کے بارے میں بتایئے، حضرت سوار رحمۃ اللہ علیہ صبح کے وقت قتل کر دیئے جائیں گے پس جب میں نے صبح کی نماز ادا کی تو ایک شخص دوڑتا ہوا آیا جو پکارتے ہوئے کہہ رہا تھا الاساری الاساری پھر ایک دوسرا شخص اس کے نقش قدم پر چلتا ہوا آیا وہ پکار رہا تھا موسیٰ بن طلحہ موسیٰ بن طلحہ حضرت سوار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پس میں چلا اور امیر المومنین کے پاس آیا اور سلام کیا۔ امیر المومنین نے کہا کہ کیا تم نے بیعت کر لی؟ جہاں لوگ داخل ہوئے تم داخل ہو گئے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ سوار فرماتے ہیں کہ اس طرح (ہاتھ پھیلائے ہوئے) امیر المومنین نے اپنے ہاتھ پھیلائے۔ پھر کہا تم نے بیعت کر لی پھر کہا تم اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹ جاؤ جب لوگوں نے مجھے نکلتے ہوئے دیکھا تو وہ داخل ہونا شروع ہوئے اور بیعت کرنے لگے۔

(۳۸۹۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ، عَنِ السُّدِّيِّ ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً﴾ ، قَالَ: أَصْحَابُ الْجَمَلِ. (طبرانی ۲۱۸)

(۳۸۹۶۰) حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ''تم اس فتنے سے ڈرو جو صرف ظلم کرنے والے پر نہیں آئے گا (القرآن) اس کا

مصداق اصحاب جمل ہیں۔

(۳۸۹۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٍ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ ، قَالَ : فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ.

(۳۸۹۶۱) حضرت عوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ کے بارے میں کسی سے نہیں سنا مگر حسن سے فرماتے ہیں تھے کہ فلاں فلاں اس کا مصداق ہیں۔

(۳۸۹۶۲) أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً ذَكَرَ عِنْدَ عَلِيٍّ أَصْحَابَ الْجَمَلِ حَتَّى ذَكَرَ الْكُفْرَ ، فَنَهَاهُ عَلِيٌّ.

(۳۸۹۶۲) حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اصحاب جمل کا ذکر کیا یہاں تک کہ کفر تک پہنچا دیا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کیا۔

(۳۸۹۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّى ، قَالَ : مَا شَهِدْتُ يَوْمًا أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ عُلَيْسٍ إِلاَّ يَوْمَ الْجَمَلِ.

(۳۸۹۶۳) حریث بن مخشی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے علیس کے دن سے زیادہ سخت دن نہیں دیکھا مگر جنگ جمل کا دن (کہ یہ اس بھی سخت تھا)۔

(۳۸۹٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ صِفِّينَ وَالْجَمَلِ شَهْرَانِ ، أَوْ ثَلاَثَةٌ.

(۳۸۹۶۴) حضرت ابوبکر بن عمرو بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جنگ صفین اور جمل کے درمیان دو یا تین مہینے کا فرق تھا۔

(۳۸۹٦٥) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : سَمِعَ عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ صَوْتًا تِلْقَاءَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : انْظُرُوا مَا يَقُولُونَ ، فَرَجَعُوا فَقَالُوا : يَهْتِفُونَ بِقَتَلَةِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ جَلِّلْ بِقَتَلَةِ عُثْمَانَ خِزْيًا. (ابن عساكر ۴۵۷)

(۳۸۹۶۵) ابوجعفر سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن ام المومنین کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آواز سنی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں سے کہا دیکھو یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ کچھ لوگوں نے دیکھ کر بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین کو ملامت کرر ہے ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو ذلیل کر دے

(۳۸۹٦٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : لأَنْ أَكُونَ جَلَسْتُ عَنْ مَسِيرِي كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي عَشَرَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ وَلَدِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ.

(۳۸۹۶۶) علی بن عمرو ثقفی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اس سفر سے رک جاتی مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لیے حارث بن ہشام جیسے دس بیٹے ہوتے۔

(۳۸۹۶۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ وَبَعْضُ أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ حِينَ رَآنِي : يَا ابْنَ صُرَدٍ ، تَنَأْنَأْت وَتَزَحْزَحْتَ وَتَرَبَّصْت ، كَيْفَ تَرَى اللَّهَ صَنَعَ ، قَدْ أَغْنَى اللَّهُ عَنْك ، قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الشَّوْطَ بَطِينٌ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الأُمُورِ مَا تَعْرِفُ فِيهَا عَدُوَّك مِنْ صِدِّيقِكَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَامَ الْحَسَنُ لَقِيته ، فَقُلْتُ : مَا أَرَاكَ أَغْنَيْت عَنِّي شَيْئًا وَلاَ عَذَرْتنِي عِنْدَ الرَّجُلِ ، وَقَدْ كُنْت حَرِيصًا عَلَى أَنْ تَشْهَدَ مَعَهُ ، قَالَ : هَذَا يَلُومُك عَلَى مَا يَلُومُك ، وَقَدْ قَالَ لِي يَوْمَ الْجَمَلِ : حين مَشَى النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ : يَا حَسَنُ ثَكِلَتْك أُمُّك ، أَوْ هَبِلَتْك أُمُّك مَا ظَنُّك بِأَمْرِي جَمَعَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْغَارَّيْنِ ، وَاللهِ مَا أَرَى بَعْدَ هَذَا خَيْرًا ، قَالَ : فَقُلْتُ : اُسْكُتْ ، لاَ يَسْمَعُك أَصْحَابُك ، فَيَقُولُوا : شَكَكْت ، فَيَقْتُلُونَك.

(نعيم بن حماد ۲۰۷)

(۳۸۹۶۷) سلیمان بن صرد سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض ساتھی بھی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا اے ابن صرد کمزور اور ڈھیلے پڑ گئے اور پیچھے ٹھہر گئے۔ اللہ کے ساتھ تمہارا کیا معاملہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بے نیاز کر دیا میں نے کہا اے امیر المومنین معاملہ بڑا سخت ہوگیا۔ معاملات ایسے ہوگئے ہیں کہ آپ کے دوست اور دشمن میں امتیاز مشکل ہو چکا کہتے ہیں کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا آپ نے میری ذرا بھی حمایت نہیں کی اور نہ ہی میری طرف سے کوئی عذر اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پاس کیا؟ حالانکہ میں اس بات کا متمنی تھا ان کے پاس میری گواہی ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہوں نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) جو ملامت آپ پر کرنی تھی سو وہ کی۔ حالانکہ مجھے جنگ جمل کے دن فرمایا کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف جا رہے ہیں اے حسن تیری ماں تجھے گم کرے! تیرا میرے اس معاملے کے بارے میں کیا خیال ہے۔ دونوں لشکر آمنے سامنے ہیں اللہ کی قسم میں اس کے بعد خیر نہیں دیکھتا۔ میں نے کہا آپ خاموش ہو جایئے آپ کے ساتھی نہ سن لیں پس کہنے لگیں کہ تو نے معاملہ مشکوک کر دیا اور تجھے قتل کر دیں۔

(۳۸۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : أَقْتُلُ لَكَ عَلِيًّا ، قَالَ : وَكَيْفَ ، قَالَ : آتِيهِ فَأُخْبِرُهُ أَنِّي مَعَهُ ، ثُمَّ أَفْتِكُ بِهِ ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ الإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتْك ، لاَ يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ.

(۳۸۹۶۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

قتل کر دوں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیسے؟ اس نے جواب دیا میں اس کے پاس جا کر کہوں گا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں، پھر میں انہیں دھوکے سے قتل کر ڈالوں گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایمان دھوکے کو روکنے والا ہے اور مومن کبھی دھوکا نہیں دیتا۔

(۳۸۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لاَ يُقْتَلُ إِلاَّ ظَالِمٌ ، أَوْ مَظْلُومٌ ، وَإِنِّي لاَ أُرَانِي سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا ، وَإِنَّ أَكْبَرَ هَمِّي لَدَيْنِي ، أَفَتَرَى دَيْنَنَا يُبْقِي مِنْ مَالِنَا شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ : يَا بُنَيَّ ، بِعْ مَالَنَا وَاقْضِ دَيْنَنَا ، وَأُوصِيكَ بِالثُّلُثِ وَثُلُثَيْهِ لِبَنِيهِ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ : فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ : يَا بُنَيَّ ، إِنْ عَجَزْتَ ، عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ ؛ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلاَيَ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ : يَا أَبَتِ ، مَنْ مَوْلاَكَ ، قَالَ : اللَّهُ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلاَّ قُلْتُ : يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ ، اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ ، فَيَقْضِيهِ ، قَالَ : وَقُتِلَ الزُّبَيْرُ فَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا إِلاَّ أَرَضِينَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ ، وَدَارًا بِمِصْرَ ، قَالَ : وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ، أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ ، فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ : لاَ وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ ، إِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ ضَيْعَةً ، وَمَا وَلِيَ وِلاَيَةً قَطُّ وَلاَ جِبَايَةً وَلاَ خَرَاجًا وَلاَ شَيْئًا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوٍ مَعَ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ.

(۳۸۹۶۹) عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے انہوں نے مجھے بلایا میں ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ پھر فرمانے لگے کہ ظالم ہو کر یا مظلوم ہو کر قتل کر دیا جاؤں گا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں آج مظلوم قتل کر دیا جاؤں گا مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قرض کی ہے۔ کیا تو میرے قرض سے کوئی مال زائد دیکھتا ہے؟ پھر فرمایا اے میرے بیٹے میرے مال و جائیداد کو بیچ کر میرا دین ادا کر دینا۔ میں تمہارے لیے ایک تہائی کی وصیت کرتا ہوں اور دو ثلث اپنے بیٹوں کے لیے ہے۔ قرضہ ادا کرنے کے بعد اگر کوئی مال بچے تو ایک تہائی تیرے بیٹے کے لیے ہے۔

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے دین کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے بیٹے اگر تو کہیں عاجز آ جائے تو میرے مولا سے مدد طلب کر لینا، عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہ سمجھا کہ مولا سے کیا مراد ہے یہاں تک کہ میں نے عرض کیا آپ کے مولا کون ہیں تو انہوں نے فرمایا اللہ! وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم جب بھی مجھے قرض ادا کرنے میں مشکل پیش آئی تو میں نے دعا کی اے زبیر کے مولا اسکا قرض ادا فرما دے پس اللہ تعالیٰ نے قرض ادا کرنے میں مدد کی کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کے ورثے میں کوئی درہم و دینار نہیں تھا سوائے زمینوں کے۔ ان زمینوں میں سے کچھ باغات تھے، گیارہ گھر مدینہ میں تھے، دو گھر بصرہ میں، ایک گھر کوفہ میں اور ایک گھر مصر میں۔ یہ قرض

ان پر ایسے ہوا تھا کہ جب کوئی شخص ان کے پاس امانت رکھنے کے لیے آیا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے یہ امانت نہیں بلکہ آپ کا میرے پاس قرض ہے، کیونکہ میں ڈرتا ہوں اس کے ضائع ہونے سے۔ وہ کبھی کسی شہر کے والی نہیں بنے، نہ ٹیکس اور خراج کے والی بنے اور نہ کسی اور شئے کے والی بنے سوائے اس کے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوات میں رہے۔

(۳۸۹۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی هِنْدٍ ، عَنْ أَبِی حَرْبِ بْنِ أَبِی الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِیهِ ، أَنَّ الزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لَمَّا قَدِمَ الْبَصْرَةَ دَخَلَ بَیْتَ الْمَالِ ، فَإِذَا هُوَ بِصَفْرَاءَ وَبَیْضَاءَ ، فَقَالَ : یَقُولُ اللہ : ﴿وَعَدَکُمَ اللَّهُ مَغَانِمَ کَثِیرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَکُمْ هَذِهِ﴾ ﴿وَأُخْرَی لَمْ تَقْدِرُوا عَلَیْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا﴾ فَقَالَ : هَذَا لَنَا.

(۳۸۹۷۰) حضرت اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام جب بصرہ تشریف لائے بیت المال میں داخل ہوئے وہاں سونے چاندی کے ڈھیر تھے پھر فرمایا ''وعدہ کیا تم سے اللہ نے بہت غنیمتوں کا کہ تم ان کو لوگے، سو جلدی پہنچا دی تم کو یہ غنیمت'' (الفتح ۲۱) اور ایک فتح اور جو تمہارے بس میں نہیں تھی وہ اللہ کے قابو میں ہے۔ پھر فرمایا یہ ہمارے لیے ہے۔

(۳۸۹۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : أَمَرَ عَلِیٌّ مُنَادِیَهُ فَنَادَی یَوْمَ الْبَصْرَةِ : لاَ یُتْبَعُ مُدْبِرٌ وَلاَ یُذَفَّفُ عَلَی جَرِیحٍ ، وَلاَ یُقْتَلُ أَسِیرٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابًا آمِنَ ، وَمَنْ أَلْقَی سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَلَمْ یَأْخُذْ مِنْ مَتَاعِهِمْ شَیْئًا. (بیهقی ۱۸۱)

(۳۸۹۷۱) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بصرہ (کی لڑائی) کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منادیوں کو یہ ندا لگانے کا حکم دیا کہ کوئی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے، کوئی زخمی کو قتل نہ کرے۔ کوئی قیدی کو قتل نہ کرے، جو اپنے دروازے بند کرلے اسے امن ہے، جو اپنا ہتھیار ڈال دے اسے بھی امن حاصل ہے اور ان کے سامان سے کوئی شئے نہ لی جائے۔

(۳۸۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنِ الْجُرَیْرِیِّ ، عَنْ أَبِی الْعَلاَءِ ، قَالَ : لَمَّا أُصِیبَ زَیْدُ بْنُ صُوحَانَ یَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ : هَذَا الَّذِی حَدَّثَنِی خَلِیلِی سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ : إنَّمَا یُهْلِكُ هَذِهِ الأُمَّةَ نَقْضُهَا عُهُودَهَا.

(۳۸۹۷۲) حضرت ابوالعلاء رحمہ اللہ سے منقول ہے کہتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن جب زید بن صوحان کو مصیبت پہنچی تو کہنے لگے یہ وہی بات ہے جس کی میرے دوست سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی تھی کہ یہ امت اپنے عہد و پیماں کو توڑنے سے ہلاک ہوگی۔

(۳۸۹۷۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ جَرِیرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : وَدِدْت أَنِّی کُنْت غُصْنًا رَطْبًا وَلَمْ أَسِرْ مَسِیرِی هَذَا.

(۳۸۹۷۳) عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں پسند کرتی ہوں کہ میں ایک تر شاخ ہوتی اور اپنا یہ سفر طے نہ کرتی (جنگ جمل کے لیے سفر)

(۳۸۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ مَسِيرِهَا ، فَقَالَتْ : كَانَ قَدَرًا.

(۳۸۹۷۴) عبید بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (جنگ جمل کے) ان کے سفر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ تقدیر کا فیصلہ تھا۔

(۳۸۹۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ يَوْمَ الْجَمَلِ فِي الْعَسْكَرِ مَا أَجَافُوا عَلَيْهِ مِنْ سِلاَحٍ ، أَوْ كُرَاعٍ.

(۳۸۹۷۵) حضرت ابن حنفیہ فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہر طرح کا مال غنیمت میں تقسیم فرمایا۔

(۳۸۹۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ ، قَالَ اللَّهُ : (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ).

(۳۸۹۷۶) حضرت ربعی بن حراش سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ میں، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں سے ہونگے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ) ہم ان کے سینوں سے کدورت کو دور کر دیں گے۔

(۳۸۹۷۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ : وَشَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ الْجَمَلَ وَصِفِّينَ ، وَقَالَ : مَا يَسُرُّنِي بِهِمَا مَا عَلَى الأَرْضِ.

(۳۸۹۷۷) عبداللہ بن سلمہ سے منقول ہے درآنحالیکہ وہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے، کہتے ہیں کہ مجھے جنگ جمل اور جنگ صفین کی وجہ سے زمین پر جو کچھ ہے خوش نہیں کر سکتا۔

(۳۸۹۷۸) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، أَوْ مُحَمَّدَ بْنَ طَلْحَةَ ، قَالَ لِعَائِشَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا تَأْمُرِينِي ، قَالَتْ : يَا بُنَيَّ ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ كَالْخَيْرِ مِنَ ابْنَيْ آدَمَ فَافْعَلْ. (نعیم بن حماد ۱۷۰)

(۳۸۹۷۸) مجاہد سے منقول ہے محمد بن ابی بکرہ یا محمد بن طلحہ میں سے کسی ایک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المومنین! آپ مجھے کیا حکم دیتی ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تو طاقت رکھتا ہے تو آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) میں سے بہتر (ہابیل) کی طرح ہو جا (یعنی تلوار نہ اٹھا)

(۳۸۹۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ : وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مِتُّ قَبْلَ هَذَا بِعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۸۹۷۹) ابو صالح سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس واقعہ سے بیس

سال پہلے مر چکا ہوتا۔

(۳۸۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ ضُبَيْعَةَ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : لاَ يُتْبَعُ مُدْبِرٌ وَلاَ يُذَفَّفُ عَلَى جَرِيحٍ.

(۳۸۹۸۰) یزید بن ضبیعہ عبسی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگ جمل کے دن فرمایا کوئی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے اور نہ ہی زخمی کو قتل کرے۔

(۳۸۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضُبَيْعَةَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ نَزَلاَ فِي بَنِي طَاحِيَةَ ، فَرَكِبْت فَرَسِي فَأَتَيْتهمَا فَدَخَلْت عَلَيْهِمَا الْمَسْجِدَ ، فَقُلْتُ : إنَّكُمَا رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نشدتكما بالله في مسيركما ، أعهد إليكما فيه رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَمْ رَأْيٌ رَأَيْتُمَا ؟ فَأَمَّا طَلْحَةُ فَنَكَّسَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، وَأَمَّا الزُّبَيْرُ ، فَقَالَ : حُدِّثْنَا أَنَّ هَاهُنَا دَرَاهِمَ كَثِيرَةً فَجِئْنَا نَأْخُذُ مِنْهَا.

(۳۸۹۸۱) ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ بنوضبیعہ کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ جب طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما بنو طاحیہ میں تشریف فرما ہوئے تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان کے پاس آیا اور ان کے پاس مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے ان سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں! کیا یہ کوئی رائے ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے تو سر جھکا لیا اور کوئی بات نہیں کی اور زبیر نے کلام کیا اور فرمایا کہ ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ یہاں کافی سارے دراہم ہیں ہم انہیں لینے کے لیے آئے ہیں۔

(۳۸۹۸۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ السَّلاَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَيَّةَ، قَالَ: خَلاَ عَلِيٌّ بِالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : أَنْشُدُك بِاللهِ كَيْفَ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَنْتَ لاَوٍ يَدِي فِي سَقِيفَةِ بَنِي فُلاَنٍ: لَتُقَاتِلَنَّهُ وَأَنْتَ ظَالِمٌ لَهُ، ثُمَّ لَيُنْصَرَنَّ عَلَيْك، قَالَ: قَدْ سَمِعْت لاَ جَرَمَ، لاَ أُقَاتِلُك.

(۳۸۹۸۲) عبدالسلام سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے علیحدگی میں ملے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں بتاؤ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا جبکہ تم فلاں قبیلے کے چھپر کے نیچے میرے ہاتھ پر جھکے کھڑے تھے تم اس سے قتال کرو گے اور تم اس پر ظلم کرنے والے ہو گے پھر تم پر تمہارے خلاف مدد کی جائے گی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا ہے یقیناً اور اب میں آپ سے قتال نہیں کروں گا۔

(۳۸۹۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى الزُّبَيْرَ يَقْعَصُ الْخَيْلَ بِالرُّمْحِ قَعْصًا ، فنوه بِهِ عَلِيٌّ: يَا عَبْدَ اللهِ يَا عَبْدَ اللهِ ، قَالَ : فَأَقْبَلَ حَتَّى الْتَقَتْ أَعْنَاقُ دَوَابِّهِمَا قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَنْشُدُك بِاللهِ ، أَتَذْكُرُ يَوْمَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُنَاجِيك ، فَقَالَ : أَتُنَاجِيهِ ، فَوَاللهِ لَيُقَاتِلَنَّكَ يَوْمًا وَهُوَ لَكَ ظَالِمٌ ، قَالَ : فَضَرَبَ الزُّبَيْرُ وَجْهَ دَابَّتِهِ فَانْصَرَفَ. (مسند ۴۴۰۹)

(۳۸۹۸۳) اسود بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھنے والے نے بتایا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کو زور سے نیزہ مارا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو پکارا اے اللہ کے بندے اے اللہ کے بندے پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے یہاں تک کہ دونوں حضرات کے جانوروں کے کان ایک دوسرے کے قریب ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا پس آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں آپ کو وہ دن یاد ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں آپ سے سرگوشی کر رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے سرگوشی کر رہے ہو۔ اللہ کی قسم یہ ایک دن تمہارے ساتھ قتال کرے گا اور یہ تم پر ظلم کرنے والا ہوگا پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کو ہانکا اور واپس چلے گئے۔

(٣٨٩٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلِيٌّ عَلَى قَتْلَى مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ ، وَمَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ : مَا نَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ ، فَقَالَ لَهُ الآخَرُ : اسْكُتْ ، لاَ يَزِيدُكَ.

(۳۸۹۸۴) عبد اللہ بن محمد سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے شہداء کے پاس سے گزرے اور دعا کی! اے اللہ ان کی مغفرت فرما، ان کے ساتھ محمد بن ابو بکر اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بھی تھے پس ایک دوسرے سے کہا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کیا کہتے ہوئے سن رہے ہیں؟ دوسرے نے فرمایا خاموش ہو جاؤ کہیں تمہاری وجہ سے اور اضافہ کر دیں۔

(٣٨٩٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ جَحْشِ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ الأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : لَمَّا ظَهَرَ عَلِيٌّ عَلَى أَهْلِ الْجَمَلِ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ : ارْجِعِي إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِلَى بَيْتِكَ ، قَالَ : فَأَبَتْ ، قَالَ : فَأَعَادَ إِلَيْهَا الرَّسُولَ ؛ وَاللهِ لَتَرْجِعَنَّ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ نِسْوَةً مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ مَعَهُنَّ شِفَارٌ حِدَادٌ يَأْخُذْنَكِ بِهَا ، فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ خَرَجَتْ.

(۳۸۹۸۵) احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے پاس آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ مدینے اپنے گھر لوٹ جاؤ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انکار کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر اپنے پیغام رساں کو بھیجا کہ اللہ کی قسم تم لوٹ جاؤ ورنہ میں تمہاری طرف بکر بن وائل کی ایسی عورتوں کو بھیجوں گا جس کے پاس تیز دھار والی چھریاں ہیں وہ تجھ پر ان سے حملہ کریں گی۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو وہ چلی گئیں۔

(٣٨٩٨٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَالَ : انْتَهَى عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ إِلَى عَائِشَةَ وَهِيَ فِي الْهَوْدَجِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنْشُدُكِ بِاللهِ ، أَتَعْلَمِينَ أَنِّي أَتَيْتُكِ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ فَمَا تَأْمُرِينِي ، فَقُلْتِ لِي : الْزَمْ عَلِيًّا ، فَوَاللهِ مَا غَيَّرَ وَلاَ بَدَّلَ ، فَسَكَتَتْ ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَسَكَتَتْ ، فَقَالَ : اعْقِرُوا الْجَمَلَ ، فَعَقَرُوهُ ، قَالَ : فَنَزَلْتُ أَنَا وَأَخُوهَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَاحْتَمَلْنَا الْهَوْدَجَ حَتَّى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْ عَلِيٍّ ، فَأَمَرَ بِهِ عَلِيٌّ فَأُدْخِلَ فِي

مَنْزِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُدَيْلٍ ، قَالَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ : وَكَانَتْ عَمَّتِي عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُدَيْلٍ ، فَحَدَّثَتْنِي عَمَّتِي ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا : أَدْخِلِينِي ، قَالَتْ : فَأَدْخَلْتُهَا الدَّاخِلَ وَأَتَيْتُهَا بِطَسْتٍ وَإِبْرِيقٍ وَأَجَفْتُ عَلَيْهَا الْبَابَ ، قَالَتْ : فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهَا مِنْ خَلَلِ الْبَابِ وَهِيَ تُعَالِجُ شَيْئًا فِي رَأْسِهَا مَا أَدْرِي شَجَّةٌ ، أَوْ رَمْيَةٌ.

(۳۸۹۸۶) ابن ابزی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ عبداللہ بن بدیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے وہ ھودج میں تھیں جنگ جمل کے دن پھر عرض کیا اے ام المومنین آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ جانتی ہو کہ میں آپ کے پاس اس دن حاضر ہوا تھا جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اب آپ مجھے کیا حکم دیتی ہیں تو آپ نے فرمایا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لازم پکڑو۔ اللہ کی قسم وہ بدلے نہیں پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں پھر یہی بات عبداللہ بن بدیل نے تین دفعہ دہرائی پس وہ خاموش رہیں۔ عبداللہ بن بدیل نے اونٹنی کی کونچیں کاٹنے کا حکم دیا تو اونٹنی کی کانچیں کاٹ دی گئیں پس میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی محمد بن ابوبکر اترے اور ان کے ھودج کو اٹھا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ پھر ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے عبداللہ بن بدیل کے گھر میں داخل کر دیا۔ جعفر بن ابومغیرہ کہتے ہیں کہ میری پھوپھی عبداللہ بن بدیل کے ہاں تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا مجھے اندر داخل کر دو پس میں نے انہیں اندر داخل کر دیا اور میں نے ان کو ایک سلفچی (ہاتھ وغیرہ دھونے کا برتن) اور جگ ان کے پاس رکھ دیا اور دروازہ بند کر دیا۔ کہتی ہیں کہ میں دروازے کی دراڑوں میں سے دیکھ رہی تھی کہ وہ اپنے سر کا علاج کر رہی تھیں میں نہیں جانتی کہ ان کے سر میں کوئی زخم تھا یا تیر کا زخم۔

(۳۸۹۸۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ يَوْمِ الْجَمَلِ ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : خَذَلْتَنَا وَجَلَسْتَ مِنَّا ، وَفَعَلْتَ عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ فَلَقِيَ سُلَيْمَانُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : مَا لَقِيتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ ، فَقَالَ : لاَ يَهُولَنَّكَ هَذَا مِنْهُ فَإِنَّهُ مُحَارِبٌ ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ الْجَمَلِ حِينَ أَخَذَتِ السُّيُوفُ مَأْخَذَهَا يَقُولُ : لَوَدِدْتُ أَنِّي مِتُّ قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ بِعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۸۹۸۷) عمرو بن مرہ سے منقول ہے کہتے ہیں سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جنگ جمل کے دن جنگ سے فراغت کے بعد آئے یہ صحابی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ نے ہمیں رسوا کیا اور آپ ہم سے پیچھے رہ گئے۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ حضرت حسن سے ملے اور ان سے کہا کیا آپ امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے نہیں ملے؟ انہوں نے مجھے اس طرح سے کہا ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ان کی اس بات سے خوفزدہ مت ہوں کہ وہ جنگ کرنے والے ہیں۔ میں نے جنگ جمل کے دن ان کو دیکھا جب میں نے اپنی تلوار کو اچھی طرح تھاما کہ وہ فرما رہے تھے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اس دن

سے بیس سال قبل فوت ہو جاتا۔

(۳۸۹۸۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عمر بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَقْبَلَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ حَتَّى نَزَلاَ الْبَصْرَةَ وَطَرَحُوا سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا ، وَعَلِيٌّ كَانَ بَعَثَهُ عَلَيْهَا ، فَأَقْبَلَ حَتَّى نَزَلَ بِذِي قَارٍ ، فَأَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ إِلَى الْكُوفَةِ فَأَبْطَؤُوا عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَتَاهُمْ عَمَّارٌ فَخَرَجُوا ، قَالَ زَيْدٌ : فَكُنْتُ فِيمَنْ خَرَجَ مَعَهُ ، قَالَ : فَكَفَّ عَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَأَصْحَابِهِمَا ، وَدَعَاهُمْ حَتَّى بَدَؤُوهُ فَقَاتَلَهُمْ بَعْدَ صَلاَةِ الظُّهْرِ ، فَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَوْلَ الْجَمَلِ عَيْنٌ تَطْرِفُ مِمَّنْ كَانَ يَذُبُّ عَنْهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ تُتِمُّوا جَرِيحًا وَلاَ تَقْتُلُوا مُدْبِرًا وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ وَأَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالُهُمْ إِلاَّ تِلْكَ الْعَشِيَّةَ وَحْدَهَا .

٢- فَجَاؤُوا بِالْغَدِ يُكَلِّمُونَ عَلِيًّا فِي الْغَنِيمَةِ فقرأ عَلَيَّ هَذِهِ الآيَةَ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ أَيُّكُمْ لِعَائِشَةَ فَقَالُوا : سُبْحَانَ اللهِ ، أُمُّنَا ، فَقَالَ : أَحَرَامٌ هِيَ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ عَلِيٌّ : فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنْ بَنَاتِهَا مَا يَحْرُمُ مِنْهَا

قَالَ : أَفَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ أَنْ يَعْتَدِدْنَ مِنَ الْقَتْلَى أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : أَفَلَيْسَ لَهُنَّ الرُّبُعُ وَالثُّمُنُ مِنْ أَزْوَاجِهِنَّ ، قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : مَا بَالُ الْيَتَامَى لاَ يَأْخُذُونَ أَمْوَالَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ : يَا قَنْبَرُ ، مَنْ عَرَفَ شَيْئًا فَلْيَأْخُذْهُ ، قَالَ زَيْدٌ : فَرَدَّ مَا كَانَ فِي الْعَسْكَرِ وَغَيْرِهِ .

٣- قَالَ : وَقَالَ عَلِيٌّ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ : أَلَمْ تُبَايِعَانِي ؟ فَقَالاَ : نَطْلُبُ دَمَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لَيْسَ عِنْدِي دَمُ عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ عمر بْنُ قَيْسٍ : فَحَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ يُقَالُ لَهُ أَبُو قَيْسٍ ، قَالَ : لَمَّا نَادَى قَنْبَرٌ مَنْ عَرَفَ شَيْئًا فَلْيَأْخُذْهُ ، مَرَّ رَجُلٌ عَلَى قِدْرٍ لَنَا وَنَحْنُ نَطْبُخُ فِيهَا فَأَخَذَهَا ، فَقُلْنَا : دَعْهَا حَتَّى يَنْضَجَ مَا فِيهَا ، قَالَ : فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ ، ثُمَّ أَخَذَهَا . (طحاوی ۲۱۲)

(۳۸۹۸۸) زید بن وہب سے منقول ہے طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ بصرہ تشریف لائے اور سہل بن حنیف کے سامنے معاملہ پیش کیا یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا تھا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ذی قار مقام میں قیام فرمایا پھر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا کوفہ والوں نے پس وپیش سے کام لیا پھر عمار رضی اللہ عنہ کوفہ والوں کے پاس آئے پھر کوفہ والے نکل پڑے زید کہتے ہیں کہ میں بھی انہی لوگوں میں شامل تھا جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ ساتھ نکلے تھے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما اوران کے ساتھیوں سے ہاتھ روکے رکھا اوران کوحق کی طرف بلاتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے خود ہی لڑائی کی ابتدا کی پس ان کے ساتھ نماز ظہر کے بعد قتال کیا سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ اونٹ کے گرد اونٹ کا دفاع کرتے ہوئے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم زخمی کو قتل نہ کرو اور نہ ہی واپس بھاگنے والے کو قتل کرو اور جو اپنا دروازہ بند کرے اور اپنا ہتھیار پھینک دے اس کو امن ہے پس قتال نہیں ہوا مگر صرف اسی شام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی اگلی صبح کو آئے اور

حضرت علی سے مال غنیمت سے مال غنیمت کا مطالبہ کرنے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول یہ آیت تھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔
﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ تم میں سے کون ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے تو انہوں نے کہا سبحان اللہ وہ تو ہماری ماں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا وہ حرام ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں! پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو ان سے (ام المومنین رضی اللہ عنہا سے) حرام ہے وہ ان کی بیٹیوں سے بھی حرام ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا ان کے مقتول شوہروں کی وجہ سے ان کی عدت چار ماہ دس دن نہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کیوں نہیں۔ پھر فرمایا کیا ان بیواؤں کے لیے ربع اور ثمن نہیں ان کے شوہروں کے اموال سے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ تو پھر یتیموں کو کیوں حق نہیں کہ وہ ان کے اموال نہ لیں۔

پھر فرمایا اے قنبر جو اپنی شئے پہچان لے وہ اپنی شئے اٹھالے۔ پس جو لشکر کے پاس مدمقابل لوگوں کا سامان تھا لوٹا دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے بیعت نہیں کی تھی میرے ہاتھ پر؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خون میرے سر تو نہیں عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ مجھے ابوقیس جو حضر موت سے تعلق رکھتے تھے کہا جب قنبر نے ندا لگائی کہ اپنی چیزوں کو پہچان کر لے لو تو ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا ہم دیگچی میں کچھ پکار ہے تھے۔ اس نے اس دیگچی کو اٹھا لیا ہم نے کہا اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس میں جو ہے پک جائے ابوقیس کہتے ہیں کہ اس نے دیگچی میں ٹانگ ماری اور اس کو پکڑ کر چلتا ہوا۔

(۳۸۹۸۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو مُوسَى ، وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ وَهُوَ يَسْتَنْفِرُ النَّاسَ ، فَقَالاَ : مَا رَأَيْنَا مِنْكَ مُنْذُ أَسْلَمْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الأَمْرِ ، فَقَالَ عَمَّارٌ : مَا رَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الأَمْرِ ، قَالَ : فَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ، وَخَرَجُوا إِلَى الصَّلاَةِ جَمِيعًا.

(۳۸۹۸۹) ابو وائل سے منقول ہے کہ ابوموسیٰ اور ابومسعود حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ لوگوں کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے) ابھار رہے تھے۔ پس ان دونوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب سے آپ ایمان لائے ہیں ہم نے آپ کے معاملے میں جلدی کرنے سے زیادہ ناپسندیدہ عمل نہیں دیکھا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے تم مسلمان ہوئے ہو میں نے تمہارے اس معاملے میں کوتاہی کرنے سے زیادہ ناپسندیدہ عمل نہیں دیکھا۔ پس حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک ایک جوڑا پہنایا اور پھر سب کے سب نماز کے لیے چلے گئے۔

(۳۸۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ الْخُزَاعِيُّ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ : أَعْذِرْنِي عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّمَا مَنَعَنِي مِنْ يَوْمِ الْجَمَلِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ : لَقَدْ رَأَيْتُه حِينَ اشْتَدَّ الْقِتَالُ يَلُوذُ بِي وَيَقُولُ : يَا حَسَنُ ، لَوَدِدْتُ أَنِّي مِتُّ قَبْلَ هَذَا بِعِشْرِينَ حِجَّةً.

(نعیم بن حماد ۱۷۷)

(۳۸۹۹۰) ابوالضحی سے منقول ہے کہ سلمان بن صرد نے حسن رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں میرا عذر پیش کریں۔ میں اس وجہ سے جنگ جمل میں حاضر نہیں ہوسکا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب جنگ خوب بھڑک اٹھی کہ وہ میری آڑ لیے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے اے حسن! میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس واقعے سے بیس سال پہلے فوت ہو چکا ہوتا۔

(۳۸۹۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد الْعَدَوِيِّ ، قَالَ : قُتِلَ مِنَّا يَوْمَ الْجَمَلِ خَمْسُونَ رَجُلاً حَوْلَ الْجَمَلِ قَدْ قَرَؤُوا الْقُرْآنَ.

(۳۸۹۹۱) اسحاق بن سوید سے منقول ہے کہ ہم میں سے جنگ جمل کے دن پچاس آدمی اونٹ کے آس پاس شہید ہوئے وہ سب قرآن پڑھے ہوئے تھے۔

(۲) باب ما ذكر فِي صِفِّين

جنگ صفین کا بیان

(۳۸۹۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يزيد بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ، أَوْ كَانَتْ شَكَّ يَحْيَى رَايَةُ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ مَعَ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَكَانَ رَجُلاً أَعْوَرَ فَحَمَلَ عَلَيْهِ عَمَّارٌ يَقُولُ : أَقْدِمْ يَا أَعْوَرُ ، لاَ خَيْرَ فِي أَعْوَرَ ، لاَ يَأْتِي الْفَزَعُ فَيَسْتَحِي فَيَتَقَدَّمُ ، قَالَ : يَقُولُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : إِنِّي لأَرَى لِصَاحِبِ الرَّايَةِ السَّوْدَاءِ عَمَلاً لَئِنْ دَامَ عَلَى مَا أَرَى لَتُفَانَنَّ الْعَرَبُ الْيَوْمَ ، قَالَ : فَمَا زَالَ أَبُو الْيَقْظَانِ حَتَّى كَفَّ بَيْنَهُمْ ، قَالَ : وَهُوَ يَقُولُ كُلُّ الْمَاءِ وِرْدٌ ، والماء مورود ، صَبْرًا عِبَادَ اللهِ ، الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ.

(۳۸۹۹۲) حضرت حبیب ابی ثابت فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا ہاشم بن عتبہ کے ہاتھ میں تھا۔ ان کی ایک آنکھ کانی تھی۔ حضرت عمار کہنے لگے اے کانے! آگے آؤ، اس کانے میں کوئی خیر نہیں جو گھبراہٹ کا سامنا نہ کرے۔ وہ شرمائے اور آگے آئے۔ حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ میں کالے جھنڈے والے میں ایک عمل دیکھ رہا ہوں، اگر وہ ایسا ہی رہا تو آج عرب کچھ کر کے رہیں گے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ہر پانی کا گھاٹ ہوتا ہے اور پانی کے پاس آیا جاتا ہے، اللہ کے بندو! صبر کرو، جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔

(۳۸۹۹۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الأَجْدَعِ اللَّيْثِي ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ صِفِّينَ ، قَالَ : كَانَ عَمَّارٌ يَخْرُجُ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ ، وَقَدْ أُخْرِجَتِ الرَّايَاتُ ، فَيُنَادِي حَتَّى يُسْمِعَهُمْ بِأَعْلَى صَوْتِهِ : رُوحُوا إِلَى الْجَنَّةِ ، قَدْ تَزَيَّنَتِ الْحُورُ الْعِينُ. (ابن عساکر ۴۶۴)

(۳۸۹۹۳) مسلم بن اجدع لیثی کہتے ہیں کہ حضرت عمار صفون کے درمیان نکلے اور اس وقت جھنڈے بلند تھے، انہوں نے بلند آواز سے اعلان کیا کہ جنت کی طرف چلو، جنت کی حور تیار ہے۔

(۳۸۹۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِی مَسْلَمَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْوَضِیء ، قَالَ :سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ یَقُولُ :مَنْ سَرَّہُ أَنْ تَکْتَنِفَہُ الْحُورُ الْعِینُ فَلْیَتَقَدَّمْ بَیْنَ الصَّفَّیْنِ مُحْتَسِبًا ، فَإِنِّی لأَرَی صَفًّا لَیَضْرِبَنَّکُمْ ضَرْبًا یَرْتَابُ مِنْہُ الْمُبْطِلُونَ ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہِ لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّی یَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ ہَجَرَ لَعَرَفْت أَنَّا عَلَی الْحَقِّ، وَأَنَّہُمْ عَلَی الضَّلاَلَۃِ.

(۳۸۹۹۴) عمار بن یاسر جنگ صفین میں فرمارہے تھے کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اسے موٹی آنکھوں والی حور ملے وہ ثواب کی نیت سے دونوں صفوں کے درمیان چلے۔ میں ایک ایسی صف کو دیکھ رہا ہوں جو تمہیں ایسی ضرب لگائے گی جس کے بارے میں جھوٹے شک کا شکار ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر وہ ہمیں تہس نہس کر کے رکھ دیں پھر بھی مجھے یقین ہوگا کہ میں حق پر اور وہ باطل پر ہیں۔

(۳۸۹۹۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ سَلِمَۃَ ، أَوْ عَنْ أَبِی الْبَخْتَرِیِّ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ :لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّی یُبْلِغُونَا سَعَفَاتِ ہَجَرَ لَعَلِمْنَا أَنَّا عَلَی الْحَقِّ ، وَأَنَّہُمْ عَلَی الْبَاطِلِ.

(۳۸۹۹۵) حضرت عمار فرماتے ہیں کہ اگر وہ ہمیں تلواروں سے ماریں یہاں تک کہ ہمیں تہس نہس کر دیں پھر بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہم حق پر اور وہ باطل پر ہیں۔

(۳۸۹۹٦) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُونَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَکَمِ ، عَنْ رِیَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :کُنْتُ إِلَی جَنْبِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ بِصِفِّینَ ، وَرُکْبَتِی تَمَسُّ رُکْبَتَہُ ، فَقَالَ رَجُلٌ :کَفَرَ أَہْلُ الشَّامِ ، فَقَالَ عَمَّارٌ :لاَ تَقُولُوا ذَلِکَ نَبِیُّنَا وَنَبِیُّہُمْ وَاحِد ، وَقِبْلَتُنَا وَقِبْلَتُہُمْ وَاحِدَۃٌ وَلَکِنَّہُمْ قَوْمٌ مَفْتُونُونَ جَارُوا عَنِ الْحَقِ ، فَحَقَّ عَلَیْنَا أَنْ نُقَاتِلَہُمْ حَتَّی یَرْجِعُوا إِلَیْہِ.

(۳۸۹۹۶) حضرت ریاح بن حارث فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ تھا، میرے گھٹنے ان کے گھٹنوں کو چھو رہے تھے، ایک آدمی نے کہا کہ اہل شام نے کفر کیا۔ حضرت عمار نے فرمایا کہ یوں نہ کہو، ان کے اور ہمارے نبی ایک ہیں، ان کا اور ہمارا قبلہ ایک ہے۔ وہ فتنے میں مبتلا ہیں، انہوں نے حق سے اعراض کیا ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم ان سے قتال کریں تا کہ وہ حق پر واپس آ جائیں۔

(۳۸۹۹۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ شَیْخٍ لَہُ یُقَالُ لَہُ رِیَاحٌ ، قَالَ :قَالَ عَمَّارٌ :لاَ تَقُولُوا : کَفَرَ أَہْلُ الشَّامِ ، وَلَکِنْ قُولُوا :فَسَقُوا ظَلَمُوا.

(۳۸۹۹۷) حضرت ریاح فرماتے ہیں کہ حضرت عمار نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے فسق کیا

اور ظلم کیا۔

(۳۸۹۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ رِيَاحٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : لاَ تَقُولُوا : كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ وَلَكِنْ قُولُوا : فَسَقُوا ظَلَمُوا.

(۳۸۹۹۸) حضرت ریاح فرماتے ہیں کہ حضرت عمار نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے فسق کیا اور ظلم کیا۔

(۳۸۹۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : رَأَى فِي الْمَنَامِ أَبُو الْمَيْسَرَةِ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ ، وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ كَأَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ ، فَرَأَيْتُ قِبَابًا مَضْرُوبَةً ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذِهِ ؟ فَقِيلَ : هَذِهِ لِذِي الْكَلاَعِ وَحَوْشَبٍ ، وَكَانَا مِمَّنْ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ صِفِّينَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيْنَ عَمَّارٌ وَأَصْحَابُهُ ، قَالُوا : أَمَامَكَ قُلْتُ : وَكَيْفَ وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ : قِيلَ : إِنَّهُمْ لَقُوا اللَّهَ فَوَجَدُوهُ وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَمَا فَعَلَ أَهْلُ النَّهَرِ ، قَالَ : فَقِيلَ : لَقُوا بَرْحًا.

(ابن سعد ۲۶۳۔ نعیم ۱۴۳)

(۳۸۹۹۹) ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے ایک قریبی ساتھی ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت گنبد والا محل ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ ذوالکلاع اور حوشب کا ہے۔ یہ دونوں جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی معیت میں تھے اور شہید ہوئے تھے۔ میں نے کہا عمار اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ آپ کے سامنے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں نے تو ایک دوسرے کو قتل کیا تھا پھر سب جنت میں کیسے آگئے۔ مجھے بتایا گیا کہ جب وہ اللہ سے ملے تو اللہ کو انہوں نے وسیع رحمت والا پایا۔ میں نے کہا کہ اہل نہر کا کیا بنا؟ مجھے بتایا گیا کہ انہیں شدت کا سامنا ہوا۔

(۳۹۰۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَسْوَدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْعَصَرِيِّ ، قَالَ : إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلاَنِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ : أَنَا قَتَلْتُهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : لِيَطِبْ بِهِ أَحَدُكُمَا نَفْسًا لِصَاحِبِهِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : أَلاَ تُغْنِي عَنَّا مَجْنُونَكَ يَا عَمْرُو ، فَمَا بَالُكَ مَعَنَا ، قَالَ : إِنِّي مَعَكُمْ وَلَسْتُ أُقَاتِلُ ، إِنَّ أَبِي شَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَطِعْ أَبَاكَ مَا دَامَ حَيًّا وَلاَ تَعْصِهِ ، فَأَنَا مَعَكُمْ ، وَلَسْتُ أُقَاتِلُ.

(نسائی ۸۵۴۹۔ احمد ۱۶۴)

(۳۹۰۰۰) حضرت حنظلہ بن خویلد عنزی کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے پاس دو آدمی حضرت

عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دعویٰ کرتے ہوئے آئے۔ ایک کہتا تھا کہ انہیں میں نے مارا اور دوسرا کہتا تھا کہ انہیں میں نے مارا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کے لئے دستبردار ہونا پڑے گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک باغی جماعت شہید کرے گی۔ یہ سن کر حضرت معاویہ نے فرمایا کہ اے عمرو! تمہارا ہمارے بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن میں قتال نہیں کروں گا۔ میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی تھی تو آپ نے مجھے فرمایا تھا کہ اپنے باپ کی اطاعت کرو اور جب تک زندہ ہو ان کی نافرمانی نہ کرنا۔ لہٰذا میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن قتال نہیں کروں گا۔

(٣٩٠٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: بَيْنَمَا عَلِيٌّ آخِذٌ بِيَدِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ يُطَوِّفُ فِي الْقَتْلَى إذْ مَرَّ بِرَجُلٍ عَرَفْته ، فَقُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، عَهْدِي بِهَذَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، قَالَ :وَالآنَ.

(۳۹۰۰۱) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عدی بن حاتم کا ہاتھ پکڑے مقتولین کے درمیان سے گزر رہے تھے کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے میں نے اسے پہچان لیا اور کہا کہ اے امیر المومنین میں اس آدمی کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ مومن ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اب اس کا کیا حکم ہے۔

(٣٩٠٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَى بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءِ يَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلَى.

(۳۹۰۰۲) حضرت ابو قعقاع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مادہ خچر شہباء پر سوار ہو کر مقتولین کے درمیان چکر لگا رہے تھے۔

(٣٩٠٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا صَلْهَبٌ الْفَقْعَسِيُّ أَبُو أَسَدٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ :مَا كَانَتْ أَوْتَادُ فَسَاطِيطِنَا يَوْمَ صِفِّينَ إلاَّ الْقَتْلَى ، وَمَا كُنَّا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْكُلَ الطَّعَامَ مِنَ النَّتِنِ ، قَالَ :وَقَالَ رَجُلٌ :مَنْ دَعَا إلَى الْبُغْلَةِ يَوْمَ كُفْرِ أَهْلِ الشَّامِ ، قَالَ :فَقَالَ :مِنَ الْكُفْرِ فَرُّوا. (بخاری ۳۰۱۵)

(۳۹۰۰۳) حضرت صلہب فقعسی کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں ہمارے خیموں کے باہر لاشیں پڑی تھیں اور ہم بدبو کی وجہ سے کھانا بھی نہیں کھا سکتے تھے۔ ایک آدمی نے کہا جس دن اہل شام نے کفر کیا اس دن خچر کسی نے منگوایا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ وہ کفر سے بھاگے تھے۔

(٣٩٠٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ حكمِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :لَقَدْ أَشْرَعُوا رِمَاحَهُمْ بِصِفِّينَ وَأَشْرَعْنَا رِمَاحَنَا ، وَلَوْ أَنَّ بَيْنَنَا إنْسَانًا يَمْشِي عَلَيْهَا لَفَعَلَ.

(۳۹۰۰۴) حضرت حکیم بن سعد فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں ہمارے اور ان کے نیزے اس کثرت سے چلے کہ اگر کوئی شخص نیزوں پر چلنا چاہتا تو چل سکتا تھا۔

(۳۹۰۰۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَمَّا قَاتَلَ مُعَاوِيَةَ سَبَقَهُ إِلَى الْمَاءِ ، فَقَالَ : دَعُوهُمْ ، فَإِنَّ الْمَاءَ لاَ يُمْنَعُ.

(۳۹۰۰۵) حضرت ابن ابی ذئب نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت علی کی حضرت معاویہ سے لڑائی ہوئی تو حضرت علی کے ساتھیوں نے پانی پر قبضہ کرلیا۔ حضرت علی نے ان سے فرمایا کہ انہیں بھی پانی لینے دو، پانی سے نہیں روکا جاسکتا۔

(۳۹۰۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ. (مسلم ۲۲۳۶۔ احمد ۳۱۱)

(۳۹۰۰۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمار کو ایک باغی جماعت شہید کرے گی۔

(۳۹۰۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُهَلَّبٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يقول يَوْمَ صِفِّينَ وَهُوَ عَاضٌّ عَلَى شَفَتِهِ : لَوْ عَلِمْت أَنَّ الأَمْرَ يَكُونُ هَكَذَا مَا خَرَجْت ، اذْهَبْ يَا أَبَا مُوسَى فَاحْكُمْ وَلَوْ حزَّ عُنُقِي.

(۳۹۰۰۷) حضرت سلیمان بن مہران کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہونٹ کو کاٹتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اگر مجھے معلوم ہوجاتا کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا تو میں ہرگز نہ نکلتا۔ اے ابوموسیٰ جاؤ اور ہمارے درمیان فیصلہ کرو خواہ میرا سر ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

(۳۹۰۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ لأَبِي مُوسَى : احْكُمْ وَلَوْ تحزُّ عُنُقِي. (ابن عساكر ۹۵)

(۳۹۰۰۸) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے جنگ صفین میں حضرت ابوموسیٰ سے کہا کہ جاؤ اور ہمارے درمیان فیصلہ کرو خواہ میرا سر ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

(۳۹۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : لَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ مِنْ صِفِّينَ عَلِمَ أَنَّهُ لاَ يَمْلِكُ أَبَدًا ، فَتَكَلَّمَ بِأَشْيَاءَ كَانَ لاَ يَتَكَلَّمُ بِهَا ، وَحَدَّثَ بِأَحَادِيثَ كَانَ لاَ يَتَحَدَّثُ بِهَا ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَكْرَهُوا إِمَارَةَ مُعَاوِيَةَ ، وَاللهِ لَوْ قَدْ فَقَدْتُمُوهُ لَقَدْ رَأَيْتُمُ الرُّؤُوسَ تَنْزُو مِنْ كَوَاهِلِهَا كَالْحَنْظَلِ.

(۳۹۰۰۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین سے واپس آئے تو انہیں احساس ہوگیا تھا کہ وہ کبھی غالب نہ آئیں گے، لہٰذا انہوں نے کچھ ایسی باتیں کیں جو پہلے کبھی نہ کی تھیں اور فرمایا کہ اے لوگو! تم معاویہ کی امارت کو ناپسند نہ کرو، کیونکہ اگر تم نے انہیں کھودیا تو سر گردنوں سے ایسے گریں گے جیسے حنظل گرتا ہے۔

(۳۹۰۱۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ سَمِعْت حُجْرُ بْنَ عَنْبَسٍ ، قَالَ : قِيلَ لِعَلِيٍّ

يَوْمَ صِفِّينَ : قَدْ حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ ، قَالَ : فَقَالَ : أَرْسِلُوا إِلَى الأَشْعَثِ ، قَالَ : فَجَاءَ ، فَقَالَ : ائْتُونِي بِدِرْعِ ابْنِ سَهَرٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَرَاءٍ فَصَبَّهَا عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى أَزَالَهُمْ عَنِ الْمَاءِ.

(۳۹۰۱۰) حضرت حجر بن عنبس کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہمارے اور پانی کے درمیان وہ لوگ حائل ہوگئے ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ اشعث کو بلاؤ، وہ آئے تو فرمایا کہ میرے پاس ابن سہر کی ذرہ لاؤ۔ آپ نے اس ذرہ کو پہن کر قتال کیا اور انہیں پانی سے دور کردیا۔

(۳۹۰۱۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لِلْحَكَمَيْنِ : عَلَى أَنْ تَحْكُمَا بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ ، وَكِتَابُ اللهِ كُلُّهُ لِي ، فَإِنْ لَمْ تَحْكُمَا بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَلاَ حُكُومَةَ لَكُمَا.

(۳۹۰۱۱) حضرت علی نے جنگ صفین کے دونوں حکموں سے کہا کہ تم کتاب کی روشنی میں فیصلہ کرو، اگر تم نے کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ نہ کیا تو تمہارا فیصلہ قابل قبول نہیں۔

(۳۹۰۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرًا ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنْ تَحْكُمَا بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَتُحْيِيَا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ وَتُمِيتَا مَا أَمَاتَ الْقُرْآنُ وَلاَ تَزِيغَا.

(۳۹۰۱۲) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں فیصلہ کرنے والوں سے فرمایا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کرو، جسے قرآن نے زندگی دی ہے اسے زندہ کرو اور جسے قرآن نے مردہ کیا ہے اسے مردہ کہو، اور راہ راست سے نہ ہٹو۔

(۳۹۰۱۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّهِ ، أَنَّ الْمُسْلِمِينَ قَتَلُوا عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمَ صِفِّينَ ، وَأَخَذَ الْمُسْلِمُونَ سَلَبَهُ وَكَانَ مَالاً.

(۳۹۰۱۳) حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے جنگ صفین میں عبیداللہ بن عمر کو شہید کیا اور ان کے مال کو بطور مال غنیمت کے حاصل کیا۔

(۳۹۰۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا أُتِيَ بِأَسِيرٍ يوم صِفِّينَ أَخَذَ دَابَّتَهُ وَسِلاَحَهُ ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَعُودَ ، وَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۳۹۰۱۴) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی کے پاس جب کوئی قیدی لایا جاتا تو آپ اس کی سواری اور اسلحہ لے لیتے اور اس سے عہد لیتے کہ وہ واپس لشکر میں نہیں جائے گا اور اس کو آزاد کردیتے۔

(۳۹۰۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : بَلَغَ الْقَتْلَى يَوْمَ صِفِّينَ سَبْعِينَ أَلْفًا ، فَمَا قَدَرُوا عَلَى عَدِّهِمْ إِلاَّ بِالْقَصَبِ ، وَضَعُوا عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ قَصَبَةً ، ثُمَّ عَدُّوا الْقَصَبَ.

(۳۹۰۱۵) حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں مقتولین کی تعداد ستر ہزار تک پہنچ گئی تھی، لوگوں نے انہیں گننے کے لئے بانسوں کا سہارا لیا۔

(۳۹۰۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا كَيْسَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَوْلَايَ يَزِيدُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ عَلِيٍّ صِفِّينَ ، فَكَانَ إِذَا أُتِيَ بِالأَسِيرِ ، قَالَ : لَنْ أَقْتُلَكَ صَبْرًا ، إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ، وَكَانَ يَأْخُذُ سِلاَحَهُ وَيُحَلِّفُهُ : لاَ يُقَاتِلُهُ ، وَيُعْطِيهِ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ.

(۳۹۰۱۶) حضرت یزید بن بلال کہتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف سے شریک تھا، جب ان کے پاس کوئی قیدی لایا جاتا تو وہ فرماتے کہ میں تمہیں ہرگز قتل نہیں کروں گا، مجھے اللہ رب العالمین کا خوف مانع ہے۔ آپ اس کا ہتھیار لے لیتے اور اس سے قسم لیتے کہ وہ ان سے قتال نہیں کرے گا اور اسے چار درا ہم عطا کرتے۔

(۳۹۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : أَشَهِدْتَ صِفِّينَ ، قَالَ : نَعَمْ ، وَبِئْسَتِ الصُّفُّونَ كَانَتْ.

(۳۹۰۱۷) حضرت شقیق سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جنگ صفین میں شریک تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ بدترین صفیں تھیں۔

(۳۹۰۱۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللهِ﴾ قَالَ : بِالسَّيْفِ ، قَالَ قُلْتُ : فَمَا قَتلاَهُمْ ، قَالَ : شُهَدَاءُ مَرْزُوقُونَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَمَا حَالُ الأُخْرَى أَهْلِ الْبَغْيِ مَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ ، قَالَ : إِلَى النَّارِ.

(۳۹۰۱۸) حضرت ضحاک نے قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللهِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اسے تلوار سے درست کرو۔ شاگرد نے پوچھا کہ ان کے مقتولین کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ وہ جنت کے رزق یافتہ شہداء ہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ بغاوت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ جہنمی ہیں۔

(۳۹۰۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ ، أَنَّ قَاضِيًا مِنْ قُضَاةِ الشَّامِ أَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، رُؤْيَا أَفْظَعَتْنِي ، قَالَ : مَا هِيَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَقْتَتِلاَنِ ، وَالنُّجُومُ مَعَهُمَا نِصْفَيْنِ ، قَالَ : فَمَعَ أَيِّهِمَا كُنْت ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ الْقَمَرِ عَلَى الشَّمْسِ ، فَقَالَ عُمَرُ : ﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ فَانْطَلِقْ فَوَاللهِ لاَ تَعْمَلُ لِي عَمَلاً أَبَدًا ، قَالَ عَطَاءٌ : فَبَلَغَنِي ، أَنَّهُ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ صِفِّينَ.

(۳۹۰۱۹) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ مجھ سے کئی لوگوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ شام کا ایک قاضی حضرت عمر کے پاس

آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین میں نے ایک خواب دیکھا جس نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ سورج اور چاند باہم قتال کر رہے ہیں اور ستارے آدھے آدھے دونوں کے ساتھ ہیں۔ حضرت عمر نے اس سے پوچھا کہ تم کس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا کہ میں چاند کے ساتھ تھا اور سورج کے خلاف لڑ رہا تھا۔ حضرت عمر نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ پھر فرمایا کہ چلے جاؤ، میں آئندہ تمہیں کوئی کام نہیں دوں گا۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی معیت میں مارا گیا تھا۔

(٣٩.٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي رَجُلٌ شَهِدَ صِفِّينَ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا خَرَجَ فِي بَعْضِ تِلْكَ اللَّيَالِي، فَنَظَرَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُمْ، فَأُتِيَ عَمَّارٌ فَذُكِرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :جُرُّوا لَهُ الْخَطِيرَ مَا جَرَّهُ لَكُمْ ، يَعْنِي سَعْدًا رحمه الله. (ابن عساكر ٣٤٦)

(٣٩٠٢٠) حضرت عبداللہ بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے صفین میں شریک ہونے والے ایک آدمی نے بتایا کہ حضرت علی ایک رات کو نکلے، انہوں نے اہل شام کو دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! ان کی بھی مغفرت فرما اور میری بھی مغفرت فرما۔

(٣٩.٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّينَ شَيْخًا آدَمَ طِوَالاً وَيَدَاهُ تَرْتَعِشُ وَبِيَدِهِ الْحَرْبَةُ ، فَقَالَ :لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْتُ أَنَّ مُصْلِحِينَا عَلَى الْحَقِّ وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ. (ابن سعد ٢٥٦۔ احمد ٣١٩)

(٣٩٠٢١) حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین میں حضرت عمار کو دیکھا کہ وہ انتہائی بوڑھے تھے، ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا اور ان کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ دشمن اگر ہمیں مار کر تہس نہس بھی کر دیں تو بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہمارے مصلحین حق پر اور وہ لوگ باطل پر ہیں۔

(٣٩.٢٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ ، أَخُو عَمْرِو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ :لَمَّا رَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ عَنْ صِفِّينَ ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :

شَبَّتِ الْحَرْبُ فَأَعْدَدْت لَهَا ... مُفْرِعَ الْحَارِكِ مَلْوِيَّ الثَّبَجْ
يَصِلُ الشَّدَّ بِشَدٍّ فَإِذَا ... وَنَتِ الْخَيْلُ مِنَ الثَّجِّ مَعَجْ
جُرْشُعٌ أَعْظَمُهُ جُفْرَتُهُ ... فَإِذَا ابْتَلَّ مِنَ الْمَاءِ حدج

قَالَ :وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو شِعْرًا:

لَوْ شَهِدَتْ جُمْلٌ مَقَامِي ... بِصِفِّينَ يَوْمًا شَابَ مِنْهَا الذَّوَائِبُ
عَشِيَّةَ جَاءَ أَهْلُ الْعِرَاقِ كَأَنَّهُمْ ... سَحَابُ رَبِيعٍ رَفَّعَتْهُ الْجَنَائِبُ
وَجِئْنَاهُمْ نُرْدِي كَأَنَّ صُفُوفَنَا ... مِنَ الْبَحْرِ مَدٌّ مَوْجُهُ مُتَرَاكِبُ

فَدَارَتْ رَحَانَا وَاسْتَدَارَتْ رَحَاهُمْ سَرَاةَ النَّهَارِ مَا تُوَلَّى الْمَنَاكِبُ
إِذَا قُلْتَ قَدْ وَلَّوْا سِرَاعًا بَدَتْ لَنَا كَتَائِبُ مِنْهُمْ فَارْجَحَنَّتْ كَتَائِبُ
فَقَالُوا لَنَا : إِنَّا نَرَى أَنْ تُبَايِعُوا عَلِيًّا فَقُلْنَا بَلْ نَرَى أَنْ تُضَارِبوا

(۳۹۰۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ جب صفین میں لوگوں نے حملے کے لئے ہاتھ بلند کئے تو حضرت عمرو بن عاص نے یہ اشعار کہے: (ترجمہ) لڑائی نے زور پکڑ لیا، میں نے اس لڑائی کے لیے ایک بہادر اور اعلیٰ نسل کا گھوڑا تیار کیا ہے۔ وہ سختی کا مقابلہ سختی سے کرتا ہے اور جب گھڑ سوار ایک دوسرے کے قریب آجائیں تو وہ اور توانا ہو جاتا ہے، وہ تیز رفتار ہے اور بڑا ہے، جب پانی سے تر ہو جائے تو اور چست ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو نے شعر کہے: (ترجمہ) اگر جوان صفین میں میرے کھڑے ہونے کو دیکھ لیں تو ان کے بال سفید ہو جائیں۔ یہ وہ رات تھی جب اہل عراق بادلوں کی طرح آئے تھے۔ اس وقت ہماری صفیں سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مار رہی تھیں۔ ان کی چکی بھی گھومی اور ہماری چکی بھی گھومی اور ہمارے کندھے ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے۔ جب میں کہتا کہ وہ بھاگ گئے تو ان کی ایک جماعت اچانک آکر حملہ کر دیتی۔ وہ ہم سے کہتے تھے کہ حضرت علی کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ہم کہتے تھے کہ تم لڑائی کرو۔

(۳۹۰۲۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ جُنْدُبًا كَانَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ ، فَقَالَ حَمَّادٌ :لَمْ يَكُنْ يُقَاتِلُ.

(۳۹۰۲۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت جندب جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے لیکن انہوں نے لڑائی نہیں کی۔

(۳۹۰۲٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :شَهِدَ عَلْقَمَةُ صِفِّينَ ، قَالَ :نَعَمْ ، وَخَضَّبَ سَيْفَهُ وَقُتِلَ أَخُوهُ أُبَيُّ بْنُ قَيْسٍ. (ابن سعد ۸۷)

(۳۹۰۲۴) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کیا حضرت علقمہ جنگ صفین میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہاں اور ان کی تلوار بھی رنگین ہوئی تھی اور ان کے بھائی ابی بن قیس مارے گئے تھے۔

(۳۹۰۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :رَجَعَ عَلْقَمَةُ يَوْمَ صِفِّينَ وَقَدْ خَضَّبَ سَيْفَهُ مَعَ عَلِيٍّ.

(۳۹۰۲۵) حضرت ابو بختری فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ جنگ صفین سے واپس آئے تو ان کی تلوار رنگین تھی اور وہ حضرت علی کی طرف تھے۔

(۳۹۰۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ ، فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلاَّ أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا. (بخاری ۳۱۸۱۔ مسلم ۱۴۱۲)

(۳۹۰۲۶) حضرت سہل بن حنیف نے جنگ صفین میں لوگوں سے کہا کہ لوگو! اپنی رائے کو یقینی نہ سمجھنا، رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ہمیشہ ہمارے لئے معاملات کی حقیقت کو سمجھنا آسان رہا لیکن اس معاملے میں ہم کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکتے۔

(۳۹.۲۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ سَمِعَهُ يَقُولُ :رَأَيْت عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّينَ شَيْخًا آدَمَ طِوَالاً آخِذٌ حَرْبَةً بِيَدِهِ وَيَدُهُ تُرْعَدُ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَرَفْت أَنَّ مُصْلِحِينَا عَلَى الْحَقِّ ، وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ. (احمد ۳۱۹)

(۳۹۰۲۷) حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین میں حضرت عمار کو دیکھا کہ وہ انتہائی بوڑھے تھے، ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا اور ان کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ دشمن اگر ہمیں مار کر تہس نہس بھی کر دیں تو بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہمارے مصلحین حق پر اور وہ لوگ باطل پر ہیں۔

(۳۹.۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِنِّي لَخَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذْ رَأَيْت ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ جَاءَ مِنْ عِنْدِ مُعَاوِيَةَ فِي أَمْرِ الْحَكَمَيْنِ فَدَخَلَ دَارَ سُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَدَخَلْت مَعَهُ ، فَمَا زَالَ يُرْمَى إِلَيْهِ بِرَجُلٍ ، ثُمَّ رَجُل بَعْدَ رَجُلٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ كَفَرْت وَأَشْرَكْت وَنَدَدْت ، قَالَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ كَذَا ، وَقَالَ اللَّهُ كَذَا ، وَقَالَ اللَّهُ كَذَا حَتَّى دَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ :وَمَنْ هُمْ ، هُمْ وَاللهِ السَّنُّ الأُوَلُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ، هُمْ وَاللهِ أَصْحَابُ الْبَرَانِسِ وَالسَّوَارِي .

۲- قَالَ :فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :انْظُرُوا أَخْصَمَكُمْ وَأَجْدَلَكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِحُجَّتِكُمْ ، فَلْيَتَكَلَّمْ ، فَاخْتَارُوا رَجُلاً أَعْوَرَ يُقَالُ لَهُ :عَتَّابٌ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ ، فَقَامَ ، فَقَالَ :قَالَ اللَّهُ كَذَا ، وَقَالَ اللَّهُ كَذَا كَأَنَّمَا يَنْزِعُ بِحَاجَتِهِ مِنَ الْقُرْآنِ فِي سُورَةٍ وَاحِدَةٍ .

۳- قَالَ :فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنِّي أَرَاك قَارِئًا لِلْقُرْآنِ عَالِمًا بِمَا قَدْ فَصَّلْت وَوَصَلْت ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ سَأَلُوا الْقَضِيَّةَ فَكَرِهْنَاهَا وَأَبَيْنَاهَا ، فَلَمَّا أَصَابَتْكُمَ الْجِرَاحُ وَعَضَّكُمَ الأَلَمُ وَمُنِعْتُمْ مَاءَ الْفُرَاتِ أَنْشَأْتُمْ تَطْلُبُونَهَا ، وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ أَنَّهُ أُتِيَ بِفَرَسٍ بَعِيدِ الْبَطْنِ مِنَ الأَرْضِ لِيَهْرُبَ عَلَيْهِ ، حتى أَتَاهُ آتٍ مِنْكُمْ ، فَقَالَ :إِنِّي تَرَكْت أَهْلَ الْعِرَاقِ يَمُوجُونَ مِثْلَ النَّاسِ لَيْلَةَ النَّفْرِ بِمَكَّةَ ، يَقُولُونَ مُخْتَلِفِينَ فِي كُلِّ وَجْهٍ مِثْلُ لَيْلَةِ النَّفْرِ بِمَكَّةَ .

٤- قَالَ:ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ، أَيَّ رَجُلٍ كَانَ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا:خَيْرًا وَأَثْنَوْا، فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؟ فَقَالُوا خَيْرًا وَأَثْنَوْا ، فَقَالَ :أَفَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلاً خَرَجَ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا فَأَصَابَ ظَبْيًا ، أَوْ بَعْضَ هَوَامِّ الأَرْضِ فَحَكَمَ فِيهِ أَحَدُهُمَا وَحْدَهُ ، أَكَانَ لَهُ ، وَاللَّهُ يَقُولُ ﴿يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ﴾ فَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ أَمْرِ الأُمَّةِ أَعْظَمُ ، يَقُولُ :فَلاَ تُنْكِرُوا حَكَمَيْنِ فِي دِمَاءِ الأُمَّةِ ، وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ فِي قَتْلِ طَائِرٍ

حَکَمَیْنِ، وَقَدْ جَعَلَ بَیْنَ اخْتِلاَفِ رَجُلٍ وَامْرَأَتِہِ حَکَمَیْنِ لإِقَامَۃِ الْعَدْلِ وَالإِنْصَافِ بَیْنَہُمَا فِیمَا اخْتَلَفَا فِیہِ.

(۳۹۰۲۸) حضرت کلیب جرمی فرماتے ہیں کہ میں مسجد سے باہر تھا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ حاکموں کے معاملے میں حضرت معاویہ کے پاس سے واپس آرہے تھے۔ وہ حضرت سلیمان بن ربیعہ کے گھر میں داخل ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ داخل ہوا۔ انہیں ایک آدمی نے طعنہ دیا، پھر ایک اور آدمی نے طعنہ دیا، پھر ایک اور آدمی نے طعنہ دیا اور کہا کہ اے ابن عباس! تم نے کفر کیا، تم نے شرک کیا اور تم نے اللہ کا ہم سر ٹھہرایا۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں یہ فرماتا ہے، یہ فرماتا ہے اور یہ فرماتا ہے۔ راوی سے پوچھا گیا کہ وہ کون تھے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ تھے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی بات سن کر فرمایا کہ تم اپنے میں سے سب سے زیادہ عالم اور سب سے بڑے مناظر کا انتخاب کرلو وہ مجھ سے بات کرے۔ انہوں نے ایک کانے شخص کا انتخاب کیا جن کا نام عتاب تھا اور وہ بنوتغلب سے تھے۔ انہوں نے کھڑے ہوکر کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ گویا وہ اپنی ضرورت کو قرآن کی ایک سورت سے ثابت کررہے تھے۔

(۳) ان کی بات سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں آپ کو قرآن کا عالم سمجھتا ہوں، کیونکہ آپ نے بہت وضاحت سے اپنا موقف پیش کیا ہے۔ میں آپ کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ شام والوں نے فیصلے کا مطالبہ کیا اور ہم نے اسے ناپسند کیا اور انکار کیا۔ پھر جب تمہیں زخم پہنچے، الم پہنچے اور تمہیں فرات کے پانی سے محروم کیا گیا تو تم نے فیصلے کا مطالبہ کرنا شروع کردیا؟ مجھے حضرت معاویہ نے بتایا ہے کہ ان کے پاس ایک پتلی کمر والا گھوڑا لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوکر بھاگ جائیں یہاں تک کہ تم میں سے کوئی آنے والا آئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اہل عراق کو ان لوگوں کی طرح چھوڑ دیا ہے جو مکہ میں نفر کی رات ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

(۴) پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابوبکر کیسے آدمی تھے؟ سب نے کہا کہ بھلے آدمی تھے اور ان کی تعریف کی۔ پھر پوچھا کہ عمر بن خطاب کیسے آدمی تھے؟ سب نے کہا کہ بھلے آدمی تھے اور ان کی تعریف کی۔ پھر ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارے خیال میں اگر کوئی شخص حج یا عمرے کے لئے جائے اور کسی ہرن یا وہاں کے حشرات میں سے کسی کو مار ڈالے اور خود فیصلہ کرلے تو کیا اس کا فیصلہ معتبر ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (یَحْکُمُ بِہِ ذَوَا عَدْلٍ) جبکہ تمہارا جس معاملے میں اختلاف ہے وہ اس سے بہت بڑا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے عدل وانصاف کے لئے پرندے کے معاملے میں دو حاکم بنائے ہیں، آدمی اور اس کی بیوی کے معاملے میں دو حاکم بنائے ہیں تو تمہارے اختلاف میں جوان سے بڑا ہے دو حاکم کیوں نہیں ہوسکتے۔

(۳۹۰۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ رُفَیْعٍ ، قَالَ : لَمَّا سَارَ عَلِیٌّ إِلَی صِفِّینَ اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَی النَّاسِ فَخَطَبَہُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَرَأَی فِیہِمْ قِلَّۃً ، فَقَالَ : یَا أَیُّہَا النَّاسُ ، اخْرُجُوا فَمَنْ خَرَجَ فَہُوَ

آمِنٌ ، إنَّا نَعْلَمُ وَاللهِ ، أَنَّ مِنكُمَ الْكَارِهَ لِهَذَا الْوَجْهِ وَالْمُتَثَاقِلَ ، عَنْهُ ، اخْرُجُوا فَمَنْ خَرَجَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَاللهِ مَا نَعُدُّهَا عَافِيَةً أَنْ يَلْتَقِيَ هَذَانِ الْغَارَانِ يَتَّقِي أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، وَلَكِنْ نَعُدُّهَا عَافِيَةً أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَيَجْمَعَ أُلْفَتَهَا ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنْ عُثْمَانَ ، وَمَا نَقَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ إِنَّهُمْ لَمْ يَدَعُوهُ وَذَنْبَهُ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ يُعَذِّبُهُ ، أَوْ يَعْفُو عَنْهُ ، وَلَمْ يُدْرِكُوا الذى طلبوا إِذْ حَسَدُوهُ مَا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ ، قَالَ له :أَنْتَ الْقَائِلُ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ يَا فَرُّوخُ ، إِنَّكَ شَيْخٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُكَ ، قَالَ :لَقَدْ سَمَّتْنِي أُمِّي بِاسْمٍ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا ، أَذْهَبَ عَقْلِي وَقَدْ وَجَبَتْ لِي الْجَنَّةُ مِنَ اللهِ وَمِنْ رَسُولِهِ ، تَعْلَمُهُ أَنْتَ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ عَقْلِي فَإِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الآخِرَ فَالآخِرَ شَرٌّ ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَ بِالسَّيْلَحِين ، أَوْ بِالْقَادِسِيَّةِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَظُفْرَاهُ يَقْطُرَانِ ، يُرَى أَنَّهُ قَدْ تَهَيَّأَ لِلإِحْرَامِ ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَأَخَذَ بِمُؤَخَّرِ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالُوا :لَوْ عَهِدْتَ إِلَيْنَا يَا أَبَا مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلاَلَةٍ ، قَالَ :فَأَعَادُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ :عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَسْتَرِيحُ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ.

(۳۹۰۲۹) حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی صفین گئے تو انہوں نے حضرت ابو مسعود کو لوگوں کا حاکم بنایا۔ انہوں نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا تو لوگوں کو کم پایا۔ تو فرمایا اے لوگو! باہر نکلو، جو باہر نکلا وہ مامون ہوگا۔ بخدا ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض لوگ اس صورت کو ناپسند سمجھتے ہیں اور بوجھل خیال کرتے ہیں۔ باہر نکلو جو باہر نکلا وہ امن پائے گا۔ بخدا ہم اس چیز کو عافیت نہیں سمجھتے کہ یہ دو جماعتیں لڑیں اور ایک دوسرے سے ڈرے۔ بلکہ عافیت اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کی اصلاح فرمائے اور ان کو جمع کر دے۔ میں تمہیں حضرت عثمان کے بارے میں بتاتا ہوں اور جو لوگوں نے ان سے انتقام لیا۔ لوگوں نے انہیں کسی حق کے ثابت کرنے کے لئے شہید نہیں کیا بلکہ وہ ان نعمتوں پر حسد کرتے تھے جو اللہ نے حضرت عثمان کو عطا فرمائی تھیں۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اے فروخ! کیا آپ نے وہ بات کی جو میں نے سنی ہے؟ آپ ایک ایسے بوڑھے ہیں جس کی عقل ختم ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری ماں نے میرا نام اس نام سے اچھا رکھا ہے جو آپ نے مجھے دیا ہے۔ کیا میری عقل چلی گئی ہے اور میرے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنت واجب ہو گئی ہے۔ آپ بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ میری عقل باقی نہیں رہی۔ ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ آخر شر ہے۔

جب وہ سیلحین یا قادسیہ میں تھے تو لوگوں کے سامنے آئے اور ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ احرام کی تیاری کر رہے ہیں۔ جب انہوں نے سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ اے ابو مسعود! ہمیں کوئی نصیحت فرما دیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم پر تقویٰ لازم ہے اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ جڑے رہو، کیونکہ مسلمانوں کی جماعت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔ لوگوں نے پھر نصیحت کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ تم پر تقویٰ لازم ہے اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ جڑے رہو، نیک آدمی راحت پاتا ہے یا برے سے راحت پائی جاتی ہے۔

(٣٩٠٣٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : مَا زَالَ جَدِّي كَافًّا سِلاَحَهُ يَوْمَ صِفِّينَ وَيَوْمَ الْجَمَلِ حَتَّى قُتِلَ عَمَّارٌ ، فَلَمَّا قُتِلَ سَلَّ سَيْفَهُ وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. (طبرانی ۳۷۲۰)

(۳۹۰۳۰) حضرت محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت فرماتے ہیں کہ میرے والد جنگ صفین اور جنگ جمل میں ہتھیار سے دور رہے۔لیکن جب حضرت عمار شہید ہوگئے تو انہوں نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ پھر انہوں نے قتال کیا اور شہید ہو گئے۔

(٣٩٠٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ.

(احمد ۱۹۷۔ ابو یعلی ۷۳۰۴)

(۳۹۰۳۱) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

(٣٩٠٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ وَاشْتَدَّتِ الْحَرْبُ دَعَا عَمَّارٌ بِشَرْبَةِ لَبَنٍ فَشَرِبَهَا ، وَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِي : إِنَّ آخِرَ شَرْبَةٍ تَشْرَبُهَا مِنَ الدُّنْيَا شَرْبَةُ لَبَنٍ. (مسند ۴۴۴)

(۳۹۰۳۲) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ جب صفین میں جنگ تیز ہوگئی تو حضرت عمار نے دودھ کا پیالہ منگوا کر پیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تم دنیا میں آخری چیز دودھ پیو گے۔

(٣٩٠٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ صِفِّينَ وَمَعَهُ سَيْفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْفِقَارِ ، قَالَ : فَنَضْبِطُهُ فَيَفْلِتُ فَيَحْمِلُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : ثُمَّ يَجِيءُ ، قَالَ : ثُمَّ يَحْمِلُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ ، فَجَاءَ بِسَيْفِهِ قَدْ تَثَنَّى ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا يَعْتَذِرُ إِلَيْكُمْ.

(ابن ابی الدنیا ۱۶۰)

(۳۹۰۳۳) عبداللہ بن سنان اسدی فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، ان کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کی ذوالفقار نامی تلوار تھی۔ ہم ان کے اردگرد رہتے تھے لیکن وہ ہمیں پیچھے چھوڑ دیتے تھے، وہ حملہ کرتے پھر آتے پھر حملہ کرتے۔ پھر وہ اپنی تلوار لائے تو وہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوچکی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے لئے عذر پیش کرتی ہے۔

(٣٩٠٣٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ : هَلْ شَهِدَ أَبُو أَيُّوبَ صِفِّينَ ، قَالَ : لاَ وَلَكِنْ شَهِدَ يَوْمَ النَّهْرِ.

(۳۹۰۳۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ کیا ابو ایوب صفین کی جنگ میں شریک ہوئے تھے؟

انہوں نے فرمایا کہ وہ اس میں تو نہیں یوم النہر میں شریک تھے۔

(۳۹۰۳۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ قَتْلَى يَوْمِ صِفِّينَ ، فَقَالَ : قَتْلاَنَا وَقَتْلاَهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَيَصِيرُ الأَمْرُ إِلَيَّ وَإِلَى مُعَاوِيَةَ. (ابن عساکر ۱۳۹)

(۳۹۰۳۵) یزید بن اصم کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صفین کے مقتولین کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان کے اور ہمارے مقتول سب جنتی ہیں، معاملہ میرا اور معاویہ کا رہ جاتا ہے۔

(۳) ما ذکِر فِی الخوارِجِ

خوارج کا بیان

(۳۹۰۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : ذُكِرَ الْخَوَارِجُ ، قَالَ : فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ ، أَوْ مُودَنُ ، أَوْ مُثْدَنُ الْيَدِ ، لَوْلاَ أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : إِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. (مسلم ۱۵۵۔ ابن ماجہ ۱۶۷)

(۳۹۰۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا ہاتھ مکمل نہیں ہے۔ اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم میری بات کا انکار کرو گے تو میں تمہیں وہ بات ضرور بتاتا جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو خوارج سے قتال کریں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم! میں نے سنی ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔

(۳۹۰۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ هَؤُلاَءِ الْخَوَارِجَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لاَ يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(۳۹۰۳۷) حضرت یسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف سے سوال کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کا تذکرہ فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے۔ آپ نے اپنے دستِ مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں سے ایک ایسی قوم کا خروج ہوگا جو زبانوں سے قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین اسلام سے اس تیزی سے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔

(۳۹۰۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ النَّاسِ ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللهِ.

(۳۹۰۳۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایک ایسی قوم کا ظہور ہوگا جن کے افراد کم عمر کے ہوں گے، عقل کے اندھے ہوں گے، جب بات کریں گے تو لوگوں میں سب سے خوب بات کہیں گے۔ زبانوں سے قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین اسلام سے اس تیزی سے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ جسے ان کا سامنا ہو وہ ان سے قتال کرے کیونکہ ان سے قتال کرنا اللہ کے نزدیک بہت بڑے اجر کی بات ہے۔

(٣٩٠٣٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْخَوَارِجُ كِلاَبُ النَّارِ. (ابن ماجه ١٧٣۔ احمد ٣٥٥)

(۳۹۰۳۹) حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خوارج جہنم کے کتے ہیں۔

(٣٩٠٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : ذَكَرُوا الْخَوَارِجَ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ.

(۳۹۰۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے خوارج کا تذکرہ آیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بدترین لوگ ہیں۔

(٣٩٠٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ وَيَدَاهُ هَكَذَا ، يَعْنِي تَرْتَعِشَانِ مِنَ الْكِبَرِ : لَقِتَالُ الْخَوَارِجِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قِتَالِ عِدَّتِهِمْ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ.

(۳۹۰۴۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بڑھاپے میں جبکہ ان کے ہاتھ بھی کانپ رہے تھے فرمایا کہ خوارج سے قتال کرنا میرے نزدیک مشرکین سے قتال کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

(٣٩٠٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : لَمَّا سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ بِنَجْدَةَ قَدْ أَقْبَلَ وَأَنَّهُ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ وَأَنَّهُ يَسْبِي النِّسَاءَ وَيَقْتُلُ الْوِلْدَانَ ، قَالَ : إِذًا لاَ نَدَعُهُ وَذَاكَ ، وَهَمَّ بِقِتَالِهِ وَحَرَّضَ النَّاسَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ لاَ يُقَاتِلُونَ مَعَك ، وَنَخَافُ أَنْ تُتْرَكَ وَحْدَك ، فَتَرَكَهُ.

(۳۹۰۴۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نجدہ کے بارے میں سنا کہ وہ مدینہ آرہا ہے اور عورتوں کو قیدی بنا رہا ہے اور بچوں کو قتل کر رہا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو ہم اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ پھر آپ نے اس کے قتال کا ارادہ کیا اور لوگوں کو اس کی ترغیب دی۔ ان سے کہا گیا کہ لوگ آپ کی معیت میں قتال کے لئے تیار نہیں ہوں گے اور ہمیں خوف ہے کہ آپ کو اکیلا چھوڑ دیا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے تعرض کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

(٣٩٠٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ غَزَا الْخَوَارِجَ.

(۳۹۰۴۳) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں نے اسلاف کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمٰن بن یزید نے خوارج سے جنگ کی۔

(٣٩.٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَعْدِي ، أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ ، يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لاَ يَعُودُونَ فِيهِ ، هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّامِتِ :فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخِي الْغِفَارِيِّ ، فَقَالَ : وَأَنَا أَيْضًا قَدْ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۷۵۰۔ احمد ۳۱)

(۳۹۰۴۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد ایک قوم ہوگی جو قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ وہ پھر دین میں واپس نہیں آئیں گے۔ وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن صامت فرماتے ہیں کہ میں نے اس روایت کا تذکرہ حضرت رافع بن عمرو سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(٣٩.٤٥) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ الْهَمْدَانِيّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللهِ نَنْتَظِرُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا فَخَرَجَ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا إِنَّ قَوْمًا يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَم كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، وَايْمُ اللهِ لاَ أَدْرِي لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنكُمْ ، قَالَ :فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ :فَرَأَيْنَا عَامَّةَ أُولَئِكَ يُطَاعِنونَا يَوْمَ النَّهْرَوَانِ مَعَ الْخَوَارِجِ.

(۳۹۰۴۵) حضرت سلمہ ہمدانی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے انتظار میں ان کے دروازے پر بیٹھے تھے، وہ تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا کہ ایک قوم قرآن مجید کو پڑھتی ہوگی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ شاید ان سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگ تم میں سے ہوں۔ حضرت عمرو بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ یوم نہروان میں خوارج کے ساتھ ہم سے قتال کر رہے تھے۔

(٣٩.٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي تِحْيَى ، قَالَ :سَمِعَ عليٌّ رَجُلاً مِنَ الْخَوَارِجِ وَهُوَ يُصَلِّي صَلاَةَ الْفَجْرِ يَقُولُ :﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْك وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْت لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُك وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ قَالَ :فَتَرَكَ على سُورَتَهُ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا ، قَالَ :وَقَرَأَ ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلاَ يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لاَ يُوقِنُونَ﴾. (طبرانی ۸۰۴۲)

(۳۹۰۴۶) حضرت ابو تحیی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خارجی کو فجر کی نماز میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا:

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْك وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْت لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُك وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی سورت کو چھوڑ دیا اور یہاں سے پڑھا
﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلاَ يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لاَ يُوقِنُونَ﴾.

(۳۹۰۴۷) حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو مُرِّيٍّ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاؤُوا بِسَبْعِينَ رَأْسًا مِنْ رُؤُوسِ الْحَرُورِيَّةِ فَنُصِبَتْ عَلَى دُرُجِ الْمَسْجِدِ ، فَجَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : كِلاَبُ جَهَنَّمَ ، شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ ، وَمَنْ قَتَلُوا خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ السَّمَاءِ ، وَبَكَى وَنَظَرَ إِلَيَّ ، وَقَالَ : يَا أَبَا غَالِبٍ ، إِنَّكَ مِنْ بَلَدِ هَؤُلاَءِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَعَاذَكَ ، قَالَ : أَظُنُّهُ قَالَ : اللَّهُ مِنْهُمْ : قَالَ : تَقْرَأُ آلَ عِمْرَانَ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : ﴿مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلاَّ اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ وقَالَ : ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ قُلْتُ : يَا أَبَا أُمَامَةَ ، إِنِّي رَأَيْتُك تَهْرِيقُ عَبْرَتَكَ ، قَالَ : نَعَمْ ، رَحْمَةً لَهُمْ ، إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : قد افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى وَاحِدَةٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، وَتَزِيدُ هَذِهِ الأُمَّةُ فِرْقَةً وَاحِدَةً ، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلاَّ السَّوَادَ الأَعْظَمَ عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ، وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ، وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلاَّ الْبَلاَغُ ، السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ خَيْرٌ مِنَ الْفُرْقَةِ وَالْمَعْصِيَةِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا أُمَامَةَ ، أَمِنْ رَأْيِكَ تَقُولُ أَمْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ ، قَالَ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلاَ مَرَّتَيْنِ حَتَّى ذَكَرَ سَبْعًا.

(۳۹۰۴۷) حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں تھا کہ لوگ ستر خارجیوں (حروریوں) کے سر لے کر آئے۔ ان سروں کو مسجد کی سیڑھیوں پر نصب کر دیا گیا۔ جب حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کے سروں کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ جہنم کے کتے ہیں۔ آسمان کے نیچے مارے جانے والے یہ بدترین مخلوق ہیں۔ اور جنہیں انہوں نے قتل کیا ہے وہ آسمان کے نیچے سب سے بہترین مقتول ہیں۔ پھر وہ روئے اور میری طرف دیکھا اور مجھ سے فرمایا کہ اے ابو غالب! تم ان لوگوں کے شہر سے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں محفوظ رکھا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم سورۃ آل عمران پڑھتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلاَّ اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ابو امامہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ان پر رحمت کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو

نکل رہے ہیں۔ وہ اہل اسلام میں سے تھے۔ بنی اسرائیل والے اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور اس امت میں ایک فرقے کا اضافہ ہوگا، وہ سب جہنم میں جائیں گے سوائے بڑی جماعت کے۔ ان پر وہ ہے جس کے وہ مکلّف بنائے گئے اور تم پر وہ ہے جس کے تم مکلّف بنائے گئے۔ اگر تم اس بڑی جماعت کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور پیغام دینے والے پر تو بات کو کھول کھول کر بیان کر دینا ہی ہوتا ہے۔ بات کو سننا اور اطاعت کرنا فرقہ میں پڑنے اور معصیت سے بہتر ہے۔

ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اے ابوامامہ! یہ بات آپ اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں یہ بات اپنی رائے سے کہوں تو دین کے معاملے میں جرأت کرنے والا بن جاؤں گا! میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ایک، دو مرتبہ نہیں بلکہ سات مرتبہ سنی ہے۔

(۳۹۰۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : نَهَى عَلِيٌّ أَصْحَابَهُ أَنْ يَبْسُطُوا عَلَى الْخَوَارِجِ حَتَّى يُحْدِثُوا حَدَثًا ، فَمَرُّوا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ فَأَخَذُوهُ ، فَمَرَّ بَعْضُهُمْ عَلَى تَمْرَةٍ سَاقِطَةٍ مِنْ نَخْلَةٍ فَأَخَذَهَا فَأَلْقَاهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : تَمْرَةُ مُعَاهَدٍ ، فَبِمَ اسْتَحْلَلْتَهَا فَأَلْقَاهَا مِنْ فِيهِ ، ثُمَّ مَرُّوا عَلَى خِنْزِيرٍ فَنَفَحَهُ بَعْضُهُمْ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : خِنْزِيرُ مُعَاهَدٍ ، فَبِمَ اسْتَحْلَلْتَه ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ أَعْظَمُ عَلَيْكُمْ حُرْمَةً مِنْ هَذَا ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : أَنَا ، فَقَدَّمُوهُ فَضَرَبُوا عُنُقَه ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَلِيٌّ أَنْ أَقِيدُونَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ ، فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ : وَكَيْفَ نُقِيدُكَ وَكُلُّنَا قَتَلَهُ ، قَالَ : أَوَكُلُّكُمْ قَتَلَهُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَبْسُطُوا عَلَيْهِمْ ، قَالَ : وَاللهِ لاَ يُقْتَلُ مِنْكُمْ عَشَرَةٌ وَلاَ يَفْلِتُ مِنْهُمْ عَشَرَةٌ ، قَالَ : فَقَتَلُوهُمْ ، فَقَالَ : اطْلُبُوا فِيهِمْ ذَا الثُّدَيَّةِ ، فَطَلَبُوهُ فَأُتِيَ بِهِ ، فَقَالَ : مَنْ يَعْرِفُهُ ، فَلَمْ يَجِدُوا أَحَدًا يَعْرِفُهُ إِلاَّ رَجُلاً ، قَالَ : أَنَا رَأَيْته بِالْحِيرة ، فَقُلْتُ لَهُ : أَيْنَ تُرِيدُ ، قَالَ : هَذِهِ ، وَأَشَارَ إِلَى الْكُوفَةِ ، وَمَالِي بِهَا مَعْرِفَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : صَدَقَ هُوَ مِنَ الْجَانِّ. (ابو عبید ۴۷۵۔ دار قطنی ۱۳۱)

(۳۹۰۴۸) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو خوارج کے ساتھ معرکہ آرائی سے اس وقت تک منع کیا جب تک وہ خود چھیڑ خانی نہ کریں۔ چنانچہ خوارج حضرت عبداللہ بن خباب کے پاس سے گزرے اور انہیں پکڑ لیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص ایک کھجور کے درخت سے گری ہوئی کھجور کو اٹھا کر کھانے لگا تو ایک شخص اسے ٹوکتے ہوئے بولا کہ یہ ایک ذمی کی کھجور ہے تم اسے کیسے حلال سمجھتے ہو؟ چنانچہ اس نے کھجور منہ سے پھینک دی۔ پھر وہ ایک خنزیر کے پاس سے گزرے تو ایک آدمی نے اسے اپنی تلوار ماری۔ ایک شخص اسے ٹوکتے ہوئے بولا کہ یہ ایک ذمی کا خنزیر ہے تم اسے اپنے لئے کیسے حلال سمجھتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن خباب نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں ان چیزوں سے زیادہ قابل احترام چیز کا نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا بتائیے، حضرت عبداللہ بن خباب نے فرمایا کہ میں ہوں۔ وہ آگے بڑھے اور حضرت عبداللہ بن خباب کی گردن کاٹ ڈالی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ حضرت عبداللہ بن خباب کے قاتل کو میری طرف بھیج دو۔ انہوں نے

جواب دیا کہ ہم ان کے قاتل آپ کو کیسے بھیجیں، ہم سب نے انہیں قتل کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم سب نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور پھر اپنے ساتھیوں کو ان پر چڑھائی کا حکم دے دیا۔ اور فرمایا خدا کی قسم! تم میں سے دس آدمی قتل نہیں ہوں گے اور ان میں سے دس آدمی باقی نہیں بچیں گے۔ پس لوگوں نے ان سے قتال کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں ذوالثدیہ کو تلاش کرو۔ لوگوں نے اسے تلاش کیا اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا انہوں نے پوچھا کہ اسے کون جانتا ہے۔ پھر صرف ایک آدمی ملا جو اسے جانتا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے حیرہ میں دیکھا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ اس طرف، اور پھر اس نے کوفہ کی طرف اشارہ کیا جبکہ مجھے اس کا علم نہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جنوں میں سے ہے، اس نے سچ کہا۔

(۳۹.۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : لَمَّا لَقِيَ عَلِيٌّ الْخَوَارِجَ أَكَبَّ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ ، فَوَاللهِ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تِسْعَةٌ حَتَّى أَفْنَوْهُمْ.

(۳۹۰۴۹) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج پر چڑھائی کی تو مسلمان بھی ان پر ٹوٹ پڑے، خدا کی قسم صرف نو مسلمان شہید ہوئے تھے کہ انہوں نے خوارج کو تہس نہس کر دیا۔

(۳۹.۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جمهان ، قَالَ : كَانَتِ الْخَوَارِجُ قَدْ دَعَوْنِي حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فِيهِمْ ، فَرَأَتْ أُخْتُ أَبِي بِلَالٍ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهَا رَأَتْ أَبَا بِلَالٍ أَهْلَبَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا أَخِي ، مَا شَأْنُكَ ، قَالَ : فَقَالَ : جُعِلْنَا بَعْدَكُمْ كِلَابَ أَهْلِ النَّارِ.

(۳۹۰۵۰) حضرت سعید بن جمہان فرماتے ہیں کہ خوارج نے مجھے اپنی جماعت میں داخل ہونے کی دعوت دی، قریب تھا کہ میں ان میں شمولیت اختیار کر لیتا۔ اس اثناء میں ابو بلال کی بہن نے خواب میں ابو بلال اہلب کو دیکھا اور اس سے پوچھا کہ اے میرے بھائی! تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ ہمیں تمہارے بعد جہنم کے کتے بنا دیا گیا۔

(۳۹.۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ الْخَوَارِجِ فَرَأَيْتُ مِنْهُمْ شَيْئًا كَرِهْته ، فَفَارَقْتهمْ عَلَى أَنْ لَا أُكْثِرَ عَلَيْهِمْ ، فَبَيْنَا أَنَا مَعَ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ إِذْ رَأَوْا رَجُلًا خَرَجَ كَأَنَّهُ فَزِعٌ ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ نَهَرٌ ، فَقَطَعُوا إِلَيْهِ النَّهَرَ ، فَقَالُوا : كَأَنَّا رُعْنَاك ، قَالَ : أَجَلْ ، قَالُوا : وَمَنْ أَنْتَ ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ ، قَالُوا : عِنْدَك حَدِيثٌ تُحَدِّثُنَاهُ ، عَنْ أَبِيك ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : حدثني أبي عن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِتْنَةً جَائِيَةٌ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، فَإِذَا لَقِيتَهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ فَلَا تَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْقَاتِلَ ، قَالَ : فَقَرَّبُوهُ إِلَى النَّهَرِ فَضَرَبُوا عُنُقه فَرَأَيْتُ دَمَهُ يَسِيلُ عَلَى الْمَاءِ كَأَنَّهُ شِرَاكٌ مَا ابْذَقَرَّ بِالْمَاءِ حَتَّى تَوَارَى عَنْهُ ، ثُمَّ دَعَوْا بِسُرِّيَّةٍ لَهُ حُبْلَى

فَبَقَرُوا عَمَّا فِي بَطْنِهَا. (احمد ۱۱۰۔ دار قطنی ۱۳۲)

(۳۹۰۵۱) بنوعبدالقیس کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ میں خوارج کے ساتھ تھا کہ میں نے ان میں ایسی چیزوں کو دیکھا جنہیں میں پسند نہیں کرتا تھا۔ لہٰذا میں نے ان سے جدائی کا فیصلہ کرلیا۔ میں ابھی انہی کی ایک جماعت کے ساتھ تھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا، جس کے اوران کے درمیان نہر حائل تھی۔ انہوں نے اس آدمی کو پکڑنے کے لئے نہر عبور کی اور کہا کہ شاید ہم نے تمہیں ڈرا دیا۔ اس نے کہا ہاں کچھ یونہی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس آدمی نے کہا کہ میں عبداللہ بن خباب بن ارت ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے پاس ایک حدیث ہے جو تم اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے والد نے مجھ سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے حوالے سے بیان کیا کہ فتنہ آنے والا ہے۔ اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ اگر تم اللہ کے مقتول بندے بن سکو تو بن جانا لیکن اللہ کے قاتل بندے نہ بننا۔ پھر وہ لوگ حضرت عبداللہ بن خباب کو نہر کے قریب لے گئے اور ان کی گردن کاٹ ڈالی۔ میں نے ان کے خون کو نہر کی لہروں پر بہتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن خباب کی ایک حاملہ باندی کو بلایا اور اس کے پیٹ کو چاک کرڈالا۔

(٣٩.٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ وَفُلاَنِ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالاَ :بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى الْخَوَارِجِ ، فَقَالَ :لاَ تُقَاتِلُوهُمْ حَتَّى يَدْعُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنْ عَطَاءٍ أَو رِزْقٍ فِي أَمَانٍ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ ، فَأَبَوْا وَسَبُّونَا.

(۳۹۰۵۲) حضرت جبلہ بن سحیم اور ابن نضلہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کی طرف ایک لشکر کو روانہ فرمایا اور ان سے فرمایا کہ خوارج سے اس وقت تک قتال نہ کرنا جب تک انہیں دعوت نہ دی جائے کہ وہ پہلے والے سالانہ وظیفہ اور اللہ و رسول اللہ کے امان کو قبول کرلیں۔ لیکن انہوں نے اس بات سے انکار کیا اور ہمیں گالم گلوچ کی۔

(٣٩.٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ بِالْمَدَائِنِ بِقَنْطَرَةِ الدّيزجَانِ ، فَقَالَ :قَدْ ذُكِرَ لِي ، أَنَّ خَارِجَةً تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فِيهِمْ ذُو الثُّدَيَّةِ ، وَإِنِّي لاَ أَدْرِي أَهُمْ هَؤُلاَءِ أَمْ غَيْرُهُمْ ، قَالَ :فَانْطَلَقُوا يُلْقِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، فَقَالَتِ الْحَرُورِيَّةُ :لاَ تُكَلِّمُوهُمْ كَمَا كَلَّمْتُمُوهُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ ، فَكَلَّمُوهُم ، فَرَجَعْتُمْ ، قَالَ :فَشَجَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالرِّمَاحِ ، فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ عَلِيٍّ :قَطِّعُوا الْعَوَالِيَ ، قَالَ :فَاسْتَدَارُوا فَقَتَلُوهُمْ وَقُتِلَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ اثْنَا عَشَرَ ، أَوْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ ، فَقَالَ :الْتَمِسُوهُ ، فَالْتَمَسُوهُ فَوَجَدُوهُ ، فَقَالَ :وَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلاَ كُذِّبْتُ ، اعْمَلُوا وَاتَّكِلُوا ، فَلَوْلاَ أَنْ تَتَّكِلُوا لأَخْبَرْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَكُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ شَهِدَنَا نَاسٌ بِالْيَمَنِ ، قَالُوا :كَيْفَ ذَاكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ :كَانَ هُدَاهُمْ مَعَنَا.

(مسلم ۷۴۸۔ ابوداؤد ۴۷۳۵)

(۳۹۰۵۳) حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیز جان کے پل پر مدائن میں ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبے میں آپ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ایک جماعت مشرق کی طرف سے خروج کرنے والی ہے ان میں ذوالثدیہ بھی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ وہی لوگ ہیں یا کوئی اور ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہوئے چلے، حروریہ نے کہا کہ ان سے اس طرح بات نہ کرنا جس طرح تم نے ان سے حروراء کے دن بات کی تھی۔ پھر انہوں نے ان سے بات کی اور تم لوٹ گئے۔ پھر ان کے درمیان نیزے چلنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھیوں نے کہا کہ نیزوں کو کاٹ دو اور پھر وہ گھوم کر آئے اور ان سے قتال کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے بارہ یا تیرہ لوگ شہید ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اسے تلاش کرو، انہوں نے اسے تلاش کیا اور پالیا۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم نہ تو نے جھوٹ بولا اور نہ تجھ سے جھوٹ بولا گیا۔ عمل کرتے رہو اور پر امید نہ ہو۔ اگر تم امید پر سہارا نہ لگالو تو میں تمہیں وہ بات بتا دوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ فیض ترجمان سے جاری فرمائی ہے۔ پھر فرمایا کہ ہمارے ساتھ یمن کے بھی کچھ لوگ تھے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کیسے اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا کہ ان کی خواہشات ہمارے ساتھ تھیں۔

(۳۹۰۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَرَكَةَ الصَّائِدِيِّ ، قَالَ :لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ ذَا الثُّدَيَّةِ ، قَالَ سَعْدٌ :لَقَدْ قَتَلَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ جَانَّ الرَّدْهَةِ.

(۳۹۰۵۴) حضرت ابو برکہ صائدی فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذوالثدیہ کو قتل کر دیا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ ابن ابی طالب نے بل کے سانپ کو مار ڈالا۔

(۳۹۰۵٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَتِ الْحُكُومَةُ بِصِفِّينَ وَبَايَنَ الْخَوَارِجُ عَلِيًّا رَجَعُوا مُبَايِنِينَ لَهُ ، وَهُمْ فِي عَسْكَرٍ ، وَعَلِيٌّ فِي عَسْكَرٍ ، حَتَّى دَخَلَ عَلِيٌّ الْكُوفَةَ مَعَ النَّاسِ بِعَسْكَرِهِ ، وَمَضَوْا هُمْ إِلَى حَرُورَاءَ فِي عَسْكَرِهِمْ ، فَبَعَثَ عَلِيٌّ إِلَيْهِمَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَكَلَّمَهُمْ فَلَمْ يَقَعْ مِنْهُمْ مَوْقِعًا ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ إِلَيْهِمْ فَكَلَّمَهُمْ حَتَّى أَجْمَعُوا هُمْ وَهُوَ عَلَى الرِّضَا ، فَرَجَعُوا حَتَّى دَخَلُوا الْكُوفَةَ عَلَى الرِّضَا مِنْهُ وَمِنْهُمْ ، فَأَقَامُوا يَوْمَيْنِ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ :إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّك رَجَعْتَ لَهُمْ عَنْ كُفْرِةٍ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْغَدُ وَالْجُمُعَةُ صَعِدَ عَلَى الْمِنبَرَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، فَخَطَبَ ، فَذَكَرَهُمْ وَمُبَايَنَتَهُمَ النَّاسَ وَأَمْرَهُمَ الَّذِي فَارَقُوهُ فِيهِ ، فَعَابَهُمْ وَعَابَ أَمْرَهُمْ ، قَالَ :فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ الْمِنبَرِ تَنَادَوْا مِنْ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :حُكْمُ اللهِ أَنْتَظِرُ فِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا يُسْكِنُهُمْ بِالإِشَارَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ حَتَّى أَتَاه رَجُلٌ مِنْهُمْ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ : ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُك وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾.

(۳۹۰۵۵) حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ جب حکومت صفین میں تھی، اور خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ تو خوارج ایک لشکر میں تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسرے لشکر میں تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے ساتھ کوفہ واپس آ گئے اور وہ اپنے لشکر میں حروراء چلے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا لیکن انہوں نے کوئی گنجائش نہ پائی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے گفتگو کے لئے تشریف لئے گئے اور ان سے بات چیت ہوئی اور سب آپس میں راضی ہو گئے۔ اور کوفہ واپس آ گئے۔ یہ رضامندی دو یا تین دن قائم رہی۔

پھر اشعث بن قیس آئے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اکثر آیا کرتے تھے اور انہوں نے کہا کہ لوگ کہہ رہے ہے کہ آپ نے ان سے ان کے کفر کے باوجود رجوع کر لیا۔ اگلے دن یا جمعہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور خطبہ میں انہیں نصیحت فرمائی۔ لوگوں سے ان کے الگ ہونے کا تذکرہ کیا، جس چیز میں انہوں نے مفارقت کی اس کا انہیں حکم دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی اور ان کے طریقہ کار کی مذمت فرمائی۔ جب وہ منبر سے نیچے تشریف لائے تو مسجد کے کونوں سے آوازیں آنے لگیں کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے بارے میں اللہ کے حکم کا انتظار کر رہا ہوں۔ پھر منبر پر انہیں ہاتھ سے خاموش رہنے کا اشارہ فرمایا۔ اتنے میں خارجیوں کا ایک آدمی اپنی انگلیاں کانوں پر رکھ کر یہ آیت پڑھتے ہوئے آیا ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾۔

(۳۹۰۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْخَوَارِجُ فَذُكِرَ مِنْ عِبَادَتِهِمْ وَاجْتِهَادِهِمْ ، فَقَالَ : لَيْسُوا بِأَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى ، ثُمَّ هُمْ يُضِلُّونَ. (عبدالرزاق ۱۸۶۶۵)

(۳۹۰۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے خوارج کا تذکرہ کیا گیا، ان کی عبادت اور مساعی کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ کوشش کرنے والے اور ان سے زیادہ نماز پڑھنے والے نہیں ہیں۔

(۳۹۰۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ ذَكَرَ مَا يَلْقَى الْخَوَارِجُ عِنْدَ الْقُرْآنِ ، فَقَالَ : يُؤْمِنُونَ عِنْدَ مُحْكَمِهِ وَيَهْلِكُونَ عِنْدَ مُتَشَابِهِهِ.

(عبدالرزاق ۲۰۸۹۵)

(۳۹۰۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے تذکرہ کیا گیا کہ خوارج قرآن کو ہمیشہ بنیاد قرار دیتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس کے محکم پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے متشابہ کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

(۳۹۰۵۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ ، قَالَ : سَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، عَنِ الْخَوَارِجِ ، فَقُلْتُ : هُمْ أَطْوَلُ النَّاسِ صَلاَةً وَأَكْثَرُهُمْ صَوْمًا غَيْرَ أَنَّهُمْ إِذَا خَلَّفُوا الْجِسْرَ أَهْرَاقُوا الدِّمَاءَ ، وَأَخَذُوا الأَمْوَالَ ، فَقَالَ : لاَ تَسْأَلْ عنهم إِلاَّ ذَا ، أَمَا إِنِّي قَدْ قُلْتُ لَهُمْ : لاَ

تَقْتُلُوا عُثْمَانَ ، دَعُوهُ ، فَوَاللهِ لَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ إِحْدَى عَشْرَةَ لَيْلَةً لَيَمُوتَنَّ عَلَى فِرَاشِهِ مَوْتًا فَلَمْ يَفْعَلُوا ، فَإِنَّهُ لَمْ يُقْتَلْ نَبِيٌّ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ النَّاسِ ، وَلَمْ يُقْتَلْ خَلِيفَةٌ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ خَمْسَةٌ وَثَلاَثُونَ أَلْفًا.

(۳۹۰۵۸) حضرت بشر بن شغاف فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے مجھ سے خوارج کے بارے میں سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ وہ سب سے لمبی نماز پڑھنے والے اور سب سے زیادہ روزے رکھنے والے ہیں۔ لیکن جب وہ پل کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں تو خون بہاتے ہیں اور مال چھین لیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کے بارے میں تم سے یہی سوال کیا جائے گا۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ حضرت عثمان کو شہید نہ کرو، انہیں چھوڑ دو خدا کی قسم اگر تم انہیں گیارہ راتوں تک چھوڑ دو تو وہ اپنے بستر پر انتقال کر جائیں گے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ جب کوئی نبی قتل کیا جاتا ہے تو اس کے بدلے میں ستر ہزار لوگ قتل ہوتے ہیں اور جب کوئی خلیفہ قتل کیا جاتا ہے تو اس کے بدلہ میں پینتیس ہزار لوگ قتل ہوتے ہیں۔

(۳۹۰۵۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، أَنَّ رَجُلاً وُلِدَ لَهُ غُلاَمٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لَهُ وَأَخَذَ بِبَشَرَةِ جَبْهَتِهِ ، فَقَالَ بِهَا هَكَذَا : وَغَمَزَ جَبْهَتَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ ، قَالَ : فَنَبَتَت شَعْرَةٌ فِي جَبْهَتِهِ كَأَنَّهَا هُلْبَةُ فَرَسٍ ، فَشَبَّ الْغُلاَمُ ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْخَوَارِجِ أَحَبَّهُمْ فَسَقَطَتِ الشَّعْرَةُ ، عَنْ جَبْهَتِهِ ، فَأَخَذَهُ أَبُوهُ فَقَيَّدَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ ، قَالَ : فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَوَعَظْنَاهُ وَقُلْنَا لَهُ فِيمَا نَقُولُ : أَلَمْ تَرَ أَنَّ بَرَكَةَ دَعْوَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَقَعَتْ مِنْ جَبْهَتِكَ ، فَمَا زِلْنَا بِهِ حَتَّى رَجَعَ ، عَنْ رَأْيِهِمْ ، قَالَ : فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ الشَّعْرَةَ بَعْدُ فِي جَبْهَتِهِ وَتَابَ وَأَصْلَحَ.

(احمد ۴۵۶)

(۳۹۰۵۹) حضرت ابو طفیل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ آپ نے اسے دعا دی اور اس کی پیشانی کی جلد کو چھوا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بچے کی پیشانی پر گھوڑے کے بالوں جیسا خم دار ایک بال نکلا۔ پھر وہ لڑکا جوان ہو گیا اور جب خوارج کا زمانہ آیا تو وہ خوارج کی طرف مائل ہو گیا۔ پھر اس کی پیشانی سے وہ بال گر گیا۔ اس کے باپ نے اس کو پکڑ کر باندھ دیا کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ خوارج کے ساتھ نہ جا ملے۔ ہم ایک مرتبہ اس سے ملے اور اسے نصیحت کی اور ہم نے اس سے کہا کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت بھی تمہاری پیشانی سے گر گئی ہے۔ ہم اسے اسی طرح سمجھاتے رہے یہاں تک کہ اس نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پیشانی کے بال کو واپس کر دیا اور اس نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی۔

(۳۹۰۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : ذُكِرَ الْخَوَارِجُ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ : أُولَئِكَ شَرُّ الْخَلْقِ.

(۳۹۰۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے خوارج کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بدترین مخلوق ہیں۔

(٣٩٠٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَرَكَةَ الصَّائِدِيِّ قَالَ :لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ ذَا الثُّدَيَّةِ قَالَ سَعْدٌ :لَقَدْ قَتَلَ علي جَانَّ الرَّدْهَةِ.

(۳۹۰۶۱) حضرت ابو برکہ صائدی فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذوالثدیہ کو قتل کر دیا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ ابن ابی طالب نے بل کے سانپ کو مار ڈالا۔

(٣٩٠٦٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ سَمِعْت عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ ، قَالَ :إِنَّ خَارِجَةً خَرَجَتْ عَلَى حُكْمٍ ، فَقَالُوا :لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :إِنَّهُ لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، وَلَكِنَّهُمْ يَقُولُونَ :لاَ إِمْرَةَ ، وَلاَ بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ أَمِيرٍ بَرٍّ ، أَوْ فَاجِرٍ ، يَعْمَلُ فِي إِمَارَتِهِ الْمُؤْمِنُ وَيَسْتَمْتِعُ فِيهَا الْكَافِرُ ، وَيُبَلِّغُ اللَّهُ فِيهِ الأَجَلَ. (بیھقی ۱۸۴)

(۳۹۰۶۲) حضرت عاصم بن ضمرہ فرماتے ہیں کہ خوارج نے حکومت کے خلاف آواز اٹھائی اور یہ نعرہ بلند کیا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ بے شک اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں، لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ کسی کی امارت نہیں حالانکہ لوگوں کے لئے ایک امیر کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ مومن اس کی امارت میں کام کرے، کافر اس میں زندگی گزارے اور اللہ تعالیٰ اسے اسی کی مدت تک پہنچا دے۔

(٣٩٠٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :خَاصَمَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْخَوَارِجَ ، فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ مِنْهُمْ ، وَأَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا ، فَأَرْسَلَ عُمَرُ رَجُلاً عَلَى خَيْلٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِلَ حَيْثُ يَرْتَحِلُونَ ، وَلاَ يُحَرِّكُهُمْ ، وَلاَ يُهَيِّجُهُمْ ، فَإِنْ هم قَتَلُوا وَأَفْسَدُوا فِي الأَرْضِ ، فَابسُطْ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ ، وَإِنْ هُمْ لَمْ يَقْتُلُوا وَلَمْ يُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ فَدَعْهُمْ يَسِيرُونَ.

(۳۹۰۶۳) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خوارج سے گفت و شنید کی، ان میں سے جس نے رجوع کرنا تھا رجوع کر لیا۔ ان کے ایک ٹولے نے رجوع کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان کی طرف گھڑ سواروں کا ایک لشکر بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ وہاں چلیں جائیں جہاں خوارج کا قیام ہے۔ ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور نہ انہیں بھڑکائیں، اگر وہ قتل کریں یا زمین پر فساد مچائیں تو ان پر حملہ کر دیں اور ان سے قتال کریں اور اگر وہ قتال نہ کریں اور زمین پر فساد نہ مچائیں تو انہیں چھوڑ دیں اور انہیں ان کا کام کرنے دیں۔

(٣٩٠٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ :هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْحَرُورِيَّةِ شَيْئًا ، قَالَ :نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَعْبُدُونَ ، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، فَأَخَذَ سَهْمَهُ فَنَظَرَ فِي نَصْلِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، فَنَظَرَ فِي رِصَافِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، فَنَظَرَ

فِي قِدْحِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، فَنَظَرَ فِي الْقُذَذِ فَتَمَارَى هَلْ يَرَى شَيْئًا أَمْ لاَ. (بخاری ۳۶۱۰۔ احمد ۳۳)

(۳۹۰۶۴) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی حروریہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قوم کا تذکرہ کرتے سنا جو عبادت کرتے ہوں گے، آپ نے فرمایا کہ تم ان کی عبادت کے سامنے اپنی عبادت کو حقیر سمجھو گے، ان کے روزے کے سامنے اپنے روزے کو حقیر سمجھو گے، وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ وہ اپنی تلوار کو لے گا پھر وہ اپنے تیر کے پھل کو دیکھے گے وہاں کچھ نہ پائے گا، اس کے عقبی حصے کو دیکھے گا وہاں بھی کچھ نہ پائے گا۔ وہ اپنے تیر کی لکڑی کو دیکھے گا وہاں بھی کچھ نہ پائے گا، پھر تیر کے پروں کو دیکھے گا اور اسے شک ہوگا کہ اس نے کچھ دیکھا بھی ہے یا نہیں۔

(۳۹.۶۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ غِيلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، قَالَ : أَرَدْت أَنْ أَخْرُجَ مَعَ أَبِي قِلاَبَةَ إِلَى مَكَّةَ ، فَاسْتَأْذَنْت عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ : أَدْخُلُ ، قَالَ : إِنْ لَمْ تَكُنْ حَرُورِيًّا.

(۳۹۰۶۵) حضرت غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ کے ساتھ مکہ جانے کا ارادہ کیا۔ میں نے ان سے اجازت طلب کی۔ میں نے کہا کہ کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، اگر تم حروری نہ ہو۔

(۳۹.۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : الَّذِي تَقْتُلُهُ الْخَوَارِجُ لَهُ عَشْرَةُ أَنْوَرٍ ، فُضِّلَ ثَمَانِيَةُ أَنْوَرٍ عَلَى نُورِ الشُّهَدَاءِ.

(۳۹۰۶۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جسے خوارج شہید کریں اس کے لئے دس نور ہیں اور اسے شہداء کے نور سے دو نور زیادہ دیئے جائیں گے۔

(۳۹.۶۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : إِنَّهُمْ عَرَّضُوا بِغَيْرِنَا ، وَلَوْ كُنْت فِيهَا وَمَعِي سِلاَحِي لَقَاتَلْت عَلَيْهَا ، يَعْنِي نَجْدَةَ وَأَصْحَابِهِ.

(۳۹۰۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجدہ اور اس کے ساتھیوں نے ہمارے غیر سے تعرض کیا، اگر میں ان میں ہوتا اور میرے ساتھ میرا ہتھیار ہوتا تو میں ان سے قتال کرتا۔

(۳۹.۶۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قُرِءَ عَلَيْنَا : إِنْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَقَطَعُوا السَّبِيلَ فَتَبَرَّأْ فِي كِتَابِهِ مِنَ الْحَرُورِيَّةِ وَأَمَرَ بِقِتَالِهِمْ.

(۳۹۰۶۸) حضرت حسن کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا خط ہمارے سامنے پڑھا گیا، اس میں لکھا تھا کہ اگر حروری لوگ محترم خون کو بہائیں اور راہزنی کریں تو ہم ان سے بری ہیں اور آپ نے ان سے قتال کا حکم دیا۔

(۳۹.۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : أَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ ، قَالَ : قُلْتُ : فِيمَ فَارَقُوهُ ، وَفِيمَ اسْتَحَلُّوهُ ، وَفِيمَ

دَعَاهُمْ ، وَفِيمَ فَارَقُوهُ ، ثُمَّ اسْتَحَلَّ دِمَائَهُمْ ؟ قَالَ : إِنَّهُ لَمَّا اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ فِي أَهْلِ الشَّامِ بِصِفِّينَ ، اعْتَصَمَ مُعَاوِيَةُ وَأَصْحَابُهُ بِجَبَلٍ ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : أَرْسِلْ إِلَى عَلِيٍّ بِالْمُصْحَفِ ، فَلاَ وَاللهِ لاَ يَرُدُّهُ عَلَيْكَ ، قَالَ : فَجَاءَ بِهِ رَجُلٌ يَحْمِلُهُ يُنَادِي : بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ﴾ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : نَعَمْ ، بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ ، أَنَا أَوْلَى بِهِ مِنْكُمْ .

۲- قَالَ : فَجَائَتِ الْخَوَارِجُ ، وَكُنَّا نُسَمِّيهِمْ يَوْمَئِذٍ الْقُرَّاءَ ، قَالَ : فَجَاؤُوا بِأَسْيَافِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَلاَ نَمْشِي إِلَى هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ ، لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، وَلَوْ نَرَى قِتَالاً لَقَاتَلْنَا ، وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَجَاءَ عُمَرُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ ، وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ ، وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ، وَنَرْجِعُ ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، إِنِّي رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا .

۳- قَالَ : فَانْطَلَقَ عُمَرُ ، وَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا ، حَتَّى أَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ ، وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ فَقَالَ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ ، وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَعَلاَمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا .

٤- قَالَ : فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَ فَتْحٌ هُوَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ .

٥- فَقَالَ عَلِيٌّ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ هَذَا فَتْحٌ ، فَقَبِلَ عَلِيٌّ الْقَضِيَّةَ وَرَجَعَ ، وَرَجَعَ النَّاسُ .

٦- ثُمَّ إِنَّهُمْ خَرَجُوا بِحَرُورَاءَ ، أُولَئِكَ الْعِصَابَةُ مِنَ الْخَوَارِجِ ، بِضْعَةَ عَشَرَ أَلْفًا ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يُنَاشِدُهُمُ اللَّهَ ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَأَتَاهُمْ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ ، فَنَاشَدَهُمُ اللَّهَ ، وَقَالَ : عَلاَمَ تُقَاتِلُونَ خَلِيفَتَكُمْ ؟ قَالُوا : نَخَافُ الْفِتْنَةَ ، قَالَ : فَلاَ تُعَجِّلُوا ضَلاَلَةَ الْعَامِ ، مَخَافَةَ فِتْنَةِ عَامٍ قَابِلٍ ، فَرَجَعُوا ، فَقَالُوا : نَسِيرُ عَلَى نَاحِيَتِنَا ، فَإِنْ عَلِيًّا قَبِلَ الْقَضِيَّةَ ، قَاتَلْنَا عَلَى مَا قَاتَلْنَاهُمْ يَوْمَ صِفِّينَ ، وَإِنْ نَقَضَهَا قَاتَلْنَا مَعَهُ .

٧- فَسَارُوا حَتَّى بَلَغُوا النَّهْرَوَانَ ، فَافْتَرَقَتْ مِنْهُمْ فِرْقَةٌ ، فَجَعَلُوا يَهُدُّونَ النَّاسَ قَتْلاً ، فَقَالَ أَصْحَابُهُمْ : وَيْلَكُمْ ، مَا عَلَى هَذَا فَارَقْنَا عَلِيًّا ، فَبَلَغَ عَلِيًّا أَمْرُهُمْ ، فَقَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : مَا تَرَوْنَ ، أَتَسِيرُونَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ ، أَمْ تَرْجِعُونَ إِلَى هَؤُلاَءِ الَّذِينَ خَلَّفُوا إِلَى ذَرَارِيكُمْ ؟ فَقَالُوا : لاَ ، بَلْ نَرْجِعُ إِلَيْهِمْ ، فَذَكَرَ أَمْرَهُمْ ،

فَحَدَّثَ عَنْهُمْ مَا قَالَ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِرْقَةً تَخْرُجُ عِنْدَ اخْتِلاَفٍ مِنَ النَّاسِ ، تَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ ، عَلاَمَتُهُمْ رَجُلٌ فِيهِمْ ، يَدُهُ كَثَدْيِ الْمَرْأَةِ.

۸- فَسَارُوا حَتَّى الْتَقَوْا بِالنَّهْرَوَانِ ، فَاقْتَتَلُوا قِتَالاً شَدِيدًا ، فَجَعَلَتْ خَيْلُ عَلِيٍّ لاَ تَقُومُ لَهُمْ ، فَقَامَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنْ كُنْتُمْ إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ لِي ، فَوَاللهِ مَا عِنْدِي مَا أَجْزِيكُمْ بِهِ ، وَإِنْ كُنْتُمْ إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ للهِ ، فَلاَ يَكُنْ هَذَا قِتَالُكُمْ ، فَحَمَلَ النَّاسُ حَمْلَةً وَاحِدَةً شَدِيدَةً ، فَانْجَلَتِ الْخَيْلُ عَنْهُمْ وَهُمْ مُكِبُّونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : اطْلُبُوا الرَّجُلَ فِيهِمْ ، قَالَ : فَطَلَبَ النَّاسُ ، فَلَمْ يَجِدُوهُ ، حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ : غَرَّنَا ابْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ إِخْوَانِنَا حَتَّى قَتَلْنَاهُمْ ، فَدَمَعَتْ عَيْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : فَدَعَا بِدَابَّتِهِ فَرَكِبَهَا ، فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى وَهْدَةً فِيهَا قَتْلَى ، بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَجَعَلَ يَجُرُّ بِأَرْجُلِهِمْ ، حَتَّى وَجَدَ الرَّجُلَ تَحْتَهُمْ ، فَاجْتَرُّوهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَفَرِحَ النَّاسُ وَرَجَعُوا ، وَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ أَغْزُو الْعَامَ ، وَرَجَعَ إِلَى الْكُوفَةِ وَقُتِلَ ، وَاسْتُخْلِفَ حَسَنٌ ، فَسَارَ بِسِيرَةِ أَبِيهِ ، ثُمَّ بَعَثَ بِالْبَيْعَةِ إِلَى مُعَاوِيَةَ. (ابویعلی ۴۶۹)

(۳۹۰۶۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابووائل کے پاس آیا اور میں نے ان سے اس قوم کے بارے میں سوال کیا جن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتال کیا تھا۔ میں نے کہا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کیوں چھوڑا؟ ان کے خون کو حلال کیوں سمجھا؟ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کس چیز کی دعوت دی تھی؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خون کو کس بنا پر حلال قرار دیا؟ انہوں نے فرمایا کہ جب صفین کے مقام پر اہل شام میں قتل زور پکڑ گیا تو حضرت معاویہ اور ان کے ساتھیوں نے ایک پہاڑ کو ٹھکانہ بنایا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف مصحف بھیجو، خدا کی قسم! وہ اس کا انکار نہیں کریں گے۔ پس ایک آدمی مصحف لایا اور وہ یہ اعلان کررہا تھا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيباً مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ﴾ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے اور میں اس پر عمل کرنے کا تم سے زیادہ پابند ہوں۔

(۲) پھر خوارج آئے اور ان دنوں ہم انہیں ''قراء'' کہا کرتے تھے۔ وہ اپنی تلواروں کو کندھے پر لٹکا کر لائے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین! کیا ہم ان لوگوں کی طرف پیش قدمی نہ کریں کہ اللہ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرمادے۔ اس پر حضرت سہل بن حنیف نے فرمایا کہ اے لوگو! اپنے نفوس کی مذمت کرو، ہم حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اگر ہم قتال کو مستحسن سمجھتے تو قتال کرتے۔ یہ وہ صلح کا معاہدہ تھا جو مشرکین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تھا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں۔ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر ہم اپنے دین میں ذلت کو کیوں قبول کریں، اور واپس لوٹ

جائیں جبکہ اللہ نے ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ نہیں فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

(۳) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر ہم اپنے دین میں ذلت کو کیوں قبول کریں، اور واپس لوٹ جائیں جبکہ اللہ نے ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ نہیں فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن خطاب! وہ اللہ کے رسول ہوں، اللہ انہیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

(۴) پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر سورۃ الفتح کو نازل کیا، آپ نے کسی کو بھیج کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کے سامنے اس سورت کی تلاوت فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا یہ فتح ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ پھر وہ خوش ہوگئے اور واپس چلے گئے۔

(۵) اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ فتح ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کو قبول فرمالیا اور واپس چلے گئے اور لوگ بھی واپس چلے گئے۔

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے کو قبول کرنے کے بعد خوارج کے دس ہزار سے زیادہ لوگ حروراء چلے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اللہ کا واسطہ دے کر واپس آنے کو کہا لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ پھر ان کے پاس صعصعہ بن صوحان آئے اور اللہ کا واسطہ دیا اور ان سے پوچھا کہ تم کس بنیاد پر اپنے خلیفہ سے قتال کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں فتنہ کا خوف ہے۔ اس نے کہا کہ آنے والے سال کے فتنے سے عوام کو ابھی سے گمراہ مت کرو۔ وہ واپس چلے گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم اپنے علاقے میں جارہے ہیں کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلے کو قبول کرلیا ہے۔ ہم نے اسی وجہ سے قتال کیا جس وجہ سے صفین کی جنگ میں قتال کیا تھا اور اگر وہ فیصلے کو قبول کرنے سے انکار کردیں تو ہم ان کے ساتھ قتال کریں گے۔

(۷) پھر وہ لوگ چلے اور جب وہ نہروان پہنچے تو ایک جماعت ان سے الگ ہوگئی اور لوگوں کو قتل کی دھمکی دینے لگی۔ ان کے ساتھیوں نے کہا کہ تمہارا ناس ہو کیا ہم نے اس بات پر حضرت علی سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی یہ خبر پہنچی تو آپ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں فرمایا کہ تم کیا دیکھتے ہو؟ کیا تم شام کی طرف جارہے ہو یا تم ان لوگوں کی طرف لوٹ رہے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم ان لوگوں کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ پھر انہوں نے ان کے معاملے کا تذکرہ کیا اور ان کے بارے میں وہ بات بیان کی جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمائی تھی کہ لوگوں کے اختلاف کے وقت ایک فرقہ کا خروج ہوگا، انہیں حق کے سب سے قریب تر فرقہ قتل کرے گا۔ اس خروج کرنے والے فرقے میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔

(۸) پھر یہ لوگ چلے اور نہروان جا کر ایک دوسرے سے مل گئے۔ وہاں شدید قتال ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے گھڑ سوار اس جنگ کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہو رہے تھے، آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! اگر تم میری خاطر لڑ رہے ہو تو خدا کی قسم میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں اور اگر تم اللہ کے لئے لڑ رہے ہو تو یہ قتال تمہارا نہیں یہ لڑائی اللہ کی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے بھرپور حملے کئے اور خارجیوں کے گھوڑے ان کے ہاتھوں سے نکل گئے اور وہ زمین پر منہ کے بل گر پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی (جس کا ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہے) کو تلاش کرو۔ لوگوں نے تلاش کیا لیکن وہ آدمی نہ ملا۔ اس پر کچھ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ علی نے ہمیں ہمارے بھائیوں سے لڑوا دیا اور ہم نے اپنے بھائیوں کو مار ڈالا (کیونکہ ان میں پیشین گوئی کے مطابق وہ آدمی نہیں ہے) یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور اس جگہ آئے جہاں مقتولین پڑے تھے۔ آپ انہیں ان کے پاؤں سے کھینچنے لگے تو ان میں وہ آدمی مل گیا جس کی پیشین گوئی کی گئی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا، لوگ بھی خوش ہوئے اور واپس آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس سال جنگ نہیں کروں گا۔ پھر آپ کوفہ کی طرف واپس چلے گئے اور وہاں شہید کر دیئے گئے۔ پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور آپ اپنے والد ماجد کے نقشِ قدم پر چلتے رہے، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی گئی۔

(۳۹۰۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّهْرَوَانِ لَقِيَ الْخَوَارِجَ فَلَمْ يَبْرَحُوا حَتَّى شَجَرُوا بِالرِّمَاحِ فَقُتِلُوا جَمِيعًا ، فَقَالَ عَلِيٌّ : اطْلُبُوا ذَا الثُّدَيَّةِ ، فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا كَذَبْت وَلاَ كُذِّبْت ، اطْلُبُوهُ ، فَطَلَبُوهُ فَوَجَدُوهُ فِي وَهْدَةٍ مِنَ الأَرْضِ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنَ الْقَتْلَى، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى يَدِهِ مِثْلُ سَبَلاَتِ السِّنَّوْرِ ، قَالَ: فَكَبَّرَ عَلِيٌّ وَالنَّاسُ، وَأُعْجِبَ النَّاسُ فَأُعْجِبَ عَلِيٌّ.

(۳۹۰۷۰) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ یوم نہروان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خوارج سے مڈ بھیڑ ہوئی۔ نیزے مسلسل چلتے رہے اور خوارج مارے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں ذوالثدیہ کو تلاش کرو، لیکن تلاش کے بعد بھی وہ نہ ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ میرے ساتھ جھوٹ بولا گیا۔ اسے تلاش کرو۔ جب پھر تلاش کیا گیا تو وہ مقتولین کے ساتھ ایک جگہ زمین پر پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ پر بلی کے پنجوں جیسی کوئی چیز تھی۔ اسے دیکھ کر حضرت علی اور لوگوں نے اللہ اکبر کہا اور لوگ بھی خوش ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی خوش ہوئے۔

(۳۹۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نَصْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَذَكَرُوا أَهْلَ النَّهَرِ فَسَبَّهُمْ رَجُلٌ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لاَ تَسُبُّوهُمْ ، وَلَكِنْ إِنْ خَرَجُوا عَلَى إِمَامٍ عَادِلٍ فَقَاتِلُوهُمْ ، وَإِنْ خَرَجُوا عَلَى إِمَامٍ جَائِرٍ فَلاَ تُقَاتِلُوهُمْ ، فَإِنَّ لَهُمْ بِذَلِكَ مَقَالاً .

(۳۹۰۷۱) بنو نصر بن معاویہ کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے کہ خوارج کا ذکر چھڑ گیا۔ ایک آدمی نے انہیں گالی دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں گالی مت دو۔ اگر وہ امام عادل کے خلاف خروج کریں تو ان سے

قتال کرواور اگر وہ ظالم امام کے خلاف خروج کریں تو ان سے قتال نہ کرو۔ کیونکہ انہیں گفتگو کا حق ہے۔

(۳۹.۷۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ الْحَارِثِيِّ ، قَالَ : جَعَلْت أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنِي عَنِ الْخَوَارِجِ ، فَلَقِيت أَبَا بَرْزَةَ الأَسْلَمِيَّ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ ، فَقُلْتُ :حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فِي الْخَوَارِجِ ، فَقَالَ :أُحَدِّثُكُمْ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَرَأَتْ عَيْنَايَ ، أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيرَ فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ ، وَكَانَ يَتَعَرَّضُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْطِهِ ، فَأَتَاهُ فَعَرَضَ لَهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، فَأَتَاهُ مِنْ قِبَلِ يَمِينِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ شِمَالِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، مَا عَدَلْت مُنْذُ الْيَوْمَ فِي الْقِسْمَةِ ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ لاَ تَجِدُونَ أَحَدًا أَعْدَلَ عَلَيْكُمْ مِنِّي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ :يَخْرُجُ عَلَيْكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ هَدْيُهُمْ هَكَذَا ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ إلَيْهِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ سِيمَاهُمَ التَّحْلِيقُ ، لاَ يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ثَلاَثًا ، شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ يَقُولُهَا ثَلاَثًا.

(۳۹۰۷۲) حضرت شریک بن شہاب حارثی کہتے ہیں کہ میری خواہش تھی کہ میں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے کسی ایسے ساتھی سے ملوں جو مجھے خوارج کے بارے میں بتائے، میں یوم عرفہ کو حضرت ابو برزہ اسلمی سے ملا وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے خوارج کے بارے میں سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ان کے بارے میں ایسا واقعہ سناؤں گا جسے میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا ہے۔ ہوا یوں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس کچھ دنانیر لائے گئے۔ آپ انہیں تقسیم کرنے لگے، آپ کے پاس ایک آدمی تھا جس کے بال ڈھکے ہوئے تھے، اس پر دو سفید کپڑے تھے، اس کی آنکھوں کے درمیان سجدوں کا نشان تھا۔ وہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے قریب ہو کر آپ سے وہ دنانیر لینا چاہتا تھا، لیکن آپ نے اسے عطا نہ فرمائے۔ وہ آپ کے چہرہ مبارک کی طرف سے آیا لیکن آپ نے اسے کچھ نہ دیا، وہ دائیں طرف سے آیا، آپ نے اسے کچھ نہ دیا، پھر وہ بائیں طرف سے آیا آپ نے اسے پھر بھی کچھ نہ دیا، پھر وہ پیچھے سے آیا تو آپ نے اسے پھر بھی کچھ نہ دیا۔ پھر وہ کہنے لگا اے محمد! آج کے دن آپ نے تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا۔ اس پر رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بہت زیادہ غصہ میں آئے اور آپ نے تین مرتبہ فرمایا ''خدا کی قسم! تم اپنے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی کو انصاف کرنے والا نہیں پاؤ گے'' پھر آپ نے فرمایا کہ تم پر مشرق کی طرف سے کچھ لوگ خروج کریں گے، یہ مجھے ان میں سے لگتا ہے، ان کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ وہ قرآن پڑھیں

گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے، پھر وہ اس میں واپس نہیں آئیں گے۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ سینے پر رکھا اور فرمایا کہ سر منڈانا ان کا شعار ہوگا، ان کا خروج ہمیشہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ ان کا آخری شخص مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ جب تم انہیں دیکھو تو ان سے قتال کرو۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ وہ تخلیق اور عادت کے اعتبار سے بدترین لوگ ہیں۔

(٣٩.٧٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَجِيءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ عَلَى فُوقِهِ.

(۳۹۰۷۳) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(٣٩.٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(۳۹۰۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(٣٩.٧٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالاَ : جِئْنَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقُلْنَا : سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرُورِيَّةِ شَيْئًا ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ ، وَلَكِنْ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَأْتِي مِنْ بَعْدِكُمْ أَقْوَامٌ تَحْتَقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعِبَادَتَكُمْ مَعَ عِبَادَتِهِمْ ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(۳۹۰۷۵) حضرت ابو سلمہ اور حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حروریہ کو تو میں نہیں جانتا، البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی جن کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو معمولی سمجھو گے، جن کے روزے کے سامنے تم اپنے روزوں کو اور جن کی عبادت کے سامنے تم اپنی عبادتوں کو بے حیثیت سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(۳۹.۷٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ ،
قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُخْبِرُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَ ذَا الثُّدَيَّةِ ، الَّذِي كَانَ مَعَ أَصْحَابِ النَّهَرِ ، فَقَالَ :شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ ، يَحْتَدِرُهُ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، يُقَالُ لَهُ :الأَشْهَبُ ، أَوِ ابْنُ الأَشْهَبِ ، عَلامَةٌ فِي قَوْمٍ ظَلَمَةٍ.
فَقَالَ عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ ، حِينَ كَذَّبَ بِهِ :جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، قَالَ :وَأَرَاهُ ، قَالَ :مِنْ دُهْنٍ ، يُقَالُ لَهُ الأَشْهَبُ ، أَوِ ابْنُ الأَشْهَبِ. (احمد ۱۷۹۔ ابویعلی ۷۸۰)

(۳۹۰۷٦) حضرت سعد بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس ذوالثدیہ کا تذکرہ کیا جو اصحاب نہر کے ساتھ تھا، آپ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ گڑھے کا شیطان ہے، اس قبیلہ بجیلہ کا ایک آدمی جس کا نام اشہب یا ابن اشہب ہوگا وہ اسے گڑھے میں پھینکے گا، یہ ظالم قوم کی علامت ہوگا۔ عمار جہنی نے بیان کیا کہ قبیلہ بجیلہ کا ایک آدمی آیا جس کا نام اشہب یا ابن اشہب تھا۔

(۳۹.۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عبد اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَتِ الْخَوَارِجُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :تُرِيدُ أَنْ تَسِيرَ فِينَا بِسِيرَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ :مَا لَهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ، وَاللهِ مَا زِدْتُ أَنْ أَتَّخِذَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَامًا. (ابن حزم ٦۲۴)

(۳۹۰۷۷) حضرت عبید بن حسن فرماتے ہیں کہ خوارج نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ حضرت عمر بن خطاب والا معاملہ کریں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ انہیں کیا ہوا، اللہ انہیں مارے! خدا کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی کو مقتدی نہیں بناؤں گا۔

(۳۹.۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :بَيْنَمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ فِي يَدِ الْخَوَارِجِ إِذْ أَتَوْا عَلَى نَخْلٍ ، فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ تَمْرَةً فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ ، فَقَالُوا لَهُ :أَخَذْتَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ أَهْلِ الْعَهْدِ ، وَأَتَوْا عَلَى خِنْزِيرٍ فَنَفَحَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ بِالسَّيْفِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ ، فَقَالُوا لَهُ :قَتَلْتَ خِنْزِيرًا مِنْ خَنَازِيرِ أَهْلِ الْعَهْدِ ، قَالَ :فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ أَعْظَمُ عَلَيْكُمْ حَقًّا مِنْ هَذَا ؟ قَالُوا :مَنْ ، قَالَ :أَنَا ، مَا تَرَكْتُ صَلَاةً وَلَا تَرَكْتُ كَذَا وَلَا تَرَكْتُ كَذَا ، قَالَ :فَقَتَلُوهُ ، قَالَ :فَلَمَّا جَائَهُمْ عَلِيٌّ ، قَالَ :أَقِيدُونَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالُوا :كَيْفَ نُقِيدُكَ بِهِ وَكُلُّنَا قَدْ شَرَكَ فِي دَمِهِ ، فَاسْتَحَلَّ قِتَالَهُمْ.

(۳۹۰۷۸) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن خباب خوارج کے قبضے میں تھے۔ اس وقت ان کا ایک آدمی کھجور کے ایک درخت کے پاس سے گزرا اور ایک کھجور اٹھالی۔ اس کے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ تو نے ایک ذمی کی کھجور اٹھالی ہے! پھر وہ ایک خنزیر کے پاس سے گزرے، ایک آدمی نے اسے تلوار ماری تو اس کے ساتھیوں نے کہا کہ تو نے ایک ذمی کے خنزیر کو مار ڈالا! اس پر حضرت عبد اللہ بن خباب نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان دونوں سے زیادہ حرمت والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے

کہا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عبداللہ بن خباب نے فرمایا کہ وہ میں ہوں۔ میں نے نماز نہیں چھوڑی، میں فلاں عمل نہیں چھوڑا اور فلاں عمل بھی نہیں چھوڑا۔ اس کے باوجود بھی انہوں نے حضرت عبداللہ بن خباب کو شہید کر دیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ حضرت عبداللہ کے قاتل ہمارے حوالے کر دو، تو انہوں نے کہا کہ ہم ان کے قاتل آپ کے حوالے کیسے کر دیں حالانکہ ہم سب ان کے خون میں شریک ہیں۔ اس کے بعد حضرت علی نے ان سے قتال کو حلال قرار دے دیا۔

(٣٩.٧٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ الْجَمَلَ وَصِفِّينَ ، وَقَالَ :مَا يَسُرُّنِي بِهِمَا كُلُّ مَا عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ.

(۳۹۰۷۹) حضرت عبداللہ بن سلمہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک تھے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان دونوں سے بڑھ کر دنیا کی کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔

(٣٩.٨٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبِي عَنْ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ أَهُمُ الْحَرُورِيَّةُ ؟ قَالَ :لاَ ، هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى ، أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا :لَيْسَ فِيهَا طَعَامٌ وَلاَ شَرَابٌ ، وَلَكِنَّ الْحَرُورِيَّةَ :﴿الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ. (بخاری ۴۷۲۸۔ حاکم ۳۷۰)

(۳۹۰۸۰) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ قرآن مجید کی یہ آیت کیا خوارج کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ انہوں نے فرمایا کہ نہیں یہ آیت اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہود نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا۔ اور کہا کہ اس میں کھانا اور پینا نہیں ہے۔ حروریہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے: ﴿الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ حضرت سعد خوارج کو فاسق کہا کرتے تھے۔

(٣٩.٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَبِي عَنِ الْخَوَارِجِ ، قَالَ :هُمْ قَوْمٌ زَاغُوا فَأَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ.

(۳۹۰۸۱) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ میرے والد سے خوارج کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ قوم ہے جس نے ٹیڑھے راستے کو اختیار کیا تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔

(٣٩.٨٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ ، أَنَّ شَبَثَ بْنَ رِبْعِيٍّ ، وَابْنَ

الْكَوَّاءِ خَرَجَا مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى حَرُورَاءَ ، فَأَمَرَ عَلِيٌّ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا بِسِلاَحِهِمْ ، فَخَرَجُوا إِلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى امْتَلأَ الْمَسْجِدُ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِم عَلِيٌّ :بِئْسَ مَا صَنَعْتُمْ حِينَ تَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ بِسِلاَحِكُمْ ، اذْهَبُوا إِلَى جَبَّانَةِ مُرَادٍ حَتَّى يَأْتِيَكُمْ أَمْرِي ، قَالَ :قَالَ أَبُو مَرْيَمَ :فَانْطَلَقْنَا إِلَى جَبَّانَةِ مُرَادٍ ، فَكُنَّا بِهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ رَجَعُوا ، أَوْ أَنَّهُم رَاجِعُونَ .

٢- قَالَ :فَقُلْتُ :أَنْطَلِقُ أَنَا فَأَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، قَالَ :فَانْطَلَقْت فَجَعَلْتُ أَتَخَلَّلُ صُفُوفَهُمْ حَتَّى انْتَهَيْت إِلَى شَبَثَ بْنِ رِبْعِيٍّ ، وَابْنِ الْكَوَّاءِ وَهُمَا وَاقِفَانِ مُتَوَرِّكَانِ عَلَى دَابَّتَيْهِمَا ، وَعِنْدَهُمْ رُسُلُ عَلِيٍّ يُنَاشِدُونَهُمَا اللَّهَ لَمَا رَجَعُوا ، وَهُمْ يَقُولُونَ لَهُمْ :نُعِيذُكُمْ بِاللهِ أَنْ تُعَجِّلُوا الْفِتْنَةَ الْعَامَ خَشْيَةَ عَامٍ قَابِلٍ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى بَعْضِ رُسُلِ عَلِيٍّ فَعَقَرَ دَابَّتَهُ ، فَنَزَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَسْتَرْجِعُ ، فَحَمَلَ سَرْجَهُ فَانْطَلَقَ بِهِ ، وَهُمَا يَقُولاَنِ : مَا طَلَبْنَا إِلاَّ مُنَابَذَتَهُمْ ، وَهُمْ يُنَاشِدُونَهُمَ اللَّهَ .

٣- فَمَكَثُوا سَاعَةً ، ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى الْكُوفَةِ كَأَنَّهُ يَوْمُ أَضْحَى ، أَوْ يَوْمُ فِطْرٍ ، وَكَانَ عَلِيٌّ يُحَدِّثُنَا قَبْلَ ذَلِكَ ، إِنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ ، يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، عَلاَمَتُهُمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ ، قَالَ :فَسَمِعْت ذَلِكَ مِنْهُ مِرَارًا كَثِيرَةً ، قَالَ :وَسَمِعَهُ نَافِعٌ :الْمُخْدَج أَيْضًا ، حَتَّى رَأَيْته يَتَكَرَّهُ طَعَامَهُ مِنْ كَثْرَةِ مَا سَمِعَهُ مِنْهُ ، قَالَ :وَكَانَ نَافِعٌ مَعَنا فِي الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فِيهِ بِالنَّهَارِ ، وَيَبِيتُ فِيهِ بِاللَّيْلِ ، وَقَدْ كَسَوْته بُرْنُسًا فَلَقِيته مِنَ الْغَدِ فَسَأَلْتُهُ :هَلْ كَانَ خَرَجَ مَعَ النَّاسُ الَّذِينَ خَرَجُوا إِلَى حَرُورَاءَ ، قَالَ : خَرَجْت أُرِيدُهُمْ حَتَّى إِذَا بَلَغْت إِلَى بَنِي فُلاَن لَقِيَنِي صِبْيَانٌ ، فَنَزَعُوا سِلاَحِي ، فَرَجَعْت حَتَّى إِذَا كَانَ الْحَوْلُ ، أَوْ نَحْوُهُ خَرَجَ أَهْلُ النَّهْرَوَانِ وَسَارَ عَلِيٌّ إِلَيْهِمْ ، فَلَمْ أَخْرُجْ مَعَهُ .

٤- قَالَ :وَخَرَجَ أَخِي أَبُو عَبْدِ اللهِ وَمَوْلاَهُ مَعَ عَلِيٍّ ، قَالَ :فَأَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ عَلِيًّا سَارَ إِلَيْهِمْ حَتَّى إِذَا كَانَ حِذَائَهُمْ عَلَى شَاطِئِ النَّهْرَوَانِ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يُنَاشِدُهُمَ اللَّهَ وَيَأْمُرُهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا ، فَلَمْ تَزَلْ رُسُلُهُ تَخْتَلِفُ إِلَيْهِمْ حَتَّى قَتَلُوا رَسُولَهُ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَهَضَ إِلَيْهِمْ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَلْتَمِسُوا الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوهُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ :مَا نَجِدُهُ حَيًّا ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :مَا هُوَ فِيهِمْ ، ثُمَّ إِنَّهُ جَائَهُ رَجُلٌ فَبَشَّرَهُ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَدْ وَاللهِ وَجَدْنَاهُ تَحْتَ قَتِيلَيْنِ فِي سَاقِيَةٍ ، فَقَالَ :اقْطَعُوا يَدَهُ الْمُخْدَجَةَ وَأْتُونِي بِهَا ، فَلَمَّا أُتِيَ بِهَا أَخَذَهَا بِيَدِهِ ، ثُمَّ رَفَعَهَا ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلاَ كُذِّبْتُ .

(۳۹۰۸۲) حضرت ابومریم فرماتے ہیں کہ شبث بن ربعی اور ابن کواء کوفہ سے حروراء کی طرف گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے ہتھیار کے ساتھ نکلیں۔ لوگ مسجد میں آ گئے یہاں تک کہ مسجد لوگوں سے بھر گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے ہتھیاروں کے ساتھ مسجد میں داخل ہو کر بہت برا کیا۔ تم سب میدان میں جمع ہو جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک میرا حکم

تمہیں نہ مل جائے۔ ابو مریم فرماتے ہیں کہ پھر ہم میدان میں چلے گئے اور دن کا کچھ حصہ وہاں ٹھہرے پھر ہمیں خبر ہوئی کہ لوگ واپس جارہے ہیں۔

(۲) ابو مریم کہتے ہیں کہ میں ان کو دیکھنے کے لیے ان کی طرف چلا۔ میں ان کی صفوں کو چیرتا ہوا شبث بن ربعی اور ابن کواء تک پہنچ گیا، وہ دونوں سواری سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔ ان کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاصد تھے جو انہیں اللہ کا واسطہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تمہارا اگلے سال کے آنے سے پہلے فتنہ مچانے میں جلدی کرنا ایسا عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ عطا فرمائے۔ خوارج کا ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک قاصد کے پاس گیا اور اس کی سواری کو مار ڈالا۔ وہ آدمی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوا نیچے اترا اور اپنی زین کو لے کر چل پڑا۔ وہ دونوں کہہ رہے تھے کہ ہم تو ان سے صرف مقابلہ چاہتے ہیں اور وہ اللہ کے واسطے دے رہے ہیں۔

(۳) وہ سب کچھ دیر ٹھہرے اور پھر کوفہ چلے گئے، وہ یوم اضحیٰ یا یوم فطر تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے پہلے ہم سے بیان کر رہے تھے کہ ایک قوم اسلام سے خارج ہو جائے گی، وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ان کی علامت یہ ہے ان میں مفلوج ہاتھ والا ایک آدمی ہوگا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی سے یہ بات کئی مرتبہ سنی ہے۔ اس بات کو مفلوج ہاتھ والے نافع نے بھی سنا۔ یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اس بات کو زیادہ سن کر اس کی ناگواری کی وجہ سے کھانا کھانا بھی چھوڑ دیا تھا۔ نافع ہمارے ساتھ مسجد میں تھا دن کو نماز پڑھتا تھا اور رات مسجد میں گزارتا تھا۔ میں نے اسے ایک ٹوپی پہنائی تھی۔ میں اگلے دن اسے ملا، میں نے اس سے سوال کیا کہ کیا وہ ان لوگوں کے ساتھ نکلا تھا جو حروراء کی طرف گئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں ان کا ارادہ کر کے نکلا تھا لیکن جب میں فلاں قبیلے میں پہنچا تو مجھے کچھ بچے ملے جنہوں نے میرا اسلحہ چھین لیا۔ میں واپس آگیا، ایک سال بعد اہل نہروان نکلے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان کی طرف گئے لیکن میں ان کے ساتھ نہیں گیا۔

(۴) میرے بھائی ابو عبد اللہ اور ان کے غلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے۔ مجھے ابو عبد اللہ نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خوارج کی طرف گئے، جب نہروان کے کنارے ان کے برابر ہو گئے تو ان کی طرف آدمی بھیجا جو انہیں اللہ کا واسطہ دے اور انہیں رجوع کی دعوت دے۔ مختلف قاصدوں کا آنا جانا لگا رہا، یہاں تک کہ خارجیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاصد کو قتل کر دیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس صورت حال کو دیکھا تو ان سے قتال کیا۔ جب سب کو تہس نہس کر کے فارغ ہو گئے تو اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ مفلوج ہاتھ والے شخص کو تلاش کریں۔ لوگوں نے انہیں تلاش کیا تو ایک آدمی نے کہا کہ ہمیں وہ زندہ حالت میں تو نہیں ملا۔ ایک آدمی نے کہا کہ وہ ان میں نہیں ہے۔ پھر ایک آدمی نے آکر خوشخبری دی کہ اے امیر المومنین! خدا کی قسم ہم نے اسے دو مقتولوں کے نیچے گرا ہوا پالیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کا مفلوج ہاتھ کاٹ کر میرے پاس لاؤ۔ جب وہ ہاتھ لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے بلند کر کے کہا کہ خدا کی قسم! نہ تو میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔

(۳۹.۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخْدَجِ سَجَدَ.

(۳۹۰۸۳) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جب مفلوج شخص کو لایا گیا تو آپ نے سجدہ کیا۔

(٣٩.٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حُصَيْنٍ وَكَانَ صَاحِبَ شُرْطَةِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : قَاتَلَهُمَ اللَّهُ ، أَيَّ حَدِيثٍ شَانُوا ، يَعْنِي الْخَوَارِجَ الَّذِينَ قَتَل.

(۳۹۰۸۴) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کے بارے میں فرمایا کہ اللہ انہیں ہلاک کرے۔

(٣٩.٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَمِرٍ ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا فِي الْجُمُعَةِ ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ ، فَقَالَ : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، ثُمَّ قَامُوا مِنْ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ يُحَكِّمُونَ اللَّهَ فَأَشَارَ عَلَيْهِمْ بِيَدِهِ : اجْلِسُوا ، نَعَمْ لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، كَلِمَةُ حَقٍّ يُبْتَغَى بِهَا بَاطِلٌ ، حُكْمُ اللهِ يُنْتَظَرُ فِيكُمْ ، الآنَ لَكُمْ عِنْدِي ثَلاَثُ خِلاَلٍ مَا كُنْتُمْ مَعَنَا ، لَنْ نَمْنَعَكُمْ مَسَاجِدَ اللهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ ، وَلاَ نَمْنَعُكُمْ فَيْئًا مَا كَانَتْ أَيْدِيكُمْ مَعَ أَيْدِينَا ، وَلاَ نُقَاتِلُكُمْ حَتَّى تُقَاتِلُونَا ، ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ. (بیهقی ۱۸۴)

(۳۹۰۸۵) حضرت کثیر بن نمر فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر تھے کہ ایک آدمی اٹھا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم قبول نہیں۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں۔ پھر مسجد کے گوشوں سے مختلف لوگ کھڑے ہو کر یہی نعرہ لگانے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں ہاتھ سے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ بلا شبہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں، لیکن یہ کلمۂ حق ہے جس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ تمہارے بارے میں اللہ کے حکم کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس تمہارے لئے تین رعایتیں ہیں جب تک تم ہمارے ساتھ ہو، ہم تمہیں اللہ کی مسجدوں سے منع نہیں کریں گے کہ ان میں اللہ کے نام کا ذکر کیا جائے، ہم تمہیں فیء سے بھی محروم نہیں کریں گے جب تک ہمارے اور تمہارے ہاتھ اکٹھے ہیں، ہم تم سے اس وقت تک قتال نہیں کریں گے جب تک تم ہم سے قتال نہ کرو۔ پھر آپ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔

(٣٩.٨٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبُ أَبُو الْحَسَنِ الْعَبْسِيُّ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، ثُمَّ قَالَ آخَرُ : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ﴿إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلاَ يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لاَ يُوقِنُونَ﴾ فَمَا تَدْرُونَ مَا يَقُولُ هَؤُلاَءِ يَقُولُونَ : لاَ إِمَارَةَ ، أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ لاَ يُصْلِحُكُمْ إِلاَّ أَمِيرٌ بَرٌّ ، أَوْ فَاجِرٌ ، قَالُوا : هَذَا الْبَرُّ قَدْ عَرَفْنَاهُ ، فَمَا بَالُ الْفَاجِرِ ، فَقَالَ : يَعْمَلُ الْمُؤْمِنُ وَيُمْلَى لِلْفَاجِرِ ، وَيُبَلِّغُ اللَّهُ الأَجَلَ ، وَتَأْمَنُ سُبُلُكُمْ ، وَتَقُومُ أَسْوَاقُكُمْ ، وَيُقْسَمُ فَيْؤُكُمْ وَيُجَاهَدُ عَدُوُّكُمْ وَيُؤْخَذُ لِلضَّعِيفِ مِنَ الْقَوِيِّ ، أَوْ قَالَ : مِنَ الشَّدِيدِ مِنْكُمْ.

(۳۹۰۸۶) حضرت ابوبختری فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ پھر ایک

اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور وہ لوگ آپ کو حقیر نہ سمجھیں جو ایمان نہیں رکھتے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ امارت نہیں ہے۔ اے لوگو! تمہارے لئے امیر کا ہونا ضروری ہے، خواہ وہ نیک ہو یا فاسق۔ لوگوں نے کہا کہ نیک امیر کو تو ہم نے دیکھ لیا۔ فاسق کیسا ہوتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن عمل کرتا ہے اور فاجر کو ڈھیل دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ مدت تک پہنچاتا ہے، تمہارے راستے مامون ہیں، تمہارے بازار قائم ہیں، تمہارا مال غنیمت تقسیم کیا جاتا ہے، تمہارے دشمن سے جہاد کیا جاتا ہے۔ ضعیف کا حق قوی سے لے کر اسے دلایا جاتا ہے۔

(۳۹۰۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَالضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ مَغْنَمًا يَوْمَ حنين، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اعْدِلْ، فَقَالَ: هَاكَ لَقَدْ خِبْت وَخَسِرْت إِنْ لَمْ أَعْدِلْ، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَقْتُلْهُ، فَقَالَ: لاَ، إِنَّ لِهَذَا أَصْحَابًا يَخْرُجُونَ عِنْدَ اخْتِلاَفٍ مِنَ النَّاسِ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ كَأَنَّ يَدَهُ ثَدْيُ الْمَرْأَةِ، وَكَأَنَّهَا بَضْعَةٌ تَدَرْدَرُ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَسَمِعَ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَصَرَ عَيْنِي مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَتَلَهُمْ، ثُمَّ اسْتَخْرَجَهُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ.

(بخاری ۶۱۶۳۔ احمد ۶۵)

(۳۹۰۸۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان حنین کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ بنو تمیم کا ایک آدمی آیا جسے ذوخویصرہ کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! انصاف کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا ناس ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو میری ناکامی اور نامرادی میں کیا شک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے، میں اسے قتل کردوں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس کے کچھ ساتھی ہیں جو لوگوں کے اختلاف کے وقت ظاہر ہوں گے۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر سمجھو گے، تم ان کے روزے کے سامنے اپنے روزے کو حقیر سمجھو گے۔ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں عورت کے پستان جیسے ہاتھ والا ایک آدمی ہوگا، جو گوشت کے ٹکڑے کی طرح لٹک رہا ہوگا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات کو حنین کے دن میرے کانوں نے سنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ خوارج کے خلاف جنگ میں میری آنکھوں نے دیکھا کہ اس کو نکالا گیا اور میں نے اس علامت والے شخص کو دیکھا۔

(۳۹۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ زوذى أَبِي

كَثِيرَةَ ، قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ يَوْمًا ، فَقَامَ الْخَوَارِجُ فَقَطَعُوا عَلَيْهِ كَلاَمَهُ ، قَالَ : فَنَزَلَ فَدَخَلَ وَدَخَلْنَا مَعَهُ ، فَقَالَ :أَلاَ إِنِّي إِنَّمَا أُكِلْت يَوْمَ أُكِلَ الثَّوْرُ الأَبْيَضُ ، ثُمَّ قَالَ :مَثَلِي مَثَلُ ثَلاَثَةِ أَثْوَارٍ وَأَسَدٍ اجْتَمَعْن فِي أَجَمَةٍ : أَبْيَضَ وَأَحْمَرَ وَأَسْوَدَ ، فَكَانَ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا مِنْهُنَّ اجْتَمَعْن ، فَامْتَنَعْنَ مِنْهُ ، فَقَالَ لِلأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ :إِنَّهُ لاَ يَفْضَحُنَا فِي أَجَمَتِنَا هَذِهِ إِلاَّ مَكَانُ هَذَا الأَبْيَضِ ، فَخَلِّيَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ حَتَّى آكُلَهُ ، ثُمَّ أَخْلُو أَنَا وَأَنْتُمَا فِي هَذِهِ الأَجَمَةِ ، فَلَوْنُكُمَا عَلَى لَوْنِي وَلَوْنِي عَلَى لَوْنِكُمَا قَالَ :فَفَعَلاَ قَالَ :فَوَثَبَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُلْبِثْهُ أَنْ قَتَلَهُ .

۲- قَالَ :فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُهُمَا اجْتَمَعَا ، فَامْتَنَعَا مِنْهُ ، فَقَالَ لِلأَحْمَرِ :يَا أَحْمَرُ ، إِنَّهُ لاَ يُشْهِرُنَا فِي أَجَمَتِنَا هَذِهِ إِلاَّ مَكَانُ هَذَا الأَسْوَدِ ، فَخَلِّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ حَتَّى آكُلَهُ ، ثُمَّ أَخْلُو أَنَا وَأَنْتَ ، فَلَوْنِي عَلَى لَوْنِكَ وَلَوْنُك عَلَى لَوْنِي ، قَالَ :فَأَمْسَكَ عَنْهُ فَوَثَبَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُلْبِثْهُ أَنْ قَتَلَهُ .

۳- ثُمَّ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لِلأَحْمَرِ :يَا أَحْمَرُ ، إِنِّي آكُلُك ، قَالَ :تَأْكُلُنِي ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :إِمَّا لاَ فَدَعْنِي حَتَّى أُصَوِّتَ ثَلاَثَةَ أَصْوَاتٍ ، ثُمَّ شَأْنُك بِي ، قَالَ :فَقَالَ :أَلاَ إِنِّي إِنَّمَا أُكِلْت يَوْمَ أُكِلَ الثَّوْرُ الأَبْيَضُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ :أَلاَ وَإِنِّي إِنَّمَا وَهَنْتُ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَان.

(۳۹۰۸۸) حضرت عمیر بن زوذی ابوکثیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا، اس خطبہ میں خوارج کھڑے ہوئے اوران کی بات کو کاٹ دیا۔ وہ نیچے اترے اور حجرے میں تشریف لے گئے، ہم بھی ان کے ساتھ اندر چلے گئے۔انہوں نے فرمایا کہ میں اس دن کھایا گیا جس دن سفید بیل کھایا گیا۔ پھر فرمایا کہ میری مثال ان تین بیلوں اور شیر کی سی ہے جوایک کچھار میں جمع ہو گئے، ایک بیل سفید تھا، ایک سرخ اور ایک کالا، جب بھی شیر ان بیلوں کو کھانے کی کوشش کرتا وہ تینوں جمع ہو جاتے اور شیر کا مقابلہ کرتے اور شیر کو باز رکھتے۔ایک دن شیر نے سرخ اور کالے بیل سے کہا کہ سفید بیل کا رنگ اس کچھار میں ہماری ذلت کا سبب ہے، تم دونوں ایسا کرو کہ مجھے وہ بیل کھا لینے دو، پھر ہم تینوں آرام سے اس کچھار میں رہیں گے، میرا اور تمہارا رنگ بھی ایک جیسا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں بیل اس کے جھانسے میں آ گئے۔اس بات کو منظور کر لیا اور شیر نے فوراً حملہ کر کے سفید بیل کا کام تمام کر دیا۔

(۲) پھر اس کے بعد جب کبھی وہ ان دونوں بیلوں میں سے کسی ایک کو مارنا چاہتا تو وہ دونوں جمع ہو جاتے اور اسے باز رکھتے۔ پس ایک دن شیر نے سرخ بیل سے کہا کہ اے سرخ بیل! اس جگہ کالے کے ہونے کی وجہ سے ہماری عزت خراب ہو رہی ہے۔تم مجھے اجازت دو کہ میں اسے کھا لوں، پھر تم اور میں یہاں اکیلے رہیں گے، میرا رنگ تمہارے جیسا ہے اور تمہارا رنگ میرے جیسا ہے۔ پس سرخ بیل نے اسے اجازت دے دی اور اس نے کالے بیل کا قصہ تمام کر دیا۔

(۳) پھر وہ کچھ دیر تک رکا رہا اور پھر سرخ بیل سے کہا کہ اے سرخ بیل! میں تجھے کھاؤں گا۔اس نے کہا کہ کیا تو مجھے کھائے گا! اس نے کہا ہاں میں تجھے کھاؤں گا۔بیل نے کہا کہ اگر تو نے مجھے کھانا ہی ہے تو مجھے تین آوازیں نکالنے کی اجازت دے دے۔ پھر تم جو چاہو کر لینا۔ پھر بیل نے کہا کہ میں تو اسی دن کھایا گیا تھا جس دن سفید بیل کھایا گیا تھا۔

(۴) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یاد رکھو جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا میں اسی دن کمزور ہو گیا تھا۔

(۳۹۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : خَمَّسَ عَلِيٌّ أَهْلَ النَّهْرِ.

(۳۹۰۸۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہر کے مال کا خمس دیا تھا۔

(۳۹۰۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَقِيقَ أَهْلِ النَّهَرِ وَمَتَاعَهُمْ كُلَّهُ.

(۳۹۰۹۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہر کے غلام اور ان کا سارا سامان اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

(۳۹۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ أَمْوَالِ الْخَوَارِجِ ، فقَالَ : لَيْسَ فِيهَا غَنِيمَةٌ وَلاَ غُلُولٌ.

(۳۹۰۹۱) بنو تمیم کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خوارج کے مال کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں غنیمت اور غلول نہیں ہے۔

(۳۹۰۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : فَزِعَ الْمَسْجِدُ حِينَ أُصِيبَ أَهْلُ النَّهْرِ.

(۳۹۰۹۲) حضرت ابن ادریس کے دادا بیان کرتے ہیں کہ جب اہل نہر پر حملہ ہوا تو مسجد گونج اٹھی تھی۔

(۳۹۰۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ : لَهُوَ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ قِتَالِ الدَّيْلَمِ.

(۳۹۰۹۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ خوارج کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان سے قتال کرنا مجھے دیلم سے قتال کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(۳۹۰۹۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَتِيهُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُؤُوسُهُمْ. (مسلم ۱۶۰)

(۳۹۰۹۴) حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشرق کی ایک قوم حق سے ہٹ جائے گی، ان کے سر مونڈے ہوئے ہوں گے۔

(۳۹۰۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا مَنَعَ عَلِيٌّ الْحَكَمَيْنِ ، قَالَ أَهْلُ الْحَرُورَاءِ : مَا تُرِيدُ أَنْ نُجَامِعَ لِهَؤُلاَءِ ، فَخَرَجُوا فَأَتَاهُمْ إبْلِيسُ ، فَقَالَ : أَيْنَ كَانَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمُ الَّذِينَ فَارَقْنَا مُسْلِمِينَ لَبِئْسَ الرَّأْيُ رَأْيُنَا ، وَلَئِنْ كَانُوا كُفَّارًا لَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نتناولهم ، قَالَ الْحَسَنُ : فَوَثَبَ عَلَيْهِمْ أَبُو الْحَسَنِ فَجَذَّهُمْ جَذًّا.

(۳۹۰۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو حکم بنانے سے منع کیا تو اہل حروراء نے کہا کہ ہم ان لوگوں سے

ساتھ جمع ہونے کو تیار نہیں اور وہ چلے گئے۔ پھر ان کے پاس ابلیس آیا اور اس نے کہا کہ وہ قوم کہاں گئی جسے ہم نے مسلمان ہونے کی حالت میں چھوڑ دیا؟ ہماری رائے تو بہت بری رائے تھی۔ اگر وہ کافر بھی ہوتے تب بھی ہمیں ان کو ساتھ رکھنا چاہئے تھا! حضرت حسن فرماتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج پر حملہ کر دیا اور انہیں جڑ سے اکھیڑ دیا۔

(۳۹۰۹۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ الْهُذَيْلِ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ عِنْدِي غُلاَمًا لِي أُرِيدُ بَيْعَهُ ، قَدْ أُعْطِيتُ بِهِ سِتَّ مِئَةِ دِرْهَمٍ ، وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ الْخَوَارِجُ ، ثَمَانَ مِئَةٍ ، أَفَأَبِيعُهُ مِنْهُمْ ؟ قَالَ : كُنْتَ بَائِعَهُ مِنْ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَلاَ تَبِعْهُ مِنْهُمْ.

(۳۹۰۹۶) حضرت ہذیل بن بلال فرماتے ہیں کہ میں محمد بن سیرین کے پاس تھا، ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میرا ایک غلام ہے، میں اسے بیچنا چاہتا ہوں، مجھے اس کے چھ سو درہم دیئے گئے ہیں، اور مجھے خوارج نے اس کے آٹھ سو درہم دیئے ہیں، کیا میں انہیں بیچ دوں؟ انہوں نے پوچھا کہ کیا تم وہ غلام کسی یہودی یا نصرانی کو بیچنا چاہو گے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر ان کو بھی نہ بیچو۔

(۳۹۰۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ، فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ النَّهَرِ أَمُشْرِكُونَ هم؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا، قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ هُمْ ؟ قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً ، قِيلَ لَهُ : فَمَا هُمْ ، قَالَ : قَوْمٌ بَغَوْا عَلَيْنَا. (ابن نصر ۵۹۳)

(۳۹۰۹۷) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان سے اہل نہر کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا وہ مشرک ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تو شرک سے بھاگنے والے ہیں۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ منافق ہیں؟ انہوں نے کہا کہ منافق اللہ کا تھوڑا ذکر کرتے ہیں۔ ان سے کہا گیا کہ وہ کیا ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جنہوں نے ہم سے بغاوت کی ہے۔

(۳۹۰۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَرْفَجَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا جِيءَ عَلِيٌّ بِمَا فِي عَسْكَرِ أَهْلِ النَّهَرِ، قَالَ: مَنْ عَرَفَ شَيْئًا فَلْيَأْخُذْهُ، قَالَ: فَأَخَذُوهُ إِلاَّ قِدْرًا، قَالَ: ثُمَّ رَأَيْتُهَا بَعْدُ قَدْ أُخِذَتْ.

(۳۹۰۹۸) حضرت عرفجہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل نہر کے لشکر کا مال ومتاع لایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جس کو جو چیز بھلی لگے وہ لے لے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایک ہانڈی کے سوا سب کچھ لے لیا۔ بعد میں میں نے دیکھا وہ ہانڈی بھی کسی نے لے لی تھی۔

الحمد للہ تعالیٰ! آج بروز جمعۃ المبارک ۷ جون ۲۰۱۲ء بمطابق ۱۷ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ کو

مصنف ابن ابی شیبہ کا پہلا اردو ترجمہ مکمل ہوا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس محنت کو قبول فرمائے اور ہمیں عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین